شرح معانی الآثار مترجم

المعروف

طحاوی شریف اردو

جلد اول

تالیف

امام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

استاذ الحدیث مولانا شمس الدین صاحب

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph: 37211788 - 37231788

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت
کی
نشرواشاعت
کے لیے
کوشاں

اشاعت ——— 2012ء

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 37221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان 37211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلدسازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکرگزار ہوں گے۔ (ادارہ)

خالد مقبول نے آر آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
Ph: 37211788 - 37231788

مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

عَرضِ ناشر

الحمد للّٰہ الذی ارسل رسولہ الکریم لیھدینا الی الصراط المستقیم وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ واصحٰبہ اجمعین

اللہ عزوجل نے اپنے انبیاء ورسل علیہم السلام کے ذریعے سے دُنیا کو اپنا پیغام ہدایت پہنچایا:

{ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ... } [النمل ۲۷:۱۲۵]

''اپنے ربّ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلایئے۔''

اور پیغام کے پہنچاتے ہی یہ نوید بھی سنادی کہ جو اِن اچھی باتوں پر عمل پیرا ہوگا اور دین کی باتوں کی تبلیغ واشاعت میں تن' من' دھن قربان کرنے کے لئے تیار ہوگا وہ یہ خوشخبری سن لے کہ اُس کے لئے اَبدی نعمتیں تیار کی گئی ہیں جنہیں ایسا دوام حاصل ہے کہ اُس کا مقابلہ دُنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے کرنا تو کجا تشبیہ دینا بھی محال ہے۔

لیکن ساتھ یہ تنبیہ بھی کردی:

{ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا } [فاطر ۳۵: ۲۸]

''اللہ سے صرف اُس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔''

لوگوں کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لئے اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب اِس کام کی ذمہ داری علماء کرام پر آ پڑی۔ اللہ کا پیغام پہنچانا کتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ اللہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے:

{ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ } [المدثر ۷۴: ۱،۲]

''اے چادر اوڑھنے والے، اُٹھ اور لوگوں کو ڈرا۔''

اب آپ خود ہی غور کیجئے جس کام کی تلقین سردارِ انبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی جارہی ہے اگر وہی ذمہ داری اُمت کے کچھ سرکردہ افراد کے سر آپڑے تو اُن کی ''فکر'' کا کیا عالم ہوگا اور قربان جایئے علماء کرام کی سعی بلیغ پر بھی کہ انہوں نے بھی اس کو کمال حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کو اتنے احسن طریقے سے ہم تک پہنچایا کہ سبحان اللہ!

انہی احادیث کے مجموعوں میں سے ایک مستند ترین کتاب جو کہ فقہ حنفی کو احادیث مبارکہ کی روشنی میں پیش کرنے میں اپنا یدطولیٰ نہیں رکھتی وہ "**شرح معانی الآثار**" المعروف بہ "**طحاوی شریف**" ہے۔ جس کے مصنف محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ہیں' جو کہ تیسری صدی کے عظیم محدث اور بے بدل فقیہ تھے۔

اس کتاب سے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد فقط احادیث کو جمع کرنا ہی نہیں تھا بلکہ ان کے سامنے احناف کی تائید مزید اور یہ ثابت کرنا تھا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف مسائل شرعیہ کو اخذ کرنے میں کسی بھی حدیث کے خلاف نہیں' اور اسی کو ثابت کرنے کی خاطر انہوں نے یہ کتاب تصنیف کی۔

اب جب اس کے اُردو ترجمہ کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے ہمارے پیش نظر یہ تھا کہ ایسے حنفی عالم باعمل سے ترجمہ کی درخواست کی جائے' جو نہ صرف زبان و بیان پہ مکمل عبور رکھتے ہوں بلکہ وہ فقہ حنفی کی باریکیوں پہ بھی دسترس رکھتے ہوں' تا کہ اردو کے قالب میں ڈھالتے ہوئے کوئی سقم نہ رہ جائے' الحمد للہ ثم الحمد للہ ادارہ کی اس سلسلہ میں بھرپور مدد جناب مولانا شمس الدین حفظہ اللہ نے فرمائی' اور مظاہر حق' تفسیر مدارک' دلیل الفالحین' ریاض الصالحین وغیرہ جیسی کتب کے ترجمے کے بعد **{طحاوی شریف}** کا ترجمہ بھی انہی کے نوک قلم سے کاغذ پہ منتقل ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو بھی دیگر کتب کی طرح شرف قبولیت سے نوازے اور جیسے دیگر کتب احادیث و فقہ کی نسبت ادارہ اپنی ایک ساکھ (اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے) بنانے میں کامیاب ہوا' اس کو اس ترجمہ کی وجہ سے مزید بڑھاوا ملے' ان شاء اللہ۔

ادارہ اس کے علاوہ تفسیر ابن کثیر (مترجم مولانا شمس الدین)' شرح ترمذی (مترجم مولانا فرید احمد بالاکوٹی) اور کئی دوسرے پروجیکٹ پہ تندہی سے کام کروا رہا ہے' قارئین سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ادارہ کو اس بات کا بھی بخوبی احساس تھا کہ اب کوئی بھی ادارہ اسے جتنا مرضی اچھے کاغذ' بہترین زبان و بیان اور خط میں چھاپ لے لیکن اگر وہ تخریج میں کوتاہی برتے گا تو ایک ایسی کمی رہے گی جو آج کے جدید قاری کو ذہنی کرب میں مبتلا رکھے گی اسی لئے ہم نے اس کٹھن کام کیلئے بھی کمر ہمت باندھی اور آج الحمد للہ **{طحاوی شریف}** بمعہ تخریج و مکمل شرح آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

جن ساتھیوں کی مدد کے بغیر یہ کام ممکن نہیں تھا اُن میں دیگر معاونین کو علاوہ خصوصی طور پر جناب مولانا شمس الدین صاحب اور جناب حافظ عبدالمنان صاحب کے ہم بہت شکرگزار ہیں کہ انہوں نے دن رات ایک کر کے اس کو فقط دو سال کے قلیل عرصے میں ممکن بنایا۔

لیکن جس ہستی کا میں سب سے زیادہ سراپا احسان ہوں وہ والد محترم حاجی مقبول الرحمٰن صاحب **(مدیر مکتبہ رحمانیہ)** ہیں کہ اُن کی مسلسل نگرانی اور پیہم اصرار نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں اس خدمت کو انجام دے سکوں۔ کتاب کے ترجمہ سے لے کر پبلشنگ تک کے تمام مراحل والد محترم ہی کی مواظبت کی وجہ سے بحسن و خوبی اتنی جلدی انجام پا سکے۔ اللہ عزوجل میرے والد محترم کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے' (والد محترم اگرچہ آجکل کچھ صاحب فراش ہیں، ادارہ ان کی کامل صحت یابی کے لیے پرخلوص دعاؤں کا متمنی ہے) اور میری والدہ محترمہ کو اعلیٰ علیین میں بلند درجات سے نوازے کہ ان کی ہی دعاؤں اور تربیت سے آج ادارہ کا نام علمی حلقوں میں اچھے کام کی وجہ سے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اگر قارئین کرام ہماری کسی لغزش سے مطلع ہوں تو ہمیں اُس سے ضرور آگاہ فرمائیں۔ ادارہ اگلی اشاعت میں اُس کا ازالہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہمیں پاکیزہ اعمال اور عظیم برکات کی توفیق بخشے۔

خاکپائے علماء

خالد مقبول

فہرست

تعارف مترجم

ادارہ کے کئی دیگر تراجم کی طرح ''شرح معانی الآ ثار'' جیسے علمی ذخیرہ کو اُردو میں منتقل کرنے میں حضرت مولانا شمس الدین مدظلہ العالی کی شفقت ہی میرے لئے سب سے بڑا سبب بنی۔

مولانا شمس الدین مدظلہ کا تعلق اس علمی خانوادے سے ہے' جس کے ایک چشم و چراغ امت مسلمہ کے محسن' سفیر ختم نبوت' مناظر اسلام' حضرت مولانا عتیق الرحمٰن (مرحوم) چنیوٹی دامت برکاتہم ہیں جو مولانا شمس الدین صاحب چنیوٹی کے پھوپھا ہیں۔

مترجم کتاب مولانا شمس الدین مدظلہ العالی نے ابتدائی تعلیم دارالعلوم المدینہ میں استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالوارث رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور پھر دورۂ حدیث آسمانِ علم کے درخشندہ ستاروں استاذ الکل فی الکل' جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث مولانا رسول خاں رحمۃ اللہ علیہ' استاذ المحدثین شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ایسے نابغہ عصر بزرگوں کی زیر نگرانی مکمل کیا۔

علوم قرآنی اور تفسیر کے لئے آپ نے اپنے وقت کے جلیل القدر اساتذہ سے کسب فیض کیا جن میں علوم قرآنی کے اسرار و رموز سے آگاہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں قدس سرہٗ' حافظ الحدیث و استاذ التفسیر حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد حسین نیلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر ہیں۔

تدریسی زندگی کے لئے اپنے استاذ مرحوم کے ادارہ دارالعلوم المدینہ' چنیوٹ کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کر دی۔ جہاں سے سینکڑوں علماء آپ کی شاگردی کے اعزاز سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس علم و عرفان کے چشمہ صافی کو مزید برکات سے نوازے' آمین۔

ادارہ مکتبۃ العلم لاہور کی درخواست پر آپ نے کمال شفقت و مہربانی کرتے ہوئے ''شرح معانی الآ ثار المعروف بہ طحاوی شریف'' کو اردو کے جدید سلیس اور آسان قالب میں ڈھالا۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور ادارہ کے کارکنان آپ کی علمی و روحانی ترقی کے لئے دعا ہی کر سکتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حضرت مولانا شمس الدین مدظلہ العالی آئندہ بھی ہماری علمی سرپرستی جاری رکھیں گے۔

کچھ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق

یہ ۲۳۹ھ کی بات ہے کہ صعید مصر کے مضافاتی علاقہ طحا نامی بستی کے قرب وجوار میں ایک گمنام مقام پر محمد بن سلامہ بن سلمہ ازدی کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا یاد رہے کہ ازد یمن کا مشہور قبیلہ ہے اس کی بہت سی شاخوں میں ایک کا نام حجر ہے انہوں نے یمن کو خیر باد کہہ کر مصر کی سرسبز وشاداب زمین کو اپنا وطن بنالیا تھا۔

اس بچے کا نام احمد رکھا گیا آگے چل کر یہی وہ خوش نصیب بچہ ہے جو تاریخ محدثین وفقہاء میں امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ طحاوی ازدی الحجری المصری کے اسماء والقاب سے معروف ہوا۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا خاندان عرب کے مشہور قبیلہ مزینہ سے ہے۔

پرورش:

آپ نے ایک علمی گھرانے میں آنکھ کھولی آپ کے والد ماجد پختہ کار عالم اور نہایت صالح آدمی تھے جب کہ آپ کے ماموں الشیخ اسماعیل مزنی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگردوں سے تھے۔

مگر آپ اس گھر کی ابھی بچپیں علمی بہاریں دیکھنے پائے تھے کہ دونوں محسن وسرپرست والد و ماموں رحمہم اللہ یکے بعد دیگرے وفات پاگئے۔

حصولِ علم:

آپ نے تعلیمی زندگی کا آغاز اپنے والد ماجد سے کیا اور اپنے ماموں سے علوم حدیث کو حاصل کیا الشیخ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب المختصر من کتاب الدم کو سب سے پہلے آپ ہی نے ان کی سند سے نقل کیا۔

جب آپ نے آنکھ کھولی تو مصر علوم دینیہ کا بڑا مرکز تھا چنانچہ آپ نے اپنی علمی تشنگی کو بجھانے کے لئے مصر کے مختلف شہروں کے سفر کئے جہاں کے مقیم علماء اور باہر سے وارد ہونے والے علماء سے استفادہ کیا مگر علمی اور بڑھی تو آپ نے مختلف اسلامی علاقوں شام بیت المقدس، عسقلان، غزہ کی طرف ۲۶۸ھ میں طویل سفر کیا اور دو سال ان علاقوں میں رہ کر علوم کو حاصل کر کے پھر واپس مصر تشریف لائے۔

طبیعت کی روانی اور ذہانت وفطانت کی وجہ سے مسائل کی تحقیق وتدقیق میں آپ کو ایک ملکہ وذوق پیدا ہو گیا۔

تبدیلی مسلک:

اس سلسلہ میں کئی ذمہ دار لوگوں نے بھی افسانہ طرازیاں کر کے بے سروپا باتیں کہہ ڈالیں مگر انصاف وتحقیق کے پلڑے کو سنبھال کر رکھیں تو بات وہی درست ہے جو انہوں نے خود بیان فرمائی ہے لیجئے محمد بن احمد شروطی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے ان کا بیان

سنئے۔فرماتے ہیں کہ میں نے ماموں سے جب فقہ حاصل کرنا شروع کی تو کئی گوشوں میں تشنگی رہ جاتی اور سوال پر ناراض ہوتے اور تشنگی کا ازالہ علامہ مزنی نہ کر سکتے۔پھر انہوں نے علامہ مذنی کو پایا کہ جن سوالات کا جواب وہ فقہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نہ دے سکتے تو فقہ حنفی کا مطالعہ کر کے اس کا جواب کبھی تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے خلاف اور کبھی قریب قریب دیتے۔چنانچہ اس راز کو معلوم کرنے کے بعد انہوں نے براہ راست فقہ حنفی کا مطالعہ شروع کیا اور اس کے ماہرین سے استفادہ کیا تو ان کو گوہر مراد ہاتھ آ گیا اسی وجہ سے انہوں نے دلائل کی روشنی مسلک شافعی کو ترک کر کے حنفیت کو اختیار کر لیا۔

علوم کے خاص چشمے جن سے آپ نے استفادہ کیا۔

1. علامہ فقیہ الملۃ اسماعیل بن یحییٰ مزنی مصری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۶۴ھ۔
2. الشیخ العلامہ ابو جعفر احمد بن ابی عمران موسیٰ بن عیسیٰ البغدادی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۸۰ھ۔
3. الفقیہ قاضی القضاۃ ابو حازم عبدالحمید بن عبدالعزیز السکونی البصری الشامی المتوفی ۲۹۲ھ۔
4. علامہ محدث ابو بکرہ بکار بن قتیبہ قاضی القضاۃ بمصر المتوفی ۲۷۰ھ۔
5. المحدث ابو عبید علی بن الحسین بغدادی شافعی المتوفی ۳۱۹ھ۔
6. الامام ابو عبدالرحمان احمد بن شعیب نسائی المتوفی ۳۰۳ھ۔
7. شیخ الاسلام ابو موسیٰ یونس بن عبدالاعلیٰ المصری المتوفی ۲۶۴ھ۔
8. الفقیہ الکبیر ابو محمد الربیع بن سلیمان المرادی المصری وفات ۲۷۰۔
9. الامام الصادق محدث الشام ابوزرعہ عبدالرحمان بن عمرو الدمشقی المتوفی ۲۸۱ھ۔
10. الامام الحافظ المتقن ابو اسحاق ابراہیم بن ابی داؤد الکوفی برلسی من سواحل مصر المتوفی ۲۷۰ھ۔(نخب الافکار)
11. العلامہ ہارون وسعید ایلی رحمۃ اللہ علیہ۔
12. العلامہ محمد بن عبداللہ بن حکم رحمۃ اللہ علیہ۔
13. الشیخ بحر بن نصر رحمۃ اللہ علیہ۔
14. العلامہ عیسیٰ بن مشرود رحمۃ اللہ علیہ (لسان المیزان مد بن حجر ج۱)
15. العلامہ عبدالغنی بن رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ (تذکرۃ الحفاظ لذہبی ج ۳)

یہ وہ معروف شیوخ ہیں جن کے نام تاریخ نے محفوظ کر لئے۔اس زمانہ کے لحاظ سے شیوخ کی فہرست تو بہت بڑی ہے۔

معاصرتِ محدثین:

1. امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے وقت آپ کی عمر ۶ سال تھی۔
2. امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۷ سال تھی۔
3. امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۲۴ سال تھی۔

- محمد بن یزید ابن ماجہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔
- سلیمان بن اشعث ابوداؤد رحمہ اللہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۳ سال تھی۔
- محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔
- احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔

ممتاز علمی مقام:

آپ کو حفظ حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ واجتہاد میں یدطولیٰ حاصل تھا اس کا ثبوت خود ان کی مایہ ناز تصنیف شرح معانی الآثار کے دیکھنے اور سمجھنے سے پتہ چلتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمہ اللہ کے الفاظ میں آپ کو مجتہد منتسب کا مرتبہ حاصل تھا آپ نے کئی مسائل میں امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ سے دلائل کی روشنی میں اختلاف کیا اور روایات سے اپنے مؤقف کو مبرہن کیا ہے۔

اہل زمانہ میں آپ کا مقام:

اس زمانہ کے مشہور علم پرور وزیر احمد بن طولون کے ہاں ایک مجلس نکاح منعقد ہوئی اس میں امام طحاوی رحمہ اللہ کو قاضی القضاۃ کے ساتھ شمولیت کا موقعہ ملا۔ احمد طولون نے نکاح کے بعد مجلس میں شریک علماء کو خوشبو اور اشرفیاں ہدیہ میں پیش کیں امام طحاوی رحمہ اللہ کو سب سے زیادہ اشرفیاں اور خوشبو دی گئی یہ ان کی علمی قدر ومنزلت کی کھلی دلیل ہے۔

کتاب الطہارت میں ستائیس ابواب اور ۷۷۳ آثار وروایات ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ سَلَمَةَ الْاَزْدِیُّ الطَّحَاوِیُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ :سَاَلَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ اَضَعَ لَهٗ كِتَابًا اَذْكُرُ فِيْهِ الْاٰثَارَ الْمَأْثُوْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَحْكَامِ الَّتِیْ يَتَوَهَّمُ اَهْلُ الْاِلْحَادِ وَالضَّعَفَةُ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ اَنَّ بَعْضَهَا يَنْقُضُ بَعْضًا لِقِلَّةِ عِلْمِهِمْ بِنَاسِخِهَا مِنْ مَنْسُوْخِهَا وَمَا يَجِبُ بِهِ الْعَمَلُ مِنْهَا لِمَا يَشْهَدُ لَهٗ مِنَ الْكِتَابِ النَّاطِقِ وَالسُّنَّةِ الْمُجْتَمَعِ عَلَيْهَا وَاَجْعَلُ لِذٰلِكَ اَبْوَابًا اَذْكُرُ فِیْ كُلِّ كِتَابٍ مِنْهَا مَا فِيْهِ مِنَ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ وَتَأْوِيْلِ الْعُلَمَاءِ وَاحْتِجَاجِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَاِقَامَةِ الْحُجَّةِ لِمَنْ صَحَّ عِنْدِیْ قَوْلُهٗ مِنْهُمْ بِمَا يَصِحُّ بِهٖ مِثْلُهٗ مِنْ كِتَابٍ اَوْ سُنَّةٍ اَوْ اِجْمَاعٍ اَوْ تَوَاتُرٍ مِنْ اَقَاوِيْلِ الصَّحَابَةِ اَوْ تَابِعِيْهِمْ۔ وَاِنِّیْ نَظَرْتُ فِیْ ذٰلِكَ وَبَحَثْتُ عَنْهُ بَحْثًا شَدِيْدًا ، فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهُ اَبْوَابًا عَلَى النَّحْوِ الَّذِیْ سَأَلَ، وَجَعَلْتُ ذٰلِكَ كُتُبًا ذَكَرْتُ فِیْ كُلِّ كِتَابٍ مِنْهَا جِنْسًا مِنْ تِلْكَ الْاَجْنَاسِ. فَاَوَّلُ مَا ابْتَدَأْتُ بِذِكْرِهٖ مِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(جامع نے کہا) امام ابوجعفر احمد بن محمد سلامہ بن سلمہ ازدی طحاوی رحمہ اللہ فرماتے تھے میرے بعض اہل علم احباب

نے مجھے کہا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جس میں جناب رسول اللہ ﷺ سے احکام کے سلسلہ میں ایسے آثار کو بیان کر دوں جن کے متعلق ملحدین اور بعض ضعیف اعتقاد مسلمان خیال کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ اس اعتقاد کا بڑا سبب یہ ہے کہ ان کو ان آثار میں ناسخ و منسوخ کی واقفیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ حالانکہ ان آثار پر عمل لازم ہے اس لیے کہ کتاب وسنت سے ان کے بہت سے شواہد موجود ہیں میں نے ان آثار کے ابواب مقرر کیے ہیں ہر کتاب میں ناسخ و منسوخ اور علماء کی تاویلات اور ان کے حق میں دلائل اور دیگر علماء کی طرف سے ان کے اجوبہ ذکر کروں گا۔ ان میں سے جو میرے راجح ہے اس کی دلیل کو مزید پختہ کروں گا۔ ان میں سے بعض کی صحت تو اسی طرح کی قرآنی آیت یا سنت یا اجماع یا اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کے تواتر سے ثابت کروں گا۔ میں نے اس میں پوری نظر وفکر اور بحث کرید سے کام لیا ہے چنانچہ میں نے سائل کے سوال کے مطابق ابواب بنا دیے اور ان کے تحت کتابیں اجناس کے مطابق مقرر کر دیں چنانچہ سب سے پہلے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے (طہارت کی) روایات نقل ہیں۔

اِس سلسلہ کی روایات ۵ ذکر کی گئیں ہیں:

بَابُ الْمَاءِ يَقَعُ فِيهِ النَّجَاسَةُ

وہ پانی جس میں نجاست پڑ جائے

خلاصۃ المرام: پانی میں نجاست گرنے سے جب تک اس کے تین اوصاف میں سے کسی میں تبدیلی نہ ہو خواہ پانی تھوڑا ہو یا زیادہ، پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ ① اس کو امام مالک، سعید بن المسیب، ابراہیم نخعی، عکرمہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ ② پانی میں نجاست گر جائے اگر قلیل ہو تو وہ ناپاک ہو جائے گا اور اگر زیادہ ہو تو نجاست گرنے سے اس وقت ناپاک ہوگا جب تین اوصاف میں سے ایک وصف بدل لے۔ اس کو شوافع، حنابلہ و احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (بدائع و بداية المجتهد)

۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصَرِيُّ قَالَ: ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ يُلْقٰى فِيْهِ الْجِيَفُ وَالْمَحَائِضُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ)۔

۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ بیر بضاعہ سے وضو فرماتے تھے آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں متعفن مردار اور حیض والے کپڑوں کے ٹکڑے ڈالے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

تخریج: ابو داؤد فی الطهارة باب ٣٤ حديث ٦٦، ترمذی فی الطهارة باب ٤٩ نمبر ٦٦، ابن ماجه فی الطهارة باب الرخصة

بفضل وضوء المرأة حديث ۳۷۰، نسائی فی المیاه باب ۲، دارقطنی فی سننه كتاب الطهارة ۳۱/۱۔

اللغات: بضاعه۔ یہ مدینہ منورہ میں دار بنی ساعدہ کا مشہور کنواں ہے۔ الجیف۔ جمع جیفة۔ مردہ لاش، متعفن مردار۔ محائض۔ جمع محیضة۔ حیض کے خون سے ملوث کپڑے کا ٹکڑا۔

۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبُوْ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْاَسَدِيُّ قَالَا : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَلِيْطِ بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : (قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّهُ يُسْتَقٰى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا عَذِرَةُ النَّاسِ ، وَمَحَائِضُ النِّسَاءِ ، وَلَحْمُ الْكِلَابِ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ).

۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ کے لئے پینے کا پانی بیر بضاعہ سے لایا جاتا ہے اور وہ ایسا کنواں ہے جس میں انسانی غلاظت، حیض کے چیتھڑے، کتوں کا گوشت وغیرہ پھینکا جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

اللغات: عذرة الناس۔ پاخانہ۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۳٤ حديث ٦٧؛ نسائی فی المیاه باب ۲

۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبِرَكِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ قَالَ : ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِيْ نَوْفٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (انْتَهَيْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُلْقٰى فِيْهَا مَا يُلْقٰى مِنَ النَّتْنِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ).

۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آپ کی خدمت میں اس وقت پہنچا جب کہ آپ بیر بضاعہ سے وضوفرما رہے تھے میں نے گزارش کی کیا آپ بیر بضاعہ سے وضوفرما رہے ہیں؟ جبکہ یہ وہ کنواں ہے جس میں متعفن چیزیں ڈالی جاتی ہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

اللغات: النتن۔ بدبودار چیز۔

تخریج: ابو داؤد باب ۳٤ كتاب الطهارة، نسائی فی المیاه باب ۲ ترمذی فی الطهارة باب ٤٩ ابن ماجه فی الطهارة ۳۷۰،

۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : (دَخَلْنَا عَلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِيْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَوْ سَقَيْتُكُمْ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ لَكَرِهْتُمْ ذٰلِكَ وَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِيَدَيَّ)

۴: ابو یحییٰ اسلمی اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں چار عورتوں کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہ فرمانے لگے اگر میں تمہیں بیر بضاعہ کا پانی پلاؤں تو تم ناپسند کرو گی حالانکہ میں نے خود اس

کنوئیں کا پانی اپنے ہاتھ سے جناب رسول اللہ ﷺ کو پلایا۔

اللغات: سقی یسقی۔ پینا پلانا۔

تخریج : دارقطنی فی سننه کتاب الطهارة ۳۲/۱، الطبرانی فی المعجم الکبیر ۲۰۷/۶ مسند احمد ۳۳۷/۵، ۳۳۸،

۵ :حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :أَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ عَنْ طَرِيْفٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَوْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرِنَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى غَدِيْرٍ وَجِيْفَةٍ فَكَفَفْنَا وَكَفَّ النَّاسُ حَتّٰى أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تَسْتَقُوْنَ ؟ فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، هٰذِهِ الْجِيْفَةُ ، فَقَالَ اسْتَقُوْا ، فَإِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَارْتَوَيْنَا)فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ ، فَقَالُوْا :لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ شَيْءٌ وَقَعَ فِيْهِ ، إِلَّا أَنْ يُغَيِّرَ لَوْنَهُ، أَوْ طَعْمَهُ، أَوْ رِيْحَهُ ، فَأَيُّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ ، فَقَدْ نَجِسَ الْمَاءُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ لِأَنَّ بِئْرَ بُضَاعَةَ قَدِ اخْتَلَفَتْ فِيْهَا مَا كَانَتْ فَقَالَ قَوْمٌ كَانَتْ طَرِيْقًا لِلْمَاءِ إِلَى الْبَسَاتِيْنِ فَكَانَ الْمَاءُ لَا يَسْتَقِرُّ فِيْهَا فَكَانَ حُكْمُ مَائِهَا كَحُكْمِ مَاءِ الْأَنْهَارِ وَهٰكَذَا نَقُوْلُ فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ كَانَ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ وَقَعَتْ فِيْ مَائِهِ نَجَاسَةٌ فَلَا يَنْجُسُ مَاؤُهُ إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلٰى طَعْمِهِ أَوْ لَوْنِهِ أَوْ رِيْحِهِ أَوْ يَعْلَمَ أَنَّهَا فِي الْمَاءِ الَّذِيْ يُؤْخَذُ مِنْهَا ، فَإِنْ عَلِمَ ذٰلِكَ كَانَ نَجِسًا ، وَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ ذٰلِكَ كَانَ طَاهِرًا .وَقَدْ حُكِيَ هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ عَنِ الْوَاقِدِيِّ ، حَدَّثَنِيْهِ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ الثَّلْجِيِّ عَنِ الْوَاقِدِيِّ أَنَّهَا كَانَتْ كَذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ النَّجَاسَةَ إِذَا وَقَعَتْ فِي الْبِئْرِ فَغَلَبَتْ عَلٰى طَعْمِ مَائِهَا أَوْ رِيْحِهِ أَوْ لَوْنِهِ ، أَنَّ مَاءَ هَا قَدْ فَسَدَ .وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ بِئْرِ بُضَاعَةَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيْلَ لَهُ :إِنَّهُ يُلْقٰى فِيْهَا الْكِلَابُ وَالْمَحَائِضُ فَقَالَ (إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ).وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ بِئْرًا لَوْ سَقَطَ فِيْهَا مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ لَكَانَ مُحَالًا أَنْ لَا يَتَغَيَّرَ رِيْحُ مَائِهَا وَطَعْمُهُ، هٰذَا مِمَّا يُعْقَلُ وَيُعْلَمُ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ أَبَاحَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءَ هَا وَأَجْمَعُوا أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَقَدْ دَاخَلَ الْمَاءَ التَّغْيِيْرُ مِنْ جِهَةٍ مِنَ الْجِهَاتِ اللَّاتِيْ ذَكَرْنَا ؛ اسْتَحَالَ عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -أَنْ يَكُوْنَ سُؤَالُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَائِهَا وَجَوَابُهُ إِيَّاهُمْ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا أَجَابَهُمْ ، كَانَ وَالنَّجَاسَةُ فِي الْبِئْرِ .وَلٰكِنَّهُ -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -كَانَ

بَعْدَ اَنْ اُخْرِجَتَ النَّجَاسَةُ مِنَ الْبِئْرِ فَسَأَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ : هَلْ تَطْهُرُ بِاِخْرَاجِ النَّجَاسَةِ مِنْهَا فَلَا یَنْجُسُ مَاؤُهَا الَّذِیْ یَطْرَأُ عَلَیْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ؟ وَذٰلِكَ مَوْضِعٌ مُشْكِلٌ لِاَنَّ حِیْطَانَ الْبِئْرِ لَمْ تُغْسَلْ وَطِیْنُهَا لَمْ یَخْرُجْ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (اِنَّ الْمَاءَ لَا یَنَجَّسُ) یُرِیْدُ بِذٰلِكَ الْمَاءَ الَّذِیْ طَرَأَ عَلَیْهَا بَعْدَ اِخْرَاجِ النَّجَاسَةِ مِنْهَا لَا اَنَّ الْمَاءَ لَا یَنْجُسُهُ اِذَا خَالَطَتْهُ النَّجَاسَةُ وَقَدْ رَأَیْنَاهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الْمُؤْمِنُ لَا یَنْجُسُ).

۵: حضرت جابر یا حضرت ابوسعید الخدری ؓ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے چلتے ہوئے ہم ایک جوہڑ کے پاس پہنچے جس کے پاس مردار بھی پڑا تھا ہم نے اور دیگر لوگوں نے وہاں کے پانی کے استعمال سے ہاتھ روک لیا یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اس پر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ تم پانی پلاتے کیوں نہیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ: یہ مردار پڑا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی پیو پلاؤ بلاشبہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی پس ہم نے پانی پیا اور سیر ہو گئے۔ علماء کی ایک جماعت نے ان مذکورہ آثار کو اختیار کیا ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ پانی میں جو چیز بھی گر جائے وہ پانی کو نجس نہیں کر سکتی سوائے اس صورت کے کہ اس کا رنگ ذائقہ اور بو تبدیل ہو جائے۔ ان میں سے جو علامت پائی جائے گی اس سے پانی نجس ہو جائے گا۔ علماء کی دوسری جماعت نے اس کی مخالفت کی ہے چنانچہ انہوں نے فرمایا گذشتہ روایت میں تم نے بیر بضاعہ کا ذکر کیا اس میں تمہارے حق میں کوئی دلیل نہیں ملتی کیونکہ بیر بضاعہ کے بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں بعض لوگوں نے کہا یہ باغات کی طرف جانے والے راستہ میں پڑتا تھا اور پانی اس میں مستقل طور پر نہ ٹھہرتا تھا۔ پس اس کے پانی کا حکم دریا کے پانی جیسا ہے اور ہم اسی طرح ہر اس مقام پر حکم دیں گے جو اس صفت پر مشتمل ہوگا کہ اگر اس کے پانی میں نجاست پڑ جائے تو اس کا پانی پلید نہ ہوگا سوائے اس صورت کے کہ اس کے ذائقہ یا رنگ یا بو پر نجاست کا غلبہ ہو جائے یا جہاں سے پانی لیا جا رہا ہے اس کا نجس ہونا معلوم ہو جائے تو وہ پانی نجس شمار ہوگا۔ اور اگر ایسا معلوم نہیں ہوا تو وہ پانی پاک شمار ہوگا یہ قول جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے اس کو بیئر بضاعہ کے سلسلے میں امام واقدی ؒ نے نقل کیا ہے چنانچہ ہمارے استاد احمد نے ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی نے واقدی سے بیئر بضاعہ کے متعلق اس طرح نقل کیا ہے اور اس میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ نجاست جب کنوئیں میں گر کر اس کے پانی کے ذائقہ بو یا رنگ کو بدل ڈالے تو اس کا پانی پلید ہو جائے گا اور بیئر بضاعہ میں اس ان میں سے کوئی چیز نہیں پائی جاتی اس میں صرف اتنی بات ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے بیئر بضاعہ کے بارے میں یہ بتا کر سوال کیا گیا کہ اس میں کتے اور حیض والے کپڑے ڈالے جاتے ہیں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانی کو ئی چیز بھی پلید نہیں کر سکتی اور ہم بخوبی جانتے ہیں اگر کسی بھی کنوئیں میں کوئی ایسی چیز گر جائے جو اس سے بہت کم ہو تو یہ بات ناممکن ہے کہ اس کنوئیں کے پانی کی بو اور ذائقہ اور رنگ تبدیل نہ ہو اتنی بات تو عقل اور تجربہ سے جانی

پہچانی ہے جب یہ بات اسی طرح ہے اور آپ ﷺ نے ان کے لیے اس کے پانی کو مباح قرار دیا ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ان مذکورہ اطراف میں سے کسی لحاظ سے پانی میں تبدیلی آ گئی (اور پھر اس کو استعمال کیا گیا) اور ہر چیز بھی ہمارے ہاں ناممکن ہے (واللہ اعلم) کہ نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پانی کے متعلق سوال کیا ہو اور آپ ﷺ نے ان کو وہ جواب دیا ہو جو کہ آپ ﷺ نے دیا اور نجاست بھی کنوئیں میں موجود ہو (واللہ اعلم) لیکن یہ تمام بات کنوئیں سے نجاست نکال دینے کے بعد تھی اور انہوں نے سوال بھی اس سلسلے میں کیا کہ آیا کہ کنوئیں سے نجاست نکال دینے کے بعد وہ پانی پلید نہیں ہوتا جو اس کے بعد کنوئیں میں سے نکلے اور یہ مشکل بات ہے کیونکہ کنوئیں کی دیواریں نہ دھوئی گئیں اور نہ اس کی مٹی نکالی گئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ پانی پلید نہیں ہوتا یعنی اس سے مراد وہی پانی تھا جو نجاست کے نکالنے کے بعد تازہ نکلا ہے یہ معنی نہیں تھا کہ پانی اس وقت بھی پلید نہیں جب اس کے ساتھ نجاست مل گئی چنانچہ ہمارے سامنے اسی انداز کا آپ ﷺ کا ارشاد: (الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ) ہے۔

اللغات: غدیر سیلاب گہری وادی میں جو پانی چھوڑ جائے اور رکا ہوا پانی۔

خلاصہ روایات: ان مذکورہ بالا پانچوں روایات کا حاصل یہ ہے کہ پانی قلیل ہو یا کثیر تبدیلیٔ وصف کے بغیر نجاست گرنے سے ناپاک نہ ہوگا۔

مذاہبِ ائمہ و امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہم:

① پانی میں نجاست کے پڑ جانے سے جب تک اس کے اوصاف میں سے کوئی وصف تبدیل نہ ہو وہ ناپاک نہیں ہوتا خواہ پانی قلیل مقدار میں ہو یا کثیر یہ امام مالک، سعید بن مسیب اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے۔

دوسری جماعت:

② قلیل پانی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے کثیر پانی نجاست کے پڑنے سے اس وقت ناپاک ہوگا جبکہ اس کا ایک وصف بدل جائے امام شافعی و امام احمد بن حنبل اور ائمہ احناف اسی طرف گئے ہیں پھر امام شافعیؒ کے ہاں قلتین سے کم مقدار ماء قلیل اور قلتین اور اس سے زائد کثیر ہے اور احناف قلیل و کثیر کی مقدار صاحب معاملہ کی رائے پر چھوڑتے ہیں۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

مذکورہ بالا تشریح تو امام طحاوی کے اشارہ کو سمجھانے کے لئے کی گئی ہے وہ پہلی جماعت کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک جماعت نے ان آثار کو سامنے رکھ کر کہا کہ پانی اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کا رنگ یا ذائقہ یا بو میں سے کوئی وصف نہ بدل جائے جب ایک بدل جائے گا تو پانی نجس ہو جائے گا۔

نمبر۲: دوسرے ائمہ کے قول کی طرف اشارہ وخالفهم فی ذلك آخرون سے کر دیا کہ دیگر ائمہ نے اس سے اختلاف

کیا ہے اگلی سطور میں پہلے قول کے متعدد جوابات دیئے ہیں

پہلے مسلک کے جوابات:

جواب نمبر۱: روایات میں جس بیر بضاعہ کا تذکرہ ہے اس سے مسلک نمبر اول کا استدلال درست نہیں کیونکہ بیر بضاعہ کی کیفیت کے متعلق علماء کے قول بہت مختلف ہیں بعض کا قول یہ ہے کہ وہ کنواں باغات کی سیرابی کا کام دیتا تھا باغات کی طرف پانی جانے والے راستہ میں واقع تھا اس میں پانی برقرار نہیں رہتا تھا بلکہ منتقل ہوتا رہتا تھا جس کی وجہ سے وہ نہروں کے پانی کی طرح جاری پانی کے حکم میں تھا اس بات کی تصدیق ہمارے استاذ ابو جعفر احمد نے شجاع ثلجی کی وساطت سے واقدی سے نقل کی ہے۔

اور جو پانی ماء جاری کے حکم میں ہو اس کے متعلق ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر اس میں نجاست گر جائے تو وہ اس وقت تک نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ نہ بدل جائے یا اس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس سے حاصل کئے جانے والے پانی میں وہ نجاست مل کر آرہی ہے اگر ایسا معلوم ہو تو وہ نجس ہے ورنہ وہ پانی پاک رہے گا۔

جواب نمبر۲: دوسری دلیل یہ ہے کہ اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ نجاست کنوئیں میں گر کر پانی کے ذائقہ یا بو یا رنگ کو بدل دے تو وہ بالاتفاق نجس ہو جائے گا مذکورہ بالا روایات میں سے کسی روایت میں بھی یہ قید موجود نہیں تمہاری یہ قید قیاس سے ہو سکتی ہے تو قلیل وکثیر والی قید کیوں معتبر نہیں۔

جواب نمبر۳: جب بالاتفاق اوصاف کی تبدیلی سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے تو بیر بضاعہ جیسا چھوٹا کنواں تو کیا ایسے چار کنوؤں میں ایک مردار کتا گر جائے تو سب کو متعفن کر دے گا پس ذرا سی سمجھ والا بیر بضاعہ والی روایت کے ظاہر سے استدلال نہیں کر سکتا کیونکہ ان چیزوں کے گرنے سے تغیر نہ ہونا محال وناممکن ہے جب یہ بات اسی طرح ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پانی کو مباح قرار دیا اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ پانی میں کسی بھی اعتبار سے تغیر ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے استعمال کا حکم دیں۔

جواب نمبر۴ واللہ اعلم۔ ہمارے نزدیک یہ بھی محال ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیر بضاعہ کے متعلق ایسے وقت میں سوال کر رہے ہوں جبکہ یہ نجاسات اس میں موجود ہوں بلکہ (واللہ اعلم)۔ یہ سوال کنوئیں سے ان نجاسات کے نکالے جانے کے بعد سے متعلق تھا کہ آیا وہ کنواں اور اس میں نیا نکلنے والا پانی پاک ہو جائے گا جبکہ کنوئیں کی دیواریں نہیں دھوئی گئیں اور نہ گاد نکالی گئی۔ تو اس پر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الماء لا ینجس "الماء سے وہی پانی مراد ہے جو کنوئیں کی غلاظت سے صفائی کے بعد اس میں ظاہر ہوا ہے یہ معنی نہیں کہ نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور یہ ارشاد نبوت علی اسلوب الحکیم ہے جیسا ان روایات میں ہے: ان المسلم لا ینجس اور ان الارض لاینجس۔ ان روایات کا یہ معنی نہیں کہ مسلمان نجاست لگنے کے باوجود ناپاک نہیں ہوتا اور زمین نجاست پڑنے کے باوجود ناپاک نہیں ہوتی بلکہ صاف مطلب یہ ہے کہ ازالہ نجاست کے بعد وہ پاک ہو جاتے ہیں ہمیشہ ناپاک نہیں رہتے کہ پاک نہ ہو سکیں۔ واللہ اعلم

یہاں امام طحاوی رحمہ اللہ نے دو روایتیں ذکر فرمائی ہیں جو کہ لا ینجسہ کے مفہوم کی وضاحت کے لئے ہیں۔

حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ (أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيَّ فَقَبَضْتُ يَدَيَّ عَنْهُ وَقُلْتُ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ (إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَنْجُسُ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں ملا کہ مجھے غسل جنابت کی حاجت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا میں تو حالت جنابت میں ہوں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ۔ مطلب یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۳، مسلم فی الحیض ۱۱۵/۱۱۶‘ مسند احمد۲/۲۳۵/۳۸۳‘ ابن ابی شیبہ ۱/۱۷۳، بیہقی السنن الکبریٰ ۱/۱۸۹۔

لطیف طرزِ استدلال:

جنابت والے شخص کا نماز کی ادائیگی کے لحاظ سے تمام جسم حکماً ناپاک ہے۔ مگر کھانے پینے اور مصافحہ کے لحاظ سے سوائے نجاست والے مقام کے تمام جسم پاک ہے بالکل اسی طرح جب تک کنوئیں میں نجس پانی اور اشیاء ہیں تو حکماً تمام کنواں ناپاک ہے جب ناپاک پانی نکال لیا تو اب نیا پانی اور کنوئیں کی دیواریں اور گابھ سب پاک ہیں۔

پس لاینجس کا یہ معنی نہ ہوا کہ کوئی نجس چیز اس کو ناپاک نہیں کرسکتی۔

دوسری روایت: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان الارض لاتنجس ۔

۲ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو عُقَيْلٍ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ (أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ لَهُمْ قُبَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَوْمٌ أَنْجَاسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَنْجَاسِ النَّاسِ شَيْءٌ ؛ إِنَّمَا أَنْجَاسُ النَّاسِ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ). فَلَمْ يَكُنْ مَعْنٰى قَوْلِهِ (الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ) يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنَّ بَدَنَهُ لَا يَنْجُسُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ النَّجَاسَةُ ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّهُ لَا يَنْجُسُ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ .وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ (الْأَرْضُ لَا تَنْجُسُ) لَيْسَ يَعْنِي بِذٰلِكَ أَنَّهَا لَا تَنْجُسُ، وَإِنْ أَصَابَتْهَا النَّجَاسَةُ .وَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ، وَقَدْ أَمَرَ بِالْمَكَانِ الَّذِي بَالَ فِيهِ الْأَعْرَابِيُّ مِنَ الْمَسْجِدِ أَنْ يُصَبَّ عَلَيْهِ ذَنُوبٌ مِنْ مَاءٍ؟

۶: حضرت حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں کہ جب وفد ثقیف جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو ان کے لئے مسجد (کے صحن) میں خیمہ لگا دیا گیا اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ ناپاک لوگ ہیں (کافر ہیں) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین پر لوگوں کی (باطنی) نجاستوں سے کچھ اثر نہیں پڑتا بلاشبہ ان کی (باطنی) نجاستوں کا اثر ان کے دلوں میں ہوتا ہے۔ پس آپ ﷺ کے ارشاد المسلم لا ینجس اس کا یہ معنی نہیں کہ اس کا بدن بھی پلید نہیں ہوتا اگرچہ اس کو نجاست پہنچ جائے بلکہ مراد یہ ہے کہ اور معنی کے لحاظ سے یہ پلید نہیں ہوتا اور اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد کہ زمین پلید نہیں ہوتی اس کا یہ مطلب نہیں اگر زمین کو نجاست پہنچ جائے تب بھی پلید نہیں ہوتی یہ کیسے کہا جاسکتا جب کہ آپ ﷺ نے مسجد کے اس مقام پر جہاں بدو نے پیشاب کر دیا تھا پانی کے ڈول بہانے کا حکم دیا۔

طریق استدلال:

مشرک کے جسم پر اگر ظاہری نجاست نہ ہو تو اس کے متعلق دو اعتبار ہیں نمبر ۱: اگر اس کا جسم زمین پر لگ جائے تو زمین پاک رہے گی۔ نمبر ۲: باطن اور دل کے لحاظ سے وہ نص قطعی "انما المشرکون نجس" سے ناپاک اور پلید ہے۔

نتیجہ: یہ ہوا کہ اس ارشاد میں ان الارض لا تنجس یا لیس علی الارض من انجاس الناس شئ کا مطلب یہ ہے کہ زمین کو ان کی باطنی نجاست پلید نہ کرے گی اسی طرح المسلم لا ینجس میں حکمی نجاست سے اس کا ظاہری بدن ناپاک نہ ہوگا کہ وہ مصافحہ کے قابل نہ رہے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ زمین ظاہری نجاست کے گرنے سے بھی ناپاک نہیں ہوتی اور مسجد کے اس مقام پر جہاں اعرابی نے پیشاب کر دیا تھا آپ ﷺ نے پانی کے ڈول بہانے کا حکم کیوں فرمایا؟ جیسا کہ ان چار روایات سے ثابت ہے۔

نجاستِ ظاہری کے ازالہ کی روایات:

۷ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْيَمَامِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ :(بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا اِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ :إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْعَذِرَةِ ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ .قَالَ عِكْرِمَةُ :أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ رَجُلًا فَجَاءَهُ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ).

۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دریں اثناء کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ

ایک بدو آیا اور وہ مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا رک رک: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے تعرض نہ کیا یہاں تک کہ وہ پیشاب کر چکا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلا کر فرمایا۔ بلاشبہ یہ مساجد پیشاب و پائخانہ جیسی غلاظت کے مناسب نہیں بلاشبہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور قراءت قرآن مجید کے لئے بنائی گئی ہیں۔ عکرمہ کی روایت میں اوکما قال رسول اللہ ﷺ (یا جیسا پیغمبر ﷺ نے فرمایا) کے الفاظ اور یہ الفاظ زائد ہیں: فامر رجلاً فجاء ہ بدلو من ماءٍ فشنہ علیہ" کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا (کہ وہ پانی لائے تو) وہ آپ کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا اور اس پر بہادیا۔

اللغات: اعرابی: بدو۔ اس کا نام ذوالخویصرہ تمیمی ہے۔ لا تصلح: مناسب نہیں۔ العذرۃ: پائخانہ۔

تخریج: بخاری عن انس بن مالک فی الوضوء باب۵۷' مسلم فی الطھارۃ حدیث ۱۰۰ عن ابی ھریرۃ فی الوضوء باب۵۸۔

۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ "إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ " إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَرَوٰى طَاوٗسٌ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِمَكَانِهٖ أَنْ يُّحْفَرَ)۔

۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس طرح روایت نقل کی ہے کہ یہ الفاظ اس میں نہیں "ان ھذہ المساجد" تا آخر الحدیث۔

فرق روایت:

یہ روایت یحییٰ بن سعید نے نقل کی ہے جبکہ طاؤس کی روایت میں اس طرح ہے: ان النبی ﷺ امر بمکانہ ان یحفر۔ کہ آپ ﷺ نے اس جگہ کو کھودنے کا حکم فرمایا (کہ گندی مٹی کو کھود کر باہر پھینک دیا جائے)

اللغات: یحفر۔ حفر یحفر: زمین کھودنا۔

تخریج: ایضًا۔

(زمین کی پاکیزگی میں احناف کا قول نمبر ا پانی ڈال دیں اور زمین خشک ہو جائے نمبر ۲ گندی مٹی کو کھود کر پھینک دیا جائے)۔

۹: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ، قَالَ: ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ بِذٰلِكَ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

۹: عمر بن دینار نے طاؤس سے اس کو روایت کیا جبکہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم ﷺ

سے نقل کی ہے۔

تخریج: روایت نمبر ۸ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۰: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَحَفَرَ مَكَانَهُ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِهِ (إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَنْجُسُ) أَيْ أَنَّهَا لَا تَبْقَى نَجِسَةً إِذَا زَالَتِ النَّجَاسَةُ مِنْهَا لَا أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنَّهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ فِيْ حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا .فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ (إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ) لَيْسَ هُوَ عَلٰى حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا ؛ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى حَالِ عَدَمِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا .فَهٰذَا وَجْهُ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ (الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ) - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - وَقَدْ رَأَيْنَاهُ بَيَّنَ ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۱۰: ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا (کہ اس پر پانی ڈالا جائے تو) اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دیا گیا پھر (پانی جذب ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو کھودنے کا حکم فرمایا۔ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد: (ان الارض لا تنجس) کا معنی یہ ہے کہ زمین سے جب نجاست دور کر دی جائے تو وہ نجس باقی نہیں رہتی یہ معنی نہیں ہے کہ نجاست کے ہونے کے باوجود وہ پلید نہیں ہوتی چنانچہ اس طرح بیر بضاعہ کے بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: (ان الماء لا ینجسہ) نجاست کہ اس میں رہنے کی صورت میں نہیں بلکہ وہ نجاست کے نہ ہونے کی صورت میں ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی (الماء یجنس) وجہ سے۔ (واللہ اعلم) چنانچہ یہ وضاحت ہم نے اس حدیث کے علاوہ میں پائی ہے۔

اللغات: صب۔ پانی کا بہنا' بہانا۔

تخریج: دار قطنی کتاب الطهارة ۱۳۲/۱

تبصرہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس سے معلوم ہوا کہ ان الارض لا تنجس" کا مطلب یہ ہے کہ جب نجاست زائل کر دی جائے تو زمین ناپاک نہیں رہتی یہ مطلب نہیں کہ نجاست کے پائے جانے کی شکل میں وہ مقام ناپاک نہیں ہوتا۔

بالکل اسی طرح بیر بضاعہ کا معاملہ ہے کہ ان الماء لا ینجسہ شیٔ" میں نجاست کے کنوئیں میں موجود ہونے کی حالت کا تذکرہ نہیں بلکہ نجاست کے نکال دیئے جانے کے بعد والی حالت کا ذکر ہے۔ہم نے لا ینجسہ شیٔ کی جو وجہ بیر

بضاعہ کے متعلق بیان کی ہے یہ اورکئی روایات سے بھی ثابت ہے جو ہمارے اس بیان کی تصدیق کرتی ہیں ان کو ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

تائیدی روایات:

۱۱ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيُّ ، وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بْنُ الصَّلْتِ الْبُغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِیْءُ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: (نُهِيَ، أَوْ نَهٰى أَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ أَوِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يُغْتَسِلُ مِنْهُ).

۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا دائم کے لفظ فرمائے یا راکد کے (ہر دو کا معنی یکساں ہے) کہ پھر اس سے وضو یا غسل کرے۔

اللغات : الدائم: دوام وہمیشگی۔ الراکد: رکنا، ٹھہرنا۔

تخریج :اس روایت کو متعدد اسانید سے مسلم فی باب الطهارة نمبر ۹٤' ترمذی فی الطهارة باب ۵۱۔ نسائی فی الطهارة ٤٩/١ ابن ماجه فی الطهارة باب ۲۵' مسند احمد ۲۸۸/۲' ٤٦٤' ۵۳۲' ۲٤١/٤' ۳۵۰ میں ذکر کیا ہے۔

۱۲ :وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوْحٍ الْبُغْدَادِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا يَجْرِیْ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ).

۱۲ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں تم میں سے کوئی ہرگز ٹھہرے ہوئے پانی میں جو کہ نہ چلتا ہو پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرنے لگے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ٦٨ مسلم فی الطهارة حدیث نمبر ۹٤' ۹۵' ۹٦۔ ابو داؤد فی الطهارة باب۳٦' ترمذی فی الطهارة باب ۵۱' نسائی فی الطهارة ٤٩/١' باب الماء الدائم' والغسل ١٩٧/١' ابن ماجه فی الطهارة باب۲۵' دار می فی الوضوء باب ۵٤' مسند احمد ۲۵۹/۲' ۲٦۵' ۲۸۸' ۳١٦' ۳٤٦' ۳٦۲' ۳۹٤' ٤۳۳' ٤٦٤' ٤۹۲' ۵۲۹' ۵۳۲' ۳٤١/۳' ۳۵۰' ابن ابی شیبه ١٤١/١' بیهقی السنن الکبریٰ ۹۷/١' ۲۵٦' مستدرك ١٦٨/١

۱۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى أَبُوْ مُوْسَى الصَّدَفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِیْ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ أَبِیْ ذُبَابٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ ؛ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَشْرَبُ).

۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی ہرگز کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرنے لگے یا اسے پینے لگے۔

تخریج : سابقہ روایت نمبر ۱۳ والی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ فَقَالَ : يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا).

۱۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کوئی جنابت والا شخص تم میں سے کھڑے پانی میں غسل نہ کرے ایک سائل نے کہا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پھر وہ کیسے غسل کرے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے پانی کو الگ لے کر (غسل کرے تاکہ پانی کھڑے پانی میں نہ ملے)

تخریج : روایت نمبر ۱۳ ملاحظہ کریں۔

۱۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ : ثَنَا أَبِي عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ).

۱۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں ''کہ تم میں سے کوئی ہرگز اس کھڑے پانی میں جو نہ چلتا ہو پیشاب نہ کرے'' اور پھر اس میں غسل کرنے لگے۔

تخریج: روایت نمبر ۱۳ ملاحظہ کریں۔

۱۶: وَكَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمُعَادِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ ، وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ . فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۶: گزشتہ روایت عبدالرحمان نے اپنے والد ابوالزناد سے نقل کی اور یہ روایت سفیان نے ابی الزناد سے نقل کی ہے ابوالزناد نے اپنی سند کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی نقل کی ہے۔

تخریج: روایت نمبر ۱۳ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ).

۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں ''تم میں سے کوئی بھی ہرگز رُکے ہوئے نہ بہنے والے

پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے غسل کرنے لگے۔

تخریج: روایت نمبر ۱۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ :أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيْهِ).

۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ”ہرگز تم میں سے کوئی رُکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ اس میں غسل (جنابت) کرے۔“

تخریج: روایت نمبر ۱۳ میں ملاحظہ ہو۔

۱۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْاَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ :(وَلَا يَغْتَسِلُ فِيْهِ جُنُبٌ).

۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کرتے ہیں البتہ ان الفاظ کا فرق ہے ولا يغتسل فيه جنب“ یعنی اس میں کوئی جنابت والا غسل نہ کرے۔

تخریج: تخریج روایت نمبر ۱۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ (نَهٰى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمَّا خَصَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الرَّاكِدَ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ دُوْنَ الْمَاءَ الْجَارِيْ، عَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّهٗ إِنَّمَا فَصَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّ النَّجَاسَةَ تُدَاخِلُ الْمَاءَ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ، وَلَا تَدَاخُلُ الْمَاءِ الْجَارِيْ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ مَا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى نَجَاسَةِ الْإِنَاءِ وَنَجَاسَةِ مَائِهٖ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِغَالِبٍ عَلٰى رِيْحِهٖ وَلَا عَلٰى لَوْنِهٖ، وَلَا عَلٰى طَعْمِهٖ. فَتَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ يُوْجِبُ فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ مَعَانِيْ حَدِيْثِ بِئْرِ بُضَاعَةَ مَا وَصَفْنَا لِتَتَّفِقَ مَعَانِيْ ذٰلِكَ ، وَمَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَلَا تَتَضَادَّ .فَهٰذَا حُكْمُ الْمَاءِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ إِذَا وَقَعَتْ فِيْهِ النَّجَاسَةُ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا وَقَّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالُوْا :إِذَا كَانَ الْمَاءُ مِقْدَارَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا ، وَاحْتَجُّوْا

فِیْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۲۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا کہ پھر اسی سے وضو کرنے لگے۔امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا پانی جو نہ چلے اسے جاری پانی سے الگ قرار دیا اس سے ہمیں یہ معلوم ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اس لیے فرق کیا کیونکہ نجاست اس پانی میں جو جاری نہ ہو' داخل ہو جاتی ہے اور جاری پانی میں اس کا اثر نہیں پڑتا اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس برتن کے دھونے کے سلسلے میں مروی ہے جس میں کتے نے منہ ڈال دیا ہوا سے ہم عنقریب اسی کتاب میں ان شاء اللہ اپنے موقع پر ذکر کریں گے۔ یہ بات برتن اور اس کے پانی کے پلید ہونے کی کھلی دلیل ہے حالانکہ وہاں بو' رنگ اور ذائقہ کا برتن یا پانی کے پلید ہونے میں کوئی اثر نہیں پس ان آثار کے معانی کو صحیح اپنے مقام پر رکھنے سے وہی چیز ثابت ہوتی ہے جس کو ہم نے اس باب میں بیئر بضاعہ والی حدیث کے معانی کی وضاحت میں ذکر کر دیا ہے تا کہ اس سے ان آثار اور ان آثار کے معانی میں یکسانیت پیدا ہو جائے اور تضاد نہ رہے پس یہ اس پانی کا حکم ہے کہ جو نہ چلتا ہو اور اس میں نجاست گر جائے البتہ بعض لوگوں نے کوئی مقدار مقرر کی ہے چنانچہ انہوں نے کہا جب پانی دو قلوں کی مقدار کو پہنچ جائے تو وہ گندگی کو نہیں اٹھاتا اور اس سلسلے میں انہوں نے ان روایات سے دلیل پیش کی۔

تخریج: روایت نمبر ۱۳ میں گزری ملاحظہ کر لی جائے۔

حاصل روایاتِ عشرہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو نو اسناد سے ذکر کیا دسویں روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ان تمام روایات کا ماحصل قریب ایک ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور غسل جنابت سے ممانعت کی گئی ہے تا کہ گندگی کے پڑنے سے وہ پانی وضو و غسل کے لئے نا قابل استعمال نہ ہو جائے چنانچہ علامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے اور رکے ہوئے پانی کو جو کہ نہ بہتا ہو جاری پانی سے الگ قرار دیا اس سے یہ بات بالکل ظاہر ہوگئی کہ جدا کرنے کی وجہ یہی ہے کہ نہ بہنے والے پانی میں نجاست اثر پذیر ہوتی ہے جبکہ وہ قلیل ہو اور جاری کے حکم میں نہ ہو اور کثیر پانی اور جاری پانی میں نجاست اثر نہیں کرتی جب تک رنگ بو ذائقہ نہ بدل جائے یا نجاست چلو میں نہ آنے لگے۔

اس بات پر بطور تنویر دلیل کے وہ روایت ہے جس کو حدیث ولوغ کلب کہا جاتا ہے اسے ہم دوسرے مقام پر ذکر کریں گے اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ برتن والا پانی قلیل ہے اور کتے کے منہ ڈالنے سے رنگ' بو' ذائقہ کا بدلنا پایا ہی نہیں گیا اس سے ثابت ہو گیا کہ پانی کے ناپاک ہونے کے لئے وصف کا بدلنا شرط نہیں۔

تطبیق: پس جماعت اول کی پیش کردہ روایات جو بیر بضاعہ سے متعلق ہیں اور ان روایات میں تضاد کے ختم کرنے کی صورت

یہی ہے کہ بیر بضاعہ والی روایات کو جاری پانی پر محمول کیا جائے یا گندگی کے نکالنے کے بعد والے تازہ پانی سے متعلق سوال پر محمول کیا جائے کہ ازالہ نجاست کے بعد پانی ناپاک نہیں رہتا اور ان روایات کو قلیل رکا ہوا پانی تسلیم کیا جائے جو کہ جاری کے حکم میں نہیں اسی طرح ولوغ کلب والی روایت کہ قلیل پانی میں تغیر اوصاف کی بھی چنداں ضرورت نہیں وہ حکم کثیر اور جاری پانی کے لئے ہے اس طرح روایات کا باہمی تضاد بالکل ختم ہو جاتا ہے۔

(عقلی طور پر آپ کی نفاست وطہارت کا خیال کر کے روایات کا مفہوم ظاہر ہے۔ واللہ یحب المتطھرین۔

ص :۲۲ غیر ان قوما وقتوا فی ذلک شیئا۔ فقالوا ان کان الماء مقدار قلتین لم یحمل خبثاً۔

یہاں سے امام طحاوی ایک دوسرے اختلاف کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو مسئلہ اول میں جماعت نمبر ۲ کے مابین پایا جاتا ہے اپنے مزاج کے مطابق پہلے **قالوا** سے ان کے نکتہ اختلاف کو ذکر کیا اور پھر ان کے دلائل ذکر کئے پھر مسلک منصور کے جوابات ودلائل بیان کئے گئے ہیں۔

نکتہ اختلاف:

امام شافعی واحمد بن حنبل رحمہما اللہ کے ہاں قلیل پانی دو قلہ سے کم کم مقدار ہے اور دو قلے اور اس سے زیادہ کثیر ہے اور اسی کا حکم رکھتا ہے کہ اس پر نجاست کا اثر رنگ، بُو ذائقہ کی صورت میں جب تک ظاہر نہ ہو ناپاک نہ ہوگا۔

احتجوا فی ذلک سے ان کے دلائل ذکر کئے جو کہ چھ روایات ہیں پانچ مرفوع اور ایک موقوف ہے امام طحاوی نے رواۃ کی طرف چنداں تعرض نہیں کیا۔ جس کو تفصیل درکار ہو وہ امانی الاحبار اور بذل المجہود جلد: ا کو ملاحظہ کرے۔

۲۱: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ ، فَقَالَ :إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَلَيْسَ يَحْمِلُ الْخَبَثَ).

۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے متعلق دریافت کیا گیا جس پر درندوں کی آمدورفت ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو قلہ تک پہنچ جائے تو وہ گندگی سے متاثر نہیں ہوتا یعنی پاک رہتا ہے۔

اللُّغَاتُ: قلہ: اس کے چار مشہور معانی ہیں ① مٹکا ② قد آدم ③ پہاڑ کی چوٹی ④ چیز کا بلند حصہ۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۳۳ /۶۳، ترمذی فی الطھارۃ باب ۵/ ۶۷، نسائی فی الطھارۃ ۴۶/۱ باب ۴۳، ابن ماجہ فی الطھارۃ باب ۷۵، الدارمی فی الوضوء باب ۵۵ مسند احمد ۲۳/۲، ۲۷، ۱۰۷، دارقطنی فی السنن ۱۹/۱، ۲۱، بیہقی فی السنن الکبریٰ ۲۶/۱ مستدرک ۱۳۲/۱، ابن ابی شیبہ ۱۴۴/۱۔

۲۲: وَكَمَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ بِالْبَادِيَةِ تُصِيْبُ مِنْهَا السِّبَاعُ فَقَالَ :اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا).

۲۲:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگل کے ان جوہڑوں سے متعلق پوچھا گیا جن سے درندے پانی پیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو قلے تک پہنچ جائے تو وہ گندگی کو نہیں اٹھاتا یعنی ناپاک نہیں ہوتا۔

اللُّغَاتُ: تصیب منها: اس سے درندے پانی پیتے ہیں۔

تخریج: روایت نمبر۲۲ کی تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۳:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نمبر۲۲ جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج: روایت نمبر۲۲ میں دیکھ لی جائے۔

۲۴:وَكَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۴:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج: روایت نمبر۲۲ والی ملاحظہ کر لی جائے۔

۲۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَهُمْ قَالَ : كُنَّا فِيْ بُسْتَانٍ لَنَا أَوْ بُسْتَانٍ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، صَلَاةُ الظُّهْرِ ، فَقَامَ إِلَى بِئْرِ الْبُسْتَانِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَفِيْهِ جِلْدُ بَعِيْرٍ مَيِّتٍ فَقُلْتُ :أَتَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَهٰذَا فِيْهِ ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ : أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجُسْ).

۲۵: حماد بن سلمہ کا بیان ہے کہ ہمیں عاصم بن منذر نے بتلایا کہ ہم اپنے یا عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے باغ میں تھے تو نماز کا وقت آ گیا اور یہ نماز ظہر تھی تو عبیداللہ باغ کے کنوئیں کی طرف گئے اور اس سے وضو کیا حالانکہ اس

میں مردہ اونٹ کی کھال پڑی تھی میں نے کہا کیا اس کے ہوتے ہوئے آپ اس میں وضو کر رہے ہیں تو عبیداللہ نے جواباً فرمایا میرے والد عبداللہ نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب پانی دو قلے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

اللغات: لم ینجس : ناپاک ونجس نہیں ہوتا۔

تخریج: روایت نمبر۲۲ کی تخریج پیش نظر رکھی جائے۔

۲۶: وَكَمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ .فَقَالَ : هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ هٰذَا الْمِقْدَارَ ، لَمْ يَضُرَّهُ مَا وَقَعَتْ فِيْهِ مِنَ النَّجَاسَةِ ، إِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى رِيْحِهِ أَوْ طَعْمِهِ أَوْ لَوْنِهِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا ، فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ صَحَّحْنَاهَا أَنَّ هَاتَيْنِ الْقُلَّتَيْنِ لَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا مِقْدَارُهُمَا .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِقْدَارُهُمَا ، قُلَّتَيْنِ مِنْ قِلَالِ هَجَرَ ، كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ تَكُوْنَا قُلَّتَيْنِ ، أُرِيْدَ بِهَا قُلَّتَا الرَّجُلِ ، وَهِيَ قَامَتُهُ، فَأُرِيْدَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ أَيْ قَامَتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا لِكَثْرَتِهِ وَلِأَنَّهُ يَكُوْنُ بِذٰلِكَ فِيْ مَعْنَى الْأَنْهَارِ .فَإِنْ قُلْتُمْ : إِنَّ الْخَبَرَ عِنْدَنَا عَلٰى ظَاهِرِهِ ، وَالْقِلَالُ هِيَ قِلَالُ الْحِجَازِ الْمَعْرُوْفَةِ .قِيْلَ لَكُمْ : فَإِنْ كَانَ الْخَبَرُ عَلٰى ظَاهِرِهِ كَمَا ذَكَرْتُمْ ، فَإِنَّهُ يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ الْمَاءُ إِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمِقْدَارَ لَا يَضُرُّهُ النَّجَاسَةُ ، وَإِنْ غَيَّرَتْ لَوْنَهُ أَوْ طَعْمَهُ أَوْ رِيْحَهُ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَالْحَدِيْثُ عَلٰى ظَاهِرِهِ فَإِنْ قُلْتُمْ ، فَإِنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَقَدْ ذَكَرَهُ فِيْ غَيْرِهِ ، فَذَكَرْتُمْ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ ، إِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى لَوْنِهِ أَوْ طَعْمِهِ أَوْ رِيْحِهِ).قِيْلَ لَكُمْ :هٰذَا مُنْقَطِعٌ ، وَأَنْتُمْ لَا تُثْبِتُوْنَ الْمُنْقَطِعَ وَلَا تَحْتَجُّوْنَ بِهِ فَإِنْ كُنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ قَوْلَهُ فِي الْقُلَّتَيْنِ عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الْقِلَالِ جَازَ لِغَيْرِكُمْ أَنْ يَجْعَلَ الْمَاءَ عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الْمِيَاهِ ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلٰى مَا يُوَافِقُ مَعَانِيَ الْآثَارِ الْأُوَلِ وَلَا يُخَالِفُهَا .فَإِذَا كَانَتِ الْآثَارُ الْأُوَلِ الَّتِيْ قَدْ جَاءَتْ فِي الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَفِيْ نَجَاسَةِ الْمَاءِ الَّذِيْ فِي الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْهِرِّ فِيْهِ عَامًّا ، لَمْ يُذْكَرْ مِقْدَارُهُ، وَجَعَلَ عَلٰى كُلِّ مَاءٍ لَا يَجْرِيْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا فِيْ حَدِيْثِ الْقُلَّتَيْنِ هُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ يَجْرِيْ وَلَا يُنْظَرُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى مِقْدَارِ الْمَاءِ كَمَا لَمْ يُنْظَرْ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا إِلَى

مِقْدَارِهٖ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي هٰذَا الْبَابِ .وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْآثَارِ ، هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ تَقَدَّمَهُمْ مَا يُوَافِقُ مَذْهَبَهُمْ .فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا۔

۲۶: حماد بن سلمہ نے پہلی روایت جیسی سند سے نقل کیا ہے مگر اس روایت کو ابن عمر سے موقوف نقل کیا ہے مرفوع نہیں کیا۔علماء کی اس جماعت نے یہ فرمایا جب پانی اتنی مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں جتنی بھی نجاست پڑ جائے اسے نقصان نہیں دے گی سوائے اس کے جب نجاست کی بوٗ ذائقہ یا رنگ پانی پر غالب آ جائے اور انہوں نے اس سلسلے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اسی روایت کو دلیل بنایا ہے ان کے خلاف پہلے قول والے علماء کی دلیل یہ ہے جس کو ہم نے صحیح قرار دیا کہ ان آثار میں ان دو قلوں کی مقدار ہمارے سامنے صحیح واضح نہیں ہوتی جیسا کہ تم نے بیان کیا دوسری طرف اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ اس سے مراد آدمی کا قد ہو تو اس صورت میں یہ مراد لیا جائے گا کہ پانی کی مقدار آدمی کے دو قد کے برابر ہو تو وہ نجاست کو کثرت کی وجہ سے نہیں اٹھاتا اور اس لیے بھی کہ وہ نہر کے معنی میں ہو جائے گا اگر تم یوں کہتے ہو کہ یہ روایات ہمارے نزدیک ظاہر پر ہیں اور اس سے مراد حجاز کے معروف مٹکے ہیں تو اس کے جواب میں کہا جائے گا اگر تمہارے کہنے کے مطابق روایات اپنے ظاہر پر ہے تو پھر مناسب یہ ہوگا کہ جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اس کو نجاست نقصان نہ دے اگرچہ اس کا رنگ ذائقہ اور بو بدل جائے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ان چیزوں کا ذکر نہیں فرمایا تو حدیث اپنے ظاہر پر ہوگی پس اگر تم یہ کہو کہ اگرچہ اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر نہیں فرمایا مگر اور جگہ میں تو اس کا ذکر فرمایا ہے اور تم اس روایت کو ذکر کرو کہ راشد ابن سعد نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: (الماء لا ينجسه شيء......) یعنی پانی کو کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی جو چیز اسکے رنگ ذائقہ اور بو کو بدل دے تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ یہ منقطع روایت ہے اور منقطع کو جب تم ثابت تسلیم نہیں کرتے اور نہ اس سے استدلال کو درست مانتے ہو۔پس اگر تم نے قلتین والی روایت میں خاص قلے مراد لیے ہیں تو تمہارے علاوہ دوسروں کو بھی حق ہے کہ پانی کو وہ خاص پانی قرار دیں پس یہ اس طرح پہلے آثار کے معانی کے موافق ہو جائے گا اور مخالف نہ رہے گا اگر پہلے آثار جو کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے سلسلہ میں اور اس پانی کے نجس ہونے کے سلسلہ میں جو برتن میں ہو اور اس میں بلی منہ ڈال دے عام ہیں اور ان میں مقدار کا تذکرہ نہیں اور پانی کو ہر رُکے ہوئے پانی کے سلسلہ میں قرار دیا جائے گا تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ قلتین والی روایت میں بہتا ہوا پانی مراد ہے اور اس میں بھی پانی کی مقدار کو اسی طرح پیش نظر نہ رکھیں گے جیسا کہ پہلی روایت میں پیش نظر نہیں رکھا گیا تا کہ اس باب میں آنے والی روایات آپس میں متضاد نہ ہوں۔ یہ مفہوم وہ ہے جس سے آثار کے معانی ہمارے نزدیک صحیح رہ سکتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور اس سلسلے میں پہلے ہی رواۃ سے جو ان کے مذہب کے موافق روایات گذری ہیں

ایک اور روایت اس سلسلے میں وارد ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔
تخریج: حسب سابق روایت ۲۲ میں ملاحظہ کریں۔

توجہ طلب بات:

ان چھ روایات میں مدار سند تین راوی ہیں نمبر ۱ ولید بن کثیر نمبر ۲ محمد بن اسحاق نمبر ۳ حماد بن سلمہ۔ چنانچہ حماد بن سلمہ' حماد بن سلمہ سے تین اور محمد بن اسحاق سے دو اور ولید بن کثیر سے ایک روایت منقول ہے ان میں دو ضعیف اور حماد بن سلمہ معتبر راوی ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات کا ماحصل یہ ہے کہ جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو نجاست سے اس کو ضرر نہ ہوگا اور وہ ناپاک نہ ہو گا مگر صرف اس صورت میں جبکہ گندگی کی بدبو' رنگ' ذائقہ غالب آ جائے۔ احتجوا سے مسلک راجح (احناف) کی طرف سے جوابات دے رہے ہیں۔

جواب: ان آثار میں قلتین کی مقدار کی تعیین نہیں کی گئی لغت سے اس کی تعیین مشکل ہے ممکن ہے کہ قلتین سے مقام حجر کے دو قلے مراد ہوں جیسا تم کہتے ہو اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ اس سے دو قد انسانی کے برابر پانی مراد ہو تو روایت ابن عمر کا مطلب یہ ہوگا کہ جب پانی دو قد انسانی کے برابر ہو جائے تو کثرت کی وجہ سے نجاست کو نہ اٹھائے گا یعنی نجاست اس پر اثر انداز نہ ہوگی کیونکہ وہ اس وقت نہر جاری کے حکم میں ہوگا اور اس میں کسی کو بھی کلام نہیں۔

سوال: اس حدیث میں اگرچہ مقدار کا تذکرہ موجود نہیں ہے مگر روایت سے اپنے ظاہر کے مطابق قلال حجاز مراد لئے جائیں گے جن کی طرف ذہن فوراً منتقل ہوتا ہے۔

جواب: ہم عرض کریں گے کہ اگر تمہارے بقول خبر اپنے ظاہر پر ہے تو پھر یہ کہنا مناسب ہوگا کہ پانی جب اس مقدار کو پہنچ جائے تو نجاست اس کے لئے قطعاً کسی صورت بھی مضر نہیں خواہ اس کا رنگ' بو' ذائقہ ہی کیوں نہ بدل جائے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو بھی اس روایت میں ذکر نہیں فرمایا۔ پس حدیث اپنے ظاہر پر ہوئی (حالانکہ آپ اس کے قائل نہیں)۔

ایک اور سوال:

یہ تسلیم کر لیا کہ اگرچہ نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں اس کو ذکر نہیں کیا مگر دیگر روایات میں تو مذکور ہے راشد بن سعد کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**الماء لا ینجسه شیء الا ما غلب علی لونه او طعمه او ریحه**)) اس روایت کو ابن ماجہ نے باب ۷۶ فی الطہارت اور دارقطنی نے اپنی سنن ۲۸/۱' ۲۹ پر ذکر کیا ہے اب آپ کا جواب درست نہ رہا۔

جواب: راشد بن سعد کی روایت منقطع ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہیں اور شوافع کے ہاں جب منقطع قابل استدلال نہیں تو اسے آگے بطور حجت پیش کرنا کیسے درست ہوگا۔

ایک اور انداز سے:

اگر قلتین والی روایت میں قلال سے خاص قسم کے قلال حجر یہ مراد لئے گئے ہیں تو دوسروں کے لئے بھی راستہ مل گیا کہ وہ

قلہ کے پانی سے خاص پانی یعنی جاری پانی مراد لیں جو کہ کثیر ہے اور اس سے پہلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ والی روایات میں ماء راکد اور دائم سے ماء قلیل مراد ہو تا کہ روایات کا باہمی تعارض ختم ہو جائے۔ واللہ اعلم۔ ماء راکد میں پیشاب کی ممانعت والی روایات اور برتن میں کتے کے منہ ڈالنے والی روایات عام ہیں ان میں مقدار کا تذکرہ پایا نہیں جاتا مگر ان کو قلیل مقدار کھڑے پانی پر محمول کیا ہے جو کہ بالاتفاق ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ حدیث قلتین کو ہم جاری پانی پر محمول کریں اور پانی کی مقدار سے یہاں بھی قطع نظر کر لیں جیسا کہ ماء راکد والی روایات میں اس سے قطع نظر کی گئی ہے تا کہ روایات میں تضاد باقی نہ رہے۔

حاصل یہ ہے:

کہ روایات کا یہ تطبیقی معنی ہمارے ائمہ احناف حضرت ابو حنیفہؒ ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا قول ہے کہ ماء کثیر کا دارومدار مبتلا ہونے والے کی رائے پر ہے اور کنوئیں کا پانی نجاست گرنے سے بلاتغیر اوصاف بھی ناپاک ہو جائے گا تو ماء قلتین کیونکر ناپاک نہ ہوگا اس کے لئے مندرجہ ذیل آثار شاہد ہیں۔

۲۷: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ حَبَشِيًّا وَقَعَ فِي زَمْزَمَ ، فَمَاتَ فَأَمَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَنُزِحَ مَاؤُهَا فَجَعَلَ الْمَاءَ لَا يَنْقَطِعُ ، فَنَظَرَ فَإِذَا عَيْنٌ تَجْرِيْ مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَسْبُكُمْ .

۲۷: عطاءؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی زمزم میں گر پڑا اور مر گیا تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے زمزم کے تمام پانی کو نکالنے کا حکم دیا وہ نکال دیا گیا مگر نیچے سے پانی منقطع نہیں ہو رہا تھا اچانک ان کی نگاہ پڑی تو ایک چشمہ حجر اسود کی جانب سے پھوٹ رہا تھا پس ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں موجودہ پانی کا نکال دینا کافی ہو گیا۔

اللُّغَاتُ: نزح۔ پانی نکالنا۔ قبل جانب۔ حسبکم۔ کافی ہے۔ یہ اسم فعل ہے۔

۲۸: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ .ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ .ثَنَا سُفْيَانُ ، أَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : وَقَعَ غُلَامٌ فِيْ زَمْزَمَ فَنُزِفَتْ ، أَيْ نُزِحَ مَاؤُهَا .

۲۸: جابر نے ابوالطفیل سے نقل کیا کہ زمزم میں ایک غلام گر پڑا پس اس کا تمام پانی نکالا گیا۔

اللُّغَاتُ: نزفت۔ یہ بھی نزح کے معنی میں ہے پانی نکالنا۔

تخریج : درافطنی فی السنن ۳۳/۱۔

۲۹: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ بِئْرٍ وَقَعَتْ فِيْهَا فَأْرَةٌ فَمَاتَتْ .قَالَ يُنْزَحُ مَاؤُهَا .

۲۹: میسرہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس کنوئیں کے متعلق جس میں چوہا گر کر مرجائے فرمایا اس کا تمام پانی نکالا جائے گا۔

۳۰: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ .قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ .قَالَ :ثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ .عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مَيْسَرَةَ وَزَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :إِذَا سَقَطَتِ الْفَأْرَةُ، أَوِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ ، فَانْزَحْهَا حَتّٰى يَغْلِبَكَ الْمَاءُ .

۳۰: میسرہ اور زاذان نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب چوہا یا کوئی جانور کنوئیں میں گر پڑے تو تم اس کا تمام پانی نکال دو یہاں تک کہ پانی تم پر غالب آجائے یعنی غالب گمان ہو جائے کہ تمام پانی نکل گیا ہے۔

۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ قَالَ سَأَلْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْغَدِيرِ :أَيَبُولُ فِيهِ قَالَ :لَا ، فَإِنَّهُ يَمُرُّ بِهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأُ ، وَإِنْ كَانَ جَارِيًا فَلْيَبُلْ فِيهِ إِنْ شَاءَ .

۳۱: ابوالمہزم کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کا گزر جوہڑ کے پاس سے ہو کیا وہ اس میں پیشاب کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں اس لئے کہ اسی جوہڑ پر اس کے مسلمان بھائی کا گزر ہو گا تو وہ اس سے (ضرورت پڑنے پر) پیئے گا اور وضو کرے گا (اگر اس نے پیشاب کر دیا تو وہ ناپاک ہو گیا جبکہ وہ پانی جاری نہیں یا جاری کے حکم میں نہیں) اور اگر وہ جاری ہو تو اگر وہ چاہے تو اس میں پیشاب کر سکتا ہے (جاری پانی نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک رنگ وغیرہ نہ بدلے)

اللغات: الغدیر۔ جوہڑ تالاب۔ فلیبل۔ یہ صیغہ امر ہے وہ پیشاب کرے۔

۳۲: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ :قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

۳۲: ایوب نے محمدؒ کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۳: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الطَّيْرِ وَالسِّنَّوْرِ وَنَحْوِهِمَا .يَقَعُ فِي الْبِئْرِ .قَالَ (يُنْزَحُ مِنْهَا أَرْبَعُونَ دَلْوًا).

۳۳: زکریا نے امام شعبیؒ نے پرندہ بلی اور ان جیسے جانوروں کے متعلق نقل کیا کہ اگر وہ کنوئیں میں گر جائیں تو چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

اللغات: السنور۔ بلی۔ ینزح۔ کنوئیں سے پانی نکالنا۔

۳۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ .قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ .ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :(يُنْزَحُ

مِنهَا أَرْبَعُوْنَ دَلْوًا).

۳۴: زکریا نے امام شعبیؒ سے نقل کیا (کہ جس کنوئیں میں ایسا جانور گر کر مر جائے) اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

۳۵: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :يُدْلُوْمِنْهَا سَبْعِيْنَ دَلْوًا۔

۳۵: عبداللہ بن ہبیرہ ہمدانی نے امام شعبیؒ سے نقل کیا (کہ ایسے کنوئیں سے) ستر ڈول نکالے۔

اللغات: یدلو منھا۔ ڈول نکالنا۔

۳۶: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :سَأَلْنَاهُ عَنِ الدَّجَاجَةِ تَقَعُ فِي الْبِئْرِ فَتَمُوْتُ فِيْهَا قَالَ :يُنْزَحُ مِنْهَا سَبْعُوْنَ دَلْوًا .

۳۶: عبداللہ بن سبرہ ہمدانی نے امام شعبیؒ سے نقل کیا کہ ہم نے ان سے سوال کیا اگر مرغی کنوئیں میں گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا ستر ڈول نکالے جائیں گے۔

اللغات: الدجاجه۔ مرغی۔

۳۷: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ يَقَعُ فِيْهِ الْجُرَذُ أَوِ السِّنَّوْرُ فَيَمُوْتُ ؟ قَالَ :يَدْلُوْمِنْهَا أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا ، قَالَ الْمُغِيْرَةُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ الْمَاءُ۔

۳۷: مغیرہ نے ابراہیمؒ سے اس کنوئیں کے متعلق پوچھا جس میں چوہا یا بلی گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے فرمایا چالیس ۴۰ ڈول نکالے جائیں جب تک پانی متغیر نہ ہو۔

اللغات: الجرذ۔ چوہا' السنور۔ بلی۔

۳۸: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ ، قَالَ :(يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا).

۳۸: مغیرہ نے ابرہیمؒ سے اس کنوئیں سے متعلق دریافت کیا جس میں چوہا گر کر مر جائے تو انہوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

۳۹: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ .قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ تَقَعُ فِيْهِ الْفَأْرَةُ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا دِلَاءٌ ۔

۳۹:مغیرہ نے ابراہیمؒ سے اس کنوئیں کے متعلق دریافت کیا جس میں چوہا گر کر مر جائے؟ تو انہوں نے فرمایا اس سے چند ڈول نکالے جائیں گے۔

اللغات: دلاء جمع دلو: ڈول۔

۴۰:وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ قَالَ فِي دَجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِينَ دَلْوًا أَوْ خَمْسِينَ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا .فَهٰذَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيهِمْ ، قَدْ جَعَلُوْا مِيَاهَ الْآبَارِ نَجِسَةً بِوُقُوْعِ النَّجَاسَاتِ فِيهَا وَلَمْ يُرَاعُوْا كَثْرَتَهَا وَلَا قِلَّتَهَا ، وَرَاعُوا دَوَامَهَا وَرُكُوْدَهَا ، وَفَرَّقُوْا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَا يَجْرِيْ مِمَّا سِوَاهَا .فَإِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ مَعَ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ذَهَبَ أَصْحَابُنَا فِي النَّجَاسَاتِ الَّتِيْ تَقَعُ فِي الْآبَارِ وَلَمْ يَجُزْ لَهُمْ أَنْ يُخَالِفُوْهَا لِأَنَّهُ لَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ خِلَافُهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ مَاءَ الْبِئْرِ نَجِسًا بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ لَا تَطْهُرَ تِلْكَ الْبِئْرُ أَبَدًا لِأَنَّ حِيطَانَهَا قَدْ تَشَرَّبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ ، وَاسْتَكَنَّ فِيهَا ، فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ تُطَمَّ .قِيلَ لَهُ :لَمْ تَرَ الْعَادَاتِ جَرَتْ عَلٰى هٰذَا قَدْ فَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ زَمْزَمَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا أَنْكَرَهُ مَنْ بَعْدَهُمْ ، وَلَا رَأٰى أَحَدٌ مِنْهُمْ طَمَّهَا وَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الَّذِيْ قَدْ نَجِسَ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيهِ ؛ أَنْ يُغْسَلَ ؛ وَلَمْ يَأْمُرْ بِأَنْ يُكْسَرَ ؛ وَقَدْ شَرِبَ مِنَ الْمَاءِ النَّجِسِ .فَكَمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِكَسْرِ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ ، فَكَذٰلِكَ لَا يُؤْمَرُ بِطَمِّ تِلْكَ الْبِئْرِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِنَاءَ يُغْسَلُ ، فَلِمَ لَا كَانَتِ الْبِئْرُ كَذٰلِكَ ؟ قِيلَ لَهُ :إِنَّ الْبِئْرَ لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا ، لِأَنَّ مَا يُغْسَلُ بِهِ يَرْجِعُ فِيهَا وَلَيْسَتْ كَالْإِنَاءِ الَّذِيْ يُهْرَاقُ مِنْهُ مَا يُغْسَلُ بِهِ .فَلَمَّا كَانَتِ الْبِئْرُ مِمَّا لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا وَقَدْ ثَبَتَ طَهَارَتُهَا فِيْ حَالٍ مَا .وَكَانَ كُلُّ مَنْ أَوْجَبَ نَجَاسَتَهَا بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيهَا وَقَدْ أَوْجَبَ طَهَارَتَهَا بِنَزْحِهَا وَإِنْ لَمْ يُنْزَحْ مَا فِيهَا مِنْ طِيْنٍ .فَلَمَّا كَانَ بَقَاءُ طِيْنِهَا فِيهَا ، لَا يُوْجِبُ نَجَاسَةَ مَا يَطْرَأُ فِيهَا مِنَ الْمَاءِ وَإِنْ كَانَ يَجْرِي عَلٰى ذٰلِكَ الطِّيْنِ كَانَ إِذًا مَا بَيْنَ حِيطَانِهَا أَحْرٰى أَنْ لَا يَنْجُسَ ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَأْخُوْذًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، لَمَا طَهُرَتْ حَتّٰى تُغْسَلَ حِيطَانُهَا وَيَخْرُجَ طِيْنُهَا وَيُحْفَرَ فَلَمَّا أَجْمَعُوْا أَنَّ نَزْحَ طِيْنِهَا وَحَفْرَهَا غَيْرُ وَاجِبٍ، كَانَ غَسْلُ حِيطَانِهَا أَحْرَى أَنْ لَا يَكُوْنَ وَاجِبًا .وَهٰذَا كُلُّهُ، قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي

يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۰: حماد بن سلمہ نے ابوسلیمانؒ سے دریافت کیا اگر مرغی کنوئیں میں گر کر مرجائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا چالیس ڈول یا پچاس ڈول کی مقدار پانی نکال دیں پھر اس سے وضو کرلیں۔ یہ جن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین رحمہم اللہ نے روایت کیا انہوں نے کنوؤں کے پانیوں کو نجاسات کے پڑ جانے سے نجس قرار دیا اور اس میں قلت اور کثرت کی رعایت نہیں کی بلکہ پانی کے دوام اور رکنے کی رعایت کی ہے اور انہوں نے چلنے والے پانی کو دیگر پانیوں سے الگ قرار دیا ہے۔ ان روایات کی طرف ان روایات سمیت جو ان سے پہلے ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں ہمارے علماء کنوؤں میں گرنے والی نجاستوں کے سلسلے میں اس طرف گئے ہیں۔ ان کو ان روایات کی مخالفت بھی جائز نہیں کیونکہ کسی سے بھی ان کی مخالفت منقول نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ تم نے کنویں کے پانی کو نجاست پڑنے سے نجس (پلید) قرار دیا۔ تو اس سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کنواں کبھی بھی پاک نہ ہو کیونکہ اس کی دیواروں میں وہ پلید پانی سرایت کر چکا اور ان میں جاگزین ہو چکا۔ پس کنویں کی پاکیزگی کے لئے مناسب ہے کہ کنویں ہی کو پاٹ دیا جائے۔ اسے جواب میں یہ کہا جائے گا یہ چیز عادات سے ثابت نہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اصحاب پیغمبر کی موجودگی میں وہ عمل کیا جو ہم نے پیچھے ذکر کیا ہے اور ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا اور نہ ہی بعد والوں میں سے کسی نے انکار کیا اور نہ ان میں سے کسی نے اس کے پاٹنے کی رائے دی بلکہ خود جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو جس میں سے کتے نے پانی لیا تھا یہ حکم فرمایا کہ اس کو دھو دیا جائے اور آپ نے توڑنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ پلید پانی پیالے میں سرایت کر چکا ہے تو جس طرح اس برتن کے توڑنے کا حکم نہیں اسی طرح اس کنویں کے پاٹنے کا حکم بھی نہ دیا جائے گا۔ پھر اگر کوئی یہ کہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ برتنوں کو تو دھویا جاتا ہے لیکن کنوؤں کو آج تک دھوتے نہیں دیکھا گیا تو اسے یہ جواب دیا جائے گا کہ کنویں کا دھونا ممکن نہیں کیونکہ اس میں جس پانی سے دھویا جائے گا وہ دوبارہ لوٹ کر اسی میں جائے گا۔ وہ برتن کی طرح نہیں ہے کہ جس میں دھوئے ہوئے پانی کو بہا دیا جاتا ہے پس جب کنواں ان چیزوں میں سے ہو گیا جن کا دھونا ممکن نہیں اور اس کی طہارت جس حال میں بھی ہو وہ ثابت ہو گئی اور ہر وہ شخص جس نے نجاست کے گر جانے سے اس کی نجاست کا حکم لگایا تھا تو اس میں سے پانی کے نکال لیے جانے کے بعد اس کا پاک ہونا لازم ہو گیا۔ اگرچہ اس کی مٹی کو نہیں نکالا گیا۔ جب اس کی مٹی کا اس میں باقی رہنا وہ اس میں تازہ نکلنے والے پانی کی نجاست کو واجب نہیں کرتا۔ خواہ وہ اسی مٹی پر ہی چل رہا ہو تو اس کی دیواروں کا نجس نہ ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گیا۔ اگر بطور نظر کے یہ بات مان لی جائے تو وہ پاک ہی نہیں ہوا چہ جائیکہ اس کی دیواروں کو دھو دیا جائے اور اس کی مٹی کو نکال دیا جائے اور پاٹ دیا جائے۔ پس جب اس پر سب متفق ہیں کہ اس کی مٹی اور کھدائی واجب نہیں تو اس کی دیواروں کا دھونا بدرجۂ اولیٰ واجب نہ ہوگا اور یہ سب امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل کلام: اصحاب رسول ﷺ اور تابعین کے آثار واضح کررہے ہیں کہ نمبر۱ نجاسات کے پڑنے سے کنوؤں کا پانی ناپاک ہو جاتا ہے نمبر۲ اس میں انہوں نے قلت و کثرت کی رعایت نہیں کی بلکہ دوام و رکود (رکنا) کی رعایت کی ہے اور جاری پانی کو دوسرے پانیوں سے الگ شمار کیا ہے ان آثار سے اور جو اس سے پہلے ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے احادیث نقل کی ہیں ہمارے علماء ان نجاسات کے سلسلے میں اس طرف گئے ہیں جو کنوؤں میں گر جاتی ہیں اور ان کو ان روایات کی مخالفت جائز بھی نہیں کیونکہ کسی سے بھی ان روایات کے خلاف قول منقول نہیں۔

ایک اعتراض:

نجاست کے گرنے سے تم نے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کنواں کبھی پاک نہ ہو خواہ سارا پانی اس میں سے نکال لیا جائے کیونکہ کنوئیں کی دیوار میں نجس پانی سرایت کر چکا اور جاگزین ہو چکا کنوئیں کو پاک کرنے کی بجائے پاٹ دینا مناسب ہوگا۔

جواب: عادۃً کنواں پاٹ ڈالنے کی بات دیکھنے میں نہیں آئی اور کنوئیں سے ناپاک پانی کے نکالنے والا عمل عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام اور تابعین کی موجودگی میں کیا جبکہ زمزم میں ایک حبشی غلام گر کر مر گیا تھا اور کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا اور نہ پاٹ ڈالنے کا حکم دیا اور نہ تابعین و تبع تابعین میں سے کسی نے دیا اور نہ کسی نے پاٹ ڈالنے کی رائے دی اور خود جناب رسول اللہ ﷺ نے ولوغ کلب والے برتن کے متعلق حکم فرمایا کہ اس کو دھویا جائے اس کو توڑنے کا حکم نہیں فرمایا حالانکہ اس برتن میں نجس پانی سرایت کر چکا ہے پس جس طرح اس برتن کے توڑنے کا حکم (بالاتفاق) نہیں دیا جاتا اسی طرح کنوئیں کے پاٹ ڈالنے کا بھی حکم نہ دیا جائے گا۔

اعتراض نمبر۲:

برتن کو تو دھونے کی بات آپ خود تسلیم کر رہے ہیں تو کنویں کو کیوں دھونے کے قائل نہیں ہوتے۔

الجواب: برتن کو بار بار دھو کر اس کا پانی پلٹ دیا جاتا ہے کنوئیں کی دیواریں دھونے سے پانی پھر اسی میں لوٹ جائے گا جب نکالیں گے تو پھر دیواروں پر پڑ جائے گا پس اس کے دھونے کی طاقت نہیں۔ (اگر آپ کر سکتے ہیں تو کرتے جائیں ہم منع نہیں کرتے) جب کنوئیں کا دھونا استطاعت سے بڑھ کر ہے اور اس کی طہارت اسی حالت میں ہی ثابت ہے نیز جو لوگ نجاست کے گرنے سے اس کی نجاست کے قائل ہیں انہوں نے ناپاک پانی نکالنے کے بعد کنوئیں کی طہارت کو لازم قرار دیا ہے خواہ کنوئیں کی گابھ نہ نکالی جائے تو حاصل جواب یہ ہوا کہ جب گابھ کا موجود رہنا تازہ نکلنے والے پانی کی نجاست کو لازم نہیں کرتا خواہ وہ پانی گابھ پر بہہ کر آرہا ہو بلکہ وہ بالکل پاک قرار دیا جاتا ہے تو جو کچھ اس کی دیواروں کے درمیان سرایت کر جانے والا ہے وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ نجس نہ رہے۔

دلیل عقلی:

ذرا غور سے سوچیں تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مناسب تو یہی ہے کہ جب تک کنوئیں کی دیواروں کو نہ دھویا جائے اور گابھ کو نہ نکالا جائے اور گہرائی میں اس کو نہ کھودا جائے تو اس وقت تک کنواں پاک نہ ہو مگر اس پر سب نے اتفاق کر لیا کہ گابھ کا نکالنا اور مزید کھدائی کرنا لازم نہیں بلکہ اس کی حاجت نہیں تو دیواروں کا دھونا بھی واجب و لازم نہ ہونا چاہئے۔

یہی امام ابو حنیفہؒ ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کا قول ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

بلّی کا جوٹھا

سؤر:۔ جوٹھا پانی۔ اس کی علماء نے سات قسمیں بیان کی ہیں:

قسم	حکم
① مسلمان کا جوٹھا۔	بالاتفاق پاک ہے۔
② جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔	بالاتفاق پاک ہے۔
③ کافر کا جوٹھا۔	اس میں اختلاف ہے۔
④ خنزیر کا جوٹھا۔	بالاتفاق ناپاک ہے۔
⑤ کتے کا جوٹھا۔	اس میں اختلاف ہے۔
⑥ گھر میں رہنے والے درندوں، بلی، چوہا، سانپ وغیرہ کا جوٹھا۔	طاہر یا مکروہ (آگے بحث ہوگی)
⑦ خچر گدھے کا جوٹھا۔	مکروہ ہے

اختلاف ائمہ رحمہم اللہ:

نمبر۱: امام شافعی، مالک واحمد رحمہم اللہ اور دیگر علماء بلی کے جوٹھے کو بالکل طاہر قرار دیتے ہیں نمبر۲: امام ابو حنیفہ حسن بصری، ابن سیرین رحمہم اللہ طاہر تو نہیں بلکہ مکروہ ہے امام طحاوی کے ہاں کراہت تحریمی ہے۔

پہلے قول کے قائلین کے دلائل:

۴۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ

تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءً ا .فَجَاءَ تْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ .قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ :أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي؟ قَالَتْ قُلْتُ :نَعَمْ قَالَ :فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ).

۴۱: کبشہ بنت کعب جو کہ ابن ابی قتادہ کی زوجہ ہیں وہ نقل کرتی ہیں کہ ابوقتادہ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے ان کے لئے برتن میں وضو کا پانی ڈالا اسی وقت بلی نکل کر اس برتن سے پانی پینے لگی تو ابوقتادہ نے اس کی طرف برتن کو جھکا دیا (تا کہ وہ اچھی طرح پانی پی لے) چنانچہ اس نے پانی پی لیا۔ کبشہ کہتی ہیں کہ مجھے ابوقتادہ نے تعجب کی نگاہ سے دیکھتے پایا تو فرمایا اے بھتیجی! کیا تم اس پر تعجب کر رہی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو اس پر ابوقتادہ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہ نجس نہیں' بیشک یہ تم پر آنے جانے اور گھومنے والے جانوروں سے ہے"

اللُّغَاتُ: سکبت لہ۔ ڈالنا۔ بہانا۔ اصغی لها۔ جھکانا' مائل کرنا۔ طوافین۔ طواف کی جمع ہے۔ بہت گھومنے اور چکر لگانے والا۔

تخريج : ابو داؤد فی الطهارة باب۳۸' ترمذی فی الطهارة باب۶۹ نسائی فی الطهارة باب۵۳' والمیاه باب۹' ابن ماجه فی الطهارة باب۳۲' موطا فی الطهارة روایت نمبر۱۳' مسند احمد ۲۹۶/۵' ۳۰۳' ۳۰۹'

۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ :ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُهُ يَتَوَضَّأُ فَجَاءَ الْهِرُّ فَأَصْغَى لَهُ حَتَّى شَرِبَ مِنَ الْإِنَاءِ فَقُلْتُ : يَا أَبَتَاهُ، لِمَ تَفْعَلُ هَذَا ؟ فَقَالَ :(كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ، أَوْ قَالَ : هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ).

۴۲: کعب بن عبدالرحمن اپنے دادا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان کو وضو کرتے دیکھا اچانک ایک بلی آنکلی تو انہوں نے اس کی طرف برتن جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے برتن سے پانی پیا میں نے کہا ابا جی! آپ یہ کیوں کرتے ہیں؟ تو ابوقتادہ کہنے لگے کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح کرتے تھے یا یہ کہا کہ یہ تم پر گھومنے والے جانوروں سے ہے۔

تخریج: روایت نمبر ۴۱ کی مندرجہ بالا تخریج ملاحظہ کرلیں۔

۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الرِّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ وَقَدْ أَصَابَتِ الْهِرُّ مِنْهُ قَبْلَ ذَلِكَ).

۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور جناب رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا

کرتے تھے حالانکہ اس پانی سے بلی پہلے پی چکی ہوتی تھی۔

تخریج : ابن ماجه فى الطهارة، باب ۳۲، دارقطنی فی السنن کتاب الطهارة ۶۹/۱۔

۴۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِى الرِّجَالِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۴: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت نقل کی۔

۴۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ :ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ :ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْغِي الْإِنَاءَ لِلْهِرِّ وَيَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهِ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَلَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرِّ بَأْسًا وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ ، أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ .لِأَنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ بِهِ ، كَوْنُهَا فِي الْبُيُوْتِ وَمُمَاسَّتُهَا الثِّيَابَ .فَأَمَّا وُلُوْغُهَا فِي الْإِنَاءِ .فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ يُوْجِبُ النَّجَاسَةَ أَمْ لَا .وَإِنَّمَا الَّذِىْ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ ، فِعْلُ أَبِىْ قَتَادَةَ .فَلَا يَنْبَغِىْ أَنْ يُحْتَجَّ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَى الَّذِىْ يُحْتَجُّ بِهِ فِيْهِ وَيُحْتَمَلُ خِلَافُهُ ، وَقَدْ رَأَيْنَا الْكِلَابَ كَوْنُهَا فِي الْمَنَازِلِ غَيْرَ مَكْرُوْهٍ .وَسُؤْرُهَا مَكْرُوْهٌ فَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ أَبِىْ قَتَادَةَ أُرِيْدَ بِهِ الْكَوْنُ فِي الْمَنَازِلِ لِلصَّيْدِ وَالْحِرَاسَةِ وَالزَّرْعِ .وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ سُؤْرِهَا ، هَلْ هُوَ مَكْرُوْهٌ أَمْ لَا .وَلٰكِنَّ الْآثَارَ الْأُخَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا إِبَاحَةُ سُؤْرِهَا .فَنُرِيْدُ أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخَالِفُهَا ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (طُهُوْرُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْهِرُّ أَنْ يُغْسَلَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ) قُرَّةُ شَكَّ .وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُتَّصِلُ الْإِسْنَادِ، فِيْهِ خِلَافُ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، وَقَدْ فَصَّلَهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ لِصِحَّةِ إِسْنَادِهِ .فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ

يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ فَإِنَّ الْقَوْلَ بِهٰذَا أَوْلٰى مِنَ الْقَوْلِ بِمَا خَالَفَهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ ، وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُؤْرُ الْهِرَّةِ يُهْرَاقُ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ .قِيْلَ لَهُ :لَيْسَ فِيْ هٰذَا مَا يَجِبُ بِهٖ فَسَادُ حَدِيْثِ قُرَّةَ ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يُوْقِفُهَا عَلَيْهِ ، فَإِذَا سُئِلَ عَنْهَا : هَلْ هِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ رَفَعَهَا .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ .قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقِيْلَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ كُلُّ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَإِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ، لَمْ يَكُنْ يُحَدِّثُهُمْ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَغْنَاهُ مَا أَعْلَمَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ دَاوُدَ ، أَنْ يَرْفَعَ كُلَّ حَدِيْثٍ يَرْوِيْهِ لَهُمْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اتِّصَالُ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا ، مَعَ ثَبْتِ قُرَّةَ وَضَبْطِهٖ وَإِتْقَانِهٖ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الطَّرِيْقِ ، وَلٰكِنَّهُ غَيْرُ مَرْفُوْعٍ .

۴۵: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے پانی پینے کے لئے اس کی طرف برتن جھکا دیتے اور اس کے بچے ہوئے پانی سے وضوفرمالیتے۔

اللُّغَاتُ:فضل۔ بچاہوا۔

تخریج : دارقطنی فی سنة کتاب الطهارة ۷۰/۱

حاصلِ روایات: علامہ ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں فقہاء کی ایک جماعت جن میں ائمہ ثلاثہ کے علاوہ امام یوسف بھی شامل ہیں اس طرف گئے ہیں کہ بلی کے جوٹھے میں قطعاً کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ روایات وآثار بالا سے ظاہر ہو رہا ہے۔

تسامح: امام محمد کا نام شاید غلطی سے درج ہو گیا کیونکہ کتاب الآثار امام محمد ۱/۴۳ باب الوضوء میں اس کے خلاف ہے۔

خالفهم فی ذلك آخرون: یہاں سے پہلی جماعت کے دلائل کا جواب ذکر کرتے ہیں یاد رہے کہ پہلی جماعت کے دلائل کا حاصل یہ ہے کہ پانچ روایات جن کو حضرت ابوقتادہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مختلف اسناد سے نقل کیا گیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بلی کا بچا ہوا پانی پاک ہے اسے مکروہ یا ناپاک نہیں کہا جا سکتا۔

جواب نمبرا: اسحاق بن عبداللہ والی روایت کا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ وہ گھروں میں آنے جانے والے جانوروں سے ہے اس کے بستر اور کپڑے کو لگ جانے سے بستر ناپاک نہ ہوگا پانی میں منہ ڈالنے کے بعد اس کے بچے ہوئے پانی کا تو روایت میں تذکرہ ہی

نہیں پس روایت اس موضوع سے تعلق نہیں رکھتی چہ جائیکہ لا ینجس سے اس کے پاک ہونے کی دلیل بنائیں۔
نمبر۲: دوسری روایت ابوقتادہ میں ان کا فعل مذکور ہے اور دوسرے صحابی کا فعل اگر اس کے خلاف ہو تو پھر ان دونوں میں جو قرآن و سنت سے قریب تر ہوگا وہ اختیار کیا جائے گا اور وہ فعل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے۔
الجواب نمبر۳: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لا ینجس میں جب دو احتمال ہیں کپڑوں کو لگ جانے سے انکا نجس نہ ہونا اور برتن میں منہ ڈالنے سے اس پانی کا ناپاک نہ ہونا تو دو اطراف کا احتمال رکھنے والی روایت کو ایک کے ثبوت کی دلیل بنانا درست نہ ہوا۔
اس پر تنویر دلیل کے طور پر فرماتے ہیں کہ گھروں میں حفاظت اور شکار کے لئے کتوں کا رکھنا مکروہ نہیں ان کا خشک جسم کپڑے کو ٹکرا جائے تو کپڑا ناپاک نہ ہوگا ان کا جوٹھا ناپاک اور مکروہ ہے بالکل اسی طرح بلی کا گھروں میں چوہوں اور سانپوں سے حفاظت کے لئے آنا جانا تو درست ہوگا مگر اس کا جوٹھا مکروہ رہے گا پس ان روایات میں جوٹھے کا حکم مذکور نہیں کہ وہ مکروہ ہے یا نہیں۔
الجواب۴: البتہ وہ آثار جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں ان میں یہ تو مذکور ہے کہ اس کا جوٹھا قابل استعمال ہے اگرچہ سند کے لحاظ سے یہ روایت نہایت کمزور ہے مگر اس سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم اس کے بالمقابل صحیح روایت موجود پاتے ہیں جس کو ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب برتن میں بلی منہ ڈال جائے تو برتن کی پاکیزگی ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دھونے سے ہوگی قرہ بن خالد راوی کو شک ہے کہ ان کے استاذ ابن سیرین نے مرۃً فرمایا یا مرتین۔
تخریج : ابو داؤد و فی الطهارة باب۳۷ نمبر۷۲' ترمذی فی الطهارة باب۶۸ روایت نمبر۹' دارقطنی فی سننه کتاب الطهارة ۶٤/۱۔

محاکمہ:

یہ روایت صحیحہ ہے اس کی سند متصل ہے اس نے ان روایات کی تفصیل کردی کہ آثار مذکورہ بالا کا مفہوم وہ ہے جو اس روایت کی روشنی میں ہوگا اور اگر سند کی طرف جائیں گے تو تب بھی اسی روایت کو ترجیح دینا پڑے گی۔

ایک اہم اشکال:

آپ تو اس روایت کو متصل السند کہہ رہے ہیں جبکہ معاملہ اس کے خلاف ہے ہشام بن حسان اپنے استاذ محمد بن سیرین سے اس کو موقوف نقل کررہے ہیں جو اس طرح ہے: **هشام بن حسان عن محمد عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال سور الهرة یهراق ویغسل الاناء مرة او مرتین**"۔

حل اشکال:

محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کرتے ہوئے کبھی ان کو مرفوع نقل کرتے ہیں اور کبھی موقوف جب ان سے سوال کیا جاتا کہ آپ اس کو موقوف نقل کررہے ہیں تو وہ اس کو مرفوع نقل کرتے اور فرماتے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو

روایات نقل کروں خواہ وہ موقوف ہوں یا مرفوع وہ سب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایات ہیں موقوف ذکر کرنے میں مرفوع سے بے نیازی ہو جاتی ہے پس اس روایت کا موقوف نقل ہونا چنداں محل اعتراض نہ ہوا یہ بات ابراہیم بن ابی داؤد نے اپنی سند کے ساتھ ابن سیرین سے نقل کی ہے پس اس روایت کا اتصال ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ قرہ بن خالد کا محدثین میں ثبت اور ضبط و اتقان مشہور و معروف ہے نیز روایت کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں۔

سابقہ دلائل کے جوابات کے بعد راجح قول کے لئے اب جماعت ثانیہ کے دلائل ذکر کرتے ہیں۔

۴۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ "يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنَ الْهِرِّ، كَمَا يُغْسَلُ مِنَ الْكَلْبِ "

۴۶: ابو صالح السمانؒ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ بلی کے برتن میں منہ ڈالنے سے برتن کو اسی طرح دھویا جائے گا جیسا کتے کے منہ ڈالے ہوئے برتن کو۔

تخریج : بیهقی ۳۷٦/۱ دارقطنی ٦٨/١۔

۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيهِمْ .

۴۷: ابو صالحؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کا قول نقل کیا ہے۔

اور یہ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہے۔

۴۸ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ الْكَلْبِ وَالْهِرِّ .وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ .

۴۸: نافعؒ ، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ وہ کتے اور بلی کے جوٹھے پانی سے وضو نہ کرتے تھے اور فرماتے ان کے علاوہ گھروں میں رہنے والے جانوروں کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آثار کی طرف ایک جماعت گئی ہے اس لئے انہوں نے بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج قرار نہیں دیا اور جو حضرات اس طرف گئے ہیں ان میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ ہیں۔ دوسرے علماء نے ان کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا۔ چنانچہ پہلے قول والے حضرات کے خلاف ان کی دلیل اسحٰق بن عبداللہ والی روایت ہے (ہم ان سے یہ عرض کریں گے کہ تمہارے حق میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ((انها من الطوافين عليكم او الطوافات)) میں اس کے نجس نہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں یہ بھی جائز ہے کہ اس کا گھروں میں رہنا مراد لیا گیا ہو اور کپڑوں کو چھونا مراد ہو بقیہ برتن میں اس کا منہ مارنا یہ اس بات کی دلیل نہیں

ہے کہ اس سے اس کا نجس ہونا یا نجس نہ ہونا ثابت ہو۔ حدیث کے اندر تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا فعل ذکر کیا گیا ہے۔ پس مناسب نہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے جو دو معنوں کا احتمال رکھنے والا ہے اس سے ایک طرف دلیل بنائی جائے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کتوں کا گھر کے اندر رکھنا ناجائز نہیں اور ان کا جوٹھا پلید ہے تو یہ بھی جائز ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ابی قتادہ میں جو ارشاد آیا ہے اس کا گھروں میں شکار' نگہبانی اور کھیتی کے لئے پالنا مراد لیا جائے۔ اس میں اس کے جوٹھے کے حکم کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کہ آیا وہ پلید ہے یا نہیں؟ لیکن دوسرے آثار جو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیے ہیں ان میں اس کے جوٹھے کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ کیا جناب احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مخالف کوئی بات مروی ہے' چنانچہ ہم نے غور کیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی سامنے آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی جب پانی والے برتن میں منہ ڈال دے تو اس کی پاکیزگی یہ ہے کہ اسے ایک یا دو مرتبہ دھو دیا جائے۔ قرۃ کو ان دونوں الفاظ میں سے ایک کے بارے میں شک ہے اس حدیث کی سند متصل ہے۔ یہ حدیث پہلے آثار میں جو کچھ ہے اس کے خلاف ہے اور انہوں نے اس روایت کو صحت سند کی وجہ سے الگ ذکر کیا۔ اگر آپ اس بات کو سند کے لحاظ سے لیں تو یہ قول اس کے مخالف دیگر اقوال سے اولیٰ ہے اگر اس کے متعلق کوئی یہ کہے کہ اس روایت کو ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے مرفوع نقل نہیں کیا اور انہوں نے اس میں وہ بیان کیا جو ابوبکرہ نے ہمیں وہب بن جریر کے واسطہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بلی کے جوٹھے کو بہا دیا جائے اور برتن کو ایک یا دو مرتبہ دھو دیا جائے اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قرۃ کی روایت فاسد ہے کیونکہ محمد ابن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اکثر ایسا کرتے رہتے ہیں کبھی اس کو موقوف بیان کرتے ہیں' جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آیا یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو وہ اس کو مرفوع نقل کر دیتے ہیں اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ابراہیم بن ابوداؤد کی سند سے ابن سیرین نے اس طرح ذکر کی کہ جب وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے تو ان سے پوچھا جاتا کہ کیا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے؟ تو وہ کہتے ہر حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی روایت بیان کرتے تھے۔ پس ابن ابی داؤد کی روایت میں ان کے اس اعلان نے اس بات سے بے نیاز کر دیا کہ ہر وہ حدیث جس کو وہ روایت کریں وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع ہی نقل کریں۔ پس اس سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا اتصال ثابت ہو گیا اور اس کے ساتھ ساتھ قرۃ کا ضابط اور متقن ہونا بھی ثابت ہو گیا۔

پھر یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے علاوہ بھی موقوف مروی ہے لیکن وہ مرفوع نہیں۔

۴۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْأُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: "لَا تَوَضَّئُوا مِنْ سُؤْرِ الْحِمَارِ وَلَا الْكَلْبِ وَلَا السِّنَّوْرِ."

۴۹: نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا گدھے، کتے اور بلی کے جوٹھے سے وضو مت کرو۔

تخریج : مصنف عبدالرزاق ۳۳۹/۳۳۸، ابن ابی شیبہ ۲۹/۱۔

۵۰ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ اِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلْهُ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا .

۵۰: قتادہ نے سعید سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا جب بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھو ڈالو۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۳۳/۳۲/۱

۵۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ .قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ .عَنِ الْحَسَنِ .وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي السِّنَّوْرِ يَلِغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ : أَحَدُهُمَا يَغْسِلُهُ مَرَّةً .وَقَالَ الْآخَرُ :يَغْسِلُهُ مَرَّتَيْنِ .

۵۱: قتادہ نے حسن بصری اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا اگر بلی برتن میں منہ مارے تو کیا حکم ہے تو ایک نے فرمایا ایک مرتبہ دھو ڈالو اور دوسرے نے فرمایا یا دو مرتبہ دھو ڈالو۔ (معلوم ہوتا ہے کہ دو والا قول سعید کا ہے واللہ اعلم)

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۳۲/۱

۵۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ يَقُوْلَانِ "اغْسِلِ الْاِنَاءَ ثَلَاثًا "يَعْنِيْ مِنْ سُؤْرِ الْهِرِّ .

۵۲: قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید ابن المسیب رحمہ اللہ اور حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ برتن کو بلی کے جوٹھے سے تین مرتبہ دھویا جائے۔

تخریج : عبدالرزاق ۹۹/۱ باب سور الهمرة۔

۵۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ هِرٍّ وَلَغَ فِيْ إِنَاءٍ أَوْ شَرِبَ مِنْهُ قَالَ "يُصَبُّ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ مَرَّةً. "

۵۳: ابوحرہ نے حسن بصری رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ بلی جس برتن میں منہ ڈال دے یا اس سے پانی پی لے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس پانی کو گرا دیا جائے اور برتن کو ایک مرتبہ دھویا جائے۔

۵۴ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْقَطَّانُ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ أَنَّهُ سَأَلَ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَمَّا لَا يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهِ مِنَ الدَّوَابِّ ، فَقَالَ :الْخِنْزِيْرُ وَالْكَلْبُ وَالْهِرُّ ـ وَقَدْ شَدَّ هٰذَا الْقَوْلَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ ، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا اللُّحْمَانَ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ .

① فَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ مَأْكُولٌ ، وَهُوَ لَحْمُ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ ، فَسُؤْرُ ذٰلِكَ كُلِّهِ طَاهِرٌ ، لِأَنَّهُ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا ۔

② وَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ غَيْرُ مَأْكُولٍ وَهُوَ لَحْمُ بَنِي آدَمَ وَسُؤْرُهُمْ طَاهِرٌ ، لِأَنَّهُ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا ۔

③ وَمِنْهَا لَحْمٌ حَرَامٌ ، وَهُوَ لَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَالْكَلْبِ ، فَسُؤْرُ ذٰلِكَ حَرَامٌ ، لِأَنَّهُ مَاسَّ لَحْمًا حَرَامًا ۔ فَكَانَ حُكْمُ مَا مَاسَّ هٰذِهِ اللُّحْمَانَ الثَّلَاثَةَ كَمَا ذَكَرْنَا ، يَكُونُ حُكْمُهُ حُكْمَهَا فِي الطَّهَارَةِ وَالتَّحْرِيمِ ۔

④ وَمِنَ اللُّحْمَانِ أَيْضًا لَحْمٌ قَدْ نَهَى عَنْ أَكْلِهِ ، وَهُوَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَكُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ أَيْضًا ۔

وَمِنْ ذٰلِكَ السِّنَّوْرُ ، وَمَا أَشْبَهَهُ ، فَكَانَ ذٰلِكَ مَنْهِيًّا عَنْهُ ، مَمْنُوعًا مِنْ أَكْلِ لَحْمِهِ بِالسُّنَّةِ . وَكَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا سُؤْرُ ذٰلِكَ حُكْمُهُ حُكْمُ لَحْمِهِ ، لِأَنَّهُ مَاسَّ لَحْمًا مَكْرُوهًا ، فَصَارَ حُكْمُهُ حُكْمَهُ كَمَا صَارَ حُكْمُ مَا مَاسَّ اللُّحْمَانَ الثَّلَاثَ الْأُوَلَ حُكْمَهَا .

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ كَرَاهَةُ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ ، فَبِهٰذَا نَأْخُذُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .

۵۴: یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید بن المسیب سے سوال کیا کہ کن جانوروں کے جوٹھے سے وضو نہ کیا جائے تو انہوں نے فرمایا خنزیر، کتا، بلی۔ اس قول کو نظر صحیح نے اور پختہ کر دیا۔ اس لئے کہ ہم نے دیکھا کہ گوشت چار قسم کے ہیں: ① بعض گوشت طاہر بھی ہیں اور یہ کھایا بھی جاتا ہے۔ یہ اونٹ، گائے، بکری کا گوشت ہے۔ ان سب کا جوٹھا پاک ہے کیونکہ یہ پاک گوشت کو چھونے والا ہے۔ ② بعض گوشت پاک ہیں مگر کھائے نہیں جاتے اور وہ اولادِ آدم کا گوشت ہے ان کا جوٹھا بھی پاک ہے کیونکہ یہ بھی پاک گوشت کو چھونے والا ہے۔ ③ ایک گوشت حرام ہے اور وہ خنزیر اور کتے کا گوشت ہے پس ان کا جوٹھا بھی حرام ہے کیونکہ یہ حرام گوشت کو چھونے والا ہے پس ان گوشت کی تینوں اقسام کو جو چیز چھونے والی ہے اس کا حکم وہی ہے جو ہم نے بیان کر دیا چنانچہ اس طہارت اور تحریم میں اس کا حکم ایک جیسا ہوگا۔ ④ ایک گوشت وہ ہے کہ جس کے کھانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے اور وہ گھریلو گدھے کا گوشت اور اسی طرح ہر پھاڑنے والے، کچلی والے درندے کا گوشت ہے اور اسی سے بلی اور اس کے مشابہہ جانور بھی ہیں تو یہ ممنوع ہوگا اور اس کی کھانے کی ممانعت سنت سے ثابت ہوگی تو نظر وفکر کا تقاضا بھی یہ ہے کہ ان کے جوٹھے کا حکم ان کے گوشت جیسا ہو کیونکہ وہ مکروہ گوشت کو چھونے والا ہے۔ پس اس کے جوٹھ کا حکم اسی طرح ہوا جس طرح خود اس کے گوشت کا حکم ہے اور پہلے تین قسم کے گوشت کو چھونے والے پانی کا حکم ان کے گوشت جیسا ہوگا۔ اس سے بلی کے جوٹھے کی کراہت ثابت ہوگئی اور اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حاصل کلام: ان نو روایات و آثار سے ظاہر ہوا کہ بلی کا جوٹھا پانی جس برتن میں ہو اس کو ایک سے تین مرتبہ تک دھو کر صاف کیا جائے اس سے اس کی کم از کم کراہت ثابت ہوتی ہے۔

ایک دوسرا انداز یا طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی عقلی دلیل:

گہری نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ جوٹھا گوشت کے حکم میں ہوتا ہے اگر گوشت پاک تو جوٹھا بھی پاک اور وہ ناپاک تو جوٹھا بھی ناپاک کیونکہ جوٹھا اس سے چھو کر نکلتا ہے گوشت چار قسم پر ہے نمبر ا طاہر ماکول نمبر ۲ طاہر غیر ماکول نمبر ۳ نجس حرام نمبر ۴ حرام غیر ماکول۔

نمبر ا طاہر ماکول گوشت وہ ہے جو پاک ہے اور کھایا جاتا ہے جیسے اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ، دنبہ، حلال گوشت پرندے ان سب کا گوشت جس طرح ہے ان کا جوٹھا بھی پاک ہے کیونکہ وہ پاک گوشت سے مس کر کے نکلا ہے۔

نمبر ۲ طاہر غیر ماکول گوشت تو پاک ہے مگر کھانا ممنوع ہے وہ انسانی گوشت ہے ان کا جوٹھا پاک ہے کیونکہ وہ پاک گوشت کو چھو کر نکلا ہے۔

نمبر ۳ حرام و نجس گوشت: یہ کتے اور خنزیر کا گوشت ہے ان کا جوٹھا ناپاک ہے کیونکہ وہ حرام گوشت کو چھو کر برآمد ہوا ہے۔

پس ان تین اقسام کے گوشت کو مس کرنے والے پانی کا حکم وہی ہے جو اوپر ذکر کر دیا گیا کہ طہارت و تحریم میں دونوں کا حکم یکساں ہے۔

نمبر ۴ دو گوشت ایسے ہیں جن کی ممانعت سنت و حدیث سے ثابت ہے ترمذی جلد ثانی میں نمبر ا پالتو گدھے، نمبر ۲ پنجے والے اور کچلی والے درندے خواہ وہ پرند ہوں یا چوپائے۔ ان کا گوشت حرام کیا گیا اور بلی بھی انہی میں شامل ہے پس یہ منہی عنہ میں سے ہوگی اس کے گوشت کی حرمت سنت سے ثابت ہوگی۔

اور یہ بات تو ہم کہہ آئے کہ جوٹھے کا حکم گوشت والا ہے کیونکہ وہ مکروہ گوشت کو چھو کر نکلا ہے جیسا کہ پہلی تینوں اقسام میں ظاہر کیا جا چکا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

نوٹ: احناف میں بعض کراہت تحریمی کے قائل ہیں اور بعض تنزیہی کے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

کتے کا جوٹھا

خلاصۃ المرام: کتے کے جوٹھے سے متعلق تین قول ائمہ سے منقول ہیں نمبر ا نجس اور اس کے جوٹھے برتن کو رگڑنا اور پھر سات مرتبہ دھونا واجب ہے۔ نمبر ۲ نجس ہے عام نجاسات کی طرح تین دفعہ دھونا کافی ہے۔ نمبر ۳ پاک ہے۔

قول اول: گوشت کی طرح جوٹھا بھی ناپاک ہے اس سے برتن کو صاف کرنے کے لئے سات مرتبہ دھونا واجب ہے جن میں پہلی

یا آخری مرتبہ مٹی سے مانجھنا بھی لازم ہے یہ امام شافعیؒ واحمدؒ کا قول ہے۔

قول دوم: جوٹھا بھی گوشت کی طرح ناپاک ہے اور اس سے برتن عام نجاسات کی طرح تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے یہ ائمہ احناف کا قول ہے۔

قول سوم: جوٹھا پاک ہے اس سے دھونے کا حکم تعبدی ہے یہ امام مالک واہل ظواہر کا قول ہے۔

قول اول والوں کے دلائل مندرجہ ذیل روایات ہیں:

۵۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ).

۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں جب برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوؤ۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۳۳' مسلم فی الطهارة حدیث ۹۰/۹۰' ابو داؤد فی الطهارة باب۳۷' ترمذی فی الطهارة باب۶۸' نسائی فی الطهارة ۵۶/۱' ابن ماجه فی الطهارة باب ۳۱' دارمی فی الوضوء باب۵۹' مسند احمد ۲ ۲۵۳/۲۴۵' ۲۷۱/۲۶۵' ۳۹۸/۳۱٤' بیهقی فی السنن الکبریٰ ۲٤۰/۱' دارقطنی فی سننه کتاب الطهارة ۶۵/۱۔

۵۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۶: ابوصالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

۵۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَزَادَ (أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ).

۵۷: محمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے اور یہ اضافہ بھی ہے اولاهن بالتراب کہ اول مرتبہ مٹی سے مانجھنا ہے یہ ایوب کی محمد بن سیرین سے روایت ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۰/۱۔

۵۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے یہ قرہ کی محمد بن سیرین سے روایت ہے۔

۵۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ :سُئِلَ سَعِيْدٌ عَنِ الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ ، فَأَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (أُوْلَاهَا أَوِ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ) شَكَّ سَعِيْدٌ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْأَثَرِ ، فَقَالُوْا : لَا يَطْهُرُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ حَتَّى يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ .كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنْ ذٰلِكَ ، كَمَا يُغْسَلُ مِنْ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے صرف ان الفاظ کا فرق ہے۔ ''اولاھا او السابعة بالتراب'' یہ سعید راوی کو شک ہے کہ قتادہ نے کیا لفظ ذکر کئے۔ بعض لوگ اس اثر کی طرف گئے ہیں اور کہا کہ جب کتا کسی برتن میں مُنہ ڈال دے تو وہ برتن تب تک پاک نہ ہوگا جب تک سات مرتبہ نہ دھویا جائے ان میں پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ جیسا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرے علماء نے ان کے اس قول کی مخالفت کی ہے اور کہا کہ برتن کو اس سے بھی اسی طرح دھویا جائے گا جیسا کہ اور نجاسات سے دھویا جاتا ہے اور اس سلسلے میں ان روایات کو دلیل بنایا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ ان میں ایک وہ روایت ہے جس کو سلیمان نے اوزاعی سے نقل کیا ہے۔

حاصل روایات: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت پانچ مختلف اسناد سے مروی ہے ان تمام روایات سے سات مرتبہ دھونے کا ثبوت مل رہا ہے اور ان میں پہلی بار مٹی سے مانجھنا بھی' اس سے ثابت ہوا کہ جب تک کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ نہ دھوئیں پاک نہ ہوگا۔

خالفهم فی ذلك آخرون سے قول دوم کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں اس قول کا حاصل یہ ہے کہ عام نجاسات کی طرح تین مرتبہ دھونے سے برتن پاک ہو جائے گا اس کی دلیل مندرجہ چھ روایات ہیں۔

۶۰ :وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَحَدُكُمْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ).

۶۰: حضرت سعید بن المسیّب کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی رات کو بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں مت ڈالے جب تک کہ اس پر دو' تین مرتبہ پانی نہ ڈال لے وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کو کون کون سی جگہ لگا ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۲۶' مسلم فی الطهارة روایت ۸۸' ابو داؤد فی الطهارة باب۴۹' ترمذی فی الطهارة باب۱۹' نسائی فی الطهارة فی الترجمه والغل باب۲۹' ابن ماجه فی الطهارة باب۴۰' مالك فی الطهارة روایت۹ مسند

احمد ۲/۲۴۱، ۲۵۳/۲۵۹، ۲۶۵/۲۸۴، ۳۴۸، ۳۸۲، ۳۹۵، ۴۰۳۔

۶۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۶۱: سعید و ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۶۲: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ وَأَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ (فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا).

۶۳: ابو صالح اور ابو رزین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے البتہ یہ الفاظ مختلف ہیں فلیغسل یدیه مرتین او ثلاثا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھولے۔

۶۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ؛ عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۶۴: ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ أَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا). قَالُوْا : فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّهَارَةِ مِنَ الْبَوْلِ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَغَوَّطُوْنَ (أَيْ يَقْضُوْنَ حَاجَتَهُمْ) وَيَبُوْلُوْنَ وَلَا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَأَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ إِذَا قَامُوْا مِنْ نَوْمِهِمْ لِأَنَّهُمْ لَا يَدْرُوْنَ أَيْنَ بَاتَتْ أَيْدِيْهِمْ مِنْ أَبْدَانِهِمْ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ فِيْ مَوْضِعٍ قَدْ مَسَحُوْهُ مِنَ الْبَوْلِ أَوَ الْغَائِطِ فَيَعْرَقُوْنَ فَتَنْجُسُ بِذٰلِكَ أَيْدِيْهِمْ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَسْلِهَا ثَلَاثًا وَكَانَ ذٰلِكَ طَهَارَتَهَا مِنَ الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ إِنْ كَانَ أَصَابَهَا . فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ يُطَهِّرُ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَهُمَا أَغْلَظُ النَّجَاسَاتِ، كَانَ أَحْرٰى أَنْ يُطَهِّرَ بِمَا هُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنَ النَّجَاسَاتِ . وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا ؛ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهٖ

بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الْإِنَاءِ يَلَغُ فِيْهِ الْكَلْبُ أَوِ الْهِرُّ ، قَالَ (يُغْسَلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ). فَلَمَّا كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ رَأَى أَنَّ الثَّلَاثَةَ يَطْهُرُ الْإِنَاءُ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ السَّبْعِ ، لِأَنَّا نُحْسِنُ الظَّنَّ بِهِ فَلَا نَتَوَهَّمُ عَلَيْهِ أَنَّهُ يَتْرُكُ مَا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِلَى مِثْلِهِ وَإِلَّا سَقَطَتْ عَدَالَتُهُ فَلَمْ يُقْبَلْ قَوْلُهُ وَلَا رِوَايَتُهُ .وَلَوْ وَجَبَ أَنْ يُعْمَلَ بِمَا رَوَيْنَا فِي السَّبْعِ وَلَا يُجْعَلَ مَنْسُوْخًا لَكَانَ مَا رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى مِمَّا رَوَى أَبُوْ هُرَيْرَةَ لِأَنَّهُ زَادَ عَلَيْهِ .

۶۵: سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔انہوں نے کہا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشاب سے طہارت کرنے میں یہ روایات آئی ہیں کیونکہ وہ لوگ پاخانہ اور پیشاب کر کے استنجاء نہ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ جب وہ اپنی نیند سے بیدار ہوں تو چونکہ انہیں معلوم نہیں کہ ان کا ہاتھ ان کے بدن میں کس جگہ لگا؟ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ ایسی جگہ میں چھو گیا ہو جو پیشاب اور پاخانے والی ہو اور پسینہ آنے کی وجہ سے ان کے ہاتھ پلید ہو جائیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین مرتبہ دھونے کا حکم دیا اور پیشاب اور پاخانے کے وقت جب وہ ہاتھ کو لگ جائے تو اس کی طہارت اسی طرح ہے پس جب پیشاب اور پاخانے سے ہاتھ تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے حالانکہ یہ دونوں نجاست غلیظہ ہیں تو یہ زیادہ لائق ہے کہ جو نجاست اس سے کم درجہ ہو اس میں وہ پاک ہو اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول میں مروی ہے جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرمایا کہ کہ اسمٰعیل بن اسحٰق نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے برتن کے بارے میں نقل کیا کہ جب اس میں کتا یا بلی مُنہ ڈال دے تو فرمایا تین مرتبہ دھویا جائے گا۔جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا خیال یہ ہے کہ کتے کے پانی میں منہ ڈالنے سے برتن تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اور دوسری طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے وہ روایت کی جو ہم نے ذکر کی ہے تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ سات مرتبہ کا دھونا منسوخ ہو چکا کیونکہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہیں اور یہ وہم بھی نہیں کر سکتے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو چھوڑ دیا ہو سوائے اس کے جو ہم نے بیان کیا' ورنہ ان کی عدالت ساقط ہو جائے گی اور ان کا قول اور روایت قابل قبول نہ ہوگی۔اگر بالفرض سات والی روایت پر عمل کو واجب قرار دیا جائے اور اس کو منسوخ نہ کہا جائے تو جو روایت حضرت عبداللہ بن مغفل نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ اس میں اس کی نسبت اضافہ ہے۔

تخریج : دارقطنی ۱/۴۵ باب غسل الیدین

حاصل روایات: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پانچ اسناد اور روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک سند سے ذکر کی گئی ہے ان روایات سے نیند سے بیدار ہونے والے کو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھونا کافی قرار دیا گیا ہے چنانچہ علامہ فرماتے ہیں کہ جن علماء نے ان روایات کو بنیاد بنایا وہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام پیشاب و پائخانہ سے فراغت حاصل کرتے تو ڈھیلوں پر اکتفاء کرتے پانی سے استنجاء کا رواج کم وبیش تھا پس آپ نے حکم فرمایا کہ جب تم نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ پانی میں ڈالنے سے پہلے دھولو چونکہ یہ معلوم نہیں کہ نیند کی حالت میں ہاتھ بدن کے کس حصہ کو لگا ہو ممکن ہے پیشاب و پائخانہ والے مقامات پر بھی لگا ہو اور پیشاب و پائخانہ کو ڈھیلے وغیرہ سے صاف کرنے کے باوجود پسینہ آنے کی وجہ سے محل پر معمولی نجاست کے اثرات سے ہاتھ ملوث ہو جائیں پس احتیاطاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کو تین مرتبہ دھو لینے کا حکم فرمایا یہ تین دفعہ دھونا پیشاب و پائخانہ کی نجاست سے پاک کر دے گا۔

جبکہ یہ غلیظ ترین نجاسات تین دفعہ دھونے سے وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے تو اس سے کم درجہ کی نجاسات تین دفعہ دھو ڈالنے سے وہ جگہ یا برتن بدرجہ اولیٰ پاک ہو جائے گا اور اس کی تائید کے لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد جس کو عطاءؒ نے نقل کیا کافی ہے "کہ جس برتن میں کتا یا بلی منہ ڈال دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کو تین مرتبہ دھویا جائے گا"

جواب شوافع نمبرا: راوی کا عمل وفتویٰ اس روایت کے خلاف ہے جس کو قول اول کے عنوان سے نقل کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سات مرتبہ دھونے کا وجوب ساقط ومنسوخ ہو گیا تبھی انہوں نے اپنی روایت کے خلاف فتویٰ دیا ورنہ ان کی عدالت مجروح ہو کر روایت وفتویٰ دونوں ناقابل عمل ہو جائیں گے (حاشا منہ)

نمبر۲: اگر اس جواب کو تم نہیں مانتے بلکہ ناقص کے مقابلے میں (سات) کامل کو ضروری قرار دیتے ہو تو پھر اس سے زائد آٹھ وہ اس سے زیادہ کامل ہیں ان پر عمل اس سے زیادہ بہتر ہو گا اور وہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے ملاحظہ کریں۔

۶۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَالِيْ وَالْكِلَابُ ثُمَّ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، وَعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ).

۶۶ : مطرف بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مالی والکلاب" مجھے کتوں سے کیا واسطہ۔ یعنی ان کو قتل کرنا چھوڑ دو۔ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہئے اور آٹھویں مرتبہ اسے مٹی سے مانجھو۔

تخریج : مسلم فی الطهارة روایت نمبر ۹۳' ابو داؤد فی الطهارة باب ۳۷' نسائی فی الطهارة باب ۵۲ و المیاه باب ۷' ابن ماجه فی الطهارة باب ۳۱' دارمی فی الوضوء باب ۵۹' احمد فی المسند ۷۶/۴' ۵۶/۵۔

۶۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ ؛ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُغْسَلُ سَبْعًا وَيُعَفَّرُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ ، وَزَادَ عَلٰى أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، وَالزَّائِدُ أَوْلٰى مِنَ النَّاقِصِ .فَكَانَ يَنْبَغِيْ لِهٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَنْ يَقُوْلَ :لَا يَطْهُرُ الْإِنَاءُ حَتّٰى يَغْسِلَ ثَمَانِيَ مَرَّاتٍ ، السَّابِعَةَ بِالتُّرَابِ وَالثَّامِنَةَ كَذٰلِكَ لِيَأْخُذَ بِالْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فَإِنْ تَرَكَ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ فَقَدْ لَزِمَهُ مَا أَلْزَمَهُ خَصْمُهُ فِيْ تَرْكِهِ السَّبْعَ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَا وَإِلَّا فَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ أَغْلَظَ النَّجَاسَاتِ يَطْهُرُ مِنْهَا غَسْلُ الْإِنَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ؛ فَمَا دُوْنَهَا أَحْرٰى أَنْ يُطَهِّرَهُ ذٰلِكَ أَيْضًا .وَلَقَدْ قَالَ الْحَسَنُ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ ۔

۶۷: شعبہ نے بھی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ہیں جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ دھونے والی اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ساتھ صاف کرنے والی روایت نقل کرتے ہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر اضافہ فرماتے ہیں اور زائد روایت ناقص سے اولیٰ ہے چنانچہ ہمارے اس مخالف کے لئے اولیٰ یہ ہے کہ وہ اس طرح کہے کہ برتن اس وقت تک پاک نہیں ہوتا جب تک آٹھ مرتبہ نہ دھویا جائے اور ان میں ساتویں بار مٹی اور آٹھویں بار بھی مٹی سے ہوتا کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے اور اگر وہ حدیث عبداللہ بن مغفل کو ترک کرتے ہیں تو اس پر بھی وہی لازم ہوگا جو سات والی روایت کے چھوڑنے سے ان کے مخالف پر لازم ہوگا۔ یہ روایت ہم ذکر کر چکے اور ہم نے بیان کر دیا کہ غلیظ ترین نجاستوں سے برتن تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے تو اس سے کم درجہ نجاستیں اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ پانی ان کو پاک کر دے اور حسن بصری نے وہی بات کہی ہے جو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الزامی جواب:

علامہ فرماتے ہیں اگر آپ زائد کو کم پر ترجیح کی وجہ قرار دیتے ہیں تو عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت اس اعتبار سے زیادہ حقدار ہے کہ اس پر عمل کیا جائے کیونکہ اس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے آٹھویں مرتبہ کا اضافہ ہے۔

اب دو میں سے ایک بات اختیار کرنی ہوگی نمبر ا روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اضافہ والی روایت سے منسوخ مانا جائے یا دونوں روایات پر عمل کے لئے آٹھ مرتبہ دھونا لازم قرار دیا جائے اور آٹھویں اور ساتویں مرتبہ مٹی سے مانجھنے کو طہارت کے لئے ضروری قرار دیا جائے اور ایک روایت کے ترک پر جو جواب آپ کا ہوگا وہی ہمارا ہے ورنہ وہ صورت تسلیم کر لو جو ہم نے گزشتہ سطور میں ذکر کی کہ تین دفعہ دھونا ضروری ہو اور باقی مباح ہوتا کہ تمام روایات پر عمل ہو جائے۔

ایک اشکال:

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت پر تو کسی نے بھی عمل نہیں کیا پس اس سے استدلال درست نہیں۔

حل اشکال:

حضرت حسن بصریؒ جو جلیل القدر تابعین سے ہیں وہ اسی کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

۶۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حَيْوَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ (إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَالثَّامِنَةُ بِالتُّرَابِ). وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَانَا الْكَلَامُ فِيْهِ مَا بَيَّنَّا مِنْ حُكْمِ اللُّحْمَانِ فِيْ بَابِ سُؤْرِ الْهِرِّ .وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ أَنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ سَبْعًا وَقَالُوْا إِنَّمَا ذٰلِكَ تَعَبُّدٌ ، تَعَبَّدْنَا بِهِ فِي الْآنِيَةِ خَاصَّةً .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ تَرِدُهَا السِّبَاعُ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا). فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ حَمَلَ الْخُبْثَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَمَا كَانَ لِذِكْرِ الْقُلَّتَيْنِ مَعْنًى وَلَكَانَ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُمَا وَمَا هُوَ أَكْثَرُ سَوَاءٌ .فَلَمَّا جَرَى الذِّكْرُ عَلَى الْقُلَّتَيْنِ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُمَا خِلَافُ حُكْمِ مَا هُوَ دُوْنَهُمَا .فَثَبَتَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ وُلُوْغَ الْكَلْبِ فِي الْمَاءِ يُنَجِّسُ الْمَاءَ .وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۶۸: ابوحیوہ نقل کرتے ہیں (کہ حضرت حسن سے ولوغ کلب کا مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے) فرمایا ''جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھ دو'' امام احمدؒ کا فتویٰ بھی اسی طرح منقول ہے۔ البتہ نظر وفکر کے طور پر اس سلسلے میں ہمیں وہ کلام کافی ہے جو باب ''سؤر الہر'' میں گوشتوں کے سلسلے میں بیان کیا گیا۔ بعض لوگوں نے کتے کے متعلق جبکہ وہ برتن میں منہ ڈال دے یہ بات کہی ہے کہ پانی تو پاک ہے مگر برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے گا اور انہوں نے یہ کہا کہ یہ حکم تعبدی ہے جس کو ہم خاص طور پر برتنوں کے سلسلے میں بطور تعمیل حکم ادا کریں گے۔ ان کے خلاف ہمارے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بطورِ دلیل موجود ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان جوہڑوں کے متعلق جن پر درندے آتے جاتے ہیں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو قلوں کی مقدار کو پہنچ جائے تو وہ نجاست کو نہیں اٹھاتا تو اس ارشاد سے یہ دلالت مل گئی کہ جب وہ دو مٹکوں سے کم ہوگا تو نجاست کو اٹھائے گا اگر یہ بات تسلیم نہ کی جائے تو مٹکوں کے تذکرے کا کوئی معنی ہی نہیں بنتا اور اس صورت میں اس سے کم اور زیادہ حکم میں یکساں ہیں۔ جب دو قلوں کا تذکرہ فرمایا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کا

حکم ان سے کم پانی کے حکم کے خلاف ہے۔ پس اس قولِ رسول ﷺ سے ثابت ہوگیا کہ کتے کا پانی میں مُنہ ڈالنا پانی کو پلید کردیتا ہے اور اس باب میں جو کچھ ہم نے بیان کیا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

گوشت کا حکم جو کہ باب سؤر الہر میں ذکر کر آئے وہ عقلی طور پر یہاں بھی کفایت کرتا ہے جب فریقین گوشت کی نجاست کے قائل ہیں تو اس سے مس کرنے والا جوٹھا پانی اس کے حکم میں کیونکر نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

وقد ذهب قوم :سے قول ثالث کی طرف اشارہ کر کے اس کا جواب ذکر کررہے ہیں کہ کتے کا جوٹھا پاک ہے امام مالک کے متعلق منقولہ اقوال میں سے مشہور قول یہ ہے اسی کے پیش نظر جواب دیا گیا ہے۔

مالکیہ پر اشکال اور ان کا جواب:

جب جوٹھا پاک ہے تو پھر برتن کو سات' آٹھ اور تین مرتبہ دھونے کا حکم روایات میں چہ معنی دارد؟ ان کی طرف سے جواب یہ دیا گیا کہ برتن کو سات مرتبہ وغیرہ دھونے کا حکم تعبدی ہے اور یہ تعبدی حکم برتنوں کے ساتھ خاص ہے۔ (واللہ اعلم)

اپنے مزاج وانداز کے برعکس یہاں مالکیہ کے دلائل کو ذکر نہیں کیا ایک جواب دے کر گزر گئے اسی لئے بعض نے ان کے جواب کو توجیه القول بما لا یرضی به القائل قرار دیا کہ حدیث قلتین جب احناف کے ہاں مضطرب المتن ہے تو اس سے ہم پر الزام درست نہیں مگر بندہ کے نزدیک اسہل توجیہ یہ ہے کہ قلتین والی روایت کے اضطراب سے قطع نظر اتنی بات تو سب روایات سے ثابت ہے کہ مقدار کی یہ پابندی اس سے کم مقدار کے فرق کو ظاہر کرنے کے لئے لگائی گئی ہے ورنہ درندوں کے آنے جانے سے اگر کوئی فرق پیدا نہ ہوتا تھا تو جواب میں ایک خاص مقدار کی پابندی کی کیا ضرورت تھی بس اتنا کہنا کافی تھا ''وہ پاک ہے'' اس پابندی سے ظاہر کیا گیا کہ کم پر دوسرا حکم لگ گیا اور وہ ناپاکی کا ہے اور کتا بھی من جملہ درندوں کا حکم رکھتا ہے تو اس کا جوٹھا کیوں ناپاک نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

پس ارشاد رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوا کہ ولوغ کلب سے پانی نجس ہو جاتا ہے یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف و محمد کا قول ہے۔

بَابُ سُؤْرِ بَنِيْ آدَمَ

انسان کا جوٹھا

مسلمان کا جوٹھا بالاتفاق پاک ہے بشرطیکہ اسی لمحہ شراب نہ پی ہو غیر مسلم کے جوٹھے کے متعلق اختلاف ہے کہ آیا پاک ہے یا نجس ہے یا مکروہ ہے مسلمان مرد کا جوٹھا اور بچا ہوا عورت کے لئے یا عورت کا بچا ہوا مرد کے لئے یا اکٹھا یا الگ استعمال کیا ہوا جائز ہے یا نہیں اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔

نمبر۱: عورت کیلئے مرد کا بچاہوا پانی جائز نہیں اور مرد کیلئے عورت کا بچاہوا پانی جائز نہیں حسن بصری واوزاعی رحمہما اللہ کے ہاں صرف اس صورت میں جائز ہے جب کہ دونوں ساتھ ساتھ ہوں ابن المنذر کا یہ قول ہے ذھب قوم سے ان کی طرف اشارہ ہے۔
نمبر۲: امام ابوحنیفہؒ مالکؒ وشافعیؒ اور جمہور کے ہاں ہر ایک کے لئے جوٹھے اور بچے ہوئے پانی کا استعمال مطلق طور پر درست ہے۔ خالفھم آخرون سے یہی مراد ہیں۔

قول اوّل کے دلائل:

چار روایات ہیں جن میں سے ایک حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے اور دوسری کسی اور صحابیؓ سے مروی ہے اور تیسری و چوتھی دونوں حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔

٦٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلٰكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيْعًا).

٦٩: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد عورت کے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کریں لیکن یہ کہ دونوں اکٹھا شروع کریں۔

اللُّغَاتْ: یشرعان۔ یہ یشرع کا تثنیہ ہے۔ ابتداء کرنا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ٤٠، ترمذی فی الطهارة باب٤٧، نسائی فی الطهارة باب١٤٦، والمياه باب١١، ابن ماجه فی الطهارة باب٣٤، مسند احمد١١٠/٤، ١١١/١١١، ٢١٣، ٦٦/٥، ٣٦٩۔ سنن دارقطنی کتاب الطهارة ١١٦/١، ١١٧۔

٧٠ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ ؛ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيْتُ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

٧٠: حمید بن عبدالرحمان کہتے ہیں میں ایسے شخص سے ملا جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح چار سال تک نبوت کی صحبت اٹھائی تھی (ان سے میں نے استفسار کیا تو انہوں نے) فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور پہلی روایت کی مثل روایت نقل کی۔

٧١ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوْ بِسُؤْرِ الْمَرْأَةِ) لَا يَدْرِيْ أَبُوْ حَاجِبٍ أَيُّهُمَا قَالَ .

٧١: حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی عورت کے بچے

ہوئے یا جوٹھے پانی سے وضو کرے ابو حاجب کو شک ہے کہ حضرت حکمؓ نے سور المراۃ فرمایا یا فضل المراۃ فرمایا۔

تخریج: ابو داؤد ۱۱/۱' ترمذی ۱۹/۱

۷۲ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ عَاصِمٍ أَبُوْ حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ : (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُؤْرِ الْمَرْأَةِ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَكَرِهُوْا أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوْ تَتَوَضَّأُ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِهٰذَا كُلِّهٖ وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مَا۔

۷۲ : حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے جوٹھے پانی کے استعمال سے منع فرمایا۔ ابو جعفر کہتے ہیں کہ بعض علماء ان آثار کی طرف گئے ہیں اور انہوں نے عورت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کو یا مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کو مکروہ قرار دیا ہے دیگر علماء نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے کہا اس میں سے کسی میں بھی کچھ حرج نہیں اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا ہے۔

حاصل روایات: کہ عورت کا جوٹھا یا استعمال شدہ پانی مرد کو استعمال کرنا ممنوع ہے اور اسی طرح عورت کو بھی ان کا مختصر جواب یہ ہے پہلے حکم تھا پھر منسوخ ہوا نمبر ۲ کراہت تنزیہی مراد ہے واللہ اعلم۔

فریق ثانی قول نمبر ۲:

کہ ہر ایک کو استعمال جائز ہے انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔ روایات کی تعداد چودہ ہے۔

۷۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ امْرَأَةٍ ؛ عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ).

۷۳ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

تخریج: مسلم فی الحیض نمبر٤٦' نسائی فی الطھارۃ باب ١٤٥' غسل باب٩۔ مسند احمد ١٧٢/١٧١/٦' بیھقی سنن کبرٰی ١٨٧/١' ابن خزیمه فی صحیحه ص٢٥١۔

۷۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۷۴ : عاصم نے اپنی اسناد کے ساتھ مندرجہ روایت جیسی روایت نقل کی ہے۔

۷۵ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُقْرِءِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ .

۷۵ : عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

٧٦ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

٧٦:عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

٧٧ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

٧٧:عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

٧٨ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

٧٨:عروہ نے مسروق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

٧٩ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

٧٩:منصور بن عبدالرحمان نے اپنی والدہ سے والدہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

٨٠ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ (أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ).

٨٠: زینب نے اپنی والدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ کہتی ہیں کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

تخریج : بخاری کتاب الحیض باب٥، ٦١، مسلم فی الحیض حدیث نمبر٥٩، نسائی فی الطھارۃ باب١٤٥، دارمی فی الوضوء باب٦٨، سنن کبریٰ بیہقی ٢٣٤/٤۔

٨١ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ (مَيْمُوْنَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ).

٨١:ابن عباس رضی اللہ عنہما نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل فرماتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الحیض روایت ٤٩، ترمذی فی الطھارۃ باب٤٦، نسائی فی الطھارۃ باب١٤٥، سنن کبریٰ بیہقی کتاب الطھارۃ ١٨٨/١۔

٨٢ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ عَنِ

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ).

۸۲: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۳: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِىْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

۸۳: عطاء نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج: عبدالرزاق ۲۶۸/۱۔

۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزٍ الْاَعْرَجَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ نَاعِمٌ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نَفِيْضُ عَلٰى اَيْدِيْنَا حَتّٰى نُنْقِيَهَا ثُمَّ نُفِيْضُ عَلَيْنَا الْمَاءَ).

۸۴: ناعم مولیٰ امّ سلمہ نے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ٹب سے غسل کرتے تھے ہم پہلے اپنے ہاتھوں پر پانی بہا کر ان کو صاف کرتے پھر ہم اپنے اوپر پانی ڈالتے۔

اللغات: المرکن۔ لگن، ٹب۔

تخریج: نسائی ۴۷/۱

۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ؛ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

۸۵: اس روایت کو عثمان بن عمر نے شعبہ کی سند سے نقل کیا ہے۔

تخریج: بخاری فی الغسل باب ۹، مسند احمد ۱۱۲/۳، ۱۱۶، ۱۱۱، ۲۰۹۔

حاصل روایات: ان روایات میں ایک برتن سے غسل کرنا ثابت ہوتا ہے اگر ایک کے بعد دوسرے کا غسل ثابت ہوتو پھر یہ قول اول کے خلاف دلیل بنیں گی مگر احتمال یہ بھی ہے کہ ایک ہی وقت میں غسل کیا ہو اس لئے اس کے مطابق قول ثانی کی دلیل نہ بنی امام طحاوی نے اسی بات کو اختیار کیا ہے اصل تنازع تو ایک کے بعد دوسرے کے وضو غسل کرنے میں ہے۔

۸۶: وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَالْمَرْاَةُ مِنْ نِسَائِهٖ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ).قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمْ يَكُنْ فِىْ هٰذَا عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلٰى مَا يَقُوْلُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ جَمِيْعًا .وَاِنَّمَا التَّنَازُعُ بَيْنَ النَّاسِ اِذَا ابْتَدَاَ اَحَدُهُمَا قَبْلَ

الْآخَرِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ۔

۸۶: شعبہ نے عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج میں ایک عورت ایک برتن سے غسل فرماتے تھے۔اس کا ثبوت علی بن معبد کی روایت میں مذکور ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں ان روایات میں قولِ اول کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ غسل اکٹھے کرتے ہوں اور لوگوں کے درمیان نزاع اس بات میں ہے کہ جب ایک ان میں سے دوسرے سے پہلے ابتداء کرے چنانچہ اس سلسلہ میں ہم نے غور کیا۔

۸۷ : قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ (عَنْ أُمِّ صَبِيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَ وَزَعَمَ أَنَّهَا قَدْ أَدْرَكَتْ وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اخْتَلَفَتْ يَدِيْ وَيَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ).

۸۷: علی بن معبد نے اپنی سند کے ساتھ ام صبیہ جہنیہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے سالم کا خیال یہ ہے کہ اس عورت نے جناب نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا اور آپ کی بیعت کی ہے وہ نقل کرتی ہیں کہ وضو کے لئے ایک برتن میں میرا اور جناب رسول اللہ ﷺ کا دست مبارک برتن میں یکے بعد دیگرے آتے جاتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۳۹' حدیث۷۸' ابن ماجه فی الطهارة باب ۳۵'

۸۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أُمِّ صَبِيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ مِثْلَهُ .فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ أَحَدَهُمَا قَدْ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْمَاءِ بَعْدَ صَاحِبِهٖ .

۸۸: سالم بن نعمان نے ام صبیہ جھنیہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۱/۱ ۔

نوٹ: ان دونوں روایات سے صاف ظاہر ہے کہ وضو کے پانی کا لینا ایک دوسرے کے بعد تھا۔

۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا أَبَانُ بْنُ سُمْعَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَبْدَأُ قَبْلِيْ). فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ سُؤْرَ الرَّجُلِ جَائِزٌ لِلْمَرْأَةِ التَّطْهِيْرُ بِهٖ .

۸۹: عکرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ فرماتی تھیں کہ میں اور جناب رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے تھے آپ ﷺ مجھ سے پہلے غسل شروع فرماتے۔

تخریج : بیهقی ۲۹۰/۱

نوٹ: یہ روایت واضح دلیل ہے کہ عورت کو مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا جائز ہے۔

٩٠ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ فِيْهِ أَيْدِيْنَا مِنَ الْجَنَابَةِ).

٩٠: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت کرتے اس برتن میں ہمارے ہاتھ (پانی کے لئے) ایک دوسرے سے آگے پیچھے داخل ہوتے۔

تخریج : بخاری ١٠٣/١

٩١ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

٩١: ربیع جیزی نے اپنی سند کے ساتھ افلح سے اور انہوں نے قاسم کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی۔

٩٢ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ فَذَكَرَا مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

٩٢: افلح نے قاسم سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی۔

٩٣ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أُنَازِعُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

٩٣: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ فرماتی تھیں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے جنابت کے لئے منازعہ کرتی تھی۔ (یعنی کبھی چلو آپ پہلے بھرتے کبھی میں)

تخریج : نسائی فی الطهارة باب ١٤٥ والغسل باب ٩۔

٩٤ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَغْتَرِفُ قَبْلَهَا وَتَغْتَرِفُ قَبْلَهُ.

٩٤: عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے کبھی آپ پہلے چلو بھرتے اور کبھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پہلے چلو بھرتی تھیں۔

تخریج : نسائی فی الطهارة باب ١٤٥ والغسل باب ٩ مسند احمد ١٩٣/٦، ٢٨١، ٢٣١۔

٩٥ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فَأَقُوْلُ أَبْقِ لِيْ، أَبْقِ لِيْ).

٩٥: معاذہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتی ہیں کہ وہ فرماتی ہیں میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل

کرتے اور میں کہتی میرے لئے پانی باقی چھوڑ دیں میرے لئے پانی باقی چھوڑ دیں۔

تخریج : مسند احمد ۹۱/۶۔

۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنُ الرَّبِيعِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا الْمُبَارَكُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۹۶: مبارک نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۹۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ .

۹۷: معاذہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَتْ لَهُ ، فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ). فَقَدْ رَوَيْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ تَطَهُّرَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ بِسُؤْرِ صَاحِبِهِ فَضَادَّ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَوَجَبَ النَّظَرُ هَاهُنَا لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ الْمُتَضَادَّيْنِ مَعْنًى صَحِيحًا .فَوَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ إِذَا أَخَذَا بِأَيْدِيهِمَا الْمَاءَ مَعًا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ .وَرَأَيْنَا النَّجَاسَاتِ كُلَّهَا إِذَا وَقَعَتْ فِي الْمَاءِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ أَوْ مَعَ التَّوَضُّؤِ مِنْهُ أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ سَوَاءٌ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ؛ وَكَانَ وُضُوءُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مَعَ صَاحِبِهِ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ عَلَيْهِ كَانَ وُضُوءُهُ بَعْدَهُ مِنْ سُؤْرِهِ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِهٰذَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْفَرِيقُ الْآخَرُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آپ کی ازواج میں سے کوئی زوجہ محترمہ جنابت سے غسل کر رہی تھیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اسی پانی سے وضو فرمانے لگے تو اس زوجہ نے عرض کی (کہ اس پانی سے تو میں نے غسل جنابت کیا ہے) تو ارشاد فرمایا (اس طرح) پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ (یعنی غسل جنابت کا بچا ہوا پانی ناپاک نہیں ہوتا) ان آثار میں مرد و عورت میں سے ہر ایک کا ایک دوسرے کے جوٹھے پانی سے طہارت کرنا ثابت ہوتا ہے اور یہ روایات اس باب کی ابتداء میں ہماری منقولہ روایات کے خلاف ہیں۔ پس یہاں نظر و فکر ضروری ہوئی تاکہ ان متضاد معانی میں سے ہم صحیح معانی نکال سکیں۔ چنانچہ اس اصل پر ہم نے سب کو متفق پایا کہ جب مرد و عورت اپنے ہاتھوں سے برتن میں سے اکٹھا پانی لیں تو یہ چیز پانی کو پلید نہیں کرتی اور ہم نے تمام نجاسات پر غور کیا

کہ جب وہ پانی میں وضو کرنے سے پہلے یا وضو کرنے کے وقت میں گر جائیں تو دونوں کا حکم ایک جیسا ہے جب یہ بات تسلیم شدہ ہے تو ہر ایک مرد عورت کا ایک دوسرے کے ساتھ وضو کرنا پانی کو نجس نہیں کرے گا تو غور سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کے وضو کر لینے کے بعد اس کا باقی ماندہ پانی بھی وہی حکم رکھتا ہے پس اس سے دوسرے فریق والے علماء کا مؤقف ثابت ہو گیا اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : نسائی ٦٢/١

حاصل روایات: ان بارہ روایات میں مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت کا غسل و وضو کرنا اور عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو و غسل کرنا ثابت ہو رہا ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اب ان روایات کا مفہوم اس باب کے شروع میں ذکر کردہ روایات کے مخالف اور متضاد ہے اب لازم آیا کہ اس تضاد کے ازالہ کے لئے دو متضاد معانی سے ایسا معنی غور و فکر سے نکالا جائے جس سے تضاد ختم ہو جائے پس ہم عرض کرتے ہیں کہ اس بات پر تو دونوں اقوال کے علماء متفق ہیں کہ جب عورت و مرد اکٹھے برتن سے ایک وقت میں ہاتھ ڈال کر پانی لیں تو وہ پانی کسی کے نزدیک بھی نجس نہیں ہوتا بلکہ پاک رہتا ہے۔

ایک کلیہ تمام نجاسات کے بارے میں پایا جاتا ہے کہ نجاست پانی میں وضو سے پہلے گر جائے یا وضو کے دوران گر جائے پانی کا حکم یکساں رہتا ہے جب یہ بات اسی طرح ہے تو مرد عورت میں سے ہر ایک کا وضو دوسرے کے ساتھ ہو تو پانی نجس نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کے بعد بچے ہوئے پانی سے بھی نجس نہیں ہونا چاہئے بلکہ پہلے کی طرح پاک رہنا چاہئے تاکہ حکم کلی ایک جیسا رہے۔

پس اس سے قول ثانی خوب ثابت ہو گیا اور وہی امام ابوحنیفہؒ و ابو یوسفؒ و محمدؒ کا قول ہے۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ

وضو میں بسم اللہ پڑھنا

تسمیہ علی الوضوء کے متعلق دو مسلک معروف ہیں۔

نمبر ۱ امام احمد بن حنبل اور اہل ظواہر اس کے وجوب کے قائل ہیں کہ اس کے بغیر اس کا وضو نہ ہوگا۔

نمبر ۲ امام ابوحنیفہؒ مالکؒ شافعیؒ اور جمہور فقہاء و محدثین کے ہاں سنت یا مستحب ہے۔

مسلک اول کے دلائل:

اس سلسلہ میں تین روایات ذکر کی گئی ہیں۔

٩٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثِفَالٍ الْمُرِّيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)

٩٩: رباح بن عبدالرحمان کہتے ہیں کہ مجھے میری دادی نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اس کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں اس کا وضو نہیں جس نے اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب٤٨' ابن ماجه فی الطهارة باب٤١' مسند احمد ٤١٨/٢' ٧٠/٤' ٣٨٢/٥' مستدرك ١٤٦/١' ١٤٧' ٢٦٩' سنن کبریٰ بیهقی ٤١/١'٤٣' ٢٧' ٣٧٩/٢٧۔

١٠٠ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

١٠٠: رباح بن عبدالرحمان کہتے ہیں کہ میری دادی نے بتلایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اس کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں۔

تخریج : مسند احمد ٣٨٢/٦۔

١٠١ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَامِرِيِّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ لَمْ يُسَمِّ عَلَى وُضُوْءِ الصَّلَاةِ فَلَا يُجْزِيْهِ وُضُوْءُهُ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ لَمْ يُسَمِّ عَلَى وُضُوْئِهِ فَقَدْ أَسَاءَ وَقَدْ طَهُرَ بِوُضُوْئِهِ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا۔

١٠١: ابن ثوبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ جس نے نماز والے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کا وضو درست نہیں اور اس سلسلہ میں انہوں نے ان ہی روایات کو پیش کیا ہے۔ علماء کی دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کیا اور یہ کہا کہ "جس نے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھی اس نے برا کیا اور اس وضو سے وہ پاک ہو گیا" اس کے لئے مندرجہ روایات سے انہوں نے دلیل بیان کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ٣٢/١

حاصل روایات: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام یعنی تسمیہ کے بغیر وضو نہ ہوگا۔

مسلک دوم کی روایات:

۱۰۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ أَبِي سَاسَانَ عَنِ (الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ). فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ وَرَدَّ السَّلَامَ بَعْدَ الْوُضُوْءِ الَّذِي صَارَ بِهِ مُتَطَهِّرًا .فَفِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ قَدْ تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ .وَكَانَ قَوْلُهُ "لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ "يُحْتَمَلُ أَيْضًا مَا قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَيُحْتَمَلُ "لَا وُضُوْءَ لَهُ "أَيْ لَا وُضُوْءَ لَهُ مُتَكَامِلًا فِي الثَّوَابِ ، كَمَا قَالَ (لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ) فَلَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمِسْكِيْنٍ خَارِجٍ مِنْ حَدِّ الْمَسْكَنَةِ كُلِّهَا حَتّٰى تَحْرُمَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ .وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِالْمِسْكِيْنِ الْمُتَكَامِلِ فِي الْمَسْكَنَةِ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَ دَرَجَتِهِ فِي الْمَسْكَنَةِ دَرَجَةٌ .

۱۰۲: مہاجر بن قنفذؓ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا جبکہ آپ وضو فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا جب آپ ﷺ وضو سے فارغ ہو چکے تو فرمایا ''تمہارے سلام کا جواب دینے میں مجھے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر میں نے بلا طہارت اللہ تعالیٰ کا نام لینا پسند نہ کیا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے طہارت کے بغیر اللہ کا نام لینا ناپسند فرمایا اور سلام کا جواب بھی وضو کے بعد طہارت کے ساتھ دیا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اللہ کا نام لینے سے پہلے وضو کیا اور رہا آپ کا یہ ارشاد کہ اس آدمی کا وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جس کو پہلے قول والوں نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس کا وضو ثواب کے اعتبار سے کامل نہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کامل مسکین وہ نہیں جسے ایک کھجور یا دو کھجور اور ایک لقمہ یا دو لقمے دروازے سے واپس کر دیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ مسکینوں کی حدود سے خارج ہے یہاں تک کہ اس پر صدقے کو حرام قرار دیا جائے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسا کامل مسکین نہیں کہ جس کے بعد مسکینی کا کوئی درجہ نہ ہو۔

تخریج : مسند احمد ۳۴۵/۴

علامہ فرماتے ہیں:

اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا نام لینا پسند نہ فرمایا اور وضو سے

جب طہارت حاصل ہو چکی تو آپ نے سلام کا جواب مرحمت فرمایا اس سے یہ بات خود سامنے آ گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا نام زبان پر لانے سے پہلے وضو کیا اگر وضو سے طہارت حاصل نہیں ہوتی تو طہارت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا کیا معنی رکھتا ہے۔

جواب دلیل:

قول اول کے قائلین کی دلیل میں دو پہلو ہیں نمبر ۱: ایک یہ بھی ممکن ہے کہ وضو بالکل نہ ہو نمبر ۲: اور یہ بھی ممکن ہے کمال ثواب کی نفی ہو نفس شیٔ کی نفی نہ ہو اس کی احادیث میں کثرت سے مثالیں موجود ہیں امام طحاوی نے دو کا تذکرہ فرمایا ہے۔

نمبر ۱: **لیس المسکین الذی تردہ التمرۃ والتمرتان واللقمۃ واللقمتان**" اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ مسکین بلکہ حد مسکنت سے باہر ہے یہاں تک کہ اس کو صدقہ نہ دیا جائے اور وہ صدقہ کا حقدار نہ رہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مسکنت میں کامل درجہ کا نہیں کہ جس کے بعد مسکنت کا کوئی درجہ نہ رہ جاتا ہو۔

نمبر ۲ یہ ارشاد بھی **لیس المؤمن الذی یبیت شبعان وجارہ جائع**" کی طرح ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ ہمسایہ کا خیال نہ کرنے کی وجہ سے ایمان سے نکل کر کفر میں داخل ہو گیا بلکہ مراد یہ ہے کہ کمال ایمان کا تقاضا یہ نہیں کہ ہمسائے کے دکھ سکھ کا خیال نہ ہو۔

۱۰۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ الْهَجَرِیِّ عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ قَالُوْا فَمَنِ الْمِسْکِیْنُ ؟ قَالَ الَّذِیْ یَسْتَحْیِ أَنْ یَسْأَلَ ، وَلَا یَجِدُ مَا یُغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ لَهُ فَیُعْطٰی).

۱۰۳: حضرت عبداللہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ کامل مسکین وہ نہیں کہ جس کو ایک یا دو کھجوریں اور ایک لقمہ اور دو لقمے لوٹا دیتے ہیں صحابہ کرام نے استفسار کیا پھر مسکین کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل مسکین وہ ہے جس کو حاجت کے لئے سوال کرتے ہوئے حیاء آتی ہے مگر وہ اتنا بھی نہیں پاتا جو اس کو مستغنی کر دے اور نہ لوگ اس کو ضرورت مند جانتے ہیں کہ اس کو دیں۔

اللغات: تردـ لوٹاناـ یستحییـ حیاء کرناـ شرم محسوس کرنا۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب۵۳' تفسیر سورۃ ۲ باب۴۸' نسائی فی الزکاۃ باب۷۶' دارمی فی الزکاۃ باب۲' مالك فی موطا فی صفۃ النبی ﷺ روایت۷' مسند احمد ۳۸۴/۱' ۴۴۶' ۳۱۶/۲۔

۱۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ، فَذَکَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ.

۱۰۴: سفیان نے ابراہیم سے نقل کیا اور انہوں نے اپنی اسناد سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَنَا ابْنُ أَبِي ذُوَيْبٍ عَنْ أَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۰۵: ابوالولید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

۱۰۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۰۶: عبدالرحمن اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ارشاد نقل کیا ہے۔

تخریج : مسلم ۳۳۳/۱

۱۰۷ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، أَوْ كَمَا قَالَ (لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ).

۱۰۷: اعرج نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا یا جیسا کہ فرمایا کہ وہ شخص مؤمن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

تخریج : معجم كبير الطبراني ۱۵٤/۱۲، مستدرك حاكم ۱٦٧/٤، مسند ابو يعلى ۱۳٦/۲۔

۱۰۸ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ أَوِ ابْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُعَاتِبُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي الْبُخْلِ وَيَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ إِلَى جَنْبِهِ جَائِعٌ) فَلَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ إِيْمَانًا خَرَجَ بِتَرْكِهِ إِيَّاهُ إِلَى الْكُفْرِ ، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِهِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي أَعْلَى مَرَاتِبِ الْإِيْمَانِ، وَأَشْبَاهُ هٰذَا كَثِيْرَةٌ ، يَطُوْلُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا .فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ (لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ) لَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا لَمْ يَخْرُجْ بِهِ مِنَ الْحَدَثِ، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا كَامِلًا فِي أَسْبَابِ الْوُضُوْءِ الَّذِي يُوْجِبُ الثَّوَابَ .فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنَ الْمَعَانِي مَا وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ دَلَالَةٌ يَقْطَعُ بِهَا لِأَحَدِ التَّأْوِيْلَيْنِ عَلَى الْآخَرِ وَجَبَ أَنْ

يَجْعَلَ مَعْنَاهُ مُوَافِقًا لِمَعَانِي حَدِيثِ الْمُهَاجِرِ ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوُضُوْءَ بِلَا تَسْمِيَةٍ يَخْرُجُ بِهِ الْمُتَوَضِّئُ مِنَ الْحَدَثِ إِلَى الطَّهَارَةِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ لَا يَدْخُلُ فِيهَا إِلَّا بِكَلَامٍ .مِنْهَا الْعُقُوْدُ الَّتِيْ يَعْقِدُهَا بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ .مِنَ الْبِيَاعَاتِ وَالْإِجَارَاتِ وَالْمُنَاكَحَاتِ وَالْخُلْعِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ .فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَشْيَاءُ لَا تَجِبُ إِلَّا بِأَقْوَالٍ وَكَانَتِ الْأَقْوَالُ مِنْهَا إِيْجَابٌ ، لِأَنَّهُ يَقُوْلُ (قَدْ بِعْتُك ، قَدْ زَوَّجْتُكِ ، قَدْ خَلَعْتُكِ).فَتِلْكَ أَقْوَالٌ فِيهَا ذِكْرُ الْعُقُوْدِ .وَأَشْيَاءُ تَدْخُلُ فِيهَا بِأَقْوَالٍ وَهِيَ الصَّلَاةُ وَالْحَجُّ ، فَتَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ بِالتَّكْبِيْرِ ، وَفِي الْحَجِّ بِالتَّلْبِيَةِ .فَكَانَ التَّكْبِيْرُ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِهَا .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوْءِ ، هَلْ تُشْبِهُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَرَأَيْنَاهَا غَيْرَ مَذْكُوْرٍ فِيهَا إِيْجَابُ شَيْءٍ كَمَا كَانَ فِي النِّكَاحِ وَالْبُيُوْعِ .فَخَرَجَتِ التَّسْمِيَةُ لِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ مَا وَصَفْنَا ، وَلَمْ تَكُنِ التَّسْمِيَةُ أَيْضًا رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الْوُضُوْءِ كَمَا كَانَ التَّكْبِيْرُ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ ، وَكَمَا كَانَتِ التَّلْبِيَةُ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الْحَجِّ ، فَخَرَجَ أَيْضًا بِذٰلِكَ حُكْمُهَا مِنْ حُكْمِ التَّكْبِيْرِ ، وَالتَّلْبِيَةُ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ : إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الْوُضُوْءِ كَمَا لَا بُدَّ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ فِيمَا يُعْمَلُ فِيهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الذَّبِيْحَةَ لَا بُدَّ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَهَا ، وَمَنْ تَرَكَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا لَمْ تُؤْكَلْ ذَبِيْحَتُهُ ، فَالتَّسْمِيَةُ أَيْضًا عَلَى الْوُضُوْءِ كَذٰلِكَ .قِيلَ لَهُ : مَا ثَبَتَ فِي حُكْمِ النَّظَرِ أَنَّ مَنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَلَى الذَّبِيْحَةِ مُتَعَمِّدًا أَنَّهَا لَا تُؤْكَلُ ، لَقَدْ تَنَازَعَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ : تُؤْكَلُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا تُؤْكَلُ .فَأَمَّا مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ فَقَدْ كَفَيْنَا الْبَيَانَ لِقَوْلِهِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ لَا تُؤْكَلُ ، فَإِنَّهُ يَقُوْلُ : إِنْ تَرَكَهَا نَاسِيًا تُؤْكَلُ ، وَسَوَاءٌ عِنْدَهُ كَانَ الذَّابِحُ مُسْلِمًا أَوْ كَافِرًا، بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ كِتَابِيًّا .فَجُعِلَتِ التَّسْمِيَةُ هَاهُنَا فِيْ قَوْلِ مَنْ أَوْجَبَهَا فِي الذَّبِيْحَةِ ، إِنَّمَا هِيَ لِبَيَانِ الْمِلَّةِ .فَإِذَا سَمَّى الذَّابِحُ صَارَتْ ذَبِيْحَتُهُ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَّةِ الْمَأْكُوْلَةِ ذَبِيْحَتُهَا وَإِذَا لَمْ يُسَمِّ جُعِلَتْ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَلِ الَّتِيْ لَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهَا .وَالتَّسْمِيَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ لَيْسَ لِلْمِلَّةِ إِنَّمَا هِيَ مَجْعُوْلَةٌ لِذِكْرٍ عَلَى سَبَبٍ مِنْ أَسْبَابِ الصَّلَاةِ فَرَأَيْنَا مِنْ أَسْبَابِ الصَّلَاةِ ، الْوُضُوْءَ وَسَتْرَ الْعَوْرَةِ ، فَكَانَ مَنْ سَتَرَ عَوْرَتَهُ لَا بِتَسْمِيَةٍ ، لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ مَنْ تَطَهَّرَ أَيْضًا ، لَا بِتَسْمِيَةٍ ، لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۰۸: ابن ابی المساور یا عبداللہ بن المساور کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا کہ وہ ابن الزبیر کو بخل کے متعلق

عتاب کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کامل مؤمن نہیں جو خود پیٹ بھر کر رات گزارے جبکہ اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو۔ پس اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ اس کو چھوڑ دینے کی وجہ سے کفر کی طرف نکل گیا ہے بلکہ اس کی مراد یہ ہے کہ وہ ایمان کے اعلیٰ درجات میں نہیں ہے۔ اس کی امثلہ بہت ہیں جن کا تذکرہ کریں تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ پس اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد: ((لا وضو لمن لم یسم)) کہ جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو کامل نہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ ایسا وضو کرنے والا نہیں جس سے وہ حدث سے نہ نکلا ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ ایسا کامل وضو کرنے والا نہیں جو اسباب وضو میں ثواب کو لازم کرتا ہے۔ پس جب یہ روایت ان معانی کا احتمال رکھتی ہے جو ہم نے بیان کیے ہیں تو پھر کسی ایک تاویل کے لئے قطعی دلالت نہ ملی تو اب لازم ہو گیا کہ اس حدیث کے ایسے معانی لئے جائیں جو حدیث مہاجر کے موافق ہوں تا کہ دونوں میں تضاد نہ رہے۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ بسم اللہ کے بغیر کیا جانے والا وضو ایسا ہے جس سے وضو کرنے والا حدث سے طہارت کی طرف نکل جاتا ہے۔ باقی غور و فکر کے لحاظ سے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کئی عقود ایسے جانتے ہیں جن میں آدمی اس وقت تک داخل نہیں ہوتا جب تک ایسا کلام نہ کرے جس کو لوگ ایک دوسرے سے بیع و اجارہ، نکاح، خلع وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں یہ اشیاء اس وقت لازم ہوتی ہیں جب گفتگو کی جائے کیونکہ کہتے ہیں کہ میں نے تجھے یہ چیز فروخت کی، میں نے تجھ سے نکاح کیا، میں نے تجھ سے خلع کیا یہ وہ اقوال ہیں کہ جن میں عقود کا تذکرہ ہے اور ایسی اشیاء ہیں جن میں کلام سے داخل ہوتا ہے اور وہ نماز و حج ہیں، نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ کے ذریعہ داخل ہوتا ہے بلکہ تکبیر نماز میں اور حج میں تلبیہ ارکان ہیں۔ ہم دوبارہ وضو میں تسمیہ کے مسئلہ کی طرف لوٹتے ہیں کہ آیا یہ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ کسی گونہ مشابہ ہے۔ پس ہم نے دیکھا کہ اس میں کسی شئی کا واجب کرنا تو مذکور نہیں جیسا کہ نکاح اور بیوع وغیرہ میں تھا۔ پس بسم اللہ جن کو ہم نے بیان کیا ان کے حکم سے نکل گئی اور غور سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ وضو کے ارکان میں سے بھی نہیں جیسا کہ تکبیر نماز میں اور تلبیہ حج میں رکن ہے۔ پس تسمیہ کا حکم تکبیر و تلبیہ کے حکم سے بھی خارج ہو گیا۔ پس اس سے اس شخص کا قول غلط ثابت ہو گیا جو اس بات کا مدعی ہے کہ یہ وضو میں اسی طرح لازم ہے جس طرح ان متعلقہ اشیاء میں وہ چیزیں لازم ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ذبیحہ میں تو بسم اللہ لازم ہے اور جو شخص بوقت ذبح اسے جان بوجھ کر ترک کر دے تو اس کا ذبیحہ نہ کھایا جائے گا پس وضو میں بھی تسمیہ کا یہی حکم ہے۔ اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ نظر و فکر سے یہ بات ثابت ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر تسمیہ کو چھوڑ دیا اس کے نہ کھانے کے متعلق لوگوں کا باہمی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اسے کھایا جائے جبکہ دوسرے کہتے ہیں اسے نہ کھایا جائے گا جو لوگ کہتے ہیں کہ کھایا جائے تو ان کے قول کے لئے ہمارا بیان کافی ہے اور جو شخص نہ کھانے کا قائل ہے۔ وہ یہ تفصیل کرتا ہے کہ اگر بھول کر چھوڑ دیا جائے تو کھا لیا جائے اور اس کے نزدیک یہ بات برابر ہے کہ ذبح کرنے والا کافر ہو یا مسلمان مگر اس کافر کے لئے کتابی ہونا ضروری ہے۔ پس بسم اللہ کو یہاں اس شخص

کے قول کے مطابق جو اسے ذبح کے وقت واجب قرار دیتا ہے تو ذبیحہ بیانِ قلت کے لئے ہے جب ذبح کرنے والا ذبح کے وقت تسمیہ ادا کرے تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ میں شامل ہوگا جن کا ذبیحہ کھایا جاتا ہے اور جب بِسْمِ اللّٰہِ نہ پڑھی گئی تو یہ ذبیحہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہوگا جن کا ذبیحہ کھایا نہیں جاتا اور وضو میں بِسْمِ اللّٰہِ کسی ملت کے اظہار کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کو ایسا ذکر قرار دیا جائے گا جو اسبابِ نماز میں سے ایک اسباب پر اختیار کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے نماز کے اسباب میں سے وضو اور ستر عورت کو پایا۔ پس جس شخص نے اپنے ستر کو بسم اللہ پڑھے بغیر ڈھانپ لیا تو اسے ترکِ تسمیہ سے کچھ بھی نقصان نہ ہوگا پھر مزید غور کیا تو یہ بات پائی کہ جس شخص نے طہارت حاصل کی مگر اس نے بِسْمِ اللّٰہِ نہ پڑھی تو اس کو کچھ بھی نقصان نہ ہوا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا مختار قول ہے۔

تخریج: مسند ابو یعلی موصلی ۱۳۶/۲، حاکم ۱۶۷/٤، معجم کبیر الطبرانی ۱۵٤/۱۲.بخاری فی کتاب الادب

حاصل روایات: ان روایات میں کمال کی نفی مذکور ہے ذات کی نفی نہیں بالکل اسی طرح "لا وضوء لمن لم یسم" شروع باب کی روایت میں کمال کی نفی ہے یہ مراد نہیں کہ سرے سے اس کا وضو ہوتا ہی نہیں کہ جس سے وہ حدث سے پاک ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ کامل وضو کرنے والا نہیں جو ثواب کو لازم کرتا ہے۔

جب اس حدیث میں دونوں معانی کا احتمال ہے اور کسی ایک تاویل کی تعیین کے لئے کوئی دلالت موجود نہیں تو لازم ہے کہ اس کا ایسا معنی لیا جائے جو حدیث مہاجر کے موافق ہو اور متضاد نہ ہو پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بغیر بسم اللہ کے اگر وضو کیا جائے گا تو وضو کرنے والا حدث سے نکل جائے گا اور طہارت میں داخل ہو جائے گا۔

نظر طحاوی:

اگر عقل و فکر سے سوچا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ کئی اشیاء میں کلام ہی سے داخل ہوتے ہیں مثلاً بیع و شراء، اجارہ، نکاح و طلاق اور خلع وغیرہ اور ان کے ہم مثل معاملات یہ اشیاء اقوال سے لازم ہوتی ہیں اور قول ہی ان کے سلسلے میں ایجاب سمجھا جاتا ہے مثلاً بائع کہتا ہے بعتك، زوجتك، خلعتك۔ یہ سارے معاہدات کے اقوال ہیں۔

نمبر ۲: بعض اشیاء جن میں اقوال سے داخلہ ہوتا ہے مثلاً نماز، حج وغیرہ ہیں نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ داخلے کا ذریعہ ہیں نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ ارکان ہیں۔

اب اس تفصیل کے بعد وضو میں بسم اللہ کی طرف لوٹتے ہیں اور غور کرتے ہیں کہ آیا وہ ان مذکورہ بالا چیزوں میں سے کسی کے ساتھ کچھ بھی مشابہت رکھتا ہے؟ تو ہم نے دیکھا کہ "بسم اللہ فی الوضوء" میں کسی چیز کا ایجاب مذکور نہیں ہے جیسا کہ نکاح اور بیوع میں ہے۔

پس بسم اللہ قاعدہ مذکورہ کے تحت نہ آئی اور بسم اللہ وضو کے ارکان میں کوئی رکن بھی نہیں جیسا کہ تکبیر نماز میں اور تلبیہ حج میں رکن ہیں تو اس کا حکم ارکان والا بھی نہ ہوا تو اس سے ان لوگوں کی بات غلط ہوگئی جو یہ کہتے ہیں کہ یہ وضو کی ضروری معمول

بہا چیزوں سے ہے۔

ایک اشکال:

ذبح کے وقت بسم اللہ ضروری ہے جس نے بسم اللہ جان بوجھ کر ترک کر دی اس کا ذبیحہ نہ کھایا جائے گا پس وضو میں بھی بسم اللہ کا حکم ذبیحہ والا ہے۔

حل اشکال:

تسمیہ عندالوضو کو تسمیہ عندالذبح پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ علت مشترک نہیں اس کی تفصیل یہ ہے تسمیہ کے عمداً ترک کے متعلق فقہاء کا اختلاف ہے امام مالک عمد و نسیان میں متروک التسمیہ کو حرام کہتے ہیں نمبر۲: حنابلہ و شوافع ہر دو صورت میں حلال کہتے ہیں نمبر۳: احناف عمداً میں ناجائز قرار دیتے ہیں پس جن کے ہاں وہ ذبیحہ حلال ہے تو پھر ترک تسمیہ عمداً وضو میں بھی وضو کو باطل نہ کرے گا رہے وہ لوگ جو عمد میں حلال نہیں کہتے مگر نسیان میں حلال کہتے ہیں خواہ ذبح کرنے والا مسلم ہو یا کتابی۔ اب جن کے ہاں تسمیہ ذبیحہ میں واجب ہے تو وہ تفاوت ملت کے لئے ہے پس اگر اس نے ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو وہ ان ملت والوں سے ہے جن کا ذبیحہ حلال ہے اور اگر نہ لیا تو وہ ایسے مذہب والوں میں سے ہے جن کا ذبیحہ کھایا نہیں جاتا اور یہاں وضو میں تسمیہ تفاوت ملت کے لئے نہیں بلکہ اسباب نماز میں سے ایک سبب کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی قسم سے ہے اسباب صلاۃ میں ستر عورت' طہارت مکان' استقبال قبلہ وغیرہ ہیں ان میں سے کسی میں بھی بسم اللہ واجب نہیں اگر اس نے ستر عورت کو اختیار کر لیا مگر بسم اللہ نہ پڑھی تو اسے کوئی فرق نہ پڑے گا پس وضو میں بسم اللہ واجب نہ ہوگی کیونکہ یہ بھی اسباب صلاۃ سے ہے۔ جس آدمی نے طہارت حاصل کی مگر بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کی طہارت میں قطعاً فرق نہ ہوگا خواہ طہارت مکان ہو یا کپڑے ہو۔ طہارت وضو کا بھی یہی حکم ہے یہ امام ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ ومحمدؒ کا قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ لِلصَّلَاةِ مَرَّةً مَرَّةً وَثَلَاثًا ثَلَاثًا

نماز کے لئے ایک ایک بار اور تین تین بار وضو کرنا

خلاصۃ المرام: وضو کے اعضاء کو دھونے کے متعلق دو قول ہیں۔

نمبر۱: تین مرتبہ دھونا مسنون ہے اس سے کم خلاف سنت ہے۔

نمبر۲: ائمہ ثلاثہ اور جمہور کے ہاں تین مرتبہ مسنون دو مرتبہ مباح اور ایک مرتبہ فرض ہے۔

روایات قول اول:

۱۰۹ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ ؛ أَوْ

خَالِدُ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ (عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۱۰۹: عبدخیر حضرت علیؓ کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور پھر فرمایا یہ جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے۔

اللُّغَاتُ: طهور۔ یہاں وضو کے معنی میں ہے۔اس کا معنی طہارت و پاکیزگی بھی ہے۔

تخریج : نسائی فی الطهارة باب۷۳' مسند احمد ۱۳۵/۱' ابن ابی شیبه ۸/۱ ترمذی فی الطهارة باب ۳٤' حدیث نمبر ٤٤'
مگر الفاظ یہ ہیں۔عن علی ان النبی ﷺ توضاء ثلاثا ثلاثا"

۱۱۰ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۱۰: ابوحیہ وادعی نے حضرت علی مرتضیٰؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔

تخریج : ترمذی ۱۷/۱

۱۱۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ (رَأَيْتُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ تَوَضَّآ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَقَالَا :هٰكَذَا كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۱۱۱: شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی و عثمان ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے تین مرتبہ اعضاء دھو کر وضو کیا اور دونوں نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے۔

تخریج : ابن ماجه فی الطهارة باب٤٦' بخاری فی الوضوء باب ٢٤

۱۱۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۱۱۲: ھیثم بن جمیل کہتے ہیں کہ ہمیں ابن ثوبان نے بیان کیا اور انہوں نے اپنی اسناد سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ (عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ هٰكَذَا).

۱۱۳: عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے تین تین مرتبہ اعضاء کو دھویا اور فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ٢٤' مسلم فی الطهارة حدیث نمبر۳

۱۱۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُبَيْعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا) فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً .

۱۱۴: حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو کیا۔ ان آثار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۹/۱' دارقطنی فی السنن ۸۹/۱۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھونا ثابت ہوتا ہے فرضیت کی طرف ایک اشارہ بھی نہیں ملتا اور نہ ایک ایک مرتبہ کا تذکرہ روایات میں نہ ہوتا۔

قول ثانی سے متعلق پانچ روایات ہیں جن میں ایک مرتبہ کا تذکرہ ہے۔

۱۱۵ : حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً).

۱۱۵: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک ایک مرتبہ وضو کرتے دیکھا۔

تخریج: ابن ماجہ فی الطہارۃ باب ٤٥' ترمذی فی الطہارۃ باب ٣٢۔

۱۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً أَوْ قَالَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً).

۱۱۶: عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ابن عباس ؓ فرمانے لگے کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ بتلا دوں (انہوں نے کہا کیوں نہیں تو فرمایا آپ ﷺ کا وضو) ایک ایک مرتبہ تھا یا اس طرح فرمایا آپ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا یعنی اعضائے وضو کو دھویا۔

تخریج : ابن ماجہ فی الطہارۃ باب ٤٥' ترمذی فی الطہارۃ باب ٣٢

۱۱۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ (تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً).

۱۱۷: مجاہد کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔

تخریج : ابن ماجه فی الطهارة باب ٤٧۔

۱۱۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ أَبِیْ نَجِیْحٍ ، ثُمَّ ذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۱۸: ابن ابی نجیح نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۱۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ وَابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِیْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ (رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَرَأَیْتُهٗ غَسَلَ مَرَّةً مَرَّةً) فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ؛ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا کَانَ مِنْهُ مِنْ وُضُوْئِهٖ ثَلَاثًا ثَلَاثًا إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ لَا الْفَرْضِ ۔

۱۱۹: ابورافع منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو تین تین مرتبہ وضو کرتے اور آپ کو ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوتے دیکھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے ان مروی روایات سے یہ ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ ﷺ کا جو وضو تین تین مرتبہ ہے وہ فضیلت کے حصول کے لئے ہے فرض کی ادائیگی کے لئے نہیں۔

تخریج : سنن دارقطنی ۸۱/۱۔

حاصل روایات: ان روایات سے ایک ایک مرتبہ دھونا ثابت ہوتا ہے اگر تین سے کم کی اجازت نہ ہوتی تو ایک ایک کا تذکرہ آپ کے قول و عمل میں نہ ملتا پس اس سے ثابت ہوا کہ تین تین مرتبہ دھونا فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے ہے فرض نہیں اور ایک ایک مرتبہ فرض ہے کہ اس سے کم ثابت نہیں۔

البتہ ترمذی نسائی کی روایت: فمن زاد او نقص فقد ظلم و تعدیٰ۔ اس کا مطلب مرۃ مرۃ والی روایات کو سامنے رکھ کر تین پر اضافہ کرنے والا ظلم و تعدی کرنے والا ہے یا شرط کے ہر ایک فعل کا جزاء کے ایک ایک فعل سے تعلق ہے من زاد کا تعلق تعدی سے اور نقص کا تعلق ظلم سے ہے کہ جس نے تین پر اضافہ کیا وہ حد سے آگے بڑھا اور جس نے کم کیا اس نے اپنے ثواب میں کمی کی۔ (واللہ اعلم) یہ ثانی تاویل روایت ابوداؤد باب ۵۲ نمبر ۱۳۵ میں موجود ہے روایت نمبر ۱۶۷ ملاحظہ ہو۔

بَابُ فَرْضِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِی الْوُضُوْءِ

سر کے مسح کی فرض مقدار

خلاصۃ المرام: سر کے مسح کی کتنی مقدار وضو میں فرض ہے اس میں دو قول ہیں۔

نمبر۱: امام مالکؒ ودیگر ائمہ کے نزدیک تمام سر کا مسح فرض ہے۔
نمبر۲: دوسرا قول ائمہ ثلاثہ اور جمہور محدثین وفقہاء کا ہے کہ تمام سر کا مسح تو مسنون ہے اور کمال فضیلت ہے البتہ بعض حصہ کا مسح فرض ہے۔

قول اوّل کے سلسلہ کی روایات

۱۲۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَعَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ بِيَدِهٖ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلَاةِ مَاءً فَبَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِيَدِهٖ إِلَى مُؤَخَّرِ الرَّأْسِ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى مُقَدَّمِهٖ) .قَالَ مَالِكٌ: هٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ ، وَأَعَمُّهُ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ .

۱۲۰: حضرت عبداللہ بن زید مازنیؓ کہتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز کے لئے وضو کے دوران ہاتھ میں پانی لیا اور سر کے اگلی جانب سے ہاتھ رکھ کر پھر اپنے ہاتھوں کو سر کے پچھلی جانب لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو سر کی اگلی جانب کی طرف لوٹایا۔ امام مالک اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں یہ ان تمام روایات میں اعلیٰ روایت ہے اور مسح رأس کے سلسلہ میں عام ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۳۸' مسلم فی الطھارة حدیث۱۸' ابو داؤد فی الطھارة باب۵۱' ترمذی فی الطھارة باب۲٤' نسائی فی الطھارة باب۷۹' ابن ماجه فی الطھارة باب۵۱' مالك فی الطھارة حدیث۱' مسند احمد ۳۹/۳۸/٤۔

۱۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أُبَيٌّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ (رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ مِنْ مُقَدَّمِ عُنُقِهٖ).

۱۲۱: طلحہ بن مصرف اپنے والد اور مصرف اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے سر کے اگلی جانب سے مسح شروع کیا یہاں تک کہ گدی تک پہنچے جو گردن کا بالائی حصہ ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارة باب۵۱' مسند احمد ٤۸۱/۳' مصنف ابن ابی شیبه ۱۶/۱۔

۱۲۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۱۲۲: عبدالوارث بن سعید نے لیث سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۲۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ (عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ أَرَاهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ، وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ مِنْهُ بَدَأَ). فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلٰى أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ كُلِّهِ وَاجِبٌ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلَاةِ ، لَا يُجْزِءُ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا الَّذِيْ فِيْ آثَارِكُمْ هٰذِهِ إِنَّمَا هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ كُلَّهُ فِيْ وُضُوْئِهِ لِلصَّلَاةِ فَهٰكَذَا نَأْمُرُ الْمُتَوَضِّءَ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ فِيْ وُضُوْئِهِ لِلصَّلَاةِ وَلَا نُوْجِبُ ذٰلِكَ بِكَمَالِهِ عَلَيْهِ فَرْضًا .وَلَيْسَ فِيْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ لِأَنَّهُ فَرْضٌ فَقَدْ رَأَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا لَا أَنَّ ذٰلِكَ فَرْضٌ لَا يُجْزِءُ أَقَلُّ مِنْهُ ، وَلٰكِنْ مِنْهُ فَرْضٌ وَمِنْهُ فَضْلٌ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْآثَارِ الدَّالَّةِ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ فِي الْفَرْضِ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ عَلٰى بَعْضِهِ مَا قَدْ ـ

۱۲۳: ابوازھر بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھلایا جب وہ مسح سر تک پہنچے تو انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے سر کے اگلی جانب رکھا پھر ان کو گزارتے ہوئے گردن تک پہنچے پھر ان کو اسی مقام کی طرف پھیرتے ہوئے لوٹایا جہاں سے شروع کیا تھا۔ بعض علماء کا مسلک ہے کہ نماز کے وضو میں تمام سر کا مسح فرض ہے۔ اس میں سے کسی حصہ کا ترک جائز نہیں ہے۔ انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا اور ان سے دیگر علماء نے اختلاف کرتے ہوئے کہا مندرجہ پیش کردہ آثار میں سے صرف اس قدر بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز کے وضو میں تمام سر پر مسح کیا پس ہم بھی وضو کرنے والے کو کہتے ہیں کہ وہ بھی نماز کے وضو میں اس کو اختیار کرے۔ مگر ہم تمام سر کے مسح کو فرض قرار نہیں دیتے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے عمل میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ جو اس بات کو ثابت کرے کہ آپ ﷺ نے تمام سر کا مسح اس لئے کیا کہ وہ فرض ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا مگر اس لئے نہیں کہ تین تین مرتبہ وضو فرض ہے اور اس سے کم جائز نہیں بلکہ اس لئے کہ اس کا کچھ حصہ ایک بار دھونا فرض ہے۔ اس سے کم جائز نہیں بلکہ اس لئے کہ اس میں سے کچھ ایک بار دھونا فرض ہے اور تین مرتبہ دھونا باعث فضیلت ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی روایات بھی وارد ہیں کہ جن سے اس فریق کا مؤقف ثابت ہوتا ہے جو اس طرف گئے ہیں کہ مسح سر میں بعض حصہ فرض ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۵۱'

حاصل روایات : مذکورہ بالا روایات سے سر کی اگلی جانب سے لے کر گدی تک مسح میں استیعاب ثابت ہو رہا ہے چنانچہ امام مالکؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ پورے سر کا مسح فرض ہے جیسا کہ ظاہر روایات بتلا رہا ہے اس میں سے کسی حصہ کا ترک نہ کرنا اس کی فرضیت کو ظاہر کرتا ہے۔

دلیل کا جواب:

ان روایات میں نماز کے لئے کئے جانے والے وضو میں تمام سر کا مسح ثابت ہو رہا ہے ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ نماز کے لئے وضو کرنے والا ایسا کرے مگر ان آثار میں سے کوئی اثر بھی فرضیت کو ثابت نہیں کرتا ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا مگر وہ اس بناء پر نہیں کہ وہ فرض ہے کہ اس سے کم تر جائز نہ ہو بلکہ اس میں سے کچھ فرض اور کچھ زائد ہے جو کمال فضیلت کے حصول کے لئے ہے۔ اسی وجہ سے ایک ایک مرتبہ بھی ثابت ہے جو کہ فرض ہے اس سے کم ثابت نہیں بالکل اسی طرح آپ ﷺ سے ایسے آثار ثابت ہیں جن میں سر کے مسح کی وہ مقدار جو کہ فرض ہے وہ مذکور ہے اور وہ بعض حصہ سر ہے معلوم ہوا کہ بعض فرض ہے۔

قول دوم کے سلسلہ کی روایات

۱۲۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ ۔

۱۲۴: عمرو بن وہب ثقفی نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور آپ ﷺ کے سر پر عمامہ تھا پس اپنے عمامہ کو چھوا (پیچھے کی طرف ہٹایا) اور اپنے سر کے اگلے حصہ پر مسح کیا۔

تخریج : مسلم فی الطھارۃ حدیث ۸۳، مگر اس میں الفاظ کا معمولی فرق ہے "توضا" فمسح ناصیته وعلی العمامه وعلی الخفین"

۱۲۵ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَفَعَهٗ إِلَيْهِ قَالَ (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ ، فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَقَدْ ذَكَرَ النَّاصِيَةَ بِشَيْءٍ). فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى بَعْضِ الرَّأْسِ وَهُوَ النَّاصِيَةُ ، وَظُهُوْرُ النَّاصِيَةِ دَلِيْلٌ أَنَّ بَقِيَّةَ الرَّأْسِ حُكْمُهٗ حُكْمُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ ، لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ الْحُكْمُ قَدْ ثَبَتَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ لَكَانَ كَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا وَقَدْ غُيِّبَتِ الرِّجْلَانِ فِيْهِمَا وَلَوْ كَانَ بَعْضُ الرِّجْلَيْنِ بَادِيًا ، لَمَا أَجْزَأَهٗ أَنْ يَغْسِلَ مَا ظَهَرَ مِنْهُمَا وَيَمْسَحَ عَلٰى مَا غَابَ مِنْهُمَا فَجَعَلَ حُكْمَ مَا غَابَ مِنْهُمَا مُضَمَّنًا بِحُكْمِ مَا بَدَا مِنْهُمَا فَلَمَّا وَجَبَ غَسْلُ الظَّاهِرِ وَجَبَ غَسْلُ الْبَاطِنِ فَكَذٰلِكَ الرَّأْسُ لَمَّا وَجَبَ مَسْحُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ ، ثَبَتَ أَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ مَسْحُ مَا بَطَنَ مِنْهُ لِيَكُوْنَ حُكْمُ كُلِّهٖ حُكْمًا وَاحِدًا كَمَا كَانَ حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ إِذَا غُيِّبَتْ

بَعْضُهَا فِی الْخُفَّیْنِ حُکْمًا وَاحِدًا .فَلَمَّا اکْتَفَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی هٰذَا الْاَثَرِ یَمْسَحُ النَّاصِیَةَ عَلٰی مَسْحِ مَا بَقِیَ مِنَ الرَّأْسِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْفَرْضَ فِیْ مَسْحِ الرَّأْسِ هُوَ مِقْدَارُ النَّاصِیَةِ وَأَنَّ مَا فَعَلَهُ فِیْمَا جَاوَزَ بِهِ النَّاصِیَةَ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ كَانَ دَلِیْلًا عَلَى الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ حَتّٰی تَسْتَوِیَ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ ، فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طُرُقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَیْنَا الْوُضُوْءَ یَجِبُ فِیْ أَعْضَاءٍ .فَمِنْهَا مَا حُكْمُهُ أَنْ یُغْسَلَ ، وَمِنْهَا مَا حُكْمُهُ أَنْ یُمْسَحَ .فَأَمَّا مَا حُكْمُهُ أَنْ یُغْسَلَ فَالْوَجْهُ وَالْیَدَانِ وَالرِّجْلَانِ فِیْ قَوْلِ مَنْ یُوْجِبُ غَسْلَهُمَا .فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ مَا وَجَبَ غَسْلُهُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهٖ كُلِّهٖ وَلَا یُجْزِءُ غَسْلُ بَعْضِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ وَكُلَّمَا كَانَ مَا وَجَبَ مَسْحُهُ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ الرَّأْسُ .فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهُ أَنْ یُمْسَحَ كُلُّهُ كَمَا تُغْسَلُ تِلْكَ الْأَعْضَاءُ كُلُّهَا ، وَقَالَ آخَرُوْنَ یُمْسَحُ بَعْضُهُ دُوْنَ بَعْضِهٖ.فَنَظَرْنَا فِیْ حُكْمِ الْمَسْحِ كَیْفَ هُوَ ؟ فَرَأَیْنَا حُكْمَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّیْنِ قَدْ اُخْتُلِفَ فِیْهِ .فَقَالَ قَوْمٌ یُمْسَحُ ظَاهِرُهُمَا دُوْنَ بَاطِنِهِمَا ، وَقَالَ آخَرُوْنَ یُمْسَحُ ظَاهِرُهُمَا دُوْنَ بَاطِنِهِمَا .فَكُلٌّ قَدْ اتَّفَقَ أَنَّ فَرْضَ الْمَسْحِ فِیْ ذٰلِكَ هُوَ عَلٰی بَعْضِهِمَا دُوْنَ مَسْحِ كُلِّهِمَا .فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ أَنْ یَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ مَسْحِ الرَّأْسِ ، هُوَ عَلٰی بَعْضِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ ، قِیَاسًا وَنَظَرًا ، عَلٰی مَا بَیَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ؛ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَیْضًا مَا یُوَافِقُ ذٰلِكَ .

۱۲۵: عمرو بن مصعب نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ نے نماز کے لئے وضو کیا پس آپ نے اپنے عمامہ پر مسح فرمایا اور انہوں نے کچھ ناصیہ کا بھی ذکر کیا ہے۔اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک کے بعض حصہ پر مسح فرمایا اور وہ پیشانی والا حصہ ہے اور پیشانی کا ظاہر ہونا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ سر کے بقیہ حصے کا حکم وہ پیشانی کے ظاہر حصہ جیسا ہے کیونکہ اگر عمامہ پر مسح سے حکم ثابت ہو جاتا تو پھر اس کا حکم موزوں کے مسح جیسا ہوتا اور وہاں تو موزوں میں پاؤں چھپے ہوتے ہیں اگر بالفرض دونوں پاؤں کا بعض حصہ ظاہر ہو تو اس کے لئے جائز نہیں کہ ان کے ظاہر حصہ کو وہ دھوئے اور اس میں سے جو غائب ہو اس پر مسح کرے تو اس میں سے جو حصہ غائب ہوتا ہے تو اس کے حکم کو ان دونوں پاؤں سے ظاہر ہو جانے والے حصہ سے ملا دیا۔ پس جب کہ اس کے ظاہر کا دھونا لازم ہوا تو باطن کا دھونا بھی لازم ہوا۔ پس اسی طرح سر کے سلسلہ میں جب ظاہر ہونے والے حصہ کے مسح کو لازم قرار دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ وہ حصہ جو اس میں سے چھپا ہے اس پر مسح جائز نہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ پوشیدہ حصہ کا مسح جب جائز نہیں تو

چھپے ہوئے حصہ کا مسح بھی جائز نہیں تا کہ تمام کا حکم یکساں ہو جیسا کہ دونوں پاؤں کا کچھ حصہ موزوں میں چھپا دیا جائے تو ایک حکم رکھتا ہے۔ پس جناب نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں فقط پیشانی کے مسح پر بقیہ سر پر مسح کی بجائے اکتفاء کیا تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ سر کے مسح میں فرض مسح کی مقدار پیشانی کی مقدار ہے اور دیگر آثار میں آپ نے اس سے تجاوز کر کے بقیہ سمیت تمام کا مسح کیا ہے وہ فضیلت کی دلیل ہے نہ کہ وجوب کی تا کہ اس باب میں آنے والے آثار وروایات کا حکم یکساں ہو جائے اور ان میں اضافہ نہ رہے۔ پھر غور وفکر کے انداز سے ہم نے دیکھا کہ وضو چند اعضاء میں لازم ہے ان میں بعض اعضاء وہ ہیں جن کا حکم یہ ہے کہ ان کو دھویا جائے اور بعض وہ ہیں جن کا حکم مسح کا ہے۔ جن اعضاء کو دھونے کا حکم دیا وہ چہرہ' بدن اور دونوں پاؤں ہیں اور یہ ان حضرات کے قول کے مطابق ہے جو ان کے دھونے کو فرض مانتے ہیں مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جن کو دھونا ضروری ہے تو ان میں تمام عضو کا دھونا ضروری ہے اور یہ قطعاً جائز نہیں کہ کچھ کو دھولیا اور کچھ کو چھوڑ دیا اور ان میں سے جن کا مسح واجب ہے وہ سر ہے۔ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ اس کا حکم یہ ہے کہ تمام سر پر مسح کیا جائے جیسا کہ اعضاء مغسولہ میں تمام کو دھویا جاتا ہے اور دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ بعض کا مسح کیا جائے گا اور بعض کو چھوڑ دیا جائے گا۔ اب ہم نے ان چیزوں پر غور کیا جن میں مسح کا حکم ہے کہ ان کی کیفیت کیا ہے چنانچہ ہم نے مسح موزوں پر مسح کو دیکھا اس میں یہ اختلاف ہے کہ ایک جماعت کہتی ہے کہ ان کے ظاہر اور باطن دونوں پر مسح کیا جائے گا اور دوسری جماعت کہتی ہے کہ ان کے ظاہر پر تو مسح کیا جائے مگر ان کے نچلے حصہ کو چھوڑ دیا جائے گا پھر ان میں سے ہر ایک کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مقدارِ مسح جو کہ فرض ہے وہ اس کا بعض حصہ ہے دونوں موزوں کے تمام پر مسح لازم نہیں۔ پس نظر وفکر اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ سر کے مسح کا بھی یہی حکم ہو اور وہ بعض حصہ ہے تمام نہیں۔ یہی قیاس ونظر چاہتا ہے جیسا کہ ہم نے وضاحت کر دی اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد بن حسن رحمہم اللہ کا مذہب ہے اور جناب نبی اکرم ﷺ کے بعد والوں (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ) سے بھی ایسی روایات وارد ہیں جو اس کے موافق ہیں۔

تخریج : مسلم فی الطهارة روایت ۸۳'

حاصلِ روایات: ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کے کچھ حصہ پر مسح کیا اور وہ ناصیہ ہے اور ناصیہ کا ظاہر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ بقیہ سر کا وہی حکم ہے جو سر کے ظاہر حصہ (ناصیہ) کا ہے۔

مسح علی العمامہ سے صورتِ استدلال:

مسح علی العمامہ کا حکم اگر ثابت ہوتا تو وہ مسح علی الخفین کی طرح ہوتا مگر وہ اس طرح تو نہیں کیونکہ مسح خفین میں دونوں پاؤں بالکل غائب ہیں اور یہاں پگڑی سے ناصیہ کی مقدار حصہ کھلا ہوا ہے اگر مسح خفین میں کچھ حصہ پاؤں کا ظاہر ہوتا تو یہ قطعاً درست نہ تھا کہ پاؤں کے ظاہر حصہ کو دھولیا جائے اور خفین میں غائب پر مسح کیا جائے اور دونوں میں غائب کے حکم کو ظاہر کے حکم سے ملا ہوا بنا دیا جاتا جب ظاہر کا دھونا واجب ہوا تو اندر کا دھونا بھی واجب ہوا پس مسح راس میں اسی طرح جب ظاہر ہونے والے حصہ پر

مسح واجب ہے تو یہ ثابت ہوا کہ اندر والے حصہ پر مسح جائز نہیں تا کہ حکم ایک جیسا رہے جیسا کہ مسح خفین میں پاؤں کا حکم تھا کہ جب اس کا بعض حصہ خفین میں غائب کر دیا گیا تو حکم کی یکسانیت کے لئے مسح کا حکم دیا گیا پس مسح علی العمامہ والے حصہ سے استدلال تو درست نہ ہوا کہ تمام سر کو دھو دیا جائے جیسا پورے پاؤں کو دھویا جاتا ہے اور آپ ﷺ نے پورے سر کو کبھی نہیں دھویا۔

مسح ناصیہ والے حصہ سے استدلال:

کیا جائے تو کوئی اشکال نہیں ہوتا بلکہ یہ کہہ سکتے ہیں ناصیہ پر مسح فرض ہے اور زائد کمال فضیلت ہے کیونکہ اس ارشاد میں جب ناصیہ پر اکتفاء ہے تو مقدار فرض یہی ہے اس سے زائد مقدار جو آثار میں وارد ہے فضل کی دلیل ہے وجوب کی نہیں اس سے روایات کا تضاد ختم ہو جاتا ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر غور کریں تو اعضاء وضو دو طرح کے ہیں نمبر ۱ مغسولہ نمبر ۲ ممسوحہ اعضاء مغسولہ یہ ہیں چہرہ' دونوں ہاتھ' دونوں پاؤں۔ اعضاء ممسوحہ سر ہے۔

اعضاء مغسولہ کے متعلق اتفاق ہے کہ جب دھونا لازم ہو تو تمام کو دھویا جائے یہ نہیں کہ بعض کو دھولیا اور بعض پر مسح کر لیا۔

اور اعضاء ممسوحہ میں سر ہے تو اس کے متعلق امام مالکؒ نے پورے سر کا مسح لازم کیا جیسا کہ پورے عضو کو دھویا جاتا ہے اور بقیہ ائمہ نے بعض حصہ کا مسح کرنے کا حکم دیا۔

اب مسح پر غور کیا کہ اس کی کیفیت کیا ہے؟ تو مسح علی الخفین پر ہماری نگاہ پڑی مگر وہ مختلف فیہ ہے بعض نے ظاہر پر مسح کا حکم دیا اور باطن پر بھی اور دوسروں نے کہا ان کے ظاہر پر مسح کرے باطن پر نہیں مگر سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بعض پر مسح فرض ہے تمام پر نہیں پس غور و فکر کے بعد ہم کہتے ہیں کہ مسح رأس کا حکم بھی اسی طرح ہے کہ وہ بعض پر ہے بعض کو چھوڑ کر۔ قیاس و نظر کا یہی تقاضا ہے جیسا ہم کہہ آئے امام ابوحنیفہؒ وابی یوسفؒ و محمد بن الحسنؒ کا یہی قول ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ بات مروی ہے اثر ملاحظہ ہو۔

۱۲۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَۃَ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِیْہِ أَنَّہٗ کَانَ یَمْسَحُ بِمُقَدَّمِ رَأْسِہٖ اِذَا تَوَضَّأَ .

۱۲۶: حضرت سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ وہ جب وضو کرتے سر کے اگلے حصہ یعنی ناصیہ پر مسح کرتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ۔ ۱/۱۶

بَابُ حُكْمِ الْأُذُنَيْنِ فِي وُضُوْءِ الصَّلَاةِ

وضو میں کانوں کا حکم

امام طحاوی نے اس باب میں کیفیت مسح علی الاذنین کو بیان کیا ہے اس میں معروف دو قول ہیں نمبر ا عامر شعبی ابن سیرین اور نخعیؒ وغیرہ کا ہے کہ اگلا حصہ چہرے کے ساتھ دھلنے کے حکم میں ہے اور پچھلا حصہ سر کے ساتھ مسح کے حکم میں ہے۔

نمبر ۲ دوسرا قول ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا ہے کہ کان سر کے ساتھ مسح کے حکم میں ہیں۔

قول اول کی دلیل روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے:

۱۲۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ أَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ؟ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ. فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا ذَكَرَ فِيْهِ أَنَّهُ أَخَذَ حَفْنَةً هِيَ مِلْءُ الْكَفَّيْنِ مِنْ مَاءٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَصَكَّ أَيْ ضَرَبَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ الثَّانِيَةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ الثَّالِثَةُ ، ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ أَيْ جَعَلَ إِبْهَامَيْهِ فِي الْأُذُنَيْنِ كَاللُّقْمَةِ فِي الْفَمِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَصَبَّهَا عَلٰى نَاصِيَتِهِ ثُمَّ أَرْسَلَهَا تَسْتَنُّ أَيْ تَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا وَالْيُسْرٰى مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُوْرَ أُذُنَيْهِ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْأَثَرِ ، فَقَالُوْا : مَا أَقْبَلَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْوَجْهِ يُغْسَلُ مَعَ الْوَجْهِ ، وَمَا أَدْبَرَ مِنْهُمَا فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مَعَ الرَّأْسِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مُقَدَّمُهُمَا وَمُؤَخَّرُهُمَا مَعَ الرَّأْسِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ۔

۱۲۷: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب تشریف لائے اور وہ پیشاب سے فارغ ہوئے تھے انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی تھا اور فرمانے لگے اے ابن عباس! کیا میں تمہارے سامنے اسی طرح وضو نہ کروں جس طرح میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے پایا میں نے کہا کیوں نہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں پھر انہوں نے طویل روایت نقل کی جس میں تذکرہ ہے کہ انہوں نے پانی سے اپنے دو چلو بھرے پھر ان کو اپنے چہرے پر مارا پھر دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ بھی اسی طرح کیا پھر انہوں نے اپنے دونوں

انگوٹھے اس طرح کئے جیسے منہ میں لقمہ ڈالتے وقت کرتے ہیں اور ان کو اپنے دونوں کانوں کے اگلے حصہ میں ڈالا پھر اپنے دائیں ہاتھ میں پانی لے کر اپنی پیشانی پر ڈالا پھر اسے چہرے پر بہنے کے لئے چھوڑ دیا پھر اپنا دایاں ہاتھ تین مرتبہ کہنی سمیت دھویا اور بایاں بھی اسی طرح دھویا پھر اپنے سر پر مسح کیا اور اپنے کانوں کی پچھلی جانب مسح کیا۔ بعض علماء کا اس روایت پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ کانوں کا جو حصہ سامنے کی جانب ہے اس کا حکم تو چہرے والا ہے اسے چہرے کے ساتھ دھویا جائے گا اور جو اس میں سے پچھلا حصہ ہے اس کا حکم سر والا ہے اس کا سر کے ساتھ مسح کریں گے۔ علماء کی دوسری جماعت نے اس سلسلہ میں ان سے اختلاف کیا ہے اور انہوں نے کہا دونوں کان سر سے ہیں ان کے اگلے اور پچھلے حصہ پر سر کے ساتھ ہی مسح کیا جائے گا۔ انہوں نے ان روایات سے دلیل لی ہے۔

اللغات: اراق الماء۔ پیشاب کرنا۔ حفنة دونوں چلو جمع کرنا۔ صك۔ چہرے پر مارنا۔ القم ابهاميه۔ دونوں انگوٹھوں کو لقمہ لینے کی طرح بنانا۔ صب۔ بہنا۔ بہانا۔ تستن۔ ٹپک کر بہنا۔ ظهور اذن۔ کان کا پچھلا حصہ۔

تخریج: ابو داؤد فی الطهارة باب ۵۱' مسند احمد ۸۳/۱

حاصل روایات: کانوں کا اگلا حصہ چہرہ کے ساتھ دھویا اور صاف کیا اور پچھلا حصہ سر کے مسح کے ساتھ مسح کیا اس سے ثابت ہوا کہ سامنے کا حکم چہرے والا اور مؤخر کا حکم سر والا ہے۔

جواب دلیل:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف خود ان کا فتویٰ آئندہ سطور میں مذکور ہے جو کہ ان کی روایت کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے فتدبر۔

قول ثانی کے دلائل

کانوں کا مسح کیا جائے گا۔

۱۲۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ (عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ، وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ).

۱۲۸: شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے وضو کیا اور اپنے سر پر اور دونوں کانوں کے اگلے اور پچھلے حصہ پر مسح کیا اور فرمایا اسی طرح میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الطهارة باب ۵۱ روایت ۱۰۸'۱۰۹

۱۲۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ

أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ).

۱۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے سر اور دونوں کانوں پر مسح کیا۔

۱۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ مَرَّةً وَاحِدَةً .

۱۳۰: عبدالعزیز نے بیان کیا انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح کی روایت نقل کی البتہ اس میں فرمایا مرة واحدة۔ کہ مسح ایک مرتبہ کیا۔

۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ ، قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ، ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِ يَكْرِبَ يَقُوْلُ (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهٖ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِیْ مِنْهُ بَدَأَ وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً).

۱۳۱: حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا جب آپ مسح راس تک پہنچے تو آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو سر کے اگلی جانب رکھا پھر ان کو گزارتے ہوئے گردن تک لائے پھر ان کو لوٹاتے ہوئے اسی جگہ لے گئے جہاں سے شروع کیا تھا اور اپنے کانوں کے ظاہر و باطن کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۵۱ روایت نمبر ۱۲۱

۱۳۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِیْ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِی الْأَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ (رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَأُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا وَخَارِجَهُمَا).

۱۳۲: عباد بن تمیم انصاری اپنے والد تمیم انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور اپنے سر اور کانوں کے اندر باہر کا مسح کیا۔

تخریج : تاریخ البخاری، احمد، ابن ابی شیبه و الطبرانی۔

۱۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا أَبِیْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا حَبِيْبُ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ وَهُوَ حَبِيْبُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ جَدِّ

حَبِیْبٍ هٰذَا ، قَالَ : (رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أُتِیَ بِوَضُوْءٍ فَدَلَکَ أُذُنَیْهِ حِیْنَ مَسَحَهُمَا).

۱۳۳: حبیب کے دادا عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا آپ نے کانوں کا مسح کرتے ہوئے دونوں کانوں کو مَلا۔

۱۳۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَی بْنِ أَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ (أَنَّ رَجُلًا أَتٰی نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَیْفَ الطُّهُوْرُ؟ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ أُصْبُعَیْهِ السَّبَّاحَتَیْنِ أُذُنَیْهِ فَمَسَحَ بِإِبْهَامَیْهِ ظَاهِرَ أُذُنَیْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَیْنِ بَاطِنَ أُذُنَیْهِ).

۱۳۴: عمرو بن شعیب اپنے دادا یعنی عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا وضو کس طرح کریں گے؟ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا پس آپ نے اپنے دونوں کانوں میں اپنی دونوں سبابہ انگلیاں داخل فرمائیں اور انگوٹھوں سے کان کے باہر کی جانب اور شہادت والی انگلیوں سے اندرونی حصہ کا مسح کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۵۲ روایت ۱۳۵' نسائی فی الطهارة باب ۸۴' ابن ماجه فی الطهارة باب۴۸'

۱۳۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَیْهِ مَعَ الرَّأْسِ، وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ).

۱۳۵: ابو امامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور سر کے ساتھ دونوں کانوں کا بھی مسح کیا اور فرمایا: **الاذنان من الراس** کہ کان سر کا حکم رکھتے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۵۱' حدیث نمبر۱۲۴' ترمذی فی الطهارة باب ۲۹ حدیث نمبر۳۷' ابن ماجه فی الطهارة باب۵۳ حدیث نمبر۴۴۴'سنن دارقطنی ۱۰۳/۱' سنن کبرٰی بیهقی ۶۶/۱۔

۱۳۶ : حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ ، عَنِ الرُّبَیِّعِ ابْنَةِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ رَأْسَهٗ عَلٰی مَجَارِی الشَّعْرِ وَمَسَحَ صُدْغَیْهِ وَأُذُنَیْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا).

۱۳۶: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاں وضو کیا اور اپنے سر پر بالوں کے مقامات پر مسح کیا اور دونوں کنپٹیوں پر اور کانوں کے اندر و باہر کی جانب مسح کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۵۱ روایت ۱۲۸' ترمذی فی الطهارة باب۲۶ روایت نمبر۳۴' ابن ماجه فی الطهارة

باب ٥١ روایت ٤٣٨'

١٣٧ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِیُّ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیُّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ اَیُّوْبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِی ابْنُ عَجْلَانَ ، ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ .

١٣٧: سعید کہتے ہیں کہ ابن عجلان نے مجھے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

١٣٨ : حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِیُّ قَالَ :ثَنَا عَمِّیْ اَبُو الْاَسْوَدِ ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ بَکْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ .

١٣٨: بکر بن مضر کہتے ہیں کہ مجھے ابن عجلان نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی۔

١٣٩ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ .

١٣٩: ہمام کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن عجلان نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

١٤٠ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ ، قَالَ :اَنَا شَرِیْكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الرُّبَیِّعِ قَالَتْ : (اَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ ظَاهِرَ اُذُنَیْهِ وَبَاطِنَهُمَا).

١٤٠: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء کہتی ہیں کہ ہمارے ہاں جناب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے وضو کیا پس اپنے کانوں کے ظاہر و باطن پر مسح کیا۔

تخریج : مسند احمد ٣٥٩/١ ترمذی ١٥/١ ابن ماجه ٣٥/١

١٤١ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الرُّبَیِّعِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ حُکْمَ الْاُذُنَیْنِ مَا اَقْبَلَ مِنْهُمَا وَمَا اَدْبَرَ مِنَ الرَّأْسِ ، وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ بِذٰلِكَ ، مَا لَمْ تَتَوَاتَرْ بِمَا خَالَفَهٗ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَیْنَاهُمْ لَا یَخْتَلِفُوْنَ أَنَّ الْمُحْرِمَةَ لَیْسَ لَهَا أَنْ تُغَطِّیَ وَجْهَهَا وَلَهَا أَنْ تُغَطِّیَ رَأْسَهَا وَکُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ لَهَا أَنْ تُغَطِّیَ اُذُنَیْهَا ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ، وَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُکْمَهُمَا حُکْمُ الرَّأْسِ فِی الْمَسْحِ لَا حُکْمُ الْوَجْهِ .وَحُجَّةٌ اُخْرٰی اَنَّا قَدْ رَأَیْنَاهُمْ لَمْ یَخْتَلِفُوْا أَنَّ مَا اَدْبَرَ مِنْهُمَا یُمْسَحُ مَعَ الرَّأْسِ وَاخْتَلَفُوْا فِیْمَا اَقْبَلَ مِنْهُمَا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَرَأَیْنَا الْاَعْضَاءَ الَّتِیْ قَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰی فَرْضِیَّتِهَا فِی الْوُضُوْءِ هِیَ ؛ الْوَجْهُ وَالْیَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ .فَکَانَ الْوَجْهُ یُغْسَلُ کُلُّهٗ، وَکَذٰلِكَ الْیَدَانِ ، وَکَذٰلِكَ الرِّجْلَانِ ، وَلَمْ یَکُنْ حُکْمُ شَیْءٍ مِنْ تِلْكَ الْاَعْضَاءِ خِلَافَ حُکْمِ بَقِیَّتِهٖ .بَلْ

جُعِلَ حُكْمُ كُلِّ عُضْوٍ مِنهَا حُكْمًا وَاحِدًا ، فَجُعِلَ مَغْسُولًا كُلُّهُ ، أَوْ مَمْسُوحًا كُلُّهُ .وَاتَّفَقُوا أَنَّ مَا أَدْبَرَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ الْمَسْحُ ، فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُمَا كَذٰلِكَ ، وَأَنْ يَكُونَ حُكْمُ الْأُذُنَيْنِ كُلِّهِ حُكْمًا وَاحِدًا كَمَا كَانَ حُكْمُ سَائِرِ الْأَعْضَاءِ الَّتِي ذَكَرْنَا .فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ فِي هٰذَا الْبَابِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۴۱: حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان آثار سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کانوں کے اگلے اور پچھلے حصہ کا حکم وہی ہے جو سر کا ہے اور اس سلسلہ میں اس قدر کثیر آثار سے وارد ہے جو اس کے مخالف قول والوں کو حاصل نہیں ہیں یہ تو روایات کے اعتبار سے اس باب کا حکم ہے۔اب نظر وفکر کا لحاظ ملاحظہ ہو ہم دیکھتے ہیں کہ علماء اس بارے میں متفق ہیں کہ احرام باندھنے والی عورت کو چہرہ ڈھانپنا درست نہیں ہے اس کو سر کے ڈھانپنے کا حکم ہے اور اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ وہ کانوں کے ظاہر وباطن دونوں کو ڈھانپے۔پس اس سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ مسح کے سلسلہ میں ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے ان کا چہرے والا حکم نہیں ہے۔دوسری دلیل ملاحظہ ہو ہم نے غور کیا کہ علماء کا اس سلسلہ میں قطعاً اختلاف نہیں ہے کہ سر کے ساتھ کانوں کے پچھلی جانب کا بھی مسح کیا جائے گا۔علماء کا اختلاف سامنے والے حصہ میں ہے جیسا ہم نے بیان کر دیا۔جب اس مسئلے کو گہری نگاہ سے جانچا تو ہم نے ان اعضاء کو دیکھا جن کی وضو میں فرضیت پر سب کا اتفاق ہے۔وہ چہرہ' ہاتھ' پاؤں اور سر ہے۔چہرہ تو مکمل دھویا جاتا ہے اور ہاتھوں اور پاؤں کا حال اس سے مختلف نہیں۔ان اعضاء کے کسی حصہ کا حکم دوسرے حصہ سے الگ نہیں ہے بلکہ تمام عضو کا ایک ہی حکم ہے کہ یا تو تمام کو دھویا جاتا ہے یا پھر مکمل عضو پر مسح کیا جاتا ہے اور اس میں تو کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ کانوں کے پچھلے حصہ کا حکم ان پر مسح کرنا ہے۔ فلہٰذا قیاس اس بات کو چاہتا ہے کہ کانوں کے اگلی جانب والے حصہ کا حکم بھی یہی ہوتا کہ پورے کان کا حکم ایک ہی ہو جیسا کہ بقیہ تمام اعضاء کا حکم ہے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے۔اس باب میں بطریق نظر یہی حکم ہے اور یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک عظیم جماعت کا بھی یہی قول ہے۔

حاصل روایات: یہ چودہ روایات آٹھ صحابہ کرام سے مروی ہیں ان تمام روایات میں آپ کا واضح فعل موجود ہے کہ آپ نے کانوں کے اگلے اور پچھلے حصہ کا مسح کیا امام طحاوی فرماتے ہیں کہ کانوں کے ظاہر و باطن پر مسح کی روایات اس قدر کثرت سے ہیں کہ دوسری روایات اس کے مقابلہ میں بہت قلیل ہیں پس انہی روایات پر عمل کیا جائے گا۔

نظر طحاوی یا دلیل دوم

وہ عورت جو احرام باندھے اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ چہرے کو نہ ڈھانپے البتہ اس کے لئے سر کو ڈھانپنا لازم ہے اور تمام

علماء اس بات پر متفق ہیں کہ عورت حالت احرام میں اپنے کانوں کے ظاہر و باطن کو ڈھانپے پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دونوں کانوں کا حکم مسح میں بھی سر ہی کا ہے جیسا کہ ڈھانپنے میں سر کا ہے چہرے کا حکم نہیں کہ اندرون کو دھولیا جائے۔

دلیل ثالث:

ایک اور طرز سے غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس میں تو سب کا اتفاق ہے کہ کانوں کے ظاہر کا حکم سر کے ساتھ مسح ہی کا ہے اگلی جانب میں اختلاف کرنے والوں نے اختلاف کیا ہے تو غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وضو میں جن اعضاء کی فرضیت پر اتفاق ہے وہ چہرہ دونوں ہاتھ' دونوں پاؤں اور سر ہے۔ چہرہ تو تمام دھویا جاتا ہے اور ہاتھ بھی اسی طرح ہیں اور پاؤں بھی دھونے میں ان کے ساتھ ہی ہیں ان اعضاء میں سے کوئی عضو ایسا نہیں کہ اس کے بقیہ کا حکم اس کے دوسرے حصہ کے خلاف ہو بلکہ سارے عضو کا ایک ہی حکم ہے یا تو پورا مغسول ہے یا ممسوح ہے اور اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ کانوں کے پچھلے حصہ کا مسح ہی ہے پس نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ کانوں کے اندرونی حصہ کا حکم بھی وہی ہونا چاہئے تاکہ کانوں کا حکم ایک رہے جیسا کہ بقیہ اعضاء میں ایک ہے یہ بات ہم نے اس سلسلہ میں بطور نظر کہی اور یہی ائمہ احناف امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

دلیل رابع:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظیم الشان جماعت کا یہ قول ہے۔

۱۴۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا مَعَ رَأْسِهِ وَقَالَ :إِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَأْمُرُ بِالْأُذُنَيْنِ

۱۴۲ حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور دونوں کانوں کے ظاہر و باطن کا سر کے ساتھ مسح کیا اور حمید کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کانوں کے متعلق یہ حکم دیتے تھے۔

تخریج : دارقطنی ۱۱۲/۱

۱۴۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۴۳: حمید نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۱۰۶/۱

۱۴۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ؛ وَرَوٰى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، ثُمَّ عَمِلَ هُوَ بِذٰلِكَ وَتَرَكَ مَا حَدَّثَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ نُسْخَ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ ، قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ .

۱۴۴: ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے دونوں کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کیا۔

ایک اشارہ:

یہ ابن عباس ؓ ہیں جن کی روایت شروع باب میں قول اول کی دلیل کے طور پر گزری کہ انہوں نے حضرت علیؓ کی وساطت سے جناب نبی اکرم ﷺ سے کانوں کے اندرونی حصہ کا دھونا اور بیرونی حصہ کا مسح نقل کیا ہم دوسرے قول کی تائید میں چودہ روایات نقل کر آئے جن میں ابن عباس ؓ کی روایت نبی اکرم ﷺ سے نقل کر آئے کہ آپ نے کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کیا اور یہ روایت آپ کے سامنے ہے جو ابن عباس ؓ کے عمل کو بتلا رہی ہے جب راوی کا اپنا عمل روایت کے خلاف ہو تو وہ صاف نسخ کی دلیل ہوا کرتا ہے۔ فتدبر۔

۱۴۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ (الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ فَامْسَحُوْهُمَا).

۱۴۵: نافع حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے (الاذنان من الراس) کان سر کے حکم میں ہیں پس تم ان دونوں کا مسح کیا کرو۔

تخریج : سنن دارقطنی ۹۷/۱، ۹۸' ابن ابی شیبه ۱۷/۱

۱۴۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ (الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ).

۱۴۶: غسلان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر ؓ کو فرماتے سنا کہ کان سر سے ہیں یعنی اس کے حکم میں ہیں۔

تخریج : دارقطنی ۹۷/۱' مصنف ابن ابی شیبه ۱۷/۱

۱۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ، يَتَتَبَّعُ بِذٰلِكَ الْغُضُوْنَ .

۱۴۷: نافع کہتے ہیں ابن عمر ؓ اپنے دونوں کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کرتے اور اس میں کان کی سلوٹ کو خوب ٹٹولتے۔

اللغات: تتبع : ٹٹولنا۔لغضون:کان کی سلوٹ۔

نوٹ: کانوں کے مسح کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہؒ مسنون کا قول کرتے ہیں اور امام احمد وجوب کا اور اسی طرح امام احمدؒ ماء جدید سے مسح اذن کو مسنون کہتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ ہر دو طرح سے جواز کے قائل ہیں۔

بَابُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلَاةِ

وضو میں پاؤں دھونے کا حکم

خلاصۃ المرام: جب پاؤں پر موزے نہ ہوں تو پاؤں کے دھونے کا حکم ہے یا مسح کا؟

فریق اول: بعض نے مسح اور دھونے میں اختیار اور بعض نے مسح کا وجوب نقل کیا ہے (یہ اہل ظواہر و تشیع کا مذہب ہے)

فریق دوم: پاؤں کو دھونا ضروری ہے ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔

روایات بسلسلہ دلائل فریق اوّل:

۱۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ :(رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِلنَّاسِ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ وَشَرِبَ فَضْلَهٗ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ :إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ هٰذَا يُكْرَهُ وَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ -عِنْدَنَا -دَلِيْلٌ أَنَّ فَرْضَ الرِّجْلَيْنِ هُوَ الْمَسْحُ لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّهٗ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهٗ ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْمَسْحُ هُوَ غَسْلٌ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مَسْحُهٗ بِرِجْلِهٖ أَيْضًا كَذٰلِكَ .

۱۴۸: نزال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز ظہر ادا کی پھر لوگوں کی ملاقات کے لئے وسیع جگہ میں بیٹھ گئے پھر ان کے پاس پانی لایا گیا انہوں نے اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر ملا اور سر اور دونوں پاؤں کا مسح کیا اور جو بچ رہا اسے کھڑے ہو کر پیا پھر فرمایا کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یہ مکروہ و ناپسندیدہ ہے بلاشبہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ اسی طرح کرتے جیسا میں نے کیا اور یہ اس کا وضو ہے جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو۔ (کہ اعضاء کو تر و تازہ کر لے) امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں اس روایت میں پاؤں پر مسح کے فرض ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں صرف اس قدر ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے چہرے کا مسح فرمایا اور یہ مسح درحقیقت ملنے کے بغیر دھونا ہے پس اس بات کا احتمال ہے کہ پاؤں کے مسح کا معنی بھی ملنے کے بغیر دھونا ہو جیسا کہ ان روایات میں ہے۔

قول طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس روایت میں ہمارے نزدیک کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جس کو پاؤں کے مسح کی فرضیت کے لئے پیش کرسکیں کیونکہ روایت میں تو چہرے پر ملنے کا تذکرہ ہے اور وہ چہرہ دھونے کو کہتے ہیں اسی طرح پاؤں پر ملنے کا مطلب بھی اسی طرح ہے۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب۱٦' ابو داؤد فی الاشربه باب۱۳' روایت نمبر ۳۷۱۸ نسائی فی الطهارة باب۱۰۲ ۸۷/۱۔

۱۴۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :(دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ اَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِئْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ : يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ؟ قُلْتُ : بَلٰى فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ ، فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا .قَالَ :ثُمَّ أَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَصَكَّ بِهَا عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى وَالْيُسْرٰى كَذٰلِكَ).

۱۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے پاس علیؓ تشریف لائے اور وہ پیشاب سے فارغ ہو کر آئے تھے چنانچہ انہوں نے پانی منگوایا ہم ان کے پاس ایک برتن میں پانی لے گئے پھر فرمانے لگے اے ابن عباس کیا میں تمہیں اس طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں جیسا میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے میں نے کہا ضرور بتلائیں میرے ماں' باپ آپ پر قربان ہوں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی طرح کیفیت وضو والی طویل روایت نقل کی جس کے آخر میں ہے کہ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں میں پانی لیا اور اس کو اپنے دائیں اور بائیں قدم پر مارا (یعنی پاؤں کو نوبت بنوبت دھویا)۔

اللغات: صك۔ پانی کا منہ پر زور سے مارنا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ٥١' روایت نمبر ۱۱۷'

۱۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مِلْءَ كَفِّهِ مَاءً فَرَشَّ بِهِ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ .

۱۵۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر آپ نے پانی کا چلو بھر کر اپنے دونوں قدموں پر چھڑک لیا اس وقت آپ نعل مبارک پہنے ہوئے تھے۔

۱۵۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :أَنَا شَرِيْكٌ عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ (عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ وَقَالَ :لَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمِ أَحَقَّ مِنْ ظَاهِرِهِ).

۱۵۱: عبد خیر حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وضو کیا پھر قدم کے ظاہر حصہ پر مسح کیا اور کہنے لگے اگر میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو پاؤں کا اندرونی حصہ اس کے ظاہر سے مسح کا زیادہ حقدار تھا۔

تخریج : سنن دارقطنی ۱۹۹/۱

۱۵۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللِّهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ (ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ وَنَعْلَاهُ فِي قَدَمَيْهِ ، مَسَحَ ظُهُورَ قَدَمَيْهِ بِيَدَيْهِ ، وَيَقُولُ :كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا).

۱۵۲: نافع ابن عمر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب وضو کرتے اس حالت میں کہ وہ اپنے پاؤں پر جوتے پہنے ہوتے تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے پاؤں کی پشت پر مسح کرتے اور کہتے جناب رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

تخریج : مسند بزاز

۱۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ حَتّٰى قَالَ (إِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ).

۱۵۳: یحییٰ بن خلاد اپنے چچا رفاعہ بن رافعؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رفاعہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے رفاعہ نے مکمل روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے آخر میں فرمایا کہ کسی کی نماز اس وقت تک درست نہ ہوگی جب تک کہ اسی طرح مکمل وضو نہ کر لے جیسا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے پس اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے اور اپنے سر اور پاؤں کا ٹخنوں سمیت مسح کرے۔

تخریج : ابو داؤد و فی الصلاۃ باب ۱٤٤ حدیث نمبر۸٥۸' نسائی فی سنن کبری کتاب التطبیق باب۷۷' ابن ماجه فی الطهارۃ و سننها باب٥۷ حدیث نمبر ٤٦۰

۱۵۴ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ) ، وَأَنَّ عُرْوَةَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا وَقَالُوا:هٰكَذَا حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ يُمْسَحَانِ ، كَمَا يُمْسَحُ

الرَّأْسُ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ يُغْسَلَانِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ بِمَا۔

۱۵۴: عباد بن تمیم اپنے چچا (عبداللہ بن زید انصاریؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور دونوں پاؤں پر مسح کیا ابوالاسود کہتے ہیں کہ عروہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ علماء کی ایک جماعت یہی کہتی ہے کہ پاؤں کا حکم مسح کرنا ہے جیسا کہ سر پر مسح کیا جاتا ہے۔ علماء کی دوسری جماعت کا کہنا یہ ہے کہ پاؤں کو دھوئیں گے ان کی دلیل یہ مرویات ہیں۔

تخریج : ابن خزیمہ ۱۰۱/۱

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پاؤں پر بھی اسی طرح مسح کیا جائے گا جیسا سر پر کیا جاتا ہے یہ ان علماء کی روایات ہیں جو پاؤں کے لئے مسح کو اصل قرار دیتے ہیں امامیہ کے لئے استدلال کی کوئی راہ نہیں کیونکہ ان کے ہاں تو ترتیب الٹ ہے۔

قول ثانی:

جو پاؤں میں دھونے کو اصل مانتے ہیں ان کی مستدل روایات مذکور ہوں گی پھر جوابات دیئے جائیں گے۔

۱۵۵ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ :ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، أَوْ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ (دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الرَّحْبَةَ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهِ : اِئْتِنِيْ بِطَهُوْرٍ فَأَتَاهُ بِمَاءٍ وَطَسْتٍ ، فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَقَالَ :هٰكَذَا كَانَ طَهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۱۵۵: عبد خیر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ گھر کے صحن میں داخل ہوئے پھر اپنے غلام کو فرمایا پانی لاؤ وہ آپ کے پاس پانی اور تھال لایا پس آپ نے وضو کیا اور اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمانے لگے جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۵۱، ۱۱۲، ۱۱۳/۱۱۱، ۱۱۲، ترمذی فی الطهارة باب ۳۷، روایت ۴۸،۹،

۱۵۶ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۵۶: ابوحیہ وادعی نے حضرت علیؓ کے واسطہ سے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی روایت نقل کی۔

۱۵۷ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۵۷: ابواسحاق نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱/۱٦

۱۵۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا . فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۵۸: عبد خیر نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد

۱۵۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ (عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ هٰكَذَا).

۱۵۹: عبیداللہ بن جعفر' عثمان بن عفانؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے وضو کیا پھر اپنے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

تخریج : بخاریؒ کتاب الوضوء باب ۲٤ کتاب الصوم باب۲۷' مسلم فی الطہارۃ روایت ۳' ۵' ٦' ۷' ۸' ۹۔ ابو داؤد فی الطہارۃ باب ۵۱ روایت ۱۰٦۔

۱٦۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ ابْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ .

۱٦۰: عطاء بن یزید نے خبر دی کہ حمران مولیٰ عثمان نے مجھے عثمانؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری کتاب الوضوء باب ۲٤' مسلم فی الطہارۃ روایت ۳' ٤' ۸' ۹۔

۱٦۱ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ دَارَةَ بَيْتَهُ فَسَمِعَنِيْ وَأَنَا أُمَضْمِضُ فَقَالَ لِيْ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، قُلْتُ : لَبَّيْكَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قُلْتُ : بَلٰى ، قَالَ (رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ دَعَا بِوَضُوْءٍ ، فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى وُضُوْئِيْ).

۱٦۱: محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں زید بن دارہ کی خدمت میں ان کے گھر گیا انہوں نے میرے مضمضہ کی آواز سنی تو مجھے فرمایا اے ابو محمد میں نے لبیک کہی تو فرمایا کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق نہ بتلاؤں میں نے کہا کیوں نہیں ضرور بتلائیں کہنے لگے میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کے مقام کے پاس دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور تین تین مرتبہ ہر عضو کو دھویا اور آخر میں اپنے پاؤں کو بھی تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا جو یہ چاہتا ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھے تو وہ میرا یہ وضو دیکھ لے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ٥١' نسائی فی الطهارة باب ٧٤' مسند احمد ١٤١/١۔

۱۶۲ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ :ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ (أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ :لَوْ قُلْتُ إِنَّ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتُ)۔

۱۶۲: حمران بن ابان کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے وضو کیا پھر اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا اور کہنے لگے اگر میں یہ کہوں کہ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے تو میں ایسا کہنے میں سچا ہوں۔

تخریج : مسند ابو یعلی

۱۶۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ بْنَ شَدَّادٍ الْقُرَشِيَّ يَقُوْلُ :(رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْلُكُ بِخِنْصَرِهٖ مَا بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ) وَهٰذَا لَا يَكُوْنُ إِلَّا فِي الْغُسْلِ ، لِأَنَّ الْمَسْحَ لَا يَبْلُغُ فِيْهِ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا هُوَ عَلٰى ظُهُوْرِ الْقَدَمَيْنِ خَاصَّةً۔

۱۶۳: عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مستورد بن شداد قرشیؓ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنی چھنگلیا کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان والی جگہ کو مل رہے تھے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ پاؤں دھونے کی حالت میں تو ممکن ہے کیونکہ مسح میں اس حد تک نوبت نہیں آتی بلکہ وہ تو دونوں پاؤں کے اوپر والے حصہ پر ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب٥٩ روایت نمبر١٤٨' ترمذی فی الطهارة باب٣٠ روایت ٤٠' ابن ماجه فی الطهارة باب٥٤' روایت ٤٤٦' مسند احمد ٣٣/٤۔

۱۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ :(رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا)۔

۱۶۴: عبداللہ اپنے دادا حضرت ابورافع قبطی رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا کہ آپ نے اپنے پاؤں کو تین مرتبہ دھویا۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ٨١/١' ١٦٥

۱۶۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا فَيَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ، فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا).

۱۶۵: عبداللہ بن محمد حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لاتے اور نماز کے لئے وضو فرماتے تو اپنے پاؤں کو (آخر میں) تین تین مرتبہ دھوتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۵۱ روایات ۱۲۶' ترمذی فی الطهارة باب ۲۵' روایت ۳۳' ابن ماجه فی الطهارة باب ۵۲ روایت ٤٤۔

۱۶۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ، وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ ، وَوَضَّأَ قَدَمَيْهِ).

۱۶۶: عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا پس تین دفعہ مضمضہ واستنشاق کیا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور بازو بھی تین مرتبہ دھوئے اور سر کا مسح کیا اور اپنے دونوں قدموں کو دھویا۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب ۱٦' ۱۸' مسلم فی الطهارة روایت ۷۸' ۷۹' فی الصلاة روایت ۱۰۵ ابو داؤد فی الطهارة باب ۵۱' والترحل باب ۷' ترمذی فی الطهارة باب ۳۷' نسائی فی الطهارة باب ۵۸' ٦۵' ۷۵' والغسل باب ۱۸' ابن ماجه فی الطهارة باب ۳۹' دارمی فی الوضوء باب ٤۱' مالك فی الطهارة روایت ۷' مسند احمد ۱۱۰/۱' ۱۲٤' ۱۲۷' ۱۲۹' ۱۱٤/٤' ۱۳۲' ۲٤۵' ۲٤۸' ۲۵۸/۵' ۹٦/۲' ۱٦۱'

۱۶۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ (أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ : كَيْفَ الطُّهُوْرُ؟ فَدَعَا بِمَاءٍ ، فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا الْوُضُوْءُ ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا أَوْ نَقَصَ ، فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ).

۱۶۷: عمرو بن شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ سے وضو کے متعلق پوچھا آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا اور سر پر مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر فرمایا وضو اس طرح ہوتا ہے جس نے تین تین سے اضافہ کیا اس نے بہت برا کیا اور جس نے کمی کی اس نے اپنے حق میں کمی کی۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۵۲' نمبر ۱۳۵' نسائی فی الطهارة باب ۱۰٤ ابن ماجه فی الطهارة باب ٤۸' روایت ٤٤۲'

مسند احمد ۱۸۰/۲

۱۶۸ : حَدَّثَنَا يُونُسُ وَابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَا : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ (قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ :هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ؟ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ).

۱۶۸: یحییٰ مازنی نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم مجھے دکھلا سکتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کرتے تھے تو انہوں نے پانی منگوایا پھر وضو کیا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۳۹' ٤١' مسلم فی الطھارة روایت ۱۸ ابو داؤد فی الطھارة باب۵۱ روایت ۱۱۹' ترمذی فی الطھارة باب۲۲' روایت ۲۸' نسائی فی الطھارة باب۸۱' ابن ماجه فی الطھارة روایت ٤٣٤' سنن کبریٰ بیهقی ٦٣/١ سنن دارقطنی ۸۱/۱' صحیح ابن خزیمه ۱٥٦۔

۱۶۹ : حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ (أَنَّ أَبَا جُبَيْرٍ الْكِنْدِيَّ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِوَضُوءٍ ، فَقَالَ تَوَضَّأْ يَا أَبَا جُبَيْرٍ فَبَدَأَ بِفِيهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَأْ بِفِيكَ ، فَإِنَّ الْكَافِرَ يَبْدَأُ بِفِيهِ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ ، فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ).

۱۶۹: حضرت ابوجبیر کندیؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس اس کو آپ نے پانی لانے کا حکم فرمایا اور پھر فرمایا اے ابوجبیر! وضو کرو تو انہوں نے اپنے منہ سے شروع کیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے منہ سے مت شروع کرو کافر اپنے منہ سے ابتداء کرتا ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس سے تین تین مرتبہ اعضاء کو دھویا پھر سر مبارک کا مسح کیا اور اپنے دونوں قدم مبارک دھوئے۔

تخریج : سنن کبریٰ بیهقی ٤٧/٤٦/١

۱۷۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا آدَمُ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ . قَالَ فَهْدٌ : فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ ، فَقَالَ : سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ . فَهٰذِهِ الْآثَارُ ، قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ فِي وُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا مَا يَدُلُّ أَنَّ حُكْمَهُمَا الْغَسْلُ . فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا.

۱۷۰: لیث بن سعد نے حضرت معاویہ سے پھر اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ فہد راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کا تذکرہ عبداللہ بن صالح سے کیا تو وہ کہنے لگے کہ میں نے اس کو معاویہ بن صالح سے خود سنا ہے۔ یہ روایات کثیرہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت کر رہی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وضو میں اپنے قدمین شریفین کو دھویا

اور آپ ﷺ سے ایسی مرویات بھی آئی ہیں جو اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ ان کا حکم دھونا ہے۔ بعض روایات حاضر خدمت ہیں۔

اندازِ اوّل:

علامہ طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ کثیر روایات جو جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ بات ثابت کر رہی ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز کے لئے جو وضو فرمایا اس میں اپنے قدمین شریفین کو دھویا اور اس طرح سے وضو میں قدمین کا دھونا فعل مبارک سے ثابت ہوا اور ایسی روایات بھی کثرت سے موجود ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا حکم ہی دھونا ہے ان میں سے کچھ روایات پیش خدمت ہیں۔

پاؤں کے وظیفہ دھونے پر چھ مستدلات ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۷۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، وَابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَا :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنِهِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ ، خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْ إِلَيْهَا رِجْلَاهُ).

۱۷۱: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مسلمان یا مؤمن بندہ وضو کرتا ہے پس اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر وہ غلطی ڈھل جاتی ہے جس کا ارتکاب اس نے اپنی آنکھوں سے کیا جب بازو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے وہ گناہ ڈھل جاتا ہے جو اسکے ہاتھوں کے تھامنے سے ہوا اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس سے اسکا ہر وہ گناہ ڈھل جاتا ہے جس کی طرف اس کے قدم چل کر گئے ہیں۔

تخریج : مسلم فی الطهارة روایت ٣٦' ترمذی فی الطهارة باب٢ روایت ٢ مسند احمد ٣٠٣/٢' شرح السنه للبغوی ٣٢٢/١

۱۷۲: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ ، فَيَغْسِلُ سَائِرَ رِجْلَيْهِ ، إِلَّا خَرَجَ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ مَشَى بِهِمَا إِلَيْهَا).

۱۷۲: ابو صالح السمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان وضو کرے اور اپنے دونوں پاؤں کامل طور پر دھوئے تو پانی کے قطرات کے ساتھ اس کا ہر وہ گناہ ڈھل جاتا ہے جس کی طرف وہ ان پاؤں سے چل کر گیا۔

۱۷۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَا أَدْرَاكُمْ حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجًا وَأَفْرَادًا (مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ، فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى ذَقَنِهِ ، ثُمَّ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى مِرْفَقَيْهِ ، وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ كَعْبَيْهِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهِ).

۱۷۳: عباد عبدیؓ کہتے ہیں تمہیں کیا معلوم جو جناب رسول اللہ ﷺ نے انفرادی اور اجتماعی حالت میں مجھے فرمایا جو بندہ اچھی طرح وضو کرے پس اپنا چہرہ اس طرح دھوئے کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہنے لگے پھر اپنے دونوں بازو اس قدر دھوئے کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہہ جائے اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے یہاں تک کہ پانی اس کے ٹخنوں کی جانب سے ہو کر بہہ جائے پھر وہ دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کے گزشتہ گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں۔

تخریج : مجمع الزوائد ۵۲۰/۱' جماع المسانید ۷۳/۷

۱۷۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَشِيشٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ : ثَنَا قَيْسٌ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۱۷۴: ابوالولید کہتے ہیں کہ ہمیں قیس نے روایت بیان فرمائی پھر اپنی اسناد سے قیس نے سابقہ روایت کی طرح روایت بیان کی ہے۔

تخریج: مجمع الزوائد ۱ / ۵۲۰۔

۱۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ .فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : (إِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِطَهُورِهِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ، سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ وَأَطْرَافِ لِحْيَتِهِ ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِهِ ، فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ ، خَرَجَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ بُطُونِ قَدَمَيْهِ).

۱۷۵: شرحبیل بن سمط کہتے ہیں کہ میں نے کہا کون ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد بیان کرے گا چنانچہ عمرو بن عبسہ کہنے لگے میں نے جناب رسالت مآب ﷺ کو فرماتے سنا ہے جب آدمی نے اپنے لئے پانی منگوا کر اس سے اپنا چہرہ دھویا تو اس کی وجہ سے اس کے چہرے اور ڈاڑھی کی اطراف والے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب اس نے دونوں ہاتھوں کو دھویا تو اس کے گناہ اس کی انگلیوں کے پورے تک گر جاتے ہیں پھر جب اس نے سر کا مسح کیا تو

اس کے بالوں کی نوک تک کے گناہ گر گئے اور جب اس نے اپنے پاؤں کو دھویا تو اس کے دونوں پاؤں کے گناہ اس کے پاؤں کے تلووں سے بھی ساقط ہو گئے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۵/۱

۱۷۶ : حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِیْبٍ وَأَبِیْ یَحْیٰی وَأَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ : (قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ الْوُضُوْءُ ؟ قَالَ : اِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ یَدَیْكَ ثَلَاثًا خَرَجَتْ خَطَایَاكَ مِنْ بَیْنَ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ ، فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ فِیْ مَنْخَرَیْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَذِرَاعَیْكَ إِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَغَسَلْتَ رِجْلَیْكَ إِلَی الْکَعْبَیْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَایَاكَ).فَهٰذِهِ الْآثَارُ تَدُلُّ أَیْضًا عَلٰی أَنَّ الرِّجْلَیْنِ فَرْضُهُمَا الْغَسْلُ ، لِأَنَّ فَرْضَهُمَا ، لَوْ کَانَ هُوَ الْمَسْحُ ، لَمْ یَکُنْ فِیْ غَسْلِهِمَا ثَوَابٌ. أَلَا تَرٰی أَنَّ الرَّأْسَ الَّذِیْ فَرْضُهُ الْمَسْحُ لَا ثَوَابَ فِیْ غَسْلِهٖ ، فَلَمَّا کَانَ فِیْ غَسْلِ الْقَدَمَیْنِ ثَوَابٌ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ فَرْضَهُمَا هُوَ الْغَسْلُ، وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ.

۱۷۶: حضرت ابوامامہ باہلیؓ حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وضو کس طرح کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم وضو کے لئے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوتے ہو تو تیرے گناہ تیرے پوروں اور انگلیوں کے درمیان سے نکل جائیں گے اور جب تم مضمضمہ کرتے ہو اور ناک میں پانی چڑھاتے ہو اور اپنے چہرے کو دھوتے ہو اور بازوؤں کو کہنیوں سمیت دھوتے ہو اور اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوؤ گے تو تیری عمومی غلطیاں (صغیرہ گناہ) دھل جائیں گی۔ یہ آثار اس بات کو ثابت کر رہے ہیں کہ پاؤں میں اصل فرض دھونا ہے۔ اگر بالفرض یہ مسح ہوتا تو ان کے دھونے میں ثواب نہ ملتا کیا تم دیکھتے نہیں کہ سر پر مسح فرض ہے اور سر کو دھونے میں کوئی ثواب نہیں ہے۔ اس سے یہ راہنمائی مل گئی کہ پاؤں میں فرض دھونا ہی ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی روایات وارد ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

تخریج : نسائی باب الطهارة باب ۱۰۷۔

حاصل روایات: ان تمام روایات میں طریقہ وضو بتلایا گیا اور ان تمام روایات میں پاؤں کے متعلق دھونے ہی کا تذکرہ ہے۔

دوسرا انداز.......: علامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان تمام آثار سے ماسبق روایات سمیت یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دونوں پاؤں میں اصل فرض دھونا ہے کیونکہ اگر اصل فرض مسح ہوتا تو دھونے میں چنداں ثواب نہ ہوتا ذرا توجہ فرمائیں کہ سر میں اصل فرض مسح ہی ہے چنانچہ اس کے دھو لینے میں کوئی

ثواب نہیں پس جب ان روایات میں پاؤں کے دھونے میں ثواب بیان کیا گیا تو اس سے بطور دلالت ثابت ہوا کہ قدمین میں فرض ان کا دھونا ہی ہے اور یہ دلالت ہم نے خود تجویز نہیں کی بلکہ احادیث نبویہ علی صاحبها الصلاة والسلام سے ثابت ہے چنانچہ احادیث ذیل کا مطالعہ فرمائیں۔

قدمین میں دھونے کی فرضیت پر دلالت کرنے والی روایات:

۱۷۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ كَرِبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ (رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَدَمِ رَجُلٍ لَمْعَةً لَمْ يَغْسِلْهَا فَقَالَ : وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ).

۱۷۷: سعید نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے ایک آدمی کے پاؤں میں خشک نشان پایا جو دھونے سے رہ گیا تھا تو آپ نے فرمایا ایسی ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے۔

تخریج: بخاری فی العلم باب۳' روایت ۳۰' والوضوء باب۲۷' مسلم فی الطهارة روایت ۲۵' ۲۶' ابو داؤد فی الطهازة باب۴۶' ترمذی فی الطهارة باب ۳۱' نسائی فی الطهارة باب۸۸' ابن ماجه فی الطهارة باب۵۵' دارمی فی الوضوء باب۳۵' مالك فی الطهارة روایت۵' مسند احمد ۱۹۳/۲' ۱۹۱/۴' ۴۳۵/۵' ۸۴/۶۔ سنن کبرٰی بیهقی ۶۹/۱، عبدالرزاق ۶۲' ۶۳۔

۱۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ كَرِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ).

۱۷۸: سعید نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے خوب پانی ڈال کر وضو کیا کرو (تاکہ کوئی حصہ دھونے سے نہ رہ جائے)

تخریج : ابن ماجه ۳۶/۱

۱۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ : ثَنَا سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُنَادِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ).

۱۷۹: مہری کے مولیٰ سالم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ عبدالرحمٰن کو آواز دے رہی تھیں خوب پانی ڈال کر وضو کرو اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ان ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے (جو دھونے سے رہ جائیں)

تخریج: مسلم ۱/۱۲٤

۱۸۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ (يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ) فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۸۰: ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا اے عبدالرحمان! پھر اوپر والی روایت جیسی روایت نقل کی۔

تخریج: مسند احمد ٦/٢٥٨

۱۸۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ ، عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ .

۱۸۱: سالم دوسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج: مسند احمد ٦/٨٤

۱۸۲ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ : أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، أَنَّ أَبَا عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۸۲: ابوالاسود کہتے ہیں مجھے شداد بن الھاد کے مولیٰ ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوا اس وقت ان کے پاس حضرت عبدالرحمان بن ابوبکرؓ بیٹھے تھے پھر انہوں نے اوپر والی روایت کی طرح روایت نقل کی۔

تخریج: مسلم ۱/۱۲٤

۱۸۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

۱۸۳: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا کہ آپ نے فرمایا ان ایڑیوں کے لئے قیامت کے دن آگ کی ہلاکت ہوگی۔ (جو وضو کرتے ہوئے خشک رہ گئیں)

تخریج: مسلم ۱/۱۲٥

۱۸٤ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ).

۱۸٤: محمد بن زیاد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان ایڑیوں کے لئے

آگ کی ہلاکت ہے۔

تخریج : بخاری ۷۳/۱

۱۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ .

۱۸۵: شعبہ نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۳۰/۱' مسلم ۱۲۵/۱

۱۸۶ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ).

۱۸۶: حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدیؓ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو خود فرماتے سنا ان ایڑیوں کے لئے (جو وضو میں تر نہ ہوں) اور ان قدموں کے تلووں کے لئے (جو تر نہ ہوں) آگ کی ہلاکت ہے یعنی انہیں آگ میں جلایا جائے گا۔

تخریج : مسند احمد ۱۹۱/٤' ۱۷۸۵۸

۱۸۷ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَا :ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۸۷: عقبہ بن مسلم کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن الحارث بن جزء کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر روایت بالا جیسی روایت نقل کی۔

تخریج : مجمع الزوائد ٥٤٨/١

۱۸۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ).

۱۸۸: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے (جو وضو میں خشک رہ جائیں)

تخریج : ابو داؤد ۱۳/۱' نسائی ۳۰/۱' ابن ماجہ ۳٦/۱۔

۱۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى قَوْمًا تَوَضَّئُوْا وَكَأَنَّهُمْ

تَرَكُوا مِنْ أَرْجُلِهِمْ شَيْئًا فَقَالَ :(وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ).

۱۸۹: ابو یحییٰ نے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا گویا انہوں نے پاؤں کے کچھ حصہ کو دھونے میں چھوڑ دیا اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے کامل وضو کرو۔

تخریج : مسند احمد ۲۰۱/۲

۱۹۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :أَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :(سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَأَتٰى عَلٰى مَاءٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَتَقَدَّمَ أُنَاسٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَقَدْ تَوَضَّئُوْا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا مَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ).

۱۹۰: ابو یحییٰ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کا سفر کیا مکہ و مدینہ کی درمیانی منزل میں ایک پانی پر آپ وارد ہوئے اور عصر کا وقت ہو گیا کچھ لوگ آگے بڑھ گئے (اور وہ پانی پر پہلے پہنچے) پس جب ہم ان تک پہنچے تو وہ وضو سے فارغ ہو چکے تھے اور ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں ان کو پانی نے نہ چھوا تھا اس پر جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے کامل وضو کرو۔ (کہ پاؤں وغیرہ کا کوئی حصہ دھلنے سے نہ رہ جائے)

تخریج : ابن حبان ۱۹۶/۲' مسلم ۱۲۵/۱

۱۹۱ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :(تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا صَلَاةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِلَالٌ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا).

۱۹۱: عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہم سے ایک سفر میں پیچھے رہ گئے پھر آپ ہمیں آملے جبکہ نماز عصر کا وقت قریب ہو گیا اور ہم نے وضو کیا اور اپنے پاؤں پر پانی ملا یعنی مسح کیا (جس سے پاؤں کے بعض حصے خشک رہ گئے) تو حضرت بلالؓ نے (جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم سے) دو یا تین مرتبہ پکار کر کہا ان ایڑیوں کے لئے آگ میں جلنا ہے (جو وضو میں خشک رہ گئیں)

اللغات: رهق۔ قریب ہونا

تخریج : ۲۳/۱ بخاری' مسلم ۱۲۵/۱

۱۹۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُمْ كَانُوْا يَمْسَحُوْنَ حَتّٰى أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَخَوَّفَهُمْ فَقَالَ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ). فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الْمَسْحِ الَّذِيْ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَهُ قَدْ نَسَخَهُ مَا تَأَخَّرَ عَنْهُ مِمَّا ذَكَرْنَا، فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ. وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِمَنْ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فِيْ وُضُوْئِهِ مِنَ الثَّوَابِ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا مِمَّا يُغْسَلُ وَأَنَّهُمَا لَيْسَتَا كَالرَّأْسِ الَّذِيْ يُمْسَحُ وَغَاسِلُهُ لَا ثَوَابَ لَهُ فِيْ غَسْلِهِ. وَهٰذَا الَّذِيْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ. وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: (وَأَرْجُلَكُمْ) [المائدة: ٦] فَأَضَافَهُ قَوْمٌ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى (وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ) فَصَرَّا عَلٰى مَعْنَى (وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ) وَأَضَافَهُ قَوْمٌ إِلٰى قَوْلِهِ (فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ) [المائدة: ٦] فَقَرَءُوْا (وَأَرْجُلَكُمْ) نَسَقًا عَلٰى قَوْلِهِ "فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاغْسِلُوْا أَيْدِيَكُمْ وَاغْسِلُوْا أَرْجُلَكُمْ" عَلَى الْإِضْمَارِ وَالنَّسَقِ. وَقَدِ اخْتَلَفَ فِيْ ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ دُوْنَهُمْ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۹۲: ابوداؤد کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعوانہ نے بیان کیا پھر اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان فرمائی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پاؤں کا مسح کرتے تھے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کامل طور پر وضو کرنے کا حکم فرمایا اور ان کو یہ فرما کر ڈرایا کہ ایسی ایڑیوں کے لئے جہنم کی خرابی ہے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ وہ مسح کا حکم جس کو وہ کیا کرتے تھے اس کو بعد والے مذکورہ حکم نے منسوخ کر دیا اس باب کا یہ حکم تو روایات کو سامنے رکھ کر ہے باقی نظر و فکر کی راہ سے یہ ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پاؤں دھونے والے کے ثواب کی روایات ذکر کی ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ ان اعضاء میں سے ہیں جن کو دھویا جاتا ہے۔ یہ سر کی طرح نہیں ہیں کہ جس پر مسح کیا جاتا ہے اور اس کے دھونے والے کو کچھ ثواب نہیں ہے اور یہ جو ان آثار سے ثابت ہو رہا ہے یہی مسلک امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ علماء نے آیت: ﴿وارجلکم﴾ کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے۔ ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ اس کا تعلق وامسحوا بروسکم سے ہے اور امسحوا بروسکم وارجلکم کا ایک ہی معنی ہے۔ جبکہ دوسری جماعت نے اس کی نسبت فاغسلوا وجوھکم وایدکم الی المرافق کی طرف کر کے اس کو منصوب پڑھا ہے۔ ای اغسلوا ارجلکم کہ تم اپنے پاؤں کو دھوؤ۔ اس سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اختلاف ہے جو مندرجہ ذیل روایات سے واضح ہو جائے گا۔

تخریج: مسند ابو عوانہ

حاصل روایات اورامام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

ان تمام روایات بالا سے پاؤں کے دھونے میں کچھ حصہ چھوٹ جانے پر آگ کے عذاب کی دھمکی موجود ہے۔

تیسرا رخ:

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ وہ لوگ وضو میں پاؤں پر پانی کو ملتے اور مسح کرتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان کو خوب پانی ڈالنے اور کامل وضو کرنے کا حکم فرمایا اور ان کو ڈرایا کہ **"ویل للاعقاب من النار"** کہ وہ ایڑیاں آگ کی حقدار ہیں۔

یہ روایات اس بات پر بھی دلالت کر رہی ہیں کہ مسح کا حکم پہلے تھا جو مابعد والے ارشاد سے منسوخ ہوگیا یہ بات تو آثار کے انداز سے ثابت ہو رہی ہے گویا قول اول کی روایات کا جواب کثیر روایات سے دے دیا مزید کی حاجت نہیں عیاں راچہ بیان۔ بطور تفنن طبع عقلی دلیل بھی ملاحظہ ہو۔

چوتھا رخ یا نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

گزشتہ روایات میں پاؤں کے دھونے پر گناہوں کے جھڑنے اور ثواب ملنے کا تذکرہ ہے معلوم ہوا کہ اس کا الٹ کرنے پر ثواب نہیں جیسا کہ سر کے مسح کرنے پر ثواب کا تذکرہ ہے اگر کوئی اس کی بجائے سر کو دھو ڈالے تو کوئی ثواب نہ ملے گا نیز یہ بھی معلوم ہوگیا یہ دونوں ممسوحات سے نہیں بلکہ مغسولات سے ہیں واللہ اعلم۔

ان آثار سے ثابت شدہ مسئلہ ہی ہمارے ائمہ ثلاثہ حضرت امام ابوحنیفہ، ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

اختلافِ دوم کی تفصیل:

باب کے اختتام پر امام طحاوی گزشتہ روایات میں بیان کردہ مسئلہ میں اختلاف کی وجہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔

وجہ اوّل: ارجل، ارجل کی لام کے نیچے کسرہ یا فتحہ پڑھا جائے گا۔

وجہ ثانی: لام پر فتحہ پڑھیں یہ صحابہ کرام کا متفقہ طرزِ عمل کیا ہے۔

وجہ اول: حضرت حسن بصریؒ اور عکرمہ وغیرہ لام پر کسرہ کے قائل ہیں اسی لئے وہ کسرہ کو جوار یا عطف کو نسق کے طور پر قرار دیتے ہیں۔ جس کو حضرت حسن بصری اور شعبی رحمہما اللہ وغیرہ نے اختیار کیا خواہ قریبی فعل کی وجہ سے **وامسحوا برؤسکم وارجلکم**۔ عبارت کے ظاہری مفہوم کا اعتبار ان کے مستدل کی روایات کو دوسری روایات کے ضمن میں ذکر کیا گیا ہے جو ان کے سابقہ انداز کے خلاف ہے روایت ۲۰۲ اور ۲۰۳ البتہ قراءت جر کی ہے ان روایات کا ترجمہ وہیں کیا جائے گا۔

وجہ ثانی: ارجلکم کی لام پر فتحہ پڑھیں گے اس قراءت کو بہت سے صحابہ و تابعین نے اختیار کیا جن میں عبداللہ بن مسعود، عبداللہ

بن عباسؓ اور عروہ بن زبیر اور مجاہد کا آخری قول وغیرہ اس قراءت کو دس اسناد سے ذکر کیا گیا ہے۔

روایات قراءت فتحہ:

۱۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَرَأَ (وَأَرْجُلَكُمْ) بِالْفَتْحِ .

۱۹۳: زر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اَرْجُلَكُمْ کو لام کے فتحہ سے پڑھا۔

تخریج : الدرالمنثور ٢٦٢/٢۔ بیهقی ١١٥/١

۱۹۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ ، وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذٰلِكَ ـ

۱۹۴: عکرمہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اَرْجُلَكُمْ کو لام کے فتحہ سے پڑھا۔

تخریج : ابن ابی شیبه ٢٠/١

۱۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ .

۱۹۵: یوسف بن مہران نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح قراءت فتحہ نقل کی ہے۔

۱۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ هِشَامًا يَقُوْلُ :أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذٰلِكَ وَقَالَ (عَادَ إِلَى الْغُسْلِ).

۱۹۶: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فتحہ کی قراءت نقل کی اور کہا(کہ ضمیر غسل کی طرف راجع ہے)

۱۹۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :رَجَعَ الْقُرْآنُ إِلَى الْغُسْلِ وَقَرَأَ (وَأَرْجُلَكُمْ) وَنَصَبَهَا .

۱۹۷: قیس نے مجاہدؒ سے نقل کیا ضمیر کو غسل کی طرف لوٹایا اور پڑھا نصب کے ساتھ وارجلکم (یہ مجاہد کا آخری قول ہے)

تخریج : بیهقی ١١٦/١

۱۹۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۹۸: ابوداؤد کہتے ہیں ہمیں حماد نے اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کیا کہ (قراءت نصب سے ہے)

۱۹۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ مِثْلَهُ .

۱۹۹: ہشام نے اپنے والد عروہ سے اسی طرح نصب پڑھنا نقل کیا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲٦/۱ بیهقی ۱۱٥/۱

۲۰۰ : ۲۰۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ التَّيَّاحِ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ مِثْلَهُ.

۲۰۰: ابوالتیاح نے شہر بن حوشب سے اسی طرح نصب نقل کیا ہے۔

روایات کسرہ:

۲۰۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِالْمَسْحِ وَالسُّنَّةُ بِالْغَسْلِ .

۲۰۱: عاصم نے شعبیؒ سے نقل کیا کہ قرآن مجید بظاہر مسح کا حکم لایا مگر طریقہ نبوی اس میں پاؤں کا دھونا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارات ۱۹/۱ عبدالرزاق ۱۹/۱

۲۰۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّهُ قَرَأَهَا (وَأَرْجُلِكُمْ) خَفَضَهَا .

۲۰۲: حمید الاعرج نے مجاہد سے نقل کیا کہ انہوں نے ارجلکم کو کسرہ سے پڑھا۔

۲۰۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذٰلِكَ ، وَقَدْ رُوِىَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَغْسِلُوْنَ فَمِمَّا رُوِىَ فِى ذٰلِكَ مَا۔

۲۰۳: قرہ نے حسن بصری سے نقل کیا کہ وہ ارجلکم کو لام کے کسرہ سے پڑھتے تھے۔ اصحاب رسول ﷺ کی ایک جماعت سے روایت وارد ہے کہ وہ پاؤں کو دھویا کرتے تھے ان میں سے بعض روایات یہ ہیں۔

حاصل روایات: گزشتہ آٹھ روایات و آثار ارجلکم میں لام کے فتحہ کو اور ۲۰۱ سے ۲۰۳ تک تین آثار ارجلکم کی لام پر کسرہ کو ثابت کرتی ہیں۔

نکتہ: امام طحاوی ؒ اس اختلاف قراءت کو نقل کرنے کے بعد پاؤں دھونے والی آٹھ روایات نقل کر کے یہ اشارہ کر رہے ہیں کہ قراءت کے اس اختلاف سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ پاؤں پر مسح کے لئے کسرہ والی روایت سے تائید مل گئی بلکہ وہ کسرہ والی قراء ت کا قائل ہونے کے باوجود وہ پاؤں کو دھونے کے قائل ہیں کسی رافضی کے استدلال کی گنجائش نہیں۔

روایات غسل قدمین:

۲۰۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ

قَالَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ :اَكَانَ عُمَرُ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، كَانَ يَغْسِلُهُمَا غَسْلًا .

۲۰۴: ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے دریافت کیا کیا عمر فاروقؓ پاؤں کو دھویا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! وہ ان کو خوب مل کر دھوتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۹/۱

۲۰۵ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْاَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيْرَةَ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ :تَوَضَّأَ عُمَرُ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ .

۲۰۵: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ عمر فاروقؓ نے وضو کیا اور اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

۲۰۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا .

۲۰۶: ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں پاؤں کو (وضو میں) تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔

تخریج : ابو عوانه ۳٦٤/۲۹ (ابو حمزه یا ابو جمره)

۲۰۷ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ :اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ :رَأَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ مَرَّةً وَكَانَ اِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَادَ اَنْ يَبْلُغَ نِصْفَ الْعَضُدِ وَرِجْلَيْهِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ .فَقُلْتُ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ .فَقَالَ اُرِيْدُ اَنْ اُطِيْلَ غُرَّتِيْ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (اِنَّ اُمَّتِيْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ ، وَلَا يَاْتِيْ اَحَدٌ مِنَ الْاُمَمِ كَذٰلِكَ).

۲۰۷: ابن المجمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھوتے ہیں جب وہ اپنے بازو دھوتے تھے تو قریب نصف عضو تک دھوتے اور اسی طرح دونوں پاؤں دھوتے تو نصف پنڈلی تک دھوتے میں نے ان سے اس سلسلہ میں عرض کیا تو فرمانے لگے میں یہ چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن میرا سفید نشان طویل ہو اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میری امت قیامت کے دن وضو کی وجہ سے روشن اعضاء والی ہوگی (جیسا ابلق گھوڑوں میں پنج کلیان گھوڑا پہچانا جاتا ہے امت ان اعضاء وضو کے روشن ہونے سے پہچانی جائے گی) اور کوئی امت بھی اس طرح نہ آئے گی۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۳' مسلم فی الطهارة روایت ۳۵' ترمذی فی الجمعة باب ۷٤' روایت ۲۸' مسند احمد ۲۸۲/۱' ۲۹٦' ۳٦۲/۲' سنن کبریٰ للبیهقی ۵۷/۱'

۲۰۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهُ ذَكَرَ

لَهُ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ غَسْلًا وَأَنَا أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ سَكْبًا .

۲۰۸: ابوعوانہ نے ابوبشر سے بیان کیا اور ابوبشر نے مجاہد سے نقل کیا کہ میں نے ان کے سامنے پاؤں پر مسح کا ذکر کیا تو مجاہد فرمانے لگے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پاؤں کو خوب دھورہے تھے اور میں ان پر پانی بہاتا جارہا تھا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارة ۱۹/۱

۲۰۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ .

۲۰۹: ابوبشر نے مجاہد سے اور مجاہد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۱۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ إِذَا تَوَضَّأَ .

۲۱۰: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جب وہ وضو کرتے تو اپنے پاؤں کو دھوتے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۵/۱

۲۱۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَبَلَغَكَ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ الْقَدَمَيْنِ ؟ قَالَ : لَا . وَقَدْ زَعَمَ زَاعِمٌ أَنَّ النَّظَرَ يُوْجِبُ مَسْحَ الْقَدَمَيْنِ فِي وُضُوْءِ الصَّلَاةِ قَالَ : لِأَنِّي رَأَيْتُ حُكْمَهُمَا بِحُكْمِ الرَّأْسِ أَشْبَهَ لِأَنِّي رَأَيْتُ الرَّجُلَ إِذَا عُدِمَ الْمَاءُ فَصَارَ فَرْضُهُ التَّيَمُّمَ يُيَمِّمُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَلَا يُيَمِّمُ رَأْسَهُ وَلَا رِجْلَيْهِ . فَلَمَّا كَانَ عَدَمُ الْمَاءِ يُسْقِطُ فَرْضَ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلَى فَرْضٍ آخَرَ وَهُوَ التَّيَمُّمُ ، وَيَسْقُطُ فَرْضُ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ لَا إِلَى فَرْضٍ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ كَحُكْمِ الرَّأْسِ لَا كَحُكْمِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ . فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَكُوْنُ فَرْضُهَا الْغُسْلُ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْقُطُ ذٰلِكَ الْفَرْضُ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى فَرْضٍ ، مِنْ ذٰلِكَ الْجُنُبُ ، عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ سَائِرَ بَدَنِهِ بِالْمَاءِ فِي حَالِ وُجُوْدِهِ وَإِنْ عُدِمَ الْمَاءُ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّيَمُّمُ فِي وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ . فَأَسْقَطَ فَرْضَ حُكْمِ سَائِرِ بَدَنِهِ بَعْدَ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لَا إِلَى بَدَلٍ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِدَلِيْلٍ أَنَّ مَا سَقَطَ فَرْضُهُ مِنْ ذٰلِكَ لَا إِلَى بَدَلٍ كَانَ فَرْضُهُ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَا يَكُوْنُ سُقُوْطُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى بَدَلٍ ، بِدَلِيْلٍ أَنَّ حُكْمَهُمَا كَانَ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ . فَبَطَلَتْ بِذٰلِكَ عِلَّةُ الْمُخَالِفِ إِذَا كَانَ قَدْ لَزِمَهُ فِي قَوْلِهِ ، مِثْلُ مَا أَلْزَمَ خَصْمَهُ۔

۲۱۱: عبدالملک سے روایت ہے کہ میں نے عطاء سے سوال کیا کہ کیا تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کے متعلق روایت ملی ہے کہ انہوں نے اپنے پاؤں پر مسح کیا ہو تو عطاء کہنے لگے کوئی روایت نہیں پہنچی۔ کسی شخص کو یہ گمان گزر سکتا ہے کہ نظر وفکر تو نماز کے وضو میں پاؤں کے مسح کو لازم کرتی ہے اس لئے کہ ان کا حکم سر کے حکم سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ جب کسی کے پاس پانی نہ ہو تو اس پر تیمم لازم ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں پر تو تیمم کرے گا مگر سر پر تیمم نہ کرے گا اور نہ ہی پاؤں پر۔ پس جب پانی کا نہ ملنا چہرے اور ہاتھوں سے دھونے کی فرضیت کو ساقط کر کے دوسرا فرض تیمم مقرر کرتا ہے اور پاؤں اور سر کے فرض کو بالکل ساقط کر دیتا ہے اور کوئی دوسرا فرض اس کی جگہ مقرر نہیں کرتا۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ دو پاؤں کا حکم پانی کے ملنے کی صورت میں سر کے حکم کی طرح ہے' چہرے اور دونوں ہاتھوں کے حکم کی طرح نہیں ہے۔ ان کے جواب میں ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھ پاتے ہیں کہ پانی کے ملنے کی صورت میں بعض اشیاء کا دھونا فرض ہوتا ہے پھر پانی نہ پانے کی صورت میں وہ فرض کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہم جنابت والے شخص کو دیکھتے ہیں کہ اس پر لازم ہے کہ پانی کے ملنے کی صورت میں تمام بدن کو دھوئے اور جب پانی میسر نہ ہو تو اس وقت اس کے لئے چہرے اور بازوؤں کا تیمم اس پر لازم ہے تو چہرے اور بازو کے علاوہ باقی تمام جسم کے دھونے کی فرضیت بغیر کسی بدل کے ساقط ہو گئی۔ پس یہ اس بات کی دلیل نہ بن سکی کہ جس کی فرضیت کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہو تو پانی کے ملنے کی صورت میں اس کا مسح فرض ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح پانی نہ ملنے کی صورت میں پاؤں کی فرضیت کا بلا بدل ساقط ہونا ہے۔ اس دلیل کی بنیاد پر نہیں کہ ان کا حکم پانی کے ملنے کی صورت میں مسح تھا۔ پس اس کے نتیجہ میں فریق مخالف کی وہ علت ہی باطل ٹھہری اس لئے کہ اس نے اپنے مخالف پر اپنی بات سے جو کچھ لازم کیا تھا وہ خود اس پر لازم آ گیا۔

حاصل روایات: ان تمام آثار و روایات سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اختلاف قراءت کے باوجود تمام صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ پاؤں کو دھونے ہی کے قائل ہیں۔

ایک عقلی اعتراض:

ممکن ہے کہ مسح قدمین کا کوئی قائل یہ کہے کہ وضو میں مسح قدمین تو لازم ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہاتھوں اور چہرے کا عمل دھونے میں ایک جیسا اور سر اور پاؤں کا عمل مسح میں ایک جیسا ہے اور جب پانی نہ ہو تو ہاتھوں اور چہرے کا عمل بدل میں ایک جیسا رہا اور سر اور پاؤں کا عدم بدل میں ایک جیسا رہا کہ ان دونوں کا بدل ساقط ہوا پس ثابت ہوا کہ پانی کے ہوتے ہوئے بھی دونوں کا حکم مسح ہوگا۔

الجواب یا نظر طحاوی:

آپ کا قاعدہ کلیہ درست نہیں کیونکہ بہت سی اشیاء ایسی ہیں جن میں پانی ہونے کی حالت میں جن اعضاء کا دھونا فرض تھا مگر پانی نہ پائے جانے کی حالت میں وہ بالکلیہ ساقط ہو گئے کسی بدل کی طرف منتقل نہیں ہوئے ان میں سے ایک جنابت والا آدمی ہے کہ اس کو لازم ہے کہ پانی پانے کی صورت میں تمام بدن دھوئے اور جب پانی نہ ہو تو اس کے لئے تیمم میں صرف چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مٹی کا ملنا بدل ہے بقیہ تمام جسم کسی بدل کے بغیر ساقط ہو گیا۔

اب جناب فیصلہ فرمائیں کہ پانی ہونے کی حالت میں آپ اپنے قیاس کے مطابق صرف چہرہ اور ہاتھوں کو دھونے سے غسل جنابت کے درست ہونے کا حکم فرمائیں گے یا پھر اپنے قاعدہ کلیہ کو ساقط کریں گے۔

پس ثابت ہوا کہ سقوط الی بدل اور سقوط بلا بدل مسح قدمین کی دلیل بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور تیمم میں فرض قدمین کا سقوط بلا بدل سر پر مسح کے حکم سے یکسانیت ثابت نہیں کر سکتا۔ پس مخالف کی علت کے بطلان سے اس کا اعتراض بھی باطل ہو گیا۔

(بَابُ الْوُضُوْءِ) هَلْ يَجِبُ لِكُلِّ صَلَاةٍ أَمْ لَا ؟

کیا ہر نماز کے لئے وضو لازم ہے؟

خلاصۃ المرام: مقیم کو ہر نماز کے لئے نیا وضو ضروری ہے اصحاب ظواہر اور شیعہ کا یہی مذہب ہے جبکہ جمہور فقہاء و محدثین اور ائمہ اربعہ کے ہاں مسافر و مقیم کے لئے نیا وضو حصول فضیلت کا باعث ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مذہب نمبر ۱ میں فریق اول کے دلائل کا تذکرہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل روایات ذکر فرمائیں ہیں۔

۲۱۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، فَلَمَّا كَانَ الْفَتْحُ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ.

۲۱۲: بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے جس دن مکہ فتح ہوا اس دن آپ نے پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں۔ پس یہ درست ہو گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں مذکورہ عمل وفضیلت کے حصول کے لئے فرمایا اس بناء پر نہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب و لازم تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بھی مذکورہ قول پر دلالت کرتی ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب ٤٥ روایت ٦١' نسائی فی الطهارة باب ١٠٠' ابن ماجه فی الطهارة باب ٧٢ روایت ٥١٠' دامی فی الوضوء باب ٣۔

۲۱۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَأَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ .فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ :صَنَعْتَ شَيْئًا -يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ -لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ .فَقَالَ :عَمْدًا فَعَلْتُهٗ ، يَا عُمَرُ).

۲۱۳: حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں اور موزوں پر مسح فرمایا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے آج ایسا عمل کیا جو پہلے نہ کرتے تھے آپ نے فرمایا میں نے اے عمر رضی اللہ عنہ! قصداً ایسا کیا ہے۔

تخریج : مسلم فی الطهارة روایت ٨٦' ابو داؤد فی الطهارة باب٦٥' روایت ١٧٢' ترمذی فی الطهارة باب٤٥' روایت ٦١' نسائی فی الطهارة باب ١٠٠' مسند احمد ٣٥٠/٥'٣٥١۔

۲۱۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : ثَنَا عَلْقَمَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْحَاضِرِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَوَضَّئُوْا لِكُلِّ صَلَاةٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ ، فَقَالُوْا :لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ .وَكَانَ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا۔

۲۱۴: حضرت بریدہؓ نے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو فرماتے تھے۔ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ مقیم افراد پر واجب ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے وضو کریں اور انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔ علماء کی اکثریت نے ان کی مخالفت کی ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ وضو تو اسی پر واجب ہے جو بے وضو ہو اور ان کے مسلک کی تائید جناب رسول اللہ ﷺ کی یہ روایت ہے۔

تخریج : ابن ماجه ٣٨/١' باب الوضو لکل صلاة

حاصل روایات: آپ ﷺ ہر نماز کے لئے نیا وضو کرتے تھے جو کہ حالت اقامت کا عمل ہے اور فتح کے دن والا عمل سفر کی حالت میں ہے پس مسافر ساری نمازیں ایک وضو سے بھی پڑھ سکتا ہے بظاہر اہل ظواہر نے ان روایات کو اپنا مستدل بنایا ہے۔

مسلک دوم:

حدث پیش آنے کی صورت میں تو وضو واجب ہے مگر وضو ہوتے ہوئے ہر نماز کے لئے وضو واجب نہیں مسافر کے لئے فریق مخالف نمبر ا بھی اس کا قائل ہے اور مقیم کے لئے دیگر روایات کافی ثبوت ہیں ان روایات میں فضیلت کے لئے وضو کا احتمال ہے پس استدلال درست نہیں۔

روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۵ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ ، وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :(ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَقَرَّبَتْ لَهُمْ شَاةً مَصْلِيَّةً فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ حَانَتِ الظُّهْرُ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى فَضْلِ طَعَامِهِ فَأَكَلَ، ثُمَّ حَانَتَ الْعَصْرُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْئِهِ الَّذِيْ كَانَ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ وُضُوْءُ هُ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَلٰى مَا رَوَى ابْنُ بُرَيْدَةَ ، كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْتِمَاسِ الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَهَلْ فِيْ هٰذَا مِنْ فَضْلٍ فَيُلْتَمِسُ قِيْلَ لَهُ :نَعَمْ۔

۲۱۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک انصاریہ کے ہاں اپنے بعض صحابہؓ سمیت تشریف لے گئے اس انصاریہؓ نے آپ کی خدمت میں بکری کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا جس میں سے آپ نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا پھر ظہر کا وقت ہو گیا تو آپ نے وضو کیا اور نماز ادا فرمائی پھر بقیہ کھانے کی طرف دوبارہ لوٹے اور اسے کھایا پھر عصر کا وقت ہو گیا تو آپ نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔امام ابوجعفر طحاوی ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر وعصر کی نماز ظہر والے وضو سے ادا فرمائی اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو کرنا حصول فضیلت کے لئے ہو وجوب ولزوم کے طور پر نہ ہو۔جیسا کہ ابن بریدہ ؓ کی روایت میں موجود ہے۔اگر کوئی معترض یہ کہنے لگے کہ اس میں کیا فضیلت ہے کہ جس کو تلاش کیا جائے؟ تو ہم عرض کریں گے جی ہاں!اس میں فضیلت ملاحظہ ہو۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب ۵۹ روایت ۸۰۔

طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث دلالت کر رہی ہے کہ آپ نے ظہر وعصر کو ایک وضو سے ادا فرمایا اور وہ ظہر والا وضو تھا اور گزشتہ روایات کے متعلق جیسا کہہ آئے کہ وہ حصول فضیلت کے لئے تھا نہ کہ وجوب کے لئے جیسا کہ فریق اول کو دھوکا ہوا۔

سوال: کیا یہ بھی فضیلت ہے کہ جس کو حاصل کرنا ہے۔

جواب: یہ بالکل فضیلت ہے جو مندرجہ ذیل روایات سے ثابت ہے۔

ہر نماز کے لئے فضیلت وضو کی روایات۔

۲۱۶ :قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ أَبِيْ غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الظُّهْرَ فَانْصَرَفَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْ دَارِهِ فَانْصَرَفْتُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَصَلّٰى

الْعَصْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مَجْلِسِهٖ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى إِذَا نُوْدِيَ بِالْمَغْرِبِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ .فَقُلْتُ لَهٗ :أَيُّ شَيْءٍ هٰذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ الْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ؟ فَقَالَ : وَقَدْ فَطِنْتُ لِهٰذَا مِنِّي ؟ لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ إِنْ كَانَ لَكَافٍ وُضُوْئِي لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَوَاتِي كُلَّهَا ؛ مَا لَمْ أُحْدِثْ ؛ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :(مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِذٰلِكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ) فَفِيْ ذٰلِكَ رَغِبْتُ يَا ابْنَ أَخِيْ. فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَعَلَ مَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ بُرَيْدَةَ لِإِصَابَةِ هٰذَا الْفَضْلِ، لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ .وَقَدْ رَوٰى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَيْضًا ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .

۲۱۶:ابوغطیف هذلی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ظہر ادا کی پھر وہ گھر میں اپنے بیٹھنے کی جگہ آ گئے میں بھی ان کے ساتھ آیا یہاں تک کہ جب عصر کی اذان ہوئی تو انہوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر وہ بھی نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ نکلا اور عصر کی نماز ان کی معیت میں پڑھ کر اپنی مجلس کی طرف لوٹے تو میں بھی ان کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ جب مغرب کی اذان ہوئی تو انہوں نے پانی منگوا کر وضو کیا میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن یہ کیا ہے؟ ہر نماز کے لئے وضو؟ تو فرمانے لگے کیا تو میری یہ بات سمجھ گیا؟ یہ سنت نہیں ہے اگر چہ میرا صبح کی نماز والا وضو تمام نمازوں کے لئے کافی ہے جب تک کہ میں حدث میں مبتلا نہ ہوں لیکن میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے طہارت (وضو ہوتے ہوئے) وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔اے میرے بھتیجے اسی وجہ سے میں نے اس کی طرف رغبت وشوق کا اظہار کیا۔

تخریج :ابو داؤد فی الطهارة باب۳۲' روایت ٦٢' ترمذی فی الطهارة باب٤٤' روایت ٥٩' ابن ماجه فی الطهارة باب۷۳' روایت ۵۱۲۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ:

حضرت بریدہؓ والی روایت سے کئے جانے والے استدلال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ نے حصول فضیلت کے لئے ہر نماز کے لئے وضو کیا بالکل اسی طرح حضرت بریدہؓ نے اس فضیلت کے حصول کے لئے ایسا کیا ہو اس بناء پر نہیں کہ وضو ہر نماز کے لئے فرض واجب تھا اور اس پر استشہاد کے لئے مندرجہ ذیل روایت ملاحظہ ہو۔

۲۱۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : (أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ : أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ .قُلْتُ :فَأَنْتُمْ ؟ قَالَ : كُنَّا

نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ) .فَهٰذَا أَنَسٌ قَدْ عَلِمَ حُكْمَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ فَرْضًا عَلٰى غَيْرِهٖ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ وَاجِبٌ ثُمَّ نُسِخَ ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْآثَارِ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .

۲۱۷: عمرو بن عامر حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اس سے وضو کیا میں نے انسؓ سے سوال کیا کیا جناب رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو فرماتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں میں نے کہا کیا تم بھی؟ تو انس کہنے لگے ہم تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھتے تھے۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فعل سے وہی حکم معلوم کیا جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے اور انہوں نے اس کو دوسروں پر فرض قرار نہیں دیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے جب یہ کہا کہ اس وقت یہ واجب تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ اس بات پر غور کرنے کے لئے ہم ایسے آثار تلاش کرتے ہیں جو اس معنیٰ پر دلالت کرتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ٥٤

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ:

یہ روایت جو ہم نے حضرت انسؓ کے حوالہ سے نقل کی ہے اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کے فعل کا تذکرہ ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس فعل رسول اللہ ﷺ سے وضو کو ہر نماز کے لئے نہ فرض سمجھا اور نہ فرض قرار دیا بلکہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے فضل سمجھا۔

ایک احتمال:

فعل رسول اللہ ﷺ سے جس طرح حصول فضل کا احتمال ہے تو یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ یہ آپ پر پہلے واجب ہو اور پھر منسوخ ہو گیا ہو اس احتمال کی تائید میں آثار میں تلاش کرنے پر مندرجہ ذیل ابوداؤد کی روایت سامنے آئی۔

۲۱۸ : فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ :أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤُ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ ؟ عَمَّ ذَاكَ ؟ قَالَ حَدَّثَتْنِيْهِ أَسْمَاءُ ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ :أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ حَدَّثَهَا : (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ ؛ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ).وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى أَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ ؛ فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ نَسَخَ ذٰلِكَ ، فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِءُ

مَا لَمْ يَكُنِ الْحَدَثُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِيْجَابُ السِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ ؛ فَكَيْفَ لَا تُوْجِبُوْنَ ذٰلِكَ وَلَا تَعْمَلُوْنَ بِكُلِّ الْحَدِيْثِ ، إِذَا كُنتُمْ قَدْ عَمِلْتُمْ بِبَعْضِهٖ. قِيْلَ لَهٗ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصَّ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ دُوْنَ أُمَّتِهٖ. وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا هُمْ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ وَلَيْسَ يُوْصَلُ إِلٰى حَقِيْقَةِ ذٰلِكَ إِلَّا بِالتَّوْقِيفِ .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا يَدُلُّنَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ۔

۲۱۸: محمد بن یحییٰ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا تم نے اپنے والد کو ہر نماز کے لئے وضو کرتے دیکھا ہے خواہ وہ وضو سے ہوتے یا حدث کی حالت میں ہوتے؟ وہ ایسا کس وجہ سے کرتے تھے؟ (اس پر) عبداللہ کہنے لگے مجھے اسماء بنت زیدؓ بن خطاب نے بیان کیا کہ ان کو عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنے کا حکم ہوا خواہ پہلے وضو ہو یا نہ ہو جب یہ بات آپ پر گراں ہوگئی تو پھر ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دیا (گویا وضو کا حکم ہر نماز کے لئے منسوخ کر دیا گیا) جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ جب تک وضو نہ ٹوٹے اس وقت تک پہلا وضو کافی ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس روایت میں تو ہر نماز کے لئے مسواک کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور تم اس کو واجب نہیں سمجھتے تاکہ مکمل حدیث پر عمل ہو اور جبکہ تم اس کے بعض حصہ پر عمل کرتے ہو۔ اس کو یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ مسواک کا ہر نماز کے لئے واجب ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہو نہ کہ امت کے لئے اور یہ بھی درست ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سلسلہ میں برابر ہوں۔ اس بات کی حقیقت کی طرف پہنچنا اسی وقت ممکن ہے جب اس سلسلے میں پوری واقفیت حاصل کریں۔ پس ہم نے سوچا کہ کیا کوئی روایت ہمیں ایسی مل جاتی ہے جو اس سلسلے میں ہماری راہنمائی کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۲۵' روایت ۴۸'

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ:

ابن عمر رضی اللہ عنہما خیال کرتے تھے کہ ان کو اس بات کی ہمت ہے پس وہ ہر نماز کے لئے وضو کرتے اور ترک نہ فرماتے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضو کا حکم تھا پھر بعد میں یہ منسوخ ہو گیا اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ جب تک حدث پیش نہ آئے سابقہ وضو کفایت کر جائے گا۔

ایک اعتراض:

تم حدیث پر مکمل عمل کے دعویدار ہو حالانکہ حدیث بالا سے تو ہر نماز کے لئے مسواک کا وجوب ثابت ہو رہا ہے تم اس کی سنیت کے قائل ہو تو حدیث کے ایک حصہ پر عمل کرتے اور دوسرے کو چھوڑتے ہو۔

جواب: ہر نماز کے لئے مسواک کا وجوب آپ کی ذات گرامی کے ساتھ خاص تھا جیسا کہ وضو کا عمل بھی آپ کے ساتھ خاص تھا امت کے لئے ایسا حکم نہ تھا ورنہ صحابہ کرام بھی ضرور ایسا کرتے اس میں روایات کی طرف رجوع کرنا ہوگا کیونکہ اس کا دارومدار ثبوت پر ہے جو ثابت ہو جائے وہ سر آنکھوں پر چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۹ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِیٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِیْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ).

۲۱۹: ابو رافع نے حضرت علی بن معبدؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

تخریج : بخاری باب الجمعه باب۹ والصوم باب۲۷، مسلم فی الطهارة روایت۴۲، ابو داؤد فی الطهارة باب۲۵، ترمذی فی الطهارة باب۱۸، مسند احمد ۸۰/۱، سنن کبرٰی بیهقی ۳۷/۱، ابن خزیمه ۱۷۴/۱،

۲۲۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰى قَالَ :ثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۲۲۰: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہم سے اصحاب محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ سے ایسی ہی روایت نقل فرمائی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۹۶/۱

۲۲۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَلَفٍ الْغِفَارِیُّ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ، مَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ .

۲۲۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

قول طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ روایت غریب ہے ہم نے اس کو ابن مرزوق کی سند سے لکھا ہے۔

(ابن مرزوق کی روایت میں نکارت پائی جاتی ہے)

تخریج : معجم الکبیر ۲۸۷/۱۲

۲۲۲ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۲۲: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے زید بن خالدؓ اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی بات نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۷/۱' ترمذی ۱۳'۱۲/۱

۲۲۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أُمِّ صَبِيَّةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۲۳: عطاء مولیٰ ام صبیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : بیهقی ۵۸/۱

۲۲۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ).

۲۲۴: حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

تخریج : بیهقی ۵۷/۱' باختلاف قلیل من اللفظ۔

۲۲۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ)

۲۲۵: حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

تخریج : بیهقی ۵۷/۱' ایضا التمهید ۱۹٤/۷

۲۲٦ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ).

۲۲٦: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

تخریج : ترمذی ۱۲/۱

۲۲۷ :حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۲۷:سعید المقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۲۵/۱

۲۲۸ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَرْفَعُهُ .مِثْلَهُ .فَثَبَتَ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .(لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ) أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِذٰلِكَ وَأَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ ؛ وَأَنَّ فِي ارْتِفَاعِ ذٰلِكَ عَنْهُمْ -وَهُوَ الْمَجْعُوْلُ بَدَلًا مِنَ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ -دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ وَلَا أُمِرُوْا بِهِ وَأَنَّ الْمَأْمُوْرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَهُمْ وَأَنَّ حُكْمَهُ كَانَ فِي ذٰلِكَ غَيْرَ حُكْمِهِمْ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ ارْتِفَاعِ وُجُوْبُ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ؛ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْوُضُوْءَ طَهَارَةً مِنْ حَدَثٍ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الطَّهَارَاتِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كَيْفَ حُكْمُهَا ؟ وَمَا الَّذِي يَنْقُضُهَا ؟ فَوَجَدْنَا الطَّهَارَاتِ الَّتِي تُوْجِبُهَا الْأَحْدَاثُ عَلَى ضَرْبَيْنِ :فَمِنْهَا الْغُسْلُ ، وَمِنْهَا الْوُضُوْءُ ، فَكَانَ مَنْ جَامَعَ أَوْ أَجْنَبَ ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ ، وَكَانَ مَنْ بَالَ أَوْ تَغَوَّطَ ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ .فَكَانَ الْغُسْلُ الْوَاجِبُ بِمَا ذَكَرْنَا لَا يَنْقُضُهُ مُرُوْرُ الْأَوْقَاتِ وَلَا يَنْقُضُهُ إِلَّا الْأَحْدَاثُ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ الطَّهَارَةِ مِنَ الْجِمَاعِ وَالْاِحْتِلَامِ كَمَا ذَكَرْنَا ، كَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الطَّهَارَاتِ مِنْ سَائِرِ الْأَحْدَاثِ كَذٰلِكَ وَأَنَّهُ لَا يَنْقُضُ ذٰلِكَ مُرُوْرُ وَقْتٍ كَمَا لَا يَنْقُضُ الْغُسْلَ مُرُوْرُ وَقْتٍ .وَحُجَّةٌ أُخْرَى أَنَّا رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْمُسَافِرَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ .وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي الْحَاضِرِ فَوَجَدْنَا الْأَحْدَاثَ مِنَ الْجِمَاعِ وَالْاِحْتِلَامِ وَالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُلَّ مَا إِذَا كَانَ مِنَ الْحَاضِرِ كَانَ حَدَثًا يُوْجِبُ بِهِ عَلَيْهِ طَهَارَةً ، فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ مِنَ الْمُسَافِرِ ، كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّهَارَةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ كَانَ حَاضِرًا .وَرَأَيْنَا طَهَارَةً أُخْرَى يَنْقُضُهَا خُرُوْجُ وَقْتٍ وَهِيَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؛ فَكَانَ الْحَاضِرُ وَالْمُسَافِرُ فِي ذٰلِكَ سَوَاءً ؛ يَنْقُضُ طَهَارَتَهُمَا خُرُوْجُ وَقْتٍ مَا ؛ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فِي نَفْسِهِ مُخْتَلِفًا فِي

الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ؛ وَإِنَّمَا يَنْقُضُ طَهَارَةَ الْحَاضِرِ مِنْ ذٰلِكَ يَنْقُضُ طَهَارَةَ الْمُسَافِرِ ، وَكَانَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ عَنِ الْمُسَافِرِ لَا يَنْقُضُ طَهَارَةً ، كَانَ خُرُوْجُهُ عَنِ الْمُقِيْمِ أَيْضًا كَذٰلِكَ ، قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۲۸: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔ پس اس قول: ((لو لا ان اشق علی امتی)) یعنی اگر میری امت پر گرانی نہ ہوتی تو میں ہر نماز کے لئے ان کو مسواک کا حکم دیتا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم نہیں دیا اور ان پر لازم بھی نہیں اور اس کے ختم کر دینے میں جبکہ یہ ہر نماز کے لئے وضو کا بدل ہے تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو ان پر لازم نہیں تھا اور نہ اس کا حکم ملا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف حکم تھا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ان سے مختلف تھا اس باب کی روایات کہ معنی کی تصحیح اسی طریق سے ہے اور اس سے ہر نماز کے لئے وضو لازم ہونے کے حکم کا اٹھ جانا بھی ثابت ہو گیا۔ بطور نظر و فکر کے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ وضو حدث سے طہارت کا کام دیتا ہے جب ہم احداث سے طہارتیں حاصل کرنے پر غور کرتے ہیں کہ ان کا حکم کیا ہے اور کونسی چیز طہارت کو توڑنے والی ہے تو ہم نے ایسی طہارتیں پائیں جو حدث سے لازم ہوتی ہیں' ان کو دو قسم پر پایا۔ ایک ان میں سے غسل اور دوسرا وضو ہے۔ پس جس شخص نے جماع کیا یا اسے احتلام ہوا تو اس پر غسل لازم ہے اور جس نے پیشاب یا پاخانہ کیا تو اس پر وضو واجب ہے اور اس غسل واجب کو جس کا ہم نے ابھی تذکرہ کیا اوقات کا گزرنا نہیں توڑتا' اس کو توڑنے والی چیز صرف حدث ہے۔ پس جب یہ چیز ثابت شدہ ہے کہ طہارت کا حکم جماع اور احتلام کی حالت میں ہے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا تو غور و فکر کا تقاضا بھی یہی ہے کہ تمام طہارتوں کا حکم تمام احداث سے اسی طرح ہو کہ ان طہارتوں کو غسل کی طرح وقت کا گزرنا نہ توڑے ایک اور دلیل یہ ہے کہ ہم نے علماء کرام کو اس بات پر متفق پایا کہ مسافر ایک وضو سے تمام نمازیں پڑھے جب تک کہ حدث لاحق نہ ہو۔ مقیم کے بارے میں ان کو مختلف الرائے پایا۔ ہم نے غور کیا کہ احداث یہ چیزیں ہیں: جماع' احتلام' پیشاب و پاخانہ۔ ان میں سے جو چیز مقیم کو پیش آئے گی اس پر طہارت کو لازم کر دے گی۔ اس لئے کہ جب وہ مسافر تھا تو اس پر اسی طرح ہی لازم تھا اور اسی پر وہی طہارت لازم تھی جو مقیم ہونے کی حالت میں اس پر لازم ہوتی' ہمیں ایک اور ایسی طہارت ملی جسے وقت کا نکلنا توڑ دیتا ہے اور اس میں مقیم و مسافر دونوں اس بات میں برابر ہیں کہ وقت کا نکلنا ان کی طہارت کو باطل کر دے۔ اگرچہ فی نفسہ وقت مقیم و مسافر کا الگ الگ ہو۔ پس جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ جو ہم نے ذکر کیا وہ اسی طرح ہی ہے اور جو چیز مقیم کی طہارت کو توڑنے والی ہے وہی مسافر کی طہارت کو توڑنے والی ہے اور وقت کا نکل جانا جیسے مسافر کی طہارت کو نہیں توڑتا اسی طرح مقیم کی طہارت کو بھی نہیں توڑتا۔ قیاس و نظر تو ہمارے بیان کی تصدیق کرتے ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ' ابو یوسف و

محمد رحمہ اللہ کا مسلک ہے اور یہی بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی جماعت نے کہی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ٦/١ مسلم ١٢٨/١ بخاری ٣٠٣/١

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادگرامی: **لو لا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواك عند كل صلاة**" جس کو اوپر دس اسناد سے ذرا اختلاف کے ساتھ نقل کیا گیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پر لازم نہیں فرمایا (البتہ ترغیب دی) اور یہ حکم امت پر لازم بھی نہ تھا پھر اس کے منسوخ ہونے کی بات ان سے کیونکر منقول ہوتی۔
بلکہ وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہرنماز کے وضو کے بدلے لازم کیا گیا۔
اور یہ اس بات کی دلیل بھی ہے کہ ہرنماز کے لئے وضوصحابہ کرام پر لازم نہ تھا اور نہ ہی ان کو اس کا حکم دیا گیا وہ حکم تو آپ کی ذات کے ساتھ خاص تھا اور اس سلسلہ میں آپ کا حکم دوسرے لوگوں سے مختلف تھا اگر باب کی روایات میں اس وجہ کو ملحوظ رکھا جائے تو روایات میں بآسانی موافقت ہوسکتی ہے اور اس سے یہ بات پورے طور پر ثابت ہوگئی کہ ہرنماز کے لئے وجوب وضو کا حکم آپ سے بھی اٹھالیا گیا۔

طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظری دلیل نمبر۱:

ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ وضوحدث سے طہارت کا نام ہے اب احداث سے طہارات کے احکام پر غور کیا تاکہ ہمیں طہارت کا حکم اور طہارت کو توڑنے والی چیزوں کا بخوبی علم ہو جائے غور کرنے پر طہارات کی کل دو قسمیں پائیں۔
نمبر① غسل نمبر② وضو

غسل:

ان لوگوں پر لازم ہے جو جنابت و جماع میں مبتلا ہوں۔

وضو:

ان لوگوں پر واجب ہے جو پیشاب و پائخانہ وغیرہ سے فارغ ہوں ذرا غور کرنے سے یہ بات معلوم ہورہی ہے کہ غسل واجب جب کرلیا تو اوقات کا گزرنا اس کو نہیں توڑ سکتا غسل کے ٹوٹنے کی وہی صورتیں ہیں جو مذکور ہوئیں اور اوپر یہ بات ثابت ہو چکی کہ طہارت اکبر یعنی غسل کا حکم نجاست اکبر یعنی جماع واحتلام کے ساتھ خاص ہے اور فکر و نظر کا فیصلہ یہی بنتا ہے کہ تمام احداث صغیرہ کبیرہ سے طہارت کا حکم اسی طرح ہونا چاہئے کہ وہ بھی غسل کی طرح فقط مرور زمانہ سے ٹوٹنے نہ پائے۔

دلیل ثانی ایک اور انداز سے توجہ فرمائیں:

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ مسافر پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ سکتا ہے جب تک کہ اس کا وضو نہ ٹوٹے البتہ مقیم کے متعلق اختلاف کیا گیا ہم نے دیکھا کہ مقیم کے متعلق حدث کو لازم کرنے والی چیزیں جماع' احتلام' پیشاب و پاخانہ ہے اور مسافر کے لئے بھی یہی ہیں مسافر پر بھی ان چیزوں سے طہارت لازم ہے جن سے مقیم کو لازم ہے البتہ طہارت کی ایک اور قسم مسح علی الخفین (موزوں پر مسح) ایسی ہے جس کے لئے وقت کا نکلنا بھی ناقض ہے اور اس میں مسافر و مقیم حکم میں یکساں ہیں اگرچہ مسافر و مقیم کے لئے وقت کی طوالت و قصر کا تو فرق ہے مگر طہارت کے ٹوٹنے میں قطعاً فرق نہیں۔

پس یہ بات ثابت ہوگئی کہ جس چیز سے مسافر کی طہارت ٹوٹتی ہے اسی سے مقیم کی طہارت بھی ٹوٹتی ہے ان کے مابین نقض طہارت میں کوئی فرق نہیں مسافر کے لئے خروج وقت ناقض طہارت نہیں تو مقیم کے لئے پھر قیاس و نظر کے لحاظ سے کس طرح خروج وقت مبطل طہارت ہوگا۔ فتدبر۔

یہی امام ابوحنیفہؒ اور ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور صحابہ و تابعین کی ایک کثیر جماعت کا یہی قول ہے جیسا مندرجہ روایات و آثار سے ظاہر ہے۔

۲۲۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَصْحَابَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ تَوَضَّئُوا وَصَلُّوا الظُّهْرَ .فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامُوا لِيَتَوَضَّئُوا فَقَالَ لَهُمْ : (مَا لَكُمْ ؟ أَحْدَثْتُمْ ؟) فَقَالُوا :لَا ، فَقَالَ : (الْوُضُوءُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ ، لَيُوشِكُ أَنْ يَقْتُلَ الرَّجُلُ أَبَاهُ ، وَأَخَاهُ ، وَعَمَّهُ ، وَابْنَ عَمِّهِ ، وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ).

۲۲۹: حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ساتھیوں نے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی جب عصر کا وقت آیا تو وہ وضو کے لئے اٹھنے لگے تو ابوموسیٰ اشعریؓ فرمانے لگے تمہیں کیا ہوا؟ کیا تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں تو کہنے لگے بغیر حدث کے وضو کرنے میں اس قدر اہتمام کرنا اسی طرح کی محرومی ہے کہ جیسا وارث اپنے مورث کو قتل کر کے وراثت سے اپنے کو محروم کرے۔ مثلاً بیٹا باپ کو یا اپنے بھائی یا چچا یا ابن عم کو قتل کردے وغیرہ۔

۲۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ .

۲۳۰: عمرو بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے ہم تو تمام نمازیں اس وقت تک ایک وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے جب تک ہمیں حدث پیش نہ آتی تھی۔

تخریج: بخاری : ۱ / ۸۷

۲۳۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ .ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ .ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ .

۲۳۱: عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا کرتے جب تک کہ ان کو حدث پیش نہ آتی۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۳۳/۱

۲۳۲: أَخْبَرَنِيْ مَسْعُوْدُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ .حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ ، وَزَادَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، وَيَتْلُو (اِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ -عِنْدَنَا -دَلِيْلٌ عَلَى وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، لِأَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ ذٰلِكَ عَلَى الْقِيَامِ وَهُمْ مُحْدِثُوْنَ .أَلَا تَرٰى أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ حُكْمَ الْمُسَافِرِ هُوَ هٰذَا ؟ أَوْ أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يُحْدِثَ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذَا حُكْمُ الْمُسَافِرِ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَقَدْ خُوطِبَ بِهَا كَمَا خُوطِبَ الْحَاضِرُ ، ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ الْحَاضِرِ فِيْهَا كَذٰلِكَ أَيْضًا .وَقَدْ قَالَ ابْنُ الْفَغْوَاءِ :إِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا أَحْدَثُوا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا حَتّٰى يَتَوَضَّئُوا ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (اِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ) فَأَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الْقِيَامُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ حَدَثٍ .

۲۳۲: عبدالصمد کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ نے اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر کیا البتہ انہوں نے سند میں عکرمہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ اضافہ روایت میں فرمایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لئے وضو کرتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے تھے: اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ [المائدة] امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک تو اس آیت میں ہر نماز کے لئے وضو کے واجب ہونے کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ یہ ارشاد نماز کی تیاری کے لئے اس حالت میں ہو جبکہ وہ بے وضو ہو۔ کیا اس بات پر تم سب فقہاء کو متفق نہیں پاتے کہ مسافر کے لئے یہی حکم ہے اور حدث کے بغیر اس پر وضو لازم نہیں پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ مسافر کا یہ حکم اس آیت سے ثابت ہے تو جس طرح اس سے مسافر کو خطاب کیا گیا اس طرح مقیم کو بھی خطاب کیا گیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مقیم کا حکم بھی مسافر کی طرح ہے۔ ابن فغواء نے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب بے وضو ہو جاتے تو بغیر وضو کے کلام نہ کرتے۔ بس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ﴾ [المائدة] کہ یہ بتلا دیا کہ یہ حکم حدث کے بعد نماز کی طرف جانے کے وقت ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۴/۱ عبدالرزاق ۵۸/۱

طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

اس کا دوسرا حصہ خلاف نظر آتا ہے تو اس کا جواب دے رہے ہیں نمبر۱: کہ آیت میں وجوب وضو لکل صلاۃ کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ بات جائز ہے کہ اس سے وہ قیام مراد لیا جائے جو حالت حدث والا ہو کیا تم اس بات کو نہیں دیکھتے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ مسافر کا بھی یہی حکم ہے یا اس پر بھی وضو اسی وقت واجب ہے جب وہ حالت حدث میں ہو جب یہ حکم مسافر کا ثابت ہو گیا تو اس کا مخاطب مسافر کی طرح مقیم بھی ہے۔ نمبر۲: عمرو بن الفغواء نے تو نقل کیا کہ وہ لوگ جب بے وضو ہو جاتے تو اس وقت تک گفتگو نہ کرتے جب تک وضو نہ کر لیتے پس یہ آیت نازل ہوئی: اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ [المائدۃ : ٦] اور ان کو بتلایا کہ یہ وضو اس وقت ضروری ہے جبکہ حدث کے بعد نماز کی طرف جانے کا ارادہ ہو جیسا باب الحیض میں آئے گا۔ نمبر۳: اس روایت کا ایک جواب اس روایت سے ہے جس میں علیؓ کا بیان کنت رجلاً مزاء تو اس عارضہ کی وجہ سے آپ ہر نماز کے ساتھ وضو کرتے نہ کہ ہر نماز کے لئے نیا وضو فرض ہے۔

مزید تین آثار ایک وضو سے تمام نمازیں پڑھنے سے متعلق پیش کر رہے ہیں۔

۲۳۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ مَرَّةً أُخْرٰی قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ عَلِيٍّ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ .

۲۳۳: شعبہ نے مسعود بن علی سے اوپر والی روایت بیان کی مگر عکرمہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

۲۳۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ .

۲۳۴: محمد کہتے ہیں کہ شریحؒ تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ کتاب الطھارات ٢٩/١

۲۳۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ۔

۲۳۵: یزید بن ابراہیم نے بیان کیا کہ حضرت حسن بصریؒ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کریں۔ واللہ اعلم۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ٣٤/١ نمبر ٢٨٤ تا ٢٩٧

بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِهِ الْمَذْىُ كَيْفَ يَفْعَلُ

مذی والا کیا کرے؟

جمہور اہلسنّت کے ہاں منی ناپاک ہے ائمہ ثلاثہ کے ہاں اس سے پاکیزگی کے لئے چھینٹے اور دھونا تجویز کیا جبکہ احناف دھونے اور ڈھیلے دونوں سے پاک ہونے کے قائل ہیں اس باب میں بتلاتے ہیں کہ بعض ائمہ یعنی امام مالک ابن حنبلؒ کے ہاں خروج مذی کے بعد قضیب اور خصیتین دونوں کو دھونا ضروری ہے اور احناف وشوافع صرف موضع نجاست کے دھونے کو کافی قرار دیتے ہیں۔

پہلی جماعت کی دلیل کے طور پر ایک روایت نقل کی ہے۔

۲۳۶ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِىْ نَجِيْحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ خَلِيْفَةَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ، أَنَّ (عَلِيًّا أَمَرَ عَمَّارًا أَنْ يَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْىِ فَقَالَ : يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ غَسْلَ الْمَذَاكِيْرِ وَاجِبٌ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا أَمْذٰى وَإِذَا بَالَ .وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْأَثَرِ .وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِيْجَابِ غَسْلِ الْمَذَاكِيْرِ ، وَلٰكِنَّهُ لِيَتَقَلَّصَ الْمَذْىُ فَلَا يَخْرُجُ .قَالُوْا : وَمِنْ ذٰلِكَ مَا أَمَرَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ فِى الْهَدْىِ إِذَا كَانَ لَهُ لَبَنٌ أَنْ يَنْضَحَ ضَرْعَهُ بِالْمَاءِ ، لِيَتَقَلَّصَ ذٰلِكَ فِيْهِ ، فَلَا يَخْرُجُ .وَقَدْ جَاءَ تِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِمَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قَالُوْا فَمِنْ ذٰلِكَ.

۲۳۶: رافع بن خدیج نقل کرتے ہیں علی مرتضیؓ نے عمارؓ کو کہا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے مذی کا حکم دریافت کر لے۔ چنانچہ دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مزاکیر کو دھو ڈالے اور وضو کر لے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کو مذی آ جائے یا پیشاب کی حالت ہو تو اسے اعضاء تناسل کا دھولینا ضروری ہے۔ انہوں نے مذکورہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ علماء کی دوسری جماعت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے اعضاء تناسل کے دھونے سے وجوب ثابت نہیں ہوتا بلکہ منی کو نکلنے سے روکنے کا طریقہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی نظیر وہ حکم ہے جس کا مسلمانوں کو ہدی کے سلسلے میں جبکہ وہ دودھ والا جانور ہو حکم دیا گیا کہ اس کے تھنوں پر ٹھنڈا پانی چھڑکا جائے تاکہ دودھ نکلنے سے رک جائے اور ہماری اس بات کے ثبوت میں مندرجہ ذیل آثار شاہد ہیں۔

تخریج : نسائی فی الطهارة ۳٦/۱' باب ۱۱۱ المعجم الكبير الطبرانی ۲۸۵/۱

اس اثر کو دلیل بنا کر کہا گیا کہ جب مذی آئے یا پیشاب کیا جائے تو مزا کیر کو مکمل دھونا واجب ہے۔

حاصل: امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مزا کیہ کے دھونے کا حکم اس طور پر واجب نہ تھا کہ اس سے مذی نکلی ہے بلکہ انقطاع مذی اور مزا کیر کے سکیڑنے کے لئے یہ حکم کیا گیا اس کی نظیر موجود ہے کہ جب ہدی و قربانی کا جانور دودھ والا ہو تو مالک کو تھنوں پر پانی چھڑ کنا چاہئے تا کہ تھن سکڑ جائیں اور دودھ منقطع ہو جائے یہ بھی اسی طرح ہے تا کہ مذی کا نکلنا رک جائے۔

علماء کی دوسری جماعت کے قول کی تائید آثار متواترہ سے ہوتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۲۳۷: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی دَاوٗدَ وَابْنُ أَبِی عِمْرَانَ ، قَالَا : ثَنَا عَمْرُو ابْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدَةُ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ).

۲۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت علیؓ فرمانے لگے میں بہت مذی والا تھا میں نے ایک آدمی کو کہا کہ وہ اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرے (انہوں نے دریافت کیا) تو آپ نے فرمایا اس میں فقط وضو ہے۔

تخریج: مسلم ۱۴۳/۱

۲۳۸: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ أَبِی يَعْلَى الثَّوْرِیِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ سَمِعْته يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (كُنْتُ أَجِدُ مَذْيًا ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ، وَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ لِأَنَّ ابْنَتَهُ عِنْدِی ، فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : إِنَّ كُلَّ فَحْلٍ يُمْذِی ، فَإِذَا كَانَ الْمَنِیُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ ، وَإِذَا كَانَ الْمَذْیُ فَفِيْهِ الْوُضُوْءُ).

۲۳۸: محمد بن حنفیہؒ اپنے والد حضرت (علی مرتضیٰؓ) سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے مذی آتی تھی تو میں نے مقداد کو کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کریں اور مجھے پوچھنے سے حیاء مانع ہوا کیونکہ آپ کی بیٹی میرے گھر تھی مقداد نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ہر مذکر کو مذی آتی ہے جب مذی آئے تو اس میں وضو ہے اور جب منی ہو تو اس میں غسل ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الطھارة باب۸۲، روایت ۲۱۱، مسند احمد ۳۴۲/۴

۲۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِی حُصَيْنٍ عَنْ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ عِنْدِی بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

تَوَضَّأْ وَاغْسِلْهُ).

۲۳۹: ابوعبدالرحمٰن نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے مذی بہت آتی تھی اور آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی پس میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پیغام بھیج کر (مسئلہ دریافت) کیا تو ارشاد فرمایا وضو کرلو اور اسے دھو ڈالو۔

تخریج : بخاری فی العلم باب ۵۱، والوضوء باب ۳٤، مسلم فی الحیض روایت ۱۷، ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۸۲،

۲٤۰ : حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ ، فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ ، وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ).

۲٤۰: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے مذی کے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا اس میں وضو اور منی میں غسل لازم ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطھارۃ باب ۸۳، ابن ماجہ فی الطھارۃ باب ۷۰، مسند احمد ۸۷/۱، ۱۱۰۔

۲٤۱ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ (عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ إِذَا أَمْذَيْتُ اغْتَسَلْتُ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ).

۲٤۱: ھانی بن ہانی نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے بہت مذی آتی تھی جب مجھے مذی آتی تو میں غسل کرتا پس میں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو لازم ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۸۲، نسائی فی الطھارۃ باب ۱۱۱

۲٤۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ ح .

۲٤۲: یہ روایت ابن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ اسرائیل کے واسطہ سے انہوں نے اپنی سند سے حضرت علی مرتضیٰؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۰۸/۱

۲٤۳ : وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲٤۳: ربیع المؤذن نے اپنی سند سے اسرائیل سے اور اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۰۸/۱

۲٤٤ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ : ثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ

الْفَزَارِيّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ ، عَنْ (عَلِيٍّ قَالَ : كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ ، فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ، وَإِذَا رَأَيْتَ الْمَنِيَّ فَاغْتَسِلْ).

۲۴۴: حصین بن قبیصہ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے تھے میں بہت زیادہ مذی والا آدمی تھا پس میں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب تم مذی دیکھو تو وضو کرلو اور اپنے قضیب کو دھولو اور جب تم منی دیکھو تو غسل کرلو۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۳٤، مسلم فی الحیض روایت نمبر ۱۷ ابو داؤد ۲۷/۱

۲۴۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَ بْنِ أَنَسٍ قَالَ : (سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ ، لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ تَحْتِي ، فَأَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ : يَكْفِيْ مِنْهُ الْوُضُوْءُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْجَبَهُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ ، ذَكَرَ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ سِوَى وُضُوْءِ الصَّلَاةِ مِمَّا أَمَرَ بِهِ ، فَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِغَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِيْ وَجَبَ لَهُ وُضُوْءُ الصَّلَاةِ . وَقَدْ رَوَى سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ دَلَّ عَلَى هٰذَا أَيْضًا .

۲۴۵: عائش بن انس کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر فرماتے سنا مجھے بہت مذی آتی تھی میں نے آپ ﷺ سے سوال کا ارادہ کیا مگر مجھے حیاء مانع بنی کیونکہ آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی تو میں نے عمار کو کہا (ان کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا) مذی آنے پر وضو کافی ہے۔امام طحاوی فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ان کے لئے فقط نمازؑ کے وضو کو واجب قرار دیا۔پس اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ وضو کے علاوہ جس بات کا حکم دیا گیا وہ اس وجہ سے نہیں تھا جس سے مذی کی صورت میں وضو کو واجب فرمایا۔چنانچہ سہل ابن حنیف رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے جو روایت کی ہے وہ اس بات کو واضح طور پر ثابت کرتی ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۳٤، مسلم فی الحیض روایت ۱۷

حاصل روایات: نو طرق سے روایت علیؓ کو پیش کیا گیا اور اس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوگئی کہ مذی سے فقط وضو ہے۔اور ایک روایت میں واضح طور پر ذکر کا دھونا بھی مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خصیتین کا دھونا لازم نہیں ہے اگر کہیں مذکور ہو تو وہ مذی کے منقطع کرنے کے طور پر ہے اور وضو سے وضو صلاۃ ہی مراد ہے۔

سائل کون؟

حضرت علیؓ نے حضرت مقداد اور عمارؓ کو کہا ان میں سے کسی نے سوال کیا وکیل کا فعل موکل کا شمار ہوتا ہے اس لئے بعض روایات میں حضرت علی مرتضیٰؓ نے اس کی نسبت اپنی طرف کر دی۔ (ابن حجرؒ)

امام طحاوی فرماتے ہیں ان روایات سے ثابت ہوا کہ نماز کے وضو کے علاوہ جس چیز کا حکم ان میں ملتا ہے وہ درجہ وجوب میں نہیں صرف وضو ہی واجب ہے اور ہماری اس بات کی تائید مندرجہ روایات کر رہی ہیں۔

۲۴۶ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، أَنَّهُ (سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ ، فَقَالَ :فِيْهِ الْوُضُوْءُ).فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا يَجِبُ فِيْهِ ، هُوَ الْوُضُوْءُ ، وَذٰلِكَ يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ مَعَ الْوُضُوْءِ غَيْرُهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يُوَافِقُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، فَذَكَرَ۔

۲۴۶: عبید بن السباق نے حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس میں وضو لازم ہے۔ پس آپ نے اس بات کی اطلاع دی کہ جو چیز اس میں لازم ہے وہ وضو ہے اور اس سے اس بات کی نفی ہو جاتی ہے کہ اس پر وضو کے علاوہ کوئی چیز ہو اور اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تو ایسی روایت آئی ہے جو پہلے حضرات کے موافق ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۵۵، روایت ۲۱۰، ترمذی فی الطهارة باب۸۳، روایت۱۱۵، ابن ماجه فی الطهارة باب۷۰، روایت ۵۰۶، دارمی فی الوضوء باب۴۹، ابن شیبه کتاب الطهارة ۹۱/۱

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس روایت سے یہ بات مزید واضح ہوگئی کہ مذی میں وضو ہی واجب ہے اور کوئی چیز واجب نہیں۔

ایک اشکال:

حضرت عمر فاروقؓ کے فتویٰ میں شرمگاہ کے علاوہ خصیتین کا دھونا بھی مذکور ہے روایت یہ ہے۔

۲۴۷ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ رَبِيْعَةَ الْبَاهِلِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ ، فَكَانَ يَأْتِيْهَا فَيُلَاعِبُهَا .فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ :إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاغْسِلْ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ ، وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ .قِيْلَ لَهُ :يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ وَجْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ وَجْهَ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ بَعْدَهُ ، مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ ۔

۲۴۷ سلیمان بن ربیعہ باہلی نے بنی عقیل کی ایک عورت سے نکاح کیا وہ اس کے ہاں جاتے اور ملاعبت کرتے (جس سے مذی خارج ہوتی تو انہوں نے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں مذی کا پانی پاتا ہوں تو آپ نے فرمایا جب پانی پاؤ تو اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھولو اور پھر نماز والا وضو کرلو۔ اس کو یہ کہا جائے گا کہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو ہم نے رافع بن خدیج کی روایت کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی ایک جماعت اسی کے موافق کہتی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارۃ ۹۱/۱۔

حل : اس روایت کا بھی وہی مطلب ہے جو حضرت رافع بن خدیج والی روایت کا بیان کیا گیا کہ شرمگاہ ادھونا لازم تھا اور باقی خصیتین کا دھونا خروج مذی کو روکنے اور مزاکیر کے سکیڑنے کے لئے تھا۔ اور اس مفہوم کی موافقت صحابہ وتابعین کے مندرجہ اقوال سے پائی جاتی ہے۔

۲۴۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔

۲۴۸ : مؤمل بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہمیں سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اسی کے موافق نقل کیا ہے۔

۲۴۹ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ). فَأَمَّا الْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَإِنَّهُ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ ، وَأَمَّا الْمَنِيُّ ، فَفِيْهِ الْغُسْلُ .

۲۴۹ : مورق العجلی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا انہوں نے فرمایا مرد سے نکلنے والی تین چیزیں منی، مذی، ودی ہیں مذی اور ودی میں اپنے قضیب کو دھوئے اور وضو کرلے اور منی کی صورت میں غسل ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارۃ ۹۲/۱

۲۵۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّيْ أَرْكَبُ الدَّابَّةَ فَأُمْذِيَ . فَقَالَ : اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ . أَفَلَا تَرٰى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ ذَكَرَ مَا يَجِبُ فِي الْمَذْيِ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ خَاصَّةً وَحِيْنَ أَمَرَ أَبَا جَمْرَةَ أَمَرَهُ مَعَ الْوُضُوْءِ بِغَسْلِ الذَّكَرِ .

۲۵۰ : ابوجمرہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں جانور پر سواری کرتا ہوں تو مذی آنے لگی ہے انہوں نے فرمایا اپنے قضیب کو دھولو اور نماز کے لئے وضو کرو۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مذی سے لازم ہونے والی چیز کا جب ذکر کیا تو انہوں نے ابوحمزہ کو خاص طور وضو کے ساتھ اپنے عضو تناسل کو دھونا کا حکم دیا۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۵۸/۱

ذرا غور فرمائیں:

کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابوجمرہ کو مذی کی صورت میں وضو کو واجب قرار دیا اور وضو کے ساتھ صرف قضیب کو دھونے کا حکم دیا معلوم ہوا کہ اور کسی چیز کا دھونا واجب نہ تھا۔

۲۵۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَذْيِ وَالْوَدْيِ ، قَالَ :(يَغْسِلُ فَرْجَهُ ، وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ).

۲۵۱: ربیع بن صبیح نے حسن بصریؒ نے مذی و ودی کے متعلق نقل کیا کہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز کے لئے وضو کر لے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۹۲/۱

۲۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :إِذَا أَمْذَى الرَّجُلُ ، غَسَلَ الْحَشَفَةَ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ ، فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ مَا وَصَفْنَا .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا خُرُوْجَ الْمَذْيِ حَدَثًا ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي خُرُوْجِ الْأَحْدَاثِ ، مَا الَّذِيْ يَجِبُ بِهِ ؟ .فَكَانَ خُرُوْجُ الْغَائِطِ ، يَجِبُ بِهِ غَسْلُ مَا أَصَابَ الْبَدَنَ مِنْهُ ، وَلَا يَجِبُ غَسْلُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ إِلَّا التَّطَهُّرَ لِلصَّلَاةِ .وَكَذٰلِكَ خُرُوْجُ الدَّمِ مِنْ أَيِّ مَوْضِعٍ مَا خَرَجَ ، فِيْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَ ذٰلِكَ حَدَثًا .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، خُرُوْجُ الْمَذْيِ الَّذِيْ هُوَ حَدَثٌ ، لَا يَجِبُ فِيْهِ غُسْلٌ ، غَيْرَ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ أَصَابَهُ مِنَ الْبَدَنِ غَيْرَ التَّطَهُّرِ لِلصَّلَاةِ ، فَثَبَتَ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۵۲: زیادہ بن فیاض نے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا جب آدمی کو مذی آجائے تو حشفہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کرے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب کے آثار کے معانی کی تصحیح کا یہی طریقہ ہے جو ہم نے بیان کیا اور اس سے وہی بات ثابت ہوئی جو ہم نے بیان کی۔نظر وفکر کے لحاظ سے ہم عرض کرتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ مذی کا نکلنا وضو کو توڑنے کا باعث ہے۔اب ہم یہ دیکھنا چاہیں گے کہ احداث کے نکلنے سے کیا چیز لازم ہوتی ہے تو پیشاب' پاخانہ کے نکلنے سے بدن کے اسی حصے کا دھونا ضروری ہے جہاں نجاست پہنچتی ہے اس کے علاوہ بدن کا دھونا واجب نہیں مگر یہ کہ نماز کے لئے وہ پوری طہارت کرنا چاہتا ہو۔اسی طرح جسم کے کسی مقام سے خون کا نکلنا۔یہ ان لوگوں کے نزدیک ہے جو خون کے نکلنے کو حدث قرار دیتے ہیں۔پس نظر تقاضا یہ ہے کہ منی کا نکلنا بھی حدث ہے اسی سے بھی اس جگہ کے علاوہ جہاں بدن میں لگے اور کسی مقام کا دھونا لازم نہیں۔البتہ نماز کے لئے مکمل

طہارت ضروری ہے۔ پس بطور نظر کے بھی ہماری بات ثابت ہوگئی۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبة ۱/۸۸

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روایات کی رو سے یہ صورت ہی درست ہے جس سے روایات کے معانی درست رہتے ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نظری دلیل پیش کرتے ہیں

غور کرنے سے معلوم ہوا کہ خروج نجاست خواہ وہ پاخانہ ہو یا پیشاب' ودی' یا جن کے ہاں خون و پیپ وغیرہ موجب حدث ہیں اور ان تمام میں موضع گندگی کے دھونے کے علاوہ اور کسی مقام کا دھونا لازم نہیں البتہ نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے مذی کا نکلنا بھی حدث ہے تو اس میں بھی اسی مقام کا دھونا لازم ہونا چاہئے نہ کہ غیر کا جس طرح روایات سے یہ مسئلہ ثابت ہے تو نظر سے بھی ثابت ہوگیا یہی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد بن الحسن رحمہم اللہ اور علمائے شوافع کا مسلک ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْمَنِيِّ هَلْ هُوَ طَاهِرٌ أَمْ نَجَسٌ

کیا منی پاک ہے؟

خلاصۃ الرام : منی: جسم انسانی سے نکلنے والا سفیدی مائل گاڑھا پانی جو شہوت کے ساتھ جوش سے نکلے مرد وعورت دونوں میں منی کا مادہ پایا جاتا ہے بس رنگتوں میں تھوڑا بہت فرق ہے: یخرج من بین الصلب الترائب احناف و مالکیہ کے ہاں تمام حیوانات کی منی ناپاک ہے شوافع وحنابلہ کے ہاں غیر انسان میں پاک و ناپاک کے دونوں قول ملتے ہیں۔

زیر بحث باب میں انسانی منی کے متعلق گفتگو ہوگی اس میں دو معروف مسالک ہیں نمبر شوافع وحنابلہ اس کو رینٹھ کی طرح قرار دے کر پاک کہتے ہیں اسی وجہ سے اس کے پانی میں پڑ جانے سے اس کی ناپاکی کے قائل نہیں۔

مسلک ۲: احناف موالک و دیگر علماء کا ہے کہ منی ناپاک ہے اس کا دھونا واجب ہے البتہ امام مالک کے ہاں چھینٹا مارنا بھی کافی ہے خشک منی کو احناف کھرچ دینے سے کپڑے کو پاک قرار دیتے ہیں۔

مسلک نمبر ۱ کی روایات جن کی تعداد چودہ ہے۔

۲۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ (هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ :أَنَّهُ كَانَ نَازِلًا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَاحْتَلَمَ ، فَرَأَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ ، وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهٖ ، أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ ، فَأَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا :لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَمَا أَزِيْدُ عَلٰى أَنْ أَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۲۵ : ہمام بن الحارث کہتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان تھا اتفاقاً ان کو احتلام ہو گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی نے ان کو دیکھ لیا کہ وہ احتلام کے اثر کو کپڑے سے دھو رہے ہیں یا کپڑے کو دھو رہے ہیں لونڈی نے اس کی اطلاع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے اپنے کو اس طرح کرتے پایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے میں منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔ (یعنی خشک ہونے کی صورت میں دھوتی نہ تھی)

تخریج : مسلم فی الطهارة روایت ۱۰۵، ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۳٤، روایت ۳۷۱، نسائی فی الطهارة باب ۱۸۷، مسند احمد ۳٥/٦، دارقطنی ۱۲٥/۱

۲۵۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ شُعْبَةُ : أَنَا عَنِ الْحَكَمِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۵۴ : شعبہ نے حکم سے روایت کی اور پھر حکم نے اپنی سند سے اسی طرح روایات نقل کی۔

تخریج : ابو داؤد ۳٥/۱

۲۵۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَحْوَهٗ.

۲۵۵ : زید بن ابی انیسہ نے حکم سے اور حکم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۵۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

۲۵۶ : اعمش نے ابراہیم سے اور ابراہیم نے ہمام سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ترمذی ۳۱/۱

۲۵۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۲۵۷ : زید نے اعمش سے اور اعمش نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۵۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : أَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ ، وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِثْلَهٗ .

۲۵۸ : ابراہیم نے اسود بن یزید اور ہمام سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱/۱٤۰

۲۵۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ .

۲۵۹: منصور نے ابراہیم سے اور ابراہیم نے ہمام سے اور ہمام نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱/۵٦ .

۲٦۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (لَقَدْ رَأَيْتِنِي وَمَا أَزِيْدُ عَلٰى أَنْ أَحُتَّهُ مِنَ الثَّوْبِ فَإِذَا جَفَّ دَلَكْتُه).

۲٦۰: ہمام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ اس روایت میں وما ازید علی ان احته من الثوب فاذا جف دلكته' میں اس سے زیادہ کچھ نہ کرتی کہ اس کو کپڑے سے چھیل دیتی اور جب وہ خشک ہو جاتا تو اس کو مل دیتی۔

اللّغَات: احته۔ حت يحت۔ چھیلنا' دلكته۔ دلک۔ ملنا مائل ہونا۔

تخریج : ابو داؤد الطیاسی ۱/۲۹۹

۲٦۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ أَسْمَاءَ قَالَ : ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ (عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : لَقَدْ رَأَتْنِيْ عَائِشَةُ ، وَأَنَا أَغْسِلُ جَنَابَةً مِنْ ثَوْبِيْ فَقَالَتْ : لَقَدْ رَأَيْتِنِيْ وَإِنَّهُ لَيُصِيْبُ ثَوْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَزِيْدُ عَلٰى أَنْ يَفْعَلَ بِهٖ هٰكَذَا تَعْنِيْ يَفْرُكُهُ).

۲٦۱: اسود کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ میں اپنے کپڑے سے جنابت دھو رہا ہوں تو ارشاد فرمایا مجھے تو یہ معلوم ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو جنابت پہنچ جاتی تو ہم اس کو اسی طرح کرتے اور بس ان کی مراد یہ تھی کہ ہم فقط اس کو خوب مل دیتے۔

اللّغَات: يفركه۔ کسی چیز کو اس قدر ملنا کہ چھلکے سے نکل آئے۔

تخریج : مسند احمد ٦/۱۰۱

۲٦۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، (عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْمَنِيَّ).

۲۶۲: عطاء نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اس کو (منی کو) چھیل دیا کرتی تھی۔

تخریج : بزاز

۲۶۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَخْلَدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ .

۲۶۳: حارث بن نوفل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

تخریج : نسائی ۱/۵٦

۲۶۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ :ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ مِرْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِرْطُنَا يَوْمَئِذٍ الصُّوفُ).

۲۶۴: عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر سے منی کو چھیل دیا کرتی تھی ہماری چادر اس وقت اون کی ہوتی تھی۔

اللغات:مرط جمع مروط۔ چادر/ازار۔

تخریج : مسند احمد ٦/٢٦٣

۲۶۵ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :(كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا كَانَ يَابِسًا ، وَأَغْسِلُهُ أَوْ أَمْسَحُهُ ، إِذَا كَانَ رَطْبًا) شَكَّ الْحُمَيْدِيُّ .

۲۶۵: عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ فرماتی تھیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو چھیل دیتی تھی جبکہ وہ خشک ہو جاتی اور جب وہ تر ہوتی تو میں اس کو دھو ڈالتی یا پونچھ دیتی یہ حمیدی کو شک ہے کہ کون سے لفظ بشر نے فرمائے۔

تخریج : دارقطنی ۱/۱۳۱

۲۶٦ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بُرْدٍ أَخِي يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي شَقَّالَةَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ : فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلَى أَنَّ الْمَنِيَّ طَاهِرٌ ، وَأَنَّهُ لَا يُفْسِدُ الْمَاءَ وَإِنْ وَقَعَ فِيهِ ، وَأَنَّ حُكْمَهُ فِي ذٰلِكَ

حُكْمُ النُّخَامَةِ ، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : بَلْ هُوَ نَجَسٌ ، وَقَالُوْا : لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ ، لِأَنَّهَا إِنَّمَا جَاءَتْ فِي ذِكْرِ ثِيَابٍ يَنَامُ فِيهَا وَلَمْ تَأْتِ فِي ثِيَابٍ يُصَلِّيْ فِيهَا وَقَدْ رَأَيْنَا الثِّيَابَ النَّجِسَةَ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ لَا بَأْسَ بِالنَّوْمِ فِيهَا وَلَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ فِيهَا ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْمَنِيُّ كَذٰلِكَ .وَإِنَّمَا يَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلَيْنَا لَوْ كُنَّا نَقُوْلُ : لَا يَصْلُحُ النَّوْمُ فِي الثَّوْبِ النَّجِسِ فَإِذَا كُنَّا نُبِيحُ ذٰلِكَ وَنُوَافِقُ مَا رَوَيْتُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ ، وَنَقُوْلُ مِنْ بَعْدُ ، لَا يَصْلُحُ الصَّلَاةُ فِي ذٰلِكَ ، فَلَمْ نُخَالِفْ شَيْئًا مِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ جَاءَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيمَا كَانَتْ تَفْعَلُ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ يُصَلِّيْ فِيهِ إِذَا أَصَابَهُ الْمَنِيُّ مَا

۲۶۶: ابوشقالہ نخعی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ فرماتی تھیں میں جناب رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو چھیل دیا کرتی تھی (جبکہ وہ خشک ہو جاتی) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ منی پاک ہے اور یہ پانی کو ناپاک نہیں کرتی جب پانی میں گر جائے اور اس کا حکم رینٹھ والا ہے۔ مندرجہ بالا آثار کو انہوں نے دلیل بنایا۔ دیگر علماء نے ان سے اس سلسلے میں اختلاف کیا اور انہوں نے اس کو نجس قرار دیا اور یہ بھی کہا کہ ان آثار میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ روایات نیند والے کپڑوں کے سلسلے میں وارد ہیں' نماز کی ادائیگی والے کپڑوں کے متعلق نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ پیشاب' پاخانے اور خون سے ملوث کپڑوں میں نیند کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ ان میں نماز درست نہیں۔ منی کا بھی یہی حکم ہے۔ یہ احادیث ہمارے خلاف تب دلیل بن سکتیں اگر ہم یہ کہتے کہ نجس کپڑوں میں سونا درست نہیں ہے۔ جب ہم اس کو مباح قرار دیتے ہیں اور جو تم نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایتیں نقل کی ہیں ان کی موافقت کرتے ہیں اور اس کے خلاف یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسے کپڑوں میں نماز درست نہیں تو ہم اس سلسلے میں جناب نبی اکرم ﷺ کی کسی بات کی مخالفت کرنے والے نہیں ٹھہرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلے کا وہ عمل مروی ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ کے نماز والے کپڑوں کو جب منی پہنچ جاتی تو وہ اختیار فرماتی تھیں۔

تخریج : (ابو سفانہ یا ابو شقالہ) نخب الافکار

حاصل روایات: ان روایات سے اس قدر معلوم ہوتا ہے منی خشک ہونے کی صورت میں کپڑے سے چھیل دی جاتی اور تر ہوتی تو دھو دی جاتی یا پونچھ دی جاتی اس سے ثابت ہوا کہ دھونا لازم نہیں جب دھونا لازم نہیں تو منی پاک ہے پس اگر پانی میں پڑ جائے تو وہ پلید نہ ہوگا یہ رینٹھ کی طرح ہے یہ فریق اول کے دلائل کا حاصل ہے۔

جواب: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں فریق ثانی منی کو ناپاک کہتا ہے اور تر ہونے کی صورت میں دھونے اور خشک ہونے کی صورت میں چھیلنے کو بھی درست قرار دیتا ہے ان کے قول کو اختیار کرنے کی صورت میں ان روایات کا جواب یہ ہے کہ ان میں

ہمارے خلاف دلیل بالکل نہیں کیونکہ ان میں جن کپڑوں کا تذکرہ وارد ہے وہ ثیاب نیند ہیں نہ کہ ثیاب صلاۃ۔ ثیاب نوم میں خشک منی کو کھرچ ڈالنے کے بعد اسی میں سوجانے میں کوئی حرج نہیں نماز والے کپڑوں کے سلسلہ میں یہ چیز وارد نہیں ہوئی بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ پاخانہ پیشاب وخون والے کپڑوں میں سونا ممنوع نہیں البتہ ان میں نماز کے جواز کا کوئی قائل نہیں پس نماز والے کپڑوں میں منی کا بھی وہی حکم ہونا چاہئے یہ روایات ہمارے خلاف دلیل نہیں بن سکتیں یہ اس وقت ہمارے خلاف ہوتیں جب ہم کہتے کہ نجس کپڑے کے ساتھ نیند کرنا درست نہیں۔ جب ہم اس کے قائل ہیں تو ہم بھی ان روایات کے عامل ہیں البتہ یہ ضرور کہتے ہیں کہ ان کپڑوں میں نماز درست نہیں نماز والے کپڑوں کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا طرزِ عمل کیا تھا وہ ملاحظہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل روایات پر غور کریں۔

فریق نمبر ثانی کے مسلک کی تائیدی روایات درج ذیل ہیں۔

۲۶۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ أَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِيْ ثَوْبِهٖ).

۲۶۷ : سلیمان بن یسار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی تھیں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی تھی پس آپ نماز کے لئے نکلتے اور پانی کے اثرات کپڑے میں ظاہر ہوتے تھے۔

اللغات :بقع الماء پانی کا اثر جو ساتھ والے حصہ سے مختلف ہو مراد خشک نہ ہونا ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب٦٤' مسلم فی الطهارة روایت ١٠٨' ابو داؤد فی الطهارة باب١٣٤' ترمذی فی الطهارة باب٨٦' نسائی فی الطهارة باب١٨٦' مسند احمد ١٤٢/٦' بیهقی فی السنن الکبری ٤١٨/٢۔

۲۶۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرٍو ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

۲۶۸ ابومعاویہ نے عمرو سے اور عمرو بن میمون نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ٤٨/٦

۲۶۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا عَمْرٌو .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰكَذَا كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَفْعَلُ بِثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ ، تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْهُ وَتَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِهِ الَّذِيْ كَانَ لَا يُصَلِّيْ فِيْهِ .وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ ، مَا رُوِيَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ .

۲۶۹ :یزید بن ہارون نے عمرو بن میمون سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کپڑے کو دھو ڈالتیں جب نماز والے کپڑے کو منی پہنچ جاتی اور جس کپڑے میں نماز ادا نہ فرماتے اس سے منی کھرچ ڈالتیں اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی کے

موافق یہ روایت وارد ہے۔

تخریج : مسند احمد ١٤٢/٦۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان روایات ثلاثہ سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے نماز والے کپڑے کو دھو ڈالتیں اور سونے والے کپڑے سے منی کو چھیل دیتی تھیں اور یہی بات حضرت ام حبیبہؓ کی روایات سے بھی ثابت ہو رہی ہے ملاحظہ ہو۔

۲۷۰ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيْجٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ :أَنَّهُ (سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُضَاجِعُكَ فِيْهِ ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يُصِبْهُ أَذًى).

۲۷۰: حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین ام حبیبہؓ سے سوال کیا کیا جناب نبی اکرم ﷺ اسی کپڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے جس میں تمہارے ساتھ آرام فرماتے وہ کہنے لگیں جی ہاں اسی میں نماز پڑھ لیتے اگر اس کو کوئی گندگی (منی وغیرہ) نہ پہنچی ہوتی۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب١٣١‘ نسائی فی الطهارة باب١٧٨‘ ابن ماجه فی الطهارة باب٨٣‘ دارمی فی الصلاة باب١٠٢۔

۲۷۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو ، وَابْنُ لَهِيْعَةَ ، وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا ، مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ .

۲۷۱: عمرو بن میمون اور ابن الہیعہ اور لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : طبرانی کبیر ٢٢٠/٢٣

خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی کے موافق روایت وارد ہے جو ذیل میں ملاحظہ ہو۔

۲۷۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :(كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهٖ).

۲۷۲: عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کی لپٹنے والی بڑی چادروں میں نماز نہ پڑھتے تھے۔

اللغات: لحف، لحف ولحاف۔ لپٹنے والی بڑی چادر۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۳۲، ترمذی فی الجمعة باب ۶۷، نسائی فی الزینة باب ۱۱۵۔

۲۷۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : فِي لُحُفِنَا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يَنَامُ فِيْهِ إِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرَهُ الْأَسْوَدُ وَهَمَّامٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا هُوَ فِيْ ثَوْبِ النَّوْمِ ، لَا فِيْ ثَوْبِ الصَّلَاةِ . فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ عَلٰى أَهْلِ الْقَوْلِ الثَّانِيْ فِيْ ذٰلِكَ ۔

۲۷۳: شعبہ نے اشعث سے اورانہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے مگر لحف کی بجائے لحفنا کا لفظ ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان مذکورہ روایات سے ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کپڑے میں نماز نہ ادا فرماتے تھے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند کرتے جبکہ جنابت میں سے کوئی چیز اس کپڑے کو لگ جاتی اور اسود و ہمام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت کی وہ نیند والے کپڑے ہیں' نماز والے کپڑے نہیں۔ پہلے قول والوں کی دوسرے قولوں والے لوگوں کے خلاف دلیل مندرجہ ذیلیل روایات ہیں۔

طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں ان روایات سے بھی اس بات کی تائید مل گئی کہ آپ اس کپڑے میں جس میں آرام فرماتے اگر جنابت وغیرہ سے کوئی چیز اس کو لگ جاتی تو آپ اس میں نماز نہ پڑھتے پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایات جو ہمام واسود نے نقل کی ہیں ان کا تعلق نیند والے کپڑوں سے ہے نماز والے کپڑوں سے متعلق نہیں ہے۔روایت نمبر ۲۷۰ سے خاص طور پر اور دیگر روایات سے منی کا ناپاک ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس کو حیض کی طرح اذٰی سے تعبیر فرمایا ہے۔

فریق اول کی طرف سے مندرجہ ذیل پانچ روایات اپنے متدل کی تائید میں پیش کی جاتی ہیں۔

۲۷۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِأَصَابِعِيْ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَلَا يَغْسِلُهُ).

۲۷۴: ابراہیم نے علقمہ اور اسود سے اورانہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں خشک منی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے انگلیوں سے چھیل دیا کرتی تھی پھر آپ اس میں نماز پڑھتے اور اس کپڑے کو دھوتے نہ تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۳۴، مسند احمد ۱۲۵/۶، ۱۳۲۔

۲۷۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَه .

۲۷۵: ابراہیم نے ہمام سے اور انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ).

۲۷۶: ابراہیم نے اسود سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں (خشک) منی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے چھیل دیا کرتی تھی پھر آپ اس میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

۲۷۷ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ .

۲۷۷: مجاہد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو عوانہ ۱۷۳/۱ ببعض لفظہ

۲۷۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنٍ ، قَالَ : ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِثْلَهٗ . قَالُوْا : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهَا كَانَتْ تَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ الصَّلَاةِ ، كَمَا تَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ النَّوْمِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَتِهٖ ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ تَفْعَلُ بِهٖ هٰذَا ، فَيَطْهُرُ بِذٰلِكَ الثَّوْبُ وَالْمَنِيُّ فِيْ نَفْسِهٖ نَجِسٌ كَمَا قَدْ رُوِيَ فِيْمَا أَصَابَ النَّعْلَ مِنَ الْأَذٰى .

۲۷۸: قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ یہ آثار ظاہر کر رہے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز والے کپڑوں سے بھی منی کو اسی طرح کھرچ دیا کرتی تھیں جیسا کہ نیند والے لباس سے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں ہمارے نزدیک کوئی ایک روایت بھی منی کی طہارت کو ثابت نہیں کرتی' اس لئے کہ یہ عین ممکن ہے کہ وہ اس طرح کھرچ دیتی ہوں کہ جس سے کپڑا پاک ہو جاتا ہو۔ رہی منی تو وہ نجس ہے جیسا کہ جوتے کو نجاست لگنے کے سلسلہ میں مروی ہے۔

تخریج : الطیاسی ۲۰۲/۱

خلاصہ روایات خمسہ:

ان روایات بالا سے معلوم ہوا کہ خشک منی کو کپڑے سے کھرچ دیا جائے تو کپڑا پاک ہو جاتا ہے اور اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے جیسا کہ نیند والے کپڑے پر منی لگ کر خشک ہو جائے تو اس کو بھی چھیل دینے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اور نماز پڑھی جا سکے گی۔

اشکال: فریق اول کے علماء کہتے ہیں جب صرف کھرچنے پر اکتفا کر کے بغیر دھوئے آپ نماز پڑھ لیا کرتے تھے تو ثابت ہوا کہ منی پاک ہے۔

حل اشکال: ان روایات میں تو منی کے پاک ہونے کی دلیل نہیں ہے منی ناپاک ہے اسے پاک کرنے کے دوطریقے ہیں نمبر ایک دھوڈالیں نمبر دو رگڑ کر اس کے آثار کو دور کر دیا جائے اس کی نظیر جوتا ہے جس کو اذیٰ پہنچ جائے تو زمین پر رگڑنے سے وہ پاک ہو جائے گا پس روایات میں رگڑنے کا تذکرہ اس کا ثبوت نہیں کہ وہ منی پاک ہے جیسے کہ رگڑ کر جوتے کے پاک ہو جانے سے کوئی بھی گندگی کو پاک نہیں کہتا۔اسی طرح ہم منی کے سلسلے میں عرض کریں گے کہ وہ فی نفسہ نجس ہو اور کپڑے سے اس کا ازالہ رگڑنے سے ہو جائے اور وہ کپڑا پاک شمار ہو۔

مس اذیٰ والی روایت اس طرح ہے۔

۲۷۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمُ الْأَذٰى بِخُفِّهٖ ، أَوْ بِنَعْلِهٖ ، فَطَهُوْرُهُمَا التُّرَابُ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَكَانَ ذٰلِكَ التُّرَابُ يُجْزِءُ عَنْ غَسْلِهِمَا، وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَةِ الْأَذٰى فِيْ نَفْسِهٖ .فَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِي الْمَنِيِّ ، يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ حُكْمُهُ عِنْدَهُمَا كَذٰلِكَ يَطْهُرُ الثَّوْبُ بِإِزَالَتِهِمْ إِيَّاهُ عَنْهُ بِالْفَرْكِ وَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ نَجَسٌ ، كَمَا كَانَ الْأَذٰى يُطَهِّرُ النَّعْلَ بِإِزَالَتِهِمْ إِيَّاهُ عَنْهَا ، وَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ نَجَسٌ .فَالَّذِيْ وَقَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي الْمَنِيِّ ، هُوَ أَنَّ الثَّوْبَ يَطْهُرُ مِمَّا أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ بِالْفَرْكِ إِذَا كَانَ يَابِسًا وَيُجْزِئُ ذٰلِكَ مِنَ الْغُسْلِ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا ، دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِهٖ هُوَ فِيْ نَفْسِهٖ ، أَطَاهِرٌ هُوَ أَمْ نَجَسٌ ؟ .فَذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلٰى أَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ كَانَ -عِنْدَهَا -نَجَسًا ، وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۲۷۹:سعید مقبری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا موزہ یا جوتا ایذاء (پائخانہ وغیرہ) سے ملوث ہو جائے تو مٹی ان کے لئے طہارت کا باعث ہے (مٹی سے رگڑے جانے کے بعد پاک ہو جائیں گے) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مٹی ان دونوں کو دھونے کے بجائے خود پاک کرتی ہے۔اس میں بذاتِ خود نجاست کے پاک ہونے کی تو کوئی دلیل نہیں ہے۔اسی طرح جو کچھ ہم نے منی کے متعلق نقل کیا ہے، ممکن ہے کہ ان کے ہاں اس کا حکم بھی اسی طرح ہو کہ اسے کھرچ کر دور کر دینے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے لیکن بذاتِ خود وہ ناپاک ہے جس طرح جوتے سے نجاست کا ازالہ کر دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے حالانکہ نجاست بذاتِ نجس و ناپاک ہی ہو۔ہمیں ان آثارِ مرویہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ منی اگر کپڑے کو لگ جائے تو کپڑے کو اس سے پاک کرنے کا ایک طریقہ کھرچنا بھی ہے جبکہ منی خشک ہو جائے اور یہ چیز اس کے

دھونے کی بجائے کفایت کر جائے گی۔ ان میں سے کسی بھی روایت میں ذاتی لحاظ سے منی کا حکم موجود نہیں کہ وہ پاک ہے یا ناپاک۔ چنانچہ اس کی نجاست کی طرف جانے والے علماء نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی روایت بیان کی ہے جو ان کے ہاں اس کے نجس ہونے کو ثابت کرتی ہے' روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارة باب۱۳۷' روایت ۳۸۵

مٹی سے موزے وغیرہ کا بغیر دھوئے پاک ہو جانا پائخانہ کی طہارت کی دلیل نہیں اسی طرح منی سے بغیر دھوئے صرف رگڑ سے کپڑے کا پاک ہونا اس کی طہارت کی دلیل نہیں بن سکتی۔

حاصل کلام: یہ ہے کہ روایات بالا سے منی کے طاہر یا نجس ہونے کا کوئی حکم بھی معلوم نہیں ہوتا۔

مالکیہ کا ایک کمزور استدلال اور اس کی تردید:

فذھب' ذاھب سے امام طحاوی نے مالکیہ کے استدلال کی طرف اشارہ فرمایا ان کی مستدل روایت یہ ہے۔

۲۸۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ فِی الْمَنِیِّ إِذَا أَصَابَ الثَّوْبَ " إِذَا رَأَیْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَانْضَحْهُ . "

۲۸۰: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے منی کے متعلق فرمایا جبکہ وہ کپڑے کو لگ جائے تو فرمایا جب تم دیکھو اس کو خوب دھو ڈالو اگر نظر آئے اور جب نظر نہ آئے تو دھولو۔

اللغات: فانضحه۔ نضح دھونے کے معنی میں آتا ہے چھڑکنا نہیں۔

۲۸۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۸۱: اسی طرح شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۸۲ : حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَنَا أَبُوْ بَکْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّتِیْ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ .

۲۸۲ : ابوبکر بن حفص نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۸۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ : فَهٰذَا ، قَدْ دَلَّ عَلٰی نَجَاسَتِهٖ عِنْدَهَا . قِیْلَ : لَهٗ مَا فِیْ ذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی مَا ذَکَرْتُ ، لِأَنَّهٗ لَوْ کَانَ حُکْمُهٗ عِنْدَهَا ، حُکْمُ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ ، لَأَمَرَتْ بِغَسْلِ الثَّوْبِ کُلِّهٖ إِذَا لَمْ یُعْرَفْ مَوْضِعُهٗ مِنْهُ . أَلَا تَرٰی أَنَّ ثَوْبًا لَوْ أَصَابَهٗ بَوْلٌ فَخَفِیَ مَکَانُهٗ أَنَّهٗ لَا یُطَهِّرُهُ النَّضْحُ وَأَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهٖ کُلِّهٖ ، حَتّٰی یَعْلَمَ طُهُوْرَهٗ مِنَ النَّجَاسَةِ . فَلَمَّا کَانَ حُکْمُ الْمَنِیِّ -عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

عَنْهَا -إِذَا كَانَ مَوْضِعُهُ مِنَ الثَّوْبِ ، غَيْرَ مَعْلُومٍ -النَّضْحُ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهُ ، كَانَ عِنْدَهَا ، بِخِلَافِ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، فَرُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ۔

۲۸۳: شعبہ نے اپنی اسناد سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔وہ کہتے ہیں اس سے منی کے نجس ہونے کی دلالت مل گئی' اس کے جواب میں اسے کہا جائے گا کہ جو کچھ آپ ذکر کر رہے ہیں اس میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ بقول آپ کے اگر ان کے ہاں اس کا حکم پیشاب' پائخانہ' خون والا ہے تو وہ ضرور تمام کپڑے کو دھونے کا حکم کرتیں اس لئے کہ اس کی جگہ نامعلوم تھی۔ ذرا آپ خود غور فرمائیں کہ اگر کسی کپڑے کو پیشاب کے قطرات پہنچ جائیں اور اس کی جگہ مخفی ہو تو اس پر فقط پانی کا بہا دینا اس کو پاک نہیں کر سکتا بلکہ پورے کپڑے کو دھونا ضروری ہے تاکہ نجاست سے اس کا پاک ہونا ظاہر ہو جائے۔ جب منی کا حکم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں فقط پانی بہا دینا ہے جبکہ کپڑے میں اس کی جگہ معلوم نہ ہو' اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ ان کے ہاں اس کا حکم تمام نجاستوں سے مختلف ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا بھی اس میں اختلاف روایات میں آیا ہے۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ فی نفسہٖ منی ان کے ہاں ناپاک ہے۔

جواب: ان روایات میں تو نجاست منی کی دلیل نہیں پائی جاتی اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر منی کا حکم بھی ان کے ہاں دیگر نجاسات بول و براز اور خون کی طرح ہوتا تو وہ نجاست کا مقام معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تمام کپڑے کو دھونے کا حکم فرمائیں کیونکہ جب کسی کپڑے کو پیشاب لگ جائے اور اس کی جگہ یقینی طور پر معلوم نہ ہو تو اس سارے حصے یا سارے کپڑے کو دھونا لازم ہے تاکہ نجاست سے اس کے پاک ہونے کا یقین ہو جائے۔

مگر یہاں منی لگنے کا مقام نامعلوم ہونے کی صورت میں انہوں نے نضح کا حکم دیا ہے پس اس سے یہ امر واضح ہو گیا کہ اس کا حکم ان کے ہاں دیگر نجاسات کی طرح نہیں ہے۔

آسان توضیح:

یہ کہ کپڑا اپنے اصل کے لحاظ سے پاک ہے اور اس پر یقین ہے اور نجاست کا معاملہ مشکوک ہے اور شک سے یقین بدل نہیں سکتا اس لئے انہوں نے پانی چھڑکنے کا حکم رفع وساوس کے لئے کیا ہے۔

ایک وضاحت:

منی کے سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے مندرجہ روایات اس بات کو ثابت کرتی ہیں۔

۲۸۴ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِهِ .فَهٰذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ، كَانَ يَفْعَلُ

ذٰلِكَ لِأَنَّهُ -عِنْدَهُ -طَاهِرٌ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كَمَا يُفْعَلُ بِالرَّوْثِ الْمَحْكُوْمِ مِنَ النَّعْلِ لَا لِأَنَّهُ -عِنْدَهُ -طَاهِرٌ .

۲۸۴: مصعب اپنے والد سعدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑے سے جنابت کو کھرچ دیتے تھے۔اس عمل میں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اپنے کپڑے سے اس کو اس لئے کھرچتے تھے اور وہ ان کے ہاں طاہر ہے اور انکے فعل میں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ جوتے سے لگے ہوئے گوبر کو زمین پر رگڑ دینے کی طرح خیال کرتے ہیں۔اس بناء پر نہیں کہ وہ ان کے ہاں پاک ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸٤/۱

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس روایت میں دو احتمال ہیں نمبر ۱: منی کو وہ کھرچ ڈالتے دھونے کی ضرورت نہ خیال کرتے تھے کیونکہ یایھا الذین امنوا اب جب کہ وہ ان کے ہاں پاک تھی۔نمبر ۲: یہ بھی احتمال ہے کہ وہ نجس خیال کرتے ہوں مگر جس طرح گوبر جوتے پر لگ جائے تو زمین پر رگڑنے سے وہ پاک ہو اسی طرح منی سے کپڑا بھی کھرچنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

۲۸۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رَكْبٍ ، فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ، وَأَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ ، قَرِيْبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ .فَاحْتَلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كَادَ أَنْ يُصْبِحَ ، فَلَمْ يَجِدْ مَاءً فِي الرَّكْبِ ، فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ ، فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَأٰى مِنَ الِاحْتِلَامِ ، حَتّٰى أَسْفَرَ .فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو :أَصْبَحْتُ ، وَمَعَنَا ثِيَابٌ ، فَدَعْ ثَوْبَكَ ، فَقَالَ عُمَرُ :بَلْ أَغْسِلُ مَا رَأَيْتُ وَأَنْضَحُ مَا لَمْ أَرَهُ.

۲۸۵ : یحییٰ بن عبدالرحمان بن حاطب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا اس قافلے میں حضرت عمرو بن العاصؓ بھی تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک پانی کے قریب رات کے پچھلے حصہ میں قیام کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا صبح قریب ہو گئی قافلے میں پانی موجود نہ تھا پس آپ سوار ہو کر پانی کے پاس آئے پس احتلام کے اثر کو اپنے کپڑے سے دھونے لگے یہاں تک کہ سپیدا ہو گیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے آپ نے صبح کر دی ہمارے پاس کپڑے ہیں (وہ لے لیں) اور اپنے کپڑے کو (فی الحال) رہنے دیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں احتلام کا جو اثر نظر آتا ہے اس کو دھوتا ہوں اور جو نظر نہیں آتا (محض شبہ پڑتا ہے) وہاں پانی چھڑکتا ہوں (تاکہ وسوسہ نہ ہو)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۳/۱' عبدالرزاق ۳۷۰/۱

۲۸۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

الصَّلْتِ أَنَّهُ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الْجُرُفِ فَنَظَرَ ، فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ :وَاللّٰهِ مَا أَرَانِيْ إِلَّا قَدِ احْتَلَمْتُ ، وَمَا شَعَرْتُ ، وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ ، فَاغْتَسَلَ ، وَغَسَلَ مَا رَأَى فِيْ ثَوْبِهٖ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَهُ .فَأَمَّا مَا رَوَى يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ ، فَهُوَ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ عُمَرَ فَعَلَ مَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ ، لِضِيْقِ وَقْتِ الصَّلَاةِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ إِيَّاهُ عَلٰى مَا رَأَى مِنْ ذٰلِكَ .وَأَمَّا قَوْلُهُ "وَأَنْضَحُ مَا لَمْ أَرَهُ بِالْمَاءِ" فَإِنَّ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهٖ "وَأَنْضَحُ مَا لَمْ أَرَ مِمَّا أَتَوَهَّمُ أَنَّهُ أَصَابَهُ ، وَلَا أَتَيَقَّنُ ذٰلِكَ" حَتّٰى يَقْطَعَ ذٰلِكَ عَنْهُ الشَّكَّ فِيْمَا يُسْتَأْنَفُ وَيَقُوْلُ :هٰذَا الْبَلَلُ مِنَ الْمَاءِ .

۲۸۶: زید بن الصلت کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ مقام جرف کی طرف گیا آپ نے اپنے کپڑے کو دیکھا تو احتلام کا اثر نظر آیا حالانکہ آپ نے غسل نہ کیا تھا آپ نے فرمایا اللہ کی قسم مجھے احتلام ہو گیا ہے اور مجھے معلوم بھی نہیں ہوا اور میں نے نماز پڑھ لی حالانکہ میں نے غسل نہ کیا تھا پس آپ نے غسل کیا اور کپڑے پر جہاں احتلام کا اثر نظر آیا اس کو دھوڈالا اور جہاں نظر نہ آیا وہاں پانی چھڑک دیا۔فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس عمل میں یہ احتمال ہے کہ ان کا مقصد یہ تھا کہ میں اس مقام پر پانی چھڑک لیتا ہوں جہاں کوئی نجاست کا اثر نظر تو نہیں آتا لیکن پہنچنے کا وہم ہے تا کہ یہ شک جو ہے منقطع ہو جائے اور دوبارہ لوٹانے کا وہم ہو تو وہ یہ سمجھیں کہ یہ پانی کی تری ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۸۲/۱

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل سے منی کا ناپاک ہونا تو بالکل ظاہر ہے اور دیگر حضرات کا نکیر نہ کرنا بھی تائید کی دلیل ہے البتہ نضح کا معاملہ تو وہ دفع وسوسہ کے لئے تھا تا کہ جہاں اثر جنابت یقینی معلوم ہو تو اس کو دھولیا جائے اور جہاں اثر نہ ہو اور پھر وسوسہ اندازی کے خطرہ سے بچنے کے لئے وہاں پانی چھڑک دیا تا کہ معلوم ہو کہ یہ تو پانی کا اثر ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ وہ منی کو نجس سمجھتے تھے۔

۲۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ -فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ " - إِنْ رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ ، وَإِلَّا فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهُ . "فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَرَاهُ نَجَسًا۔

۲۸۷: طلحہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب منی کپڑے کو لگ جائے تو اسی مقام کو دھوڈالو ورنہ تمام کپڑے کو دھوڈالو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارۃ ۸۲/۱

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یقیناً اسے نجس خیال کرتے ہیں۔

۲۸۸ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ "امْسَحُوْا بِإِذْخِرٍ . "فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَرَاهُ طَاهِرًا .

۲۸۸:سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں (کہ وہ منی کے متعلق فرمانے لگے) اس کو اذخر کے ساتھ پونچھ دو۔اس میں یہ دلالت ہے کہ وہ اس کو پاک قرار دیتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۵/۱

طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ منی ان کے ہاں پاک ہے۔

۲۸۹ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، نَحْوَهُ.

۲۸۹ عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۸۳/۱ ۹۲٤

۲۹۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ "انْضَحْهُ بِالْمَاءِ . "فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِالنَّضْحِ ، الْغُسْلَ ، لِأَنَّ النَّضْحَ قَدْ يُسَمّٰى غُسْلًا ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مَدِيْنَةً يَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا) يَعْنِيْ يَضْرِبُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ ، أَرَادَ غَيْرَ ذٰلِكَ .

۲۹۰: جبلہ بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی منی کے متعلق سوال کیا جو کپڑے کو لگ جائے تو فرمایا اس کو پانی سے دھو ڈال۔اس میں یہ بھی جائز ہے کہ نضح کا معنی غسل (دھونا) ہو کیونکہ نضح کا غسل پر بھی اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((انی اعرف مدینۃ لیضح البحر بجانبھا)) یعنی میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں جس کے ایک کنارے کو سمندر ٹکراتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے اور کچھ مراد لی ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۳/۱

اس روایت میں دو احتمال ہیں نمبرا: نضح سے دھونا مراد لیا جائے کیونکہ نضح اس معنی میں مستعمل ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**انی لاعرف مدینة ینضح البحر بجانبها**" اس روایت کو مسند احمد ۴۴/۱ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسند احمد ۳۰/۲ میں "عمان" کے اضافے کے ساتھ مذکور ہے معنی یہ ہے میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں جس کے پہلو میں سمندر لہریں مارتا ہے۔

دوسرا احتمال:

ممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد چھڑکنا ہو۔

۲۹۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ وَأَنَا عِنْدَهُ ، عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيْهِ أَهْلَهُ ، قَالَ :صَلِّ فِيْهِ ، إِلَّا أَنْ تَرَى فِيْهِ شَيْئًا فَتَغْسِلُهُ وَلَا تَنْضَحُهُ ، فَإِنَّ النَّضْحَ لَا يَزِيْدُهُ إِلَّا شَرًّا .

۲۹۱ عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن سمرہؓ سے اس وقت سوال کیا گیا جبکہ میں ان کے پاس تھا کیا کوئی مرد اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے جس کپڑے میں لپٹ کر وہ اپنے گھر والوں سے جماع کرتا ہے انہوں نے فرمایا اس میں اگر کوئی گندگی کا نشان نہ پائے تو نماز پڑھ لے اور اگر کوئی نشان پائے تو اسے دھو ڈالے اور اس پر پانی نہ چھڑکے کہ چھڑکنے سے گندگی میں اضافہ کرے (یعنی پھیلاؤ ہو جائے) گا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارۃ ۸۳/۱

۲۹۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ :ثَنَا السِّرِّيُّ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ رَشِيْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ قَطِيْفَةٍ أَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ لَا يَدْرِي أَيْنَ مَوْضِعُهَا ، قَالَ :اغْسِلْهَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمَّا اخْتَلَفَ فِيْهِ هٰذَا الِاخْتِلَافَ ، وَلَمْ يَكُنْ فِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلٌ عَلَى حُكْمِهِ كَيْفَ هُوَ ؟ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَوَجَدْنَا خُرُوْجَ الْمَنِيِّ حَدَثًا أَغْلَظَ الْأَحْدَاثِ ، لِأَنَّهُ يُوْجِبُ أَكْبَرَ الطَّهَارَاتِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْأَشْيَاءِ الَّتِي خُرُوْجُهَا حَدَثٌ كَيْفَ حُكْمُهَا فِيْ نَفْسِهَا ؟ .فَرَأَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ ، خُرُوْجُهُمَا حَدَثٌ ، وَهُمَا نَجَسَانِ فِيْ أَنْفُسِهِمَا .وَكَذٰلِكَ دَمُ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ ، هُمَا حَدَثٌ ، وَهُمَا نَجَسَانِ فِيْ أَنْفُسِهِمَا ، وَدَمُ الْعُرُوْقِ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ .فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ خُرُوْجُهُ حَدَثًا ، فَهُوَ نَجَسٌ فِيْ نَفْسِهِ ، وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ خُرُوْجَ الْمَنِيِّ حَدَثٌ ، ثَبَتَ أَيْضًا أَنَّهُ فِيْ نَفْسِهِ نَجَسٌ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْهِ ، غَيْرَ أَنَّا اتَّبَعْنَا فِي إِبَاحَةِ حُكْمِهِ -إِذَا كَانَ يَابِسًا -مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۹۲: عبدالکریم بن رشید کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ سے اس چادر کے متعلق دریافت کیا گیا جس کو جنابت لگ جائے مگر جگہ معلوم نہ ہو تو فرمایا اس چادر کو دھو ڈالے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اس مسئلہ میں یہ اختلاف ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں کوئی دلیل بھی اس کے حکم کو ثابت نہیں کرتی کہ وہ کیا ہے؟ تو اب ہم نے غور و فکر سے اس کو جانچا تو ہمیں یہ معلوم ہوا کہ منی کا نکلنا سخت قسم کے احداث میں سے ہے

کیونکہ اس سے سب سے بڑی طہارت کا استعمال لازم ہو جاتا ہے اب ہمیں ان اشیاء کو دیکھنا چاہیے جن کا نکلنا باعث حدث ہے کہ ان کا حکم ذاتی لحاظ سے کیا ہے۔ چنانچہ ہم نے پیشاب و پاخانہ کے نکلنے کو حدیث ہونا معلوم کر لیا اور یہ دونوں ذاتی لحاظ سے گندگی ہیں' اسی طرح حیض واستحاضہ بھی حدث ہیں اور وہ ذاتی لحاظ سے پلید ہیں اور غور کرنے سے رگوں کا خون بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ پس جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ جس چیز کا نکلنا حدث ہو وہ ذاتی لحاظ سے نجس ہے اور یہ بات تو ثابت ہو چکی کہ منی کا نکلنا حدث ہے تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ یہ ذاتی طور پر نجس ہے۔ غور وفکر کا یہی تقاضا ہے' البتہ ہم نے اس کے رگڑنے کو جب کہ وہ خشک وہ مباح قرار دیا اور یہ آپ ﷺ کے ارشادات کے اتباع کے پیش نظر ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ' امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارة ۸۳/۱۔

حضرت جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما کے ارشادات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ منی ناپاک ہے اس کا دھونا ضروری ہے۔

حاصل روایات یہ ہے:

کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فتویٰ سے منی کا پاک ہونا معلوم ہوتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن سمرہؓ، انس بن مالکؓ کے فتاویٰ جات سے اس کا ناپاک ہونا ظاہر ہوتا ہے اور حضرت سعد اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اقوال میں ہر دو قول کی گنجائش ہے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین یہ اختلاف پایا گیا اور کوئی صریح قولی روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے وارد نہیں تو اب کسی فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ہمیں نظر وفکر کی ضرورت ہے۔

طحاوی کی نظری دلیل:

جسم سے نکلنے والی ان چیزوں کا جائزہ لیا جو کہ حدث کا باعث بنتی ہیں چنانچہ پائخانہ' پیشاب' حیض کا اور استحاضہ' نفاس کا خون' رگوں سے نکلنے والا خون' یہ تمام خود بھی نجس ہیں اور حدث کا باعث ہیں تو یہ بات نظری طور پر ثابت ہوگئی کہ جس چیز کا خروج باعث حدث ہو وہ نجس ہے اور یہ بات تو مسلم ہے کہ منی کا خروج حدث کا قوی باعث ہے تو یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ وہ بذات خود بھی نجس ہے اس امت کے لئے احکام کے سلسلہ میں آسانی کی گئی اس لئے جب وہ خشک ہو جائے تو اس کے کھرچ دینے سے سہولت کے لئے کپڑے کو پاک قرار دیا گیا اور وہ روایات میں موجود ہے اس کی اتباع ضروری ہے۔

یہی ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

بَابُ الَّذِیْ یُجَامِعُ وَلَا یُنْزِلُ

بغیر انزال جماع کا حکم

خلاصۃ المرام : التقاء ختانین سے جمہور انصار غسل کے شروع میں قائل نہ تھے جمہور مہاجرین غسل کے قائل تھے دور فاروقی میں اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ فیصلہ ہوا کہ التقاء ختانین سے غسل واجب ہے۔ نمبر۲ زمانہ تابعین میں داؤد ظاہری اور عطاء بن رباح وغیرہ التقاء ختانین کی وجہ سے غسل کے وجوب کے قائل نہ تھے جبکہ جمہور فقہاء اور ائمہ اربعہ التقاء ختانین کی وجہ سے غسل کے قائل تھے۔

فریق اول: کی متدل روایات جو نو صحابہ کرامؓ سے دس اسناد کے ساتھ ترتیب وار ذکر کی گئی ہیں۔

۲۹۳ : حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ قَالَ :ثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ ، أَنَّهُ (سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ یُجَامِعُ ، فَلَا یُنْزِلُ قَالَ :لَیْسَ عَلَیْهِ إِلَّا الطُّهُوْرُ ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُه مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ).قَالَ :وَسَأَلْتُ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ ، وَالزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَأُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ ، فَقَالُوْا ذٰلِكَ .قَالَ :وَأَخْبَرَنِیْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ :حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَیُّوْبَ ، فَقَالَ ذٰلِكَ .

۲۹۳: نمبرا: حضرت زید بن خالد الجہنیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے دریافت کیا کہ جو آدمی جماع کرے اور انزال نہ ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا اس پر وضو لازم ہے پھر کہنے لگے یہ بات میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے زید کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب اور زبیر بن العوام اور طلحہ بن عبید اللہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دی۔

زید کہتے ہیں مجھے ابو سلمہ نے بتلایا کہ انہیں عروہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو ایوب انصاری سے یہی سوال کیا تو انہوں نے اسی طرح جواب دیا۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۹' مسلم فی الحیض روایت ۸٦'

۲۹۴ : حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ :ثَنَا مُوْسَی بْنُ إِسْمَاعِیْلَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ، غَیْرَ أَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ عَلِیًّا ، وَلَا سُؤَالَ عُرْوَةَ أَبَا أَیُّوْبَ .

۲۹۴: موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں عبد الوارث نے اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کیا مگر انہوں نے حضرت علیؓ اور ابو ایوبؓ کے سوال کا ذکر نہیں کیا۔

تخریج : مسند البزاز ۱۳/۲

۲۹۵ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ يَحْيٰى ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ (زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عُثْمَانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ، ثُمَّ يَكْسَلُ قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ .فَأَتَيْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۲۹۵:عطاء بن یسار نے زید بن خالد سے زید کہتے ہیں میں نے حضرت عثمانؓ سے سوال کیا کہ جو شخص اپنے گھر والوں سے جماع کرے پھر انزال نہ ہو تو انہوں نے جواب دیا اس پر غسل نہیں پھر میں زبیر بن العوام اور ابی بن کعبؓ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

اللُّغَات: کسل' یکسل' الاکسال' جماع بلا انزال۔

تخریج : بیھقی ۲٥٤/۱

۲۹٦ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.

۲۹٦:موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے اپنی اسناد سے اسی طرح بیان فرمایا۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۸۷/۱

۲۹۷ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَيْسَ فِي الْإِكْسَالِ إِلَّا الطُّهُوْرُ).

۲۹۷:ہشام نے اپنے والد عروہ سے نقل کیا عروہ نے حضرت ابوایوب انصاری اور حضرت ابی بن کعبؓ سے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا کہ جماع بلا انزال میں صرف وضو لازم ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۹۰/۱ـ مسند احمد ۱۱۳/٥ مسلم ۱٥٥/۱

۲۹۸ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ :أَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ :(سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَيَكْسَلُ .قَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ).

۲۹۸:عروہ نے ابوایوب انصاری اور ابی بن کعبؓ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو بیوی سے جماع کرے مگر انزال نہ ہو تو آپ نے فرمایا وہ اس گندگی کو جو اسے پہنچی دھو ڈالے اور نماز کی طرح کا وضو کر لے۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب ۲۹' مسلم فی الحیض روایت نمبر ۸٤ مالك فی الطهارة روایت ۷۳' مسند احمد ۱۱٤/٥۔

۲۹۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :قُلْتُ لِاِخْوَانِىْ مِنَ الْاَنْصَارِ :اَنْزِلُوا الْاَمْرَ كَمَا تَقُوْلُوْنَ ، الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ، اَرَاَيْتُمْ اِنْ اغْتَسَلَ ؟ فَقَالُوْا :لَا وَاللّٰهِ ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ فِىْ نَفْسِكَ حَرَجٌ مِمَّا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ.

۲۹۹: حضرت ابوسعید الخدریؓ کہتے ہیں میں نے اپنے انصاری بھائیوں کو کہا معاملے کو اس کے مقام پر اتارو جیسا تم کہتے ہو الماء من الماء یعنی منی سے غسل ہے تمہارا غسل کے متعلق کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ اللہ کی قسم! تا کہ تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے متعلق تنگی نہ رہے۔

تخریج : مسند السراج (تخب الافکار)

۳۰۰ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ ، أَبِىْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ ، فَدَعَاهُ ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً ، قَالَ :لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ قَالَ :نَعَمْ .قَالَ :فَاِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ اَىْ فُقِدَ مَاؤُكَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ).

۳۰۰: حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک انصاری کے گھر کے پاس سے ہوا آپ نے اس کو بلایا وہ گھر سے اس حال میں نکلا کہ اس کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے آپ نے فرمایا شاید ہم نے تجھے جلدی میں ڈال دیا اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا جب تم جلدی میں ڈالے جاؤ یا بلاخروج منی فارغ ہونا پڑے تو تم پر صرف وضو ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب٣٤‘ مسلم فی الحیض روایت ٨٣‘ ابن ماجه فی الطهارة باب ١١٠‘ روایت٦٠٦‘ مسند احمد ٢١/٣‘ سنن کبرٰی بیهقی ١٦٥/١‘ مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ٨٩/١

۳۰۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَمِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ).

۳۰۱: ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے ابوسعیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الماء من الماء یعنی منی سے غسل ہے۔

تخریج : مسلم فی الحیض ٨١‘ ابو داؤد فی الطهارة باب٨٣‘ روایت ٢١٧‘ ترمذی فی الطهارة باب ٨١‘ نسائی فی الطهارة باب ١٣١‘ ابن ماجه فی الطهارة باب ١١٠‘ دارمی فی الوضوء باب ٧٤‘ مسند احمد ٤١٦/٥۔

۳۰۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ

دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۳۰۲: عبدالرحمٰن بن سعاد نے حضرت ابوایوب انصاریؓ اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی ﷫ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جس نے شرمگاہ میں وطی کی مگر انزال نہ ہوا تو اس پر غسل لازم نہیں اور اس کی دلیل میں اس نے ان روایات کو پیش کیا ہے۔ دوسرے لوگوں نے ان سے اختلاف کیے اور انہوں نے کہا کہ اس پر غسل لازم ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور اس سلسلہ میں انہوں نے روایات سے استدلال کیا۔

تخریج : نسائی فی الطهارة باب ۱۳۱ ' ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۱۰ '۶۰۷ '

۳۰۳ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : (بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَبْطَأَ، فَقَالَ : مَا حَبَسَكَ ؟ قَالَ : كُنْتُ أَصَبْتُ مِنْ أَهْلِيْ ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُكَ ، اغْتَسَلْتُ ، وَلَمْ أُحْدِثْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ، وَالْغُسْلُ عَلٰى مَنْ أَنْزَلَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ وَطِئَ فِي الْفَرْجِ ، فَلَمْ يُنْزِلْ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : عَلَيْهِ الْغُسْلُ ، وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ . وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا.

۳۰۳: حضرت ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کی طرف پیغام بھیجا اس نے دیر کی آپ نے فرمایا تم نے کیوں دیر کی؟ اس سے کہا جب آپ کا قاصد پہنچا میں اپنے گھر والوں سے مصروف تھا میں نے صرف غسل کیا اور کوئی کام نہیں کیا (اور حاضر خدمت ہو گیا) آپ ﷺ نے فرمایا الماء من الماء یعنی منی کے خروج سے غسل واجب ہے اور غسل اس پر لازم ہے جسے انزال ہو۔

تخریج : مسلم فی الحیض باب ۸۱ ' نسائی فی الطهارة باب ۱۳۱ ' ابو داؤد فی الطهارة باب ۸۳ '

حاصل روایات:

ان تمام روایات کو سامنے رکھ کر یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر جماع کرنے والے کو انزال نہ ہو تو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا علماء کے فریق اول نے انہی روایات سے احتجاج کیا ہے ان میں دو طرح کی روایات ہیں ایک جن میں الماء من الماء کا مجمل جملہ ہے اس کا مطلب ابن عباس ؓ نے فرمایا یہ احتلام سے متعلق ہے اور جن میں عدم غسل کی تصریح ہے تو اس کے بالمقابل زیادہ صحیح وہ روایات ہیں جن میں غسل کا تذکرہ ہے۔

فریق دوم کی مستدل روایات:

۳۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ (عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ . فَقَالَتْ : فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيعًا).

۳۰۴: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ ان سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو فرمایا میں نے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجامعت کے بعد غسل کیا ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب ۸۰' مسند احمد ۶۸'۴۷/۶۔ مصنف ابن ابی شیبه ۸۵/۱' سنن کبریٰ بیهقی ۱۶۴/۱' ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۱۱' روایت ۶۰۸۔

۳۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح ۔

۳۰۵: سلیمان بن حرب نے کہا کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۰۶ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ ، اغْتَسَلَ)

۳۰۶: عبدالعزیز بن نعمان کہتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جماع کرتے تو غسل فرماتے۔

اللُّغَاتُ: الختانان۔ لڑکے اورلڑکی کے ختنے کا مقام۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب ۲۸' مسلم فی الحیض روایت ۸۸' ابو داؤد فی الطهارة باب ۸۳' ترمذی فی الطهارة باب ۸۰' نسائی فی الطهارة باب ۱۱۱' دارمی فی الوضوء باب ۷۵' مالك فی الطهارة نمبر ۷۱' مسند احمد' ۴۷' ۹۷' ۱۱۲'

یہ روایت ان کتب میں معمولی اختلاف لفظ کے ساتھ اس طرح ہے "اذا التقی الختان الختان فقد وجب الغسل"۔

۳۰۷ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : (ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ أَيُوجِبُ الْغُسْلَ ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى : أَنَا آتِيكُمْ بِعِلْمِ ذٰلِكَ ، فَنَهَضَ ، وَتَبِعْتُهُ ، حَتّٰى أَتَى عَائِشَةَ ، فَقَالَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ ، وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَكِ ، فَقَالَتْ : سَلْ ، فَإِنَّمَا أَنَا

أُمُّكَ .قَالَ :إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ ، أَيَجِبُ الْغُسْلُ ؟ .فَقَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ ، اغْتَسَلَ).

۳۰۷:سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اذا التقی الختانان کا ذکر کیا کہ آیا اس سے غسل لازم ہوتا ہے یا نہیں؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں اس کے متعلق صحیح بات پیش کروں گا وہ اٹھ کر چلے میں ان کے پیچھے گیا وہ چلتے چلتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچے اور کہنے لگے اے ام المؤمنین! میں ایک مسئلہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اور مجھے سوال کرتے ہوئے حیاء آتی ہے انہوں نے فرمایا پوچھو۔ میں تمہاری ماں ہوں تو ابوموسیٰ کہنے لگے اذا التقی الختانان سے کیا غسل واجب ہوتا ہے؟ تو فرمانے لگیں جناب رسول اللہ ﷺ جب جماع کرتے تو غسل فرماتے۔

تخریج : بخاری فی الغسل والطھارۃ مسلم فی الحیض روایت۸۸' بتصرف یسیر من اللفظ'

۳۰۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۰۸:حجاج کہتے ہیں ہمیں حماد نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۴۸/۱ ۔

۳۰۹ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ ، وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :أَخْبَرَتْنِيْ أُمُّ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ (رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ :هَلْ عَلَيْهِ مِنْ غُسْلٍ ؟ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا جَالِسَةٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّيْ لَأَفْعَلُ ذٰلِكَ أَنَا وَهٰذِهِ ، ثُمَّ نَغْتَسِلُ).قَالُوْا :فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ إِذَا جَامَعَ ، وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ .فَقِيْلَ لَهُمْ :هٰذِهِ الْآثَارُ إِنَّمَا تُخْبِرُ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَفْعَلَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ ، وَالْآثَارُ الْأُوَلُ تُخْبِرُ عَمَّا يَجِبُ ، وَمَا لَا يَجِبُ ، فَهِيَ أَوْلٰى .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ ، عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّ الْآثَارَ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، عَلٰى ضَرْبَيْنِ :فَضَرْبٌ مِنْهُمَا :(الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) لَا غَيْرُ ، وَضَرْبٌ مِنْهُمَا :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَا غُسْلَ عَلٰى مَنْ أَكْسَلَ حَتّٰى يُنْزِلَ).فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْهِ ذِكْرُ (الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّ مُرَادَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ ، قَدْ كَانَ غَيْرَ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى .

۳۰۹: ام کلثوم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنے گھر والوں سے جماع کرے اور پھر انزال کے بغیر عورت سے الگ ہو جائے کیا اس پر غسل ہوگا اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں آپ نے فرمایا میں اور یہ مجامعت کرتے ہیں پھر ہم غسل کرتے ہیں۔ ان علماء نے کہا کہ یہ آثار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ خبر دے رہے ہیں کہ آپ جماع کے بعد غسل فرماتے' خواہ انزال نہ ہو۔ ان کے جواب میں کہا جائے گا کہ یہ آثار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فعل بتلاتے ہیں اور یہ ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا فعل کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم نہ ہو اور پہلے آثار اس کی خبر دیتے ہیں کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم ہے اور لازم نہیں پس وہ اختیار کرنے میں اولیٰ ہیں۔ دوسرے قول والوں کی دلیل پہلے قول والوں کے خلاف یہ ہے کہ جن آثار کو ہم نے اس باب کی فصل اوّل میں نقل کیا اس کی دو قسمیں ہیں ایک قسم تو یہ ہے: ((الماء من الماء)) کہ پانی پانی سے ہے نہ اور کچھ یعنی انزال کی صورت میں غسل ہے اور دوسری قسم کے آثار وہ ہیں جن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غسل اُسی پر ہے جس کو انزال ہو۔ رہی وہ روایت جس میں پانی پانی سے ہے کا تذکرہ ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے اور مراد بیان کی ہے جو پہلے قول والوں کے خلاف ہے' چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسلم فی الحیض روایت ۸۹' ۱۵۶

خلاصہ روایات:

ان روایات سے یہ بخوبی طور پر معلوم ہوگیا کہ جب آپ جماع کرتے خواہ انزال ہو یا نہ ہو آپ غسل فرماتے تھے۔

اشکال: فقیل لھم سے ان چھ روایات سے متعلق اشکال پیش کر رہے ہیں فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل کا ثبوت جماع کے بعد مل گیا مگر عین ممکن ہے کہ آپ بطور فضیلت ایسا کرتے ہوں غسل واجب نہ ہو اور پہلی روایات تو وجوب وعدم وجوب دونوں کو ظاہر کر رہی ہیں۔

فریق ثانی کی طرف سے جواب:

شروع میں پیش کی جانے والی روایات دو قسم پر مشتمل ہیں۔

قسم اول:

میں صاف مذکور ہے کہ جب انزال نہ ہو تو جماع کرنے والے پر غسل نہیں۔

قسم دوم:

دوسری روایات میں **الماء من الماء** مذکور ہے مگر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کا تعلق احتلام سے ہے کہ اگر کوئی خواب

میں جماع کرتا دیکھے مگر کپڑے پر کوئی چیز نہ پائے تو اس پر غسل نہیں وہ روایت یہ ہے۔

۳۱۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَوْلُهُ (الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْإِحْتِلَامِ ، إِذَا رَأَى أَنَّهُ يُجَامِعُ ثُمَّ لَمْ يُنْزِلْ ، فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ وَجْهَهُ ، غَيْرُ الْوَجْهِ الَّذِيْ حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، فَضَادَّ قَوْلُهُ قَوْلَهُمْ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ فِيْمَا بَيَّنَ فِيْهِ الْأَمْرَ ، وَأَخْبَرَ فِيْهِ بِالْقَصْدِ أَنَّهُ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ ، حَتّٰى يَكُوْنَ الْمَاءُ ، فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۳۱۰: عکرمہ کہتے ہیں جناب ابن عباس ﷺ نے فرمایا کہ انما الماء من الماء یہ احتلام سے متعلق ہے اگر کسی نے اپنے کو خواب میں جماع کرتے دیکھا اگر اس کو انزال نہ ہو تو اس پر غسل نہیں ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب ۸۱' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۹/۱۔

اب ابن عباس ﷺ نے جب روایت کا محمل بتلا دیا تو فریق اول کے پاس اس سے دلیل کا موقعہ نہ رہا۔

اب دوسری قسم کی روایات کہ اکسال میں غسل نہیں ان کے متعلق گزارش یہ ہے کہ ان سے قوی تر روایات جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہیں جو ان کے متضاد ہیں۔

قولِ اوّل کے متضاد روایات:

۳۱۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ، ثُمَّ اجْتَهَدَ ، وَجَبَ الْغُسْلُ).

۳۱۱: ابو رافع حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرد جماع کے لئے عورت کی رانوں کے مابین بیٹھ جائے اور کوشش کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸۳' نسائی فی الطهارة باب۱۲۸' مسند احمد ۵۲۰/۲' بخاری فی الغسل باب۲۸' مسلم فی الحیض روایت۸۷' ابن ماجه فی الطهارة باب۱۲۸' دارمی فی الوضوء باب۷۵' مسند احمد۳۹۲/۲' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۵/۱' شرح السنة للبغوی ص۲۴۲'

۳۱۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۱۲: ہمام و ابان نے قتادہ سے اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۴۷/۲

۳۱۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِی رَافِعٍ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ .

۳۱۳: ابورافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲/۲۳٤

۳۱۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ أَلْزَقَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ).

۳۱۴: سعید بن المسیب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد جماع کے لئے عورت کے رانوں کے مابین بیٹھ جائے پھر دونوں ختان ایک دوسرے سے چمٹا دیئے جائیں تو غسل لازم ہوگیا۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۸' مسلم فی الحیض روایت۸۷' ابو داؤد فی الطهارة باب۸۳' تخریج بالا پیش نظر ہو۔

اللغات: شعبها الاربع۔ ھا کی ضمیر عورت کی طرف ہے' ٹانگیں اور دونوں ہاتھ ٹانگیں اور فخذین۔ الزق۔ لزق چمٹنا'

۳۱۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَمِّيْ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُضَادُّ الْآثَارَ الْأُوَلَ ، وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى النَّاسِخِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ۔

۳۱۵: جناب عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ختان ختان کی طرف تجاوز کر جائے تو غسل لازم ہوگیا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آثار پہلے آثار کے خلاف ہیں اور ان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو ان کے ناسخ ہونے کی دلیل بن سکے پس جب ہم نے دیکھ بھال کی تو یہ روایات مل گئیں۔

ختان سے مرد وعورت کی شرمگاہ مراد ہے۔تجاور سے دخول مراد ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب۸۰' روایت ۱۰۸'

حاصل روایات:

التقائے ختانین سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایات خمسہ پہلی روایات کے متضاد ہیں مگر بنظر انصاف میں پہلی روایات کے منسوخ ہونے کی طرف اشارہ بھی نہیں ملتا۔

جواب دوم:

دلائل نسخ کو غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱۶ :قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ :إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، فَلَمَّا أَحْكَمَ اللّٰهُ الْأَمْرَ ، نَهٰى عَنْهُ .

۳۱۶: سہل بن سعد حضرت ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابی فرماتے تھے انما الماء من الماء کا حکم ابتداء اسلام میں تھا جب اللہ تعالیٰ نے معاملے کو پختہ کر دیا تو اس سے منع کر دیا گیا۔ (یہ روایت ابی کا جواب خود انہی کی روایت سے ہو گیا)

تخریج : ابو داؤد فی الطھارة باب۸۳‘ ۳۱۵/۳۱۴‘ ترمذی فی الطھارة باب ۸۱‘ ۱۱۰/۱۱۱‘

۳۱۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَمِّيْ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ مَنْ أَرْضٰى ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، ثُمَّ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ ، وَأَمَرَ بِالْغُسْلِ).

۳۱۷: سہل بن سعد الساعدی کہتے ہیں کہ ابی بن کعبؓ نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء اسلام میں انما الماء من الماء کی رخصت عنایت فرمائی پھر اس سے منع کر دیا گیا اور غسل کا حکم دیا گیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارة باب۸۳‘ ترمذی فی الطھارة باب ۸۱‘

۳۱۸ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ بِالْفَتْحِ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا أُبَيٌّ يُخْبِرُ أَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِقَوْلِهِ (الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ).وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا .

۳۱۸: سہل بن سعد الساعدی کہتے ہیں مجھے ابی بن کعبؓ نے اسی طرح کی روایت نقل فرمائی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اطلاع دے رہے ہیں کہ یہ روایت الماء من الماء کو ناسخ ہے اور ان سے اس کے بعد بھی اس کا قول مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲٤۸/۱'

نسخ کی روایات ثلاثہ کے بعد مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

۳۱۹ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ أَهْلَهُ ، ثُمَّ يَكْسَلُ وَلَا يُنْزِلُ ، فَقَالَ زَيْدٌ :يَغْتَسِلُ .فَقُلْتُ لَهُ :إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، كَانَ لَا يَرٰى فِيْهِ الْغُسْلَ .فَقَالَ زَيْدٌ :أَنَّ أُبَيًّا قَدْ نَزَعَ (رَجَعَ) عَنْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ .

۳۱۹:محمود بن لبید کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابتؓ سے سوال کیا کہ جو آدمی اپنے اہل سے جماع کرے مگر انزال نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو زید کہنے لگے وہ غسل کرے۔

میں نے سوال کیا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تو اس میں غسل کے قائل نہیں حضرت زیدؓ نے جواب دیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے موت سے پہلے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارۃ ۸۸/۱'

۳۲۰ :وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰذَا أُبَيٌّ قَدْ قَالَ هٰذَا ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ ، فَلَا يَجُوْزُ هٰذَا عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۲۰: مالکؒ نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا یحییٰ نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ابی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہ بات فرمائی ہے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف قول نقل کیا ہے۔پس یہ ہمارے نزدیک اسی وقت درست ہوسکتا ہے جبکہ ان کے ہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نسخ ثابت ہے۔

۲۹۷'۲۹۸ کے نسخ کی دلیل:

حضرت ابی بن کعبؓ کا جب امر اول سے رجوع ثابت ہو گیا تو یہ نسخ کی کھلی علامت ہے۔

دوسرے بڑے راوی عثمان بن عفانؓ ہیں ان کے متعلق روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۳۲۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ :إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ .فَهٰذَا عُثْمَانُ أَيْضًا يَقُوْلُ هٰذَا ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُهُ ، فَلَا يَجُوْزُ هٰذَا

إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَهُ.

۳۲۱: سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ جب ختان ختان کو چھوئے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ یہی کہہ رہے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ پس یہ اسی وقت درست ثابت ہو سکتا ہے جبکہ نسخ ان کے ہاں ثابت ہو۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۸' مسلم فی الحیض روایت نمبر۸۸'

روایت ۲۹۳' کا نسخ ۲۹۵ سے:

یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایت نقل کر رہے ہیں جو امر اول میں گزری اور خود فتویٰ اس کے خلاف دے رہے ہیں جو اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

۳۲۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الصَّائِغُ قَالَ :ثَنَا حَبِيْبُ بْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ .فَقَالَ :اِذَا غَابَتِ الْمُدَوَّرَةُ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ ، مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ ، فَهٰذَا أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ .

۳۲۲: شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا چیز مرد و عورت پر غسل کو واجب کرتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جب حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی وارد ہیں جو ان روایات کے مخالف ہیں جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہیں۔ پس یہ بھی ان کے نسخ کی دلیل ہے۔

تخریج :مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارۃ ۸۶/۱

روایت ۳۰۳ کے نسخ کی دلیل:

یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو پہلے وہ نقل کر رہے ہیں اور پھر یہ فتویٰ اس کے خلاف جاری کر رہے ہیں جو کہ پہلے حکم کے منسو ہونے کی دلیل ہے۔

۳۲۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِیْ أُنَيْسَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِیِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُفْتُوْنَ أَنَّ الرَّجُلَ اِذَا جَامَعَ الْمَرْأَةَ ، وَلَمْ يُنْزِلْ ، فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ ، لَا يَتَابِعُوْنَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ .فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ أَيْضًا ، لِاَنَّ عُثْمَانَ ، وَالزُّبَيْرَ ، هُمَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ ، وَقَدْ سَمِعَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ قَالَا بِخِلَافِ

ذٰلِكَ ، فَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ مِنهُمَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِندَهُمَا .ثُمَّ قَدْ كَشَفَ ذٰلِكَ ، عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ ، فَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ ، فَحَمَلَ النَّاسَ عَلٰى غَيْرِهِ وَأَمَرَهُمْ بِالْغُسْلِ ، وَلَمْ يَعْتَرِضْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ أَحَدٌ ، وَسَلَّمُوْا ذٰلِكَ لَهُ ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى رُجُوْعِهِمْ أَيْضًا إِلٰى قَوْلِهٖ .

۳۲۳: حضرت سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ بعض انصار یہ فتویٰ دیتے تھے کہ جب مرد اپنی بیوی سے جماع کرے اور اس کو انزال نہ ہو تو اس پر غسل لازم نہیں اور مہاجرین اس سلسلہ میں ان کی اتباع نہ کرتے تھے۔ یہ بھی ان کے نسخ کی دلیل ہے کیونکہ عثمان وزبیر رضی اللہ عنہما دونوں مہاجرین سے ہیں اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات سن پائی ہے جو ہم نے اس باب کی ابتداء میں نقل کی ہے۔ پھر انہوں نے اس کے خلاف بات کہی حالانکہ یہ بات ان سے اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ ان کے ہاں نسخ ثابت ہو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مہاجرین وانصار کے مجمع میں کھول دیا اور ان کے ہاں یہ بات ثابت وقائم نہ تھی اس لئے انہوں نے لوگوں کو دوسری بات پر آمادہ کیا اور غسل کا حکم فرمایا اور ان پر کسی نے اعتراض نہ کیا اور اسے تسلیم کرلیا یہ ان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف رجوع کی دلیل ہے۔

دلیل رجوع اور ارشادِ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ بھی نسخ کی دلیل ہے کیونکہ عثمان اور زبیر رضی اللہ عنہما دونوں مہاجرین سے تھے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سنا جو شروع میں روایت کیا گیا پھر دونوں نے اس کے خلاف فتویٰ دیا اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف بات کہیں بس ایک ہی صورت ہے انہوں نے اس کا منسوخ ہونا آپ سے سنا تب یہ فتویٰ دیا۔

پھر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جن میں مہاجرین وانصار ہر دو موجود تھے اس بات کو کھولا ان کے ہاں یہ بات ثابت نہ ہوئی تو انہوں نے دوسری بات پر آمادہ کیا اور غسل کا حکم فرمایا اور کسی ایک نے بھی اس پر اعتراض نہ کیا اور ان کی بات کو تسلیم کرلیا یہ بجائے خود ان انصار کے رجوع کی دلیل ہے۔

اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

۳۲۴ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ رِفَاعَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ :كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَتَذَاكَرْنَا الْغُسْلَ مِنَ الْإِنْزَالِ .فَقَالَ زَيْدٌ :مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ إِلَّا أَنْ يَغْسِلَ فَرْجَهٗ ، وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ .فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَجْلِسِ ، فَأَتٰى عُمَرَ فَأَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ .فَقَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ أَنْتَ بِنَفْسِكَ فَائْتِنِيْ بِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ أَنْتَ الشَّاهِدَ

عَلَيْهِ .فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهِ ، وَعِنْدَ عُمَرَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ عَدُوُّ نَفْسِك ، تُفْتِي النَّاسَ بِهٰذَا ؟ فَقَالَ زَيْدٌ أَمْ وَاللّٰهِ مَا ابْتَدَعْته وَلٰكِنِّي سَمِعْته مِنْ عَمَّايَ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَمِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ .فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ عِنْدَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَقُوْلُوْنَ ؟ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ .فَقَالَ عُمَرُ :يَا عِبَادَ اللّٰهِ ، فَمَنْ أَسْأَلُ بَعْدَكُمْ وَأَنْتُمْ أَهْلُ بَدْرٍ الْأَخْيَارُ ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ :فَأَرْسِلْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ ، ظَهَرَتْ عَلَيْهِ .فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ :لَا عِلْمَ لِي بِذٰلِكَ ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ :إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ :لَا أَعْلَمُ أَحَدًا فَعَلَهُ ، ثُمَّ لَمْ يَغْتَسِلْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا .

۳۲۴: عبید بن رفاعہ انصاری کہتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ثابتؓ کے پاس بیٹھے تھے ہم نے انزال سے غسل کے سلسلہ میں باہمی مذاکرہ کیا تو زید بن ثابتؓ کہنے لگے جب تم میں سے کوئی جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے اور نماز کے لئے جس طرح وضو کیا جاتا ہے اسی طرح وضو کرے۔

اہل مجلس کا ایک شخص اٹھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو اس کی اطلاع دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی آدمی کو کہا تم بذات خود جاؤ اور ان کو میرے پاس لے آؤ تا کہ بذات خود تو ان پر گواہ بن جائے وہ جا کر زید بن ثابتؓ کو لے آیا اس وقت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت علی بن ابی طالب اور معاذ بن جبلؓ بیٹھے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو اپنی جان کا دشمن ہے تو لوگوں کو یہ فتویٰ دیتا ہے؟ زیدؓ کہنے لگے اللہ کی قسم میں نے اس کو خود نہیں گھڑا بلکہ اپنے دونوں چچا رفاعہ بن رافع اور ابوایوب انصاریؓ سے سنا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے قریب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو انہوں نے اس سلسلہ میں اختلاف کیا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے اللہ کے بندو! تم ہی اہل بدر ہو میں تمہارے علاوہ اور کس سے سوال کروں؟ تو اس پر حضرت علی بن ابی طالبؓ نے رائے کہ امہات المؤمنین ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں اگر ان کے پاس اس سلسلہ میں کوئی چیز ہو گی تو آپ پر ظاہر ہو جائے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا انہوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل کہ ختان کے مل جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب میں جس کسی کے متعلق سنوں گا کہ اس نے ایسا کیا مگر غسل نہیں کیا تو اس کو سخت سزا دے کر دوسروں کے لئے عبرت کا نمونہ بنا دوں گا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۸۷/۱'

۳۲۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ح .

۳۲۵: اس روایت کوابن ادریس نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسحاق سے بیان کیا اور انہوں نے اپنی سند سے روایت ذکر کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۱۵/۵

۳۲۶ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، هٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُفْتِي النَّاسَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَأْيِهِ . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَعْجِلْ عَلَيَّ بِهِ ، فَجَاءَ زَيْدٌ . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : قَدْ بَلَغَنِي مِنْ أَمْرِكَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَأْيِكَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ أَمَ وَاللّٰهِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، مَا أَفْتَيْتُ بِرَأْيِي ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ مِنْ أَعْمَامِي شَيْئًا فَقُلْتُ بِهِ . فَقَالَ : مِنْ أَيِّ أَعْمَامِكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، وَأَبِي أَيُّوْبَ ، وَرِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ . فَالْتَفَتَ إِلَيَّ عُمَرُ فَقَالَ : مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْفَتَى ؟ قَالَ قُلْتُ : إِنَّا كُنَّا لَنَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا نَغْتَسِلُ . قَالَ : أَفَسَأَلْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ؟ فَقُلْتُ : لَا . قَالَ عَلَيَّ بِالنَّاسِ ، فَاتَّفَقَ النَّاسُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا مِنَ الْمَاءِ ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَقَالَا : إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . فَقَالَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا أَجِدُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِهٰذَا مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ أَزْوَاجِهِ . فَأَرْسَلَ إِلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : لَا عِلْمَ لِيْ . فَأَرْسَلَ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : "إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ." فَتَحَطَّمَ عُمَرُ ، وَقَالَ : لَئِنْ أُخْبِرْتُ بِأَحَدٍ يَفْعَلُهُ ثُمَّ لَا يَغْتَسِلُ لَأَنْهَكْتُهُ عُقُوْبَةً (أَيْ لَمَا لِنْتُ فِيْ عُقُوْبَتِهِ).

۳۲۶: عبید بن رفاعہ اپنے والد رفاعہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن الخطابؓ کے ہاں بیٹھا تھا اچانک ان کے ہاں ایک آدمی وارد ہوا اور کہنے لگا اے امیرالمؤمنین! یہ زید بن ثابت غسل جنابت کے متعلق اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو جلد میرے پاس لاؤ وہ ان کو جلد لے آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم لوگوں کو غسل جنابت کے متعلق اپنی رائے سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں فتویٰ دیتے ہو زیدؓ کہنے لگے سنو! اللہ کی قسم اے امیرالمؤمنین میں اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیا بلکہ میں نے اپنے چچاؤں سے جو کچھ سنا وہی کہا عمر رضی اللہ عنہ نے

دریافت کیا تم نے اپنے کون سے چچاؤں سے سنا زیدؓ نے کہا میں نے ابی بن کعب' ابوایوب انصاری رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم سے سنا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ۔ میری طرف متوجہ ہو کر یہ نوجوان کیا کہتا ہے؟

رفاعہؓ۔ میں نے کہا ہم زمانہ نبوت میں ایسے کرتے تھے پھر غسل نہ کرتے تھے۔

عمر رضی اللہ عنہ۔ کیا تم نے اس سلسلے میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔

رفاعہؓ۔ میں نے کہا نہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ۔ اور لوگوں کو لاؤ پس اور لوگوں نے بالاتفاق کہا الماء لایکون الامن الماء یعنی صرف خروج منی سے غسل ہے۔

معاذ اور علیؓ نے کہا: اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل کہ تجاوز ختان سے غسل لازم ہے۔ وہ کہنے لگے اے امیر المؤمنین! ازواج مطہرات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا اس سلسلہ میں سب سے زیادہ علم ہے انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے اس بات کا علم نہیں ہے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل
کہ تجاوز ختان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

اس سے عمر رضی اللہ عنہ جوش میں آ گئے اور فرمایا اگر مجھے کسی کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ جماع بلا انزال کرتا ہے اور پھر غسل نہیں کرتا تو میں اسے سزا دینے میں کسر نہ اٹھا رکھوں گا۔

تخریج: مسند احمد ۱۱۵/۵

اللغات: تحطم یہ الحطمہ سے ہے جس کا معنی آگ ہے یعنی غضبناک ہونا انهکته۔ نهك نهكا۔ سخت سزا دینا۔

(س)

۳۲۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْمَرُ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ: تَذَاكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: (إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ) وَقَالَ بَعْضُهُمْ: "إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ." فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدِ اخْتَلَفْتُمْ عَلَيَّ وَأَنْتُمْ أَهْلُ بَدْرٍ الْأَخْيَارُ، فَكَيْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَكُمْ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ ذٰلِكَ، فَأَرْسِلْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ. فَأَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: "إِذَا جَاوَزَ

الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . "فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ :لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَقُوْلُ (الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) إِلَّا جَعَلْته نكَالًا .فَهٰذَا عُمَرُ ، قَدْ حَمَلَ النَّاسَ عَلٰى هٰذَا ، بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ .وَقَوْلُ رِفَاعَةَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ إِسْحَاقَ فَقَالَ النَّاسُ :(الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ لَمْ يَقْبَلْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا حَمَلُوْهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَلَمَّا لَمْ يُثْبِتُوا لَهُ ذٰلِكَ تَرَكَ قَوْلَهُمْ ، فَصَارَ إِلٰى مَا رَآهُ هُوَ وَسَائِرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ ، مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۳۲۷: عبیداللہ بن عدی بن الخیار کہتے ہیں اصحاب رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس غسل جنابت کے سلسلہ میں باہمی مذاکرہ کیا بعض نے اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل سے غسل کو لازم کہا جبکہ دوسروں نے ''انما الماء من الماء'' سے عدم وجوب بتلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے چنے ہوئے اہل بدر جب تم میرے سامنے یہ اختلاف کر رہے ہو تو تمہارے علاوہ لوگوں کا حال کیا ہوگا اس پر علی بن ابی طالب ؓ نے کہا اے امیر المؤمنین! اگر آپ اس مسئلہ کی حقیقت جاننا چاہتے ہیں تو ازواج النبی ﷺ سے اس سلسلہ میں پیغام بھیج کر دریافت کر لیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیج کر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا جب ختان ختان کی طرف تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں جس کسی کو الماء من الماء کہتا سنوں گا میں اس کو سزا دوں گا۔ پھر یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا اور ان میں سے کسی ایک نے بھی انکار نہیں کیا اور رہا رفاعہ کا قول الماء من الماء تو اس میں یہ احتمال ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول نہیں کیا کیونکہ اس میں یہ احتمال ہے کہ اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت پر محمول کریں جب وہ حضرات اس بات کو ثابت نہ کر سکے تو آپ نے ان کی بات کو چھوڑ دیا اور آپ نے اسی بات کو اختیار کیا جو کہ آپ کی اور باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے تھی اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں آپ کی موافقت مروی ہے۔

تتمہ دلیل:

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو اصحاب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں وجوب غسل کا قول کر رہے ہیں اور اس پر کسی نے انکار نہیں کیا یہ اجماع صحابہ کی کافی دلیل نہیں رہا معاملہ رفاعہ ؓ والی روایت الماء من الماء تو وہ دو احتمال رکھتی ہے ایک وہ جس پر رفاعہ ؓ نے محمول کیا مگر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول نہ کیا بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت کو اختیار کیا دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ احتلام پر محمول ہے اور ختان والی روایت خاص اس موضوع سے متعلق ہے جب رفاعہ ؓ اپنی روایت سے وہ مفہوم ثابت نہ کر سکے تو پھر عمر رضی اللہ عنہ دیگر تمام

اصحاب رسول اللہ ﷺ نے وجوب غسل کو بالا جماع لازم قرار دیا۔

تائید اجماع کے سلسلہ کی روایات:

یہ نو روایات ہیں۔

۳۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ :أَنَّ مَا أَوْجَبَ عَلَيْهِ الْحَدَّ مِنَ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ ، أَوْجَبَ الْغُسْلَ أَبُوْ بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانُ ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

۳۲۸: ابوجعفر نے محمد بن علیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ تمام مہاجرین اور خلفاء اربعہ ابوبکر و عمر' عثمان و علی رضی اللہ عنہم نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جس جماع سے حد رجم' جلد ثابت ہو جاتی ہے اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور وہ غیوبت حشفہ والا جماع ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸٦/۱'

۳۲۹ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الرَّجُلِ (يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ) قَالَ :إِذَا بَلَغْتَ ذٰلِكَ اغْتَسَلْتَ.

۳۲۹: ابراہیم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس آدمی کے متعلق جو جماع کرے مگر انزال نہ ہو سوال کیا تو فرمایا جب تم ایسا کرو تو غسل کرو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸٦/۱'

۳۳۰ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ .

۳۳۰: ابراہیم نے علقمہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کا قول نقل کیا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۸٤/۱

۳۳۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :(إِذَا خَلَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ).

۳۳۱: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب ختان ختان کی طرف تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۸/۱'۹

۳۳۲ : حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ الصَّقْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ :كَانَ أَبِيْ يَبْعَثُنِي إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَبْلَ أَنْ أَحْتَلِمَ ، فَلَمَّا احْتَلَمْتُ جِئْتُ فَنَادَيْتُ ، فَقُلْتُ :مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ ؟ فَقَالَتْ :إِذَا الْتَقَتِ الْمَوَاسِيْ۔

۳۳۲:عبداللہ بن الاسود کہتے ہیں مجھے ابیؓ بلوغت کی عمر سے پہلے حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں بھیجتے جب میں بالغ ہوگیا تو ان کی خدمت میں آیا اور (دروازے کے باہر سے) آواز دی کون سی چیز غسل کو واجب کرتی ہے تو انہوں نے فرمایا جب مواسی مل جائیں۔(یہ دونوں ختان کے باہمی ملنے سے کنایہ ہے)

اللغات: مواسی جمع موسی : استرہ مراد مونڈھنے والی جگہ۔

تخریج : طبقات الکبریٰ ۲۹٤/٦ تاریخ کبیر ۲٥۲/٥

۳۳۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ .فَقَالَتْ :(إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ).

۳۳۳:ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سوال کیا کہ کون سی چیز غسل کو لازم کرتی ہے؟ تو فرمانے لگیں جب ختان ختان کی طرف تجاوز کر جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔

تخریج : (العدنی فی مسنده موقوفا)

۳۳۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ .

۳۳۴: میمون بن مہران نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جب ختان آپس میں مل جائیں تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔

۳۳۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ :ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :إِذَا خَلَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ .

۳۳۵: نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی جب ختان' ختان سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۸٦/۱

۳۳٦ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا :مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا ، صِحَّةُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى وُجُوْبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ

النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ الْجِمَاعَ فِي الْفَرْجِ الَّذِيْ لَا إِنْزَالَ مَعَهُ -حَدَثٌ .فَقَالَ قَوْمٌ : هُوَ أَغْلَظُ الْأَحْدَاثِ ، فَأَوْجَبُوْا فِيْهِ أَغْلَظَ الطَّهَارَاتِ ، وَهُوَ الْغُسْلُ .وَقَالَ قَوْمٌ : هُوَ كَأَخَفِّ الْأَحْدَاثِ ، فَأَوْجَبُوْا فِيْهِ أَخَفَّ الطَّهَارَاتِ ، وَهُوَ الْوُضُوْءُ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ : هَلْ هُوَ أَغْلَظُ الْأَشْيَاءِ فَنُوْجِبُ فِيْهِ أَغْلَظَ مَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا أَشْيَاءَ يُوْجِبُهَا الْجِمَاعُ ، وَهُوَ فَسَادُ الصِّيَامِ وَالْحَجِّ ، فَكَانَ ذٰلِكَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِنْزَالٌ ، وَيُوْجِبُ ذٰلِكَ فِي الْحَجِّ ، الدَّمَ ، وَقَضَاءَ الْحَجِّ ، وَيُوْجِبُ فِي الصِّيَامِ ، الْقَضَاءَ وَالْكَفَّارَةَ ، فِيْ قَوْلِ مَنْ يُوْجِبُهَا .وَلَوْ كَانَ جَامَعَ فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ ، وَجَبَ عَلَيْهِ فِي الْحَجِّ دَمٌ فَقَطْ ، وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الصِّيَامِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُنْزِلَ ، وَكُلُّ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ فِيْ حَجِّهِ وَصِيَامِهِ ، وَكَانَ مَنْ زَنٰى بِامْرَأَةٍ حُدَّ ، وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ شُبْهَةٍ ، فَسَقَطَ بِهَا الْحَدُّ عَنْهُ ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ .وَكَانَ لَوْ جَامَعَهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ حَدٌّ وَلَا مَهْرٌ ، وَلٰكِنَّهُ يُعَزَّرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ هُنَاكَ شُبْهَةٌ .وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ فَجَامَعَهَا جِمَاعًا لَا خَلْوَةَ مَعَهُ فِي الْفَرْجِ ثُمَّ طَلَّقَهَا ، كَانَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزِلْ ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَأَحَلَّهَا ذٰلِكَ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ .وَلَوْ جَامَعَهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ لَمْ يَجِبْ فِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَكَانَ عَلَيْهِ فِي الطَّلَاقِ نِصْفُ الْمَهْرِ ، إِنْ كَانَ سَمَّى لَهَا مَهْرًا ، أَوِ الْمُتْعَةُ إِذَا لَمْ يَكُنْ سَمَّى لَهَا مَهْرًا .فَكَانَ يَجِبُ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ وَصَفْنَا ، الَّتِيْ لَا إِنْزَالَ مَعَهَا أَغْلَظُ مَا يَجِبُ فِي الْجِمَاعِ الَّذِيْ مَعَهُ الْإِنْزَالُ ، مِنَ الْحُدُوْدِ وَالْمُهُوْرِ ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، هُوَ فِيْ حُكْمِ الْأَحْدَاثِ ، أَغْلَظُ الْأَحْدَاثِ ، وَيَجِبُ فِيْهِ أَغْلَظُ مَا يَجِبُ فِي الْأَحْدَاثِ ، وَهُوَ الْغُسْلُ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّا رَأَيْنَا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الَّتِيْ وَجَبَتْ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ ، فَإِذَا كَانَ بَعْدَهَا الْإِنْزَالُ لَمْ يَجِبْ بِالْإِنْزَالِ حُكْمٌ ثَانٍ ، وَإِنَّمَا الْحُكْمُ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ .أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ جَامَعَ امْرَأَةً جِمَاعَ زِنَاءٍ ، فَالْتَقٰى خِتَانَاهُمَا ، وَجَبَ الْحَدُّ عَلَيْهِمَا بِذٰلِكَ ، وَلَوْ أَقَامَ عَلَيْهِمَا حَتّٰى أَنْزَلَ لَمْ يَجِبْ بِذٰلِكَ عَلَيْهِ عُقُوْبَةٌ ، غَيْرُ الْحَدِّ الَّذِيْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْجِمَاعُ عَلٰى وَجْهِ شُبْهَةٍ ، فَوَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ ، ثُمَّ أَقَامَ عَلَيْهَا حَتّٰى أَنْزَلَ ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنْزَالِ شَيْءٌ ، بَعْدَمَا وَجَبَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَكَانَ مَا يُحْكَمُ بِهِ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ عَلٰى مَنْ جَامَعَ فَأَنْزَلَ ، هُوَ مَا يُحْكَمُ بِهِ عَلَيْهِ إِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُنْزِلْ ، وَكَانَ الْحُكْمُ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ لَا لِلْإِنْزَالِ الَّذِيْ يَكُوْنُ

بَعْدَهُ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ الْغُسْلُ الَّذِیْ يَجِبُ عَلٰى مَنْ جَامَعَ وَأَنْزَلَ ، هُوَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ لَا بِالْإِنْزَالِ الَّذِیْ يَكُوْنُ بَعْدَهُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا : إِنَّ الْجِمَاعَ يُوْجِبُ الْغُسْلَ، كَانَ مَعَهُ إِنْزَالٌ ، أَوْ لَمْ يَكُنْ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَعَامَّةِ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى فِیْ ذٰلِكَ :

۳۳۶: زر نے حضرت علیؓ سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت جو ہم نے ذکر کیں یہ ان لوگوں کے قول کو درست ثابت کرتی ہیں جو دو شرمگاہوں کے ملنے سے غسل کو واجب کہتے ہیں۔ روایات کے لحاظ سے اس باب کی یہی صورت ہے۔نظر و فکر کے لحاظ سے جو صورت ہے وہ عرض کرتے ہیں' ہم نے دیکھا کہ اس بارے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ شرمگاہ میں جماع جس میں انزال نہ ہو حدث شمار ہوتا ہے۔بعض لوگوں نے اس کو حدثِ غلیظہ قرار دیا اور بڑی طہارت کو اس کے لئے لازم کر دیا اور وہ غسل ہے اور دوسروں نے اس کو حدثِ خفیف قرار دیا' انہوں نے خفیف طہارت کو لازم قرار دیا اور وہ وضو ہے۔اب ہم چاہتے ہیں کہ ہم دو شرمگاہوں کے ملنے پر غور کریں کہ آیا وہ ان سخت اشیاء میں سے ہے کہ جس سے بڑی طہارت کو لازم کیا جائے۔ پس جب ہم نے ان چیزوں کو دیکھا جو جماع سے لازم ہوتی ہیں اور وہ روزے اور حج کا فاسد ہو جانا ہے اور اس کا سبب دو شرمگاہوں کا ملنا ہی ہے خواہ اس کے ساتھ انزال نہ ہو اور حج میں اس سے دَم بھی لازم ہو جاتا ہے اور حج کی قضا بھی لازم ہو جاتی ہے اور روزے میں قضا اور کفارہ ان لوگوں کے قول میں جو اس کو لازم قرار دیتے ہیں اور اگر اس نے فرج کے علاوہ جماع کیا تو حج میں فقط اس پر دم لازم آتا ہے اور روزے میں اس پر کوئی چیز لازم نہیں آتی سوائے اس صورت میں کہ اس کو انزال ہو جائے اور یہ دونوں ہی چیزیں حج اور روزے میں اس کے لئے حرام ہیں اور وہ شخص جس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا اس پر حد لگے گی اگرچہ انزال نہ ہوا ہو اور اگر اس نے یہی فعل شبہ کے طور پر کیا تو اس سے حد ساقط ہوگی اور اس پر مہر لازم ہوگا اور اگر اس نے اس عورت کے ساتھ فرج کے علاوہ جماع کیا تو نہ اس پر حد لازم ہوگی اور نہ مہر اس کے ذمہ آئے گا بلکہ اس پر تعزیر آئے گی جبکہ وہ وطی شبہ والی نہ ہو اور اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا پھر اس سے بغیر خلوت کے شرمگاہ میں جماع کیا' پھر اسے طلاق دیدی تو اس پر مہر لازم آئے گا خواہ انزال ہو یا نہ ہو اور عورت پر عدت واجب ہوگی اور پہلے خاوند کے لئے یہ عورت حلال ہو جائے گی اور اگر اس نے شرمگاہ کے علاوہ میں جماع کیا تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا اور طلاق کی صورت میں نصف مہر لازم آجائے گا اگر اس نے مہر مقرر کیا ہے اور فقط کپڑوں کا جوڑا لازم آئے گا جبکہ مہر مقرر نہ کیا ہو۔یہ چیزیں جو ہم نے بیان کیں ان میں یہ حکم انزال کے بغیر واجب ہوتا ہے اور یہ شدید ترین حکم ہے جو ایسے جماع کی صورت میں لازم ہوتا ہے جس کے ساتھ انزال ہو یعنی حدود و مہر وغیرہ۔پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ احداث کے سلسلے میں بھی اس کا یہی حکم ہوگا اور سخت ترین حدث لازم ہوگا اور ازالۂ حدث کے لئے سخت ترین حکم یعنی غسل لازم

ہوگا۔دوسری دلیل: ہم نے ان اشیاء پر غور کیا جو دو شرمگاہوں کے ملنے سے لازم آتی ہیں جبکہ اس کے بعد انزال ہو تو انزال سے اس پر کوئی نیا حکم لازم نہیں ہوتا' وہی حکم ہے جو دو شرمگاہوں کے ملنے پر ہوگا۔ ذرا غور کرو ایک آدمی نے اگر ایک عورت سے زنا کیا اور ان کی شرمگاہیں مل گئیں تو اس سے ان دونوں پر حد لازم ہوگئی۔ اگر وہ اس وقت تک رکا یہاں تک کہ اس کو انزال ہوگیا تو اس پر حد کے علاوہ جو شرمگاہوں کے ملنے سے لازم ہوئی اور کوئی سزا لازم نہ ہوگی اور اگر یہ جماع وطی شبہ کے طور پر ہو تو شرمگاہوں کے ملنے سے اس پر مہر لازم ہوجائے گی۔ پھر اگر وہ اتنی دیر رکا کہ اس کو انزال ہوگیا تو انزال کی وجہ سے اس چیز کے علاوہ جو شرمگاہوں کے ملنے سے اور کوئی چیز لازم نہ ہوگی اور اس پر وہی حکم لگے گا جو اس جماع پر لگتا ہے جس میں انزال ہوا ہو اور وہی حکم ہے جو اس جماع کا ہے جو بغیر انزال کے ہو تو حکم کا دارومدار اس میں شرمگاہوں کا مل جانا ہوا نہ وہ انزال جو اس کے بعد ہوا۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ وہ غسل جو جماع بالا انزال سے ہوا لازم ہوا وہ شرمگاہوں کے ملنے کی وجہ سے ہے بعد والے انزال کی وجہ سے نہیں۔ پس اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہوگئی جو یہ کہتے ہیں کہ جماع غسل کو لازم کرتا ہے' خواہ اس کے ساتھ انزال ہو یا نہ ہو۔ یہی قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ اور عام علماء کا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۸٦/۱'

طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں التقائے ختانین سے جو حضرات وجوب غسل کے قائل ہیں ان کے قول پر بطور تنویر دلیل کے یہ آثار شاہد ہیں آثار کی روشنی فریق اول کے دلائل کا جواب اور فریق دوم کے موقف کی پختگی اظہر من الشمس ہوچکی اب دلیل نقلی کے بعد دلیل عقلی پیش کی جاتی ہے۔

طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظری وفکری دلیل:

اس بارے میں تمام کا اتفاق ہے کہ جماع فی الفرج مطلقاً حدث کا باعث ہے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے اس کو شدید ترین احداث میں سے قرار دیا اور اس کے لئے طہارت کی کامل ترین صورت غسل کو لازم قرار دیا اور دوسروں نے اس کو احداث خفیفہ کی طرح قرار دے کر اس پر خفیف طہارت یعنی وضو کو لازم کہا۔

ہم چاہتے ہیں کہ اس بات پر نگاہ ڈالیں کہ آیا التقاء ختانین شدید ترین چیزوں میں سے ہے تاکہ اس سے طہارت کے لئے کامل ترین طہارت کو لازم قرار دیا جائے یا اس کا عکس۔

بنظر غائر معلوم ہوا کہ جماع کے نتیجہ میں روزہ اور حج فاسد ہوجاتا ہے اور یہ جماع التقائے ختانین والا ہے خواہ اس میں انزال ہو یا نہ ہو اور حج میں اسی کے نتیجہ میں دم بھی دینا پڑے گا اور قضاء حج بھی لازم ہوگی اور روزے میں قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ دوسری طرف فرج کے علاوہ اگر کوئی حج میں جماع کرے تو اس پر فقط دم لازم آتا ہے حج فاسد نہیں ہوتا اور روزے میں مادون الفرج جماع میں انزال نہ ہو تو کوئی چیز لازم نہیں۔ انزال کی صورت میں روزہ فاسد فقط قضاء لازم ہے حالانکہ جماع فی الفرج اور مادون الفرج آدمی کے لئے حج وروزہ کی صورت میں دونوں حرام ہیں۔

نمبر۳: اسی طرح جس نے کسی عورت سے زنا کیا اس پر حد لازم ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو اور اگر زنا وطی بالشبهه کی صورت میں ہو تو حد ساقط ہو جائے گی مگر اس پر مہر لازم ہو جائے گا۔

اور اس کا دوسرا پہلو سامنے لائیں کہ اگر اس نے فرج کے علاوہ کسی عورت سے زنا کیا تو اس پر حد واجب نہ ہو گی اور وطی بالشبہ میں مہر لازم نہ ہو گا۔ البتہ وطی بالشبهه کے علاوہ صورت میں تعزیر کا مستحق ہو گا۔ ۴: گر کسی آدمی نے بلاخلوت اپنی بیوی سے فرج میں جماع کیا پھر اسے طلاق دے دی اس کو انزال ہوا یا نہ ہوا بہر صورت اس پر کامل مہر لازم ہو گا اور اس عورت پر عدت بھی لازم ہو گی اور پہلے خاوند کے لئے بھی حلال ہو جائے گی۔

اور اس کے بالمقابل نگاہ ڈالیں کہ فرج کے علاوہ میں جماع کرنے سے اس پر کوئی چیز لازم نہ ہو گی اور طلاق دینے کی صورت میں اس پر مہر بھی نصف پڑے گا جبکہ مہر مقرر کیا گیا ہو۔

مہر مقرر نہ ہو تو متعہ یعنی کپڑوں کا حیثیتی جوڑا دے کر رخصت کر دیا جائے گا۔

نمبر۵: ان تمام چیزوں میں جماع بلا انزال میں بھی حدود و مہور کے سلسلہ میں وہی شدید ترین حکم ہے جو جماع بالانزال میں ہے معلوم ہوا کہ دونوں اس لحاظ سے برابر ہیں پس احداث میں بھی دونوں کا حکم کامل ترین طہارت ہونا چاہئے جو کہ غسل ہے اور ان میں اس اعتبار سے چنداں تفاوت نہ ہونا چاہئے۔

دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں:

التقاء ختانین سے جو چیزیں لازم ہوئی ہیں اگر بالفرض اس کے بعد انزال ہو جائے تو اس انزال سے وہی حکم رہے گا اس میں تبدیلی نہ آئے گی جو التقاء ختانین میں تھا۔

اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ کسی آدمی نے کسی عورت سے زنا کے ساتھ جماع کیا اور دونوں کے ختان مل گئے تو اس سے دونوں پر حد لازم ہو گی اور اگر دونوں پر حد قائم کر دی گئی اور اسی دوران انزال ہو گیا تو ان دونوں پر حد کے علاوہ عقوبت کے طور پر اور کوئی چیز لازم نہ ہو گی جو حد کہ التقاء ختانین سے لازم ہوتی تھی۔

اور جماع وطی بالشبهه سے تو التقاء ختانین سے ہی مہر لازم ہو جائے گا اگر وہ مرد اسی حالت پر کار رہا تا آنکہ انزال ہو گیا اور اس انزال سے اس پر کوئی نئی چیز لازم نہ ہو گی ان مواقع میں جماع بالانزال اور جماع بلا انزال کا حکم یکساں نظر آتا ہے اور حکم کی بنیاد التقاء ختانین ہے نہ کہ وہ انزال جو بعد میں پیش آیا۔

پس بنظر غائر یہی معلوم ہوا کہ جماع وانزال والے پر غسل کا باعث التقاء ختانین ہے وہ انزال نہیں جو التقاء کے بعد پیش آیا پس ان لوگوں کا قول اس سے مزید پختہ ہو گیا جو مطلقاً جماع کو غسل کا سبب قرار دیتے ہیں خواہ اس کے ساتھ انزال ہو یا نہ ہو۔

یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ حضرت ابوحنیفہ ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

ایک اور رخ یا تیسری دلیل:

۳۳۷ : أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ فَقَالَ : إِنَّ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ تُفْتِيْنَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ ، فَإِنَّ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلَ ، وَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ ، وَإِنَّهُ لَيْسَ كَمَا أَفْتَيْنَ ، وَإِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ ، إِنَّمَا هُوَ فِي الرِّجَالِ الْمُجَامِعِيْنَ ، لَا فِي النِّسَاءِ الْمُجَامِعَاتِ ، وَأَنَّ الْمُخَالَطَةَ تُوْجِبُ عَلَى النِّسَاءِ الْغُسْلَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا إِنْزَالٌ .وَقَدْ رَأَيْنَا الْإِنْزَالَ يَسْتَوِيْ فِيْهِ حُكْمُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ ، فِيْ وُجُوْبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الْمُخَالَطَةِ الَّتِيْ لَا إِنْزَالَ مَعَهَا ، يَسْتَوِيْ فِيْهَا حُكْمُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، فِيْ وُجُوْبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ .

۳۳۷: ابو صالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو خطبہ دیتے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ مرد جب جماع کرے اور انزال نہ ہو تو عورت پر غسل لازم ہے اور مرد پر غسل نہیں حالانکہ بات اس طرح نہیں جیسا وہ کہتی ہیں بلکہ جب ختان ختان سے مل جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔

طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس اثر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ انصار کا خیال تھا کہ الماء من الماء یعنی انزال سے غسل لازم ہوتا ہے اور یہ صرف مردوں کے سلسلہ میں کہتے تھے عورتوں کے سلسلہ میں فقط جماع کو غسل کی وجہ قرار دیتے تھے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

حالانکہ انزال کا حکم مردوں اور عورتوں کے سلسلہ میں یکساں ہے یکساں طور پر اس سے غسل لازم آتا ہے۔

بنظر غائر اس جماع کا حکم جس میں انزال نہ ہو یکساں ہونا چاہئے کہ مرد و عورت دونوں پر غسل لازم ہو۔ واللہ اعلم۔

بَابُ أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ ، هَلْ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ أَمْ لَا ؟

آگ سے پکی چیز کھا لینے سے وضو لازم ہے یا نہیں

خلاصۃ المرام: قرن اول میں صحابہ کرام کی ایک جماعت جس میں حضرت ابو موسیٰ اشعری و انس زید بن ثابتؓ عائشہ صدیقہؓ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں آگ سے پکی چیز کھا لینے کو ناقض وضو قرار دیتے تھے جبکہ حضرات خلفاء اربعہ ابن عباسؓ ام سلمہؓ ابو سعیدؓ تذکرہ کیا اور خالفہم میں دوسروں کا۔

تفصیلات ملاحظہ ہوں۔

فریق اوّل روایات کی روشنی میں:

۳۳۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، قَالَ : قُلْتُ عَمَّنْ أَخَذَ الْحَسَنُ (الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ) ؟ .قَالَ : أَخَذَهُ الْحَسَنُ عَنْ أَنَسٍ، وَأَخَذَهُ أَنَسٌ عَنْ أَبِیْ طَلْحَةَ ، وَأَخَذَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۳۸: ہمام کہتے ہیں کہ میں نے مطر الوراق سے کہا کہ حسن نے آگ سے پکی چیز سے وضو کا ٹوٹنا کس سے لیا ہے تو وہ کہنے لگے حسن نے انسؓ سے اور انس نے ابو طلحہ سے اور ابو طلحہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے۔

تخریج : معجم کبیر طبرانی ۹۸/۵'

۳۳۹ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِیُّ قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَبِیْ عَنْ أَبِيْهِ ، وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَارِیُّ ، عَنْ أَبِیْ طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ أَكَلَ ثَوْرَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ) ، قَالَ عَمْرٌو : وَالثَّوْرُ الْقِطْعَةُ .

۳۳۹: عبداللہ القاری نے ابو طلحہؓ صحابی رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا پھر اس سے وضو کیا۔

اللُّغَات : ثور: ٹکڑا۔ الاقط : پنیر۔ سخت جما ہوا دہی۔

تخریج : معجم کبیر لطبرانی ۱۰۵/۵'

۳۴۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِیْ بَكْرٍ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ).

۳۴۰: فرید بن ثابتؓ نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آگ سے پکا ہو اس سے وضو کرو۔

تخریج : مسلم فی الحیض روایت ۹۰'

۳۴۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، وَفَهْدٌ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۴۱: عبدالرحمان بن خالد نے ابن شہاب سے اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر الطبرانی ۱۲۸/۵ ، نمبر ۴۸۳۵

۳۴۲ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِی اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَقِيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ .

۳۴۲: عقیل نے ابن شہاب سے اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۸۸/۵

۳۴۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، وَابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :أَخْبَرَنِی اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَقِيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهٗ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ عُرْوَةُ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۳۴۳: عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ فرماتیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا پھر اسی طرح سے روایت نقل کی۔

تخریج : مسلم ۱۵٦/۲

۳۴۴ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ بْنَ أَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ ، أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ لَهٗ بِسَوِيْقٍ ، فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَتْ :يَا ابْنَ أَخِیْ تَوَضَّأْ ، فَقَالَ :إِنِّیْ لَمْ أُحْدِثْ شَيْئًا فَقَالَتْ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ).

۳۴۴: ابوسعید بن ابوسفیان ام حبیبہؓ کی خدمت میں گئے انہوں نے ان کے لئے ستو منگوائے ابوسعید نے پئے پھر فرمانے لگیں اے بھتیجے وضو کرو ابوسعید کہنے لگے میں نے کوئی فعل حدث نہیں کیا تو وہ فرمانے لگیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز آگ سے پک جائے اس سے وضو کرو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۷۵، ۱۹۵، نسائی فی الطهارة باب ۱۲۱، ۱۲۲، ایضاً مسند احمد ۳۲۷/٦

۳۴۵ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِیُّ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْأَخْنَسِ ، عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ :(يَا ابْنَ أُخْتِیْ).

۳۴۵: ابوسفیان بن سعید نے ام حبیبہؓ سے تمام روایت اسی طرح نقل کی ہے البتہ اتنے الفاظ کا فرق ہے یا ابن اختی اے میرے بھانجے! کے الفاظ ہیں۔

تخریج : نسائی ۱/ ٤٠‘ باب الوضو مما غیرت النار۔

۳۴۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ وَفَهْدٌ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَکَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۳۴۶: عبدالرحمٰن بن خالد کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۳۹/۲۳

۳۴۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (تَوَضَّئُوا مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ ، وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ).

۳۴۷: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا آگ سے پکی چیز سے وضو کرو اگرچہ وہ پنیر کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الحیض روایت ۹۰‘ ترمذی فی الطهارة باب۵۸‘ روایت۷۹‘ ابو داؤد فی الطهارة باب۷۵‘ روایت۱۹۷‘ نسائی فی الطهارة باب۱۲۱‘ ابن ماجه فی الطهارة باب۶۵‘ روایت٤٨٥‘ مصنف عبدالرزاق باب٦٦١‘ بیهقی۱۵۵/۱‘ مصنف ابن ابی شیبه ۱/ ٥٠‘ مسند احمد ۲/ ٤٧٠‘ ٤٧٨‘ ٥٠٣‘

۳۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :(تَوَضَّئُوا مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ).

۳۴۸: حضرت ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آگ سے پکی چیز سے وضو کرو خواہ وہ پنیر کا ٹکڑا کیوں نہ ہو۔

۳۴۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ، وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :یَا أَبَا هُرَیْرَةَ ، فَإِنَّا نَدَّهِنُ بِالدُّهْنِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ ، وَنَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ .فَقَالَ :یَا ابْنَ أَخِیْ ، إِذَا سَمِعْتَ الْحَدِیْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ .

۳۴۹: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے پکی چیز سے وضو کرو خواہ پنیر کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہم تیل لگاتے ہیں اور وہ بھی آگ سے گرم کیا ہوتا ہے۔ اور پانی سے وضو کرتے ہیں حالانکہ وہ بھی آگ سے گرم کیا ہوتا ہے اس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

نے جواباً کہا اے بھتیجے! جب تم جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث سن لو تو پھر اس کے لئے مثالیں مت بیان کرو۔

تخریج : ترمذی ۲٤/۱، باب الوضوء، غیرت النار۔

۳۵۰ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ : ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ).

۳۵۰ : عراک بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو میں نے فرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا آگ سے پکی چیز سے وضو کرو۔

تخریج : مسند سراج (نخب الافکار)

۳۵۱ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ : أَكَلْتُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ ، فَتَوَضَّأْتُ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ).

۳۵۱ : ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ کہتے ہیں میں نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے دیکھا پھر فرمایا میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے تھے تب میں نے وضو کیا ہے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تم اس چیز سے وضو کرو (یعنی استعمال کے بعد) جو آگ سے پکی ہو۔

تخریج : نسائی ۳۹/۱، باب الوضو غیرت النار

۳۵۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۳۵۲ : عبدالرحمٰن بن خالد نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱۵٦/۱، باب الوضوء مما مست النار

۳۵۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۵۳ : مطلب بن حطب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی جیسی روایت نقل کرتے ہیں۔

تخریج : نسائی ۳۹/۱ باب الوضو مماحت النار (نحب الافکار)

۳۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ حُسَیْنٍ ، الْمُعَلِّمِ ، عَنْ یَحْیٰی ، فَذَکَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۳۵۴: حسین المعلم نے یحییٰ سے اور یحییٰ نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند سراج (نحب الافکار)

۳۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ أَبِی الرَّبِیْعِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، مَوْلَی مُعَاوِیَةَ قَالَ :أَتَیْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَیْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلَی شَیْخٍ یُحَدِّثُهُمْ ، قُلْتُ مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا :سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِیَّةِ ، فَسَمِعْته یَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :(مَنْ أَکَلَ لَحْمًا فَلْیَتَوَضَّأْ)

۳۵۵: قاسم مولیٰ معاویہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں آیا میں نے انہیں ایک شیخ پر جمع دیکھا جو ان کو احادیث بیان فرما رہے تھے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا یہ حضرت سہل بن حنظلیہؓ ہیں میں نے ان کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گوشت کھایا اسے وضو کرنا چاہیے۔

تخریج : طبرانی معجم کبیر ۹۸/۶' مسند احمد ۱۸۰/۴'

۳۵۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَیُّوْبَ ، عَنْ أَبِیْ قِلَابَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :کُنَّا نَتَوَضَّأُ مِمَّا غَیَّرَتَ النَّارُ ، وَنُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ ، وَلَا نُمَضْمِضُ مِنَ التَّمْرِ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَی الْوُضُوْءِ مِمَّا غَیَّرَتَ النَّارُ ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا وُضُوْءَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .وَذَهَبُوْا فِیْ ذٰلِكَ إِلٰی مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ .

۳۵۶: ایوب نے ابوقلابہ سے اور ابوقلابہ نے اصحاب النبی ﷺ میں سے کسی سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے تھے ہم آگ سے پکی ہوئی چیز (کھا کر) وضو کرتے اور دودھ پی کر مضمضمہ کرتے اور کھجور کھا کر کلی نہ کرتے تھے۔ بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جس چیز کو آگ تبدیل کر دے اس سے وضو لازم ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے ان روایات کو دلیل میں پیش کیا جبکہ دوسرے علماء نے اس کی مخالفت کی اور انہوں نے کہا کہ ان میں سے کسی چیز سے وضو لازم نہیں اور وہ اس سلسلے میں آپ ﷺ کے ارشاد کو اختیار کرنے والے ہیں۔

تخریج : پہلے جزء کو مصنف ابن ابی شیبہ نے کتاب الطہارۃ ۵۱/۱ میں ذکر کیا ہے۔

حاصل روایات: آگ سے پکی چیز استعمال کرنے کے بعد وضو کیا جائے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سات اسناد سے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت تین اسناد سے اور حضرت ابوطلحہ کی روایت دو اسناد سے اور روایت حضرت عائشہ، سہل بن حنظلیہ اور روایت بذریعہ ابوقلابہ عن ابوعزا رضی اللہ عنہم ایک ایک سند سے اور روایت ام حبیبہ تین اسناد سے ذکر کی ہے۔

فریق دوم کی مستدل روایات:

۳۵۷ : حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۵۷: عطاء بن یسار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ استعمال فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۵۰، مسلم فی الحیض روایت ۹۱، ابو داؤد فی الطهارة باب ۷۴، روایت ۱۸۷، موطا مالك فی الطهارة ۱۹، مسند احمد ۲۸۱/۲۶۷/۱، ۲/۲۸۰/۳۶۶،

۳۵۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۳۵۸: روح بن قاسم نے زید بن اسلم سے اور انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : طبرانی فی الکبیر ۳۱۱/۱

۳۵۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۳۵۹: حضرت علی نے اپنے والد ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۵۸/۱،

۳۶۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْرِيُّ قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۶۰: حضرت علی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : معجم الکبیر ۲۸۰/۱۰

۳۶۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ یَحْیَى بْنِ یَعْمُرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۳۶۱: یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۶۱/۱' ابو داؤد ۲۵/۱

۳۶۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِیْ نُعَیْمٍ (هُوَ وَهْبُ بْنُ کَیْسَانَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ : (أَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَلَحْمًا) ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ .

۳۶۲: محمد بن عمرو نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت کھایا اور پھر بقیہ اسی طرح روایت نقل کی۔

تخریج : المعجم الکبیر ۳۲٤/۱۰

۳۶۳ :حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ الْأَسْوَدِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِیْ حَبِیْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِیِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، أَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمًا فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَةَ ، فَضَرَبَ عَلٰى یَدِیْ وَقَالَ : (عَجِبْتُ مِنْ نَاسٍ یَتَوَضَّئُوْنَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ، وَاللّٰهِ لَقَدْ (جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ یَوْمًا ثِیَابَهٗ ، ثُمَّ أُتِیَ بِثَرِیْدٍ ، فَأَکَلَ مِنْهَا ، ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ، وَلَمْ یَتَوَضَّأْ).

۳۶۳: محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کے ہاں گیا جبکہ وہ حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے انہوں نے میرے دونوں ہاتھوں پر ہاتھ مارا اور کہنے لگے مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو آگ سے پکی چیز (کھا لینے) پر وضو کرتے ہیں اللہ کی قسم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن تیاری فرمائی پھر آپ کے لئے ثرید لایا گیا آپ نے اس میں سے کھایا پھر آپ نماز کے لئے نکل کر تشریف لائے اور وضو نہ کیا۔

تخریج : ۳۲٤/۱۰ معجم الکبیر

۳۶۴ :حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، وَالرَّبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَا :ثَنَا أَسَدٌ ح۔

۳۶۴: بکر بن ادریس نے آدم بن ابی ایاس سے اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۸٦/۲۳

۳۶۵ :وَحَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ إِدْرِیْسَ قَالَ :ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِیْ إِیَاسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَوْنٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیَّ یَقُوْلُ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَنَشَلَتْ لَهُ كَتِفًا ، فَأَكَلَ مِنْهَا ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۶۵: ابوعون محمد بن عبداللہ الثقفی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد کو امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کرتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کی خدمت میں ایک دستی ہنڈیا میں سے نکال کر پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہ فرمایا۔

اللُّغَاتُ: فنشل: ہنڈیا میں سے ہاتھ سے روٹی نکالنا۔

تخریج: مسند احمد ۳۱۷/۶' المعجم الکبیر ۲۸۶/۲۳

۳۶۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِيْ عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ يَقُوْلُ: سَأَلَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ، فَأَمَرَهُ بِهِ ثُمَّ قَالَ: (كَيْفَ نَسْأَلُ أَحَدًا ، وَفِيْنَا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).فَأَرْسَلُوْا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوْهَا ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ .

۳۶۶: ابوعون کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن شداد کو کہتے سنا کہ مروان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا جس کو آگ نے پکایا ہو (اس کے استعمال سے) وضو کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے وضو کا حکم دیا پھر مروان کہنے لگے ہم اور کسی سے کیوں پوچھیں؟ جبکہ ہم میں ازواج مطہرات موجود ہوں چنانچہ سب نے بالاتفاق حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیج کر ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا پھر انہوں شعبہ جیسی روایت بالا نقل کی۔

تخریج: مسند احمد ۳۰۶/۶

۳۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ (أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَرَّبْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا ، فَأَكَلَ مِنْهُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۶۷: سلیمان بن یسار نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنے گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کھایا اور وضو نہ کیا۔

تخریج: ترمذی فی الاطعمه باب ۲۷' روایت ۱۸۲۹' نسائی فی الطهارة باب ۱۲۲' مسند احمد ۳۰۷/۶

۳۶۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ: ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ (أُتِيْنَا وَمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِطَعَامٍ ، فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَحَدٌ مِنَّا ، ثُمَّ تَعَشَّيْنَا بِبَقِيَّةِ الشَّاةِ ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى

صَلَاةِ الْعَصْرِ ، وَلَمْ يَمَسَّ أَحَدٌ مِنَّا مَاءً).

۳۶۸: عبداللہ بن محمد بن عقیل حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کھانا کھانے کے لئے آئے پس ہم نے کھانا کھایا پھر نماز کے لئے اٹھ گئے اور ہم میں سے کسی نے بھی وضو نہ کیا پھر ہم نے بقیہ بکری سے پچھلے پہر کا کھانا کھایا پھر ہم نے نماز عصر کے لئے اٹھ گئے اور ہم میں سے کسی نے پانی کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔

تخریج : ابو داؤد الطیاسی ۲۳۳/۱

۳۶۹ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۶۹: عبداللہ بن عمرو نے عبداللہ بن محمد سے روایت نقل کی اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ترمذی مثله ۲٤/۱

۳۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (دَعَتْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَرَشَّتْ لَنَا صَوْرًا فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّهُوْرِ ، فَأَكَلْنَا ثُمَّ صَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۳۷۰: محمد بن المنکدر رحضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے ہماری دعوت کی اس نے ہمارے لئے ایک بکری ذبح کی اور اس انصاریہ نے ہمارے لئے کھجور کا گچھا بھی لا کر رکھا جناب رسول اللہ ﷺ نے وضو کے لئے پانی منگوایا (جو لایا گیا پھر آپ نے اس سے وضو فرمایا) پھر ہم نے (کھانا تیار ہونے پر) کھانا کھایا پھر کھانے کے بعد آپ ﷺ نے نماز (ظہر) ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة روایت۱۸۹، ترمذی فی الطهارة باب۵۹ نمبر۸۰، ابن ماجه فی الطهارة روایت۱۸۹، سنن کبرٰی للبیهقی ۱۵٦/۱، مصنف ابن ابی شیبه ۱۷/۱

اللغات: رش۔ چھڑکنا۔ بہانا۔ صور: کھجور کا گچھا۔

۳۷۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ (مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ :حَدِّثِيْنِيْ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ، فَقَالَتْ :قَلَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا إِلَّا قَلَيْنَا لَهُ جَنَّةً تَكُوْنُ بِالْمَدِيْنَةِ ، فَيَأْكُلُ مِنْهَا وَيُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ).

۳۷۱: محمد بن المنکدر رکہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ازواج میں سے کسی کے ہاں میں داخل ہوا اور میں نے گزارش کی (اماں) مجھے آگے س پکی چیز کا حکم بتلاؤ تو وہ فرمانے لگیں بہت کم ایسا ہوتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لاتے اور مدینہ میں خاص اگنے والا دانہ آپ کے لئے نہ اُبالتے ہوں اور آپ اس سے تناول نہ فرماتے ہوں یعنی اکثر لوبیا جیسا دانہ ہم ابالتے تو آپ ہمارے ساتھ تناول فرماتے اور نماز ادا فرماتے اور وضو نہ کرتے۔

تخریج : بخاری کتاب البیوع باب ۵۷'

اللغات: قلینا : اُبالنا۔ حبه : دانہ۔ (لوبیا' چنے کی طرح)

۳۷۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى فُلَانَةَ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمَّاهَا وَنَسِيتُ .قَالَتْ :(دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعِنْدِيْ بَطْنُ شَاةٍ مُعَلَّقٌ فَقَالَ لَوْ طَبَخْت لَنَا مِنْ هٰذَا الْبُطْنِ كَذَا وَكَذَا .قَالَتْ :فَصَنَعْنَاهُ فَأَكَلَ ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۲: محمد بن المنکدر رکہتے ہیں کہ میں فلاں زوجہ النبی ﷺ کی خدمت میں گیا عمارہ کہتے ہیں محمد نے مجھے نام بتلایا تھا مگر مجھے نام بھول گیا اور پھر بقیہ روایت اسی طرح نقل کی ہے کہ میرے پاس جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میرے پاس بطن کا گوشت لٹکا ہوا تھا آپ نے فرمایا اگر تم اس میں سے ہمارے لئے اس طرح اس طرح پکا تیں تو مناسب تھا ام المؤمنین کہتی ہیں ہم نے پکایا تو آپ ﷺ نے تناول فرمایا اور وضو نہ کیا۔

اللغات: سمی : نام بتانا۔ بطن : پیٹ (پیٹھ یا پسلیوں کا گوشت)

۳۷۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ (أُمِّ حَكِيمٍ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ كَتِفًا فَأَذِنَهُ بِلَالٌ بِالْأَذَانِ ، فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۳: عمار بن ابی عمار نے ام حکیم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور کندھے کا گوشت استعمال فرمایا پھر بلال ؓ نے اذان کی اطلاع دی تو آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔

تخریج : معجم الکبیر للطبرانی ۸۴/۲۵ مسند احمد ٤١٦/٦

۳۷۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَرَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ : ثَنَا فَائِدٌ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ .(طُبِخَتْ لِرَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنُ شَاةٍ ، فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۴: عبیداللہ بن علی کے مولیٰ فائد عبیداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ عبیداللہ نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری کی پیٹھ کا گوشت پکایا اور اس میں سے آپ نے تناول فرمایا پھر عشاء کی نماز

پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

تخریج : معجم کبیر للطبرانی ۸٤/۲۵۔

۳۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْعِشَاءَ .

۳۷۵: مغیرہ بن ابی رافع نے ابورافع سے نقل کیا اور ابورافع نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی مضمون کی روایت نقل کی ہے فرق یہ ہے کہ اس میں عشاء کا تذکرہ نہیں ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۵۱/۱ من کان لا یتوضاء فی ما مست النار۔

۳۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ عَمَّتِهَا قَالَتْ (زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَكَلَ عِنْدَنَا كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۶: ہند بنت سعید اپنی پھوپھی (یعنی ابوسعید خدریؓ کی ہمشیرہ) سے نقل کرتی ہیں کہ ہمارے ہاں حضور ﷺ تشریف لائے پھر آپ نے ہمارے ہاں بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : ابو نعیم' ابو بکر اشیبانی فی الاحاد والمثانی ۱٤۹/٦

۳۷۷ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ : ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ : (أَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ قَدْ شُوِيَ ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَمَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ ، ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ).

۳۷۷: عبداللہ بن الحارث زبیدی کہتے ہیں ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں کھانا کھایا جو بھنا ہوا گوشت تھا پھر جماعت کھڑی ہوگئی ہم نے اپنے ہاتھ کنکریوں سے پونچھ لئے پھر اٹھ کر ہم نماز پڑھنے لگے اور ہم نے وضو نہ کیا۔

تخریج : المعجم الکبیر ٤٤۵/۲٤۔

اللغات : شوی بھونا۔ الحصباء کنکریاں

۳۷۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ (

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا ، يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ ، فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۸: جعفر بن عمرو کہتے ہیں کہ میرے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت کھاتے دیکھا جو آپ کے کھانے سے ہل رہی تھی پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ فوراً اٹھے اور چاقو کو پھینک دیا اور نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۵۰، والجهاد باب ۹۲، مسلم فی الحیض روایت ۹۲/۳، ترمذی فی الاطعمه باب ۳۳، روایت ۱۸۳۶، دارمی فی الوضوء باب ۵۲، مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۴۸/۱، مسند احمد ۱۷۹/۱۳۹/۴،

اللغات: ذراع : دستی۔ طرح : پھینکنا۔

۳۷۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ (خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالصَّهْبَاءِ ، وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ نَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ ، فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَأَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۹: بنی حارثہ کے مولیٰ بشیر بن یسار کہتے ہیں کہ سوید بن النعمان رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ خیبر والے سال میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلا جب آپ مقام صہباء میں پہنچے یہ خیبر کے قریب جگہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے اور نماز عصر ادا فرمائی پھر آپ نے زادراہ منگوائے تو آپ کے پاس ستو لائے گئے آپ نے ان کو بنانے کا حکم دیا وہ تیار کئے گئے پس آپ نے کھائے اور ہم نے بھی کھائے پھر آپ نماز مغرب کے لئے اٹھے تو آپ نے مضمضہ کیا اور نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : بخاری فی الوض باب ۵۱/۴، والجهاد باب ۱۲۳، والاطعمه باب ۷، المغازی باب ۳۸، ابن ماجه فی الطهارة باب ۶۶، ۴۹۲، مالك فی الطهارة ۲۰، مسند احمد ۴۸۸/۳، مصنف عبدالرزاق ۶۹۱، مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۴۸/۱۔

۳۸۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ يَحْيٰى ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهٖ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ (وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ).

۳۸۰: حماد نے یحییٰ سے پھر یحییٰ نے اپنی سند سے تمام روایت بالا کی طرح نقل کی البتہ ھی من ادنی خیبر کے لفظ نہیں ہیں۔

تخریج : ایضا

۳۸۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : ثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ قَالَ : (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ) ـ

۳۸۱: حسن بن عبداللہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عبیداللہؓ نے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے دستی کا گوشت کھایا پھر آپ نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا۔

تخریج : مسند احمد ۳٤٧/٤

۳۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتٍ وَغَيْرِهِ مِنْ مَشْيَخَةِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ، عَنْ (أُمِّ عَامِرِ بِنْتِ يَزِيْدَ ، امْرَأَةٍ ، مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرْقٍ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ، فَعَرَّقَهُ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَا يَنْفِي أَنْ يَكُوْنَ أَكْلُ مَا مَسَّتِ النَّارُ حَدَثًا ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا أَمَرَ بِهِ مِنَ الْوُضُوْءِ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، هُوَ وُضُوْءُ الصَّلَاةِ ، وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ ، لَا وُضُوْءُ الصَّلَاةِ ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِمَا رَوَيْنَا أَنَّهُ تَوَضَّأَ ، وَأَنَّهُ لَمْ يَتَوَضَّأْ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْلَمَ مَا الْآخِرُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، وَأَبُوْ أُمَيَّةَ ، وَأَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَدْ حَدَّثُوْنَا ، قَالُوْا.

۳۸۲: ام عامر بنت یزیدؓ ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی وہ کہتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہڈی والی بوٹی پیش کی جبکہ آپ مسجد بنی عبدالاشہل میں تھے آپ ﷺ نے اس سے دانتوں کے ذریعہ گوشت کاٹا پھر آپ نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور آپ نے وضو نہ فرمایا۔ ان آثار میں یہ بات ثابت ہوتی ہے جس سے آگ سے پکی ہوئی چیز کے ناقض وضو ہونے کی نفی ہوتی ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے وضو نہیں فرمایا اور عین ممکن ہے کہ پہلے آثار میں جس وضو کا حکم ہو وہ نماز والا حکم ہو اور یہ بھی ممکن ہے اس کہ اس سے ہاتھوں کا دھونا مراد ہے' نماز والا وضو نہ ہو مگر یہ کہ آپ سے یہ ثابت ہو جائے کہ آپ نے وضو کیا اور وضو نہیں بھی کیا۔ پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے آخری عمل کو معلوم کر لیں۔

تخریج : معجم الکبیر للطبرانی ١٤٩/١٤٨/٢٥' مسند احمد ٣٧٢/٦

اللُّغَاتُ: عرق : گوشت والی ہڈی' عرق : دانتوں سے گوشت ہڈی سے اتارنا۔

حاصل روایات: ان چھبیس روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ نے آگ سے پکی ہوئی چیز استعمال کرنے کے بعد نیا وضو نہیں کیا بلکہ سابقہ وضو سے نماز ادا فرمائی۔

ان میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت تو سات اسناد اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت تین اسناد اور اسی طرح امّ سلمہ کی روایت تین اسناد اور ابو رافع کی روایت دو اسناد اسی طرح سوید بن نعمان دو اسناد اور کسی ام المؤمنین کی روایت دو سندوں اور ام حکیم ابو سعید خدری عبداللہ بن حارث عمرو بن امیہ عمرو بن عبیداللہ کی روایات ایک ایک سند سے ذکر کی ہیں۔

دلیل کا نیا رخ اور فریق اول کی دلیل کی کمزوری:

پیش کردہ روایات محتمل ہیں نمبر ۱: وضو سے مراد نماز والا وضو نمبر ۲: وضو سے فقط ہاتھ منہ دھونا مراد ہو۔ نماز والا وضو مراد نہ ہو اور فریق دوم کی روایات وضو نہ کرنے میں واضح ہیں مگر اس بات کی مزید تحقیق کے لئے کہ دونوں میں آخری عمل کون سا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اخیر میں ثابت ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل روایات کو ملاحظہ کریں جن کو ابو زرعہ۔ ابو امیہ اور ابن ابی داؤد نے بیان کیا ہے۔

۳۸۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانَ آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۳۸۳: محمد بن المنکدر حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آخری چیز آگ سے پکی چیز کھا لینے پر وضو کا نہ کرنا تھا۔

تخریج : ابو داؤد في الطهارة باب ٧٤' نسائي في الطهارة باب ١٢٢' سنن كبر بيهقي ١٥٥/١

۳۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ ثَوْرَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَكَلَ بَعْدَهُ كَتِفًا فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُوَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتَ النَّارُ ، وَأَنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ ، فَقَدْ نُسِخَ بِالْفِعْلِ الثَّانِيْ .هٰذَا إِنْ كَانَ مَا أَمَرَ بِهٖ مِنَ الْوُضُوْءِ ، يُرِيْدُ بِهٖ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ .وَإِنْ كَانَ لَا يُرِيْدُ بِهٖ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ ، فَلَمْ يَثْبُتْ بِالْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَنَّ أَكْلَ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ حَدَثٌ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ ، أَنَّ أَكْلَ مَا مَسَّتِ النَّارُ ، لَيْسَ بِحَدَثٍ .وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا .

۳۸۴: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو کیا پھر اس کے بعد دستی کا گوشت کھایا اور نماز پڑھائی اور (تازہ) وضو نہیں فرمایا۔ ان مذکورہ روایات سے یہ ثابت ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ سے پکی ہوئی چیز کھا لینے کے بعد وضو نہ کرنا تھا اور جو اس کے خلاف روایات ہیں وہ

اس دوسرے فعل سے منسوخ ہوگئیں یہ اس وقت ہے جبکہ وہ وضوجس کا حکم آپ نے دیا نماز والا وضومراد لیا جائے اور اگر اس سے نماز والا وضومراد نہ ہو جبکہ پہلی حدیث سے یہ بات ثابت نہیں کہ آگ سے پکی ہوئی چیز ناقض وضو ہے' ہمارے ذکر کردہ آثار کی تصحیح یہی ثابت کرتی ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کا کھالینا حدث نہیں ہے اور اس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی جماعت نے بیان کیا ہے۔

تخریج : ابن حبان ۲۲۹/۲

جیسا کہ اوپر کہہ آئے ان روایات نے ثابت کر دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آخری ثابت ہونے والا عمل آگ سے پکی چیز کھالینے پر وضو نہ کرنا ہے اور جو آثار اولیٰ میں وارد ہے وہ منسوخ ہو چکا پس روایات منسوخہ سے استدلال درست نہ ہوا یہ اس صورت میں جواب ہے جبکہ الوضو سے وضو صلاۃ مراد لیا جائے۔

اور اگر احتمال ثانی کو سامنے رکھیں تو پہلی روایات اپنے مقام پر بلا نسخ درست ہیں کہ اس سے وضو صلاۃ مراد نہیں بلکہ فقط ہاتھ منہ دھونا مراد ہے پس روایات اولیٰ سے آگ سے پکی چیز کو کھالینے پر حدث ہی ثابت نہیں چہ جائیکہ اس کے بعد نیا وضو ثابت کرنے کی حاجت ہو۔

دلیل کا ایک اور رخ:

مما مست النار کا کھانا حدث ہی نہیں وضو کی حاجت تو موقعہ حدث پر ہوتی ہے مندرجہ ذیل احادیث اس پہلو کو روشن کرتی ہیں۔

۳۸۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوْفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح ۔

۳۸۵: عطاء کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۶۷/۱

۳۸۶ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح

۳۸۶: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۵۲/۱

۳۸۷ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح .

۳۸۷: ابوبشر نے سلیمان بن قیس اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۸۸ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ

جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خ .

٣٨٨: عمرو بن دینار نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے

٣٨٩ :وَحَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح .

٣٨٩: سفیان نے عمرو سے اور عمرو نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ١٦٧/١

٣٩٠ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :أَكَلْنَا مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خُبْزًا وَلَحْمًا ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً "وَأَكَلْنَا مَعَ عُمَرَ خُبْزًا وَلَحْمًا ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً . "

٣٩٠: عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ روٹی گوشت کھایا پھر نماز ادا کی اور انہوں نے وضو نہ کیا اور عبداللہ بن محمد کی روایت میں خاص طور پر یہ بات موجود ہے کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گوشت روٹی کھائی پھر وہ نماز کے لئے اٹھے اور انہوں نے پانی کو چھوا بھی نہیں۔

تخریج : سنن کبریٰ بیہقی ١٥٤/١' مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارۃ ٤٧/١' مسند احمد ٣٠٤/٣

٣٩١ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ .

٣٩١: محمد بن المنکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت ابو بکر' عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کا عمل نقل کیا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ٥١/١

٣٩٢ :حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ :أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ :رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

٣٩٢: وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو فرماتے سنا کہ میں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : بیہقی ٣٤٣/١

٣٩٣ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ : قَالَ لِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ :إِنَّ هٰذَا لَا يَدَعُنَا (يَعْنِي الزُّهْرِيَّ) أَنْ نَأْكُلَ شَيْئًا إِلَّا أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْهُ .فَقُلْتُ :سَأَلْتُ عَنْهُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ :إِذَا أَكَلْته فَهُوَ طَيِّبٌ ، لَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهِ وُضُوْءٌ

فَإِذَا خَرَجَ فَهُوَ خَبِيثٌ عَلَيْكَ فِيهِ الْوُضُوءُ . فَقَالَ : مَا أَرَاكُمَا إِلَّا قَدِ اخْتَلَفْتُمَا ، فَهَلْ بِالْبَلَدِ مِنْ أَحَدٍ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ، أَقْدَمُ رَجُلٍ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ . قَالَ مَنْ هُوَ ؟ قُلْتُ : عَطَاءٌ فَأَرْسَلَ ، فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ : إِنَّ هٰذَيْنِ قَدِ اخْتَلَفَا عَلَيَّ فَمَا تَقُولُ ؟ فَقَالَ : حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۳۹۳: قتادہ کہتے ہیں مجھے سلیمان بن ہشام نے کہا کہ یہ معنی زہری کوئی چیز کھلائے بغیر نہیں چھوڑتا اور ہمیں پھر اس سے وضو کرنا پڑتا ہے میں نے کہا میں نے تو سعید بن مسیب سے اس کے متعلق سوال کیا تو وہ کہنے لگے جب تم نے پاکیزہ چیز کھائی تو تم پر وضو نہیں اور جب وہ چیز نکلے جو گندی ہو تو اس کی وجہ سے تم پر وضو لازم ہے وہ کہنے لگے تم دونوں کے مسئلہ میں اختلاف ہو گیا ہے کیا اس شہر میں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے استفسار کیا جائے؟ میں نے کہا ہاں! جزیرۂ عرب کا سب سے بڑا عالم۔ اس نے کہا وہ کون؟ میں نے کہا وہ عطاء ہیں۔ چنانچہ ان کی طرف پیغام بھیج کر ان کو منگوایا گیا تو اس نے کہا ان دو آدمیوں نے میرے مسئلہ کے سلسلہ میں اختلاف کیا ہے تم کیا فتویٰ دیتے ہو؟ عطاء کہنے لگے ہمیں جابر بن عبداللہ نے بیان کیا پھر انہوں نے ابوبکر صدیقؓ سے اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

تخریج : مسند احمد ۳٦٤/۱

۳۹۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّهُ رَأَى أَبَا بَكْرٍ فَعَلَ ذٰلِكَ .

۳۹۴: ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اور انہوں نے عطاء سے اور عطاء کہتے ہیں مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۷۱/۱

۳۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانُ وَمُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَعَلْقَمَةَ خَرَجَا مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُرِيدَانِ الصَّلَاةَ فَجِيءَ بِقَصْعَةٍ مِنْ بَيْتِ عَلْقَمَةَ ، فِيهَا ثَرِيدٌ وَلَحْمٌ فَأَكَلَا فَمَضْمَضَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَغَسَلَ أَصَابِعَهُ ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ .

۳۹۵: شعبہ نے حماد، منصور، سلیمان، مغیرہ سے اور انہوں نے ابراہیم سے نقل کیا کہ ابن مسعود اور علقمہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود کے گھر سے نکلے وہ نماز کے لئے جانا چاہتے تھے ان کے لئے اچانک علقمہ کے گھر سے ایک بڑی پرات گوشت کے ثرید کی لائی گئی دونوں نے اس میں سے کھایا ابن مسعودؓ نے مضمضمہ کیا اور اپنی انگلیاں دھوئیں پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطہارة ۱ / ۹

۳۹۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ "لَأَنْ أَتَوَضَّأَ مِنَ الْكَلِمَةِ الْمُنْتِنَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَوَضَّأَ مِنَ اللُّقْمَةِ الطَّيِّبَةِ . "

۳۹۶: ابراہیم تیمی اپنے والد سے اور وہ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا فحش کلمہ سے وضو کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں پاکیزہ لقمہ سے وضو کروں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۳٤/۱'

۳۹۷ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، وَصَفْوَانِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ أَنَّهُ تَعَشَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۳۹۷: محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی نے ربیعہ بن عبداللہ بن الھدیر سے نقل کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کا کھانا کھایا پھر آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : موطا امام محمد' و مالك ٥٩/١

۳۹۸ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُثْمَانَ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۳۹۸: ضمرہ بن سعید المازنی نے ابان بن عثمانؓ سے اور ابان نے حضرت عثمانؓ کے متعلق نقل کیا کہ عثمانؓ نے روٹی اور گوشت کھایا اور اپنے ہاتھ دھوئے پھر ان کو اپنے چہرے پر مل لیا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : بیهقی ۲٤۳/۱' موطا امام محمد ٥٩/١

۳۹۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ أُتِيَ بِثَرِيدٍ فَأَكَلَ ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۳۹۹: عتبہ بن مسلم نے عبید بن حنین سے نقل کیا عبید کہتے ہیں میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ ان کے لئے ثرید لایا گیا اور انہوں نے اس میں سے کھایا پھر مضمضہ کیا پھر اپنے ہاتھ کو دھویا پھر لوگوں کو نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا۔

۴۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ الْكِنَانِيِّ ،

قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَلَ خُبْزًا رَقِيْقًا وَلَحْمًا ، حَتّٰى سَالَ الْوَدَكُ عَلٰى أَصَابِعِهٖ ، فَغَسَلَ يَدَهٗ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ .

۴۰۰: ابونوفل بن ابوعقرب الکنانی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے چپاتی اور گوشت کھایا یہاں تک کہ چربی ان کی انگلیوں پر بہہ پڑی پھر اپنے ہاتھ دھو کر نماز مغرب ادا فرمائی۔

۴۰۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أُتِيَ بِجَفْنَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ وَلَحْمٍ عِنْدَ الْعَصْرِ ، فَأَكَلَ مِنْهَا ، فَأُتِيَ بِمَاءٍ ، فَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهٖ ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۴۰۱: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گوشت کے ثرید کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا اس وقت عصر کا وقت تھا آپ نے اس میں سے کھایا پھر پانی لایا گیا تو اس سے اپنی انگلیوں کے اطراف کو دھویا پھر نماز ادا کی اور وضو نہ کیا۔

۴۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :دَخَلَ قَوْمٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَطْعَمَهُمْ طَعَامًا ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ عَلٰى طِنْفِسَةٍ فَوَضَعُوْا عَلَيْهَا وُجُوْهَهُمْ وَجِبَاهَهُمْ ، وَمَا تَوَضَّئُوْا .

۴۰۲: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ کچھ لوگ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے آپ نے ان کو کھانا کھلایا پھر ان کو ایک چٹائی پر ان کو نماز پڑھائی انہوں نے اسی چٹائی پر اپنے چہرے اور پیشانیاں رکھیں اور انہوں نے وضو نہ کیا۔ (حالانکہ جا بجا چٹائی پر کھانے کے نشان تھے)

اللُّغَات: الطنفسة : قالین۔

۴۰۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "مَا تَقُوْلُ فِي الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ "؟ .قَالَ : تَوَضَّأْ مِنْهُ، قَالَ : فَمَا تَقُوْلُ فِي الدُّهْنِ وَالْمَاءِ الْمُسَخَّنِ ، يُتَوَضَّأُ مِنْهُ ؟ .فَقَالَ : أَنْتَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ دَوْسٍ .قَالَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، لَعَلَّكَ تَلْتَجِئُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ (بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ).

۴۰۳: سعید بن ابی بردہ نے اپنے والد ابو بردہ سے نقل کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آگ سے پکی چیز (کھالینے پر وضو) کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ وہ کہنے لگے تم اس سے وضو کرو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے گرم تیل اور گرم پانی کے متعلق کیا کہتے ہو کیا ان سے وضو کیا جائے گا؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: انت رجل من قریش وانا رجل من دوس آپ بڑی عقل والے ہم کم سمجھ۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے

شاید تم اس آیت کا سہارا لے رہے ہو۔ بل ھم قوم خصمون (الزخرف)

۴۰۴: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ "لَا تَتَوَضَّأْ مِنْ شَيْءٍ تَأْكُلُهُ ."

۴۰۴: مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عمر ؓ نے فرمایا جس چیز کو کھاؤ اس سے وضومت کرو۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ٤٩

۴۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّهُ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ، وَقَالَ :الْوُضُوءُ مِمَّا يَخْرُجُ ، وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَهَؤُلَاءِ الْأَجِلَّةُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا يَرَوْنَ فِي أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ وُضُوءًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ آخَرِينَ مِنْهُمْ مِثْلُ ذٰلِكَ ، مِمَّنْ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ (عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ) .فَمِنْ ذٰلِكَ .

۴۰۵: حماد کہتے ہیں کہ ابو غالب نے ابو امامہؓ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا اور فرمانے لگے نکلنے والی چیز (بول' براز' خون' سے وضو ہے پیٹ میں کھائی جانے والی چیز سے وضو نہیں۔ امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر اصحاب ہیں جن کے ہاں آگ سے پکی ہوئی چیز کھا لینے کے بعد وضو نہیں ہے اور دوسرے صحابہ ؓ سے جو انہی کے مثل ہیں انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے آگ سے پکی ہوئی چیز کھا لینے پر وضو کا حکم دیا۔

یہ حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابو ایوب ہیں' جنہوں نے آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور ہم نے ان دو حضرات سے جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق وضو کا حکم دیا اور ہمارے نزدیک یہ تضاد (عمل) نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس صورت کہ جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پہلے روایت کیا۔ اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا' روایات کے لحاظ سے اس باب کی یہی صورت ہے۔ غور و فکر کے لحاظ سے اب ملاحظہ فرمائیں کہ ہم بہت ساری چیزیں ایسی دیکھتے ہیں کہ جن کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا ان کے کھانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں جبکہ وہ آگ سے پکی ہوں؟ اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آگ پر پکانے سے پہلے ان کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ کیا آگ کا کوئی ایسا حکم ہے کہ جب یہ چیزوں تک پہنچ جائے تو وہ حکم اس چیز کی طرف منتقل ہو جاتا ہے چنانچہ ہم نے خالص پانی کو دیکھا کہ وہ پاک ہے اور اس سے فرض ادا کیے جاتے ہیں' پھر ہم نے دیکھا کہ جب اس کو گرم کر لیا جائے اور یہ ان چیزوں میں شامل ہو جائے جو آگ سے پکتی ہیں تو طہارت میں اس کا حکم وہی ہے جو آگ پر پکنے سے پہلے ہوا اور آگ نے اس میں کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی کہ جس سے اس کا حکم بدل کر ابتداء والے حکم سے مختلف ہو جائے۔ تو نظر کا تقاضا

یہ ہے کہ وہ پاکیزہ کھانا جس کے کھانے سے آگ پر پکنے سے پہلے حدث لازم نہیں آتا تو جب اسے آگ نے چھو لیا تو آگ اس کو اس کی اپنی حالت سے نہ بدلے گی اور نہ اس کا حکم اور ہوگا بلکہ آگ کے چھونے کے بعد اس کا حکم وہی رہے گا۔ قیاس ونظر یہی چاہتے ہیں جو ہم نے عرض کر دیا۔ ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ بعض لوگوں نے بکری اور اونٹ کے گوشت میں فرق کیا اور اونٹ کا گوشت کھا لینے سے وضو کو لازم کیا اور بکری کے گوشت سے لازم نہیں کیا۔

حاصل روایات: ان اکیس روایات و آثار سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ اجلہ صحابہ رسول اللہ ﷺ آگ سے پکی چیز استعمال کر لینے سے وضو لازم قرار نہ دیتے تھے ان صحابہ میں ابوبکر و عمر و عثمان ابن عباس اور ابن عمر ابو امامہ رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر حضرات شامل ہیں۔

شروع باب میں جن حضرات صحابہ کرام کی روایات اس کے خلاف نقل کی گئی تھیں یہاں ان کے فتاویٰ پیش کئے جا رہے ہیں جو روایات بالا کی تائید کرتے ہیں یہ ان روایات کے نسخ کی دلیل ہے۔

فتاویٰ جات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بطور تائید دلیل ثالث:

۴۰۶: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ .ثنَا بِشْرُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ :ثنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : "بَيْنَا أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أُتِينَا بِطَعَامٍ سُخْنٍ ، فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ :أَعِرَاقِيَّةٌ ؟ ثُمَّ انْتَهَرَانِي فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا أَفْقَهُ مِنِّي ."

۴۰۶: عبدالرحمٰن بن زید انصاری کہتے ہیں مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور ابوطلحہ انصاری ابی بن کعب رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے ہمارے پاس گرم کھانا لایا گیا ہم نے اس میں سے کھایا پھر میں جب نماز کے لئے اٹھا تو میں نے وضو کیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کیا تو عراقی بن گیا ہے؟ پھر انہوں نے مجھے اس پر ڈانٹا پس میں نے سمجھ لیا کہ وہ دونوں مجھ سے بڑے فقیہ ہیں۔

تخریج : بیهقی ۲٤٤/۱

۴۰۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنَ الْعِرَاقِ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ (فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيٌّ فَصَلَّيَا وَلَمْ يَتَوَضَّآ).

۴۰۷: عبدالرحمٰن بن زید انصاری کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ عراق سے تشریف لائے پھر اسی سابقہ روایت

کی طرح روایت نقل کی ہے اور یہ اضافہ بھی ہے فقام ابوطلحہ وابی فصلیا ولم یتوضیا کہ وہ دونوں اٹھے اور نماز ادا کی اور انہوں نے وضو نہ کیا (یعنی تازہ وضو نہ کیا)

تخریج: موطا مالك باب۹ باب الوضو ممامست النار

۴۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، أَنَا یَحْیٰی بْنُ أَیُّوْبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ إِسْمَاعِیْلُ بْنُ رَافِعٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ النِّیْلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدٍ الْأَنْصَارِیِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَکَلْتُ أَنَا وَأَبُوْ طَلْحَةَ ، وَأَبُوْ أَیُّوْبَ الْأَنْصَارِیُّ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ ، فَقُمْتُ لِأَنْ أَتَوَضَّأَ ، فَقَالَا لِیْ "أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّیِّبَاتِ ؟ لَقَدْ جِئْتَ بِهَا عِرَاقِیَّةً . "فَهٰذَا أَبُوْ طَلْحَةَ وَأَبُوْ أَیُّوْبَ ، قَدْ صَلَّیَا بَعْدَ أَکْلِهِمَا مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ ، وَلَمْ یَتَوَضَّئَا ، وَقَدْ رَوَیْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ فِیْمَا قَدْ رَوَیْنَا عَنْهُمَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ .فَهٰذَا لَا یَکُوْنُ -عِنْدَنَا -إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ مَا قَدْ رَوَیْنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَیْنَا هٰذِهِ الْأَشْیَاءَ الَّتِیْ قَدْ اُخْتُلِفَ فِیْ أَکْلِهَا أَنَّهُ یَنْقُضُ الْوُضُوْءَ أَمْ لَا إِذَا مَسَّتْهَا النَّارُ ؟ وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ أَکْلَهَا قَبْلَ مُمَاسَّةِ النَّارِ إِیَّاهَا لَا یَنْقُضُ الْوُضُوْءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ ، هَلْ لِلنَّارِ حُکْمٌ یَجِبُ فِی الْأَشْیَاءِ إِذَا مَسَّتْهَا فَیَنْتَقِلُ بِهٖ حُکْمُهَا إِلَیْهَا فَرَأَیْنَا الْمَاءَ الْقَرَاحَ طَاهِرًا تُؤَدّٰی بِهِ الْفُرُوْضُ .ثُمَّ رَأَیْنَاهُ إِذَا سُخِّنَ فَصَارَ مِمَّا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ أَنَّ حُکْمَهٗ فِیْ طَهَارَتِهٖ عَلٰی مَا کَانَ عَلَیْهِ قَبْلَ مُمَاسَّتِهِ النَّارَ إِیَّاهُ ، وَأَنَّ النَّارَ لَمْ تُحْدِثْ فِیْهِ حُکْمًا یَنْتَقِلُ بِهٖ حُکْمُهٗ إِلٰی غَیْرِ مَا کَانَ عَلَیْهِ فِی الْبُدْءِ .فَلَمَّا کَانَ مَا وَصَفْنَا کَذٰلِكَ ، کَانَ فِی النَّظَرِ أَنَّ الطَّعَامَ الطَّاهِرَ الَّذِیْ لَا یَکُوْنُ أَکْلُهٗ قَبْلَ أَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ ، حَدَثًا إِذَا مَسَّتْهُ النَّارُ لَا تَنْقُلُهٗ عَنْ حَالِهٖ ، وَلَا تُغَیِّرُ حُکْمَهٗ ، وَیَکُوْنُ حُکْمُهٗ بَعْدَ مَسِیْسِ النَّارِ إِیَّاهُ ، کَحُکْمِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ قِیَاسًا وَنَظَرًا ، عَلٰی مَا بَیَّنَّا .وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .وَقَدْ فَرَّقَ قَوْمٌ بَیْنَ لُحُوْمِ الْغَنَمِ وَلُحُوْمِ الْإِبِلِ .فَأَوْجَبُوْا فِیْ أَکْلِ لُحُوْمِ الْإِبِلِ الْوُضُوْءَ ، وَلَمْ یُوْجِبُوْا ذٰلِكَ فِیْ أَکْلِ لُحُوْمِ الْغَنَمِ .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ۔

۴۰۸: عبدالرحمٰن بن زید الانصاری نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا کہ میں اور ابوطلحہؓ ابوایوب انصاری نے کھانا کھایا جو آگ سے پکا ہوا تھا میں وضو کرنے کھڑا ہوا تو وہ دونوں مجھے کہنے لگے کیا تم پاکیزہ چیزوں کو استعمال کر کے بھی وضو کرتے ہو؟ تجھ میں عراقیت کا اثر ہو گیا۔ یہ حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابوایوب ہیں' جنہوں نے آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور ہم نے ان دو حضرات سے جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا

کہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق وضو کا حکم دیا اور ہمارے نزدیک یہ تضاد (عمل) نہیں ہوسکتا۔ سوائے اس صورت کہ جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پہلے روایت کیا۔ اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا' روایات کے لحاظ سے اس باب کی یہی صورت ہے۔ غور وفکر کے لحاظ سے اب ملاحظہ فرمائیں کہ ہم بہت ساری چیزیں ایسی دیکھتے ہیں کہ جن کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا ان کے کھانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں جبکہ وہ آگ سے پکی ہوں؟ اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آگ پر پکانے سے پہلے ان کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ کیا آگ کا کوئی ایسا حکم ہے کہ جب یہ چیزوں تک پہنچ جائے تو وہ حکم اس چیز کی طرف منتقل ہو جاتا ہے چنانچہ ہم نے خالص پانی کو دیکھا کہ وہ پاک ہے اور اس سے فرض ادا کیے جاتے ہیں' پھر ہم نے دیکھا کہ جب اس کو گرم کرلیا جائے اور یہ ان چیزوں میں شامل ہو جائے جو آگ سے پکتی ہیں تو طہارت میں اس کا حکم وہی ہے جو آگ پر پکنے سے پہلے ہو اور آگ نے اس میں کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی کہ جس سے اس کا حکم بدل کر ابتداء والے حکم سے مختلف ہو جائے۔ تو نظر کا تقاضا یہ ہے کہ وہ پاکیزہ کھانا جس کے کھانے سے آگ پر پکنے سے پہلے حدث لازم نہیں آتا تو جب اسے آگ نے چھولیا تو آگ اس کو اس کی اپنی حالت سے نہ بدلے گی اور نہ اس کا حکم اور ہوگا بلکہ آگ کے چھونے کے بعد اس کا حکم وہی رہے گا۔ قیاس ونظر یہی چاہتے ہیں جو ہم نے عرض کر دیا۔ ہمارے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ بعض لوگوں نے بکری اور اونٹ کے گوشت میں فرق کیا اور اونٹ کا گوشت کھا لینے سے وضو کو لازم کیا اور بکری کے گوشت سے لازم نہیں کیا۔

تخریج : عبدالرزاق ق/۱۷۰' باختلاف قلیل من اللفظ

گزشتہ صفحات میں ابوطلحہ انصاری' ابی بن کعب' ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی گئیں تو ان چیزوں کے کھانے کے بعد پہلے وضو کے قائل تھے ان روایات میں انہی کی زبان سے ان کا فتویٰ نقل کر دیا جو اس کے خلاف ہے راوی کا فتویٰ روایت کے خلاف ہو تو روایت منسوخ قرار دی جاتی ہے پس ان حضرات کی روایات کو منسوخ ماننے کے علاوہ چارہ کار نہیں یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ جان بوجھ کر امر رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کریں اب احناف کی طرف سے آثار میں موافقت کی یہی صورت نکل سکتی ہے۔

نظری دلیل کو ملاحظہ فرمائیں:

یہ اشیاء کہ جن کے کھا لینے پر اختلاف ہوا ہے ان میں غور کرنا چاہئے کہ آیا آگ کے مس کرنے کے بعد وہ وضو کو توڑتی ہیں یا نہیں؟ اس بات پر اتفاق ہے کہ آگ میں پکنے سے پہلے ان کا استعمال ناقض وضو نہ تھا اب ہم چاہتے ہیں کہ اس بات پر غور کریں کہ آیا آگ میں کوئی ایسا حکم ہے جو آگ کے چھونے سے پہلے اور تھا اور جب آگ نے چھولیا تو اب آگ کی وجہ سے حکم بدل گیا چنانچہ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ خالص پانی جب پاک ہو تو اس سے فرائض ادا کئے جاتے ہیں پھر جب اسے گرم کرلیا جائے تو آگ سے گرم کرنے پر وہ مماست النار تو ہوگیا مگر

اس کے متعلق حکم طہارت میں چنداں تفاوت نہیں ہوا بلکہ طہارت ہی کا حکم رہا آگ کی وجہ سے کوئی نیا حکم نہیں آیا جو ابتداء سے مختلف ہو۔

جب ہم طاہر کھانے پر نظر ڈالیں تو آگ پر پکنے سے پہلے اور بعد حکم ایک جیسا نظر آتا ہے آگ کے چھونے سے پہلے بھی وہ حدث نہ تھا کہ آگ کے چھو لینے کے بعد بھی حدث نہیں آگ نے اس کے حکم میں تغیر نہیں کیا تو قیاس ونظر سے بھی ثابت ہو گیا کہ ممامست النار کے استعمال پر وضو نہ ہونا چاہئے۔

یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہؒ امام ابو یوسفؒ ومحمد بن الحسنؒ کا قول ہے۔

کیا بکری اور اونٹ کے گوشت کا حکم مختلف ہے؟

کیا ان دونوں گوشتوں میں فرق ہے؟ بعض حضرات نے فرق کیا اور اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کو لازم کہا اور بکری کا گوشت کھانے پر نہیں۔

فرق کا مقصود:

یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو واجب ہے اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد واجب نہیں امام احمد و اسحاق بن راہویہ اونٹ کے گوشت کا کھانا ناقض وضو مانتے ہیں اور ائمہ ثلاثہ اور جمہور فقہاء ومحدثین ناقض نہیں مانتے۔

فرق پر مستدل روایات:

۴۰۹: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ :(سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ ؟ .قَالَ :نَعَمْ قِيْلَ أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ :لَا).

۴۰۹: جعفر بن ابی ثور نے جابر بن سمرہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا اونٹوں کے گوشت سے وضو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ بکری کے گوشت سے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۷۱‘ مسند احمد ۹۸/۵‘ بیهقی فی السنن الکبرٰی ۱۵۸/۱‘ مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهاوة ۴۶/۱‘ ۴۷

۴۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۱۰: ابو ثور نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا الْحَجَّاجُ ، ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ جَدِّهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، أَنَّ (رَجُلًا قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ :إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ ، وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تَفْعَلْ .قَالَ :قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ :أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ ؟ قَالَ نَعَمْ).

۴۱۱: جعفر نے اپنے دادا جابر بن سمرہ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم بکری کے گوشت سے وضو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا اگر چاہو تو کرلو اور نہ چاہو تو نہ کرو یعنی لازم نہیں۔

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اونٹ کے گوشت سے وضو کروں فرمایا جی ہاں۔

تخریج: مسلم فی الحیض روایت۹۷، ابو داؤد فی الطهارة باب ۷۱، مسند احمد ۱۰۲/۵، سنن کبری بیهقی ۱۵۸/۱

۴۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا ، أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ لِلصَّلَاةِ بِأَكْلِ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْوُضُوْءُ الَّذِيْ أَرَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُوَ غَسْلُ الْيَدِ .وَفَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُوْمِ الْإِبِلِ ، وَلُحُوْمِ الْغَنَمِ فِيْ ذٰلِكَ ، لِمَا فِيْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ مِنَ الْغِلَظِ ، وَمِنْ غَلَبَةِ وَدَكِهَا عَلٰى يَدِ آكِلِهَا فَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ تَرْكِهِ عَلَى الْيَدِ وَأَبَاحَ أَنْ لَا يَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ لِعَدَمِ ذٰلِكَ مِنْهَا .وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ أَنَّ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، (تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ).فَإِذَا كَانَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ هُوَ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ، وَفِيْ ذٰلِكَ لُحُوْمُ الْإِبِلِ وَغَيْرِهَا ، كَانَ فِيْ تَرْكِهِ ذٰلِكَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ ، سَوَاءً فِيْ حِلِّ بَيْعِهِمَا وَشُرْبِ لَبَنِهِمَا ، وَطَهَارَةِ لُحُوْمِهِمَا ، وَأَنَّهٗ لَا تَفْتَرِقُ أَحْكَامُهُمَا فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنَّهُمَا ، فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِهِمَا سَوَاءٌ .فَكَمَا كَانَ لَا وُضُوْءَ فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْغَنَمِ ، فَكَذٰلِكَ لَا وُضُوْءَ فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْإِبِلِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۱۲: جعفر بن ابی ثور نے جابر بن سمرہ سے اور جابر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔ دوسرے حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ان چیزوں میں سے کسی کے کھا لینے سے نماز والا

وضو لازم نہیں اور ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ وضو جس کا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے مراد ہاتھوں کا دھونا ہے اور بعض لوگوں نے اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کیا ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکناہٹ زیادہ ہے اور چکناہٹ کے ہاتھ پر لگ جانے کی وجہ سے اس کے ہاتھ پر باقی رہنے کی رخصت نہیں دی اور بکری کا گوشت کھا لینے کے بعد وضو نہ کرنے کو درست قرار دیا کیونکہ اس میں چکناہٹ نہیں۔ ہم پہلے سلسلہ میں جابر والی روایت نقل کر چکے کہ آپ کا آخری عمل آگ سے پکی ہوئی چیز کھا لینے کے بعد وضو کو ترک کرنا تھا۔ جب گزشتہ روایات والا وضو ہے جو آگ سے پکی ہوئی چیز کے بارے میں منقول ہے تو اس میں اونٹ وغیرہ کا گوشت بھی آ جاتا ہے اور اس وضو کے چھوڑنے میں اونٹ کے گوشت کے بعد وضو کا چھوڑنا بھی شامل ہے' اس باب کا یہ حکم تو روایات کے انداز سے ہے۔ باقی نظر و فکر کے لحاظ سے ہم عرض کرتے ہیں کہ ہم نے غور کیا کہ اونٹ اور بکری بیع کے حلال ہونے اور دودھ کے پینے اور گوشت کی طہارت میں برابر ہیں اور ان تینوں قسم کے احکام میں ان میں کوئی فرق نہیں پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ ان کے گوشت کھانے کا حکم بھی اسی طرح ہو (برابر ہو) جس طرح بکری کا گوشت کھا لینے سے وضو لازم نہیں اونٹ کے گوشت میں بھی اسی طرح وضو نہیں اور ہمارے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے اونٹ اور بکری کے گوشت کا فرق بھی معلوم ہوا کہ اونٹ کا گوشت کھا لینے سے وضو ضروری ہے اور بکری کا گوشت کھانے سے نہیں۔

فریق اوّل:

کے علماء کا مقصود یہی ہے یہ تمام روایات جابر بن سمرہؓ سے ہی وارد ہیں۔

ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کا قول ان دونوں گوشتوں میں دسومت اور چکناہٹ کا ضرور فرق ہے مگر کسی کے کھانے پر بھی وضو لازم نہیں۔

اس کی پہلی وجہ:

یہ ہے کہ وضو کا لفظ جو ان روایات میں وارد ہوا اس سے جناب نبی اکرم ﷺ کی مراد غسل ید ہے اور اس میں کسی کو کلام نہیں۔

وجہ دوم:

یہ دونوں گوشت باہمی فرق ضرور رکھتے ہیں مگر غلبہ دسومت اور قلت چکناہٹ کی وجہ سے کھانے والے کے ہاتھوں پر لگی چربی کو ہاتھوں پر باقی رہنے کی اجازت نہ دی گئی۔

شروع باب میں ہم روایت نقل کر آئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل آگ سے پکی ہوئی چیز کے استعمال کے بعد

وضو نہ کرنے کا عمل ہے اور شروع میں حکم تھا پھر نہیں رہا اب آگ پر پکنے والی اشیاء میں اونٹ وبکری کا گوشت سب برابر ہیں گویا آخر میں ان میں سے کسی چیز کے کھالینے پر وضو نہ کرنا تھا۔

روایات کی موافقت کے لئے تو اسی طرح آثار سے حکم ثابت ہوگا۔

نظر طحاوی:

نظر وفکر سے دیکھا جاتا ہے کہ اونٹ بکری ان تمام چیزوں میں برابر ہیں نمبر ایک بیع کی حلت نمبر دو شرب لبن نمبر تین طہارت لحم وغیرہ تو کسی چیز میں بھی ان کے احکام الگ نہ ہونے چاہییں پس تقاضا نظر وفکر بھی یہ ہے کہ ان کے گوشت کھالینے کا حکم بھی یکساں ہونا چاہئے جیسا بکری کا گوشت کھالینے کے بعد وضو لازم نہیں اسی طرح اونٹ کا گوشت کھالینے پر بھی وضو نہ چاہئے یہی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف امام محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَسِّ الْفَرْجِ هَلْ يَجِبُ فِيْهِ الْوُضُوْءُ أَمْ لَا ؟

شرمگاہ کو چھونے سے وضو لازم ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: فرج سے مرد وعورت کی شرمگاہ اور کبھی دبر بھی مراد ہوتی ہے مگر یہاں صرف مرد کی شرمگاہ یعنی ذکر مراد ہے ائمہ ثلاثہ اور سعید بن مسیب وزہری رحمہم اللہ مس ذکر بلا حائل کو ناقض وضو مانتے ہیں جبکہ امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، حسن بصری رحمہم اللہ مس ذکر سے عدم نقض وضو کے قائل ہیں۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۴۱۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ :أَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ تَذَاكَرَ هُوَ وَمَرْوَانُ ، الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ ، فَقَالَ مَرْوَانُ :حَدَّثَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ ، أَنَّهَا سَمِعَتْ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ) ، فَكَانَ عُرْوَةُ لَمْ يَرْفَعْ بِحَدِيْثِهَا رَأْسًا .فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَيْهَا شُرْطِيًّا ، فَرَجَعَ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْأَثَرِ ، وَأَوْجَبُوا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا وُضُوْءَ فِيْهِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، فَقَالُوْا : فِيْ حَدِيْثِكُمْ هٰذَا أَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَرْفَعْ بِحَدِيْثِ بُسْرَةَ رَأْسًا .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهَا عِنْدَهُ فِيْ حَالِ مَنْ لَا يُؤْخَذُ ذٰلِكَ عَنْهَا ، فَفِيْ تَضْعِيْفِ مَنْ هُوَ أَقَلُّ مِنْ عُرْوَةَ بُسْرَةَ ، مَا يَسْقُطُ بِهٖ حَدِيْثُهَا ، وَقَدْ تَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرُهُ .

۴۱۳: زہری نے عروہ سے بیان کیا عروہ کہتے ہیں میں نے اور مروان نے باہمی مس ذکر سے وضو کے متعلق مذاکرہ کیا مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو شرمگاہ کے چھو لینے پر وضو کا حکم فرماتے سنا عروہ نے بات سن کر اس کی طرف بالکل توجہ نہ کی مروان نے اپنا ایک سپاہی بھیج کر بسرہ سے استفسار کرایا تو وہ سپاہی لوٹ کر بتلانے گا کہ بسرہؓ نے ہی یہ کہا ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو شرمگاہ چھو لینے پر وضو کا حکم فرماتے سنا ہے۔ بعض لوگ اس روایت کی بناء پر اس طرف گئے ہیں کہ انہوں نے شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو کو لازم قرار دیا۔ دوسروں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں وضو نہیں ہے اور انہوں نے پہلے قول والوں کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ تمہاری روایت میں یہ موجود ہے کہ عروہ نے بسرہ کی روایت کی طرف توجہ دی۔ اگر یہ اسی طرح ہے تو گویا عروہ کے نزدیک وہ اس حالت والوں میں سے ہے جن کی روایت نہیں لی جاتی۔ عروہ سے کم درجے کا آدمی بھی اگر بسرہ کو ضعیف قرار دیدے تو تب بھی اس کی روایت ساقط ہو جاتی ہے چہ جائیکہ عروہ خود ہو اور عروہ کی متابعت اس سلسلہ میں اور لوگوں نے بھی کی ہے۔

تخریج : من مس فرجه فلیتوضا "فعلیه الوضو" کے الفاظ سے ابو داؤد فی الطهارة باب۶۹' روایت۱۸۱' ترمذی فی الطهارة باب ٦١' نسائی فی الطهارة باب١١٨' ابن ماجه فی الطهارة باب٦٣' مالك فی الطهارة روایت ٥٨' مسند احمد٦/٤٠٦' سنن کبریٰ بیهقی ١٢٨/١' معجم کبیر للطبرانی ٤٨٧/٢٤' مصنف عبدالرزاق ٤١٢' مستدرك حاکم ١٣٦/١' شرح السنه للبغوی ١٦٥' للبیهقی مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ١٦٣/١۔

فریق ثانی کی طرف سے روایت پر اعتراضات

نمبر۱: حضرت عروہ نے اس روایت کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں کی اس لئے کہ حضرت بسرہؓ ان کے ہاں ان رواۃ سے ہیں جن سے روایت نہیں لی جاتی۔ عروہ سے کم درجے کا آدمی بھی اگر ان کی تضعیف کر دے تب بھی ان کی روایت قابل استدلال نہیں رہتی بلکہ ساقط ہو جاتی ہے۔

نمبر۲: عروہ کے علاوہ لوگوں نے اس کی تضعیف کی ہے چنانچہ ابن وہب کہتے ہیں کہ مجھے یزید نے بتلایا کہ ربیعہ فرمانے لگے اگر میں خون یا دم حیض میں انگلی رکھ دوں تو میرا وضو نہ ٹوٹے گا تو مس ذکر تو دم سے کم تر ہے۔ (اس سے کس طرح وضو ٹوٹ جائے گا) ربیعہ کہا کرتے تھے تم اس قسم کی روایات سے استدلال کرتے ہو بسرہ کی روایت پر کیوں کر عمل ہو سکتا ہے جبکہ اگر وہ بالمشافہ اس جوتے کے متعلق گواہی دے دے تو میں ان کی شہادت کو قبول نہ کروں گا دین کا رکن نماز ہے اور نماز کا دارومدار طہارت پر ہے تو کیا صحابہ کرام میں اس دین کو قائم کرنے والا بسرہؓ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا؟ دراصل بسرہ کو ارشاد رسول اللہ ﷺ کا مطلب سمجھ نہ آیا۔

نمبر۳: ابن زید کہتے ہیں ہمارے تمام مشائخ کا اتفاق ہے کہ مس ذکر سے وضو واجب نہیں۔

نمبر۴: عروہ کا روایت کی طرف توجہ نہ کرنا بسرہؓ کی قلت صحبت رسول کی وجہ سے تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ خود مروان ان کے ہاں

مقبول راوی نہیں اور پھر مجہول شرطی کا بیان تو اس کی تائید کی بجائے تضعیف کو بڑھا رہا ہے۔
نمبر۵: عروہ کے ہاں مروان خود غیر مقبول راوی ہے تو اس کا سپاہی اس سے کہیں بڑھ کر نا قابل قبول ہے پھر اس سے کچھ آگے بڑھ کر بات یہ ہے کہ زہری نے اس کو عروہ سے خود نہیں سنا بلکہ تدلیس کی اور عبداللہ بن ابی بکر جو ان کے استاد ہیں ان کو حذف کر دیا۔

نمبر۶: زہری کی بذات خود عروہ سے روایت جو درجہ رکھتی ہے وہ عبداللہ بن ابی بکر کے واسطے والی روایت وہ درجہ نہیں رکھتی کیونکہ وہ خود ناپختہ غیر متقن راوی ہے خود امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ سے میں نے سنا کہ جب ہم کسی کو ایسے گروہ سے روایت نقل کرتے دیکھتے جو عبداللہ بن ابی بکر کے درجہ کا ہو تو ہم اس کا مذاق کرتے کیونکہ یہ لوگ حدیث کو جانتے بھی نہ تھے ابن عیینہ تو بڑے درجہ کے آدمی ہیں ان سے کم درجہ کے آدمی کا بیان بھی ان لوگوں کے ضعف کے لئے کافی ہے۔ایک اعتراض: یہاں تم نے عبداللہ بن ابی بکر کا ضعف بیان کیا یہ دوسری سند سے ثابت ہے کہ ابن شہاب نے خود ابوبکر بن محمد اور انہوں نے عروہ سے نقل کی ہے جو یہ ہے۔الجواب: امام زہری کے استاذ دراصل ابوبکر بن محمد ہیں اور ان کو چھپا کر تدلیس کی ہے اور مدلس کی روایت خود غیر مقبول ہے۔اعتراض نمبر۲: اس روایت کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور ہشام تو ایسا راوی ہے جس میں کسی کو کلام نہیں روایت اس طرح ہے۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے:

۴۴۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ زَيْدٌ، عَنْ رَبِيْعَةَ أَنَّهٗ قَالَ : لَوْ وَضَعْتُ يَدِیْ فِیْ دَمٍ أَوْ حَيْضَةٍ، مَا نُقِضَ وُضُوْئِیْ، فَمَسُّ الذَّكَرِ أَيْسَرُ أَمُ الدَّمُ أَمِ الْحَيْضَةُ؟ قَالَ وَكَانَ رَبِيْعَةُ يَقُوْلُ لَهُمْ : وَيْحَكُمْ، مِثْلُ هٰذَا يَأْخُذُ بِهٖ أَحَدٌ، وَنَعْمَلُ بِحَدِيْثِ بُسْرَةَ؟ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ بُسْرَةَ شَهِدَتْ عَلٰى هٰذِهِ النَّعْلِ، لَمَا أَجَزْتُ شَهَادَتَهَا، إِنَّمَا قِوَامُ الدِّيْنِ الصَّلَاةُ، وَإِنَّمَا قِوَامُ الصَّلَاةِ، الطُّهُوْرُ، فَلَمْ يَكُنْ فِیْ صَحَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقِيْمُ هٰذَا الدِّيْنَ إِلَّا بُسْرَةُ؟ قَالَ ابْنُ زَيْدٍ: عَلٰى هٰذَا أَدْرَكْنَا مَشْيَخَتَنَا، مَا مِنْهُمْ وَاحِدٌ يَرٰى فِیْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَرَكَ أَنْ يَرْفَعَ بِذٰلِكَ رَأْسًا لِأَنَّ مَرْوَانَ -عِنْدَهٗ- لَيْسَ فِیْ حَالِ مَنْ يَجِبُ الْقَبُوْلُ عَنْ مِثْلِهٖ فَإِنَّ خَبَرَ شُرَطِیِّ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ، دُوْنَ خَبَرِهٖ هُوَ عَنْهَا .فَإِنْ كَانَ مَرْوَانُ خَبَرُهٗ فِیْ نَفْسِهٖ -عِنْدَ عُرْوَةَ- غَيْرُ مَقْبُوْلٍ، فَخَبَرُ شُرَطِيِّهٖ إِيَّاهُ عَنْهَا كَذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَكُوْنَ مَقْبُوْلًا، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا لَمْ يَسْمَعْهُ الزُّهْرِیُّ مِنْ عُرْوَةَ، إِنَّمَا دَلَّسَ بِهٖ وَذٰلِكَ أَنَّ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ

الْحَكَمِ، قَالَ : الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ .قَالَ مَرْوَانُ : أَخْبَرَتْنِيْهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ، فَأَرْسَلَ إِلَى بُسْرَةَ فَقَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَذَكَرَ مَسَّ الذَّكَرِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : (فَصَارَ هٰذَا الْأَثَرُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عُرْوَةَ) . فَقَدْ حَطَّ بِذٰلِكَ دَرَجَةً لِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ لَيْسَ حَدِيْثُهُ عَنْ عُرْوَةَ، كَحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، وَلَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ -عِنْدَهُمْ - فِيْ حَدِيْثِهِ بِالْمُتْقِنِ.

۴۱۴: زید بن ربیعہ نے بیان کیا کہ اگر میں اپنا ہاتھ کسی خون میں یا حیض کے خون میں رکھوں تو میرا وضو نہ ٹوٹے گا کیا عضو تناسل کو ہاتھ لگانا یا خون یا حیض والے خون کو لگانا برابر ہے؟ وہ کہتے کہ ربیعہ فرمایا کرتے تھے کہ تم پر بہت زیادہ افسوس ہے۔ کیا کوئی اس جیسی روایت کو لیتا ہے۔ ہم بسرہ کی روایت کو جانتے ہیں' اللہ کی قسم اگر بسرہ اس جوتے کے متعلق گواہی دے تو میں اس کی گواہی کو قبول نہ کرونگا۔ نماز دین کا ستون ہے اور نماز کا ستون طہارت ہے۔ کیا اس دین کو بسرہ کے سوا اور کوئی قائم کرنے والا نہیں۔ ابن زید کہا کرتے تھے کہ ہم نے اپنے مشائخ کو اسی بات پر پایا کہ ان میں کوئی بھی عضو تناسل کو چھو لینے سے وضو کا قائل نہیں اور اگر اس بات کی طرف عروہ کا توجہ نہ کرنا اس بناء پر لیا جائے کہ مروان ان کے ہاں ان آدمیوں میں سے نہیں تھا جس کی روایت قبول کی جائے تو مروان کے سپاہی کی روایت بسرہ سے وہ تو اس سے بھی کم تر ہے۔ پس اگر مروان کی اطلاع ذاتی لحاظ سے عروہ کے ہاں نامقبول ہے تو اس کے سپاہی کی خبر کا نامقبول ہونا تو زیادہ مناسب ہے پھر اس روایت میں ایک بات یہ بھی ہے کہ زہری نے اس کو عروہ سے نہیں سنا بلکہ اس نے تدلیس کی ہے۔ فریق ثانی کی طرف سے روایت پر اعتراضات نمبر ا: حضرت عروہ نے اس روایت کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں کی اس لئے کہ حضرت بسرہؓ ان کے ہاں ان رواۃ سے ہیں جن سے روایت نہیں لی جاتی۔ عروہ سے کم درجے کا آدمی بھی اگر ان کی تضعیف کر دے تب بھی ان کی روایت قابل استدلال نہیں رہتی بلکہ ساقط ہو جاتی ہے۔ نمبر۲: عروہ کے علاوہ لوگوں نے اس کی تضعیف کی ہے چنانچہ ابن وہب کہتے ہیں کہ مجھے یزید نے بتلایا کہ ربیعہ فرمانے لگے اگر میں خون یا دم حیض میں انگلی رکھ دوں تو میرا وضو نہ ٹوٹے گا تو مس ذکر تو دم سے کم تر ہے۔ (اس سے کس طرح وضو ٹوٹ جائے گا) ربیعہ کہا کرتے تھے تم اس قسم کی روایات سے استدلال کرتے ہو بسرہ کی روایت پر کیوں کر عمل ہو سکتا ہے جبکہ اگر وہ بالمشافہ اس جوتے کے متعلق گواہی دے دے تو میں ان کی شہادت کو قبول نہ کروں گا دین کا رکن نماز ہے اور نماز کا دارومدار طہارت پر ہے تو کیا صحابہ کرام میں اس دین کو قائم کرنے والا بسرہؓ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا؟ درحقیقت بسرہ کو ارشاد رسول اللہ ﷺ کا مطلب سمجھ نہ آیا۔ نمبر۳: ابن زید کہتے ہیں ہمارے تمام مشائخ کا اتفاق ہے کہ مس ذکر سے وضو واجب نہیں۔ نمبر۴: عروہ کا روایت کی طرف توجہ نہ کرنا بسرہؓ کی قلت صحبت رسول کی وجہ سے تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ خود مروان ان کے ہاں مقبول راوی نہیں اور پھر مجہول شرطی کا بیان تو اس کی تائید کی بجائے تضعیف کو بڑھا رہا ہے۔ نمبر۵: عروہ کے ہاں

مروان خود غیر مقبول راوی ہے تو اس کا سپاہی اس سے کہیں بڑھ کر نا قابل قبول ہے پھر اس سے کچھ آگے بڑھ کر بات یہ ہے کہ زہری نے اس کو عروہ سے خود نہیں بلکہ تدلیس کی اور عبداللہ بن ابی بکر جو ان کے استاد ہیں ان کو حذف کر دیا۔ نمبر ۶: زہری کی بذات خود عروہ سے روایت جو درجہ رکھتی ہے وہ عبداللہ بن ابی بکر کے واسطے والی روایت وہ درجہ نہیں رکھتی کیونکہ وہ خود ناپختہ غیر متقن راوی ہے خود امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عینہ سے میں نے سنا کہ جب ہم کسی کو ایسے گروہ سے روایت نقل کرتے دیکھتے جو عبداللہ بن ابی بکر کے درجہ کا ہو تو ہم اس کا مذاق کرتے کیونکہ یہ لوگ حدیث کو جانتے بھی نہ تھے ابن عینیہ تو بڑے درجہ کے آدمی ہیں ان سے کم درجہ کے آدمی کا بیان بھی ان لوگوں کے ضُعف کے لئے کافی ہے۔ ایک اعتراض: یہاں تم نے عبداللہ بن ابی بکر کا ضعف بیان کیا یہ دوسری سند سے ثابت ہے کہ ابن شہاب نے خود ابوبکر بن محمد اور انہوں نے عروہ سے نقل کی ہے جو یہ ہے۔ الجواب: امام زہری کے استاذ دراصل ابوبکر بن محمد ہیں اور ان کو چھپا کر تدلیس کی ہے اور مدلس کی روایت خود غیر مقبول ہے۔ اعتراض نمبر ۲: اس روایت کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور ہشام تو ایسا راوی ہے جس میں کسی کو کلام نہیں روایت اس طرح ہے۔ ابن شہاب نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن الحکم سے اس نے کہا مس ذکر سے وضو لازم ہے۔ مروان کہنے لگا مجھے بسرہ بنت صفوان نے اس کی اطلاع دی ہے۔ تو اس نے اپنا ایک سپاہی بسرہ کے پاس بھیجا تو اس نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ان چیزوں کا ذکر کیا کہ جن سے وضو کیا جاتا ہے تو اس میں مس ذکر کو بھی بیان فرمایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ اثر بھی زہری نے عبداللہ بن ابوبکر کے واسطے سے عروہ سے بیان کیا ہے۔ اس سے اس کا ایک اور درجہ کم ہو گیا کیونکہ عبداللہ بن ابی بکر کی روایت عروہ سے زہری کی عروہ سے روایت جیسی نہیں اور عبداللہ بن ابی محدثین کے ہاں حدیث میں پختہ راوی نہیں۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے:

۴۱۵: لَقَدْ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَزِيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ : كُنَّا إِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَكْتُبُ الْحَدِيْثَ عِنْدَ وَاحِدٍ، مِنْ نَفَرٍ سَمَّاهُمْ، مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِیْ بَكْرٍ، سَخِرْنَا مِنْهُ، لِأَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْرِفُوْنَ الْحَدِيْثَ .وَأَنْتُمْ فَقَدْ تُضَعِّفُوْنَ مَا هُوَ مِثْلُ هٰذَا بِأَقَلَّ مِنْ كَلَامٍ مِثْلِ ابْنِ عُيَيْنَةَ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : إِنَّ الَّذِیْ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ وَبَيْنَ عُرْوَةَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، أَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ .

۴۱۵: مجھے یحییٰ نے ابن وزیر سے بیان کیا کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ کہتے سنا کہ ابن عیینہ کہا کرتے تھے کہ جب ہم کسی آدمی کو فلاں جماعت کی حدیث لکھتا دیکھتے ہیں جن کے ابن عیینہ نے نام گنوائے ان میں عبداللہ بن ابوبکر بھی شامل تھا تو ہم اس سے مذاق کرتے ہیں کیونکہ وہ لوگ حدیث کو نہیں جانتے اور تمہارا حال یہ ہے کہ پہلے

قول والے لوگوں کو تم ایسے ہی لوگوں کے قول سے ضعیف قرار دیتے ہو جو مرتبہ میں ابن عیینہ سے کم ہوتے ہیں۔
دوسروں نے کہا کہ اس حدیث میں عروہ اور زہری کے درمیان ابوبکر بن محمد ہے۔

امام طحاوی عِشْلِیہ کہتے ہیں:

یہ اثر بھی زہری نے عبداللہ بن ابی بکر بن عروہ نے بیان کیا ہے تو اس کا درجہ زہری عن عروہ کی بنسبت اور گر گیا جبکہ ابن عیینہ فرماتے تھے جب ہم کسی کو عبداللہ بن ابی بکر جیسے لوگوں سے روایت لکھتا دیکھتے تو ہم اس سے مذاق کرتے کیونکہ عبداللہ جیسے لوگ حدیث کو نہ جانتے تھے۔

اعتراض:

یہ تم نے ابن عیینہ کی بات سن کر حدیث کو ساقط کر دیا جبکہ یہ دوسری سند سے ثابت ہے جو کہ حاضر ہے۔

۴۱۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ) .فَإِنْ قَالُوْا : فَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا، هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ، وَهِشَامٌ، فَلَيْسَ مِمَّنْ يُتَكَلَّمُ فِيْ رِوَايَتِهِ بِشَيْءٍ .ثُمَّ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سَأَلَنِيْ مَرْوَانُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقُلْتُ : لَا وُضُوْءَ فِيْهِ .فَقَالَ مَرْوَانُ : فِيْهِ الْوُضُوْءُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرٍ الَّذِيْ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَهْدِيٍّ .

۴۱۶: ابن شہاب نے ابوبکر بن محمد سے اس نے عروہ سے انہوں نے بسرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا وہ وضو کرے۔ اعتراض ۲: یہ روایت ہشام نے اپنے والد عروہ کے واسطہ سے بیان کی ہے جو کہ ثقہ راوی ہے۔ روایت یہ ہے: حماد بن سلمہ نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے بیان کیا کہ مجھ سے مروان نے شرمگاہ کو چھولینے کا مسئلہ پوچھا تو میں نے کہا اس میں وضو نہیں تو مروان نے کہا اس میں وضو لازم ہے۔ پھر ابوبکر کی سند والی روایت جو شروع باب میں حسین بن مہدی کے حوالہ سے گزری ذکر کی۔

۴۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عُرْوَةُ .

۴۱۷: اسی طرح دوسری سند کے ساتھ اس طرح نقل کی گئی ہے محمد بن خزیمہ نے حجاج سے اور انہوں نے حماد اور انہوں نے ہشام سے اس کے بعد بقیہ سند سابقہ ہی ہے البتہ اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: "فانکر ذلك عروۃ" عروہ نے اس بات کا انکار کیا۔

۴۱۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۴۱۸: حسین بن نصر نے یوسف بن عدی سے اور انہوں نے علی بن مسہر سے اور انہوں نے ہشام سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۱۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ، فَلَا يُصَلِّيَنَّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ .

۴۱۹: یونس نے ابن وہب سے اور انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن الجمحی سے اور انہوں نے ہشام بن عروہ اور ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور عروہ نے بسرہ اور بسرہؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ جب کوئی تم میں سے اپنے ذکر کو چھولے تو وضو کیے کے بغیر نماز نہ پڑھے۔

تخریج : ابو داؤد و فی الطهارة باب ٦٩' ترمذی فی الطهارة باب ٦١' نسائی فی الطهارة باب ١١٧' والغسل باب ٣٠' دارمی فی الوضوء باب ٥٠' مالك فی الطهارة حدیث ٥٨' مسند احمد ٦/٤٠٦

۴۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قِيْلَ لَهُ : إِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ أَيْضًا، لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْ أَبِيْهِ، وَإِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ أَيْضًا، فَدَلَّسَ بِهِ عَنْ أَبِيْهِ .

۴۱۹: یحییٰ بن صالح نے ابن ابی الزناد سے اور انہوں نے ہشام سے اور ہشام نے اپنے والد سے اور عروہ نے مروان سے اور مروان نے بسرہؓ سے بسرہؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات:

ان روایات نے ہشام سے سند کو ثابت کر کے سند کی کمزوری دور کر دی ہے۔

الجواب: ہشام کی جو روایت پیش کی گئی وہ بھی تدلیس سے خالی نہیں ہشام نے اپنے والد سے تو سنا نہیں بلکہ ابوبکر بن محمد سے سنا جن کا ضعف ظاہر ہے ہشام نے اپنے استاد کی کمزوری کی وجہ سے عروہ کا ذکر کر کے تدلیس کر دی پس یہ روایت بھی معتبر نہ رہی سابقہ کے درجے میں چلی گئی جیسا کہ یہ روایت ثابت کر رہی ہے ملاحظہ ہو۔

۴۲۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ مَرْوَانَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ، فَرَجَعَ الْحَدِيْثُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا. فَإِنْ قَالُوْا : فَقَدْ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ أَيْضًا غَيْرُ الزُّهْرِيِّ، وَغَيْرُ هِشَامٍ، فَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ مَا.

۴۲۱: ہشام کہتے ہیں مجھے ابوبکر بن محمد نے عروہ سے نقل کیا کہ عروہ مروان کے ساتھ بیٹھے تھے پھر ابن ابی عمران اور ابن خزیمہ کی طرح روایت نقل کی ہے تو ثابت ہوگیا کہ سند تو یہاں بھی لوٹ کر ابوبکر بن محمد پر آ گئی۔

اشکال: یہ زہری اور ہشام کی اسناد میں کمزوری نکل آئی تو کیا ہوا یہ روایت دیگر طرق سے ثابت ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَا : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَذْكُرُ عَنْ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قِيْلَ لَهُمْ : كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ فِي هٰذَا بِابْنِ لَهِيْعَةَ، وَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُوْنَهُ حُجَّةً لِخَصْمِكُمْ، فِيْمَا يَحْتَجُّ بِهِ عَلَيْكُمْ؟ وَلَمْ أُرِدْ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعْنَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَلَا عَلَى ابْنِ لَهِيْعَةَ، وَلَا عَلٰى غَيْرِهِمَا وَلٰكِنِّي أَرَدْتُّ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ .فَثَبَتَ وَهَاءُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، بِالَّذِي دَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُرْوَةَ، وَوَهَاءُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ أَيْضًا، وَهِشَامٍ بِالَّذِي بَيْنَ عُرْوَةَ، وَبُسْرَةَ، لِأَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَقْبَلْ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسًا، وَقَدْ سَقَطَ الْحَدِيْثُ بِأَقَلَّ مِنْ هٰذَا وَإِنِ احْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ، بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُحَدِّثُ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُمْ : كَفٰى بِكُمْ ظُلْمًا أَنْ تَحْتَجُّوْا بِمِثْلِ هٰذَا .وَإِنِ احْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ،

۴۲۲: ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے نقل کیا کہ انہوں نے عروہ سے یہ بات سنی کہ وہ بسرہؓ سے اور بسرہؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی: من مس ذکرہ فلیتوضاء ۔ان سے کہا جائے گا کہ ابن لہیعہ کی روایت سے تم کس طرح دلیل بناتے ہو جبکہ تم اس کو اپنے مخالفین کے لئے دلیل نہیں مانتے ہو جب یہ ان روایتوں کو بیان کرے جو تمہارے خلاف ہوں میرا مقصود اس سے ذرّہ بھر بھی عبداللہ بن ابی بکر اور ابن لہیعہ وغیرہ پر طعن کرنا نہیں بلکہ میرا مقصد مخالف کی زیادتی کو بیان کرنا ہے پس زہری کی حدیث کا کمزور ہونا اس شخص کی وجہ سے ہوا جو عروہ اور زہری کے درمیان داخل ہوا۔اسی طرح زہری کی روایت کی کمزوری اور ہشام کی کمزوری جو کہ عروہ اور بسرہ کے درمیان ہے کیونکہ حضرت عروہ نے اس کو قبول نہیں کیا اور نہ توجہ دی اور حدیث تو اس سے کم درجہ کی تنقید سے ساقط ہو جاتی ہے۔تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہاری طرف سے زیادتی کے لئے کافی ہے کہ تم اس جیسی روایت کو

دلیل بناؤ۔

الجواب: یہ سند تو جناب لائے مگر اس میں ایک ایسا راوی ہے جو آپ کے ہاں بھی قابل احتجاج نہیں چہ جائیکہ آپ ہمارے الزام کے لئے اسے پیش کریں وہ ابن لہیعہ ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے مندرجہ بالا بیان سے عبداللہ بن ابی بکر یا علی بن لہیعہ یا اور دیگر پر طعن مقصود نہیں بلکہ مستدلین کے ظلم کا ظاہر کرنا مقصود ہے کہ کتنی دھاندلی سے کام لیا گیا۔

روایت زہری کا ضعف اس واسطہ کے سبب ہوا جو عروہ اور ان کے درمیان پیش آیا اور پھر زہری و ہشام کی روایات کی کمزوری اس کے واسطہ کے سبب ہوئی جو عروہ اور بسرہ کے درمیان پیش آیا کیونکہ عروہ نے تو اس بات کو قبول ہی نہ کیا اور نہ اس کی طرف کان دھرا اور روایت تو اس سے کم درجہ کی علت سے ساقط الاعتبار ہو جاتی ہے۔

ایک اشکال:

اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں روایت یہ ہے۔

ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کیا کہ یحییٰ نے ایک آدمی سے سنا جو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عروہ سے عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نقل کر رہا تھا۔

الجواب:

یہ روایت جس کا راوی مجہول ہے وہ ہمارے خلاف کیسے حجت ہوسکتی ہے کیا یہ بے انصافی کی انتہا نہیں کہ جس قسم کی روایت کو خود قابل احتجاج نہیں سمجھتے اس کو ہمارے خلاف دلیل کے طور پر پیش کرتے ہو۔

ایک اور اشکال:

یہ روایت تو سابقہ قابل اعتراض روایت سے یکسر خالی ہے اور روایت بھی زید بن خالد الجہنیؓ سے ہے۔

۴۲۳: بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنَا أُبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ).

۴۲۳: محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب سے اور انہوں نے عروہ عن زید بن خالد الجہنیؓ نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''من مس فرجه فليتوضأ'' ۔

تخریج : نسائی فی الغسل باب ۳۰ ابن ماجه فی الطهارة باب۶۳ دارمی فی الوضوء باب ۵۰ مسند احمد ۱۹٤/٥۔

یہ روایت دوسری سند سے ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قِيْلَ لَهٗ أَنْتَ لَا تَجْعَلُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ حُجَّةً فِيْ شَيْءٍ، إِذَا خَالَفَهٗ فِيْهِ مِثْلُ مَنْ خَالَفَهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَلَا إِذَا انْفَرَدَ .وَنَفْسُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُنْكَرٌ وَأَخْلِقْ بِهٖ أَنْ يَكُوْنَ غَلَطًا، لِأَنَّ عُرْوَةَ حِيْنَ سَأَلَهٗ مَرْوَانُ، عَنْ مَسِّ الْفَرْجِ، فَأَجَابَهٗ مِنْ رَأْيِهٖ (أَنْ لَا وُضُوْءَ فِيْهِ). فَلَمَّا قَالَ لَهٗ مَرْوَانُ، عَنْ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، قَالَ لَهٗ عُرْوَةُ : (مَا سَمِعْتُ بِهٖ) وَهٰذَا بَعْدَ مَوْتِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بِكَمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُنْكِرَ عُرْوَةُ عَلٰى بُسْرَةَ، مَا قَدْ حَدَّثَهٗ إِيَّاهُ، زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَإِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۴۲۴: عبدالاعلی نے ابن اسحاق سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔تو ان سے کہا جائے گا تم محمد بن اسحٰق کو کسی چیز میں دلیل نہیں بناتے ہو جبکہ اس کے خلاف ایسے لوگ ہوں جو اس حدیث میں ہیں اور نہ اس وقت جب وہ منفرد ہوں اور ذاتی لحاظ سے یہ روایت منکر ہے اور عین ممکن ہے غلط ہو کیونکہ عروہ سے جب مروان نے سوال کیا کہ مس فرج کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے اپنی رائے سے جواب دیا کہ اس سے وضو نہیں پھر جب مروان نے بسرہ کی سند سے نبی اکرم ﷺ کا قول ذکر کیا تو عروہ نے اس کو جواب دیا کہ میں نے اس کو نہیں سنا اور یہ واقعہ زید بن خالد کی موت کے عرصہ بعد کا ہے تو یہ کیسے جائز ہے کہ عروہ بسرہ کے سامنے اس روایت کا انکار کر دیں جس کو خود انہوں نے زید بن خالد کے واسطے سے جناب نبی اکرم ﷺ سے سنا ہو۔

الجواب:

نمبر۱: پیش کردہ روایت کی دونوں سندوں میں محمد بن اسحاق ہے وہ انفرادی طور پر کسی روایت کو بیان کرے اس وقت بھی قابل احتجاج نہیں اور جب ثقہ کے بالمقابل ہوگا تو پھر کیسے قابل حجت ہوگا۔

نمبر۲: نفس روایت منکر ہے جو کہ غلط قرار دیئے جانے کے لائق ہے کیونکہ عروہ نے خود مروان کے سوال پر کہ مس فرج سے وضو کیا جائے تو انہوں نے لا وضوء فیه کا فتویٰ دیا اور جب مروان نے آگے سے بسرہ والی روایت پیش کی تو انہوں نے "ما سمعت" کہہ کر مسترد کر دیا۔

نمبر۳: زید بن خالد کی وفات کے متعلق کئی اقوال ہیں ایک قول ۵۰ھ کا ہے تو اس صورت میں ان کی وفات کے بعد مکالمہ پیش آیا ہو تو پھر زید بن خالد سے خود سنی ہوئی روایت کا انکار خود اس کا منکر ہونا ثابت کرتا ہے اور اگر ان کی وفات ۶۸، ۷۸، ۷۲ میں سے جس سن میں ہوئی مروان والا مکالمہ ان کی زندگی (مروان کی وفات ۶۵) میں پیش آیا تو اس روایت کو ماسمعت کہہ کر رد کرنا

منکر ہونے کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم۔

ایک اشکال کا مزید اضافہ:

ہم اس روایت کو عمرو بن شریح کی سند سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کر رہے ہیں۔
اب تو منکر کہنے کی گنجائش نہ رہی۔ روایتیں یہ ہیں۔

۴۲۵: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ الْأَشْهَلِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَيْحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۴۲۵: ابراہیم بن اسماعیل نے عمرو بن شریح سے اور انہوں نے ابن شہاب اور انہوں نے عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْفَرْوِيُّ إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيمُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ قِيْلَ لَهُمْ : أَنْتُمْ لَا تُسَوِّغُوْنَ خَصْمَكُمْ أَنْ يَحْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ عُمَرَ بْنِ شُرَيْحٍ، فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ أَنْتُمْ عَلَيْهِ؟ .ثُمَّ ذٰلِكَ أَيْضًا -فِيْ نَفْسِهٖ مُنْكَرٌ لِأَنَّ عُرْوَةَ، لَمَّا أَخْبَرَهُ مَرْوَانُ عَنْ بُسْرَةَ بِمَا أَخْبَرَهُ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ، لَمْ يَكُنْ عَرَفَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ، لَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَلَا عَنْ غَيْرِهَا .فَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ،

۴۲۶: ابن ابی داؤد نے الفروی اسحاق بن محمد سے اور انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل سے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ ان سے عرض کیا جائے گا کہ تم فریق مخالف ہو عمر بن شریح جیسے راوی کی روایت سے استدلال کی اجازت نہیں دیتے تو خود اس کو ان کے خلاف دلیل میں کس طرح پیش کرو گے؟ پھر ذاتی لحاظ سے یہ روایت منکر ہے کیونکہ عروہ کو جب مروان نے حضرت بسرہ والی روایت سنائی تو عروہ نے اس کو نہ جانا نہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور نہ ہی کسی غیر سے۔ پھر اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں۔

الجواب: اس سند میں عمرو بن شریح خود ایسا راوی ہے جو جناب کے ہاں قابل احتجاج نہیں تو ہمارے متعلق اس کا پیش کرنا درست ہوا۔

نمبر۲: جب یہ روایت سرے سے خود منکر ہے مروان کے سامنے سب اس کے سننے کا انکار کر رہے ہیں نہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی اور نہ کسی اور سے عروہ کا انکار اس کی مذکورہ بالا اسناد سے منکر ہونے کی کافی دلیل ہے۔

ایک اشکال جدید کا اضافہ:

ہم اس روایت کو ایک ایسی سند سے پیش کرتے ہیں جس میں عروہ نہیں ہے اور سند بھی درست ہے پس روایت کو درست

تسلیم کرنا ہوگا روایت یہ ہے۔

۴۲۷: بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ، قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُمْ : صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا -عِنْدَكُمْ ضَعِيْفٌ، فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ؟ وَهِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، فَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِيْنَ يَثْبُتُ بِرِوَايَتِهِمْ مِثْلُ هٰذَا .وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۴۲۷: یزید بن سنان نے دحیم بن الیتیم سے اور انہوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے اور انہوں نے صدقہ بن عبداللہ سے اور اس نے ہشام بن زید سے اور اس نے نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ ان کو جواب دیا جائے گا کہ یہ صدقہ بن عبداللہ تمہارے ہاں بھی ضعیف ہے۔ اس کو ہمارے خلاف کیسے دلیل بناتے ہو اور ہشام بن زید ان علم والوں میں سے نہیں جن کی روایت سے اس قسم کی بات ثابت ہو سکے۔ اگر وہ اس روایت کو پیش کریں۔

الجواب بالصواب:

جناب نئی سند میں تو یک نہ شد دو شد والا سلسلہ ہو گیا اب تک ایک ایک راوی پر جرح چلی آ رہی تھی یہاں تو صدقہ بن عبداللہ راوی تو تمہارے ہاں بھی ضعیف ہے اس کو ہمارے خلاف حجت میں پیش کرنا یقیناً زیادتی ہوگی اور ہشام بن زید ان رواۃ میں سے نہیں جن کی روایت سے اس قسم کی منکر روایت ثابت ہو سکے۔

اشکالِ جدید:

لو اب تو ماننا پڑے گا کہ یہ روایت درست ہے کیونکہ ایک ایسی سند مل گئی جو قابل اعتراض صدقہ بن عبداللہ راوی سے مبرا ہے مسئلہ تو حل ہو گیا۔ روایت یہ ہے۔

۴۲۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ : (مَنْ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ). قِيْلَ لَهُمْ : كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِالْعَلَاءِ هٰذَا، وَهُوَ -عِنْدَكُمْ -ضَعِيْفٌ؟ .وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا۔

۴۲۸: عمرو بن خالد نے علاء بن سلیمان سے اور انہوں نے زہری سے اور اس نے سالم سے اور سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جناب عبداللہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا "من مس فرجه فليتوضأ"۔ ان کو یہ جواب دیا جائے تم علاء کو کیسے دلیل میں پیش کرتے ہو؟ وہ تو تمہارے ہاں بھی ضعیف ہے۔ اگر وہ یہ روایت پیش کریں۔

الجواب:

واقعتاً آپ نے نئی سند سے روایت پیش فرمائی مگر یہاں پھر وہی مسئلہ پیش آ گیا کہ جناب علاء بن سلیمان تو ایسا راوی ہے جو آپ کے ہاں ضعیف ہے ایسے رواۃ سے منکر روایت کیونکر درست ہوگی۔

اشکال آخر:

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات میں اگر ضعف نکل آیا تو کیا ہوا خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ثابت ہو رہی ہے۔ مندرجہ روایت سنئے۔

۴۲۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَفْضٰى بِيَدِهٖ إِلٰى ذَكَرِهٖ؟ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سِتْرٌ وَلَا حِجَابٌ، فَلْيَتَوَضَّأْ). قِيْلَ لَهُمْ: يَزِيْدُ هٰذَا -عِنْدَكُمْ -مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، لَا يَسْتَوِيْ حَدِيْثُهٗ شَيْئًا فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ؟ .وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۴۲۹: معن بن عیسیٰ القزاز نے یزید بن عبدالملک سے اور اس نے المقبری سے اور مقبری نے حضرت ابو ہریرہ عن رسول اللہ ﷺ اس طرح روایت نقل کی ہے۔"من افضٰی بیدہ الی ذکرہ لیس بینھما ستر ولا حجاب فلیتوضاء" جس نے اپنا ہاتھ اپنے ذکر تک ایسی حالت میں پہنچایا کہ ان کے درمیان پردہ حائل نہ تھا اسے وضو کرنا چاہئے۔ان کو یہ کہا جائے گا یہ یزید تمہارے ہاں منکر الحدیث ہے۔اس کی روایت کسی کام کی نہیں پھر اس سے کیسے حجت پکڑتے ہو؟ اگر وہ یہ روایت پیش کریں۔

تخریج: مسند احمد ۳۳۳/۲' بیھقی سنن کبری ۱۳۱/۲' دارقطنی فی سننه ۱۴۷/۱۔

الجواب:

روایت بالا میں تو ایسا راوی آیا ہے جو آپ کے ہاں منکر الحدیث ہے اور محدثین کے ہاں اس کی روایت ایک ذرہ بھر قیمت نہیں رکھتی چہ جائیکہ تم اس کو ہمارے خلاف حجت میں استعمال کرو۔

اشکال:

یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ چھوڑتے ہوئے ہم جابر بن عبداللہ کی نئی سند والی روایت پیش کرتے ہیں اب تو تسلیم کرلو روایت یہ ہے۔

۴۳۰: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ: ثَنَا دُحَيْمٌ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنْ مَعْنٍ .قِيْلَ لَهُمْ : هٰذَا الْحَدِيْثُ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ مِنَ الْحُفَّاظِ، يَقْطَعُهُ وَيُوْقِفُهُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .فَمِنْ ذٰلِكَ

۴۳۰: عبداللہ بن نافع الصائغ نے ابن ابی ذئب سے اور انہوں نے عقبہ بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے اور اس نے جابر بن عبداللہ عن النبی ﷺ مندرجہ بالا جیسی روایت نقل کی ہے۔

حفاظ حدیث جنہوں نے اس روایت کو ابن ابی ذئب سے نقل کیا انہوں نے موقوف نقل کیا ہے جیسا مندرجہ روایت ملاحظہ کرنے سے بخوبی علم ہو جائے گا۔

روایتِ موقوفہ:

۴۳۱ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَهٰؤُلَاءِ الْحُفَّاظُ، يُوْقِفُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيُخَالِفُوْنَ فِيْهِ ابْنَ نَافِعٍ، وَهُوَ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ بِحُجَّةٍ عَلَيْهِمْ .فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثٍ مُنْقَطِعٍ فِيْ هٰذَا، وَأَنْتُمْ لَا تُثْبِتُوْنَ الْمُنْقَطِعَ؟ وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۴۳۱: ابو عامر نے کہا ہمیں ابن ابی ذئب نے عقبہ سے اور انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن عن النبی ﷺ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ حفاظِ حدیث اس روایت کو محمد بن عبدالرحمٰن پر موقوف قرار دیتے ہیں اور اس میں ابن نافع کی مخالفت کرتے ہیں اور وہ تو تمہارے ہاں بھی ابن عبدالرحمٰن کے خلاف حجت ہے۔ ابن عبدالرحمٰن ان کے خلاف حجت نہیں پھر تم ایک منقطع روایت کیسے دلیل بناتے ہو حالانکہ تم منقطع روایت کو ثابت نہیں مانتے۔ اگر وہ اس روایت کو دلیل میں لائیں۔

الجواب:

اب بنظر انصاف فرمائیں کہ یہ روایت حفاظ حدیث کے ہاں موقوف ہے اور ان سب کی روایت عبداللہ بن نافع الصائغ کے خلاف ہے پس اس میں رفع درست نہ ہوا اور موقوف سرے سے آپ کے ہاں قابل حجت نہیں تو ہمارے خلاف حجت کیسے بنا سکتے ہیں۔

اشکال:

اگر یہ روایت موقوف تھی تو متصل روایت حضرت ام حبیبہؓ سے دو اسناد کے ساتھ پیش کی جاتی ہے تا کہ آپ کو تسلی ہو۔

روایات یہ ہیں:

۴۳۲ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيُوْنُسُ وَرَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ، قَالُوْا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ).

۴۳۲: عبداللہ بن یوسف نے ہیثم بن حمید سے اور انہوں نے علاء بن الحارث سے اور انہوں نے مکحول سے اور مکحول نے عنبسہ بن ابی سفیان اور عنبسہ نے ام حبیبہ ام المؤمنین سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس طرح نقل کیا آپ نے فرمایا: من مس فرجه فليتوضأ"۔

۴۳۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .قِيْلَ لَهُمْ : هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ أَيْضًا، لِأَنَّ مَكْحُوْلًا، لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ شَيْئًا.

۴۳۳: ابن ابی داؤد نے ابومسہر سے اور انہوں نے ہیثم سے اور ہیثم نے اپنی سند سے پوری روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ان کو یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ روایت منقطع ہے کیونکہ مکحول نے عتبہ بن ابی سفیان سے کچھ بھی نہیں سنا۔

الجواب بالصواب:

محترم یہ روایت بھی تو سابقہ سقم سے خالی نہیں منقطع ہے کیونکہ مکحول نے عنبسہ بن ابی سفیان سے ایک حرف تک نہیں سنا چہ جائیکہ اتنی بڑی روایت۔

نمبر۲: یہ لیجئے خود جناب ابن ابی داؤد کا بیان۔

ابن ابی داؤد نے ہمیں بیان کیا کہ میں نے ابومسہر کو یہ بات کہتے سنا (کہ مکحول نے عنبسہ سے کوئی چیز نہیں سنی)

اور تم ابومسہر کے قول کو بطور دلیل پیش کر رہے ہو اور اس کا یہ پہلو چھوڑ جاتے ہو۔

آخری اشکال:

ان تمام اسناد روایات کو چھوڑ کر ہم عبداللہ بن عمرو کی روایت پیش کرتے ہیں جو کہ کافی دلیل ہے روایت یہ ہے۔

۴۳۴ :حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُسْهِرٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، وَأَنْتُمْ تَحْتَجُّوْنَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا بِقَوْلِ أَبِيْ مُسْهِرٍ .وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ الْمَخْزُوْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ : أَنَّ (بُسْرَةَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ : الْمَرْأَةُ تَضْرِبُ بِيَدِهَا فَتُصِيْبُ فَرْجَهَا؟ قَالَ : تَتَوَضَّأُ، يَا بُسْرَةُ).

۴۳۴: عبداللہ بن المؤمل المخزومی نے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے عن ابیہ عن جدہ نقل کیا کہ بسرہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سوال کیا عورت اپنا ہاتھ جسم پر پھیرے اور اس کا ہاتھ شرمگاہ کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اے بسرہ وضو کر لے۔

۴۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ) قِيلَ لَهُمْ : أَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا حَدِيثُهُ عَنْهُ، عَنْ صَحِيفَةٍ، فَهٰذَا -عَلٰى قَوْلِكُمْ -مُنْقَطِعٌ، وَالْمُنْقَطِعُ فَلَا يَجِبُ بِهِ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ .فَقَدْ ثَبَتَ فَسَادُ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا، الَّتِي يَحْتَجُّ بِهَا مَنْ يَذْهَبُ إِلَى إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ .وَقَدْ رُوِيَتْ آثَارٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُ ذٰلِكَ .فَمِنْهَا۔

۴۳۵: بقیہ نے الزبیدی سے اور انہوں نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایما رجل مس فرجه فلیتوضأ" وایما امراة مست فرجها فلتتوضأ"۔ اسے جواب دیا جائے گا کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے کوئی روایت نہیں سنی بلکہ ان کے صحیفہ سے دیکھ کر روایت کی ہے تمہارے بقول یہ منقطع ہے اور منقطع سے تمہارے ہاں حجت قائم نہیں ہو سکتی۔ ان روایات کی کمزوری ذکر کر دی گئی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایات مروی ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۲۳/۲' دارقطنی ۱۴۷/۱'

ان دونوں روایات سے صراحتاً صحت سند کے ساتھ مس فرج پر وضو کا حکم ثابت ہو گیا۔

الجواب:

تمہارا اپنا خیال ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد شعیب سے کچھ نہیں سنا انہوں نے جتنی روایات ان سے بیان کی ہیں وہ تمام تر اپنے والد کے تیار کردہ صحیفہ سے بیان کی ہیں پس تمہارے اپنے قول کے مطابق یہ منقطع ہے اور منقطع قابل حجت نہیں پس ہم پر الزام نہ رہا۔

حاصل کلام: جو بیس روایات مختلف اسناد سے پیش کی گئیں جن میں نو بسرہؓ تین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دو زید بن خالدؓ دو ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ایک جابر رضی اللہ عنہ ایک محمد بن عبدالرحمٰن تین ام حبیبہ دو عمرو بن شعب رضی اللہ عنہم کی طرف اسناد سے ذکر ہوئیں مگر ان کی اسناد میں سقم کی وجہ سے کوئی روایت قابل احتجاج نہ نکلی بلکہ روایات کا منکر و منقطع و موقوف ہونا محقق ہوا واللہ اعلم۔

پس مس ذکر و فرج سے وضو پر استدلال کمزور ثابت ہوا۔

فریق دوم:

کی پیش کردہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۴۳۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ (سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ ؟ قَالَ : لَا).

۴۳۶: سفیان نے محمد بن جابر اور انہوں نے قیس بن طلق سے قیس نے اپنے والد طلقؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کیا مس ذکر میں وضو ہے آپ نے فرمایا نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۷۰' روایت ۱۸۲' ترمذی فی الطهارة باب۶۲' ۸۵؛ نسائی فی الطهارة باب۱۱۸' ابن ماجه فی الطهارة ۴۸۳' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۶۵/۱' سنن دارقطنی ۱۴۹/۱' بیهقی سنن کبرٰی ۳۵۵/۱' مصنف عبدالرزاق ۴۲۶' مسند احمد ۲۳/۴۔

۴۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

۴۳۷: محمد بن جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی اسناد کے ساتھ اس طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ اللُّؤْلُؤِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ عُتْبَةَ ح .

۴۳۸: اسد ایوب سے اور ایوب نے عتبہ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

۴۳۹ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۴۳۹: قیس نے طلقؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۴۰ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ السُّحَيْمِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۴۰: قیس نے طلقؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۴۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ : قَالَ : ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، وَخَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، وَسَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ قَيْسٍ أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۴۴۱: حضرت قیس نے اپنے والد حضرت طلقؓ کی وساطت سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا مُلَازِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ

قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَا تَرٰى فِيْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ، بَعْدَمَا تَوَضَّأَ؟ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ إِلَّا بِضْعَةٌ مِنْكَ؟ أَوْ مُضْغَةٌ مِنْكَ). فَهٰذَا حَدِيْثُ مُلَازِمٍ، صَحِيْحٌ مُسْتَقِيْمُ الْإِسْنَادِ، غَيْرُ مُضْطَرِبٍ فِيْ إِسْنَادِهِ، وَلَا فِيْ مَتْنِهِ، فَهُوَ أَوْلٰى - عِنْدَنَا -مِمَّا رَوَيْنَاهُ، أَوَّلًا مِنَ الْآثَارِ الْمُضْطَرِبَةِ فِيْ أَسَانِيْدِهَا .وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ يَقُوْلُ: حَدِيْثُ مُلَازِمٍ هٰذَا، أَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ .فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ الْإِسْنَادِ وَاسْتِقَامَتِهِ، فَحَدِيْثُ مُلَازِمٍ هٰذَا، أَحْسَنُ إِسْنَادًا .وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ، أَنَّ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ بِظَهْرِ كَفِّهِ، أَوْ بِذِرَاعَيْهِ، لَمْ يَجِبْ فِيْ ذٰلِكَ وُضُوْءٌ .فَالنَّظَرُ أَنْ يَكُوْنَ مَسُّهُ إِيَّاهُ بِبَطْنِ كَفِّهِ كَذٰلِكَ .وَقَدْ رَأَيْنَاهُ لَوْ مَسَّهُ بِفَخِذِهِ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ وُضُوْءٌ ، وَالْفَخِذُ عَوْرَةٌ .فَإِذَا كَانَتْ مُمَاسَّتُهُ إِيَّاهُ بِالْعَوْرَةِ، لَا تُوْجِبُ عَلَيْهِ وُضُوْءً ا فَمُمَاسَّتُهُ إِيَّاهُ بِغَيْرِ الْعَوْرَةِ أَحْرٰى أَنْ لَا تُوْجِبَ عَلَيْهِ وُضُوْءً ا .فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ : فَقَدْ أَوْجَبَ الْوُضُوْءَ فِيْ مُمَاسَّتِهِ بِالْكَفِّ، أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۴۴۲: قیس بن طلق نے عن ابیہ عن النبی ﷺ نقل کیا کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ کا اس آدمی کے سلسلہ میں کیا حکم ہے جس نے وضو کے بعد اپنے ذکر کو چھولیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی تو ہے آپ نے بضعہ یا مضغہ کا لفظ استعمال فرمایا۔ یہ ملازم راوی کی روایت صحیح اور درست ہے اس کی سند اور متن میں اضطراب نہیں۔ یہ ان روایات سے اولیٰ ہے جن مضطرب روایات کو ہم پہلے ذکر کر آئے۔ علی بن المدینی فرماتے تھے کہ ملازم کی روایت بسرہ کی روایت سے بہت زیادہ اچھی ہے اگر سند کی مضبوطی کے لحاظ سے اس باب کو لیا جائے تو ملازم کی روایت سند کے لحاظ سے بہت اعلیٰ ہے۔ اور اگر تم بطریق نظر دیکھنا چاہتے ہو تو ملاحظہ کریں کہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر عضو تناسل کو ہتھیلی کی پچھلی جانب یا اپنے دونوں بازوؤں سے چھوا جائے تو اس سے وضو لازم نہیں ہوتا تو سوچ کا تقاضا یہ ہے کہ ہتھیلی کی اندرونی جانب سے بھی یہی حکم ہونا چاہیے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اگر اس نے اپنی ران سے اس کو چھولیا تو تب بھی اس پر وضو لازم نہیں آتا حالانکہ ران تو ستر ہے تو اس کے ساتھ عضو تناسل کا چھو جانا جب وضو کو لازم نہیں کرتا تو ستر کے علاوہ جسم کے دوسرے کسی حصے کو اس کا چھولینا اس بات کے زیادہ مناسب ہے کہ اس سے وضو لازم نہ ہو جو لوگ اس سے وضو کو واجب قرار دیتے ہیں تو انہوں نے ہتھیلی سے اس کے چھو لینے سے وضو کو واجب قرار دیا ہے ان میں صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں' روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : روایت نمبر ۴۳۶ والی ملاحظہ فرمائیں ابو داؤد ترمذی ابن ماجه نسائی دارقطنی مسند احمد مصنف عبدالرزاق ابن ابی شیبه بیهقی۔

ملازم رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت صحیح الاسناد ہے اس کی سند میں کسی قسم کا اضطراب نہیں یہ ان تمام آثار مضطربہ سے عمل کی زیادہ حقدار ہے علامہ علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے ملازم کی یہ روایت بسرہؓ کی روایت سے بہت زیادہ بہتر ہے۔

پس اگر ہم اسناد کے لحاظ سے مسئلہ کو اختیار کریں تو تب بھی ملازم کی روایت سند و استقامت کے لحاظ سے احسن ہے پس اس کو اختیار کرنا اولیٰ و اعلیٰ ہے اور اگر بطریق نظر جانچنا ہو تو وہ بھی بنظر انصاف دیکھ لیں۔

نظر طحاوی:

غور فرمائیں کہ مس ذکر اگر ہاتھ کی پشت یا بازو وغیرہ سے ہو تو کسی کے ہاں بھی اس سے وضو لازم نہیں پس نظر انصاف سے یہی معلوم ہوتا ہے باطن ہتھیلی سے چھو لینے سے بھی حکم وہی رہنا چاہئے کیونکہ عضو ہونے میں تو دونوں برابر ہیں نیز ملاحظہ فرمائیں کہ اگر کسی نے اپنے ہاتھ سے ران کو چھولیا تو اس پر کسی کے ہاں بھی وضو واجب نہیں حالانکہ ران بھی تو عورت و ستر ہے اور خود ذکر کے ران سے چھو جانے سے بھی وضو لازم نہیں آتا تو ہاتھ جو کہ عورت و ستر بھی نہیں اس کے ساتھ چھو جانے سے وضو کیونکر لازم ہو گا۔ فتدبر۔

ایک اہم اعتراض:

یہاں جناب کی عقلیات و قیاسات نہیں چلتے اصل مسئلے کا تعلق نقلاً ثبوت سے ہے ہم سعد بن ابی وقاص' عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا فتویٰ اس عمل کے ثبوت پر پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

۴۴۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَنْبَأَنِي الْحَكَمُ، قَالَ : سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ "كُنْتُ أُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلٰى أَبِيْ فَمَسِسْتُ فَرْجِيْ، فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَتَوَضَّأَ . "

۴۴۳: حکم کہتے ہیں میں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص کو فرماتے سنا کہ میں اپنے والد کے لئے قرآن مجید تھامے ہوئے کھڑا تھا میرا ہاتھ اپنی شرمگاہ کو لگ گیا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں وضو کروں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۶۳/۱۔

۴۴۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يَمَسُّ ذَكَرَهُ؟ قَالَا : يَتَوَضَّأُ قَالَ : شُعْبَةُ، فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: عَمَّنْ هٰذَا؟ فَقَالَ : عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ۔

۴۴۴: قتادہ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آدمی کے متعلق جو اپنی شرمگاہ کو چھو لے یہ فتویٰ دیتے کہ وہ آدمی وضو کرے شعبہ کہتے ہیں میں نے قتادہ کو کہا یہ روایت کس سے تم نے نقل کی ہے وہ کہنے لگے میں نے عطاء بن ابی رباح کی وساطت سے بیان کی ہے۔

۴۴۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَآهُ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيهَا .قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ :مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ "إِنِّي مَسِسْتُ فَرْجِي، فَنَسِيتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ . "

۴۴۵: زہری نے سالم سے اور سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کیا کہ میں نے ان کو ایسی نماز پڑھتے دیکھا جو پہلے نہ دیکھا تھا تو میں نے ان سے سوال کیا یہ کون سی نماز آپ ادا فرماتے ہیں؟ کہنے لگے میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا لیا تھا اور میں وضو کرنا بھول گیا تھا (اب وضو کر کے نماز دھرا رہا ہوں)

تخریج : مالك في الطهارة روايت٦٣' مصنف ابن ابى شيبه كتاب الطهارة ١٦٣/١ ـ

۴۴۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ .

۴۴۶: حماد نے ایوب سے اور انہوں نے نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما اس جیسی روایت نقل کی ہے۔

۴۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ، أَوْ صَلَّى بِنَا ابْنُ عُمَرَ، ثُمَّ سَارَ، ثُمَّ أَنَاخَ لَهُ .فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فَقَالَ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ عَرَفَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنِّي مَسِسْتُ ذَكَرِي قَالَ : فَتَوَضَّأَ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ .قِيلَ لَهُمْ : أَمَّا مَا رَوَيْتُمُوهُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، خِلَافُ مَا رَوَاهُ عَنْهُ الْحَكَمُ .

۴۴۷: ابوعوانہ نے ابراہیم بن المہاجر عن مجاہد روایت نقل کی ہے کہ مجاہد کہتے ہیں ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز ادا کی (یا یہ الفاظ تھے) ہمیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی پھر وہ چل دیئے پھر کچھ دیر کے بعد اپنے اونٹ کو بٹھایا میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! ہم نماز تو ادا کر چکے (اب ٹھہرنے کا کیا مقصد ہے) انہوں نے کہا ابوعبدالرحمٰن! اس بات کو سمجھتا ہے لیکن میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا لیا تھا مجاہد کہتے ہیں پھر انہوں نے وضو کیا اور نماز کا اعادہ کیا (ہم نے بھی کیا) ان کے جواب میں کہا جائے گا کہ اگر تم نے مصعب بن سعد کی یہ روایت نقل کی ہے تو حکم نے ان سے اس کے خلاف روایت نقل کی ہے۔

الجواب:

روایت حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آپ نے جس سند سے روایت کی ہے اس میں حکم نے مصعب سے نقل کی ہے اس میں

امر نی ان اتوضأ کے الفاظ ہیں مگراس کے برخلاف اسماعیل بن محمد نے مصعب بن سعد سے جوروایت نقل کی اس میں ہاتھ پر مٹی مل لینے یا ہاتھ دھونے کے الفاظ پائے جاتے ہیں جواس روایت کے مطلب کوواضح کرتے ہیں کہ اتوضأ سے مراد ہاتھ کا دھونا ہے نہ کہ نماز والا وضوکرنا۔روایت درج ذیل ہے۔

۴۴۸ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ "كُنْتُ آخُذُ عَلٰى أَبِي الْمُصْحَفَ، فَاحْتَكَكْتُ فَأَصَبْتُ فَرْجِيْ "فَقَالَ : أَصَبْتَ فَرْجَكَ؟ قُلْتُ "نَعَمْ احْتَكَكْتُ . "فَقَالَ : اغْمِسْ يَدَكَ فِي التُّرَابِ، وَلَمْ يَأْمُرْنِيْ أَنْ أَتَوَضَّأَ .وَرُوِيَ عَنْ مُصْعَبٍ أَيْضًا أَنَّ أَبَاهُ أَمَرَهُ بِغَسْلِ يَدِهِ .

۴۴۸:اسماعیل بن محمد عن مصعب بن سعد۔مصعب کہتے ہیں میں اپنے والد کا مصحف اٹھائے ہوئے تھا مجھے کھجلی ہوئی کھجلاتے ہوئے میرا ہاتھ شرمگاہ تک پہنچا والد صاحب نے فرمایا تیرا ہاتھ شرمگاہ کوبھی پہنچا ہے میں نے جواب دیا ہاں میں نے شرمگاہ کو کھجلایا ہے توانہوں نے فرمایا مٹی میں اپنے ہاتھ لتھیڑلواور مجھے وضو کا حکم نہیں فرمایا اور دوسری روایت میں موجود ہے کہ مجھے حکم دیا کہ میں اپنا ہاتھ دھولوں۔روایت ملاحظہ ہو۔

۴۴۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : وَحَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ "قُمْ فَاغْسِلْ يَدَكَ " .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْوُضُوْءُ الَّذِيْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ حَدِيْثِهِ، عَنْ مُصْعَبٍ، هُوَ غَسْلُ الْيَدِ، عَلٰى مَا بَيَّنَهُ عَنْهُ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الرِّوَايَتَانِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ مِنْ قَوْلِهِ "إِنَّهُ لَا وُضُوْءَ فِيْ ذٰلِكَ . "

۴۴۹:اسماعیل بن ابی خالد عن الزبیری بن عدی عن مصعب بن سعد نے اسی طرح روایت کی ہے البتہ یہ الفاظ مختلف ہیں:قم فاغسل یدك اٹھواور اپنا ہاتھ دھوڈالو۔

ان روایات کی موافقت کے لئے مصعب کی زبیر بن عدی والی روایت کوسامنے رکھنا ہوگا مزید برآں خود حضرت سعدؓ سے وضو کی نفی والی روایات مسئلہ کوصاف کر دیتی ہیں۔روایات ملاحظہ ہوں۔ممکن ہے کہ وہ وضوجس کوحکم نے مصعب سے نقل کیا اس سے مراد ہاتھ کا دھونا ہوجیسا کہ اس کوزبیر بن عدی نے بیان کیا تا کہ دونوں روایتوں کا تضاد نہ رہے۔حضرت سعد کی روایت میں ارشاد ہے کہ اس میں وضونہیں۔

۴۵۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ : سُئِلَ سَعْدٌ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ "إِنْ كَانَ نَجِسًا فَاقْطَعْهُ لَا بَأْسَ بِهِ "۔

۴۵۰: اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ سعد سے شرمگاہ کے چھونے کا سوال کیا گیا تو فرمایا اگر وہ نجس ہے تو کاٹ ڈالو اس کو ہاتھ لگ جانے میں حرج نہیں۔ جب روایات کی تفتیش کی تو ثابت ہو گیا کہ عضو تناسل کو چھونے میں وضو نہیں۔ رہی وہ روایات جن کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس پر وضو کے واجب ہونے سے متعلق بیان کی ہیں تو ان سے اس کے خلاف روایات بھی مذکور ہیں' روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارۃ ۱/۱۶٤۔

۴۵۱ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِسَعْدٍ : إِنَّهُ مَسَّ ذَكَرَهُ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ : اقْطَعْهُ إِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِنْكَ .فَهٰذَا سَعْدٌ، لَمَّا كُشِفَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْهُ، ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهُ لَا وُضُوْءَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ فِيْهِ، فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۴۵۱: اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سعد کو کہا کہ میں نے اپنی شرمگاہ کو چھو لیا جبکہ میں نماز میں تھا تو آپ نے فرمایا وہ تیرے جسم کا حصہ ہے اگر اتنا ہی ناپاک ہے تو اسے کاٹ ڈالو۔

حاصل کلام: ان روایات بالا نے حضرت سعدؓ کے متعلق یہ بات صاف کر دی کہ وہ شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو کو لازم قرار نہیں دیتے۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جواب:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعلق بھی معاملہ کچھ اسی طرح ہے اس روایت بالا کے خلاف کئی روایات ان کے فتویٰ کی صورت میں موجود ہیں ملاحظہ ہوں۔

۴۵۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ : ثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (مَا أُبَالِيْ إِيَّاهُ مَسِسْتُ أَوْ أَنْفِيْ).

۴۵۲: عکرمہ بن عمار کہتے ہیں ہمیں عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل فرمایا کہ انہوں نے فرمایا مجھے اس بات کی پرواہ نہیں آیا شرمگاہ کو چھوا جائے یا ناک کو (حکماً دونوں برابر ہیں)

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارۃ ۱/۱۶٤

۴۵۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۴۵۳: شعبہ مولیٰ ابن عباس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں' ان سے اس روایت کے خلاف جو قتادہ نے عطاء سے نقل کی اور روایات اس کے برعکس آئی ہیں۔ ہم تو اس نتیجہ پر پہنچے

ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ اور کوئی بھی اس کا حامی نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی اکثریت نے ان کے اس فتویٰ سے اختلاف کیا ہے۔ مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

۴۵۴ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءً ا .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ، قَدْ رُوِيَ عَنْهُ غَيْرُ مَا رَوَاهُ قَتَادَةُ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْهُ .فَلَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتٰى بِالْوُضُوْءِ مِنْهُ، غَيْرَ ابْنِ عُمَرَ .وَقَدْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ أَكْثَرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۵۴: سعید بن جبیر نے عن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ شرمگاہ کے چھونے پر وضوکو واجب قرار نہ دیتے تھے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں ان سے قتادہ والی سابقہ روایت کے خلاف عطاء اور سعید بن نبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات اس کے خلاف ہیں جس سے ان کا وضو کا قائل نہ ہونا صاف معلوم ہوتا ہے جب روایت کے خلاف راوی کا فتویٰ ہو تو وہ روایت مرجوح اور قابل عمل نہ ہوگی۔ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظیم جماعت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کا فتویٰ نہیں پاتے جو شرمگاہ کو چھو لینے پر وضو کو لازم کرتا ہو۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۵۲/۱

حاصل کلام:

یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں ان سے قتادہ والی سابقہ روایت کے خلاف عطاء اور سعید بن نبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات اس کے خلاف ہیں جس سے ان کا وضو کا قائل نہ ہونا صاف معلوم ہوتا ہے جب روایت کے خلاف راوی کا فتویٰ ہو تو وہ روایت مرجوح اور قابل عمل نہ ہوگی۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظیم جماعت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کا فتویٰ نہیں پاتے جو شرمگاہ کو چھو لینے پر وضو کو لازم کرتا ہو۔

بطور نمونہ ہم چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ نقل کرتے ہیں۔

۴۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ : أَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ قَابُوْسٍ عَنْ أَبِيْ ظَبْيَانَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : (مَا أُبَالِيْ أَنْفِيْ مَسِسْتُ أَوْ أُذُنِيْ أَوْ ذَكَرِيْ).

۴۵۵: ظبیان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا مجھے کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔ ناک، کان کو

چھونے اور شرمگاہ کو چھونے میں۔

۴۵۶ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ (مَا أُبَالِيْ ذَكَرِیْ مَسِسْتُ فِي الصَّلَاةِ أَوْ أُذُنِيْ أَوْ أَنْفِيْ).

۴۵۶: قیس بن السکن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھے اس میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا کہ نماز میں میں اپنی ناک یا کان یا شرمگاہ کو چھوؤں۔

۴۵۷ :حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ : ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ هُزَيْلًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ.

۴۵۷: ابوقیس فرماتے ہیں کہ میں نے ہزیل کو سنا کہ وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

۴۵۸ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، مِثْلَهُ .

۴۵۸: قیس بن السکن عبداللہؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

۴۵۹ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ح .

۴۵۹: ابوقیس نے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور ابواحمد الزبیری نے سعد سے اور انہوں نے عمیر بن سعید سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۰ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ : كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَذُكِرَ مَسُّ الذَّكَرِ فَقَالَ : (إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ، مِثْلُ أَنْفِيْ أَوْ أَنْفِكَ. وَإِنَّ لِكَفِّكَ مَوْضِعًا غَيْرَهُ). أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ عَنْ لَقِيْطٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ ح .

۴۶۰: مسعر نے عمیر بن سعید سے نقل کیا کہ میں عمار بن یاسرؓ کی مجلس میں تھا تو شرمگاہ کے چھونے کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے جیسا کہ ناک، کان وغیرہ البتہ اپنے ہاتھ کو اس کی بجائے اور جگہ میں استعمال کرو۔ اسی طرح ابوعامر نے کہا کہ ہمیں سفیان نے ایاد بن لقیط سے اور انہوں نے براء بن قیس سے نقل کیا۔ (مضمون یہی ہے)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۶٤/۱ ' دارقطنی فی السنن ۱۵۰/۱۔

۴۶۱ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ سَدُوْسِيًّا يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ ح .

۴۶۱: ابوشعبہ نے منصور سے وہ کہتے ہیں میں نے ایک سدوسی کو براء بن قیس سے یہ روایت بیان کرتے سنا۔

۴۶۲ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ : (مَا أُبَالِيْ إِيَّاهُ مَسِسْتُ أَوْ أَنْفِيْ).

۴۶۲: براء بن قیس کہتے ہیں میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میں تو اس میں فرق محسوس نہیں کرتا کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگاؤں یا ناک کو۔

۴۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ح .

۴۶۳: حماد نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۴ : وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَهُ.

۴۶۴: مخارق بن احمد نے حذیفہؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ رَزِيْنٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ خَمْسَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، وَرَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا۔

۴۶۵: حسن نے پانچ اصحاب رسول ﷺ سے جن میں علی بن ابی طالب' عبداللہ بن مسعود' حذیفہ بن الیمان اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم اور ایک اور صحابیؓ ہیں وہ تمام شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو کے قائل نہیں۔

۴۶۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ح .

۴۶۶: حجاج نے کہا حماد نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۷ : وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ.

۴۶۷: حسن نے عمران بن حصینؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۸ : حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِثْلَهُ .فَإِنْ كَانَ يَجِبُ فِي مِثْلِ هٰذَا تَقْلِيدُ ابْنِ عُمَرَ، فَتَقْلِيدُ مَنْ ذَكَرْنَا، أَوْلٰى مِنْ تَقْلِيدِ ابْنِ عُمَرَ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ .

۴۶۸: حسن بن عمران بن حصینؓ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔اب آپ فرمائیں کہ اگر اس قسم کے مسائل میں ابن عمر ؓ کی تقلید لازم ہے تو جن صحابہ کرام ؓ کا ہم نے ذکر کیا ان کی تقلید ابن عمر ؓ سے زیادہ بہتر ہے اور تابعین ؒ یہی فرماتے ہیں' ملاحظہ ہو۔

تخريج : طبرانی کبیر ۲٤٨/٩'

لطیفہ: اگر آپ نے اس سلسلہ میں ابن عمر ؓ کی تقلید کرنا ہے تو پھر ان حضرات کی تقلید ان سے اولیٰ ہے پس ان کی روایت کو چھوڑ کر اس جم غفیر کی روایات کو لینا چاہئے۔

سعید بن مسیّب ؒ کے قول کا جواب:

حضرت سعید بن المسیب کو فریق اوّل کا حامی سمجھا جاتا ہے یہاں ان کا فتویٰ نقل کر کے اس کی تردید کی گئی ہے اثر ملاحظہ ہو۔

۴۶۹ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا .

۴۶۹: قتادہ نے سعید بن المسیب ؒ سے نقل کیا کہ وہ شرمگاہ کے چھو لینے میں وضو کے قائل نہیں۔

تخريج : عبدالرزاق ١٢٠/١

جلیل القدر تابعی حسن بصری ؒ کا تائیدی فتویٰ:

۴۷۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ .

۴۷۰: قتادہ نے حسن ؒ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخريج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ١٦٥/١

۴۷۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ مَسَّ الْفَرْجِ، فَإِنْ فَعَلَهُ، لَمْ يَرَ عَلَيْهِ وُضُوْءًا .

۴۷۱: اشعث نے حسن ؒ سے نقل کیا وہ شرمگاہ کو بلا وجہ ہاتھ لگانا ناپسند کرتے تھے اور اگر کوئی کر لیتا تو اس پر وضو کو لازم قرار نہ دیتے تھے۔

۴۷۲ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا .فَبِهٰذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ

الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

۴۷۲: یونسؒ نے حسن سے نقل کیا کہ وہ شرمگاہ کو چھو لینے پر وضو کو لازم قرار نہ دیتے تھے۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور وہ امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف اور محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج: عبدالرزاق ۱/۱۲۰۱

حاصل کلام: چار آثار اور چودہ روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگنے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ نئے سرے سے کرنا پڑتا ہے۔ جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مسلک ہے اسی کو ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ نے اختیار فرمایا ہے۔

نوٹ: اس باب میں طحاوی رحمہ اللہ نے سابقہ طرز کے خلاف ہر روایت کا جواب ساتھ ساتھ دیا ہے ورنہ عام طرز فریق مخالف کا تذکرہ بمعہ روایات کرتے ہیں پھر فریق ثانی کی طرف سے دلائل و جوابات دیتے ہیں لیکن یہاں ہر روایت کا جواب ساتھ ساتھ ہی نبٹاتے گئے ہیں۔

بَابُ "الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ" كَمْ وَقْتُهٗ لِلْمُقِيْمِ وَالْمُسَافِرِ

مقیم و مسافر کے لئے موزوں پر مسح کا حکم

خلاصۃ المرام: مسح علی الخفین جمہور فقہاء و محدثین کے ہاں تو علامت اہل سنت ہے روافض کے ہاں جائز نہیں اور یہ موزے کے اعلیٰ حصہ پر کیا جائے گا موزے پر مسح جائز ہے اور جوربین تخینین یا چمڑے کے تلے والے موزے پر درست ہے موزے پر موزہ معمولی پھٹا ہوا ہو تو مسح درست ہے موزے کا پاک ہونا ضروری ہے اور نواقض وضو اس کے بھی نواقض ہیں اور پاؤں کا موزے سے نکلنا بھی اس کو توڑ دیتا ہے مدت مسح امام مالک کے ہاں مقرر نہیں دیگر تمام ائمہ مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کے قائل ہیں۔

یہاں مسح کی مدت پر بحث ہوگی

اور بس امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ دیگر علماء کی مستدل روایات و آثار۔

۴۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عَمَّارٍ (وَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَارَةُ الْقِبْلَتَيْنِ أَنَّهٗ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ : نَعَمْ .قَالَ : يَوْمًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : نَعَمْ، وَيَوْمَيْنِ .قَالَ : وَيَوْمَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : نَعَمْ، وَثَلَاثًا .قَالَ : وَثَلَاثًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : نَعَمْ، حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا ثُمَّ قَالَ: امْسَحْ مَا بَدَا لَكَ).

۴۷۳: نسی نے ابی بن عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا (انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے) وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں موزوں پر مسح کروں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک دن فرمایا ہاں اور دو دن' میں نے کہا دو دن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نعم اور تین دن۔ میں نے کہا تین دن یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا ہاں یہاں تک کہ آپ سات تک پہنچے پھر فرمایا جب تک ہو سکے مسح کرتے رہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ٦١' روایت١٥٨' ابن ماجه فی الطهارة وسننها باب٨٧' ٥٥٧' دارقطنی فی سننه ١٩٨/١۔

۴۷۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ، قَالَ : أَنَا یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِیْنٍ، أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ أَیُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ، عَنْ عُبَادَةَ، عَنْ أُبَیِّ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ (وَکَانَ مِمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَیْنِ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۴۷۴: عبادہ نے ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور وہ ان لوگوں سے تھے (جو دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے والے تھے) انہوں نے اسی طرح پوری روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی ٢١١/١

۴۷۵ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُفَیْرٍ قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِیْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ أَبِیْ زِیَادٍ، عَنْ أَیُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ، عَنْ عُبَادَةَ، عَنْ أُبَیِّ بْنِ عِمَارَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ. فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی هٰذَا فَقَالُوْا : لَا وَقْتَ لِلْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ، فِی السَّفَرِ وَلَا فِی الْحَضَرِ. قَالُوْا : وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَیْضًا فَذَکَرُوْا مَا۔

۴۷۵: عبادہ نے ابی بن عمارہؓ سے انہوں نے نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ موزوں پر مسح کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے' نہ ہی سفر کے لئے اور نہ اقامت کے لئے۔ انہوں نے فرمایا اس کی مزید تائید حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی روایت سے ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد ٢١/١

۴۷۶ :حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسَی بْنُ عَلِیٍّ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اِتَّرَدْتُ مِنَ الشَّامِ إِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَدَخَلْتُ الْمَدِیْنَةَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَدَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ، وَعَلَیَّ خُفَّانِ مُجَرْمَقَانِیَانِ، فَقَالَ لِیْ : مَتٰی عَهْدُكَ یَا عُقْبَةُ بِخَلْعِ خُفَّیْكَ؟ فَقُلْتُ : لَبِسْتُهُمَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهٰذَا الْجُمُعَةُ فَقَالَ

لِیْ : أَصَبْتُ السُّنَّةَ .

۴۷۶: فریق اوّل نے ان روایات سے استدلال کیا اور اس ارشادِ فاروقی کو تائید میں ذکر کیا کہتے ہیں کہ میں شام سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں بروز جمعہ شام سے نکلا اور مدینہ میں (آٹھویں دن) بروز جمعہ داخل ہوا میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا میں نے جرموتی موزے پہنے ہوئے تھے آپ نے مجھے فرمایا اے عقبہ! تمہیں موزے اتارے کتنے دن ہو گئے؟ میں نے کہا جمعہ کے دن پہنے تھے اور آج جمعہ کا دن ہے تو آپ نے فرمایا تو نے سنت کو پالیا۔

تخریج : دارقطنی ۱۹۵/۱، مصنفقه ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۸۵/۱

۴۷۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ، قَالَ : ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ (قَاضِيْ أَهْلِ مِصْرَ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهٖ .

۴۷۷: عبداللہ بن الحکم البلوی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۴۲۱/۱، ۱۳۳۴

۴۷۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو، وَابْنُ لَهِيْعَةَ، وَاللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِيِّ، أَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ، يُخْبِرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ "أَصَبْتَ "وَلَمْ يَقُلْ "السُّنَّةَ . "قَالُوْا : فَفِيْ قَوْلِ عُمَرَ هٰذَا، لِعُقْبَةَ "أَصَبْتَ السُّنَّةَ "يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّ السُّنَّةَ لَا تَكُوْنُ إِلَّا عَنْهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ عَلٰى خُفَّيْهِ، يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ .وَقَالُوْا : أَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ :(أَصَبْتَ السُّنَّةَ) فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ عِنْدَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ السُّنَّةَ قَدْ تَكُوْنُ مِنْهُ وَقَدْ تَكُوْنُ مِنْ خُلَفَائِهٖ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ).

۴۷۸: عبداللہ بن الحکم البلوی کہتے ہیں کہ میں نے علی بن رباح لخمی سے سنا وہ حضرت عقبہ بن عامرؓ کے متعلق بتلا رہے تھے پھر ان سے اسی طرح روایت نقل کی فرق یہ ہے اس میں اصبت فرمایا۔ سنت کا لفظ ذکر نہیں کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد میں جو انہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا "اصبت السنة" کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ ان کے ہاں یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کیونکہ سنت آپ ہی کی ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کیا اور کہا مقیم کو موزے پر ایک دن رات مسح کا حکم ہے اور مسافر کے لئے تین دن رات کی اجازت ہے۔ رہی وہ روایت جو تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے "اصبت السنة" کی نقل کی ہے یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ ان کے ہاں یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کیونکہ سنت کا اطلاق تو سنت خلفاء الراشدین پر خود قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم

((عليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهديين)) میں موجود ہے۔

تخریج : دارقطني ٢٠٦/١

حاصل روایات: مسح خفین کی مقیم ومسافر کے لئے کوئی مدت متعین نہیں جب تک چاہے موزے اتارے بغیر مسح کرسکتا ہے۔

جواب: حضرت ابی بن عمارہؓ کی منفرد روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی متواتر روایات کے خلاف ہے۔

نمبر۲: روایت عقبہ بن عامرؓ میں "اصبت السنة" سے استدلال درست نہیں اس میں جہاں سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا احتمال ہے وہاں سنت خلفاء ہونے کا بھی احتمال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهديين.

تخریج : ابو داؤد باب٥ حديث٤٦٠٧، ترمذی فی العلم باب١٦، ٢٦٧٦، ابن ماجه باب٦، روايت٤٢، دارمی فی المقدمه باب١٦، مسند احمد ١٢٦/٤، ٧/١

سنت کے لفظ کا اطلاق خلفاء راشدین کے علاوہ صحابہ کے طریقہ پر بھی موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

۴۷۹ : حَدَّثَنَا بِهٖ أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لِرَبِيْعَةَ (فِيْ أُرُوْشِ أَصَابِعِ الْمَرْأَةِ) يَا ابْنَ أَخِيْ، إِنَّهَا السُّنَّةُ، يُرِيْدُ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ رَأٰى مَا قَالَ لِعُقْبَةَ، وَهُوَ مِنَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ. فَسَمّٰى رَأْيَهٗ ذٰلِكَ سُنَّةً، مَعَ أَنَّهٗ قَدْ جَاءَ تِ الْآثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ، بِتَوْقِيْتِ الْمَسْحِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ، بِخِلَافِ مَا جَاءَ بِهٖ حَدِيْثُ أُبَيِّ بْنِ عُمَارَةَ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ.

تخریج : ابو داؤد ٤٦٠٧، ترمذی٢٦٧٦، ابن ماجه٤٢، دارمی باب١٦، مسند احمد ١٢٦/٤

۴۷۹: اورسعید بن مسیب جلیل القدر تابعی ہیں انہوں نے ربیعہ رائے کو عورت کی انگلیوں کی دیت کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا: يا ابن اخي۔ انها السنة حالانکہ اس سے ان کی مراد حضرت زید بن ثابت کا فتویٰ کہ انگلی کی دیت دس اونٹ ہے کی طرف اشارہ کرنا تھا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے کو سنت کہا۔ نمبر۲: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعیین مدت والی متواتر روایت کے خلاف ہونے کی وجہ سے یہ مؤول ہے۔ نمبر۳: حضرت عقبہ نے جنگل بیابان میں یہ سفر کیا جس میں پانی نہ ملنے پر وہ مسلسل تیمم کرتے رہے تو تیمم میں موزے اتارنے کا کوئی معنی نہیں اسی کو اصبت السنة فرمایا: هو الرای۔

فریق دوم کی مستدل روایات وآثار:

۴۸۰ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ) يَعْنِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

۴۸۰: شریح بن ھانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن رات مسافر کے لئے اور ایک دن رات مقیم کے لئے موزہ پر مسح کے مقرر فرمائے۔

تخریج : مسلم فی الطهارة ۸۵' نسائی فی الطهارة باب۹۹' ابن ماجه فی الطهارة باب۸۶' مسند احمد ۹۶/۱' مصنف ابن ابی شیبه ۱۷۷/۱' بیهقی ۲۷۲/۱' شرح السنه بغوی۲۳۸' مصنفقه عبدالرزاق۷۸۹'

۴۸۱ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ :(كُنَّا نُؤْمَرُ إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ نَمْسَحَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَإِذَا كُنَّا مُقِيْمِيْنَ فَيَوْمًا وَلَيْلَةً).

۴۸۱: شریح بن ہانی نے اپنی سند سے ذکر کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور پھر ان سے مسح علی الخفین کا مسئلہ پوچھا تو فرمایا جب ہم سفر میں ہوتے ہمیں حکم دیا جاتا کہ تین دن رات مسح کریں اور جب حالت اقامت میں ہوں تو ایک دن رات مسح کریں۔

تخریج : روایت نمبر ۴۸۰'

۴۸۲ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَرَيْنَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَتْ : (إِيْتِ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَهُوَ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّي، كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : (كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَثَلَاثَ لَيَالٍ).

۴۸۲: حکم بن عتیبہ نے شریح بن ہانی سے نقل کیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا اے ام المؤمنین! آپ مسح علی الخفین کے متعلق کیا فرماتی ہیں تو انہوں نے فرمایا تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں جاؤ وہ اس مسئلے کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے (چنانچہ میں ان کی خدمت میں آیا اور) میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا جب ہم سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تو ہمیں حکم ہوتا کہ ہم تین دن رات اپنے موزے نہ اتاریں۔

تخریج : روایت نمبر ۴۸۰'

۴۸۳ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ

أَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِیِّ، عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ (جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ وَلَیَالِیَهُنَّ، وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَلَیْلَةً) قَالَ : وَلَوْ أَطْنَبَ لَهُ السَّائِلُ فِیْ مَسْأَلَتِهٖ لَزَادَهُ.

۴۸۳: ابوعبداللہ الجدلی نے حضرت خزیمہ بن ثابتؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے مسافر کیلئے موزے پر مسح کی مدت تین دن رات مقرر فرمائی اور مقیم کے لئے ایک دن رات' کہتے ہیں اگر سائل اور طوالت مانگتا تو آپ بڑھادیتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارة با٦١' ١٥٧' ترمذی فی الطھارة باب٧١' ٥٩' ابن ماجه فی الطھارة ٥٥٣' مسند احمد ٢١٤/٥'

۴۸۴ : حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ وَجَرِیْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ : (وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا).

۴۸۴: سفیان و جریر نے منصور سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ ان الفاظ کا فرق: لَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔ اگر ہم اور اضافہ طلب کرتے تو آپ بڑھادیتے۔

تخریج : ابو داؤد ٢١/١

۴۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَکَمِ، عَنْ إِبْرَاهِیْمَ، عَنْ أَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِیِّ، عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ (جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةً وَلَیَالِیَهُنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَلَیْلَةً) ، قَالَ : وَلَوْ أَطْنَبَ لَهُ السَّائِلُ فِیْ مَسْأَلَتِهٖ لَزَادَهُ.

۴۸۵: حکم نے ابراہیم اور اس نے ابوعبداللہ الجدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابتؓ سے روایت اسی طرح نقل کی ہے کہ مسافر کے لئے موزہ پر مسح کی مدت تین دن رات مقرر فرمائی اور مقیم کے لئے ایک دن رات راوی کہتے ہیں اگر سائل سوال میں طوالت کرتا تو آپ اضافہ فرمادیتے۔

تخریج : المعجم الکبیر ١٠٠/٤

۴۸۶ : حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا یَحْیٰی، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِیْمَ، فَذَکَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

۴۸۶: حماد نے ابراہیم سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ٩٥/٤

۴۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَکَمِ، وَحَمَّادٍ، عَنْ

إِبْرَاهِيمَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۴۸۷:الحکم وحماد نے ابراہیم سے اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ٥/٢١٥

۴۸۸ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، وَأَبُو عَامِرٍ، قَالَا : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۴۸۸:حماد نے براہیم سے اور انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الكبير ٤/٩٥

۴۸۹ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ ح .

۴۸۹:سلیمان بن شعیب نے الخصیب سے اور انہوں نے ہمام سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

۴۹۰ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ .

۴۹۱:ابوعبداللہ الجدلی نے خزیمہؓ سے نقل کیا کہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ٥/٢١٥

۴۹۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خُزَيْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۴۹۱:عبداللہ نے خزیمہ سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الكبير ٤/٩٥

۴۹۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَنَا الْحَكَمُ، وَحَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۴۹۲:شعبہ نے الحکم وحماد سے اور انہوں نے ابراہیم سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الكبير ٤/٩٥

۴۹۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : ثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ : (كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ، يُقَالُ لَهُ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُسَافِرُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَأَفْتِنِي عَنِ الْمَسْحِ عَلَى

الْخُفَّيْنِ فَقَالَ : ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ) :

۴۹۳: زر بن حبیش الاسدی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں خدمت نبوی میں بیٹھا تھا کہ مراد قبیلہ کا ایک آدمی آیا جس کو صفوان بن عسال کہتے تھے اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ! میں مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کرتا رہتا ہوں مجھے مسح علی الخفین کے متعلق فرمائیں آپ نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب ۷۱' ۹٦' نسائی فی الطهارة باب ۹۷' ابن ماجه فی الطهارة باب التوقیت فی المسح۔

۴۹۴ :حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ : (أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقُلْتُ حَاكَ فِيْ نَفْسِيْ أَوْ فِيْ صَدْرِيْ، الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ : نَعَمْ كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِيْنَ، أُمِرْنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ).

۴۹۴: زر کہتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا میرے دل یا سینے میں یہ بات کھٹکی ہے کہ پیشاب و پاخانہ کے بعد مسح علی الخفین کا کیا حکم ہے کیا آپ نے اس سلسلے میں کوئی بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو وہ کہنے لگے جی ہاں! ہم جب سفر میں ہوتے تو ہمیں حکم ملتا کہ تین دن رات کے لئے ہم اپنے موزے نہ اتاریں سوائے جنابت کی صورت کے لیکن پیشاب و پاخانہ میں ضرورت نہیں۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب ۷۱ نمبر ۹٦' نسائی فی الطهارة باب ۹۷' ابن ماجه فی الطهارة باب ٦٢'

۴۹۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۴۹۵: حماد بن زید نے عاصم سے اور عاصم نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل فرمائی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۵۹/۸

۴۹٦ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۹٦: عن عاصم بن بھدلہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۵۸/۸

۴۹۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ رَوْقٍ، عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْغَرِيْفِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ (صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ : بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَقَالَ : لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

مَسْحًا عَلَى الْخُفَّيْنِ).

۴۹۷: ابوالغریف عبیداللہ بن خلیفہ نے کہا کہ صفوان بن عسالؓ کہتے ہیں مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ کے ساتھ روانہ فرمایا اور ارشاد فرمایا مسافر کیلئے تین دن رات اور مقیم کیلئے ایک دن رات موزوں پر مسح کرنا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲٤۱/٤

۴۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ (اِذَا لَبِسْتَهُمَا عَلٰى طَهَارَةٍ).

۴۹۸: عبدالرحمان بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ زائد ہیں جبکہ تم نے ان کو وضو کے ساتھ پہنا ہو۔

تخریج : ابن ماجه فی الطهارة باب۸٦' ٥٥٦' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۷۹/۱۔

۴۹۹ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا دَاوٗدَ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: ثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فِي التَّوْقِيْتِ خَاصَّةً وَزَادَ (اَنَّهٗ جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ).

۴۹۹: بشر بن عبیداللہ الحضرمی نے ابوادریس خولانی سے روایت نقل کی کہ عوف بن مالک الاشجعیؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور یہ لفظ زائد ہیں: انه جعل ذلك فى غزوة تبوك کہ آپ ﷺ نے یہ مدت مسح غزوہ تبوک کے موقع پر مقرر فرمائی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۷٥/۱

۵۰۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوٗدَ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ :

۵۰۰: یحییٰ بن حسان نے ہشیم عن داؤد سے نقل کیا انہوں نے اپنی سند سے پوری روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ٤۰/۱۸

۵۰۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا دَاوٗدَ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ، فَاَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَكَانَتْ سُنَّةً لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ).

۵۰۱: عروہ بن المغیرہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر میں آپ کے پاس پانی لایا آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا مسافر کے لئے آپ کا طریقہ تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کا تھا۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۴۸' مسلم فی الطھارۃ ۸۱' ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۶۰' نمبر ۱۵۰' ترمذی فی الطھارۃ باب ۷۴' نمبر ۱۰۰' نسائی فی الطھارۃ باب۸۶' مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارۃ ۱۷۸/۱۰۔

۵۰۲ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ). فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ .فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ مِثْلَ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ إِلٰى مِثْلِ حَدِيثِ أُبَيِّ بْنِ عُمَارَةَ .وَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِمَّا رَوَاهُ عُقْبَةُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّهُ قَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ .

۵۰۲: علی بن ربیعہ نے علی بن ابی طالبؓ سے نقل کیا کہ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح علی الخفین میں مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات مقرر فرمائے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت تواتر کے ساتھ مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کا وقت ثابت کر رہے ہیں پس ان روایات متواترہ کو ترک کر کے ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع درست نہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقولہ روایت کے برعکس حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متواتر آثار توقیت مسح کے منقول ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

تخریج : مسلم فی الطھارۃ نمبر۸۵' نسائی فی الطھارۃ باب۹۸' بیھقی فی السنن الکبرٰی ۲۷۲/۱' مصنف عبدالرزاق ۷۸۹' مسند احمد ۹۶/۱'

حاصل روایات:

یہ تیس روایات اس بات کو ثابت کر رہی ہیں کہ مسافر کے لئے موزوں کی مدت مسح تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اب ان روایات متواترہ کو چھوڑ کر حدیث ابی بن عمارہ کی طرف جانا درست نہیں اور عقبہ بن عامرؓ کی روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے استدلال بھی درست نہیں کیونکہ خود ان کے بہت سے اقوال اس کے خلاف موجود ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

۵۰۳ :حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : قُلْنَا لِبَنَانَةَ الْجُعْفِيِّ وَكَانَ أَجْرَأَنَا عَلَى عُمَرَ "سَلْهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ "فَسَأَلَهُ فَقَالَ : " لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ . "

۵۰۳:عمران بن مسلم نے سوید بن غفلہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بنانہ جعفی کو کہا اور یہ فاروقؓ سے سوال کرنے میں ہم سب سے زیادہ جری تھے کہ تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسح علی الخفین سے متعلق سوال کرو (میں نے سوال کیا) تو انہوں نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات (مدت ہے)۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه ۱۷۹/۱۔

۵۰۴ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ بَنَانَةَ سَأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ "امْسَحْ عَلَيْهِمَا يَوْمًا وَلَيْلَةً."

۵۰۴:سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ بنانہ جعفی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسح علی الخفین کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم (چونکہ مقیم ہو) ایک دن رات مسح کرو۔

۵۰۵ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : أَتَيْنَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ بَنَانَةُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : " لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ . "

۵۰۵:عمران بن مسلم نے سوید بن غفلہ سے نقل کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے ان سے بنانہ جعفی نے مسح علی الخفین کے متعلق سوال کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات (مدت ہے)۔

۵۰۶ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بَنَانَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۵۰۶: اسود نے بنانہ جعفی سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کا سوال و جواب نقل کیا ہے۔

تخریج : بیهقی ۴۱۶/۱

۵۰۷ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بَنَانَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۵۰۷:اسود نے بنانہ جعفی سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : کتاب الآثار امام محمد ۱۱/۱

۵۰۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَمَّادٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۵۰۸: ہشام نے حماد سے اپنی اسناد سے اور حماد نے اسی طرح اپنی اسناد سے ذکر کیا۔

۵۰۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ قَالَ .ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .

۵۰۹: اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۱۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ نِ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ : أَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ "مَنْ أَدْخَلَ قَدَمَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا إِلٰى مِثْلِ سَاعَتِهٖ مِنْ يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ .

۵۱۰: عاصم نے ابوعثمان سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اپنے دونوں پاؤں کو وضو کی حالت میں موزے میں داخل کیا وہ موزوں پر اس دن رات کی اس گھڑی تک مسح کرتا رہے۔ (یعنی چوبیس گھنٹے)

تخریج : بیهقی نمبر ۱۳۱٤

۵۱۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ (لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ) .فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ جَاءَ عَنْهُ فِيْ هٰذَا، مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْقِيْتِ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيْمِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ حَدِيْثُ عُقْبَةَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْكَلَامُ، كَانَ مِنْ عُمَرَ، لِأَنَّهٗ عَلِمَ أَنَّ طَرِيْقَ عُقْبَةَ، الَّذِيْ جَاءَ مِنْهُ طَرِيْقٌ لَا مَاءَ فِيْهِ .فَكَانَ حُكْمُهٗ أَنْ يَتَيَمَّمَ : فَسَأَلَهٗ : مَتٰى عَهْدُكَ بِخَلْعِ خُفَّيْكَ، إِذَا كَانَ حُكْمُكَ هُوَ التَّيَمُّمُ، فَأَخْبَرَهٗ بِمَا أَخْبَرَهٗ .وَهٰذَا الْوَجْهُ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِيُوَافِقَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِوَاهُ وَلَا يُضَادُّهٗ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ عُمَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَا فِي التَّوْقِيْتِ .

۵۱۱: زید بن وہب نے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف مسح علی الخفین کے سلسلہ میں لکھا کہ مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کی اجازت ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں کہ ان سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق روایات مروی ہیں جن میں مسح کی اسی طرح توقیت ہے۔ نیز حدیث عقبہ میں ایک اور احتمال پایا جاتا ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ایسے راستے سے آتے ہیں جو سنسانہ ہے اور اسمیں نہیں ملتا تو اس کا حکم تیمم ہی تھا۔ اس لئے انہوں نے عقبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہیں جوتے اتارے کتنا عرصہ ہوا؟

جبکہ یہاں تو تیمم ہی ہے تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی جو کچھ خبر دی اور یہ تاویل پہلی تاویل سے بہتر ہے تاکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہو جائے اور باہمی تضاد نہ رہے۔ ہم نے جو کچھ تطبیق کے سلسلہ میں ذکر کیا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے' مرویات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۶۳/۱' عبدالرزاق ۲۰۶/۱

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ جن سے ان روایات متواترہ کے مطابق فتویٰ موجود ہے کہ جس میں مقیم ومسافر کے لیے مدت کی تعیین پائی جاتی ہے۔

روایت کا جواب ایک اور رخ سے:

روایت عقبہؓ میں یہ احتمال بھی ہے کہ یہ کلام عمر رضی اللہ عنہ کا ہو کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس راستے سے وہ مدینہ آتے ہیں اس میں پانی نہیں ہے عقبہ کے لئے وہاں حکم تیمم کا تھا اس لئے انہوں نے پوچھا تمہیں موزے اتارے کتنے دن گزرے اس لئے کہ تمہارے لئے حکم ہی تیمم کا تھا تو عقبہؓ نے ان کو یہی اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا "اصبت السنة" اس پر روایت کو محمول کرنا اولیٰ ہے تاکہ ان کے اقوال کے خلاف نہ ہو۔

مدت مسح کی تعیین کے سلسلہ میں دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بہت سی روایات وارد ہیں یہاں چند ذکر کی جاتی ہیں۔

۵۱۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ : (أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ إِيْتِ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُهُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَافِرُ مَعَهُ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ : يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ، وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ لِلْمُسَافِرِ).

۵۱۲: شریح بن ہانی کہتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور ان سے مسح علی الخفین کے متعلق مسئلہ دریافت کیا تو وہ فرمانے لگیں تم علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ ان کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوب علم ہے وہ آپ کے ساتھ سفر کرتے تھے چنانچہ میں ان کی خدمت میں آیا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ایک دن رات مقیم کے لئے اور مسافر کے لئے تین دن رات ہوں گے۔

تخریج : مسلم فی الطھارة نمبر ۸۵

۵۱۳ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ : جَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا.

۵۱۳: ابراہیم التیمی نے حارث بن سوید سے نقل کیا کہ عبداللہ مسح علی الخفین کو مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم

کے لئے ایک دن رات مقرر کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۱۷۹/۱

۵۱۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : (سَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَكَانَ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ ثَلَاثًا).

۵۱۴: ابراہیم نے عمرو بن الحارث سے نقل کیا' وہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ کے ساتھ سفر کیا چنانچہ وہ (سفر میں) تین دن رات اپنا موزہ نہ اتارتے تھے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۰۷/۱

۵۱۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ : (لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ).

۵۱۵: موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسح علی الخفین کے متعلق استفسار کیا تو فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کافی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۱۸۲/۱' بیهقی ٤١٦/١

۵۱۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ :

۵۱۶: ابوالولید نے شعبہ سے پھر شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المحلی ۳۳۵/۱

۵۱۷ : حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ غَيْلَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ .

۵۱۷: ہشیم کہتے ہیں مجھے غیلان بن عبداللہ نے بتلایا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۱۸۰/۱

۵۱۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هَدِيَّةُ قَالَ : ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

۵۱۸: ہدیہ کہتے ہیں کہ سلام بن مسکین نے عبدالعزیز سے اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ قَطَنٍ عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۵۱۹: حماد نے بیان کیا سعید بن قطن سے اور انہوں نے ابوزید انصاریؓ سے اور انہوں نے ایک صحابیؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ (ابوزید کا نام عمرو بن اخطبؓ ہے)

۵۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يُونُسَ، وَقَتَادَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .فَهٰذِهِ أَقْوَالُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدِ اتَّفَقَتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ .فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُخَالِفَ ذٰلِكَ .وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ أَيْضًا، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۵۲۰: قتادہ نے موسیٰ بن سلمہ سے اور انہوں نے ابن عباس ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ اصحاب رسول ﷺ کے اقوال ہیں یہ تمام اقوال موزے پر مسح کے مقیم و مسافر کے متعلق وقت کے مقرر ہونے پر متفق ہیں۔ پس ان کی مخالفت کسی کو درست نہیں۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد بن الحسن ؒ کا قول ہے۔

حاصل روایات:

ان مزید تائیدی روایات سے بھی موزوں پر مسح کی مدت کا مقرر ہونا معلوم ہوتا ہے یہ تمام مدت مسح کی توقیت پر متفق ہیں پس ان سے تخلف جائز نہیں۔

یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد بن الحسن ؒ کا قول ہے۔

لطیفہ: مسح علی الخفین کا مسئلہ ۷۶ صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ (کذا فی نخب الافکار ج ۱)

بَابُ ذِكْرِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَالَّذِيْ لَيْسَ عَلٰى وُضُوْءٍ وَقِرَاءَتِهِمُ الْقُرْآنَ

کیا جنبی' حائضہ اور بے وضو قرآن پڑھ سکتے ہیں؟

خلاصۃ المرام : فریق اوّل: امام حسن بصری' مجاہد عکرمہ ؒ کے ہاں حدث اصغر ہو یا اکبر کسی حالت میں اذکار' سلام' تلاوت قرآن وغیرہ کچھ بھی جائز نہیں اس کے لئے وضو ضروری ہے۔

فریق ثانی: محدثین ؒ کے ہاں سلام کے علاوہ بقیہ اذکار و تلاوت کے لئے وضو لازم ہے سلام کا جواب تیمم سے بھی درست ہے۔

فریق ثالث: تمام اذکار و تلاوت بلا وضو جائز ہے مگر حائضہ اور جنبی کے لئے مکمل آیت کی تلاوت جائز نہیں ضرورت کے لئے الگ الگ حرف پڑھے جا سکتے ہیں۔

یہ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

فریق اوّل کا مسلک احادیث کی روشنی میں:

۵۲۱ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُصَيْنٍ أَبِي سَاسَانَ، عَنْ (الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ، أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ قَالَ : إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ).

۵۲۱: حصین ابی ساسان نے مہاجر بن قُنفذؓ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جبکہ آپ وضو کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی مگر میں نے بلا طہارت اللہ تعالیٰ کا ذکر مناسب نہ سمجھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸' نمبر۱۷' نسائی فی الطهارة باب۳۳' ابن ماجه فی الطهارة باب۲۷' نمبر ۳۵۰'

۵۲۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا حُمَيْدَةُ وَغَيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْمُهَاجِرِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ، أَوْ قَالَ : مَرَرْتُ بِهِ وَقَدْ بَالَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، حَتّٰى فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِشَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ عَلَى حَالٍ يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : مَنْ سُلِّمَ عَلَيْهِ، وَهُوَ عَلَى حَالِ حَدَثٍ، تَيَمَّمَ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَإِنْ كَانَ فِي الْمِصْرِ وَقَالُوْا فِيْمَا سِوَى السَّلَامِ، مِثْلَ قَوْلِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى، وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهِ فِيْ ذٰلِكَ مَا۔

۵۲۲: حسن نے مہاجر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت (پیشاب) میں مصروف تھے یا ایسے حال میں آپ کے پاس سے گزرا کہ آپ قضاء حاجت سے فارغ ہو چکے تھے تو میں نے سلام کیا آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ اپنے وضو سے فارغ ہو گئے تو میرے سلام کا جواب دیا۔علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف اس وقت درست ہے جبکہ وہ ایسی حالت میں ہو جس سے نماز ادا کر سکتا ہو۔مگر دوسرے علماء کو ان سے اختلاف ہے وہ کہتے ہیں جس کو سلام کیا جائے اور وہ اس وقت بے وضو ہو تو تیمم کر کے ان کے سلام کا جواب دے اگر وہ شہر میں ہو اور سلام کے علاوہ دیگر اذکار میں ان کا قول پہلے علماء کی طرح ہے۔یہ روایات متدل ہیں۔

تخریج : ابو داؤد باب۸' نسائی فی الطهارة باب۳۳' ابن ماجه ۳۵۰

حاصل روایات:

ان دونوں روایات کو مستدل بنا کر حسن بصری وغیرہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ جیسا ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلام کا جواب بھی آپ نے بلا وضو نہیں دیا پس اذکار اور سلام کے لئے بھی وضو ضروری ہے۔

دوسرا فریق:

محدثین کی جماعت کہتی ہے کہ سلام کا جواب اگرچہ پانی ہو مگر جلدی جواب کی خاطر تیمم کر کے دیا جا سکتا ہے۔ اور سلام کے علاوہ میں ان کے ہاں بھی وضو لازم ہے۔

مستدل روایات:

۵۲۳ : حَدَّثَنَا بِهِ رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ ح .وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَا : ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ : ثَنَا نَافِعٌ قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَاجَةٍ لِابْنِ عُمَرَ، فَقَضٰى حَاجَتَهُ، فَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنَّهُ قَالَ : (مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ، فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ، فَتَيَمَّمَ لِوَجْهِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَتَيَمَّمَ لِذِرَاعَيْهِ، قَالَ : ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّيْ كُنْتُ لَسْتُ بِطَاهِرٍ).

۵۲۳: محمد بن ثابت کہتے ہیں کہ ہمیں نافع نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں کسی کام کیلئے گئے انہوں نے ہمارا کام پورا کر دیا ان کا اس دن کا واقعہ اس طرح ہوا کہ ایک آدمی کا گزر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا جبکہ آپ کسی گلی میں تھے اور آپ اسی وقت قضائے حاجت (بول یا براز) سے فارغ ہوئے تھے اس آدمی نے آپ کو سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ آدمی گلی کا موڑ مڑنے لگا تو آپ نے تیمّم کے لئے دونوں ہاتھوں کی ضرب چہرے کے لئے لگائی اور دوسری ضرب بازو کے لئے لگا کر تیمم کیا پھر اس آدمی کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا میاں سنو! مجھے سلام کا جواب دینے میں صرف یہ چیز رکاوٹ بنی کہ میں طہارت سے نہ تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸ روایت۱۶

۵۲۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ : ثَنَا

سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ (رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى أَتٰى حَائِطًا فَتَيَمَّمَ).

۵۲۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں سلام کیا کہ آپ پیشاب میں مصروف تھے آپ نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے اور تیمم کر کے اس کا جواب دیا۔

تخریج : مسلم فی الحیض ۱۱۵' ابو داؤد فی الطهارة ۱٦' ترمذی فی الطهارة باب ۲۷' نسائی فی الطهارة باب ۳۲' ابن ماجه فی الطهارة باب ۲۷' نمبر ۳۵۳' دارمی فی الاستیذان باب ۱۳'

۵۲۵ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ : أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ، مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ .فَقَالَ أَبُو الْجَهْمِ : (أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ).

۵۲۵: عبدالرحمان بن ہرمز نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ عمیر سے نقل کیا کہ وہ کہنے لگے میں اور عبداللہ بن یسار مولیٰ میمونہ رضی اللہ عنہا ابوالجہم بن الحارث بن الصمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے ابوجہم نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے کہ ان کو ایک آدمی ملا اور اس نے آپ کو سلام کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ نے دیوار کی طرف رخ فرما کر تیمم فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب مرحمت فرمایا۔

تخریج : بخاری فی التیمم باب ۲' مسلم فی الحیض ۱۱٤' ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۲۲ ۳۲۹' نسائی فی الطهارة باب ۱۹٤' مسند احمد ۱٦۹/٤'

۵۲۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : ثَنَا أُبَيٌّ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .فَقَالُوْا فَبِهٰذِهِ الْآثَارِ رَخَّصْنَا لِلَّذِيْ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَرُدَّ السَّلَامَ، لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلسَّلَامِ .وَهٰذَا كَمَا رَخَّصَ قَوْمٌ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجَنَازَةِ وَلِلْعِيْدَيْنِ، إِذَا خِيْفَ فَوْتُ ذٰلِكَ إِذَا تُشُوْغِلَ بِطَلَبِ الْمَاءِ لِوُضُوْءِ الصَّلَاةِ. وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ .

۵۲۶: ابن اسحاق نے عبدالرحمان الاعرج اور انہوں نے عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی

ہے۔ان آثار سے یہ رخصت ثابت ہوئی کہ جس کو سلام کیا جائے اگر وہ پاک نہ ہو تو تیمّم کر کے سلام کا جواب دے تا کہ سلام کا جواب ہو جائے اور یہ اسی طرح ہے جیسا کہ کچھ علماء نے جنازہ اور عیدین کے فوت ہونے کا خطرہ ہو یا پانی کی تلاش میں مشغولیت سے نماز کے چلے جانے کا ڈر ہو تو تیمّم کو جائز قرار دیا اور یہ روایات بیان کیں۔

حاصل روایات:

ان چاروں روایات میں تیمّم کر کے سلام کے جواب کا ذکر موجود ہے معلوم ہوا کہ سلام میں ضرورۃً تیمّم شہر کے اندر بھی کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ میں وضو بہر حال ضروری ہے۔

اور سلام کی نظیر جنازہ و عیدین ہیں کہ جب ان کے فوت ہونے کا خطرہ ہو تو تیمّم کر کے نماز میں شامل ہو جائے کہ ان کا بدل نہیں۔

نظیر کے متعلق روایات:

۵۲۷ : مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الرَّجُلِ تَفْجَؤُهُ الْجَنَازَةُ، وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ "يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي عَلَيْهَا ."

۵۲۷: مغیرہ بن زیاد نے عطاء سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو اچانک جنازہ میں حاضر ہوا اور وہ وضو نہ رکھتا ہو تو فرمایا تیمّم کر کے نماز جنازہ پڑھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۳۰۵/۳'

۵۲۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، وَزَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ وَيُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ .

۵۲۸: عامر و یونس نے حسن سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهٗ .

۵۲۹: شعبہ نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهٗ .

۵۳۰: منصور نے ابراہیم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۱ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهٗ.

۵۳۱: حماد نے ابراہیم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۲ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ،

وَمُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ نَحْوَهُ.

۵۳۲: ابراہیم وعبدالملک نے عطاء سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

۵۳۳: عباد بن راشد نے حسن کو سنا کہ اسی طرح فرماتے تھے۔

۵۳۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ، قَالَ: وَقَالَ لِيَ اللَّيْثُ مِثْلَهُ.

۵۳۴: یونس نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت نقل کی اور کہا کہ مجھے لیث نے بھی اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۵۳۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ عُتْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ مِثْلَهُ. فَلَمَّا كَانَ قَدْ رَخَّصَ فِي التَّيَمُّمِ فِي الْأَمْصَارِ خَوْفَ فَوْتِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ، وَفِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِذَا فَاتَ لَمْ يُقْضَ. قَالُوْا فَكَذٰلِكَ رَخَّصْنَا فِي التَّيَمُّمِ فِي الْأَمْصَارِ لِرَدِّ السَّلَامِ، لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلْمُسْلِمِ، لِأَنَّ ذٰلِكَ إِذَا لَمْ يُفْعَلْ فَلَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ حِيْنَئِذٍ فَاتَ ذٰلِكَ، وَإِنْ رَدَّ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلَيْسَ بِجَوَابٍ لَهُ وَأَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ، مِمَّا لَا يُخَافُ فَوْتُهُ، مِنَ الذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ أَحَدٌ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا: لَا بَأْسَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا، مِنَ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِيْ ذٰلِكَ، خِلَافُ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِصَاحِبِهِمَا أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۵۳۵: عبدالملک بن ابی عتبہ نے حکم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ پس جب نماز جنازہ اور عیدین کے فوت ہو جانے کے خطرہ سے شہروں میں تیمم جائز ہے کیونکہ ان نمازوں کا بدل نہیں اسی طرح ہم نے سلام کا جواب دینے کے لئے تیمم درست قرار دیا کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے گا اور سلام کا جواب نہ دے گا تو سلام فوت ہو جائے گا اور بالفرض اگر وہ جواب بعد میں دے تو وہ سلام کرنے والے کا جواب نہ بنا اس کے علاوہ بقیہ اذکار و قراءت جن کے فوت ہونے کا خطرہ نہیں تو وہ بلا وضو کرنے کے درست نہیں۔ علماء کی ایک اور جماعت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ان تمام احوال میں اس کو ذکر کرنے میں چنداں حرج نہیں جب جنابت وغیرہ ہو۔ البتہ جنابت و حیض و نفاس کی حالت میں قراءت قرآن نہیں کی جا سکتی ان کی مستدل مندرجہ روایات ہیں۔

حاصل روایات: ان نو روایات سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ نماز جنازہ وغیرہ کے فوت ہونے کے خطرے سے تیمم کر کے جنازہ پڑھنا

درست ہے بس سابقہ روایات میں یہ سلام کا جواب دینے کی نظیر ہے اس کا جواب بھی تیمم کر کے دینا جائز ہے تا کہ مسلم کا جواب پاکیزگی کی حالت میں ہو اگر وہ تیمم نہ کرے گا تو سلام فوت ہو جائے گا اور بعد میں کرنے سے وہ جواب نہ بنے گا بقیہ اذکار و قراءت قرآن میں فوت ہونے کا چنداں خطرہ نہیں پس ان کو بلا طہارت کرنا کسی صورت درست نہیں۔

فریق ثالث کا موقف اور مستدل روایات:

ذکر الٰہی تو جنابت وغیرہ تمام حالات میں درست ہے اور قراءتِ قرآن جنابت وحیض میں درست نہیں ورنہ بلا وضو درست ہے۔

۵۳۶ :بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ : (دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَّا، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ فَبَعَثَهُمَا فِيْ وَجْهٍ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا قَالَ : ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ، ثُمَّ خَرَجَ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَ بِهَا وَجَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَرَآنَا كَأَنَّا أَنْكَرْنَا عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ، وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ، وَلَمْ يَكُنْ يَحْجِزُهُ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ، لَيْسَ الْجَنَابَةَ).

۵۳۶: عمرو بن مرہ نے عبداللہ بن سلمہ سے نقل کیا کہ میں اور ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور بنی اسد کا ایک آدمی اس موقع پر تھا ان دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی کام بھیجا پھر فرمایا تم دونوں خوب مضبوط دین کے اعمال محنت سے کرنا پھر بیت الخلاء گئے پھر نکلے اور پانی کا ایک چلو لیا ہاتھوں کو دھو کر قرآن مجید پڑھنے لگے تو ہمیں ان کی اس حالت پر تعجب ہوا تو وہ فرمانے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے اور ہمیں قرآن مجید پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور اس سے کوئی چیز بھی آپ کو نہ روکتی بلکہ کھانے پینے سے تو جنابت بھی نہ روکتی۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۹۰، نمبر ۲۲۹، ترمذی فی الطهارة باب ۱۱۱، نمبر ۱۴۶، نسائی فی الطهارة باب ۱۷۰، ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۰۵، نمبر ۵۹۴، مسند احمد ۱۰۷/۱۔

۵۳۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلِمَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ).

۵۳۷: شعبہ کہتے ہیں ہمیں عمرو بن مرہ نے بتلایا کہ میں نے عبداللہ بن سلمہ سے سنا انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی البتہ الفاظ میں یہ فرق ہے: كان رسول الله ﷺ يقضى حاجته فيقرأ القرآن' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

قضائے حاجت سے فارغ ہوتے پس قرآن پڑھتے۔

۵۳۸ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۳۸: عبدالرحمان بن زیاد نے بیان کیا کہ شعبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے

۵۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۳۹: محمد بن خزیمہ نے بیان کیا کہ حجاج نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۴۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ، قَالَ ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ : قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ).

۵۴۰: اعمش کہتے ہیں کہ عمرو بن مرہ نے عبداللہ بن سلمہ کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں تلاوت قرآن مجید فرماتے تھے۔

۵۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ السُّوْسِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ، فَفِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبَاحَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ كَذٰلِكَ، وَمَنْعُ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ خَاصَّةً .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْمَا يَدُلُّ عَلٰى إِبَاحَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ،

۵۴۱: یحییٰ بن عیسیٰ نے ابن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے عمرو سے اور انہوں نے عبداللہ بن سلمہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ ہم نے روایت کیا ہے اس سے بلا وضو قراءت قرآن اور ذکر اللہ کی اباحت ثابت ہوتی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طہارت کے ذکر کرنے پر دلالت کرتے ہیں۔

حاصل روایات: ان چھ روایات سے بغیر وضو ذکر اللہ اور قراءت قرآن کا جواز معلوم ہو رہا ہے اور قرآن مجید کے متعلق جنابت والے کی ممانعت خاص طور پر نکل رہی ہے اس سے ثابت ہوا کہ ذکر اللہ بلا وضو بھی مباح ہے اس کے لئے تائیدی روایات ملاحظہ ہوں۔

۵۴۲ :مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ ظَبْيَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ طَاهِرًا عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ، فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ، يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ).

۵۴۲: اعمش نے شمر بن عطیہ سے اورانہوں نے شہر بن حوشب سے بیان کیا کہ ابوظبیہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے طہارت سے رات گزارے رات کو بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب۹۷، نمبر۵۰۴۲، ابن ماجه فی الدعاء باب۱۶، نمبر۳۸۸۱، مسند احمد نمبر۴/۱۱۳، ۵/۲۳۵، نسائی فی عمل الیوم واللیه نمبر۸۰۵/۸۰۶، ۸۰۷/۸۰۸،

۵۴۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، وَثَابِتٌ، فَحَدَّثَ عَاصِمٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِيْ ظَبْيَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ "عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ "قَالَ ثَابِتٌ : قَدِمَ عَلَيْنَا فَحَدَّثَنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَعْنِيْ أَبَا ظَبْيَةَ .قُلْتُ لِحَمَّادٍ، عَنْ مُعَاذٍ؟ قَالَ : عَنْ مُعَاذٍ .

۵۴۳: ابوظبیہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ ان الفاظ کا فرق ہے "علی ذکر اللہ" کے لفظ اس روایت میں نہیں ہیں۔

ثابت کہتے ہیں ہمارے ہاں ابوظبیہ آئے اور یہ روایت بیان کی تو میں نے حماد سے کہا کہ کیا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت درست ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں درست ہے۔

(عبارت میں قدم کا فاعل ابوظبیہ ہے۔قلت کے قائل ثابت ہی ہیں)

۵۴۴ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ .فَهٰذَا أَيْضًا بَعْدَ النَّوْمِ، فَفِيْ ذٰلِكَ إِبَاحَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْحَدَثِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .

۵۴۴: زید بن ابی انیسہ نے عاصم بن ابی النجود سے اورانہوں نے شمر بن عطیہ سے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور یہ روایت بھی نیند کے بعد یعنی حدث کی حالت میں ذکر اللہ کی اباحت بتلا رہی ہے۔اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ روایات آئی ہیں۔

حالت جنابت میں اباحت ذکراللہ کی روایت:

۵۴۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهٖ). فَفِیْ هٰذَا اِبَاحَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ حَالَةِ الْجَنَابَةِ، وَلَيْسَ فِيْهِ، وَلَا فِیْ حَدِيْثِ أَبِیْ ظَبْيَةَ مِنْ قِرَاءَ ةِ الْقُرْآنِ شَیْءٌ .وَفِیْ حَدِيْثِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيَانُ فَرْقِ مَا بَيْنَ قِرَاءَ ةِ الْقُرْآنِ، وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى، فِیْ حَالِ الْجَنَابَةِ .وَقَدْ رُوِیَ أَيْضًا فِی النَّهْیِ عَنْ قِرَاءَ ةِ الْقُرْآنِ فِیْ حَالِ الْجَنَابَةِ،

۵۴۵: خالد بن سلمہ نے عروہ سے اور عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے۔ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جنابت کی حالت میں ذکراللہ مباح ہے' اس روایت اور ابوظبیہ کی روایت میں قرآن مجید کی قراءت کا تذکرہ نہیں اور حضرت علی ؓ کی روایت میں عام ذکراللہ اور قراءت قرآن کا جنابت کی حالت میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا حالانکہ جنابت کی حالت میں قراءتِ قرآن کی ممانعت روایات سے ثابت ہے' ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری کتاب الحیض باب۷' والاذان باب۹' مسلم فی الحیض نمبر۱۱۷' ابو داؤد فی الطھارۃ باب۹' نمبر۱۸' ابن ماجہ فی الطھارۃ باب۱۱ مسند احمد ۷۰/۶' ۱۵۳' بیہقی ۹۰/۱'

حاصل روایات: اس روایت اور گزشتہ روایت ابوطبیہ میں قرآن مجید کی قراۃ کا تذکرہ بحالت جنابت مذکور نہیں ہے بلکہ ایسی روایات موجود ہیں جن میں قرآن مجید کی قراءت سے واضح ممانعت موجود ہے۔

۵۴۶: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ الْقُرْآنَ).

۵۴۶: نافع نے ابن عمر ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنابت والے اور حائضہ قرآن مجید کی تلاوت نہ کریں۔

تخریج : ترمذی فی الطھارۃ باب۹۸' ۱۳۱' ابن ماجہ فی الطھارۃ باب۱۰۵' نمبر۵۹۶۔

۵۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ح، وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِی الْكَنُوْدِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُبَادَةَ الْغَافِقِیِّ، قَالَ : (أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ، فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ بْنَ

الْخَطَّابِ، فَجَرَّنِیْ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ هٰذَا أَخْبَرَنِیْ أَنَّكَ أَكَلْتَ وَأَنْتَ جُنُبٌ .قَالَ : نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأْتُ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ، وَلٰكِنِّیْ لَا أُصَلِّیْ، وَلَا أَقْرَأُ حَتّٰی أَغْتَسِلَ). فَفِیْ هٰذَيْنِ الْأَثَرَيْنِ مَنْعُ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَفِیْ أَحَدِهِمَا مَنْعُ الْحَائِضِ مِنْ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ .بِمَا فِیْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ، مَعَ مَا فِیْ حَدِيْثِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذِكْرِ اللّٰهِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِیْ حَالِ الْحَدَثِ غَيْرِ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ .وَأَنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ خَاصَّةً، مَكْرُوْهَةٌ فِیْ حَالِ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَیُّ هٰذِهِ الْآثَارِ تَأَخَّرَ؟ فَنَجْعَلَهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ.

۵۴۷: عبداللہ بن سلیمان نے ثعلبہ بن ابی الکنود سے اور انہوں نے مالک بن عبادہ الغافقیؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جنابت کی حالت میں کھایا میں نے عمر بن خطاب کو یہ بات بتلائی تو وہ مجھے کھینچ کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور کہنے لگے یارسول اللہ! اس نے مجھے بتلایا ہے کہ آپ نے حالت جنابت میں کھایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جب میں وضو کر لیتا ہوں تو کھا پی لیتا ہوں لیکن میں اس وضو سے نماز نہیں پڑھتا اور نہ قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں جب تک کہ غسل نہ کرلوں۔ ان ہر دو روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جنابت والے آدمی کو قرآن مجید پڑھنا ممنوع ہے۔ ایک روایت میں حیض والی عورت کے لئے ممانعت کا ثبوت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ بے وضگی کی حالت میں قرات قرآن کی ممانعت نہیں ہے اور حیض و جنابت کی حالت میں خاص طور پر قرآنِ مجید کی قراءت مکروہِ تحریمی ہے۔ اب ہم نظری طور پر دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان روایات میں آخری حکم والی روایت کونسی ہے؟ تا کہ ہم اس سے پہلی روایات کے لئے ناسخ قرار دیں۔ ان روایات کو دیکھئے۔

تخریج : طبرانی معجم کبیر ۲۹۵/۱ دارقطنی ۱۱۹/۱

حاصل روایات: ان دونوں روایتوں سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ حالت جنابت میں قرآن مجید کی قراءت اور نماز درست نہیں اسی طرح عورت کو حالت حیض میں بھی دونوں ممنوع ہیں۔

اور پہلے علی رضی اللہ عنہ کی روایت گزری اس سے حالت حدث میں ذکر اللہ اور قراءتِ قرآن کی اجازت ثابت ہوئی بشرطیکہ وہ حدث اکبر جنابت وحیض وغیرہ نہ ہو قرآن مجید کی تلاوت خاص طور پر حالت جنابت وحیض میں درست نہیں۔

اب ان آثار میں اگر تقدیم وتاخیر معلوم ہو جائے تو پھر موخر کو ناسخ بنا کر نتیجہ پر پہنچنا آسان ہے۔

ثبوت تاخیر:

۵۴۸ : فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْرَاقَ الْمَاءَ إِنَّمَا نُكَلِّمُهُ فَلَا يُكَلِّمُنَا، وَنُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَلَا يَرُدُّ عَلَيْنَا، حَتّٰى نَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ).). فَأَخْبَرَ عَلْقَمَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ حُكْمَ الْجُنُبِ كَانَ عِنْدَهُ، قَبْلَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ، أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ وَأَنْ لَا يَرُدَّ السَّلَامَ، حَتّٰى نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ، فَأَوْجَبَ بِهَا الطَّهَارَةَ عَلٰى مَنْ أَرَادَ الصَّلَاةَ خَاصَّةً .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ أَبِي الْجَهْمِ، وَحَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُهَاجِرِ، مَنْسُوْخَةٌ كُلُّهَا، وَأَنَّ الْحُكْمَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُتَأَخِّرٌ عَنِ الْحُكْمِ الَّذِيْ فِيْهَا .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا،

۵۴۸: عبداللہ بن علقمہؒ بن الفغواء نے اپنے والد سے نقل کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب آپ اھراق الماء یعنی پیشاب سے فارغ ہو جاتے تو ہم آپ سے باتیں کرتے آپ ہماری باتوں کا جواب نہ دیتے ہم سلام کرتے تو آپ سلام کا جواب نہ دیتے یہاں تک کہ یہ آیت اتری: ﴿یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ (المائدہ) پس علقمہ نے اس روایت میں جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ خبر دی کہ اس آیت کے اترنے سے پہلے جناب نبی اکرم ﷺ کے ہاں جنابت والے کا حکم یہ تھا کہ وہ نہ تو کلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے یہاں تک کہ اس آیت نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ پس اس آیت کے ذریعہ اس شخص پر طہارت کو خاص طور پر لازم کیا گیا جو نماز کا ارادہ رکھتا ہو۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت ابوجہم' ابن عمرؓ حضرت علیؓ' ابن عباس اور مہاجر ؓ کی روایت حکم کے لحاظ سے متاخر ہے اور اس بات کی نشاندہی فرمائی ہے۔

تخریج : طبرانی معجم کبیر ٦/١۔

حاصل روایات: اس روایت میں حضرت علقمہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ بات ثابت کر دی کہ جنابت کا حکم اس آیت مائدہ کے نزول سے پہلے یہ تھا کہ نہ تو گفتگو کی جائے اور نہ سلام کا جواب دیا جائے۔

نمبر ١: اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے یہ حکم منسوخ کر دیا اور طہارت کا حکم اس کے لئے لازم قرار دیا جو نماز ادا کرنا چاہتا ہو۔

نمبر ٢: اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ ابوالجہم' ابن عمرؓ ابن عباس اور مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہم والی تمام روایات منسوخ ہیں اور حضرت علی ؓ والی روایت میں جو حکم موجود ہے وہ ان روایات میں مذکورہ حکم سے مؤخر ہے اور اس کی مزید تائید مقصود ہو تو مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ کریں۔

تائیدی روایات:

۵۴۹ :مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ، وَهُمَا عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ.

۵۴۹: سلمہ بن کہیل نے سعید بن جبیر سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس اور ابن عمر ﷺ قرآن مجید کی تلاوت کرتے جبکہ وضو کے بغیر بھی ہوتے۔

تخریج : مصنف کتاب الطهارة كتاب الطهارة ۱۰۳/۱'

۵۵۰ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

۵۵۰: شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کو نقل کیا ہے۔

۵۵۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح

۵۵۱: خالد بن عبدالرحمان نے حماد بن سلمہ سے پھر حماد نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۵۲ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ.

۵۵۲: عکرمہ نے ابن عباس ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۵۳ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ حِزْبَهٗ وَهُوَ مُحْدِثٌ .

۵۵۳: عبداللہ بن بریدہ نے ابن عباس ﷺ کے متعلق نقل کیا کہ وہ اپنا روزانہ کا وظیفہ (ذکر) وضو کے بغیر پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۵۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ أَبَانُ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا أَهْرَقْتُ الْمَاءَ أَذْكُرُ اللّٰهَ؟ قَالَ : أَيُّ شَيْءٍ إِذَا أَهْرَقْتَ الْمَاءَ؟ قَالَ : إِذَا بُلْتُ، قَالَ : (نَعَمْ، أُذْكُرُ اللّٰهَ). فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ فِيْ حَالِ الْحَدَثِ حَتّٰى يَتَيَمَّمَ، وَهُمَا فَقَدْ قَرَآ الْقُرْآنَ فِيْ حَالِ الْحَدَثِ .وَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا، إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ أَيْضًا عِنْدَهُمَا .وَقَدْ تَابَعَهُمَا عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ هٰذَا، قَوْمٌ.

۵۵۴: حجاج نے کہا کہ حماد کہتے ہیں کہ مجھے ازرق بن قیس نے ابان نامی آدمی کے واسطہ سے اطلاع دی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب میں پیشاب کروں کیا میں ذکر کر سکتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: "اھرقت الماء" کیا چیز ہے؟ اس نے کہا جب میں پیشاب کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں تو ذکر کر سکتے ہو۔ یہ ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم جنہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہ ہونے کی حالت میں سلام کا جواب اس وقت تک نہیں دیا جب تک تیمم نہ کر لیا حالانکہ ان دونوں سے حدث و بے وضو ہونے کی حالت میں قرآن مجید کا پڑھنا ثابت ہے اور ہمارے ہاں یہ تبھی درست ہو سکتا ہے جبکہ ان کے ہاں نسخ ثابت ہو چکا ہو۔ کچھ علماء نے ان کے قول کو اپنایا ہے۔

قابلِ التفات:

نمبر ۱: یہ ہے کہ تمام روایات حدث کی حالت میں ذکر اللہ اور قراءتِ قرآن کو درست قرار دے رہی ہیں۔

نمبر ۲: یہی عبداللہ بن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم پہلے روایت کر رہے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت حدث میں تیمم کے بغیر سلام کا جواب نہیں دیا اور یہ دونوں حالت حدث میں ذکر اللہ اور قراءتِ قرآن کا فتویٰ دے رہے ہیں ہمارے نزدیک یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ ہم پہلی روایت کو منسوخ مانیں اور مقدم مانیں اور ان کے اس فتویٰ کو مؤخر حکم مانیں ورنہ وہ طرز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیونکر کر سکتے ہیں۔

ہم یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ اس کی تائید میں یہ روایات پڑھ لو۔

۵۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُقْرِءُ رَجُلًا، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ كَفَّ عَنْهُ الرَّجُلُ .فَقَالَ لَهُ : مَا لَكَ؟ قَالَ : أَحْدَثْتُ، قَالَ : اقْرَأْ فَجَعَلَ يَقْرَأُ، وَجَعَلَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ .

۵۵۵: حماد الکوفی ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ ایک آدمی کو قرآن مجید پڑھاتے تھے جب فرات کے کنارے پر پہنچے تو آدمی پڑھتے پڑھتے خاموش ہو گیا آپ نے اسے فرمایا تم کیوں خاموش ہو گئے اس نے کہا میرا وضو ٹوٹ گیا انہوں نے فرمایا پڑھو چنانچہ وہ پڑھنے لگا اور آپ اس کو لقمے دینے لگے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارۃ ۱۰۴/۱۔

۵۵٦ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ أَحْدَثَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ .فَقِيْلَ لَهُ : أَتَقْرَأُ وَقَدْ أَحْدَثْتَ؟ قَالَ : نَعَمْ، إِنِّيْ لَسْتُ بِجُنُبٍ .

۵۵٦: عاصم الاحول نے عزرہ سے انہوں نے سلمان سے روایت کی ہے کہ ان کا وضو ٹوٹ گیا تو یہ مسلسل پڑھتے رہے۔ کسی نے کہا اے سلمان! تمہارا وضو ٹوٹ گیا اور تم پھر بھی تلاوت کر رہے ہو کہنے لگے ہاں۔ اس لئے کہ میں جنابت کی حالت میں نہیں ہوں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۱۰۳/۱۰

۵۵۷ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ .فَقَالَ : سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ : كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رُبَّمَا قَرَأَ السُّوْرَةَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ .

۵۵۷: عبدالرحمان بن زیاد نے شعبہ سے شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے پوچھا کہ جو آدمی قرآن مجید پڑھ رہا ہو اور اس کا وضو جاتا رہے تو فرمایا میں نے سعید بن المسیب کو فرماتے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بسا اوقات سورۃ پڑھتے اور اس وقت ان کا وضو نہیں ہوتا تھا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۱۰۳/۱

۵۵۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .

۵۵۸: سعید نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۵۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ مَا رَوَيْنَا، نَسْخُ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ تَابَعَهٗ، وَثُبُوْتُ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مَا قَدْ شَدَّهٗ مِنْ أَقْوَالِ الصَّحَابَةِ .فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ فَنَكْرَهُ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ قِرَاءَةَ الْآيَةِ تَامَّةً، وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا لِلَّذِيْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ، وَلَا نَرٰى لَهُمْ جَمِيْعًا بَأْسًا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَنْعِ الْجُنُبِ أَيْضًا مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، مَا يُوَافِقُ مَا قُلْنَا .

۵۵۹: حدثنا حجاج قال حدثنا ہمام عن قتادہ نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ہماری روایت کردہ احادیث سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے پیروکاروں کی روایت کا نسخ ثابت ہو رہا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کے ثبوت سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال سے اس کی مزید پختگی ظاہر ہوتی ہے۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ جنبی اور حائض کے لئے قرآنِ مجید کی آیت کو پورا پڑھنا مکروہ قرار دیتے ہیں اور بے وضو آدمی کے لئے قراءت قرآن مجید میں کچھ حرج نہیں سمجھتے اور ذکر اللہ میں تو ہم بے وضو، حائض، جنبی کسی کے لئے بھی کچھ حرج نہیں خیال کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جنابت والے کو قراءتِ قرآنی سے روکنا خود منقول ہے اور وہ ہمارے قول کے موافق ہے۔

حاصل کلام: ان روایات و آثار سے اس بات کی مزید تائید ہوگئی کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ منسوخ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ والی روایت کی ان اقوال صحابہ اور تابعین سے تائید ہوتی ہے۔

اسی وجہ سے ہمارے ہاں قرآن مجید کی مکمل آیت ضرورت کیلئے پڑھنا بھی درست نہیں ہاں ایک ایک لفظ الگ الگ مجبوراً پڑھ سکتے ہیں البتہ بلاوضوذکراللہ اور قراءتِ قرآن میں کوئی حرج نہیں جنابت والے کے لئے قراءتِ قرآن مجید کی ممانعت میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قول ملاحظہ ہو۔

۵٦٠ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ.

۵٦٠: شقیق نے نقل کیا کہ عبیدہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ جنابت کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کو ناپسند کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۰۴/۱۰۔

۵٦١ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ : ثَنَا اَبِیْ، قَالَ : ثَنَا الْاَعْمَشُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ .فَهٰذَا عِنْدَنَا أَوْلٰى مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا قَدْ وَافَقَهُ مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِیْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَبِیْ مُوْسٰى، وَمَالِكِ بْنِ عُبَادَةَ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا، مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْهُ فِیْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ فِیْ كِتَابِنَا هٰذَا .

۵٦١: ابی نے کہا کہ اعمش نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ ہمارے ہاں یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے اولیٰ ہے کیونکہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کے عین موافق ہے جو حضرت علی ابن عمر ابوموسیٰ اشعری اور مالک بن عبادہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور یہی امام الہمام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی قسم کی روایت وارد ہے جو نافع کی ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت جس کو محمد بن ثابت نے نقل کیا ہے اس کے مخالف ہے۔ اس روایت کو ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں۔

تخریج : دارقطنی ۱۶۲/۱،

حاصل کلام: ان دونوں روایتوں سے بھی اس بات کی تائید ہوگئی کہ جنابت والے کے لئے قراءتِ قرآن درست نہیں ہے اور یہ حضرت علی ابن عمر ابوموسیٰ مالک بن عبادہ رضی اللہ عنہم کی روایات کے موافق ومؤید ہے پس یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے زیادہ بہتر ہے ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول یہی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کا منسوخ ہونا اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان کا اپنا قول اور عمل اس کے خلاف منقول ہے جو واضح نسخ کی علامت ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جبکہ آپ سے کہا گیا: الا تتوضا تو فرمایا: لا ارید الصلوۃ فاتوضا" اس سے ظاہر فرمادیا کہ وضوتو نماز کے لئے کیا

جاتا ہے ذکر کے لئے ضروری نہیں۔

روایات ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۵۶۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، فَطَعِمَ، فَقِيْلَ لَهُ : أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ : إِنِّيْ لَا أُرِيْدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ).

۵۶۲: عمرو بن دینار نے سعید بن الحویرث کے واسطہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے اور آپ نے کھایا آپ کو کہا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ تو جواب میں فرمایا میں نماز کا ارادہ نہیں رکھتا کہ میں وضو کروں۔

تخریج : مسلم فی الحیض روایت ۱۱۹/۱۱۸

۵۶۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۵۶۳: ابن جریج نے کہا مجھے سعید بن الحویرث نے بتلایا اور پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بالا جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱۶۲/۱

۵۶۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۵۶۴: روح بن القاسم نے نقل کیا کہ عمرو بن دینار نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند الکشی

۵۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرٍو، مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قِيْلَ لَهُ "أَلَا تَتَوَضَّأُ؟" فَقَالَ : " لَا أُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَأَتَوَضَّأَ " فَأَخْبَرَ أَنَّ الْوُضُوْءَ إِنَّمَا يُرَادُ لِلصَّلَاةِ، لَا لِلذِّكْرِ .فَهٰذَا مُعَارِضٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَهٰذَا أَوْلٰى، لِأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمِلَ بِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَلَّ عَمَلُهُ بِهِ، عَلٰى أَنَّهُ هُوَ النَّاسِخُ .فَإِنْ عَارَضَ فِيْ ذٰلِكَ مُعَارِضٌ بِمَا.

۵۶۵: خالد بن عبدالرحمان نے نقل کیا کہ حماد بن سلمہ نے عمرو سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ کیا تم نہیں

دیکھتے جب نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جب میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔ پس آپ نے بتایا کہ وضو نماز کے لئے کیا جاتا ہے ذکر کے لئے ضرورت نہیں۔ یہ روایت اس باب کی ابتداء میں آنے والی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے خلاف ہے اور یہ اس سے اولیٰ ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عمل کیا پس ان کے عمل سے یہ واضح دلالت مل گئی کہ پہلے والی روایت منسوخ ہے۔ اگر کوئی اس پر اعتراض میں یہ روایت پیش کرے۔

تخریج : ابو داؤد الطیاسی ٣٦١، طبرانی فی الکبیر ٦٤/١٢

حاصل کلام: یہ روایات ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کی پہلی روایت کے نسخ کی کافی دلیل ہیں۔

ایک اشکال کا جائزہ:

اگر کوئی اس روایت کو ذکر کر کے کہے کہ آپ ﷺ تو جب بیت الخلاء سے فارغ ہوتے تو نماز والا وضو فرماتے اس روایت سے وہ روایت متضاد ہے جو تم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے تھے۔

روایت یہ ہے:

٥٢٦ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : أَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ : ثَنَا جَابِرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (مَا أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ إِلَّا تَوَضَّأَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْهُ، وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ). قَالُوْا : فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ .قِيْلَ لَهُ : مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَتَوَضَّأُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ وَلَا يَتَوَضَّأُ إِذَا بَالَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْحِيْنُ، حِيْنَ حَدَثَ قَدْ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ .فَيَكُوْنُ مَعْنٰى قَوْلِهَا "كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ أَحْيَانِهِ "أَيْ فِيْ حِيْنِ طَهَارَتِهِ وَحَدَثِهِ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْآثَارُ .مَعَ أَنَّهُ قَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ "لَا أُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَأَتَوَضَّأَ . "فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَتَوَضَّأُ إِلَّا وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا حَضَرَتْ مِنْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ خُرُوْجِهِ، إِنَّمَا هُوَ لِإِرَادَتِهِ الصَّلَاةَ، لَا لِلْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلَاءِ .وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ إِخْبَارًا مِنْهَا عَمَّا كَانَ يَفْعَلُ قَبْلَ نُزُوْلِ الْآيَةِ، وَمَا فِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ إِخْبَارًا مِنْهَا بِمَا كَانَ يَفْعَلُ بَعْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ، حَتّٰى يَتَّفِقَ مَا رُوِيَ عَنْهَا، وَمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهَا وَلَا يَتَضَادُّ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .

۵۶۶: عبدالرحمان بن الاسود نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جب بھی آپ بیت الخلاء میں گئے اس سے فارغ ہوکر آپ نے نماز والا وضوفرمایا۔ معترضین کا کہنا یہ ہے کہ یہ روایت تو اس روایت کے خلاف ہے جو تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر وقت ذکر کرتے تھے۔ ان سے عرض کیا جائے گا اس میں تمہارے مقصد کی کوئی دلیل نہیں عین ممکن ہے کہ آپ ہر حالت میں ذکر کرتے ہوں یعنی طہارت اور بے وضوگی دونوں حالتوں میں ذکر کرتے ہوں۔ تا کہ روایات کا تعارض جاتا رہے اور یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز کا جب ارادہ کرتا ہوں تو اس وقت وضو کرتا ہوں وہ اس روایت کے مخالف ہے۔ اس سے یہ دلیل مل گئی کہ آپ ارادۂ نماز کے وقت وضو کرتے تھے اور ممکن ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جس وضو کا بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد تذکرہ کیا ہے وہ نماز کے ارادہ سے ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت کے اترنے سے پہلے حال کی خبر دی ہو اور وہ جو خالد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ کا جو عمل مذکور ہے وہ نزولِ آیت کے بعد والا عمل ہو تا کہ اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور دیگر روایات میں موافقت ہو جائے اور تضاد بالکل ختم ہو جائے۔

الجواب: بیت الخلاء سے فراغت پر وضو کرتے اور پیشاب کے فوراً بعد وضو نہ کرتے اور اس حالت میں ذکر کرتے۔

نمبر۲: "یذکُرُ اللّٰہ فی کل احیانہ" کا مطلب یہ ہے کہ طہارت وحدث میں ذکر برابر کرتے یہ مفہوم اس لئے لیا تا کہ آثار کا تضاد ختم ہو جائے۔

نمبر۳: یہ روایت حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما "لا ارید الصلوٰۃ فاتوضا" جو گزشتہ سطور میں مذکور ہے اس کے خلاف ہے پس ان آثار میں موافقت کی وہی صورت ہے جو ہم نے عرض کی کہ جب نماز کا ارادہ ہوتا تب آپ وضو فوراً فرما لیتے ورنہ اسی حالت میں (آسانی امت کے لئے) ذکر فرماتے ہر ذکر کے لئے وضو میں امت پر گرانی ہے۔

نمبر۴: ممکن ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں جس وضو کا تذکرہ ہے وہ ارادۂ صلاۃ ہی کے لئے ہو اس لئے نہیں کہ آپ بیت الخلاء سے ابھی نکلے ہیں اور اس کی وجہ سے وضو ضروری ہے۔

نمبر۵: اور یہ بھی ممکن ہے کہ نزول آیت سے پہلے والی حالت کی اطلاع مقصود ہو اور خالد بن سلمہ والی روایت میں نزول آیت کے بعد والی حالت کا اظہار مقصود ہو۔ تا کہ روایات کا باہمی تضاد باقی نہ رہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ کا اس باب میں مقصود اصلی تو پہلی روایات کے نسخ کو ثابت کرنا ہے اسی وجہ سے ناسخ روایات کی تائیدات کثرت سے پیش کی گئیں نیز انہی روایات کے رواۃ کے فتاویٰ پیش کئے تا کہ ان کے ہاں سے بھی نسخ کا ثبوت میسر ہو اور دلیل نظری سے صرف نظر کی گئی ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ

کیا بچے بچی کے پیشاب کا حکم مختلف ہے؟

خلاصۃ المرام: دودھ پیتے بچے اور بچی کے پیشاب کے حکم اور اس سے طہارت میں ائمہ فقہاء کے دو گروہ ہیں۔

فریق اوّل: جس میں امام شافعی و حنبل و مالک رحمہم اللہ شامل ہیں جو بچے کے پیشاب کو پاک قرار دیتے ہیں اور کپڑے پر لگ جانے کی صورت میں اس پر پانی کے چھینٹے مارنا کافی قرار دیتے ہیں جبکہ بچی کا پیشاب ناپاک اور اس کے لئے کپڑے کو دھونا لازم ہے۔

فریق دوم: میں امام ابوحنیفہ، جمہور فقہاء و محدثین ہیں وہ دونوں کے پیشاب کو یکساں قرار دیتے اور بہر دو صورت کپڑا دھونے کو لازم قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۵٦۷ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ (النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّضِيعِ : يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ، وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ).

۵٦۷: ابوالاسود نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے بچے کے متعلق فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو خوب دھویا جائے گا اور لڑکے کے پیشاب پر معمولی پانی ڈالا جائے گا۔

تخریج: ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۳۵، نمبر ۳۷۷، ترمذی فی الجمعه باب۷۷، نمبر ۶۱۰، ابن ماجه فی الطهارة باب۷۷، ۵۲۵، مسند احمد ۹۷/۷۶/۱۔

۵٦۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ، عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ : أَنَّ (الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بَالَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ : أَعْطِنِي ثَوْبَكَ أَغْسِلُهُ فَقَالَ : إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنَ الْأُنْثَى، وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ).

۵٦۸: قابوس بن المخارق نقل کرتے ہیں لبابہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو میں نے کہا آپ اپنا کپڑا مجھے دیں تاکہ میں اسے دھو ڈالوں آپ نے فرمایا مؤنث کے پیشاب والا کپڑا خوب دھویا جاتا ہے اور مذکر بچے کے پیشاب پر پانی ڈال دیا جاتا ہے۔ (لبابہ یہ امّ فضل زوجہ عباس رضی اللہ عنہ کا نام ہے اور حضرت حسین کی رضاعی ماں ہیں)۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۱۳۵' نمبر۳۷۵' ابن ماجه فی الطهارة باب۷۷' نمبر۵۲۲' مسند احمد ۳۳۹/۶۔

۵۶۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۵۶۹:ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابوالاحوص پھر اس نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۷۰ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ، وَاللَّيْثُ، وَعَمْرٌو، وَيُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ (أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ : أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ).

۵۷۰:عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے نقل کیا کہ ام قیس بنت محصنؓ اپنے ایک دودھ پیتے بچے کو خدمت نبوت میں لے کر آئیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں اٹھا لیا اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا اور مل کر نہ دھویا۔

تخریج : بخاری فی الوض باب۵۹' مسلم فی الطهارة حدیث ۱۰٤' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۳۵' نمبر۳۷٤' ترمذی فی الطهارة باب٥٤' نمبر۷۱' نسائی فی الطهارة باب۱۸۸' دارمی فی الوضوء باب۶۳' مالك فی الطهارة نمبر۱۱۰' مسند احمد ۳۵۶/۶' معجم کبیر للطبرانی ٤۳۵/۲۵' مصنف عبدالرزاق ۱٤۸۵' سنن کبریٰ بیهقی ٤۱٤/۲۔

۵۷۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۵۷۱:سفیان نے کہا کہ زہری نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۷۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ (أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ وَيَدْعُو لَهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى التَّفْرِيْقِ بَيْنَ حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ، وَبَوْلِ الْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ .فَقَالُوْا : بَوْلُ الْغُلَامِ طَاهِرٌ، وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ نَجِسٌ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَسَوَّوْا بَيْنَ بَوْلَيْهِمَا جَمِيْعًا، وَجَعَلُوْهُمَا نَجِسَيْنِ .وَقَالُوْا :قَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ) إِنَّمَا أَرَادَ بِالنَّضْحِ صَبَّ الْمَاءِ عَلَيْهِ .فَقَدْ تُسَمِّي الْعَرَبُ ذٰلِكَ نَضْحًا وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مَدِيْنَةً يَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا، فَلَمْ يَعْنِ بِذٰلِكَ النَّضْحِ الرَّشَّ .وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ يَلْزَقُ بِجَانِبِهَا .قَالُوْا : وَإِنَّمَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، لِأَنَّ بَوْلَ الْغُلَامِ يَكُوْنُ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، لِضِيْقِ مَخْرَجِهِ، وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يَتَفَرَّقُ، لِسَعَةِ مَخْرَجِهِ .فَأَمَرَ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ بِالنَّضْحِ : يُرِيْدُ صَبَّ الْمَاءِ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، وَأَرَادَ بِغَسْلِ بَوْلِ

الْجَارِيَةِ أَنْ يُتَتَبَّعَ بِالْمَاءِ، لِأَنَّهُ يَقَعُ فِي مَوَاضِعَ مُتَفَرِّقَةٍ، وَهٰذَا مُحْتَمَلٌ لِمَا ذَكَرْنَاهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ الْمُتَقَدِّمِينَ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .فَمِنْ ذٰلِكَ۔

۵۷۲: عروہ نے بتلایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ تحنیک کے لئے اور دعا کے لئے لایا گیا اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانی بہایا اس کو مل کر نہ دھویا۔ (تحنیک: کوئی چیز چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا یہ مسنون ہے) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء کا خیال یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم مختلف ہے اور یہ فرق کھانا کھانے سے پہلے تک ہے۔ چنانچہ ان کا قول یہ ہے کہ لڑکے کا پیشاب پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب نجس ہے۔ علمائے کرام کی دوسری جماعت اس کے خلاف ہے۔ چنانچہ انہوں نے دونوں کو حکم میں برابر قرار دیا اور دونوں کو نجس قرار دیا اور پہلے قول والوں کے جواب میں یہ فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ((بول الغلام ینضح)) میں احتمال ہے۔ نضح کا معنی بہانا ہے۔ عرب کے ہاں اس کا استعمال پایا جاتا ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ((انی لا عرف مدینة ینضح البحر بجانبها)) سے بہنا مراد ہے یہاں چھڑکنا معنی نہیں ہوسکتا۔ البتہ اس لحاظ سے فرق ہے کہ لڑکے کا پیشاب ایک دہانے سے خارج ہوتا ہے کیونکہ نکلنے کا مقام چھوٹا ہوتا ہے اور لڑکی کا پیشاب وسیع مخرج سے نکلتا ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کے پیشاب میں پانی کے فقط بہا دینے کا حکم فرمایا اور لڑکی کے پیشاب کے سلسلہ میں پے در پے پانی ڈالنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ الگ الگ مقام پر پڑتا ہے اور ہمارا مذکورہ احتمال بعض تابعین رحمہم اللہ سے منقول ہے جو اسی معنی کو ثابت کرتا ہے۔

تخریج: بخاری فی الوضوء باب ۵۹، مسلم فی الطهارة ۱۰۱، نسائی فی الطهارة باب ۱۸۸، مالك فی الطهارة ۱۱۰، بیهقی سنن کبری ۲/۴۱۵، مصنفه عبدالرزاق ۱۴۸۹۔

حاصل روایات: ان روایات ستہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈالنے میں مبالغہ نہ کیا جائے گا بلکہ بہا دیا یا چھڑک دیا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب میں خوب دھویا جائے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے کے پیشاب میں نجاست نہیں لڑکی کے پیشاب میں نجاست ہے اسی وجہ سے اس سے طہارت بھی اچھے انداز سے حاصل ہوگی ان روایات میں لڑکے کے لئے نضح کا حکم ہے غسل کا حکم صرف لڑکی کے لئے فرمایا۔ دونوں کے حکم میں فرق دونوں کے نجاست و طہارت کے فرق کو ظاہر کرتا ہے۔

ان تمام روایات میں نضح کا لفظ وارد ہے اس پر تمام روایات کا مدار ہے اگر اس کے معنی کی تحقیق ہو جائے تو توافق روایات کا آسان حل نکل آئے گا۔

لفظ نضح کی تحقیق:

نمبر۱: نضح کا معنی بہانا ہے پس بول الغلام ینضح کا معنی یہ ہے لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے۔

نمبر۲: اہل عرب بہانے کو نضح کہتے ہیں جیسا اس ارشاد نبوی میں ہے انی لاعرف مدینة ینضح البحر بجانبها میں ایک

ایسے شہر کو جانتا ہوں جس کے ایک جانب پانی بہہ رہا ہے اور نہریں مارتا ہے۔
نمبر۳: چھڑکنا بھی آتا ہے۔
نمبر۴: غسل خفیف جیسا کہ بخاری میں دم حیض کے متعلق نضح کا لفظ آیا ہے۔
سوال: اگر اس کا معنی بھی دھونا ہے تو الگ لفظ لانے کی ضرورت کیا تھی۔
جواب: الگ لفظ لانے میں حکمت یہ ہے کہ ان کی نوعیت میں فرق ہے لڑکے کا پیشاب مخرج تنگ ہونے کی وجہ سے ایک جگہ گرے گا نیز اس میں تعفن بھی کم ہے اور لڑکی کا پیشاب مخرج کی وسعت کی وجہ سے کئی جگہ پڑے گا اور اس میں غلاظت و تعفن بھی زیادہ ہے اس لئے لڑکے کے لئے فقط پانی بہا دینے والا لفظ لایا گیا کہ مبالغہ غسل کی ضرورت نہیں اور لڑکی کے لئے مسلسل مل کر دھونے کا حکم دیا گیا۔

ہم نے یہ کوئی نیا مفہوم نہیں لیا بلکہ تابعین سے یہ بات ثابت ہے ہم دو ثبوت پیش کرتے ہیں۔

ثبوتِ اوّل:

۵۷۳: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ قَالَ : (الرَّشُّ بِالرَّشِّ، وَالصَّبُّ بِالصَّبِّ، مِنَ الْأَبْوَالِ كُلِّهَا).

۵۷۳: قتادہ کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمام ابوال کے سلسلہ میں اگر معمولی چھینٹ پڑ جائے تو اس پر پانی کا چھینٹا دیا جائے اور اگر پیشاب بہہ جائے تو اس پر پانی بہایا جائے۔

ثبوت نمبر۲:

۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ : (بَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ غَسْلًا، وَبَوْلُ الْغُلَامِ يُتَّبَعُ بِالْمَاءِ). أَفَلَا تَرٰى أَنَّ سَعِيْدًا قَدْ سَوّٰى بَيْنَ حُكْمِ الْأَبْوَالِ كُلِّهَا مِنَ الصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ؟ فَجَعَلَ مَا كَانَ مِنْهُ رَشًّا، يَطْهُرُ بِالرَّشِّ، وَمَا كَانَ مِنْهُ صَبًّا، يَطْهُرُ بِالصَّبِّ .لَيْسَ أَنَّ بَعْضَهَا عِنْدَهُ طَاهِرٌ، وَبَعْضَهَا غَيْرُ طَاهِرٍ، وَلٰكِنَّهَا كُلَّهَا عِنْدَهُ نَجَسَةٌ وَفَرْقٌ بَيْنَ التَّطَهُّرِ مِنْ نَجَاسَتِهَا عِنْدَهُ، بِضِيْقِ مَخْرَجِهَا وَسَعَتِهِ .ثُمَّ أَرَدْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ، أَنْ نَنْظُرَ فِي الْآثَارِ الْمَأْثُوْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ.

۵۷۴: حسن نے فرمایا لڑکی کے پیشاب کو خوب مل کر دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے۔ ان دونوں آثار سے یہ بات ثابت ہوئی کہ پیشابوں کا حکم برابر ہے خواہ بچہ ہو یا بچی البتہ معمولی چھینٹے پر پانی کے چھینٹے کافی ہیں اور پیشاب کے بہہ جانے پر پانی بہایا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب کو دھونے میں مبالغہ کیا جائے گا معلوم

ہوا کہ ان میں وجہ فرق تنگی مخرج ہے نہ کہ طہارت ونجاست۔ کیا آپ غور نہیں کرتے کہ سعید رحمہ اللہ نے تمام بچوں کے پیشاب کو برابر قرار دیا۔ پھر انہوں نے جو چھینٹوں کی صورت میں گرتا ہے اس کے لئے پانی چھڑکنے کو کافی قرار دیا اور جو زور سے بہنے والے ہیں ان کو پانی بہا دینے سے پاک قرار دیا۔ ایسا نہیں کہ بعض کو انہوں نے پاک کہا ہو اور دوسروں کو ناپاک قرار دیا ہو بلکہ ان کے ہاں تمام پلید اور گندگی ہیں صرف ان کی نجاست کے ازالہ میں ان کے ہاں فرق ہے۔ اس کا سبب مخرج کی تنگی اور وسعت ہے۔ اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ منقولہ آثار پر نگاہ ڈالیں تا کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی چیز ایسی منقول ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے۔ پس تلاش پر یہ آثار سامنے آئے۔

فریق ثانی کی مستدل روایات:

۵۷۵: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْلَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ مَرَّةً، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: صُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا).

ہشام بن عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دعا کے لئے بچوں کو لایا جاتا آپ ان کے لئے دعا فرماتے ایک مرتبہ آپ کے پاس ایک بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ نے فرمایا: صبوا علیہ الماء صبا اس پر اچھی طرح پانی بہا دو۔

تخریج: مسند احمد ٤٦/٦۔

۵۷۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ قَالَ: ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۶: حدثنا اسد قال حدثنا محمد بن حازم پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۵۷۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثَنَا أَسَدٌ قَالَ: ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ).

۵۷۷: حدثنا عبده بن سلیمان عن ہشام عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس پر پانی بہا دیا اور اس کو مل کر نہیں دھویا۔

۵۷۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ: " وَلَمْ يَغْسِلْهُ. "وَإِتْبَاعُ الْمَاءِ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْغَسْلِ، أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَ ثَوْبَهٗ

عَذِرَةٌ، فَأَتْبَعَهَا الْمَاءَ حَتّٰى ذَهَبَ بِهَا، أَنَّ ثَوْبَهٗ قَدْ طَهُرَ .وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَقَالَ فِيْهِ (فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهٗ عَلَيْهِ). وَقَالَ مَالِكٌ، وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَعَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ : (فَدَعَا بِمَاءٍ، فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ). فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ النَّضْحَ -عِنْدَهُمْ -الصَّبُّ .

۵۷۸: مالک نے ہشام سے بیان کیا اور ہشام نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ اس میں **لم يغسله**" کا لفظ نہیں ہے اور پے در پے پانی بہانے کا ہے کیا تم غور نہیں کرتے کہ اگر کسی آدمی کے کپڑے کو گندگی لگ جائے اور اس پر وہ پے در پے پانی ڈالے جس سے وہ گندگی دور ہو جائے تو اس کا کپڑا پاک ہو گیا۔ اس روایت کو زائدہ نے ہشام سے نقل کیا ہے اور اس کے الفاظ ((فدعا بماء فنضحه عليه)) ہیں اور مالک رحمہ اللہ کی ہشام سے جو روایت ہے اس میں ((فصبه عليه)) کے الفاظ ہیں۔ اس سے یہ ثبوت مہیا ہو گیا کہ ان کے نزدیک نضح کو صب کے معنی میں لیا جاتا ہے۔

اس روایت کو زائدہ نے ہشام بن عمرو سے بھی نقل کیا اس میں یہ لفظ ہیں "**فدعا بماء فنضحه عليه**" اور مالک عبدۃ ابو معاویہ عن ہشام بن عروہ میں یہ لفظ ہیں "**فدعا بماء فصبه عليه**"

قابل غور حقیقت:

روایت عائشہ رضی اللہ عنہا میں "**اتبعه الماء**" کے الفاظ ہیں پے در پے پانی ڈالنے کا حکم غسل ہی کا ہے اگر کسی آدمی کے کپڑے کو گوبر یا پاخانہ لگ جائے تو اس پر مسلسل پانی بہانے سے گندگی ڈھل جائے گی اور کپڑا پاک ہو جائے گا اور ان روایات سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ نضح کا معنی صب کا آتا ہے۔

مزید تائیدی روایات:

۵۷۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عِيْسٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ : (كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيْءَ بِالْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُعَجِّلُوْهُ، فَقَالَ : ابْنِيْ ابْنِيْ .فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ بَوْلِهٖ، صَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ).

۵۷۹: عن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تو انہوں نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا صحابہ کرام نے جلدی سے انسے پکڑنا چاہا تو آپ نے فرمایا میرے بیٹے کو رہنے دو جب پیشاب کر لیا تو اس پر پانی بہا دیا گیا (یہاں صب کا لفظ ہے)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارۃ ۱/ ۱۲۰

۵۸۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۵۸۰: وکیع نے ابن ابی لیلیٰ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى بَطْنِهِ، أَوْ عَلٰى صَدْرِهِ، حَسَنٌ أَوْ حُسَيْنٌ، فَبَالَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَوْلَهُ أَسَارِيْعَ فَقُمْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ : دَعُوْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ).

۵۸۱: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ اپنے والد ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا آپ کے پیٹ یا سینے پر حسن یا حسین تھے تو انہوں نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا یہاں تک کہ میں نے سینے پر پیشاب کے چلنے کو دیکھا ہم اس کو اٹھانے کے لئے اٹھے تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو پھر پانی منگوایا اور سینہ پر بہا دیا۔ (یہاں بھی صبہ علیہ کا لفظ ہے)

۵۸۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَابُوْسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ : (لَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَعْطِنِيْهِ، أَوْ ادْفَعْهُ إِلَيَّ فَلَأَكْفُلْهُ أَوْ أُرْضِعْهُ بِلَبَنِيْ فَفَعَلَ .فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى صَدْرِهِ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَصَابَ إِزَارَهُ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَعْطِنِيْ إِزَارَكَ أَغْسِلْهُ .قَالَ : إِنَّمَا يُصَبُّ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذِهِ أُمُّ الْفَضْلِ فِيْ حَدِيْثِهَا هٰذَا، إِنَّمَا يُصَبُّ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ .وَفِيْ حَدِيْثِهَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ، إِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَاهُ كَذٰلِكَ، ثَبَتَ أَنَّ النَّضْحَ الَّذِيْ أَرَادَ بِهِ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ، هُوَ الصَّبُّ الْمَذْكُوْرُ هَاهُنَا، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْأَثَرَانِ .وَهٰذَا أَبُوْ لَيْلٰى فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَنْهُ أَنَّهُ (رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَّ عَلَى الْبَوْلِ الْمَاءَ). فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ حُكْمَ بَوْلِ الْغُلَامِ هُوَ الْغَسْلُ، إِلَّا أَنَّ ذٰلِكَ الْغَسْلَ، يُجْزِءُ مِنْهُ الصَّبُّ، وَأَنَّ حُكْمَ بَوْلِ الْجَارِيَةِ هُوَ الْغَسْلُ أَيْضًا .وَفَرَّقَ فِي اللَّفْظِ بَيْنَهُمَا وَإِنْ كَانَا مُسْتَوِيَيْنِ فِي الْمَعْنٰى، لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا، مِنْ ضِيْقِ الْمَخْرَجِ وَسَعَتِهِ. فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ، وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْغُلَامَ وَالْجَارِيَةَ، حُكْمُ أَبْوَالِهِمَا سَوَاءٌ، بَعْدَمَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا سَوَاءً قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ، فَإِذَا كَانَ بَوْلُ الْجَارِيَةِ نَجِسًا فَبَوْلُ الْغُلَامِ أَيْضًا نَجِسٌ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۸۲: قابوس بیان کرتے ہیں ام الفضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مجھے دیں یا میرے حوالہ کریں میں اس کی کفالت کروں گی یا اپنا دودھ پلاؤں گی آپ نے میرے سپرد کر دیا ایک دن میں ان کو لے کر آئی تو آپ نے اسے اپنے سینے پر رکھا تو اس نے پیشاب کر دیا جو آپ کے ازار کو پہنچا میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اپنا ازار عنایت فرمائیں تاکہ میں اسے دھو ڈالوں آپ نے فرمایا لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو مل کر دھویا جاتا ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ام الفضل رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے اور انہی سے فصل اوّل میں مذکورہ روایت میں ((ینضح)) کا لفظ ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے۔ جب بات اسی طرح ہے جو ہم نے عرض کر دی تو اس سے ثابت ہو گیا کہ حدیث اول میں ((نضح)) کا معنی بہانا ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہے تاکہ دونوں آثار کا تضاد ختم ہو اور یہ ابولیلیٰ بھی ان سے موافق بات کہہ رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پر پانی کو بہایا۔ پس ان آثار سے ثابت ہوا کہ لڑکے کے پیشاب کا حکم بھی دھونا ہے مگر اس دھونے سے صرف اس پر پانی بہانا کافی ہو جائے گا اور لڑکی کے پیشاب میں (مَل کر) دھونا ہوگا۔ ان دونوں الفاظ میں تو فرق ہے مگر معنی میں دونوں یکساں ہیں اور اس کی علّت وہی ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔ ایک کا مخرج تنگ اور دوسرے کا وسیع ہے۔ آثار کے پیش نظر تو اس بات کا یہی حکم ہے۔ اب غور وفکر کے انداز سے ملاحظہ ہو۔ ہم نے لڑکے اور لڑکی کے معاملے میں غور کیا ان کے پیشاب کا حکم برابر ہے جبکہ یہ کھانا کھانے لگ جائیں۔ پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے بھی حکم برابر ہونا چاہیے جب لڑکی کا پیشاب پلید ہے تو لڑکے کا پیشاب بھی پلید ہے اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۱۳۵' نمبر ۳۷۵' ابن ماجہ فی الطھارۃ باب ۷۷' نمبر ۵۲۲۔

حاصل روایات: ان آٹھ روایات میں ینضح کی جگہ یصب کا لفظ استعمال ہو رہا ہے جو واضح دلیل ہے کہ اس سے پانی بہانا مراد ہے نہ کہ چھڑکنا۔

جواب نمبر ا روایت نمبر ۵۶۸: جو کہ ام الفضل کی روایت ہے اس کا جواب بھی ان روایات سے ہو گیا کہ انہی کی روایت میں ینضح کی جگہ یصب کا لفظ واضح طور پر آ رہا ہے جو اس روایت کے معنی کو متعین کر رہا ہے ورنہ دونوں روایات میں تضاد لازم آئے گا۔

نمبر ۲: اور یہ ابولیلیٰ ہیں انہوں نے بھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف بات نقل نہیں کی بلکہ یہی دیکھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پر پانی بہایا ہے۔

نتیجہ: ان آثار سے یہ بات معلوم ہوئی کہ لڑکے کا حکم بھی دھونا ہے البتہ وہ دھونا' بہا دینا ہے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم بھی دھونا ہے۔

حکمتِ خاصہ:

اگرچہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں اور معنی میں بھی برابر ہیں مگر ذرا سے فرق کی وجہ سے دونوں کے لئے الفاظ الگ الگ لائے

گئے وہ فرق مخرج کا تنگ اور وسیع ہونا ہے جیسا پہلے ہم اشارہ کر چکے آثار کے ذریعہ تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ بچے اور بچی کے پیشاب کی نجاست میں فرق نہیں دونوں نجس ہیں البتہ دھونے کی کیفیت میں فرق ہے اور نضح کا لفظ جہاں آیا وہ صب کے معنی میں ہے۔

آخر میں دلیل عقلی وفکری پیش کی جاتی ہے:

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

کھانا کھانے کے بعد سب کے ہاں حکم دونوں کے پیشاب کا یکساں ہے ذرا بھی فرق نہیں پس عقلی لحاظ سے یہ بات زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے کھانا کھانے سے پہلے بھی دونوں کا حکم یکساں ہو اگر لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے تو لڑکے کا بھی ناپاک ہو اور دھونے میں بھی ایک جیسا ہو۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ لَا يَجِدُ إِلَّا نَبِيْذَ التَّمْرِ، هَلْ يَتَوَضَّأُ بِهِ أَوْ يَتَيَمَّمُ؟

نبیذ سے وضو کا حکم

خلاصۃ الزام: نبیذ: کھجور کو پانی میں بھگونے سے جو پانی بنے گا وہ نبیذ کہلاتا ہے نبیذ میں اگر مٹھاس پیدا ہوگئی مگر نشہ پیدا نہ ہوا تو اس کے متعلق وضو میں اختلاف ہے جس میں نشہ آجائے اس سے بالاتفاق ناجائز اور جس میں مٹھاس نہ ہو اس سے بالاتفاق جائز ہے۔

مذاہب ائمہ فریق اوّل:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے ہاں سفر میں اس سے وضو جائز ہے تیمم درست نہیں۔

فریق دوم: امام ابو یوسف رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ مالک رحمہ اللہ ابن حنبل خود طحاوی رحمہ اللہ کے ہاں جائز نہیں بلکہ تیمم ضروری ہے۔

فریق اوّل کے دلائل:

۵۸۳: حَدَّثَنَا رَبِيعُ ‌ِ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثَنَا أَسَدٌ قَالَ: ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ: ثَنَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَنَشٍ ‌ِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ (ابْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَعَكَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَاءٌ؟ قَالَ: مَعِيْ نَبِيْذٌ فِيْ إِدَاوَتِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصْبُبْ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ بِهِ، وَقَالَ: شَرَابٌ وَطَهُوْرٌ).

۵۸۳: حنش صنعانی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا کیا ابن مسعود تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا میرے مشکیزہ میں نبیذ موجود ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ہاتھ پر انڈیلو چنانچہ اس سے آپ نے وضو کیا اور آپ نے فرمایا وہ مشروب اور آلہ وضو ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الطهارة باب۳۷' نمبر ۳۸۵' دارقطنی ۷٦/۱۔

۵۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ، مَوْلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَاجَ إِلٰى مَاءٍ يَتَوَضَّأُ بِهٖ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا النَّبِيْذُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ، وَمَاءٌ طَهُوْرٌ فَتَوَضَّأَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا نَبِيْذَ التَّمْرِ فِيْ سَفَرِهٖ تَوَضَّأَ بِهٖ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا يُتَوَضَّأُ بِنَبِيْذِ التَّمْرِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ، تَيَمَّمَ، وَلَا يَتَوَضَّأُ بِهٖ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ يُوْسُفَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ عَلٰى أَهْلِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا رُوِيَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، مِنَ الطُّرُقِ الَّتِيْ وَصَفْنَا، وَلَيْسَتْ هٰذِهِ الطُّرُقُ، طُرُقًا تَقُوْمُ بِهَا الْحُجَّةُ عِنْدَ مَنْ يَقْبَلُ خَبَرَ الْوَاحِدِ، وَلَمْ يَجِئْ أَيْضًا الْمَجِيْءَ الظَّاهِرَ .فَيَجِبُ عَلٰى مَنْ يَسْتَعْمِلُ الْخَبَرَ إِذَا تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ بِهٖ .فَهٰذَا مِمَّا لَا يَجِبُ اسْتِعْمَالُهُ، لِمَا ذَكَرْنَا، عَلٰى مَذْهَبِ الْفَرِيْقَيْنِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَا .وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، لَمْ يَكُنْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ .

۵۸۴: ابورافع مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ عبداللہ لیلۃ الجن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کی ضرورت پیش آئی اور ابن مسعود کے پاس نبیذ کے علاوہ کچھ نہ تھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور پاکیزہ اور پانی پاک ہے پس اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ جس شخص کے پاس سفر میں ایسا پانی موجود ہو جس میں کھجوریں بھگوئی گئی ہوں اور اس کے علاوہ پانی نہ ہو تو وہ اس کے ساتھ وضو کرے انہوں نے ان آثار سے استدلال کیا ہے۔ اس جواز کے قائلین میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نام بھی آتا ہے۔ مگر دیگر علماء نے اس

کے برعکس کہا کہ بھگوئی ہوئی کھجور والے پانی سے وضو جائز نہیں۔ جو اس کے سوا نہ پائے وہ تیمم کرے۔ وہ اس سے بالکل وضو نہ کرے۔ اس قول کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اختیار کیا۔ انہوں نے پہلے قول کو اختیار کرنے والوں کے خلاف یہ دلیل پیش کی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جس کو آپ استدلال میں پیش کرتے ہیں اور اس کے لئے جتنی اسناد پیش کی ہیں وہ ان لوگوں کے ہاں بھی جو خبر واحد کو حجت مانتے ہیں قابل حجت نہیں ہیں کیونکہ راوی کا بیان پوری وضاحت سے پایا نہیں جاتا تا کہ متواتر طرق سے آئی ہوئی روایت کو قبول کر لیا جاتا۔ پس دونوں فریق کے ہاں اس روایت پر عمل درست نہ ہوا البتہ ابو عبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ اثر میں ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ لیلۃ الجن میں موجود ہی نہ تھے۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۷۷/۱۔

حاصل روایات: سفر میں پانی نہ ملنے کی صورت میں نبیذ تمر سے وضو جائز ہے اس وقت تیمم نہ کیا جائے گا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو ہی فرمایا۔

فریق دوم: کا موقف یہ ہے کہ نبیذ تمر سے وضو جائز نہیں تیمم کیا جائے گا۔

فریق اوّل کی روایات کا جواب نمبرا:

جن اسناد سے یہ روایات وارد ہیں وہ خبر واحد ہیں اور کمزور ہیں خبر واحد سے حجت اس وقت پکڑی جاتی ہے جبکہ روایات کثرت سے ہوں پس اس خبر واحد کو نبیذ سے وجوب وضو کے لئے پیش نہیں کر سکتے۔ اس کی سند میں ابن لہیعہ اور دوسری میں علی بن زید بن جدعان کمزور راوی ہیں خبر واحد سے کتاب اللہ پر اضافہ جب تک تواتر نہ ہو نہیں ہوسکتا۔

جواب نمبر۲: ابو عبید بن عبداللہ جن کی روایت نقل کی گئی ان سے خود ایسی روایات ثابت ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لیلۃ الجن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے۔

عدم موجودگی کی روایات:

۵۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عُبَيْدَةَ : (أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ .فَقَالَ : لَا).

۵۸۵: عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبید کو کہا کیا عبداللہ بن مسعودؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن میں موجود تھے تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔

۵۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .فَلَمَّا انْتَفٰى عِنْدَ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ، وَهٰذَا أَمْرٌ لَا يَخْفٰى مِثْلُهُ عَلٰى

مِثْلِهِ، بَطَلَ بِذٰلِكَ مَا رَوَاهُ غَيْرُهُ مِمَّا يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ لَيْلَتَئِذٍ، إِذْ كَانَ مَعَهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : الْآثَارُ الْأُوَلُ أَوْلٰى مِنْ هٰذَا لِأَنَّهَا مُتَّصِلَةٌ، وَهٰذَا مُنْقَطِعٌ لِأَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ، لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ شَيْئًا .قِيْلَ لَهُ :لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ احْتَجَجْنَا بِكَلَامِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ، إِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِهِ لِأَنَّ مِثْلَهُ، عَلٰى تَقَدُّمِهِ فِي الْعِلْمِ، وَمَوْضِعِهِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَخُلْطَتِهِ لِخَاصَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ -لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ مِثْلُ هٰذَا مِنْ أُمُوْرِهِ .فَجَعَلْنَا قَوْلَهُ ذٰلِكَ حُجَّةً فِيْمَا ذَكَرْنَاهُ، لَا مِنَ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ وُضِعَتْ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ كَلَامِهِ بِالْإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ، مَا قَدْ وَافَقَ مَا قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ .

۵۸۶: وہب نے کہا شعبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے اپنے والد کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کی نفی کر دی تو یہ ایسی چیز ہے جو ان کے بیٹے پر مخفی نہیں رہ سکتی تو ان سے دوسروں کا یہ روایت کرنا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے اور آپ نے نبیذ سے وضو کیا۔ اگر کوئی شخص معترض ہو کہ پہلے آثار اس اثر کے مقابلے میں اولیٰ ہیں کیونکہ وہ متصل ہیں اور یہ منقطع ہے کیونکہ ابو عبیدہ نے اپنے والد سے کوئی روایت نہیں سنی۔ اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے اس دلیل میں ہم نے ابو عبید کے قول کو دلیل نہیں بنایا بلکہ ہم نے ان سے اس لئے استدلال کیا کہ ان جیسا علم میں فوقیت رکھنے والا شخص جس کو اپنے والد کے ہاں قرب کا درجہ میسر ہو اس سے یہ معاملہ کیونکر مخفی رہ سکتا ہے۔ ہم نے اس طور پر ان سے استدلال کیا ہے اس طور پر استدلال نہیں کیا گیا جو معترض کے پیش نظر ہے بلکہ ہم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا کلام متصل سند کے ساتھ بھی روایت کیا ہے جو ابو عبید کے قول کی موافقت میں ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

حاصل جواب:

یہ ہوا کہ جب ابو عبید خود اپنے والد کے متعلق لیلۃ الجن میں جانے کی نفی کر رہے ہیں تو جس بات پر بنیاد تھی وہ ختم ہو گئی پس ان روایات سے نبیذ تمر سے جواز وضو کا استدلال باطل ہو گیا۔

ایک اشکال:

یہ دونوں اثر سند کے لحاظ سے منقطع ہیں کیونکہ ابو عبید کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔

الجواب: ہم نے اس لحاظ سے استدلال نہیں کیا بلکہ اس لحاظ سے کیا ہے کہ ایسے بڑے عالم کے بیٹا ہونے کے حوالے سے اور ان سے گھر میں میل جول کے لحاظ سے ایسے آدمی پر ایسی چیز مخفی نہیں رہ سکتی بلکہ اس سے کچھ آگے بڑھ کر ہم عرض کرتے ہیں۔

خود صحیح روایت سے ابن مسعودؓ سے ان کی غیر موجودگی کا اقرار پایا جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں

۵۸۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ

الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : لَمْ أَكُنْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْجِنِّ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّیْ كُنْتُ مَعَهٗ .

۵۸۷: علقمہ نے کہا عبداللہؓ کہتے ہیں میں جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لیلۃ الجن میں موجود نہ تھا اور میری چاہت تھی کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۱۵۲۔

۵۸۸ : حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا یَحْیٰی بْنُ زَكَرِیَّا بْنِ أَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ : ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ أَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (هَلْ كَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْجِنِّ أَحَدٌ؟) فَقَالَ : لَمْ یَصْحَبْهُ مِنَّا أَحَدٌ، وَلٰكِنْ فَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَیْلَةٍ، فَقُلْنَا : اُسْتُطِیْرَ أَوْ اُغْتِیْلَ فَتَفَرَّقْنَا فِی الشِّعَابِ وَالْأَوْدِیَةِ نَلْتَمِسُهٗ، وَبِتْنَا بِشَرِّ لَیْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ نَقُوْلُ : اُسْتُطِیْرَ، أَمْ اُغْتِیْلَ .فَقَالَ : (إِنَّهٗ أَتَانِیْ دَاعِی الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ أُقْرِئُهُمُ الْقُرْآنَ) فَأَرَانَا آثَارَهُمْ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ أَنْكَرَ أَنْ یَكُوْنَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْجِنِّ .فَهٰذَا الْبَابُ إِنْ كَانَ یُؤْخَذُ مِنْ طَرِیْقِ صِحَّةِ الْإِسْنَادِ، فَهٰذَا الْحَدِیْثُ، الَّذِیْ فِیْهِ الْإِنْكَارُ أَوْلٰی، لِاسْتِقَامَةِ طَرِیْقِهٖ وَمَتْنِهٖ، وَثَبْتِ رُوَاتِهٖ. وَإِنْ كَانَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا قَدْ رَأَیْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَیْهِ، أَنَّهٗ لَا یُتَوَضَّأُ بِنَبِیْذِ الزَّبِیْبِ، وَلَا بِالْخَلِّ، فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ أَنْ یَكُوْنَ نَبِیْذُ التَّمْرِ أَیْضًا كَذٰلِكَ .وَقَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ أَنَّ نَبِیْذَ التَّمْرِ إِذَا كَانَ مَوْجُوْدًا فِیْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ، أَنَّهٗ لَا یُتَوَضَّأُ بِهٖ لِأَنَّهٗ لَیْسَ بِمَاءٍ .فَلَمَّا كَانَ خَارِجًا مِنْ حُكْمِ الْمِیَاهِ فِیْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ، كَانَ كَذٰلِكَ هُوَ فِیْ حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ .وَحَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِیْ فِیْهِ التَّوَضُّؤُ بِنَبِیْذِ التَّمْرِ إِنَّمَا فِیْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بِهٖ، وَهُوَ غَیْرُ مُسَافِرٍ لِأَنَّهٗ إِنَّمَا خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ یُرِیْدُهُمْ، فَقِیْلَ إِنَّهٗ تَوَضَّأَ بِنَبِیْذِ التَّمْرِ فِیْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ، وَهُوَ فِیْ حُكْمِ مَنْ هُوَ بِمَكَّةَ، لِأَنَّهٗ یُتِمُّ الصَّلَاةَ، فَهُوَ أَیْضًا فِیْ حُكْمِ اسْتِعْمَالِهٖ ذٰلِكَ النَّبِیْذَ هُنَالِكَ فِیْ حُكْمِ اسْتِعْمَالِهٖ إِیَّاهُ بِمَكَّةَ .فَلَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْأَثَرُ أَنَّ النَّبِیْذَ مِمَّا یَجُوْزُ التَّوَضُّؤُ بِهٖ فِی الْأَمْصَارِ وَالْبَوَادِیْ، ثَبَتَ أَنَّهٗ یَجُوْزُ التَّوَضُّؤُ لَا بِهٖ فِیْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ، وَفِیْ حَالِ عَدَمِهٖ .فَلَمَّا أَجْمَعُوْا عَلٰی تَرْكِ ذٰلِكَ، وَالْعَمَلِ بِضِدِّهٖ، فَلَمْ یُجِیْزُوا التَّوَضُّؤَ بِهٖ فِی الْأَمْصَارِ، وَلَا فِیْمَا حُكْمُهٗ حُكْمُ الْأَمْصَارِ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ تَرْكُهُمْ لِذٰلِكَ الْحَدِیْثِ، وَخَرَجَ حُكْمُ ذٰلِكَ النَّبِیْذِ، مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْمِیَاهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ التَّوَضُّؤُ بِهٖ فِیْ حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ

يُوْسُفَ، وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

۵۸۸: علقمہ کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ سے پوچھا گیا کیا لیلۃ الجن میں کوئی آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو انہوں نے کہا ہم میں سے کوئی آپ کے ساتھ نہ تھا لیکن ایک رات ہم نے آپ کو گم پایا تو ہم نے کہا آپ کو جن اٹھا کر لے گئے یا دھوکہ سے شہید کر دیا گیا چنانچہ ہم وادیوں اور گھاٹیوں میں منتشر ہو کر آپ کو تلاش کرنے لگے اور ہم نے وہ رات بڑی پریشانی سے گزاری ہم کہہ رہے تھے کہ جن اٹھا کر لے گئے یا دھوکے سے قتل کر دیئے گئے (آپ واپس تشریف لائے تو فرمایا) میرے پاس جنات کا داعی آیا تو میں ان کو قرآن مجید پڑھانے گیا پھر آپ نے ان کے نشانات ہمیں دکھائے۔ یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو لیلۃ الجن میں اپنے متعلق انکار کر رہے ہیں کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے۔ اگر اسناد کی درستی کا لحاظ کیا جائے تو انکار والی روایت سند و متن روایت کے لحاظ سے پختہ ہے۔ اب اگر آپ غور و فکر سے دیکھنا چاہتے ہیں تو آیئے۔ ہم اس بات پر تمام کو متفق پاتے ہیں کہ سرکہ 'نبیذ' کشمش سے وضو نہ کیا جائے گا۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ نبیذ کھجور بھی اس سے مختلف نہ ہو۔ علماء اس پر متفق ہیں کہ جب پانی کی موجودگی میں نبیذ تمر موجود ہو تو اس سے وضو نہ کیا جائے گا کیونکہ وہ مطلق پانی نہیں ہے۔ پس جب وہ خالص پانی کی موجودگی میں پانیوں کی فہرست سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی وہ اپنے حکم پر رہے گی۔ رہی وہ روایت جس میں نبیذ تمر سے وضو کا تذکرہ پایا جاتا ہے اس میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضوء فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت سفر میں نہ تھے بلکہ مکہ سے صرف جنات کو تبلیغ کرنے نکلے تھے۔ پس اسے کہا جائے گا کہ نبیذ تمر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس موقع پر وضو کرنا وہ عین مکہ میں وضو کرنے کے حکم میں ہے۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل پڑھی۔ اگر یہ اثر ثابت ہو جائے تو نبیذ ان چیزوں سے ثابت ہو جائے گا جن سے شہروں اور وادیوں اور جنگلوں میں وضو درست ہے جبکہ پانی بھی موجود ہو۔ پس جب اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ پانی کے ہوتے ہوئے اس پر عمل متروک ہے اور اس کی ضد پر عمل کیا جاتا ہے اور شہروں اور اس کے حکم والے علاقوں میں جب اس سے وضو جائز نہیں تو اس سے ثابت ہو گیا کہ اس نبیذ کا حکم پانیوں کے حکم سے نکل جانے کی بناء پر یہ روایت ترک کی گئی۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ اس سے کسی حال میں بھی وضو جائز نہیں اور یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے اور ہمارے ہاں نظر و فکر کا یہی تقاضا ہے' واللہ اعلم۔

تخریج: مسلم فی الصلاۃ روایت ۱۵۰/۱۵۱۔

حاصل کلام: ان دونوں روایات سے خود ابن مسعودؓ کا لیلۃ الجن کی حاضری سے انکار ثابت ہو گیا تو اب ان روایات کے جواب کی ضرورت نہ رہی اگر سنداً نظر کریں تو تب بھی یہ دونوں روایتیں فریق اوّل کی روایات سے اولیٰ ہیں پس ان کو ترجیح ہوگی۔

نظر طحاوی:

نمبر ۱: سب کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ نبیذ کشمش اور سرکہ وغیرہ سے وضو درست نہیں تو تقاضا نظر یہی ہے کہ نبیذ تمر سے بھی وضو

درست نہیں ہونا چاہئے۔
نمبر۲: اس پر سب علماء کا اتفاق ہے کہ پانی کی موجودگی میں اس سے وضو جائز نہیں کیونکہ یہ پانی نہیں تو پانی کی موجودگی میں پانی کے حکم سے جو خارج ہوا سے عدم ماء کی صورت میں بھی خارج رہنا چاہئے۔

فریق اوّل پر ایک اعتراض:

جس روایت سے تم نبیذ تمر سے وضو ثابت کر رہے ہو اس میں آپ کے مکہ سے باہر جانے کا تذکرہ ہے آپ مسافر نہ تھے اور مکہ کے مضافات میں اس وضو کا حکم مکہ میں وضو کا ہے کیونکہ وہاں نماز قصر نہیں کی جاتی اگر بالفرض یہ دونوں روایات ثابت بھی ہو جائیں تو اس سے ماننا پڑے گا کہ شہر و جنگل ہر جگہ وضو جائز ہے اور شہروں میں پانی کا وجود ثابت ہے تو اس سے وضو وہاں بھی درست ماننا ہوگا جس کے آپ بھی قائل نہیں جب اس کے ترک پر اجماع ہے تو اس کی ضد پر عمل کیا جائے گا اور ان کو شہروں اور جو ان کے حکم میں ہیں ان میں اس حدیث کو چھوڑنا پڑے گا جب نبیذ کا حکم پانی سے مختلف ہوا تو کسی حال میں بھی اس کا جواز ثابت نہ ہو سکے گا امام ابو یوسف اور جمہور فقہاء رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے جو روایت ونظر سے ثابت ہے۔

ایک اہم بات:

امام رحمہ اللہ نے اس روایت کے متعلق رجوع ثابت ہے پس اس کے متعلق جواب اور جواب الجواب کی ضرورت نہیں۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

جوتوں پر مسح

خلاصۃ الزام: نعل: جس کے نچلی طرف تلا ہو اور اوپر کی جانب چمڑے کے باریک تسمے لگے ہوں اس میں دو فریق ہیں۔

فریق اوّل: عبداللہ بن عمر اور خزیمہ بن اوسؓ ابن حزم ظاہری اس نعل اور چپل کے اوپر مسح کو جائز قرار دیتے ہیں۔

فریق دوم: جمہور فقہاء امت اور محدثین اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس نعل و چپل کے اوپر مسح کو جائز قرار نہیں دیتے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۵۸۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح .

۵۸۹: ابراہیم بن مرزوق اور ابو بکرہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو داؤد نے اور ان کو حماد بن سلمہ نے اپنی سند سے بیان کیا ہے۔

تخریج : المعجم الكبير ۲۲۲/۱ ' ابو داؤد ۲۲/۱

۵۹۰ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ (أَوْسِ بْنِ أَبِيْ أَوْسٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَبِيْ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْنِ لَهُ .فَقُلْتُ لَهُ : أَتَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ).

۵۹۰:اوس بن ابی اوس کہتے ہیں کہ میں نے ابواوس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وضو کیا اوراپنے نعلین پر مسح کیا میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نعلین پر مسح کرتے ہیں تو کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعلین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۹/٤' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۹۰/۱' بیهقی فی سنن کبری ۲۸۷/۱۔

۵۹۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ (أَوْسِ بْنِ أَبِيْ أَوْسٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِيْ فِيْ سَفَرٍ وَنَزَلْنَا بِمَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الْأَعْرَابِ، فَبَالَ فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ .فَقُلْتُ لَهُ أَتَفْعَلُ هٰذَا .فَقَالَ : مَا أَزِيْدُكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ، كَمَا يُمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَقَالُوْا : قَدْ شَدَّ، ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۹۱:اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ سفر میں تھا ہم ایک تالاب کے پاس اترے انہوں نے پیشاب سے فراغت حاصل کی پھر وضو کیا اوراپنے نعلین پر مسح کیا میں نے کہا کیا آپ نعلین پر مسح کرتے ہیں انہوں نے کہا میں اس فعل میں اضافہ نہیں کر رہا جس پر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جس طرح موزوں پر مسح کیا جاتا ہے اسی طرح جوتوں پر بھی مسح کیا جائے گا اوراس کی دلیل کے طور پر انہوں نے کہا اس بات کی تائید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مندرجہ ذیل روایت سے ہوتی ہے۔

تخریج : طبرانی ۲۲۲/۱' مسند احمد ۱۰/٤۔

مزید تائیدی روایت:

۵۹۲ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، وَوَهْبٌ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْ ظَبْيَانَ، أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا نَرَى الْمَسْحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى نَعْلَيْنِ تَحْتَهُمَا جَوْرَبَانِ، وَكَانَ قَاصِدًا بِمَسْحِهِ ذٰلِكَ إِلَى جَوْرَبَيْهِ، لَا إِلَى نَعْلَيْهِ

وَجَوْرَبَاهُ مِمَّا لَوْ كَانَا عَلَيْهِ بِلَا نَعْلَيْنِ، جَازَ لَهُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا، فَكَانَ مَسْحُهُ ذٰلِكَ مَسْحًا أَرَادَ بِهِ الْجَوْرَبَيْنِ، فَأَتَى ذٰلِكَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَكَانَ مَسْحُهُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ هُوَ الَّذِي تَطَهَّرَ بِهِ، وَمَسْحُهُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَضْلٌ .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ ۔

۵۹۲: سلمہ بن کہیل ابوظبیان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا اور اپنے نعلین پر مسح کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور اپنے نعلین اتار کر نماز ادا فرمائی۔ دیگر علماء نے اس سلسلہ میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جوتوں پر ہرگز مسح جائز نہیں اس کی دلیل کے طور پر انہوں نے کہا ہے کہ یہ بات بالکل ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں پر مسح موزوں کی بناء پر کیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دراصل موزوں پر مسح کیا نہ کہ جوتوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موزے بھی اس چیز سے بنے ہوئے ہوں گے جن کو جوتوں کے بغیر پہنا جائے تو ان پر مسح ہو سکتا ہے تو جوتوں پر مسح سے مقصود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا موزوں پر مسح کرنا تھا۔ پس حصولِ طہارت کے لئے تو مسح موزوں پر تھا اور جوتوں کا مسح زائد تھا اور ہمارے قول کی شہادت مندرجہ ذیل روایت دے رہی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۱/۱۹۰۔

حاصل روایات:

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نعلین پر مسح درست ہے جیسا کہ ان صحابہ کا عمل ظاہر کر رہا ہے۔

فریق ثانی:

نعلین پر مسح مستقلاً درست نہیں۔

روایات کا جواب:

ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین کے نیچے جوراب پہن رکھے ہوں اور اصل مسح جوراب پر تھا چنانچہ اس کے لئے نعل اتارنے کی چنداں ضرورت نہیں نعل سمیت مسح کر لیا تو اصل مسح جراب کا ہے جو غسل کی جگہ کام دیتا ہے نعلین پر مسح تو زائد چیز ہے مندرجہ ذیل روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۵۹۳: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ : ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ).

۵۹۳: ضحاک بن عبدالرحمان نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوربین بمع نعلین پر

مسح کیا۔

تخریج : المعجم الکبیر' ابو داؤد ۱ ,۲۱' ترمذی ۲۹/۱۔

۵۹۴ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .فَأَخْبَرَ أَبُوْ مُوْسٰى وَالْمُغِيْرَةُ، عَنْ مَسْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَعْلَيْهِ، كَيْفَ كَانَ مِنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ وَجْهٌ آخَرُ .

۵۹۴: ہذیل بن شرحبیل نے مغیرہ بن شعبہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔تو حضرت ابو موسیٰ اشعری و مغیرہ بن شعبہ ؓ نے خبر دی کہ آپ کے اپنے نعلین مبارک پر مسح کرنے کی کیا صورت تھی اور ابن عمر ؓ سے ایک اور وجہ بھی مروی ہے۔

حاصل روایات:

ان دونوں روایتوں سے مسح نعلین کی ایک صورت سامنے آئی کہ اصل جوربین پر مسح تھا ان پر زائد مسح ہو جاتا ہے۔

ابن عمر ؓ کی روایت سے ایک صورت سامنے آتی ہے جو کہ ویل للاعقاب من النار سے منسوخ شدہ ہے روایت ملاحظہ ہو۔

۵۹۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللِّهْبِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ (ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ وَنَعْلَاهُ فِيْ قَدَمَيْهِ، مَسَحَ عَلٰى ظُهُوْرِ قَدَمَيْهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا). فَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِيْ وَقْتٍ مَا كَانَ يَمْسَحُ عَلٰى نَعْلَيْهِ، يَمْسَحُ عَلٰى قَدَمَيْهِ). فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا مَسَحَ عَلٰى قَدَمَيْهِ، هُوَ الْفَرْضُ، وَمَا مَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ كَانَ فَضْلًا .فَحَدِيْثُ أَبِيْ أَوْسٍ، يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا ذَكَرَ فِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْحِهِ عَلٰى نَعْلَيْهِ، أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى، وَالْمُغِيْرَةُ، أَوْ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ .فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى وَالْمُغِيْرَةُ، فَإِنَّا نَقُوْلُ بِذٰلِكَ، لِأَنَّا لَا نَرٰى بَأْسًا بِالْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ، إِذَا كَانَا صَفِيْقَيْنِ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ : أَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ .وَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَا صَفِيْقَيْنِ، وَيَكُوْنَا مُجَلَّدَيْنِ، فَيَكُوْنَانِ كَالْخُفَّيْنِ .وَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، فَإِنَّ فِيْ ذٰلِكَ إِثْبَاتَ الْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ، فَقَدْ ثَبَتَ ذٰلِكَ، وَمَا عَارَضَهُ وَمَا نَسَخَهُ فِيْ بَابِ فَرْضِ

الْقَدَمَيْنِ .فَعَلَى أَيِّ الْمَعْنَيَيْنِ كَانَ وَجْهُ حَدِيْثِ أَوْسِ بْنِ أَبِيْ أَوْسٍ، مِنْ مَعْنَى حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى، وَالْمُغِيْرَةِ، وَمِنْ مَعْنَى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ .فَلَمَّا احْتَمَلَ حَدِيْثُ (أَوْسٍ) مَا ذَكَرْنَا، وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ فِيْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ، الْتَمَسْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، لِنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ؟ فَرَأَيْنَا الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ جَوَّزَ الْمَسْحَ عَلَيْهِمَا إِذَا تَخَرَّقَا، حَتّٰى بَدَتِ الْقَدَمَانِ مِنْهُمَا أَوْ أَكْثَرُ الْقَدَمَيْنِ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا يُمْسَحُ عَلَيْهِمَا .فَلَمَّا كَانَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِنَّمَا يَجُوْزُ إِذَا غَيَّبَا الْقَدَمَيْنِ، وَيَبْطُلُ ذٰلِكَ إِذَا لَمْ يُغَيِّبَا الْقَدَمَيْنِ، وَكَانَتِ النَّعْلَانِ غَيْرَ مُغَيِّبَيْنِ لِلْقَدَمَيْنِ، ثَبَتَ أَنَّهُمَا كَالْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَا يُغَيِّبَانِ الْقَدَمَيْنِ ـ

۵۹۵: ابن ابی ذئب نافع رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے اور ان کے نعل قدموں میں ہی ہوتے تو جتنا قدم کا حصہ ظاہر ہوتا اس پر مسح کر لیتے اور کہتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کرتے تھے اس سے یہ معلوم ہوا کہ بقول ابن عمر رضی اللہ عنہما آپ کسی وقت قدمین پر مسح کرتے نعلین پر مسح نہ کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اطلاع دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قدمین شریفین پر مسح کرتے ہوئے جوتوں پر مسح فرما لیتے۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدمین پر مسح تو بقدر فرض کیا اور جوتوں پر جو مسح کیا وہ زائد تھا۔ پس ابو اوس رضی اللہ عنہ والی روایت ہمارے ہاں وہی احتمال رکھی ہے جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ و ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہوا یا پھر جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں جو مذکور ہے پس اگر ابو موسیٰ اور مغیرہ رضی اللہ عنہما والی روایت والا مفہوم لیا جائے تو ہم اس طرح عرض کریں گے کہ ہمارے ہاں بھی ان جرابوں پر مسح کرنے میں کچھ حرج نہیں جبکہ وہ گاڑھی موٹی ہوں اور یہ ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کا قول ہے۔ باقی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کو اس وقت تک جائز قرار نہیں دیتے جب تک کہ وہ دونوں موٹی اور چمڑے کے تلے والی نہ ہوں۔ اس صورت میں وہ موزوں کی مانند ہوں گے۔ اور اگر ابن عمر والی روایت کا مفہوم لیا جائے تو اس میں قدمین پر مسح کا اثبات ہے۔ باب فرض القدمین میں ہم اس کے معارض اور ناسخ کو ذکر کر آئے۔ پس اس روایت اوس بن ابی اوس کو ابو موسیٰ اور مغیرہ رضی اللہ عنہما والی روایت کے معنی میں لیں یا روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معنی میں لیں کسی صورت میں جوتوں پر مسح کا جواز ثابت نہیں ہو سکتا۔ پس جب اوس رضی اللہ عنہ والی روایت محتمل ثابت ہو گئی اور جوتوں پر مسح کے جواز کی کوئی صورت نہ مل سکی تو اب اس کو بطور غور و فکر دیکھا تا کہ اس کا حکم ظاہر ہو جائے پس غور کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ موزے جن پر مسح کے جواز کو ثابت کیا گیا جب وہ اس قدر پھٹ جائیں کہ دونوں اقدام یا ان کا اکثر حصہ ظاہر ہو جائے تو سب کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر مسح نہ کیا جائے گا جب مسح موزہ میں یہ شرط ہے کہ ان پر مسح اس وقت جائز ہے جب اس میں پاؤں چھپ جائے اور جب دونوں پاؤں ظاہر ہو جائیں خواہ پھٹنے یا نکالنے کی وجہ سے تو ان پر مسح جائز نہ رہا۔ تو جوتے میں تو دونوں قدم کا اکثر حصہ غائب نہیں ہوتا پس اس سے خود یہ ثابت ہو گیا کہ یہ

ان موزوں کی طرح ہیں جن میں پاؤں نہیں چھپتا (پس بالاتفاق ان پر مسح جائز نہ ہوا)۔

تخریج : ابن حجر فی الدرایه ۸۳/۱۔

ایک جواب:

ممکن ہے کہ قدمین پر مسح فرض ہو جیسا کہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مسح درست تھا تا آنکہ آپ نے ویل للاعقاب من النار کی وعید فرمائی اور یہ منسوخ ہوگیا اور نعلین پر مسح تو زائد چیز تھی۔

حدیث ابواوس کا جواب:

نمبر۱: اس میں جس مسح کا تذکرہ ہے اس کی کیفیت وہی ہے جو روایت ابوموسیٰ اور مغیرہ رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے اگر یہی تاویل مان لی جائے تو ہمیں بھی قطعاً انکار نہ ہوگا مسح جوربین ثخنین پر صاحبین کے ہاں مسح درست ہے جراب منعل میں تو کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صرف جوربین منعلین پر مسح کے قائل ہیں۔

نمبر۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما والی صورت روایت اوس میں مانی جائے تو اس سے مسح قدمین کا اثبات ہوگا جو کہ پہلے تھا پھر منسوخ ہوگیا جیسا ہم گزشتہ فریضہ قدمین میں ثابت کر چکے۔

بہرحال دونوں میں سے کسی پر محمول کریں مسح نعلین کا مستقلاً ثبوت کسی طور پر بھی نہیں۔ یہ روایت کے لحاظ سے جواب دیا گیا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم غور کرتے ہیں کہ خفین پر مسح کا جواب پختہ روایات سے ثابت ہے اور موزے کے لئے شرط یہ ہے کہ پھٹا ہوا نہ ہو کہ جس سے قدمین کا اکثر حصہ اور پورا قدم ظاہر ہو اور اگر زیادہ پھٹا ہوا ہو تو موزے پر مسح جائز نہیں بلکہ اس کے بقا کے لئے موزے کا پاؤں پر باقی رہنا ضروری ہے ورنہ موزہ اترنے سے مسح جاتا رہے گا تو نعل کی صورت میں تو پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہے تو ان پر مسح کیونکر درست ہوسکتا ہے کیونکہ اس صورت میں یہ ان موزوں کے مشابہ ہیں جن میں قدم غائب نہیں ہوتا اور ان پر کسی کے ہاں بھی مسح درست نہیں۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَتَطَهَّرُ لِلصَّلَاةِ

نماز کے لئے مستحاضہ کی طہارت کا طریقہ

خلاصۃ المرام : طبعی طور پر عورت کو آنے والا خون حیض کہلاتا ہے اس میں نماز، روزہ، جماع ہر چیز منع ہے غیر طبعی خون جوان

ایام مقررہ کے علاوہ میں آئے وہ مستحاضہ ہے اس میں وطی کا جواز اور نماز روزے کا حکم ہے زمانہ نبوت میں جن عورتوں کو یہ عارضہ لاحق تھا ان کی تعداد بارہ بتلائی جاتی ہے مستحاضہ کی کئی اقسام ہیں: ① جن کو ابتداء یہ عارضہ ہو۔ ② عادت بن جائے۔ ③ دم حیض سے الگ خون پہچانا جائے۔ ④ معلوم نہ ہو کہ کتنے دنوں حیض ہے اسی طرح استحاضہ۔ اس موقع پر ایام استحاضہ میں نماز کے لئے طہارت کا مسئلہ زیر بحث آئے گا اس میں تین فریق ہیں۔

نمبرا: قتادہ مجاہد عکرمہ کے ہاں ہر نماز کے لئے غسل لازم ہوگا۔

نمبر۲: ابراہیم نخعی وغیرہ کے ہاں دو نمازوں کے لئے جمع صوری کے ساتھ ایک غسل کیا جائے گا۔

نمبر۳: جمہور ائمہ اور فقہاء سبعہ مدینہ کے ہاں ہر نماز کے لئے نیا وضو کیا جائے گا۔ فقہاء سبعہ حسن بصری ابن المسیب عروہ قاسم ابن رباح محمد بن علی سالم)

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۵۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ: ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِيْ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَأَنَّهَا اُسْتُحِيْضَتْ حَتّٰى لَا تَطْهُرَ، فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ، لِتَنْظُرْ قَدْرَ قُرُوْئِهَا الَّتِيْ تَحِيْضُ لَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ، ثُمَّ لِتَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيْ).

۵۹۶: عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتی ہیں کہ ام حبیبہؓ بنت جحش عبدالرحمان بن عوف کی بیوی تھیں ان کو استحاضہ آتا تھا پاکیزگی نہ ہوتی تھی عبدالرحمانؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی حالت ذکر کی تو آپ نے فرمایا وہ حیض نہیں بلکہ وہ رحم کی حرکت ہے وہ اپنے حیض کے دنوں کا انتظار کرے اور ان دنوں میں نماز چھوڑ دے (جب وہ دن ختم ہوں) تو بعد میں دیکھے کیا کیفیت ہے ہر نماز کے لئے غسل کرے اور نماز ادا کرے۔

تخریج: مسلم فی الحیض ٦٤' نسائی فی الطهارة باب١٣٤' دارمی فی الوضوء باب ٩٤' مسند احمد ١٤١/٦' مستدرک حاکم ١٧٣/١' بیهقی سنن کبرٰی ٣٤٨/١۔

۵۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ: ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ (أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ جَحْشٍ كَانَتْ اُسْتُحِيْضَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ. فَإِنْ كَانَتْ لَتَغْتَمِسُ فِي الْمِرْكَنِ، وَهُوَ مَمْلُوْءٌ مَاءً، ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ، وَإِنَّ الدَّمَ

لِغَالِبِهٖ، ثُمَّ تُصَلِّیْ). قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْوِيِّ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ، وَبِفِعْلِ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ جَحْشٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۹۷:عروہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحشؓ کو ایام نبوت میں استحاضہ کی حالت ہوگئی تھی تو اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرمایا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ مستحاضہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر ہر ہر نماز کے لئے غسل کرے۔انہوں نے اپنی دلیل میں حضرت امّ حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے عمل اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو پیش کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۱۰، ۲۹۲۔

۵۹۸ :حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِی النُّعْمَانُ، وَالْأَوْزَاعِیُّ، وَأَبُوْ مَعْبَدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ، وَعَمْرَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (اُسْتُحِيْضَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتُ جَحْشٍ، فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ، وَلٰكِنَّهٗ عِرْقٌ فَتَقَهٗ إِبْلِيْسُ، فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ، فَاغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ، وَإِذَا أَقْبَلَتْ، فَاتْرُكِیْ لَهَا الصَّلَاةَ .قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : فَكَانَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِیْ مِرْكَنٍ، فِیْ حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ، وَهِيَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ، فَتُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَنَعَهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ).

۵۹۸:عروہ وعمرہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ پیش آیا تو اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ یہ رگ کا خون ہے جس کو ابلیس نے چیر دیا ہے جب ایام حیض گزر جائیں تو غسل کرو اور نماز ادا کرو اور پھر ایام حیض آ جائیں تو نماز کو ترک کر دو۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں اور کبھی کبھی ٹب میں غسل کرتیں اور اپنی بہن زینب کے حجرہ میں غسل کرتیں بعض اوقات خون کی سرخی پانی پر بلند بھی ہو جاتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم بھی ہوتا مگر آپ اس کو نماز سے نہ روکتے (گویا یہ آپ کا نہ روکنا خود جواز کا ثبوت ہوا)

تخریج : بخاری فی الحیض باب۹، ۲۸۸؛ مسلم فی الحیض ۶۲؛ ابو داؤد فی الطهارة باب۱۰۸، نمبر۲۸۲؛ باب۱۰۹، نمبر۲۸۵؛ ترمذی فی الطهارة باب۹۳، نمبر۱۲۹؛ نسائی فی الطهارة باب ۱۳۴؛ ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۱۵، ۱۱۶؛ مالك فی الطهارة نمبر۱۰۴؛ مسند احمد ۸۳/۶، ۱۲۹۔

۵۹۹ : حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتَ جَحْشٍ اُسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَكَانَتْ هِيَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ).

۵۹۹: عروہ وعمرہ کہتے ہیں کہ عائشہ ﷺ بیان فرماتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحشؓ سات سال تک استحاضہ میں مبتلا رہیں انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں استفسار کیا تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ غسل کریں اور فرمایا یہ رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۶۰۰ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ .قَالَ اللَّيْثُ : لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ).

۶۰۰: عروہ نے حضرت عائشہ ﷺ سے اسی طرح سے روایت نقل کی ہے۔

راوی لیث کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہؓ کو حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے۔

۶۰۱ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، سَمِعَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ .

۶۰۱: ابن شہاب عن عمرة بنت عبدالرحمان عن عائشہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیہقی فی المعرفہ ۱۶۱/۲۔

۶۰۲ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اللَّيْثِ .قَالُوا : فَهٰذِهِ (أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ كَانَتْ تَفْعَلُ هٰذَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا بِالْغُسْلِ، فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهَا، عَلَى الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ). وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْتَيَا بِذٰلِكَ .

۶۰۲: عمرہ نے عائشہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور اس میں لیث کا قول مذکور نہیں فریق اوّل کا کہنا یہ ہے کہ ام حبیبہؓ یہ عمل غسل جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم سے کرتیں تھیں ام حبیبہ کے ہاں اس سے ہر نماز کے لئے

غسل مراد تھا اور یہی بات جناب علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کہی اور اسی پر فتویٰ دیا پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کے لئے یہی حکم تھا۔

فتاویٰ علی وابن عباس رضی اللہ عنہم:

۶۰۳ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكِتَابٍ، بَعْدَمَا ذَهَبَ بَصَرُهُ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ فَتَتَرْتَرَ فِيْهِ، فَدَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَرَأْتُهُ، فَقَالَ لِابْنِهِ : أَلَا هَذْرَمْتَهُ كَمَا هَذْرَمَهُ الْغُلَامُ الْمِصْرِيُّ؟ .فَإِذَا فِيْهِ : " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، أَنَّهَا اُسْتُحِيْضَتْ، فَاسْتَفْتَتْ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ . "فَقَالَ : " اللّٰهُمَّ لَا أَعْلَمُ الْقَوْلَ إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .قَالَ قَتَادَةُ، وَأَخْبَرَنِيْ عَزْرَةُ، عَنْ سَعِيْدٍ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ : إِنَّ الْكُوْفَةَ أَرْضٌ بَارِدَةٌ، وَأَنَّهُ يَشُقُّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَقَالَ : لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَابْتَلَاهَا بِمَا هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ.

۶۰۳: حسان سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک خط لائی یہ اس زمانے کی بات ہے جب ان کی نگاہ جا چکی تھی انہوں نے اپنے بیٹے کو دیا تو اس کی کلام میں ڈھیلا پن تھا جس سے ان کو بات سمجھ نہ آئی تو انہوں نے خط میرے حوالہ کیا تو میں نے پڑھا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو فرمایا تم نے اس کو اس طرح جلدی کیوں نہ پڑھا جیسا اس مصری لڑکے نے پڑھا ہے اس خط کا مضمون یہ تھا۔

بسم الله الرحمان الرحیم۔ من امراة من المسلمین انها استحیضت فاستفتت علیا رضی اللہ عنہ **فامرها ان تغتسل و تصلی** کہ ایک عورت کو استحاضہ کی تکلیف ہے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے غسل کر کے اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے میں اس کے متعلق وہی بات جانتا ہوں جو علی رضی اللہ عنہ نے کہی ہے یہ بات تین مرتبہ دھرائی۔

قتادہ نے کہا کہ مجھے عزرہ نے سعید سے نقل کیا کہ انہوں نے سوال کیا کہ حضرت کوفہ تو ٹھنڈا علاقہ ہے اور اس پر ہر نماز کیلئے غسل گراں ہو جائے گا تو آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس کو اس سے زیادہ سخت بیماری میں مبتلا کر دیتا۔

تخریج : عبدالرزاق ۳۰۵/۱ ابن ابی شیبہ ۱۱۹/۱۔

۶۰۴ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ اُسْتُحِيْضَتْ، فَكَتَبَتْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ

اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، تُنَاشِدُهُمُ اللّٰهَ وَتَقُوْلُ : إِنِّيْ امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ أَصَابَنِيْ بَلَاءٌ، إِنَّمَا اُسْتُحِضْتُ مُنْذُ سَنَتَيْنِ، فَمَا تَرَوْنَ فِيْ ذٰلِكَ؟ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ وَقَعَ الْكِتَابُ فِيْ يَدِهٖ، ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ لَهَا إِلَّا أَنْ تَدَعَ قُرُوْءَ هَا، وَتَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيْ، فَتَتَابَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ .

۶۰۴: ابوالزبیر نے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ ایک عورت اہل کوفہ میں سے استحاضہ میں مبتلا ہوئی اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا ان کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر وہ کہہ رہی تھی میں ایک مسلمان عورت ہوں مجھ پر دو سال سے یہ بیماری وارد ہوئی ہے کہ میں استحاضہ کا شکار ہوں اس سلسلہ میں آپ مجھے کیا فتویٰ دیتے ہیں سب سے پہلے یہ خط ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ لگا انہوں نے کہا جہاں تک میں جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اپنے حیض کے دنوں کو چھوڑ کر بقیہ ایام میں ہر نماز کے لئے غسل کر کے نماز پڑھے سب نے اسی فتویٰ کی تصدیق و پیروی کی۔

اللغات: الترترہ۔ تیز کلامی' قرأۃ میں ڈھیلا پن۔ ھذرمنہ۔ تیز پڑھنا۔ تناشدھم۔ قسم دینا۔ تتابع۔ پیروی کرنا۔

تخریج : عبدالرزاق ۳۰۸/۱۔

۶۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَاصَّةً مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : تَدَعُ الصَّلَاةَ، أَيَّامَ حَيْضِهَا .فَجَعَلَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ، أَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ صَلَاةٍ لِمَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا تُصَلِّيْ بِهِ الظُّهْرَ فِيْ آخِرِ وَقْتِهَا وَالْعَصْرَ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا، وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا، تُصَلِّيْهِمَا بِهٖ، فَتُؤَخِّرُ الْأُوْلٰى مِنْهُمَا، وَتُقَدِّمُ الْآخِرَةَ، كَمَا فَعَلَتْ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا .وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى۔

۶۰۵: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خاص طور پر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اتنی بات ہے کہ یہ الفاظ زائد ہیں تدع الصلوٰۃ ایام حیضھا کہ ایام حیض میں نماز ترک کر دے۔ جن علماء نے اس قول کو اختیار کیا انہوں نے اس کو غسل کا پابند بنایا جو کہ ہر نماز کے لئے اسے کرنا ہوگا۔ علماء کی دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پر لازم یہ ہے کہ ظہر و عصر کے لئے ایک غسل کرے اور اس سے ظہر آخری وقت میں اور عصر اول وقت میں ادا کرے اور مغرب و عشاء کے لئے ایک غسل کرے مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء کو اول وقت میں ادا کرے جیسا کہ اس نے ظہر و عصر کے سلسلہ میں کیا اور فجر کے لئے مستقل غسل کرے اور انہوں نے اپنے استدلال میں ان روایات کو پیش کیا۔

حاصل روایات:

ان دس روایات سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ مستحاضہ کے لئے نماز کی ادائیگی کی صورت یہ ہے کہ ہر نماز کے لئے غسل کرے گی۔

فریق ثانی کا موقف:

فریق ثانی کا موقف یہ ہے کہ ایام حیض کے علاوہ ہر روز تین بار غسل کرے ایک فجر کے لئے اور ظہر کو موخر اور عصر کو مقدم کر کے اول وقت میں دونوں کے لئے ایک غسل اور مغرب کو موخر اور عشاء کو اول وقت میں کر کے ایک غسل کرے۔

مستدل روایات:

۶۰۶ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ : (سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ : لِتَجْلِسْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ، وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ، وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ، وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ، وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ).

۶۰۶: قاسم بن محمد نے کہا کہ زینب بنت جحشؓ کہتی ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اسے خون استحاضہ کی شکایت ہے تو آپ نے فرمایا ایام حیض میں نماز روزے سے رک جائے پھر (ان دنوں کے بعد) غسل کرے اور ظہر کو موخر اور عصر کو جلد پڑھے اور غسل کر کے دونوں نمازیں پڑھے اور مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء کو جلدی ادا کرنے کے لئے غسل کر کے دونوں نمازیں ادا کرے اور فجر کے لئے غسل کرے۔

تخریج : طبرانی فی الکبیر ۵۶/۲۴۔

۶۰۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، (أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أُسْتُحِيْضَتْ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : قَدْرَ أَيَّامِهَا).

۶۰۷: عبدالرحمان بن القاسم اپنے والد قاسم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت کو مرض استحاضہ نے آ لیا چنانچہ لوگوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا پھر اسی طرح روایت ذکر کی مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں "قدر ایامھا" اپنے دنوں کی مقدار۔

تخریج : ابو داؤد ۴۱/۱ تعلیقاً۔

۷۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً اُسْتُحِيْضَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُمِرَتْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ تَرْكَهَا الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، وَلَا أَيَّامَ حَيْضِهَا .

۷۰۸: قاسم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کرتی ہیں کہ ایک عورت کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں استحاضہ کی تکلیف ہوگئی پس آپ نے حکم دیا پھراسی طرح روایت نقل کی صرف ان الفاظ کا فرق ہے کہ حیض کے دنوں میں اس کے ترک نماز کا تذکرہ نہیں ہے۔

تخریج : نسائی ۱/۴۵، الدارمی ۱/۲۲۲

۷۰۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ (أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا كَذَا، فَلَمْ تُصَلِّ .فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ، هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ، فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ). فَقَوْلُهُ : (وَتَتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ) يَحْتَمِلُ أَنْ تَتَوَضَّأَ لِمَا يَكُوْنُ مِنْهَا مِنَ الْأَحْدَاثِ الَّتِيْ تُوْجِبُ نَقْضَ الطَّهَارَاتِ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَتَوَضَّأَ لِلصُّبْحِ .فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى خِلَافِ مَا تَقَدَّمَهُ، مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ .قَالُوْا : فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرْنَا، فِيْ جَمْعِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَفِيْ جَمْعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَإِفْرَادِ الصُّبْحِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ .فَبِهٰذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ أَوْلٰى مِنَ الْآثَارِ الْأُوَلِ، الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ هٰذَا نَاسِخٌ لِذٰلِكَ .فَذَكَرُوْا

۷۰۹: عروہ بیان کرتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ بنت ابی حبیش اتنے عرصہ سے استحاضہ کی تکلیف میں ہے اور اس نے نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا عجیب بات ہے یہ شیطانی حرکت ہے اسے ٹب میں بیٹھنا چاہئے جب پانی پر زردی کا غلبہ پائے یعنی خون کے اثرات نہ رہیں تو ظہر وعصر کے لئے ایک غسل کرے پھر مغرب وعشاء کے لئے ایک غسل کرے اور ان کے مابین وضو کرے۔اس میں احتمال یہ ہے کہ وہ ان احداث میں جو طہارت کو توڑنے والی ہیں ان سے بھی وضو کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ صبح کے لئے وضو کرے۔آثار متقدمہ میں جو بات گزری اس کے خلاف کچھ بھی دلیل نہیں جن کو شعبہ وسفیان نے نقل کیا ہے۔وہ فرماتے ہیں یہ آثار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ ایک غسل میں ظہر و

عصر اور ایک میں مغرب وعشاء کو جمع کرے اور صبح کے لئے ایک غسل کرے۔ہم اس کو اختیار کرتے ہیں اور یہ قول پہلے آثار میں منقول بات سے اولیٰ ہیں جن میں ہر نماز کے لئے غسل کا حکم ہے کیونکہ یہ روایات سے ثابت ہو چکا کہ یہ پہلی روایات کو منسوخ کرنے والی ہے۔ناسخ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : ابو داؤد باب ۱۱۱'۲۹۶' ۱/۱٤' المعجم الکبیر ١٣٩/٢٤

تتوضا فیما بین ذلك کے متعلق دو احتمال ہیں کہ اگر دونوں نمازوں کے درمیان حدث لاحق ہو جائے تو اس کے لئے وضو کرے اور فجر کے لئے غسل کرے۔

نمبر۲: فجر کی نماز کے لئے غسل کی بجائے وضو کرے۔

ان میں پہلا احتمال متعین کی طرح ہے کیونکہ وہ شعبہ اور سفیان کی روایت میں صاف مذکور ہے۔

خلاصہ روایات:

یہ چاروں آثار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ پانچوں نمازوں کے لئے تین مرتبہ غسل کرنا پڑے گا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان آثار کو اختیار کرنا پہلے آثار پر عمل سے اولیٰ ہے کیونکہ وہ پہلے حکم تھا پھر یہ حکم اتارا گیا اس نسخ کے لئے واضح دلالات قائم ہیں۔

دلالتِ نسخ:

٦١٠ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّمَا هِيَ (سَهْلَةُ ابْنَةُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، اُسْتُحِيضَتْ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا أَجْهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ، وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ). قَالُوْا : فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ نَاسِخٌ لِلْحُكْمِ الَّذِي فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَصَارَ الْقَوْلُ بِهِ أَوْلٰى مِنَ الْقَوْلِ بِالْآثَارِ الْأُوَلِ .قَالُوْا : وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَذَكَرُوْا

٦١٠: قاسم کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سھلہ بنت سہیل کو استحاضہ کی شکایت ہوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرماتے رہے جب اس کو اس بات نے عاجز کر دیا تو پھر آپ نے اس کو ظہر وعصر ایک غسل سے اور مغرب وعشاء ایک غسل سے اور فجر ایک غسل سے ادا کرنے کا حکم فرمایا۔انہوں نے فرمایا

اس سے یہ دلالت مل گئی کہ یہ حکم اس حکم کو منسوخ کرنے والا ہے جو کہ پہلے آثار میں وارد ہوا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے یہ حکم اس کے بعد دیا پس یہ قول اس قول سے بہتر ہوا جو پہلے آثار میں پایا جاتا ہے اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات وارد ہوئی' ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد ۱/۱ ٤۔

فریق دوم: کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ حکم پہلے کا ناسخ ہے کیونکہ روایت سے صاف طور پر اس کا بعد میں ہونا معلوم ہو رہا ہے پس اس کو اختیار کرنا منسوخ پر عمل سے اولیٰ ہے۔

نمبر۲: گزشتہ آثار میں حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ کو تائید میں پیش کر کے بات کو پختہ کیا گیا تھا تو انہوں نے انہی کے ایسے آثار پیش کر دے جو پہلے قول سے متضاد اور دوسرے قول کے عین موافق ہیں یہ بھی نسخ کی مزید دلیل بن گئی۔

اقوال علی وابن عباس رضی اللہ عنہم:

۶۱۱ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ تْهُ امْرَأَةٌ مُسْتَحَاضَةٌ تَسْأَلُهُ، فَلَمْ يُفْتِهَا، وَقَالَ لَهَا : سَلِیْ غَيْرِی .قَالَ : فَأَتَتْ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلَتْهُ، فَقَالَ لَهَا : لَا تُصَلِّیْ مَا رَأَيْتِ الدَّمَ، فَرَجَعَتْ إِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ : إِنْ كَادَ لَيُكَفِّرُكِ .قَالَ : ثُمَّ سَأَلْتُ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : (تِلْكَ رِكْزَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، أَوْ قُرْحَةٌ فِی الرَّحِمِ، اغْتَسِلِیْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاتَيْنِ مَرَّةً، وَصَلِّ). قَالَ : فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ : مَا أَجِدُ لَكَ إِلَّا مَا قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۶۱۱: سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مستحاضہ عورت آئی اور ان سے استحاضہ کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا میرے علاوہ اور کسی سے پوچھو وہ عورت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آئی اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا جب تک خون دیکھو نماز نہ پڑھو وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لوٹی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے قریب تھا کہ وہ تمہیں کفر (ترک صلوۃ) پر آمادہ کر دیتے۔ سعید کہتے ہیں پھر میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا یہ شیطان کی ایڑی لگنے سے ہے یا پھر رحم کے زخم سے ہر دو نمازوں کے لئے غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو سعید کہتے ہیں پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ملا تو انہوں نے فرمایا میں تیرے اس سوال کا وہی جواب پاتا ہوں جو علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۱۲۰۔

۶۱۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ .قَالَ : تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ، وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ، وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا، وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ، وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا فَذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا: تَدَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيْ. وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى.

۶۱۲: قیس بن سعد نے کہا کہ مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عباس ﷺ سے پوچھا گیا ہمارا علاقہ ٹھنڈا ہے فرمایا ظہر کو موخر اور عصر کو مقدم کر کے ان کے لئے مستحاضہ ایک غسل کرے اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو جلدی کر کے ان کے لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے۔ پس یہ علماء ان آثار کو اختیار کرنے والے ہیں۔ علماء کی ایک اور جماعت اس میں ان کی مخالف ہے۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ مستحاضہ عورت حیض کے ایام میں نماز ترک کرے پھر اس سے ایک غسل کرے اور آئندہ ہر نماز کے لئے وضو کر کے نماز ادا کرتی رہے۔ چنانچہ ان آثار سے انہوں نے استدلال کیا۔

تخریج : الدارمی ۱/۲۲۵۔

حاصل روایات: ان ساتوں روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر دو نمازوں کو صورۃً جمع کر کے ان کے لئے ایک غسل کیا جائے گا اور ان دونوں نمازوں کے لئے درمیان میں اگر حدث لاحق ہو پھر وضو کیا جائے گا۔

نمبر۲: ان سے پہلی روایات کا منسوخ ہونا ظاہر ہے ان میں بعض روایات ان صحابہ کرام ﷺ سے بھی ہیں جن کی روایات فریق اوّل نے پیش کی ہیں تو تقدیم و تاخیر معلوم ہو جانے سے ان کا منسوخ ہونا ظاہر ہوا۔

فریق سوم: کا موقف مستحاضہ ایام حیض میں نماز و روزہ سے رک جائے پھر ان کے ختم ہونے پر غسل کرے اور آئندہ ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے۔

مستدل روایات:

۶۱۳ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ السُّوْسِيُّ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ أُسْتَحَاضُ فَلَا يَنْقَطِعُ عَنِّي الدَّمُ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلَ وَتَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَتُصَلِّيَ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ قَطْرًا).

۶۱۳: عروہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور کہنے لگیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے جو منقطع ہونے کا نام نہیں لیتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ایام حیض میں نماز ترک کردے پھر (اس سے فراغت پر) غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے خواہ خون کے قطرات نماز والی چٹائی پر ٹپکتے رہیں۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۶۳' والحیض باب۲۴' مسلم فی الحیض باب۶۲' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۰۷' ترمذی فی الطهارة باب۹۳' نسائی فی الحیض باب۳'۴' ابن ماجه فی الطهارة باب۱۱۵' دارمی فی الوضوء باب۸۴' مسند احمد ۸۲/۶' ۱۲۸/ ۱۸۷' مصنف عبدالرزاق ۱۱۶۵' مصنف ابن ابی شیبه۱/۱۲۵' دارقطنی ۱/ ۲۰۶۔ بیهقی فی سنن کبریٰ ۳۲۳/۱۔

۶۱۴ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۶۱۴: حدثنا صالح بن عبدالرحمان قال حدثنا عبداللہ بن یزید المقری ءثنا ابوحنیفہ نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۵۰۷/۱۔

۶۱۵ : ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ ؛ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : إِنِّيْ أَحِيْضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِحَيْضٍ وَإِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ مِنْ دَمِكِ؛ فَإِذَا أَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَ فَاغْتَسِلِيْ لِطُهْرِكِ ؛ ثُمَّ تَوَضَّئِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ).

۶۱۵: حدثنا ابونعیم ثنا ابوحنیفہ عن ہشام عن عروہ نے بتلایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگیں مجھے مہینہ اور دو مہینے خون حیض آتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حیض نہیں وہ تیری خونی رگ ہے جب حیض کے دن آجائیں تو تو نماز کو چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل طہارت کرو اور آئندہ ہر نماز کے لئے ایک وضو کرتی رہو۔

تخریج : تخریج نمبر۶۱۳ ملاحظه کریں مسند السراج

۶۱۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰى شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ

۶۱۶: یحییٰ بن یحییٰ نے شریک بن ابی الیقظان سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ترمذی ۳۳/۱۔

۶۱۷ : ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ : أَنَا شَرِيكٌ ؛ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ؛ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا ؛ ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي). قَالُوْا : وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ ؛ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : أَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .يَعْنِي مِثْلَ حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا .قَالَ : فِيمَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ .فَعَارَضَهُمْ مُعَارِضٌ فَقَالَ : أَمَّا حَدِيثُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الَّذِي رَوَاهُ عَنْ هِشَامٍ ؛ عَنْ عُرْوَةَ فَخَطَأٌ .وَذٰلِكَ أَنَّ الْحُفَّاظَ ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَوَوْهُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، فَذَكَرُوْا

۶۱۷: ثابت نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا مستحاضہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔انہوں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں روایت وارد ہے جس کو فہد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عدی بن ثابت جیسی روایت نقل کی ہے جس کو فصل اول میں ہم ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کر چکے۔ان پر ایک معترض نے اعتراض کیا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی اپنی سند کے ساتھ عروہ سے روایت غلط ہے کیونکہ حفاظ حدیث نے اس کو ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے اور اس کا متن بھی اس سے مختلف بیان کیا گیا ہے' ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۱۱' ۲۹۷' ترمذی فی الطهارة باب ۹۴' ۱۲۶' ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۱۵' دارمی فی الوضوء باب ۸۴' ۴۲/۱' مسند احمد ۴۲/۶' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۲۸/۱۔

روایات علی رضی اللہ عنہ:

اس روایت کو عدی بن ثابت عن ابیہ عن علی رضی اللہ عنہ کی سند سے پہلی روایات میں ذکر کر آئے ہیں اور ایک روایت اسی سند سے جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی منقول ہے تو اب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت **غسل لکل صلاۃ** ایک روایت **غسل لصلاتین** اور ایک روایت **وضو لکل صلاۃ** کی منقول ہے ہم ان میں سے وہ روایت لیں گے جو نبی اکرم ﷺ سے فاطمہ بنت ابی حبیش اور خود جناب علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اور وہ **وضو لکل صلاۃ** ہے۔فتدبر۔

ایک اشکال:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روایت میں توضی عند کل صلاۃ کے الفاظ ہیں جو کہ ہشام کے حفاظ شاگردوں کی روایات کے خلاف

نہیں پس یہ مندرج روایت ہے۔

ملاحظہ ہو:

۶۱۸ : مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ؛ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ وَمَالِكٌ ؛ وَاللَّيْثُ ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِي حُبَيْشٍ جَاءَ تْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ - وَاللّٰهِ -مَا أَطْهَرُ .أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ أَبَدًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ ؛ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ ؛ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا، فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ) .

۶۱۸: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں اوران کو استحاضہ کا مرض تھا عرض کرنے لگیں یارسول اللہ ﷺ میں قسم بخدا پاک ہی نہیں ہوتی کیا میں نماز ہمیشہ کے لئے چھوڑ دوں؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے حیض نہیں جب حیض کے دن شروع ہوں تو نماز چھوڑ دو اور جب اتنے دن ختم ہو جائیں تو غسل کر کے پھر نماز ادا کرو۔

۶۱۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ وَهِشَامٍ، كِلَيْهِمَا عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ .فَهٰكَذَا رَوَى الْحُفَّاظُ، هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، لَا كَمَا رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ، أَنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ، قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ هِشَامٍ، فَزَادَ فِيهِ حَرْفًا يَدُلُّ عَلٰى مُوَافَقَتِهِ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۶۱۹: ابوالزناد اور ہشام دونوں نے عروہ سے روایت کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے یہ دونمونے اس بات کے لئے کافی ہیں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روایت میں ثم توضئی عند کل صلاۃ کے لفظ زائد اور مدرج ہیں۔ حفاظ رواۃ نے اس کو اس طرح روایت کیا تو یہ روایت ہشام بن عروہ سے ثابت ہوئی نہ جس طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے نقل کی ہے' ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حماد بن سلمہ نے اس روایت کو ہشام سے نقل کیا ہے۔ پس اس نے اس میں ایک حرف زائد کر دیا جو کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی موافقت پر دلالت کرتی ہے۔

حل اشکال:

حماد بن سلمہ مشہور حفاظ حدیث سے ہیں انہوں نے یہ روایت ہشام سے اسی اضافہ کے ساتھ نقل کی ہے جو ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روایت میں ہے۔

حماد بن سلمہ کی روایت کا نمونہ:

۶۲۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، وَحَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا، فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ، وَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِالْوُضُوْءِ مَعَ أَمْرِهِ إِيَّاهَا بِالْغُسْلِ، فَذٰلِكَ الْوُضُوْءُ، هُوَ الْوُضُوْءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَهٰذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَيْسَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عِنْدَكُمْ، فِيْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِدُوْنِ مَالِكٍ وَاللَّيْثِ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا صِحَّةُ الرِّوَايَةِ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ فِيْ حَالِ اسْتِحَاضَتِهَا لِوَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ) .إِلَّا أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ، لِنَعْلَمَ مَا الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يُعْمَلَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَكَانَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَيْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، (أَنَّهُ أَمَرَ أُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتَ جَحْشٍ بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ). فَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ، بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَصْلِ الثَّانِيْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ دَاوُدَ عَنِ الْوَهْبِيِّ، فِيْ أَمْرِ (سَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلٍ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .فَلَمَّا أَجْهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ، وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا). فَكَانَ مَا أَمَرَهَا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ، نَاسِخًا لِمَا كَانَ أَمَرَهَا بِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ، مِنَ الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ، كَيْفَ مَعْنَاهُ؟ فَإِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْهِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِيْ اُسْتُحِيْضَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتُلِفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ ذٰلِكَ .فَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْهُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ، وَأَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا .وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيْضًا، عَنْ أَبِيْهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْنَبَ، إِلَّا أَنَّهُ وَافَقَ الثَّوْرِيَّ فِيْ مَعْنٰى مَتْنِ الْحَدِيْثِ، فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ كُلِّ صَلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ فِيْ أَيَّامِ الْإِسْتِحَاضَةِ خَاصَّةً .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ أَيَّامَ الْحَيْضِ، كَانَ مَوْضِعُهَا مَعْرُوْفًا .ثُمَّ جَاءَ شُعْبَةُ، فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ. غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَيَّامَ الْأَقْرَاءِ وَتَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ .فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ كَمَا ذَكَرْنَا، فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ، كَشَفْنَاهُ، لِنَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ الْاِخْتِلَافُ، فَكَانَ ذِكْرُ أَيَّامِ الْأَقْرَاءِ فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِهٖ، عَنْ عَائِشَةَ، فَوَجَبَ أَنْ يَجْعَلَ رِوَايَتَهُ عَنْ زَيْنَبَ، غَيْرَ رِوَايَتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَكَانَ حَدِيْثُ زَيْنَبَ الَّتِيْ فِيْهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ، حَدِيْثًا مُنْقَطِعًا لَا يُثْبِتُهُ أَهْلُ الْخَبَرِ لِأَنَّهُمْ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَإِنَّمَا جَاءَ انْقِطَاعُهُ، لِأَنَّ زَيْنَبَ لَمْ يُدْرِكْهَا الْقَاسِمُ وَلَمْ يُوْلَدْ فِيْ زَمَنِهَا، لِأَنَّهَا تُوُفِّيَتْ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهِيَ أَوَّلُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاةً بَعْدَهُ وَكَانَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هُوَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ، إِنَّمَا فِيْهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ) ، عَلٰى مَا فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ أَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ؟ فَقَدْ وَجَدْنَا اسْتِحَاضَةً قَدْ تَكُوْنُ عَلٰى مَعَانِيْ مُخْتَلِفَةٍ .فَمِنْهَا أَنْ يَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً، قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ، وَأَيَّامُ حَيْضِهَا مَعْرُوْفَةٌ لَهَا .فَسَبِيْلُهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلَ وَتَتَوَضَّأَ بَعْدَ ذٰلِكَ .وَمِنْهَا أَنْ يَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً، لِأَنَّ دَمَهَا قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا، فَلَا يَنْقَطِعُ عَنْهَا، وَأَيَّامُ حَيْضِهَا قَدْ خَفِيَتْ عَلَيْهَا .فَسَبِيْلُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ صَلَاةٍ، لِأَنَّهَا لَا يَأْتِيْ عَلَيْهَا وَقْتٌ إِلَّا احْتَمَلَ أَنْ تَكُوْنَ فِيْهِ حَائِضًا أَوْ طَاهِرًا مِنْ حَيْضٍ أَوْ مُسْتَحَاضَةً، فَيُحْتَاطُ لَهَا فَتُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ.وَمِنْهَا أَنْ تَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةٌ، قَدْ خَفِيَتْ عَلَيْهَا أَيَّامُ حَيْضِهَا، وَدَمُهَا غَيْرُ مُسْتَمِرٍّ بِهَا، يَنْقَطِعُ سَاعَةً، وَيَعُوْدُ بَعْدَ ذٰلِكَ هٰكَذَا هِيَ فِيْ أَيَّامِهَا كُلِّهَا .فَتَكُوْنُ قَدْ أَحَاطَ عِلْمُهَا أَنَّهَا فِيْ وَقْتِ انْقِطَاعِ دَمِهَا، إِذَا اغْتَسَلَتْ حِيْنَئِذٍ، غَيْرُ طَاهِرٍ مِنْ حَيْضٍ، طُهْرًا يُوْجِبُ عَلَيْهَا غُسْلًا .فَلَهَا أَنْ تُصَلِّيَ فِيْ حَالِهَا تِلْكَ مَا أَرَادَتْ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِذٰلِكَ الْغُسْلِ إِنْ أَمْكَنَهَا ذٰلِكَ .فَلَمَّا وَجَدْنَا الْمَرْأَةَ قَدْ تَكُوْنُ مُسْتَحَاضَةً بِكُلِّ وَجْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ، الَّتِيْ مَعَانِيْهَا مُخْتَلِفَةٌ، وَأَحْكَامُهَا مُخْتَلِفَةٌ، وَاسْمُ الْمُسْتَحَاضَةِ يَجْمَعُهَا وَلَمْ نَجِدْ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ذٰلِكَ، بَيَانُ اسْتِحَاضَةِ تِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا بِمَا ذَكَرْنَا، أَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ؟ لَمْ يَجُزْ لَنَا أَنْ نَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ، دُوْنَ غَيْرِهٖ، إِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّنَا عَلٰى ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ دَلِيْلًا؟

۶۲۰: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی جیسا یونس عن

ابن وہب اور جیسا حدیث محمد بن علی عن سلیمان بن داؤد نقل کی ہے صرف اتنا الفاظ کا فرق ہے: **فاذا ذهب قدرها فاغسلی عنك الدم وتوضئی و صلی**۔ہم نے جو ذکر کیا اس سے جناب رسول اللہ ﷺ سے مستحاضہ کے متعلق اس روایت کی صحت ثابت ہوگئی کہ وہ استحاضہ کی حالت میں ہر نماز کے لئے وضو کرے گی۔ مگر اس باب میں جو روایات شروع میں مذکور ہوئیں وہ بھی جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس سے متعلق غور وفکر کے تقاضے کو سامنے لائیں تاکہ ہمارے سامنے یہ ظاہر ہو جائے کہ کس پر عمل کرنا مناسب ہے۔ پس آپ ﷺ نے اس باب کی ابتداء میں جو امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کو فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت غسل کرو۔ پس اس کا نسخ تو اس باب کی فصل دوم میں منقولہ روایات جو ابن ابی داؤد نے سہلہ بنت سہل رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا جب اس بات نے ان کو تھکا دیا تو اس کو حکم دیا کہ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو ایک ایک غسل سے اور نماز صبح کے لئے مستقل غسل کرے پس آپ نے اس کو جو حکم فرمایا اس سے پہلے والا حکم منسوخ ہو گیا یعنی ہر نماز کے لئے غسل۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ کی روایات پر ہم نظر ڈالیں کہ ان کا مفہوم کیا ہے؟ چنانچہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اس مستحاضہ کے متعلق روایت نقل کی جس کو استحاضہ کی تکلیف زمانہ نبوت میں پیش آئی اور عبدالرحمٰن سے اس سلسلہ میں روایات مختلف ہیں۔ چنانچہ ثوری نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے اس بات کا حکم دیا کہ ایام حیض میں نماز کو چھوڑ دے۔ اسے ابن عیینہ نے عبدالرحمٰن سے اپنے والد کی وساطت سے ذکر کیا اور اس نے زینب کا تذکرہ نہیں کیا البتہ مفہوم حدیث میں ثوری کی موافقت کی ہے اور وہ ایام استحاضہ میں دو نمازوں کو ایک غسل سے جمع کر کے ادا کرنا ہے پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ان کے ایام حیض معروف ومشہور تھے۔ پھر شعبہ نے قاسم کی وساطت کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی جیسا کہ ثوری و ابن عیینہ نے کی البتہ اس نے ایام حیض کا تذکرہ نہیں کیا اور ابن اسحٰق نے بھی اسی طرح روایت کی۔ جب یہ روایت اس مذکور طریق سے وارد ہے جس کا حاصل اختلاف ہے اب ہم اس کو مقام اختلاف جاننے کے لئے جانچتے ہیں' ملاحظہ ہو۔ قاسم نے زینب رضی اللہ عنہا سے جو روایت کی ہے اس میں ایام حیض کا تذکرہ ہے مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں اس کا تذکرہ نہیں۔ پس ضروری ہو گیا کہ اس کی زینب رضی اللہ عنہا والی روایت کو اس کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت سے الگ جانا جائے' پھر زینب رضی اللہ عنہا والی روایت جس میں ایام حیض کا تذکرہ ہے تو وہ منقطع روایت ہے اسے اہل اصول ثابت نہیں مانتے کیونکہ وہ منقطع کو قابل حجت قرار نہیں دیتے اور انقطاع کا موقع یہ ہے کہ قاسم کی زینب سے ملاقات ثابت نہیں بلکہ قاسم کی ولادت بھی اس کی وفات کے بعد ہوئی کیونکہ اس کی وفات خلافت فاروقی میں ہوئی اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں یہ پہلی زوجہ محترمہ ہیں جنہوں نے آپ کے بعد وفات پائی اور روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں ایام حیض کا تذکرہ نہیں اس میں یہ ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے مستحاضہ کو حکم فرمایا کہ وہ دو نمازوں کو ایک غسل سے جمع کر کے پڑھے اور اس روایت میں یہ واضح نہیں کہ اس سے کونسی مستحاضہ مراد ہے اس لئے کہ تجربات سے

معلوم ہوتا ہے کہ مستحاضہ کئی قسم ہیں: ① بعض مستحاضہ ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا خون دائمی جاری رہتا ہے اور ان کے ایام حیض معلوم و معروف ہوتے ہیں۔ پس ان کے لئے تو مسئلہ آسان ہے کہ ایام حیض میں نماز کو ترک کر دے غسل کر لے اور پھر ہر نماز کے لئے وضو کرتی رہے۔ ② بعض مستحاضہ کا خون منقطع نہیں ہوتا بلکہ جاری رہتا ہے مگر اس کے ایام حیض اسے معلوم نہیں پس اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے گی کیونکہ اس کے ہر وقت میں یہ احتمال ہے کہ وہ اس میں حائضہ ہو یا حیض سے پاک ہو یا مستحاضہ ہو۔ پس اس کے متعلق احتیاط سے کام لیا جائے گا اور اسے غسل کا حکم دیا جائے گا۔ ③ بعض مستحاضہ وہ ہیں جن پر ان کے ایام حیض تو مخفی ہوتے ہیں مگر ان کا خون دائمی نہیں بلکہ کبھی تو منقطع ہوتا ہے اور کبھی لوٹ آتا ہے۔ وہ تمام اوقات میں یہ اپنے طور پر جانتی ہیں کہ اس کا خون ابھی منقطع ہوگا۔ جب وہ غسل کرتی ہے تو اس وقت وہ حیض سے پاکیزگی والے طہر کی طرح پاک نہیں ہوتی کہ جس طہر کی بناء پر اس پر غسل کو لازم کیا جائے۔ پس اس کے لئے صورت یہ ہوگی کہ اسے اپنی اس حالت میں نماز ادا کرنی ہوگی۔ اسی غسل سے جس قدر نمازیں وہ ادا کرنا چاہتی ہے اگر اسے یہ ممکن ہو۔ جب ہم نے دیکھا عورت بعض اوقات ہر اعتبار سے مستحاضہ ہوتی ہے جبکہ ہر صورت کا حکم الگ الگ ہے اور اس کے احکام بھی مختلف ہیں اور مستحاضہ کا نام سب کو شامل ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس عورت کے استحاضہ کی وضاحت بھی نہیں کہ جس کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حکم دیا جس کا ہم نے تذکرہ کیا کہ وہ کونسی مستحاضہ ہے۔ پس ہمارے لئے یہ درست نہیں کہ ہم ان اقسام میں سے کسی ایک پر دوسرے کو چھوڑ کر اس کو محمول کر سکیں۔ جب تک کہ ہمارے پاس اس کی کوئی دلیل نہ ہو۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور و فکر کی کہ آیا اس کی کوئی دلیل میسر ہے۔ چنانچہ ہم نے یہ دلیل پالی۔

پس اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وضو کا حکم دینے کے ساتھ غسل کا حکم فرمایا اور یہ وہی وضو ہے جو ہر نماز کے لئے اور غسل سے وہی غسل ہے جو ایام حیض کی مقدار گزرنے پر ہوگا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کا بھی یہی معنی ہے اور حماد بن سلمہ کا مرتبہ تمہارے ہاں مالک رحمۃ اللہ علیہ ولیث رحمۃ اللہ علیہ وعمرو رحمۃ اللہ علیہ بن الحارث سے کم نہیں ہے۔

حاصل روایات:

آٹھ روایات سے یہ بات مشترک طور پر ثابت ہوگئی کہ مستحاضہ ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے گی۔

فریق سوم کی طرف سے فریقین کو جوابات:

اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ شروع باب کی روایات جو فریق نمبر اوّل و ثانی نے پیش کی ہیں اور فریق ثالث کی روایات ان میں سے کس پر کیوں کر عمل ہو۔ چنانچہ پہلی روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرمایا اور اس کی تنسیخ سہلہ بنت سہیل والی روایت سے ثابت ہو چکی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ان کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرمایا اور جب

ان پر گراں گزرا تو اس حکم کو منسوخ فرما کر دو نمازوں کے لئے ایک غسل کا حکم فرمایا کل پانچوں نمازوں کے لئے تین غسل کا حکم فرمایا پس آپ کا یہ حکم پہلے کے لئے ناسخ تھا۔

اب اس روایت کا حال ملاحظہ ہو جو جمع بین الصلاتین میں پیش کی جاتی ہے اس کا مدار عبدالرحمان بن قاسم پر ہے۔

نمبرا: کبھی وہ اپنے والد سے اس طرح بیان کرتے ہیں یہ اس مستحاضہ عورت کے متعلق ہے جو عہد نبوت میں استحاضہ میں مبتلا ہوئی۔

نمبرا: ان کے شاگرد ثوری نے ان سے روایت کرتے ہوئے اس کو زینب بنت جحش قرار دیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو حیض کے دنوں میں نماز چھوڑنے کا حکم دیا۔

نمبر۲: سفیان بن عیینہ نے انہی سے روایت کرتے ہوئے زینب کا ذکر نہیں کیا مگر بقیہ متن حدیث میں ثوری جیسی روایت نقل کی اور وہ ایک غسل میں دو نمازوں کا ایام استحاضہ میں جمع کرنا ہے معلوم ہوا کہ یہ کوئی ایسی عورت تھی جس کے ایام حیض مقرر تھے۔

نمبر۳: شعبہ نے اس کو ثوری کی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا البتہ ایام حیض کا انہوں نے تذکرہ نہیں کیا۔

نمبر۴: مگر محمد بن اسحاق نے اس روایت کو متابعت شعبہ کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا مگر مستحاضہ سہلہ بنت سہل کا ذکر کیا۔

نمبر۵: جب اس حدیث کے متن میں اس قدر اختلاف ہوا تو اب ہمیں تلاش کرنا ہے کہ یہ اختلاف کہاں سے آیا پس غور سے معلوم ہوا کہ ایام حیض کا ذکر حدیث قاسم عن زینب میں تو موجود ہے مگر قاسم عن عائشہ میں نہیں ہے تو ضروری ہے کہ ان روایتوں کو دو قرار دیا جائے پس حدیث زینب جس میں ایام حیض کا تذکرہ ہے وہ حدیث منقطع ہے منقطع قابل حجت نہیں انقطاع کی وجہ یہ ہے کہ قاسم کی زینب سے ملاقات نہیں ہوئی بلکہ ان کی وفات زمانہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں ہوئی یہ آپ کی پہلی زوجہ محترمہ ہیں جن کی وفات آپ کے بعد ہوئی اور قاسم اس وقت پیدا بھی نہ ہوئے تھے پس یہ فریق ثالث کے خلاف حجت نہیں بن سکتی۔

اب حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں ایام حیض کا تذکرہ نہیں اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے مستحاضہ کو حکم فرمایا کہ وہ ایک غسل میں دو نمازیں پڑھ لیں مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ وہ مستحاضہ کون ہے؟

ہم نے استحاضہ کو مختلف حالتوں میں پایا۔

نمبرا: مستحاضہ کا خون تو دائمی ہو مگر ایام حیض معین ہوں اس کا حکم یہ ہے کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر ایام گزرنے پر غسل کر لے اور آئندہ ہر نماز کے لئے وضو کرتی رہے۔

نمبر۲: مستحاضہ کا دم تو دائمی ہے مگر ایام حیض بھی نا معلوم ہیں تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے کیونکہ اس کے ہر وقت میں طہر اور دم حیض کا احتمال یا استحاضہ کا احتمال ہے پس احتیاطاً ہر نماز کے لئے غسل کا حکم ہوگا۔

نمبر۳: مستحاضہ کے ایام حیض نا معلوم ہوں مگر خون مستمر نہ ہو بلکہ منقطع ہو چل پڑتا ہو پھر لوٹ آتا ہو اب اس عورت کو اس قدر علم تو ہے کہ کب اس کا خون تھوڑی دیر کے لئے بند ہوتا ہے جب وہ اس وقت غسل کرے تو وہ حیض سے پاک ہونے والی تو نہیں کہ اس

پر غسل کولازم کیا جائے اب اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اسی حالت میں نماز پڑھے اور اسی غسل سے جتنی ممکن ہو نمازیں ادا کرے۔
جب غور کیا تو مستحاضہ کے لفظ کو سب میں مشترک پایا مگر انواع واحکام کے لحاظ سے ان کو مختلف پایا تو اب ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں متعین طور پر ان میں سے کون سی مستحاضہ مراد ہے اب اس تعیین کے لئے مزید دلیل کی ضرورت ہے۔

تعیین مستحاضہ کے لئے دلیل:

۶۲۱ : فَإِذَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا آدَمُ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَالْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ وَبَيَانٌ، قَالُوْا : سَمِعْنَا عَامِرَ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ قُمَيْرٍ، امْرَأَةَ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ : تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

۶۲۱: عامر شعبی نے قمیر مسروق کی بیوی سے روایت کی اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے مستحاضہ کے سلسلہ میں فرمایا وہ ایام حیض میں نماز ترک کر دے پھر ایک غسل کرے اور آئندہ ہر نماز کیلئے وضو کرتی رہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۱۱' ۲۹۹۔

۶۲۲ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ فِرَاسٍ وَبَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. فَلَمَّا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهَا الَّذِيْ أَفْتَتْ بِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَمَا ذَكَرْنَا أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ، وَمَا ذَكَرْنَا أَنَّهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ كُلُّهُ عَنْهَا -ثَبَتَ بِجَوَابِهَا ذٰلِكَ، أَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ هُوَ النَّاسِخُ لِلْحُكْمَيْنِ الْآخَرَيْنِ لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ -عِنْدَنَا -عَلَيْهَا أَنْ تَدَعَ النَّاسِخَ، وَتُفْتِيَ بِالْمَنْسُوْخِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ، لَسَقَطَتْ رِوَايَتُهَا. فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِمَا ذَكَرْنَا، وَجَبَ الْقَوْلُ بِهِ، وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهَا. هٰذَا وَجْهٌ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَيْهِ. وَقَدْ يَجُوْزُ فِيْ هٰذَا وَجْهٌ آخَرُ، يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ أَبِيْ حُبَيْشٍ لَا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْهُ، فِيْ أَمْرِ سَهْلَةَ ابْنَةِ سُهَيْلٍ لِأَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِيْ حُبَيْشٍ، كَانَتْ أَيَّامُهَا مَعْرُوْفَةً، وَسَهْلَةَ كَانَتْ أَيَّامُهَا مَجْهُوْلَةً إِلَّا أَنَّ دَمَهَا يَنْقَطِعُ فِيْ أَوْقَاتٍ، وَيَعُوْدُ فِيْ أَوْقَاتٍ وَهِيَ قَدْ أَحَاطَ عِلْمُهَا أَنَّهَا لَمْ تَخْرُجْ مِنَ الْحَيْضِ بَعْدَ غُسْلِهَا إِلٰى أَنْ صَلَّتِ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيْعًا. فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، فَإِنَّا نَقُوْلُ بِالْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا، فَنَجْعَلُ حُكْمَ

حَدِيْثِ فَاطِمَةَ عَلٰى مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ، وَنَجْعَلُ حُكْمَ حَدِيْثِ سَهْلَةَ، عَلٰى مَا صَرَفْنَاهُ أَيْضًا إِلَيْهِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَدْ رُوِيَ مُخْتَلِفًا .فَبَعْضُهُمْ يَذْكُرُ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا) .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ، لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ الْمَاءُ عِلَاجًا لَهَا، لِأَنَّهَا تُقَلِّصُ الدَّمَ فِي الرَّحِمِ، فَلَا يَسِيْلُ .وَبَعْضُهُمْ يَرْوِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ الْعِلَاجَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا، لِأَنَّ دَمَهَا سَائِلٌ دَائِمُ السَّيَلَانِ، فَلَيْسَتْ صَلَاةٌ إِلَّا يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُوْنَ عِنْدَهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضٍ لَيْسَ لَهَا أَنْ تُصَلِّيَهَا إِلَّا بَعْدَ الْإِغْتِسَالِ، فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِذٰلِكَ .فَإِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ مَعْنٰى حَدِيْثِهَا، فَإِنَّا كَذٰلِكَ - نَقُوْلُ أَيْضًا فِيْمَنِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ، وَلَمْ تَعْرِفْ أَيَّامَهَا .فَلَمَّا احْتَمَلَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ مَا ذَكَرْنَا وَرَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ قَوْلِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ حُكْمُ الْمُسْتَحَاضَةِ، الَّتِيْ لَا تَعْرِفُ أَيَّامَهَا، وَثَبَتَ أَنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ، مِمَّا رُوِيَ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ، اسْتِحَاضَتُهَا، غَيْرُ اسْتِحَاضَةِ هٰذِهِ، أَوْ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ، اسْتِحَاضَتُهَا مِثْلُ اسْتِحَاضَةِ هٰذِهِ .إِلَّا أَنَّ ذٰلِكَ -عَلٰى أَيِّ الْمَعَانِيْ كَانَ -فَمَا رُوِيَ فِيْ أَمْرِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ أَبِيْ حُبَيْشٍ، أَوْلٰى لِأَنَّ مَعَهُ الْإِخْتِيَارَ مِنْ عَائِشَةَ لَهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَلِمَتْ مَا خَالَفَهُ، وَمَا وَافَقَهُ مِنْ قَوْلِهِ .وَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ أَنَّهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ إِنَّمَا اخْتَلَفَتْ أَقْوَالُهُ فِيْ ذٰلِكَ لِاخْتِلَافِ الْإِسْتِحَاضَةِ الَّتِيْ أَفْتٰى فِيْهَا بِذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا رَوَوْا عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي اغْتِسَالِهَا لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا أَنَّهَا كَانَتْ تَتَعَالَجُ بِهِ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ، وَهِيَ الَّتِيْ يُحْتَجُّ بِهَا فِيْهِ .ثُمَّ اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَزُفَرَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَالَ آخَرُوْنَ : بَلْ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَلَا يَعْرِفُوْنَ ذِكْرَ الْوَقْتِ فِيْ ذٰلِكَ .فَأَرَدْنَا نَحْنُ أَنْ نَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَرَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهَا إِذَا

تَوَضَّأَتْ فِيْ وَقْتِ صَلَاةٍ، فَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ الْوَقْتُ، فَأَرَادَتْ أَنْ تُصَلِّيَ بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ -أَنَّهُ لَيْسَ ذٰلِكَ لَهَا حَتّٰى تَتَوَضَّأَ وُضُوْءً ا جَدِيْدًا .وَرَأَيْنَاهَا لَوْ تَوَضَّأَتْ فِيْ وَقْتِ صَلَاةٍ فَصَلَّتْ، ثُمَّ أَرَادَتْ أَنْ تَتَطَوَّعَ بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ كَانَ ذٰلِكَ لَهَا مَا دَامَتْ فِي الْوَقْتِ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الَّذِيْ يَنْقُضُ تَطَهُّرَهَا هُوَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ، وَأَنَّ وُضُوْءَ هَا يُوْجِبُهُ الْوَقْتُ لَا الصَّلَاةُ، وَقَدْ رَأَيْنَاهَا لَوْ فَاتَتْهَا صَلَوَاتٌ، فَأَرَادَتْ أَنْ تَقْضِيَهُنَّ كَانَ لَهَا أَنْ تَجْمَعَهُنَّ فِيْ وَقْتِ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ .فَلَوْ كَانَ الْوُضُوْءُ يَجِبُ عَلَيْهِمَا لِكُلِّ صَلَاةٍ، لَكَانَ يَجِبُ أَنْ تَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ .فَلَمَّا كَانَتْ تُصَلِّيْهِنَّ جَمِيْعًا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْهَا، هُوَ لِغَيْرِ الصَّلَاةِ، وَهُوَ الْوَقْتُ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى، أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الطَّهَارَاتِ تَنْتَقِضُ بِأَحْدَاثٍ، مِنْهَا الْغَائِطُ، وَالْبَوْلُ .وَطَهَارَاتٍ تَنْتَقِضُ بِخُرُوْجِ أَوْقَاتٍ، وَهِيَ الطَّهَارَةُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، يَنْقُضُهَا خُرُوْجُ وَقْتِ الْمُسَافِرِ وَخُرُوْجُ وَقْتِ الْمُقِيْمِ .وَهٰذِهِ الطَّهَارَاتُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا، لَمْ نَجِدْ فِيْمَا يَنْقُضُهَا صَلَاةً، إِنَّمَا يَنْقُضُهَا حَدَثٌ، أَوْ خُرُوْجُ وَقْتٍ .وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ طَهَارَةَ الْمُسْتَحَاضَةِ، طَهَارَةٌ يَنْقُضُهَا الْحَدَثُ وَغَيْرُ الْحَدَثِ .فَقَالَ قَوْمٌ : هٰذَا الَّذِيْ هُوَ غَيْرُ الْحَدَثِ، هُوَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : هُوَ فَرَاغٌ مِنْ صَلَاةٍ، وَلَمْ نَجِدِ الْفَرَاغَ مِنَ الصَّلَاةِ حَدَثًا فِيْ شَيْءٍ غَيْرَ ذٰلِكَ، وَقَدْ وَجَدْنَا خُرُوْجَ الْوَقْتِ حَدَثًا فِيْ غَيْرِهٖ .فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ أَنْ نَرْجِعَ فِيْ هٰذَا الْحَدَثِ الْمُخْتَلَفِ فِيْهِ، فَنَجْعَلَهُ كَالْحَدَثِ الَّذِيْ قَدْ أُجْمِعَ عَلَيْهِ وَوُجِدَ لَهُ أَصْلٌ وَلَا نَجْعَلَهُ كَمَا لَمْ يُجْمَعْ عَلَيْهِ، وَلَمْ نَجِدْ لَهُ أَصْلًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلَاةٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ـ

۶۲۲: سفیان نے فراس و بیان سے وہ شعبی سے اور شعبی نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ پس جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ روایت وارد ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکم مستحاضہ کے متعلق وہ یہی فتویٰ دیتی تھیں کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے اور وہ جو ہم نے بیان کیا کہ وہ دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے اور اسی طرح جو ہم نے بیان کیا کہ ایام حیض میں اپنی نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کر کے ہر نماز کے لئے وضو کرتی رہے۔ یہ تمام تر باتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جواب سے ثابت ہوا کہ یہ آخری حکم پہلے دو حکموں کو منسوخ کرنے والا ہے کیونکہ ہمارے نزدیک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ ناسخ کو چھوڑ کر منسوخ پر فتویٰ دیا کرتی تھیں۔ اگر یہ بات تسلیم نہ کی جائے تو ان کی روایت ساقط ہو جائے گی۔ پس جب اس بنیاد پر جو ہم نے ذکر کی اس کا ناسخ ہونا ثابت ہو گیا۔ تو

اب اس کو اختیار کرنا ضروری ہوا اور اس کی مخالفت جائز نہ رہی۔ یہ وہ صورت ہے جس سے ان آثار کے معانی درست ہو سکتے ہیں اور اس میں ایک اور صورت بھی بن سکتی ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ فاطمہ بنت حبیش نے جناب رسول اللہ ﷺ سے جو روایت کی ہے وہ حضرت سہلہ کی روایت کے خلاف نہیں کیونکہ فاطمہ کے ایام حیض معروف تھے اور سہلہ کے ایام نامعلوم تھے البتہ اتنا فرق ضرور تھا کہ سہلہ کا خون کسی وقت منقطع ہو جاتا اور پھر کسی وقت جاری ہو جاتا۔ اس لئے ان کے ذہن میں یہ بات آ سکتی تھی کہ وہ غسل کے بعد بھی حیض سے فارغ نہیں ہوئیں۔ چہ جائیکہ وہ اس سے دو نمازیں پڑھیں۔ اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ہم ان دونوں روایات کے بارے میں یہ عرض کر سکتے ہیں کہ حضرت فاطمہ والی روایت کا حکم اسی قسم پر لگے گا کہ جس کی طرف ہم نے پہلے اشارہ کیا۔ یعنی ایسی عورت جس کے ایام حیض معلوم ہوں اور سہلہ والی روایت کا رخ اس طرف پھیرا جائے جو ہم نے ذکر کیا یعنی جس عورت کے ایام معلوم نہ ہو سکیں۔ اب رہی وہ روایت جس کو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے تو وہ روایت بھی مختلف رواۃ نے نقل کی ہے۔ چنانچہ بعض نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ہر نماز کے وقت غسل کا حکم دیا۔ مگر اس میں ان کے ایام حیض کا تذکرہ موجود نہیں۔ ممکن ہے کہ آپ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم پانی کے ذریعہ معالجہ کی خاطر دیا ہو کیونکہ پانی رحم کے اندر خون کو روک دیتا ہے اور وہ بہنا بند ہو جاتا ہے۔ بعض دوسرے رواۃ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو یہ حکم فرمایا کہ وہ اپنے ایام حیض میں نماز کو چھوڑ دے اور پھر ہر نماز کے لئے غسل کرتی رہیں۔ اگر یہ روایت اسی طرح مان لی جائے تو عین ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے ذریعے ان کے علاج کا ارادہ فرمایا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد وہی ہو جو ہم گزشتہ فصل میں ذکر کر چکے ہیں کیونکہ ان کا خون تو ہر وقت بہتا تھا۔ پس کوئی نماز بھی ایسی نہیں تھی کہ جس کے بارے میں یہ احتمال نہ ہو کہ اس میں حیض سے وہ پاک ہیں۔ پس اس کے لئے یہی مناسب تھا کہ وہ غسل کے بعد اس کو ادا کرے۔ اس لئے آپ نے اس کو غسل کا حکم فرمایا۔ پس اگر ان کی روایت کا یہی مطلب ہو تو ہم یہی بات ان سب عورتوں کے بارے میں کہتے ہیں جن کا خون جاری رہتا ہو اور ان کے ایام معلوم نہ ہوں۔ جب ان روایات میں یہ احتمالات موجود ہیں جو ہم نے بیان کر دیئے اور ہم نے یہ بھی ذکر کر دیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ فتویٰ دیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس مستحاضہ کا حکم یہی ہے کہ جس کے ایام معلوم نہ ہوں اور یہ بات بھی ثابت ہوگئی اس کے برعکس جو کچھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وساطت سے جناب رسول اللہ ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے تو اس کے استحاضہ کی اس سے الگ صورت مراد ہے یا اس کا استحاضہ اسی استحاضہ کی طرح ہے مگر یہ کہ کونسا معنی مراد ہے۔ آیا جو فاطمہ بنت حبیش کے معاملے میں مروی ہے تو وہ اولیٰ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی کو اختیار فرمایا حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کونسا قول اس کے موافق یا مخالف ہے۔ اسی طرح جو ہم نے مستحاضہ کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے اور وہ جو ہم نے

انہی سے روایت نقل کی ہے کہ وہ دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے اور وہ جو انہی سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ حیض کے دنوں میں نمازوں کو ترک کر دے پھر غسل کر کے ہر نماز کے لئے وضو کرتی رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال مستحاضہ عورتوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے فتویٰ میں مختلف ہیں۔ رہی وہ روایت جو حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہر نماز کے وقت غسل کرے تو ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بطور علاج کے آپ نے فرمایا تھا۔ یہ تو اس باب کا حکم ان آثار کو سامنے رکھ کر تھا جن کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے' پھر اس میں دوسرا اختلاف ان لوگوں کا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ وہ ہر نماز کے لئے وضو کرے جبکہ دوسرے یہ کہتے ہیں کہ ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے اور یہی قول امام ابوحنیفہ' زفر' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ علماء کی ایک اور جماعت نے یہ کہا ہے کہ ہر نماز کے لئے وہ عورت وضو کرے اس سلسلے میں وہ وقتی ذکر کو نہیں پہچانتے۔ پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان دونوں میں سے صحیح قول کو ظاہر کریں۔ چنانچہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر اس عورت نے نماز کے وقت میں وضو کیا مگر نماز ادا نہ کی۔ یہاں تک کہ اس کا وقت جاتا رہا۔ اب اس نے اسی وضو سے نماز پڑھنا چاہی تو اس کے لئے یہ جائز نہیں جب تک کہ وہ نیا وضو نہ کرے اور ہم یہ بات بھی پاتے ہیں کہ اگر اس نے نماز کے وقت میں وضو کر لیا پھر نماز ادا کی پھر اسی وضو سے نفل پڑھنا چاہے تو جب تک وقت ہے اس کو نوافل کی ادائیگی جائز ہے جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جس چیز نے اس کی طہارت کو زائل کیا ہے وہ وقت کا نکلنا ہے اور اس کا وضو اس کو وقت لازم کرتا ہے' نماز نہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر اس کی کئی نمازیں فوت ہو جائیں اور اس کا ارادہ یہ ہوا کہ وہ ان کی قضا کرلے تو اس کو ایک نماز کے وقت میں ان تمام نمازوں کا ایک وضو سے جمع کرنا جائز ہے۔ اگر اس پر ہر نماز کے لئے وضو لازم ہوتا تو پھر ضروری تھا کہ ہر فوت شدہ نماز کے لئے وہ وضو کرتی۔ پس جب ان سب کی ادائیگی ایک وضو سے ہو گئی تو اس سے یہ بات خود ثابت ہو گئی کہ وہ وضو جو اس پر لازم ہوا وہ نماز کے لئے نہیں بلکہ وقت کے لئے ہے۔ دوسری دلیل ملاحظہ ہو: ہم یہ بات بھی پاتے ہیں کہ طہارتیں حدث سے ٹوٹ جاتی ہیں اور احداث یہ ہیں: بول و براز اور بعض طہارتیں ایسی ہیں جو وقت کے نکلنے سے ٹوٹتی ہیں' وہ موزوں پر مسح کی طہارت ہے کہ مسافر یا مقیم کے لئے وقت کا نکلنا طہارت مسح کو باطل کر دیتا ہے' ان طہارتوں کے متعلق سب کا اتفاق ہے۔ ان طہارتوں کو توڑنے والی چیزوں میں ہم نماز کو نہیں پاتے بلکہ صرف حدث یا وقت کے نکل جانے کو پاتے ہیں اور یہ بات تو ثابت ہو چکی کہ مستحاضہ کی طہارت ایسی طہارت ہے جو حدث اور غیر حدث دونوں سے ٹوٹتی ہے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ غیر حدث جس سے یہ ٹوٹ جاتی ہے وہ وقت کا نکل جانا ہے جبکہ دوسروں نے یہ کہا کہ وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے مگر ہم نماز سے فارغ ہونے کو اس کے علاوہ اور کسی چیز میں حدث نہیں پاتے۔ جبکہ وقت کے نکلنے کو اور کئی چیزوں میں حدث تسلیم کیا گیا ہے۔ پس اس میں بہتر یہی ہے کہ ہم اس حدث میں بھی اسی طرح رجوع کریں اور اس کو ایسا حدث بنائیں جس پر سب کا اتفاق ہے اور اس کی اصل پائی جاتی ہو اور اس کو ایسا حدث نہ بنائیں' جس پر اتفاق نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے۔ پس اس سے ان علماء کا قول ثابت ہو گیا جو یہ کہتے ہیں

کہ وہ ہر وقت نماز کے لئے وضو کرے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

فیصلہ:

اب جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مستحاضہ کے سلسلہ میں یہ فتویٰ دیا کہ وہ ہر نماز کے لئے وضو کرے تو اب سابقہ روایات کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے اور یہ روایت کہ دو نمازیں ایک غسل سے پڑھے اور یہ روایت کہ وہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے غسل کرے یہ تمام روایات انہی سے مروی ہیں ان کے اس فتویٰ نے ثابت کر دیا کہ پہلی دونوں روایات منسوخ ہیں اور ناسخ کے ہوتے ہوئے منسوخ پر عمل درست نہیں وہ اگر ناسخ کو چھوڑ کر منسوخ کا فتویٰ دیتیں تو ان کی روایات ہی ساقط ہو جاتیں پس جب ناسخ ہونا ظاہر ہو گیا اس پر فتویٰ لازم اور اس کی مخالفت جائز نہیں یہ روایات پر عمل کی بہترین صورت ہے۔

ایک دوسری صورت:

بھی ہو سکتی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش والی روایت کو اس پر محمول کریں کہ وہ معتادہ تھیں اس لئے وضو لکل صلاۃ کا حکم فرمایا اور سہلہ بنت سہیل کے ایام حیض نامعلوم اور خون کبھی بند ہوتا اور کبھی جاری ہوتا اس لئے ان کو دو نمازوں کو ایک غسل سے پڑھنے کا حکم فرمایا۔ جب محمل الگ الگ ہوئے تو تضاد نہ رہا۔

روایت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا جواب: توجیہ اوّل:

اس روایت کو مختلف وجوہ سے بیان کیا گیا ہے۔

بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے ذکر کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرمایا اور ایام حیض کا اس میں تذکرہ نہیں ہے تو عین ممکن ہے کہ یہ حکم غسل ان کے لئے بطور علاج ہو کیونکہ پانی اپنی ٹھنڈک سے رحم کے خون کو بند کرتا ہے اور اس کا قرینہ ان کا ٹب میں بیٹھ کر کافی دیر نہانے والی روایت ہے۔

نمبر۲: بعض نے اس روایت کو بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا مگر اس میں حکم یہ ہے کہ وہ حیض کے ایام میں نماز کو چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لئے غسل کرے اگر یہ روایت اسی طرح ہو تو اس کو غسل کا حکم بطور علاج ہو یہ بھی عین ممکن ہے۔

غسل کا حکم بطور علاج ہو:

نمبر دو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مستحاضہ مستمرۃ الدم ہوں تو ان کی ہر نماز اسی طرح شمار ہوگی گویا ابھی وہ حیض سے پاک ہوئی ہیں اس لئے غسل کے بعد ہی ان کو نماز کی اجازت ہوگی اس وجہ سے آپ نے اس کو غسل لکل صلاۃ کا حکم فرمایا۔ جب ان کی روایت کی یہ توجیہ ہوئی تو وہ عورت جس کا خون مستمر ہو اور ایام حیض معلوم نہ ہوں اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔

ایک جدید توجیہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فتویٰ زمانہ نبوت کے بعد کا ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ غسل لکل صلاۃ والی روایت میں ایسی مستحاضہ کا ذکر ہے جس کے ایام حیض معلوم و معروف ہوں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرفوع روایت میں ایسی مستحاضہ کا ذکر ہے جو اس کے علاوہ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ وضو لکل صلاۃ معتادہ کے حق میں ہے جیسے فاطمہ بنت ابی حبیش یا پھر وہ روایت اس مستحاضہ سے متعلق ہو جس کے ایام تو معروف نہیں مگر وہ طہر متخلل کی وجہ سے اس عورت کی طرح ہو جاتی ہے جس کے ایام حیض ہی غیر متعین ہیں مگر کبھی استحاضہ کا خون بند ہونے کی وجہ سے وہ معتادہ کے مشابہہ بن جاتی ہے کہ جب خون آنا بند ہو تو وہ ایک غسل سے جتنی چاہے نمازیں پڑھ سکتی ہے اب یہ تین صورتیں بن گئیں تو فتویٰ کس روایت کے موافق قرار دیں گے۔

غور سے معلوم ہوا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کی روایت فتویٰ سے جوڑ رکھتی ہے کہ فتویٰ زمانہ نبوت کے بعد کا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فتویٰ کے موافق و مخالف دونوں روایات کا علم تھا اس علم کی روشنی میں ان کا وضو لکل صلاۃ کا فتویٰ دینا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ اس کے خلاف روایات یا تو عورتوں کے حالات کے لحاظ سے مختلف ہیں یا تمام تر منسوخ ہیں۔

روایات علی رضی اللہ عنہ کا جائزہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح تینوں قسم کی روایات وارد ہوئی ہیں کہ وہ غسل لکل صلاۃ نمبر۲ غسل لصلاتین نمبر۳ وضو لکل صلاۃ البتہ ایام حیض میں نماز بالکل ترک کرے گی تو یہ روایات سوائے آخری روایت کے فتویٰ کے خلاف ہیں پس یہی کہیں گے کہ مستحاضہ کے حالات کے اختلاف سے روایت و فتویٰ مختلف ہے۔

ایک اعتراض:

ضمنی طور پر پیدا ہوا کہ اوپر آپ نے ان کی روایات کی توجیہ تو احوال کے اختلاف سے کر دی مگر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تو ایک ہی عورت ہے ان کے متعلق روایات کے اختلاف کا کیا مطلب ہے وہ معتادہ سمجھی جائیں یا متحیرہ مستمرۃ الدم۔

الجواب:

وہ درحقیقت معتادہ ہیں رہی وہ روایات جن میں ایام حیض کا تذکرہ موجود نہیں تو ان سے آپ ان پر متحیرہ کا حکم لاگو نہیں کر سکتے رہا حکم غسل تو بطور علاج ہے نہ کہ بطور حکم شرعی۔

آثار کو سامنے رکھ کر ہم نے یہ توجیہات ذکر کر دیں۔

اختلافِ دوم:

ہر نماز کے لئے وضو یا ہر وقت نماز کے لئے وضو؟ دو روایتیں۔

نمبر۱: امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد واحمد رحمہم اللہ کے ہاں وقت صلاۃ کے لئے وضو کیا جائے گا۔
نمبر۲: امام شافعی وسفیان ثوری واحمد رحمہم اللہ ہر فرض نماز کے لئے وضو کرنا لازم ہے۔

ان دونوں اقوال میں صحیح قول کی وضاحت کے لئے غور وخوض ضروری ہے غور سے معلوم ہوا کہ ہر دو کے ہاں یہ بات بالاتفاق ثابت ہے کہ مستحاضہ عورت کسی ایک وقت کی نماز کے لئے وضو کرے اور نماز نہ پڑھے مگر اس وقت جبکہ اس نماز کا وقت فوت ہو جائے تو اسی وضو سے خروج وقت کے بعد کوئی نماز ادا کرنا جائز نہیں بلکہ تجدید وضو لازم ہے۔

نمبر۲: دوسری بات یہ بھی ظاہر ہوئی کہ اگر وہ وقت کے اندر وضو کرے اور نماز ادا کرے پھر وقت کے دوران اسی وضو سے نوافل و سنن ادا کرے تو بالاتفاق یہ جائز ہے اور اس کے نوافل درست ہیں نتیجہ فکر یہ نکل آیا کہ خروج وقت نے اس کی طہارت کو توڑ دیا ادائیگی نماز نے نہیں توڑا ورنہ فرائض کے بعد اس کو نوافل کی قطعاً گنجائش نہ ہوتی پس روایت میں وضو لکل صلاۃ سے لوقت کل صلاۃ مراد ہے۔

ایک الزامی دلیل:

اگر اس کی کئی نمازیں فوت ہو جائیں اور وہ ان کو ادا کرنا چاہتی ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ ان تمام فوت شدہ نمازوں کو اکٹھا ایک نماز کے وقت میں ایک وضو سے ادا کرے اور دوسری طرف آپ کے ہاں ہر نماز کے لئے وضو لازم ہے وقتی کے لئے الگ وضو کیا جائے اور فائتہ کے لئے الگ کیا جائے اور متعدد فوت شدہ کو ایک وضو سے ادا کرنا جائز ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نماز سے فراغت وضو کے لئے ناقض نہیں ورنہ فوت شدہ میں ہر ایک کے لئے الگ وضو کرنا لازم ہوتا جو کہ آپ کے نزدیک بھی لازم نہیں تو ہر نماز کے وقت کے لئے وضو لازم ہوا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ سے آخری دلیل:

پوری فکر وسوچ سے ہم نے جانچا کہ طہارت دو قسم کی ہے۔
نمبر۱: وہ طہارت جو پیشاب و پائخانہ سے ٹوٹتی ہے۔
نمبر۲: وہ طہارت جو وقت کے نکلنے سے ٹوٹتی ہے مثلاً مسح خفین۔ مسافر ومقیم کا وقت ایک دن رات اور تین دن رات پورے ہونے سے خود ٹوٹ جاتا ہے ان طہارتوں پر سب کا اتفاق ہے ہم نے کوئی ایسی طہارت نہ پائی جس کو نماز توڑ دے بلکہ طہارات کا ناقض حدث اور خروج وقت ہی پایا گیا اب آمدم برسر مطلب مستحاضہ کے باب میں دیکھا کہ اس کی طہارت کو حدث بھی توڑتا ہے اور غیر حدث بھی۔ اب غیر حدث جو اس کی طہارت کا ناقض ہے وہ کیا چیز ہے ایک گروہ نے تو خروج وقت قرار دیا دوسروں نے کہا وہ خروج وقت نہیں بلکہ فراغ صلاۃ ہے اب ان دونوں میں فیصلہ کے لئے نظیر کی تلاش کی تو خروج وقت کی نظیر مل گئی کہ وہ مسح علی الخفین ہے مگر فراغت صلاۃ کی نظیر میسر نہ آئی۔

پس بطور عقل بھی فراغ نماز کو ناقض قرار نہیں دے سکتے اس لئے خروج وقت کو ناقض وضو قرار دینا بہر حال اولیٰ ہوگا اس

عقلی دلیل سے ان حضرات کی بات کو مزید تقویت مل جاتی ہے جو ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کو ضروری قرار دیتے ہیں یہی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے مزاج وطرز کے خلاف راجح قول کو اول نقل کیا حالانکہ اس کا کتاب میں یہ طرز چلا آرہا ہے کہ پہلے مرجوح اقوال کو ذکر کرتے ہیں اور آخر میں راجح قول لاتے ہیں جیسا کہ اس باب کے مسئلہ اول کے سلسلہ میں بخوبی ظاہر ہے۔

بَابُ حُكْمِ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

ماکول اللحم جانوروں کے پیشاب کا حکم

نمبر۱: غیر ماکول اللحم اور انسانی پیشاب بالاتفاق ناپاک ونجس ہیں ماکول اللحم کے متعلق اختلاف ہے۔

فریق اوّل: اس میں امام محمد' احمد' مالک' نخعی رحمہم اللہ وغیرہ علماء اس کو پاک قرار دیتے ہیں۔

فریق دوم: امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' شافعی رحمہم اللہ ان کو نجس مانتے ہیں۔

نمبر۲: اسی طرح جان کے خطرہ کے وقت حرام سے تداوی بالاتفاق جائز ہے اگر خطرہ جان نہ ہو تو اس میں نمبر۱: امام ابوحنیفہ' محمد' شافعی رحمہم اللہ کے ہاں مطلقاً ناجائز ہے۔

نمبر۳: امام مالک وابو یوسف طحاوی رحمہم اللہ کے نزدیک ضرورت میں درست ہے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۶۲۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : (قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، فَاجْتَوَوْهَا .فَقَالَ : لَوْ خَرَجْتُمْ إِلٰى ذَوْدٍ لَنَا، فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا). قَالَ : وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَنَّهُ قَدْ حَفِظَ عَنْهُ، أَبْوَالَهَا .

۶۲۳: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ عرینہ کے کچھ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آئے ان کو وہاں کی آب وہوا موافق نہ آئی۔ آپ نے فرمایا فلاں جگہ ہمارے اونٹ ہیں (تم وہاں چلے جاؤ) اور ان کے دودھ کو استعمال کرو قتادہ کہتے ہیں میں نے اپنے استاذ سے ابوال کا لفظ یاد کیا ہے۔

اللغات: اجتوی۔ آب وہوا کا ناموافق ہونا۔ ابوال جمع بول پیشاب۔

تخریج : بخاری تفسیر المائدہ باب ۵' مسلم فی القسامہ نمبر ۹۔

۶۲۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ:

(مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ بَوْلَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ طَاهِرٌ، وَأَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ، كَحُكْمِ لَحْمِهِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ، مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ .وَقَالُوْا : لَمَّا جَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاءً لِمَا بِهِمْ، ثَبَتَ أَنَّهُ حَلَالٌ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ حَرَامًا، لَمْ يُدَاوِهِمْ بِهِ، لِأَنَّهُ دَاءٌ لَيْسَ بِشِفَاءٍ، كَمَا قَالَ فِيْ حَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ .

۶۲۴: ثابت وقتادہ وحمید نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور من البانها و ابوالها کے دونوں لفظ لائے ہیں۔بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے اوراس کا حکم ان کے گوشت والا ہے یہ امام محمد بن الحسن کا قول ہے۔ان کی دلیل یہ ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دوائی کے طور پر اس کو تجویز فرمایا تو اس سے اس کا حلال ہونا ثابت ہوگیا کیونکہ اگر یہ حرام ہوتا تو آپ ان کے علاج کے لئے تجویز نہ فرماتے کیونکہ حرام تو بیماری ہے شفاء نہیں۔جیسے علقمہ بن وائل کی روایت میں صاف وارد ہے۔

حاصل روایات:

امام محمد رحمہ اللہ ودیگر علماء کہتے ہیں ان روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جب ابوال پینے کا حکم دیا تو اس سے اس کا حلال ہونا ثابت ہوااوراگر یہ حلال نہ ہوتا تو ان کو تداوی کی اجازت نہ دی جاتی کیونکہ حرام میں شفاء نہیں بلکہ وہ خود بیماری ہے پس ثابت ہوا کہ پیشاب ماکول اللحم پاک ہے تبھی استعمال کا حکم دیا ورنہ تو حرام سے تداوی کی کسی صورت اجازت نہیں اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

حرام سے عدم تداوی کی روایات:

۶۲۵ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :

۶۲۵: یحییٰ بن حسان نے کہا کہ حماد بن سلمہ نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۲۶ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ (طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ بِأَرْضِنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا، فَنَشْرَبُ مِنْهَا، قَالَ : لَا فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ : لَا .فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا نَسْتَشْفِيْ بِهَا الْمَرِيْضَ قَالَ : ذَاكَ دَاءٌ ، وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ) وَكَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهُ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۲۶: علقمہ بن وائل نے بیان کیا کہ حضرت طارق بن سوید الحضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہماری سرزمین میں انگور ہوتے ہیں ہم ان کو نچوڑتے ہیں کیا ہم اس سے پی لیا کریں فرمایا نہیں میں نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے پھر فرمایا نہیں میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ ہم اسے مریضوں کو پلاتے ہیں تاکہ بیماری درست ہو آپ نے فرمایا وہ تو بیماری ہے شفاء نہیں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب رسول کی روایات میں وارد ہے۔

تخریج: مسلم فی الاشربہ ۱۲، ابو داؤد فی الطب باب ۱۱، ۳۸۷۳، ترمذی فی الطب باب ۸، ۲۰۴۶، ابن ماجہ فی الطب باب ۳۷، ۳۵۰۰، باختلاف قلیل من الالفاظ۔

اسی طرح عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے۔

۶۲۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ فِیْ رِجْسٍ، أَوْ فِيْمَا حَرَّمَ، شِفَاءً .

۶۲۷: ابوالاحوص نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پلید یا حرام چیز میں شفاء نہیں رکھی۔

تخریج: المعجم الکبیر ۱۸۴/۹

۶۲۸ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ قَالَ : اشْتَكٰى رَجُلٌ مِنَّا فَنُعِتَ لَهُ السُّكْرُ، فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ، فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ .

۶۲۸: عاصم نے بیان کیا کہ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی ہم میں بیمار ہوگیا اسے نشے کی خبر دی گئی (اس سے صحت ہو جائے گی) تو ہم عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں آئے اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہاری شفاء نہیں رکھی۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۳۸/۵

۶۲۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا "اَللّٰهُمَّ لَا تَشْفِ مَنِ اسْتَشْفٰى بِالْخَمْرِ . "قَالُوْا : فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ الشِّفَاءَ لَا يَكُوْنُ فِيْمَا حُرِّمَ عَلَى الْعِبَادِ، ثَبَتَ بِالْأَثَرِ الْأَوَّلِ الَّذِیْ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْلَ الْإِبِلِ فِيْهِ دَوَاءً، أَنَّهُ طَاهِرٌ غَيْرُ حَرَامٍ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۶۲۹: عطاء کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی: اللهم لا تشف من استشفٰی الخمر۔ اے اللہ! جو شراب سے شفاء حاصل کرے اس کو شفاء نہ دے۔ جب ان آثار سے یہ ثابت ہوگیا کہ جو چیز بندوں پر حرام کی گئی اس میں شفاء نہیں اور آپ ﷺ نے اونٹوں کے پیشاب کو دوائی کے لئے تجویز فرمایا جیسا کہ پہلی روایت میں وارد

ہے پس ثابت ہوا کہ یہ طاہر ہے حرام نہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۸/۵

حاصل آثار:

ان پانچوں آثار سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ حرام میں شفاء نہیں اور پہلے آثار میں ان کو اونٹوں کا پیشاب بطور دوا استعمال کرنے کا حکم فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ وہ حرام بھی نہیں اور نجس بھی نہیں بلکہ طاہر ہے اور اس وجہ سے اس کو پینے کا حکم دیا۔

طہارت کی مزید دلیل:

۶۳۰ :مَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ، عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (إِنَّ فِيْ أَبْوَالِ الْإِبِلِ وَأَلْبَانِهَا شِفَاءً لِلذَّرَبَةِ بُطُوْنِهِمْ). قَالُوْا : فَفِيْ ذٰلِكَ تَثْبِيْتُ مَا وَصَفْنَا أَيْضًا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : أَبْوَالُ الْإِبِلِ نَجِسَةٌ، وَحُكْمُهَا حُكْمُ دِمَائِهَا لَا حُكْمُ أَلْبَانِهَا وَلُحُوْمِهَا .وَقَالُوْا : أَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعُرَنِيِّيْنَ، فَذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ لِلضَّرُوْرَةِ، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ مُبَاحٌ فِيْ غَيْرِ الضَّرُوْرَةِ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ أُبِيْحَتْ فِي الضَّرُوْرَاتِ، وَلَمْ تُبَحْ فِيْ غَيْرِ الضَّرُوْرَاتِ، وَرُوِيَتْ فِيهَا الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۳۰: حنش بن عبداللہ نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹوں کے ابوال اور البان میں پیٹ کی خرابی کا علاج ہے۔علماء فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات کو ثابت کر رہی ہے جو ہم نے بیان کی مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اونٹوں کا پیشاب پلید ہے اور ان کا حکم وہی ہے جو ان کے خون کا حکم ہے نہ کہ دودھ اور گوشت کا۔رہی وہ حدیث عرنیین جو تم نے ذکر کی تو وہ ایک ضرورت تھی بلا ضرورت وہ اس کے مباح ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ ہم بہت سی چیزیں ایسی پاتے ہیں جن کو ضرورت کے موقع پر مباح کیا گیا مگر بلا ضرورت مباح نہیں ہیں اور اس میں آپ ﷺ سے روایات موجود ہیں۔

اللغات: الذربة ۔بدہضمی معدہ کا مرض۔

تخریج : مسند احمد ۲۹۳/۱۔ المعجم الکبیر ۱۸۴/۱۲۔

تمام روایات کا حاصل:

دو باتیں ہیں اونٹوں کا پیشاب پاک ہے۔نمبر دو اس کو دوائی کے طور پر استعمال کرنا اسی طرح درست ہے جیسا عام چیزوں

کو۔اگر وہ پاک نہ ہوتو شراب کی طرح اس سے تداوی (علاج) بھی درست قرار نہ دیا جاتا۔

فریق ثانی کا موقف:

اونٹوں کے پیشاب نجس ہیں اور ان کا حکم ان کے خون جیسا ہے دودھ اور گوشت جیسا نہیں۔

جوابات:

روایت عرنیین میں اس کے استعمال کی اجازت ضرورۃً ہے اس میں بلاضرورت اس کے مباح ہونے کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ بہت سی اشیاء ہیں جن کو ضرورۃً مباح کیا گیا مگر وہ بلاضرورت مباح نہیں اس کی نظیریں احادیث رسول اللہ ﷺ میں بکثرت پائی جاتی ہیں ایک نظیر پیش کی جاتی ہے ملاحظہ کریں۔

۶۳۱ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا هَمَّامٌ

۶۳۱: یزید بن ہارون نے کہا کہ ہمیں ہمام نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۳۲ :ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : أَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ (الزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قَمِيْصِ الْحَرِيْرِ، فِي غَزَاةٍ لَهُمَا .قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَرَأَيْتُ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَمِيْصًا مِنْ حَرِيْرٍ). فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ أَبَاحَ الْحَرِيْرَ لِمَنْ أَبَاحَ لَهُ اللُّبْسَ مِنَ الرِّجَالِ، لِلْحَكَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِمَنْ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ عِلَاجِهَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي إِبَاحَتِهِ ذٰلِكَ لَهُمْ لِلْعِلَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمْ مَا يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ فِي غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَّةِ .فَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعُرَنِيِّيْنَ لِلْعِلَلِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمْ، فَلَيْسَ فِي إِبَاحَةِ ذٰلِكَ لَهُمْ، دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ فِي غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَلِ .وَلَمْ يَكُنْ فِي تَحْرِيْمِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُوْنَ حَلَالًا فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ، وَلَا أَنَّهُ عِلَاجٌ مِنْ بَعْضِ الْعِلَلِ .وَكَذٰلِكَ حُرْمَةُ الْبَوْلِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ، لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ، أَنَّهُ حَرَامٌ فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ (قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ إِنَّهُ دَاءٌ وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ) إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَشْفُوْنَ بِهَا، لِأَنَّهَا خَمْرٌ، فَذٰلِكَ حَرَامٌ .وَكَذٰلِكَ مَعْنٰى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ -عِنْدَنَا- إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ، إِنَّمَا هُوَ لَمَّا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ بِالْخَمْرِ، لِإِعْظَامِهِمْ إِيَّاهَا .وَلِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَعُدُّوْنَهَا شِفَاءً فِي نَفْسِهَا، فَقَالَ لَهُمْ : إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ .فَهٰذِهِ وُجُوْهُ هٰذِهِ الْآثَارِ .فَلَمَّا احْتَمَلَتْ مَا ذَكَرْنَا، وَلَمْ يَكُنْ فِيْهَا

دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَةِ الْأَبْوَالِ، احْتَجْنَا أَنْ نَرْجِعَ فَنَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَإِذَا لُحُوْمُ بَنِيْ آدَمَ، كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهَا لُحُوْمٌ طَاهِرَةٌ وَأَنَّ أَبْوَالَهُمْ حَرَامٌ نَجِسَةٌ، فَكَانَتْ أَبْوَالُهُمْ -بِاتِّفَاقِهِمْ -مَحْكُوْمًا لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهِمْ، لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهِمْ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ أَبْوَالُ الْإِبِلِ، يَحْكُمُ لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهَا، لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهَا، فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَبْوَالَ الْإِبِلِ نَجِسَةٌ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ اخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ

۶۳۲: قتادہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت زبیر اور عبدالرحمان بن عوف نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ریشمی کپڑے کے استعمال کی اس غزوہ میں اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے خود ان میں سے ہر ایک کو ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جنہوں نے ریشم کو ان لوگوں کے لئے پہننا مباح کر دیا جن کو خارش کی تکلیف تھی اور یہ ان کے لئے بطور علاج تھا۔ ان کے لئے مباح کرنے میں کوئی ایسی وجہ نہیں تھی کہ جو اس بات کا ثبوت بن سکے کہ یہ کسی اور بیماری میں بھی مباح ہے۔ بالکل اسی طرح جن وجوہ کی بناء پر عرنیین کے لئے آپ نے پیشاب کو مباح قرار دیا۔ وہ وجوہ انہی میں پائی جاتی تھیں' ان کے لئے مباح کرنے میں کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے ان اسباب کے علاوہ میں بھی اس کو مباح قرار دیا جائے اور ریشم کے پہننے کی حرمت میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اس بات کے منافی ہو کہ وہ ضرورت کی حالت میں حلال ہے اور نہ ہی یہ موجود ہے کہ وہ بعض اسباب میں علاج ہے۔ بعینہٖ پیشاب کی حرمت ضرورت کے احوال کے علاوہ یہی حکم رکھتی ہے اس میں بھی کوئی ایسی دلیل نہیں کہ جس سے اس کا ضرورت کی حالت میں حرام ہونا ثابت ہو۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ شراب کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ یہ بیماری ہے شفا نہیں۔ وہ اس بناء پر ہے کہ وہ لوگ اس کو ذریعہ شفاء سمجھتے تھے اور کیونکہ وہ نشے والی ہے اور نشہ حرام ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کا بھی ہمارے نزدیک یہی معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز میں تمہاری شفا مقرر نہیں کی جو حرام ہو۔ اسی بنیاد پر کہ وہ شراب کو شفا کا ذریعہ سمجھتے تھے اور بڑا محترم قرار دیتے تھے اور اس کو ذاتی لحاظ سے شفا دینے والی سمجھتے تھے آپ نے ان کو فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری شفا اس میں مقرر نہیں کی جس کو تم پر حرام کر دیا ہو۔ ان آثار کی یہی صورتیں بنتی ہیں جب مذکورہ احتمال اس میں موجود ہے تو پیشاب کی طہارت کی دلیل نہ رہی۔ پس ہمیں اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ ہم غور و فکر کر کے اس بات کو تلاش کریں تاکہ ہمارے سامنے اس کا حکم ظاہر ہو جائے۔ چنانچہ ہم نے غور کیا تو اولادِ آدم کے گوشت کو بالاتفاق پاک پایا اور ان کے بول کو حرام و نجس پایا اور ان کے پیشاب کا حکم بالاتفاق ان کے خون والا ہے نہ کہ گوشت والا۔ پس غور و فکر کا تقاضا یہی ہے کہ اونٹوں کے پیشاب کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے جو ان کے خون کا حکم ہے نہ وہ جو ان کے گوشت کا حکم ہے پس

ہماری مذکورہ بات سے یہ ثابت ہو گیا کہ اونٹوں کا پیشاب نجس و پلید ہے۔ نظر کا تقاضا بھی یہی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی ہے' متقدمین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے جو مندرجہ ذیل روایات سے ظاہر ہوگا۔

تخریج : بخاری فی العباس باب ۲۹' مسلم فی اللبس والزینة روایت ۲۴' ابن ماجه فی الطب باب ۱۷' نمبر ۳۵۹۲' مصنف ابن ابی شیبه کتاب العفیقه ۱۶۷/۸۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خود ان کو ریشمی قمیص زیب تن کئے دیکھا اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں میں خارش والے کے لئے بھی ریشم کو مباح قرار دیا اور یہ مباح کرنا بطور علاج ہے اس میں اس بات کی قطعاً گنجائش نہیں ہے کہ یہ اس بیماری کے علاوہ ویسے مباح ہو جائے۔

بالکل اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرنیین کی بیماری کی وجہ سے ابوال کے استعمال کی ان کو اجازت دی اس میں قطعاً اس بات کی دلیل نہیں کہ اس مرض کے علاوہ بھی ان کے لئے یہ حلال ہو گیا اور ریشم پہننے کی حرمت میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اس بات کی نفی کرے کہ یہ ضرورت کے لئے بھی حلال نہیں ہے اور بعض بیماریوں کے علاج میں استعمال کی نفی کرے۔

اسی طرح پیشاب کی بلاضرورت حرمت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ حالت ضرورت میں بھی حرام ہے۔

روایت نمبر ۲: انه داء لیس بشفاء" کا مطلب یہ ہے کہ کفار عرب زمانہ جاہلیت میں شراب سے شفاء حاصل کرتے تھے کیونکہ وہ شراب ہے اس کی عظمت کو دلوں سے مکمل طور پر مٹانے کے لئے یہ بات فرمائی کہ اس میں بالکل شفاء نہیں بلکہ یہ باعث مرض ہے۔ باقی باعث شفاء نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ کسی مرض میں ضرورۃ اس کا استعمال درست نہ ہو۔

روایت نمبر ۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما ابوال الابل والبانها شفاء لضرب بطونهم ابوال ابل میں فساد معدہ کے لئے شفاء ہے اس روایت کو پیشاب کے پاک ہونے کے لئے پیش کرنا درست نہیں کیونکہ کسی چیز کا باعث شفاء ہونا اس کے نہ پاک ہونے کی دلیل ہے اور نہ حلال ہونے کی۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ان تمام آثار میں ان جہات کی وضاحت سے معلوم ہو گیا کہ طہارت ابوال پر کوئی واضح دلیل موجود نہیں تو ہمیں فکر کو دوڑانے کی حاجت ہوئی تاکہ عقلی نظائر سے اس کا حکم معلوم کرلیں چنانچہ ہم نے غور کیا کہ انسانوں کا گوشت بالاتفاق پاک ہے اور ان کے ابوال (پیشاب) بالاتفاق حرام اور نجس ہیں تو گویا ان کے ابوال کو خون کا حکم ملا ہے گوشت کا نہیں۔

اسی طرح اونٹ کے ابوال کو خون کا حکم دیا گیا نہ کہ گوشت کا پس اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کا پیشاب نجس ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حرام اشیاء سے تداوی کا حکم:

اس میں نمبر ایک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مطلق طور پر حرام سے علاج ناجائز ہے۔ نمبر دو امام مالک وابو

یوسف رحمۃ اللہ علیہما کے ہاں حرام سے علاج درست ہے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ شراب کے علاوہ سے علاج کو درست مانتے ہیں۔
فقہاء کے اس اختلاف کی وجہ تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال کا اختلاف ہے۔

۶۳۳ : مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ : ثَنَا جَابِرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : لَا بَأْسَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ، أَنْ يُتَدَاوٰى بِهَا .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ لِأَنَّهَا -عِنْدَهُ- حَلَالٌ طَاهِرَةٌ، فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا كَمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَبَاحَ الْعِلَاجَ بِهَا لِلضَّرُوْرَةِ، لَا لِأَنَّهَا طَاهِرَةٌ فِيْ نَفْسِهَا، وَلَا مُبَاحَةٌ فِيْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ .

۶۳۳: جابر نے بیان کیا کہ محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اونٹوں بکریوں وغیرہ کے ابوال کو علاج کے لئے استعمال کرنا درست ہے۔عین ممکن ہے کہ انہوں نے یہ موقف اس لئے اختیار کیا ہو کہ وہ ان کے ہاں تمام احوال میں حلال اور پاک ہے جیسا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ضرورت کی خاطر بطور علاج مباح کیا ہو۔اس بناء پر نہیں کہ یہ ذاتی طور پر پاک ہے اور ضرورت کے علاوہ بھی یہ مباح ہے۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۱۲۸/۱

اس روایت کے دو مفہوم ہیں نمبرایک علاج کے لئے استعمال کی وجہ حلال و طاہر ہونا ہو جیسا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔
دوسرا یہ بھی عین ممکن ہے ضرورۃ علاج کے لئے مباح کیا ہو اس بناء پر نہیں کہ یہ فی نفسها پاک ہے اور ضرورت کے علاوہ موقع پر بھی مباح ہے۔

۶۳۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : كَانُوْا يَسْتَشْفُوْنَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ، لَا يَرَوْنَ بِهَا بَأْسًا .فَقَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا أَيْضًا مَا احْتَمَلَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۶۳۴: منصور نے بیان کیا کہ ابراہیم کہتے ہیں وہ لوگ ابوالِ ابل کو بطور علاج استعمال کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔اس میں بھی وہی احتمال ہے جو محمد بن علی کے قول میں ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۵٦/۵

اس قول میں بھی وہی دو احتمال ممکن ہیں جو محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں اوپر مذکور ہوئے۔

۶۳۵ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كُلُّ مَا أُكِلَتْ لَحْمُهُ، فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهٖ .فَهٰذَا حَدِيْثٌ مَكْشُوْفُ الْمَعْنٰى .

۶۳۵: عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۱۲۸/۱' ابن ابی شیبه ۱۰۹/۱

اس قول کا معنی واضح ہے کہ ماکول اللحم کا پیشاب پاک ہونے کی وجہ سے بطور علاج استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۶۳۶ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ : ثَنَا آدَمُ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَبْوَالَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ، أَوْ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ .

۶۳۶: حضرت حسن رحمہ اللہ نے اونٹ گائے بکری کے پیشاب کو مکروہ قرار دیا یا اسی مفہوم کا ارشاد ہے۔

تخریج : كتاب الآثار امام محمد ۱/۱۵۔

حاصل کلام: ان آثار مختلفہ سے پیشاب ماکول اللحم کے متعلق علاج کے لئے استعمال کا جواز ثابت ہوتا ہے البتہ پاک ہونے کی دلیل نہیں نکل سکتی۔

نوٹ: امام طحاوی رحمہ اللہ نے ان اقوال کو بلاتبصرہ چھوڑ دیا ہم بھی گزشتہ بحث پر اکتفاء کرتے ہیں۔

بَابُ صِفَةِ التَّيَمُّمِ كَيْفَ هِيَ؟

تیمّم کی کیفیت

خلاصۃ الزام: تیمم کا معنی قصد ہے اس میں ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء نیت کو شرط قرار دیتے ہیں امام زفر رحمہ اللہ اس کے قائل نہیں تیمم میں امام ابوحنیفہ و شافعی، جمہور فقہاء و محدثین رحمہم اللہ دو ضربات کے قائل ہیں مگر امام احمد، محمد رحمہما اللہ کے نزدیک ایک ضرب سے دونوں پر تیمم کیا جائے گا تیمم یہ مکمل ہاتھوں کا وظیفہ ہے جیسا کہ زہری رحمہ اللہ کا قول ہے اور امام احمد و مالک رسغین (گٹے) تک کہتے ہیں جبکہ جمہور فقہاء و محدثین احناف و شوافع کہنیوں تک کا وظیفہ قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل: یعنی امام زہری کا مؤقف کہ تیمم دو ضربیں ہیں ہاتھ بغل و کندھے تک محل تیمم ہے۔

۶۳۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ (عَمَّارٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَضَرَبْنَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ ثُمَّ ضَرَبْنَا ضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ ظَهْرًا وَبَطْنًا).

۶۳۷: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا کہ حضرت عمار کہتے ہیں کہ جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ہم نے ایک ضرب چہرے کے لئے لگائی پھر ایک ضرب ہاتھوں کے لئے کندھوں تک ظاہر و باطن پر پھیرنے کے لئے لگائی۔

تخریج : بخاری فی التیمم مسلم فی الحیض ۱۱۰، ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۲۱، روایت ۳۱۸، ۳۱۹، ترمذی فی الطهارة باب ۱۱۰، نسائی فی الطهارة باب ۱۹۹، ابن ماجه فی الطهارة ۵۶۹، مسند احمد ۴/۲۶۴، بیهقی فی السنن ۱/۲۱۰، دارقطنی

فی السنن ۱/۱۸۲۔

۶۳۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی دَاوٗدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِیُّ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۶۳۸: شہاب نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۳۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ : أَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ (عَمَّارٍ قَالَ : تَمَسَّحْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتُّرَابِ، فَمَسَحْنَا وُجُوْهَنَا وَأَيْدِيَنَا إِلَى الْمَنَاكِبِ).

۶۳۹: عبداللہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مٹی سے مسح کیا پس ہم نے اپنے چہروں پر ملا اور ہاتھوں پر کندھوں تک تیمّم کیا۔

تخریج : نسائی

۶۴۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهٗ عَنْ أَبِيْهِ ؛ عَنْ عَمَّارٍ مِثْلَهٗ .

۶۴۰: ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے عمار بن یاسرؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۴۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ ؛ عَنْ (عَمَّارٍ قَالَ : تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ).

۶۴۱: عبیداللہ نے حضرت عمارؓ بن یاسر سے نقل کیا ہم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کندھوں تک تیمّم کیا۔

تخریج : مسند البزاز ۲۳۹/٤۔

۶۴۲ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ ؛ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؛ عَنْ (عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ ؛ فَهَلَكَ عِقْدٌ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ؛ فَطَلَبُوْهُ حَتّٰى أَصْبَحُوْا ؛ وَلَيْسَ مَعَ الْقَوْمِ مَاءٌ ؛ فَنَزَلَتِ الرُّخْصَةُ فِی التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ ؛ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ ؛ فَضَرَبُوْا بِأَيْدِيْهِمْ إِلَى الْأَرْضِ ؛ فَمَسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَظَاهِرَ أَيْدِيْهِمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ ؛ وَبَاطِنَهَا إِلَى الْآبَاطِ).

۶۴۲: عن الزہری عن عبیداللہ بن عبداللہ عن عمار بن یاسرؓ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے

عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا پس انہوں نے تلاش کیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا پس مٹی کے ساتھ تیمم کی اجازت نازل ہوئی چنانچہ مسلمان اٹھے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر اپنے چہروں پر مل لیا اور اپنے ہاتھوں کے ظاہر پر کندھوں تک اور باطن پر بغلوں تک مل لیا۔

تخریج : ابو داؤد

٦٤٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ ؛ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَا : ثَنَا الْأُوَيْسِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَقَالُوا : هٰكَذَا التَّيَمُّمُ، ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ، فَافْتَرَقُوا فِرْقَتَيْنِ .فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ : (التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ) وَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ : (التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ). فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهٰذَيْنِ الْفَرِيقَيْنِ عَلَى الْفِرْقَةِ الْأُولٰى، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَيَمَّمُوا كَذٰلِكَ، وَإِنَّمَا أَخْبَرَهُمْ عَنْ فِعْلِهِمْ .فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ الْآيَةُ لَمَّا أُنْزِلَتْ لَمْ تُنْزَلْ بِتَمَامِهَا، وَإِنَّمَا أُنْزِلَ مِنْهَا (فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) [المائدة : ٦] وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ كَيْفَ يَتَيَمَّمُونَ .فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عَلَى كُلِّ مِمَّا فَعَلُوا مِنَ التَّيَمُّمِ، لَا وَقْتَ فِي ذٰلِكَ وَقْتًا، وَلَا عُضْوًا مَقْصُودًا بِهِ إِلَيْهِ بِعَيْنِهِ، حَتّٰى نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ (فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ) وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا مِنْ ذٰلِكَ۔

٦٤٣: عبیداللہ بن عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ تیمم اس طرح ہے کہ ایک ضرب تو چہرے کے لئے اور ایک ضرب بازوؤں' کندھوں اور بغل تک کے لئے ہوگی۔علماء کی دوسری جماعت نے ان کی اس سلسلہ میں مخالفت کی ہے۔پھر ان کی دو جماعتیں ہیں ایک گروہ کا کہنا یہ ہے کہ تیمم چہرے کے لئے اور دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت کیا جائے گا اور ایک گروہ کہتا ہے کہ تیمم چہرے اور دو ہتھیلیوں پر ہے۔ ان دونوں گروہوں نے پہلے گروہ کے خلاف یہ دلیل پیش کی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح تیمم کا حکم نہیں کیا' صرف ان کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک عمل کی اطلاع دے دی ہے۔پس اس میں یہ احتمال ہے کہ جب آیت اتری تو مکمل نہ اتری ہو اور اس میں ﴿فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ تک اتری ہو اور ان کو یہ وضاحت نہ کی گئی کہ کس طرح انہوں نے تیمم کرنا ہے۔چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں وہی طریقہ سامنے آیا

جوانہوں نے اختیار کیا اس کے لئے نہ تو کوئی عضو مقرر تھا اور نہ اس کے لئے کوئی وقت مقرر تھا۔ یہاں تک کہ آیت کا یہ حصہ: ﴿فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ﴾ نازل ہوا اور اس پر دلالت کے لئے یہ روایات شاہد ہیں۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ تیمّم دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے اور دوسری ضرب بازوؤں کے لئے جن کی حد بالائی جانب میں کندھے اور نچلی جانب میں بغل تک ہوگی۔

فریق دوم:

دو جماعتوں میں منقسم ہوگیا چنانچہ ایک فریق کہتا ہے کہ تیمّم کی ضرب اول چہرے اور دوسری ضرب ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پھیرنے کے لئے ہے۔ اور دوسرا فریق کہتا ہے چہرے کے لئے ایک ضرب اور دوسری ضرب کفین کے لئے گٹوں تک ہے۔

جواب روایات:

حضرت عمارؓ کی روایات میں یہ کہیں مذکور نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس طرح تیمّم کا فرمایا بلکہ ان کے فعل تیمّم کی خبر دی ہے پس اس سے بغل تک تیمّم کی دلیل نہیں بن سکتی۔

نمبر۲: جب آیت تیمّم اتری تو مکمل ایک مرتبہ نازل نہیں ہوئی بلکہ: ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ [المائدہ:٦] کا ٹکڑا پہلے اترا اس میں تیمّم کا حکم تو اتارا گیا مگر اس کی کیفیت واضح نہ کی گئی بلکہ نہ تو تیمّم کا وقت مقرر کیا گیا اور نہ عضو معین کی تحدید کی گئی یہاں تک کہ آیت کا حصہ: ﴿فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ﴾ [المائدہ:٦] اتری اور اس بات کا ثبوت اس روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوتا ہے جس کو ہم پیش کرتے ہیں۔

روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

۶۴۴ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يُخْبِرُهُ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ لَهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْمُعَرَّسِ، قَرِيْبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، نَعَسْتُ مِنَ اللَّيْلِ، وَكَانَتْ عَلَيَّ قِلَادَةٌ تُدْعَى السِّمْطَ، تَبْلُغُ السُّرَّةَ، فَجَعَلْتُ أَنْعَسُ، فَخَرَجَتْ مِنْ عُنُقِيْ .فَلَمَّا نَزَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَّتْ قِلَادَتِيْ مِنْ عُنُقِيْ .فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ أُمَّكُمْ قَدْ ضَلَّتْ قِلَادَتُهَا، فَابْتَغُوْهَا .فَابْتَغَاهَا النَّاسُ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ مَاءٌ ، فَاشْتَغَلُوْا بِابْتِغَائِهَا إِلٰى أَنْ حَضَرَتْهُمُ الصَّلَاةُ، وَوَجَدُوا الْقِلَادَةَ، وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى مَاءٍ .فَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ إِلَى الْكَفِّ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ إِلَى الْمَنْكِبِ، وَبَعْضُهُمْ عَلٰى جَسَدِهٖ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ نُزُوْلَ آيَةِ التَّيَمُّمِ،

كَانَ بَعْدَمَا تَيَمَّمُوْا هٰذَا التَّيَمُّمَ الْمُخْتَلَفَ، الَّذِيْ بَعْضُهُ إِلَى الْمَنَاكِبِ فَعَلِمْنَا تَيَمُّمَهُمْ، أَنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ تَقَدَّمَ عِنْدَهُمْ أَصْلُ التَّيَمُّمِ، وَعَلِمْنَا بِقَوْلِهَا : فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ أَنَّ الَّذِيْ نَزَلَ بَعْدَ فِعْلِهِمْ هُوَ صِفَةُ التَّيَمُّمِ .فَهٰذَا وَجْهُ حَدِيْثِ عَمَّارٍ عِنْدَنَا .وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا، عَلٰى أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ تَنْفِيْ مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوٰى غَيْرُهُ عَنْهُ فِي التَّيَمُّمِ الَّذِيْ عَمِلَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ خِلَافَ ذٰلِكَ .

۶۴۴: ابوالاسود نے بیان کیا کہ میں نے عروہ کو یہ خبر حضرت عائشہ ؓ سے بیان کرتے سنا کہ ہم ایک غزوہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں لوٹ رہے تھے جب ہم ایک منزل پر رات کے پچھلے حصہ میں آرام کے لئے اترے جو مدینہ سے قریب تھی تو رات کی وجہ سے مجھے اونگھ آ گئی میرے ہاں سمط نامی ہار تھا جو گلے میں ڈالنے سے ناف تک پہنچنے والا تھا اونگھ کی شدت کی وجہ سے وہ میری گردن سے نکل گیا اور گر گیا جب میں نماز صبح کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتری تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ گردن سے میرا ہار گر پڑا ہے آپ ﷺ نے اعلان فرما دیا تمہاری ماں کا ہار گم ہو گیا ہے اسے تلاش کرو لوگ اس کی تلاش میں لگ گئے لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا ادھر تلاش میں نماز کا وقت آ گیا ہار مل گیا لیکن پانی میسر نہ آیا بعض نے گٹوں تک تیمم کیا اور بعض نے کندھے تک تیمم کیا اور بعض نے تمام جسم پر جناب رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم اتار دی۔ اس روایت سے یہ معلوم ہو گیا کہ آیت کا نزول اس عمل کے بعد ہوا ہے جس میں اختلاف کیا جا رہا ہے کہ بعض نے کندھوں تک تیمم کیا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اصل تیمم تو ان کے ہاں ثابت شدہ تھا۔ رہا حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کا یہ ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ آیت تیمم کے بعد انہوں نے جو عمل کیا وہ تیمم کا اصل طریقہ ہے۔ ہمارے ہاں حضرت عمار ؓ کی روایت کا یہی مطلب ہے اور اس پر دلالت کے لئے آیت ہی کو دیکھ لو کہ وہ ان کے عمل کی نفی کر رہی ہے اور دوسری طرف عمار بن یاسر ؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اپنے عمل کے خلاف روایت نقل کی ہے۔ روایات ملاحظہ کریں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۲۱ نمبر ۳۱۷ ۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ آیت تیمم کا کچھ حصہ اتر چکا تھا اسی کے مطابق انہوں نے پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کیا اور سب نے اپنے اپنے انداز سے کیا کیونکہ ابھی کوئی مقررہ کیفیت نہ اتری تھی فانزل اللہ ایة التیمم کا مطلب یہ ہوا کہ تیمم کی مکمل کیفیت نازل فرما دی معلوم ہوا کہ یہ تیمم آیت کا بقیہ حصہ اترنے سے پہلے کا واقعہ ہے اور حضرت عمارؓ کی روایت میں یہی کیفیت سابقہ مذکور ہے اور اس پر مزید ثبوت درکار ہو تو خود حضرت عمارؓ کی روایت اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو۔

روایت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ:

۶۴۵ :فَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ (عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ سَأَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ، فَأَمَرَهُ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ).

۶۴۵: عبدالرحمان بن ابزی بیان کرتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے تیمّم کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ان کو چہرے اور کفین کا حکم دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۲۱، ۳۲۷۔

۶۴۶ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ ذِرَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ (رَجُلًا أَتٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : إِنِّيْ كُنْتُ فِيْ سَفَرٍ، فَأَجْنَبْتُ، فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَمَا تَذْكُرُ أَنِّيْ كُنْتُ أَنَا وَإِيَّاكَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَأَجْنَبْنَا، فَلَمْ نَجِدَ الْمَاءَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ .فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ : أَمَّا أَنْتَ، فَكَانَ يَكْفِيْكَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ، فَضَرَبَ بِهِمَا، وَنَفَخَ فِيْهِمَا، وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ .فَفَعَلَ عَمَّارٌ) - إِذْ تَمَرَّغَ -يُرِيْدُ بِذٰلِكَ، التَّيَمُّمَ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ، فَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ - عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، لِأَنَّهٗ عَمِلَ عَلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ لِلْجَنَابَةِ، غَيْرُ التَّيَمُّمِ لِلْحَدَثِ ؛ حَتّٰى عَلَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا سَوَاءٌ .

۶۴۶: عبدالرحمان بن ابزی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر ؓ کے ہاں آیا اور کہنے لگا کہ میں سفر میں تھا مجھے نہانے کی حاجت ہوگئی مگر مجھے پانی نہ ملا تو عمر ؓ نے کہا تو نماز مت پڑھ عمار کہنے لگے اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپ ایک سریہ میں تھے پھر ہمیں جنابت کی حالت پیش آ گئی ہم نے پانی نہ پایا آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر تمام جسم پر مٹی مل لی پھر ہم جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تجھے اتنا کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے اور ان پر پھونک مارتے اور ان کو چہرے اور ہتھیلیوں پر مل لیتے۔ پس حضرت عمار ؓ کا عمل کہ وہ تیمم کا ارادہ کر کے خود مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتے۔ اگر آپ کا یہ عمل نزولِ آیت کے بعد تھا تو ہمارے ہاں انہوں نے یہ عمل اس لئے کیا کہ وہ جنابت اور حدث کو الگ الگ خیال کرتے تھے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے بتلایا کہ دونوں کے لئے تیمّم ایک جیسا ہے۔

تخریج : بخاری فی التیمم باب۸' مسلم فی الحیض ۱۱۰' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۱'۳۲۲' نسائی فی الطهارة باب۱۹۸' مسند احمد ۲٦٤/٤' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۵۹/۱۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عمار بن یاسر کا فعل ہے جس میں انہوں نے جسم کو مکمل مٹی میں ملوث کیا اگر تو نزول آیت سے بعد کی بات ہے تو یہ ان کا فعل ہے جس کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں فرمایا کیونکہ انہوں نے سمجھا کہ یہ تیمم جنابت' حدث کے تیمم سے مختلف ہے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ تیمم دونوں کا برابر ہے۔

۶۴۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ وَشُعْبَةُ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِیْ مَالِكٍ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهٗ قَالَ : (إِلَى الْمِفْصَلِ) وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

۶۴۷ : زائدہ وشعبہ نے حصین عن ابی مالک عن عمار نقل کیا کہ عمارؓ نے تیمم گٹوں تک فرمایا مگر اس روایت کو مرفوع قرار نہیں دیا۔

تخریج : بیهقی فی الکبرٰی ۳۲۳/۱' ابن ابی شیبه ۱٤۷/۱۔

۶۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰی عَنْ أَبِيْهِ ؛ (عَنْ عَمَّارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ : إِنَّمَا يَكْفِيْكَ أَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا) وَضَرَبَ الْأَعْمَشُ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ نَفَخَهُمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ .

۶۴۸ : عبدالرحمان بن ابزیٰ نے حضرت عمار سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تیرے لئے اتنا کافی تھا کہ تم اس طرح ہو (یعنی کرو) اعمش نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان پر پھونک لگا کر ان کو اپنے چہرے اور کفین پر مل لیا۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱٤٦/۱' ابو داؤد ٤٦/۱۔

۶۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِی الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰی عَنْ أَبِيْهِ عَنْ (عَمَّارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ : إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا) وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَدْنَاهُمَا مِنْ فِيْهِ ؛ فَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ فِیْ إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰی، عَنْ أَبِيْهِ، وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ .

۶۴۹ : عبدالرحمان بن ابزیٰ نے حضرت عمار سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تمہیں اس طرح کرنا کافی تھا اور شعبہ نے اپنی ہتھیلیوں سے زمین پر ضرب لگائی اور پھر ان کو اپنے منہ سے قریب کیا اور ان پر پھونک ماری اور پھر ان کو اپنے چہرے اور کفین پر پھیر لیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں

محمد بن خزیمہ نے عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے اپنے والد ابزیٰ سے روایت کی ہے اور اصل میں وہ ذر کے واسطہ سے ذر نے عبدالرحمٰن سے اور اس نے اپنے والد سے نقل کی ہے۔

تخریج : مسند اسحاق بن راھویه۔

۶۵۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ ذِرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ نَحْوَهُ. قَالَ سَلَمَةُ لَا أَدْرِیْ، بَلَغَ الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا.

۶۵۰: عبدالرحمان بن ابزی نے اسی طرح روایت نقل کی ہے سلمہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں ذراعین تک پہنچے یا نہ پہنچے۔

تخریج : ابو داؤد ۴٦/۱۔

۶۵۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِیْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى مِثْلَهُ. وَزَادَ (فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلٰى أَنْصَافِ الذِّرَاعِ).

۶۵۱: ابو مالک نے عبدالرحمان بن ابزیٰ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ یہ اضافہ ہے ان کو اپنے چہرے اور نصف بازو تک مل لیا۔

تخریج : ابو داؤد ۴٦/۱۔

۶۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ. فَقَدِ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ عَمَّارٍ هٰذَا، غَيْرَ أَنَّهُمْ جَمِيْعًا، قَدْ نَفَوْا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ بَلَغَ الْمَنْكِبَيْنِ وَالْإِبْطَيْنِ. فَثَبَتَ بِذٰلِكَ انْتِفَاءُ مَا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ، أَوْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَثَبَتَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَيْنِ. فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ، فَإِذَا أَبُوْ جُهَيْمٍ قَدْ رَوٰى (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمَّمَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ). فَذٰلِكَ حُجَّةٌ لِمَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ إِلَى الْكَفَّيْنِ. وَرَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَيَمَّمَ إِلٰى مِرْفَقَيْهِ). وَقَدْ ذَكَرْتُ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فِیْ بَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ لِلْحَائِضِ.

۶۵۲: سفیان نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مضطرب ہے البتہ سب راویوں نے کندھوں اور بغلوں تک مسح کی نفی کی ہے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ ان سے عبیداللہ یا ابن عباس رضی اللہ عنہ والی روایت منفی ہے اور آخری دو اقوال میں سے ایک قول ثابت ہوگیا۔ اب ہم نے غور کیا تو حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کی روایت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئی کہ آپ نے اپنے چہرے اور بازوؤں پر مسح کیا۔ پس یہ کھلی دلیل بن گئی کہ تیمم کفین تک ہے اور نافع نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنیوں سمیت تیمم فرمایا۔ میں نے ان دونوں روایات کو باب قراءۃ القرآن للحائض میں ذکر کر دیا ہے۔

روایت حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر جرح:

روایت عمارؓ میں اضطرابات ہیں جن کی تفصیل عرض کرنے سے پہلے ان روایات کا حاصل عرض کرتے ہیں۔

حاصل روایات:

ان تمام روایات میں کندھے اور بغل کی نفی مکمل طور پر ثابت ہے اس سے حضرت عمارؓ کی پہلی روایت کا نسخ تو ظاہر ہو گیا اسی طرح اس سے عبیداللہ بن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی نفی بھی ہو گئی اب دو آخری باتوں میں سے ایک کے ثبوت کو دیکھا جائے گا۔

اضطرابات:

ہمارے استاذ محمد بن خزیمہ نے اپنی سند میں اس طرح نقل کیا عبدالرحمان بن ابزیٰ عن ابیہ حالانکہ وہ (ابزیٰ رضی اللہ عنہ مراد ہے) ذر عن ابن عبدالرحمان عن ابیہ ہے۔

روایت نمبر ا: سعید بن عبدالرحمان بن ابزیٰ عن ابیہ یہاں ابیہ سے مراد عبدالرحمان ہے۔

روایت نمبر ۲: ذر کی روایت اسی طرح ہے۔

نمبر ۳: میں ابو مالک نے عمار سے براہ راست نقل کی ہے۔

نمبر ۴: میں سلمہ نے سعید بن عبدالرحمان اور عبدالرحمان نے عمار سے نقل کی۔

نمبر ۵: میں ذر نے عبدالرحمان بن ابزیٰ عن ابیہ عبدالرحمان اپنے والد ابزیٰ کے واسطہ سے عمار سے نقل کی۔

نمبر ۶: میں ذر نے ابن عبدالرحمان بن ابزی یعنی عبدالرحمان نے عمار سے نقل کی۔

نمبر ۷: سلمہ نے ابو مالک عن عبدالرحمان بن ابزی اور ابزی نے عمار سے نقل کی ہے۔

نمبر ۸: اس میں بھی اسی طرح ہے۔

ایک نگاہ توجہ:

ابوجہمؓ کی روایت میں چہرے اور یدین کا تذکرہ ہے کفین کا لفظ نہیں اور گٹوں تک ہے اس روایت سے گٹوں تک کے قائلین نے استدلال کیا ہے اور دوسری روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے جس میں مرفقین تک تیمم کا ثبوت ہے یہ دونوں روایتیں قرآۃ القرآن للحائض میں ذکر ہو چکیں دوسری روایت مرفقین کے قائلین کی دلیل ہے اس کی تائید کے لئے حضرت اسلع تمیمی کی روایت ذکر کی جا رہی ہے۔

روایت حضرت اسلع تمیمی رضی اللہ عنہ:

۶۵۳ :وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ يُوْسُفُ، عَنِ الرَّبِيْعِ

بْنِ بَدْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ، عَنْ (أَسْلَعَ التَّمِيْمِيِّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ لِيْ: يَا أَسْلَعَ قُمْ فَارْحَلْ لَنَا .قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِيْ بَعْدَكَ جَنَابَةٌ. فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى أَتَاهُ جِبْرَائِيْلُ بِآيَةِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ : لِيْ يَا أَسْلَعَ قُمْ فَتَيَمَّمْ صَعِيْدًا طَيِّبًا، ضَرْبَتَيْنِ، ضَرْبَةً لِوَجْهِكَ وَضَرْبَةً لِذِرَاعَيْكَ، ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا .فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْمَاءِ، قَالَ : يَا أَسْلَعَ، قُمْ فَاغْتَسِلْ). فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِي التَّيَمُّمِ كَيْفَ هُوَ، وَاخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ فِيْهِ، رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ، لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَقَاوِيْلِ قَوْلًا صَحِيْحًا .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ، فَوَجَدْنَا الْوُضُوْءَ عَلَى الْأَعْضَاءِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ، وَكَانَ التَّيَمُّمُ قَدْ أَسْقَطَ عَنْ بَعْضِهَا، فَأَسْقَطَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَكَانَ التَّيَمُّمُ هُوَ عَلٰى بَعْضِ مَا عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ : إِنَّهُ إِلَى الْمَنَاكِبِ، لِأَنَّهُ لَمَّا بَطَلَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ، وَهُمَا مِمَّا يُوَضَّأُ كَانَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَجِبَ عَلٰى مَا لَا يُوَضَّأُ .ثُمَّ اخْتُلِفَ فِي الذِّرَاعَيْنِ، هَلْ يُيَمَّمَانِ أَمْ لَا؟ .فَرَأَيْنَا الْوَجْهَ يُيَمَّمُ بِالصَّعِيْدِ، كَمَا يُغْسَلُ بِالْمَاءِ، وَرَأَيْنَا الرَّأْسَ وَالرِّجْلَيْنِ لَا يُيَمَّمُ مِنْهُمَا شَيْءٌ .فَكَانَ مَا سَقَطَ التَّيَمُّمُ عَنْ بَعْضِهِ سَقَطَ عَنْ كُلِّهِ، وَكَانَ مَا وَجَبَ فِيْهِ التَّيَمُّمُ كَانَ كَالْوُضُوْءِ سَوَاءً، لِأَنَّهُ جُعِلَ بَدَلًا مِنْهُ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ بَعْضَ مَا يُغْسَلُ مِنَ الْيَدَيْنِ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ يُيَمَّمُ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ التَّيَمُّمَ فِي الْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۶۵۳: حضرت اسلع تمیمی کہتے ہیں میں ایک سفر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تھا آپ نے مجھے فرمایا اے اسلع اٹھو اور ہمارے کجاوہ کو باندھو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ کے بعد جنابت پہنچ گئی ہے آپ تھوڑی دیر خاموش رہے یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس تیمم کی آیت لائے تو آپ نے مجھے فرمایا اے اسلع! اٹھو اور پاکیزہ مٹی سے تیمّم کرلو جو کہ دو ضربیں ہیں ایک ضرب تمہارے چہرے کے لئے اور دوسری ضرب تمہارے بازوؤں کے لئے بازوؤں کے ظاہر و باطن دونوں طرف (ہاتھ پھیرنا ہوگا) جب ہم پانی تک پہنچے تو فرمایا اے اسلع اٹھو! اور غسل کرو۔ پس جب تیمّم کی کیفیت میں اختلاف ہوا اور روایات مختلف ہوئیں تو ہم نے نظر و فکر کو دوڑایا تا کہ ان اقوال میں سے صحیح ترین تک راہ پاسکیں' جانچتے ہوئے ہم نے اس بات کو پایا کہ وضو ان تمام اعضاء کا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا البتہ تیمم نے بعض اعضاء کو ساقط کر دیا' سر اور دونوں پاؤں کو ساقط کیا گیا۔ پس حاصل یہ ہوا کہ اعضاء وضو میں سے بعض پر تیمم کا حکم ہوا پس اس سے ان لوگوں کی بات غلط ثابت

ہوگئی جو کندھوں تک تیمم کے قائل ہیں کیونکہ جب سر اور پاؤں اعضائے وضو میں سے ساقط کر دیئے تو جو حصہ وضو میں بھی دھونا لازم نہیں اس کا تیمم سے ساقط ہونا بدرجۂ اولیٰ ثابت ہوگیا۔ پھر بازوؤں کے متعلق اختلاف ہوا کہ ان پر تیمم کیا جائے گا یا نہ کیا جائے گا تو ہم نے چہرے کو اس طرح پایا کہ اس پر مٹی سے تیمم کیا جاتا ہے جیسا کہ وضو میں اسے پانی سے دھوتے ہیں اور سر اور پاؤں کا تیمم نہیں کیا جاتا تو تیمم جو چیز کسی ایک عضو سے ساقط کرے گا وہ تمام اعضاء سے ساقط ہوگا اور جن میں تیمم واجب ہوا تھا وضوء کا حکم بھی یہی تھا کیونکہ وہ ایک دوسرے کا بدل ہیں۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہاتھوں کا بعض حصہ جو پانی ملنے کی صورت میں دھویا جاتا ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم بھی اسی حصہ کا ہوگا جو وضو میں دھویا جاتا ہے۔ تو اس سے ثابت ہوگیا کہ ہاتھوں کا تیمم کہنیوں سمیت ہے۔ قیاس و فکر یہی چاہتے ہیں یہی ہمارے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۱۷۹/۱' معجم کبیر لطبرانی ۲۹۸/۱۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

تیمم کی کیفیت میں روایات جب مختلف ہوئیں تو ہم نے نظر کی طرف رجوع کیا تا کہ ہم ان میں سے صحیح قول تک پہنچ سکیں چنانچہ ہم نے وضو کو دیکھا جس کا تذکرہ کتاب اللہ میں موجود ہے تیمم میں اس کے بعض حصے کو ساقط کر دیا اور بعض کو باقی رکھا گیا سر اور پاؤں کو مکمل طور پر ساقط کیا تو جن اعضاء کو وضو میں دھویا جاتا ہے ان کے بعض پر تیمم ہوا پس جو مناکب تک کہتے ہیں ان کا قول باطل ہوگیا کیونکہ اعضاء وضو میں بھی کم کر کے جب دو کو باقی رکھا گیا تو جن کا وضو میں دھونا لازم نہ تھا ان پر تیمم کا نہ ہونا تو بدرجہ اولیٰ مناسب ہوگا۔

ذراعین میں اختلاف:

امام مالک و حنبل رحمہما اللہ کے نزدیک گٹوں تک لازم ہے اور تمام ائمہ و جمہور فقہاء کے ہاں مرفقین تک تیمم ہوگا۔

فریق ثانی کی عقلی دلیل:

اس پر نظر ڈالنے سے مندرجہ ذیل بات سامنے آتی ہے چہرے پر تیمم کیا جاتا ہے جیسا کہ اسے وضو میں دھویا جاتا ہے اور سر اور پاؤں میں سے کسی پر تیمم نہیں تیمم وضو کا بدل ہے اور اصل میں سے جس چیز کو بدل میں ساقط کیا تو مکمل ساقط کیا اور جس کو بدل میں قائم رکھا اس کو مکمل قائم رکھا پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی بازو کا جتنا حصہ وضو میں دھویا جاتا ہے تیمم میں بھی اسی حصہ پر تیمم کیا جائے گا اس قیاس سے ثابت ہوا کہ تیمم مرفقین تک ہی ہونا چاہئے کہ بغلوں تک۔

یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ و محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

شک:

روایات میں لفظ یدین وغیرہ موجود ہےاور آپ قیاس سے اس کو مسترد کر رہے ہیں۔

الجواب:

یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے ثابت ہے روایات ملاحظہ ہوں۔

۶۵۴ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ التَّيَمُّمِ .فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَمَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ .

۶۵۴: عبیداللہ بن عمر اور عبدالکریم الجزری نے نافع سے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمم کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان کو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر ملا اور دوسری ضرب لگائی اور اس کو اپنی دونوں کلائیوں پر مل لیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۱۵۸/۱' بیهقی ۳۱۸/۱۔

۶۵۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكُنَاسِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ .

۶۵۵: نافع نے بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۶ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ .

۶۵۶: ہشام بن عروہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۷ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَقْبَلَ مِنَ الْجُرْفِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ، تَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى .

۶۵۷: مالک نے نافع سے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جرف کے مقام سے لوٹ رہے تھے جب مربد کے پاس پہنچے تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کیا پس اپنے چہرے پر ملا اور دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ملا پھر نماز ادا کی۔

اللغات: المربد۔ کھجور خشک کرنے کا میدان۔

تخریج : موطا مالك ۱۹/۱' ابن ابی شیبه ۱٤٦/۱' دارقطنی ۱۸۸/۱۔

۶۵۸ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا عُزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : أَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ، وَإِنِّیْ تَمَعَّكْتُ فِی التُّرَابِ .فَقَالَ : أَصِرْتَ حِمَارًا، وَضَرَبَ بِیَدَیْهِ إِلَی الْأَرْضِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدَیْهِ إِلَی الْأَرْضِ فَمَسَحَ بِیَدَیْهِ إِلَی الْمِرْفَقَیْنِ، وَقَالَ : هٰكَذَا التَّیَمُّمُ .وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَیْضًا عَنِ الْحَسَنِ .

۶۵۸: حضرت ابوالزبیر جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے بتایا کہ مجھے جنابت پہنچ گئی ہے اور میں نے اپنے کو مٹی میں لت پت کرلیا ہے انہوں نے فرمایا کیا تو گدھا بن گیا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور ان کو چہرے پر مل لیا پھر دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان کو کلائیوں پر کہنیوں سمیت مل لیا اور فرمایا تیمم اس طرح ہوتا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۹/۱ دارقطنی ۱۸۹/۱۔

اسی طرح کی روایت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

روایت حسن رحمہ اللہ:

۶۵۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ : " ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّیْنِ، وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَیْنِ إِلَی الْمِرْفَقَیْنِ . "

۶۵۹: حسن رحمہ اللہ نے کہا کہ ایک ضرب تو چہرے اور ہتھیلیوں کے لئے اور دوسری ضرب بازوؤں پر کہنیوں سمیت کے لئے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۱۵۸/۱۔

۶۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ، وَلَمْ یَقُلْ "إِلَی الْمِرْفَقَیْنِ "

۶۶۰: ابوالاشہب نے حسن رحمہ اللہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے مگر اس میں الی المرفقین کا لفظ نہیں ہے۔

حاصل روایات:

ان روایات میں ابن عمر رضی اللہ عنہما جابر رضی اللہ عنہ اور حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ بات نقل کی گئی کہ وہ تیمم کہنیوں سمیت کرتے تھے پس اس عمل صحابہ اور تابعین کے لئے عقلی دلیل کو معاون دلیل سمجھا جائے۔ واللہ اعلم

نوٹ :اس باب میں ترتیب تو برقرار رکھی گئی راجح مسلک کے لئے ایک روایت اور ایک تائید پیش فرمائی مگر دلیل عقلی جو زوردار انداز سے لائے پھر خلاف معمول روایات مسلک راجح کو آخر باب میں ذکر کیا۔

بَابُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

غسل جمعہ

خلاصۃ المرام : جمعہ کے دن غسل واجب ہے یا سنت؟

نمبرا: تابعین کی ایک جماعت جس میں حسن بصری' سفیان ثوری' عطاء رحمہم اللہ وجوب کے قائل ہیں۔

نمبر۲: ائمہ اربعہ تمام فقہاء ومحدثین سنیت کے قائل ہیں۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

٦٦١ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ :ثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : ذَكَرُوْا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ، وَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا، وَأَصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ). فَقَالَ :ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ، وَأَمَّا الطِّيْبُ، فَلَا أَعْلَمُهُ.

٦٦١: طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھو لو خواہ حالت جنابت نہ ہو اور خوشبو لگاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ سن کر فرمانے لگے غسل تو ٹھیک ہے باقی رہی خوشبو اس کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب٦' مسلم فی الجمعه روایت٨' مسند احمد ١/ ٣٣٠۔

٦٦٢ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ : أَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ طَاوُوْسٌ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

٦٦٢: زہری کہتے ہیں کہ طاؤس کہنے لگے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا پھر انہوں نے اوپر والی روایت کی طرح روایت بیان کی۔

تخریج : بخاری ١/ ١٢٠٣' نحوه۔

٦٦٣ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُوْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ .

٦٦٣: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ١/ ٢٨٠۔

٦٦٤ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى

بْنِ وَثَّابٍ قَالَ : سَمِعْتُ (رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ أَمَرَنَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۶۶۴: یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھ رہا تھا کہ جمعہ کے دن غسل کا کیا حکم ہے۔تو انہوں نے فرمایا ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۴۷/۲۔

۶۶۵ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، قَالَا : سَمِعْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : " سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ . "

۶۶۵: یحییٰ بن وثاب اور نافع دونوں نے کہا کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔(جیسا اوپر روایت میں ہے)

تخریج : ابن ابی شیبه ۴۳۳/۲۔

۶۶۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۶۶: شعبہ نے حکم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نافع کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کرتے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔

تخریج : ابن ماجه ۷۶/۱۔

۶۶۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۶۷: زہری نے حدیث سالم بن عبداللہ سے انہوں نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کی۔

تخریج : مسند احمد ۳۶/۱۔

۶۶۸ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۶۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات بیان فرمائی۔

تخریج : موطا مالك ۳۶/۱۔

۶۶۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۶۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۷۸/۲۔

۶۷۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِى الْوَزِيْرِ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۷۰: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

تخریج : بخاری ۳۰۵/۱، ابن الجاورد فی المنتقی ۸۰/۱۔

۶۷۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ أَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِى مَرْيَمَ قَالَ : حَدَّثَنِى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِى ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۷۱: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۷۹/۱۔

۶۷۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِى كَثِيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِى أَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (اِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)؟

۶۷۲: ابو سلمہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ فرماتے سنا کیا تم نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا کہ جب جمعہ کا دن آئے تو غسل کر لیا کرو۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۲ ۱۲۶/۱، مسلم فی الجمعه نمبر۱ ۲،۳، ترمذی فی الجمعه باب۳، نمبر۴۹۲، ابن ماجه فی الاقامه باب۸۰، دارمی فی الصلاة باب۱۹۰، مسند احمد ۳۷،۹/۲، بیهقی فی السنن الکبری ۲۹۳/۱، مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۹۳/۱۔

۶۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:(عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ الرَّوَاحُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلٰى مَنْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْغُسْلُ).

۶۷۳: نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی وساطت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان بالغ کو جمعہ ادا کرنا لازم ہے اور جو مسجد میں جائے اس پر غسل لازم ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۷' ۳٤۲' نسائی فی الجمعه باب۲' طبرانی فی المعجم الکبیر ۱۹۵/۲۳' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۱۷۱/۳۔

۶۷۴ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَيَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّادٍ الْبَصَرِيُّ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

۶۷۴: یحییٰ بن عبداللہ اور یزید بن موہب اور عبداللہ بن عباد البصری تینوں نے کہا کہ ہمیں مفضل نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۱۹۵/۲۳۔

۶۷۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ : ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ).

۶۷۵: طلق بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن الزبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن غسل کا حکم فرماتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۱٦' مسلم فی الجمعه ٦' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۷' نمبر۳٤۸۔

۶۷۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنْ يَتَطَيَّبَ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهٗ).

۶۷۶: سعید بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی انصاری صحابی سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کا حق ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اگر اس کے پاس ہو۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۱۲' معجم فی الجمعه باب۹' مصنف عبدالرزاق ۱۹٦/۳' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۱۸۸/۳' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۹٤/۲۔

۶۷۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ،

۶۷۷: خالد بن عبداللہ نے کہا داؤد نے داؤد بن ابی ہند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۷۸ : ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (الْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ

أُسْبُوْعٍ يَوْمًا، وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ).

۶۷۸: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر ہفتے میں ایک مرتبہ غسل واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب الجمعه باب۸۔

۶۷۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ).

۶۷۹: عطاء بن یسار نے کہا حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک بات کو پہنچاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ پر لازم ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۶۱' والجمعه باب۲'۳' والشهادات باب۱۸' مسلم فی الجمعه نمبر۴'۷' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۷' نمبر۳۴۱' نسائی فی الجمعه باب۲'۶' ابن ماجه فی الاقامة باب۸۰' نمبر۱۰۸۹' مالك فی الجمعه روایت۲'۴' دارمی الصلاة باب۱۹۰' مسند احمد ۶/۳' بیهقی فی السنن الکبریٰ ۲۹۴/۱' ۱۸۸/۳۔

۶۸۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ صَفْوَانَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۸۰: مالک عن صفوان بن سلیم نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۹۹۲/۱' مسند عبدالله بن یوسف۔

۶۸۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنْ يَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ، إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ طِيْبٌ فَإِنَّ الْمَاءَ طِيْبٌ). قَالَ : أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى إِيْجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَيْسَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِوَاجِبٍ، وَلٰكِنَّهُ مِمَّا قَدْ أَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَعَانٍ قَدْ كَانَتْ.

۶۸۱: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اگر اس کے اہل کے ہاں ہو۔ اگر خوشبو ہو تو پانی ہی خوشبو ہے۔ (وہ صفائی کر دے گا) امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا ایک قوم کا کہنا یہ ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب ہے اور انہوں نے دلیل میں ان روایات کو پیش کیا مگر دوسروں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں لیکن جمعہ کے دن غسل بعض مقاصد کی خاطر کیا جائے گا۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو ابن

عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کی گئی ہیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة ۹۲/۲۔

حاصل روایات:

ان اکیس روایات سے جو مختلف اسناد کے ساتھ مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن غسل کا حکم تاکیدی ہے اسی وجہ سے فریق اوّل نے اس کو واجب قرار دیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف:

جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ اس کے حکم دینے کے کچھ اسباب ہیں جو مندرجہ ذیل روایات سے بخوبی معلوم ہو جائیں گے یہ گویا فریق اوّل کا جواب بھی بن جائے گا۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۶۸۲ :فَمِنْهَا : مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ

۶۸۲:ابن ابی مریم نے کہا الدراوردی نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، ح .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : (سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَاجِبٌ هُوَ قَالَ : لَا وَلٰكِنَّهُ طُهُوْرٌ وَخَيْرٌ، فَمَنِ اغْتَسَلَ، فَحَسَنٌ، وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ، كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ، وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ، إِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ، وَقَدْ عَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ، حَتّٰى ثَارَتْ رِيَاحٌ، حَتّٰى آذٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا .فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ، إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ، فَاغْتَسِلُوْا، وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَمْثَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيْبِهِ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ، وَكُفُّوا الْعَمَلَ، وَوَسِعَ مَسْجِدَهُمْ). فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْأَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ، لَمْ يَكُنْ لِلْوُجُوْبِ عَلَيْهِمْ، وَإِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ، ثُمَّ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْعِلَّةِ فَذَهَبَ الْغُسْلُ، وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .

۶۸۳: الدراوردی نے عمرو بن ابی عمرو بن عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غسل جمعہ کے سلسلہ میں دریافت کیا گیا کہ آیا وہ واجب ہے یا نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا نہیں لیکن وہ پاکیزگی اور بہت بہتر ہے پس جس نے غسل کیا اس نے خوب کیا اور جس نے غسل نہ کیا اس پر ضروری نہیں میں تمہیں اس کی ابتداء کا سلسلہ ذکر کرتا ہوں لوگ محنت و مزدوری کرتے اون کے کپڑے عموماً استعمال کرتے اور اپنی پشتوں پر بوجھ اٹھاتے مسجد نبوی کی چھت نیچی اور نمازیوں کے لئے مسجد چھوٹی تھی بس وہ ایک چھپر کی صورت میں تھی جناب رسول اللہ ﷺ سخت گرمی کے ایک دن میں تشریف لائے لوگ اس اون میں پسینے سے شرابور تھے گندی ہوا اٹھی جس سے ایک دوسرے کو ایذاء پہنچی جناب رسول اللہ ﷺ نے اس ریاح کو محسوس فرمایا تو آپ نے فرمایا اے لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو اور ہر ایک تم میں جو اچھی خوشبو اور تیل پائے وہ اس کو لگائے (اور مسجد میں آئے) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے پھر اللہ تعالیٰ وسعت لے آئے اور انہوں نے اون کے علاوہ دوسرے کپڑے پہن لئے اور محنت و مزدوری بھی کم ہوگئی اور مسجد بھی وسیع ہوگئی۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے منقول روایات میں غسل وجوب کے لئے نہ تھا بلکہ یہ بعض اسباب کی بناء پر تھا پھر وہ اسباب جاتے رہے تو تاکید غسل بھی جاتی رہی۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایات کرنے والوں میں سے ایک ہیں کہ آپ ﷺ غسل کا حکم دیتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس سلسلہ میں کچھ مروی ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الطھارۃ باب۱۲۸' نمبر۳۵۳۔

طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جو غسل کے حکم کی نوعیت بتلا رہے ہیں اور یہ بتلا رہے ہیں کہ یہ حکم وجوب کے لئے نہ تھا بلکہ اس کا یہ سبب تھا جب علت نہ رہی تو وجوب نہ رہا۔

فریق اوّل کی مستدل روایات میں یہ بھی ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے امر غسل کا تذکرہ فرمایا ہے اب ان کا فتویٰ اس کے خلاف خود اس کے نسخ کی دلیل ہے۔ فتدبر۔

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس سلسلہ میں روایت وارد ہے۔

۶۸۴ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، ح .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى، قَالَ : سَأَلْتُ عَمْرَةَ عَنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَذَكَرَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ، فَيَرُوْحُوْنَ بِهَيْئَاتِهِمْ فَقَالَ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ . "فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تُخْبِرُ بِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا كَانَ نَدَبَهُمْ إِلَى الْغُسْلِ، لِلْعِلَّةِ الَّتِیْ أَخْبَرَ بِهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُمَا، وَأَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ حَتْمًا، وَهِيَ أَحَدُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَقَعْ عِنْدَهُ، مَوْقِعَ الْفَرْضِ .

۶۸۴: عبیداللہ نے یحییٰ کہتے ہیں میں نے عمرہ سے جمعہ کے دن غسل کے سلسلہ میں سوال کیا اس نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کوفرماتے سنا کہ لوگ خود اپنا کام کاج کرتے تھے وہ اپنی اسی حالت میں مسجد میں آجاتے تو آپ ﷺ نے ان کو غسل کا حکم فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۱۶' مسلم فی الجمعه نمبر۶' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۸' نمبر۳۵۲' مسند احمد ۶۲/۶' مصنف عبدالرزاق نمبر۵۳۱۵' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة نمبر۹۵/۲۔

ارشاد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت میں یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو غسل کی طرف اسی علت کی وجہ سے متوجہ کیا جس کا تذکرہ سابقہ روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کر چکے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کو ان پر واجب نہیں فرمایا۔

سابقہ روایت کے جواب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فریق اول نے ان کی روایت کو مستدل بنایا تھا اور امر سے وجوب مراد لے لیا تھا مگر انہوں نے خود اس کا معنی استحباب بتلایا۔

حاصل روایات:

ان دونوں روایتوں نے حکم کی نوعیت کو ظاہر کر دیا کہ لزوم کا سبب یہ تھا جب سبب رفع ہوا تو لزوم نہ رہا اس سے فریق اول کی روایات کا جواب بھی ہو گیا۔

اکابر صحابہؓ کے ہاں یہ حکم وجوب کے لئے نہ تھا۔

عمل فاروقی وطرز عثمانی سے استدلال:

۶۸۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ : لَهُ عُمَرُ "اَلْآنَ حِيْنَ تَوَضَّأْتَ . "فَقَالَ : مَا زِدْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ الْأَذَانَ، عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ جِئْتُ .فَلَمَّا دَخَلَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ذَكَرْتُهُ، فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ : أَنَا سَمِعْتُ مَا قَالَ قَالَ وَمَا قَالَ؟ قُلْتُ : قَالَ مَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ ثُمَّ أَقْبَلْتُ .فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّا أُمِرْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ، قُلْتُ مَا هُوَ؟ قَالَ : الْغُسْلُ .قُلْتُ : أَنْتُمْ -أَيُّهَا

اَلْمُهَاجِرُوْنَ -الْاَوَّلُوْنَ أَمِ النَّاسُ جَمِيْعًا، قَالَ : لَا أَدْرِيْ.

۶۸۵: محمد بن سیرین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے جبکہ ایک آدمی آیا وہ مسجد میں داخل ہوا تو ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تم نے وضو کیا ہے۔

انہوں نے کہا میں نے جب اذان سنی تو صرف وضو کر کے میں آ گیا جب امیر المؤمنین داخل ہوئے تو میں نے ان سے تذکرہ کیا میں نے کہا اے امیر المؤمنین میں نے اس کی بات سنی انہوں نے کہا اس نے کیا کہا ہے؟ میں نے کہا اس نے کہا ہے کہ میں نے جوں ہی اذان سنی تو وضو کر کے مسجد آ گیا ہوں تو امیر المؤمنین کہنے لگے ان کو معلوم ہے کہ ہمیں اس کے علاوہ کا حکم ہے میں نے کہا وہ علاوہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا وہ غسل ہے میں نے پوچھا کیا تم مہاجرین اولین کو حکم ہے یا سب لوگوں کو انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۲' مسلم فی الجمعه نمبر٤' ترمذی فی الصلاة باب۳' نمبر٤٩٤' مصنف عبدالرزاق نمبر۲۹۲۵' مصنف ابن ابی شیبه ۹٤/۲۔

۶۸۶ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ، فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ، فَمَا زِدْتُ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ .فَقَالَ : عُمَرُ الْوُضُوْءُ أَيْضًا؟ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ؟ .قَالَ : مَالِكٌ وَالرَّجُلُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۶۸۶: ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اس وقت مسجد نبوی میں داخل ہوئے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! میں بازار سے واپس لوٹا تو میں نے اذان سنی پس میں وضو کر کے مسجد میں آ گیا ہوں عمر کہنے لگے وضو صرف! تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے غسل کا حکم فرماتے تھے مالک کہتے ہیں یہ آنے والے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

تخریج : گزشتہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۶۸۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ : ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ مِثْلَهٗ .غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مَالِكٍ، أَنَّهٗ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۶۸۷: سالم نے اپنے والد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس روایت میں مالک کا یہ قول مذکور نہیں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

تخریج: بخاری ۱/ ۳۳۰' مسلم ۱/ ۲۸۰۔

۶۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ .

۶۸۸: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج: مسند احمد ۱/ ۲۹۔

۶۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۶۸۹: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج: مسلم ۱/ ۲۸۰۔

۶۹۰ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ : بَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ النَّاسَ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ : مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَاءِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۶۹۰: یحییٰ نے بتلایا کہ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے جبکہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف تعریض کرتے ہوئے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جواذان کے بعد تاخیر کرتے ہیں پھر اس کے بعد اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج: روایت ۶۸۵ کی تخریج ملاحظہ ہو۔ مسند احمد ۱/ ۴۶۔

۶۹۱ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ يَخْطُبُ، فَنَادَاهُ عُمَرُ : " أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ : مَا كَانَ إِلَّا الْوُضُوْءُ ثُمَّ الْإِقْبَالُ، فَقَالَ : عُمَرُ وَالْوُضُوْءُ أَيْضًا؟ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ؟ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ غَيْرُ مَعْنًى، يَنْفِيْ وُجُوْبَ الْغُسْلِ .أَمَّا أَحَدُهُمَا : فَإِنَّ عُثْمَانَ لَمْ يَغْتَسِلْ وَاكْتَفٰى بِالْوُضُوْءِ .وَقَدْ قَالَ عُمَرُ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْغُسْلِ . "وَلَمْ يَأْمُرْهُ عُمَرُ أَيْضًا بِالرُّجُوْعِ ؛ لِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِالْغُسْلِ .فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْغُسْلَ الَّذِيْ كَانَ أَمَرَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ -عِنْدَهُمَا - عَلَى الْوُجُوْبِ، وَإِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَوْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ .وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا تَرَكَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَمَا سَكَتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَمْرِهٖ

إِيَّاهُ بِالرُّجُوْعِ، حَتّٰى يَغْتَسِلَ، وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَدْ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعَهُ عُمَرُ، وَعَلِمُوْا مَعْنَاهُ الَّذِيْ أَرَادَهُ فَلَمْ يُنْكِرُوْا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، وَلَمْ يَأْمُرُوْا بِخِلَافِهِ .فَفِيْ هٰذَا، إِجْمَاعٌ مِنْهُمْ عَلٰى نَفْيِ وُجُوْبِ الْغُسْلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ طَرِيْقِ الْإِخْتِيَارِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ .

۶۹۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مہاجرین اولین میں سے مسجد میں اس وقت آئے جب عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دے کر کہا یہ آنے کا کیا وقت ہے؟ تو انہوں نے کہا بس میں وضو کر کے مسجد آ گیا ہوں عمر کہنے لگے صرف وضو؟ جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ ہمیں تو غسل کا حکم ملا تھا۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو اس بات کی اطلاع دے رہی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خاص سبب کی وجہ سے غسل کی ترغیب دی جس کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دے رہے ہیں۔ آپ نے ان پر غسل کو لازم نہیں کیا تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی ان منجملہ روایت سے ہیں جن سے فصل اوّل میں روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ جمعہ کے دن غسل کا حکم فرماتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت وارد ہوئی ہے کہ یہ فرض کی جگہ نہ تھا۔ حضرت ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان آثار میں اور اعتبار سے وجوبِ غسل کی نفی ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غسل نہ فرمایا اور وضو پر اکتفاء کیا حالانکہ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں غسل کا حکم فرماتے تھے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو غسل کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی وجہ سے واپسی کا حکم نہیں دیا' اس میں اس بات کا ثبوت ہے کہ ان دونوں کے ہاں بھی یہ غسل وجوب کے لئے نہ تھا یہ ان اسباب کی بناء پر تھا جن کا تذکرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشادات میں گزرا یا ان کے علاوہ اسباب کی بناء پر۔ اگر یہ نہ ہوتا تو عثمان رضی اللہ عنہ اسے کبھی نہ چھوڑتے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو غسل کے لئے واپس لوٹنے کا حکم دینے کی بجائے خاموشی اختیار فرمائی اور یہ واقعہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پیش آیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح یہ بات خود سننے والے تھے اور اس کا مفہوم جاننے والے تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود تھا اس لئے انہوں نے اس کو انوکھا نہیں سمجھا اور نہ اس کی مخالفت میں کسی بات کا حکم دیا تو اس سے وجوبِ غسل پر اجماعِ سکوتی منعقد ہو گیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ارشاد مروی ہے جو اس معنی کا مؤید ہے کہ یہ غسل فضیلت کو پانے کے لئے مرضی پر موقوف تھا۔

تخریج : روایت ۶۸۵ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات:

ان ساتوں روایات سے معلوم ہوا کہ غسل کا حکم تو تھا مگر اس کے وجوب کا حکم نہ تھا اس کی دلیل یہ ہے معنی یہاں وجہ کے معنی

دے رہا ہے۔

نمبر۱: حضرت عثمانؓ نے غسل نہیں کیا بلکہ وضو پر اکتفاء کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ تو یاد دلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں غسل کا حکم فرماتے تھے (مگر اس حکم سے وجوب ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ثبوت وجوب کی صورت میں عمر رضی اللہ عنہ ان کو واپس لوٹ جانے کا حکم فرماتے۔ حالانکہ انہوں نے ان کو واپسی کا حکم نہیں دیا بلکہ وضو پر اکتفا کیا اگر امر وجوب کے لئے ہوتا تو وہ ان کو ضرور واپسی کا حکم فرماتے۔

نمبر۲: اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان دونوں کے ہاں امر وجوب کے لئے نہ تھا بلکہ اس کی وجہ وہ علت تھی جو روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما عائشہ رضی اللہ عنہا میں بیان ہو چکی۔

نمبر۳: اگر امر وجوب کے لئے ہوتا تو خود عثمانؓ بھی اس کو ترک نہ کرتے اور وضو پر اکتفاء نہ کرتے جب عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو یاد تو دلایا مگر غسل کے لئے لوٹنے کا نہیں کہا اور یہ باتیں صحابہ کرام کے مجمع کے سامنے ہوئیں جنہوں نے غسل جمعہ کی روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تھا انہوں نے اس کی وہی وجہ سمجھی جو ان دونوں نے سمجھی انکار نہ کیا اور نہ اس کے خلاف کیا تو وجوب غسل جمعہ کی نفی پر اجماع سکوتی منعقد ہو گیا پس امر کو وجوب کے معنی میں لینا درست نہ ہوا۔

نمبر۴: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اختیار اور فضیلت کے حصول کے لئے حکم فرمایا تھا اور اس کی دلیل احادیث میں واضح طور پر موجود ہے۔ پس یہ احادیث بھی نفی وجوب کے لئے کافی ثبوت ہیں۔

غسل جمعہ کا حکم بطور اختیار کی مستدل روایات:

۶۹۲ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ : ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعِمَتْ، وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ حَسَنٌ) :

۶۹۲: حسن و یزید الرقاشی دونوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو کافی اور خوب ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت ہی عمدہ ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۸: نمبر۳۵۴' ترمذی فی الجمعه باب۵' نمبر۴۹۷' نسائی فی الجمعه باب۹' ابن ماجه فی الاقامة باب۸۱' نمبر۱۰۹۱' دارمی فی الصلاة باب نمبر ۱۹۰' مسند احمد ۱۶۰۱۱/۱۵۰۸/۵۔

۶۹۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانَ، قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ .

۶۹: ابن ابی داؤد نے کہا ہمیں عفان نے اور اس نے ہمام سے اس کی سند کے ساتھ مکمل روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۴۳۶/۱۔

۶۹۴ : ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ).

۶۹۴: حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : الدارمی ۱/۴۳۴۔

۶۹۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ : أَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۶۹۵: یزید الرقاشی نے کہا کہ حضرت انس بن مالکؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح رر یت نقل کی ہے۔

تخریج : مجمع الزوائد ۲/۳۹۲۔

۶۹۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ قَالَ : أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

۶۹۶: ابوسفیان نے کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن عدی فی الکامل ۵/۳۴۷۔

۶۹۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ حُلِيِّ الْحِمْصِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ حُمْرَةَ الْأَمْلُوْكِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَقَدْ أَدَّى الْفَرْضَ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ). فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْفَرْضَ هُوَ الْوُضُوْءُ، وَأَنَّ الْغُسْلَ أَفْضَلُ لِمَا يَنَالُ بِهِ مِنَ الْفَضْلِ لَا عَلٰى أَنَّهُ فَرْضٌ .فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ وُجُوْبِ ذٰلِكَ، بِمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَأَبِيْ قَتَادَةَ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۶۹۷: حسن نے کہا کہ انس بن مالکؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا اور بہتر ہے اس نے اپنے فریضہ کو ادا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس روایت میں واضح کر دیا کہ وضو فرض ہے اور غسل افضل ہے اس شخص کے لئے جو فضیلت کو حاصل کرنا چاہتا ہو نہ یہ کہ وہ فرض ہے۔ اگر کوئی وجوب کے لئے یہ دلیل پیش کرے جس کی حضرت علیؓ سعدؓ ابوقتادہؓ ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔

تخریج : تخریج ۶۹۲ کو ملاحظہ کریں۔

ضروری تنبیہ:

اس حدیث میں تو صاف فرما دیا گیا کہ فرض وضو ہے اور غسل افضل ہے تاکہ زائد ثواب پالے۔

حاصل روایات: ان روایات ستہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کا غسل فرض نہیں بلکہ حصول فضیلت کے لئے ہے پس لفظ امر

سے فرضیت پر استدلال درست نہ ہو اور نہ ان روایات کی کوئی تاویل نہ ہو سکے گی۔

ایک اہم اعتراض:

حضرت علی، سعد، ابوقتادہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے ایسی روایات پائی جاتی ہیں جو وجوب غسل پر دلالت کرتی ہیں۔ وہ روایات یہ ہیں:

۶۹۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ سَعْدٍ، فَذَكَرَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .فَقَالَ ابْنُهُ : فَلَمْ أَغْتَسِلْ، فَقَالَ سَعْدٌ : مَا كُنْتُ أَرٰى مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

۶۹۸: یزید بن ابی زیاد نے کہا کہ عبداللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا انہوں نے جمعہ کے دن کے غسل کا تذکرہ فرمایا ان کے بیٹے نے کہا میں نے تو غسل نہیں کیا تو سعدؓ نے فرمایا میں تو نہیں سمجھتا کہ کوئی مسلمان غسل جمعہ کو چھوڑے گا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۹۴/۲۔

۶۹۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ زَاذَانَ، قَالَ : سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْغُسْلِ، فَقَالَ : اغْتَسِلْ إِذَا شِئْتَ .فَقُلْتُ : إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِيْ هُوَ الْغُسْلُ قَالَ : يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ الْفِطْرِ، وَيَوْمُ الْأَضْحٰى .

۶۹۹: عمرو بن مرہ نے کہا کہ زاذان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ غسل کا کیا حکم ہے تو فرمایا اگر چاہو تو غسل کرلو میں نے کہا میں نے تو خاص غسل یعنی غسل جمعہ کا سوال کیا ہے آپ نے فرمایا جمعہ کے دن عرفہ کے دن فطر کے دن اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل کرو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۹۴/۲۔

۷۰۰ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ وَعَنْ طَاوٗسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : " حَقُّ اللّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ، يَغْتَسِلُ، وَيَغْسِلُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَيَمَسُّ طِيْبًا إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ . "

۷۰۰: سفیان نے بتلایا کہ عمرو بن طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہر مسلمان پر سات دنوں میں لازم ہے کہ وہ غسل کرے اور جسم سے ہر چیز دھوئے اور خوشبو لگائے اگر اس کے اہل کے ہاں ہو۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب ۱۲' مسلم فی الجمعه ۹' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاۃ ۹۵/۲۔

۷۰۱ :حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ ثَابِتَ بْنَ أَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَهُ : اغْتَسِلْ لِلْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ " قَدِ اغْتَسَلْتُ لِلْجَنَابَةِ . "

۷۰۱:لیث نے بتلایا کہ یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ مصعب بن ثابت نے بیان کیا کہ ثابت بن ابی قتادہ نے مجھے بیان کیا کہ ابوقتادہؓ نے مجھے فرمایا جمعہ کے لئے غسل کروانہوں نے کہا میں تو جنابت کا غسل کر چکا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاۃ ۱۰۰/۲۔

۷۰۲ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحْدِثُ بَعْدَمَا يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَيَتَوَضَّأُ، وَلَا يُعِيْدُ الْغُسْلَ .قِيْلَ لَهُ : أَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلَى الْفَرْضِ، لِأَنَّهُ لَمَّا قَالَ لَهُ زَاذَانُ إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِيْ هُوَ الْغُسْلُ، أَيْ الَّذِيْ فِيْ إِصَابَتِهِ الْفَضْلُ قَالَ : " يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمُ الْفِطْرِ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَيَوْمُ عَرَفَةَ "فَقَرَنَ بَعْضَ ذٰلِكَ بِبَعْضٍ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرَ مَعَ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، لَيْسَ عَلَى الْفَرْضِ، فَكَذٰلِكَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ مِنْ قَوْلِهِ : " مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "أَيْ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ الْكَبِيْرِ مَعَ خِفَّةِ مُؤْنَتِهِ. وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ "حَقُّ اللّٰهِ وَاجِبٌ، عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَغْتَسِلُ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ . "فَقَدْ قَرَنَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ "وَلْيَمَسَّ طِيْبًا إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ "فَلَمْ يَكُنْ مَسِيْسُ الطِّيْبِ عَلَى الْفَرْضِ، فَكَذٰلِكَ الْغُسْلُ .فَقَدْ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا ذَكَرْنَاهُ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالرُّجُوْعِ بِحَضْرَتِهِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ، مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَهُوَ إِرَادَةٌ مِنْهُ لِلْقَصْدِ بِالْغُسْلِ إِلَى الْجُمُعَةِ، لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ ؛ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى خِلَافَ ذٰلِكَ .وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۷۰۲: سعید بن عبدالرحمان بن ابزیٰ نے عبدالرحمان سے نقل کیا کہ وہ جمعہ کے دن کا غسل کر کے حدیث بیان فرماتے پھر وضو کرتے (اگر ضرورت ہوتی) غسل کا اعادہ نہ فرماتے۔اس اعتراض کرنے والے کو کہا جائے گا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں فرضیت غسل جمعہ کی کوئی دلالت بھی نہیں کیونکہ جب ان سے زاذان نے کہا کہ میں

آپ سے اس غسل کا پوچھ رہا ہوں جو کہ غسل ہے یعنی جس کو کرنے سے فضیلت ملتی ہے تو آپ نے فرمایا وہ جمعہ' عیدین اور یوم عرفہ کا غسل ہے۔ آپ نے ان کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر پیش کیا جبکہ اس کے ساتھ مذکورہ غسل فرض نہیں تو غسل جمعہ کا بھی حکم انہی کی طرح ہے۔ رہی روایت سعد جس کے الفاظ یہ ہیں کہ میرے تو تصور میں بھی یہ بات نہیں کہ کوئی مسلمان غسل جمعہ کو چھوڑتا ہو یعنی اس بناء پر کہ اس کی فضیلت بہت اور مشقت معمولی ہے۔ باقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت کہ وہ اللہ تعالیٰ کا لازم ہونے والا حق ہے کہ ہر مسلمان کو ہفتہ میں ایک مرتبہ غسل کرنا چاہیے انہوں نے اس کو اس جملے کے ساتھ جوڑا کہ اگر گھر والوں کی خوشبو پائے تو وہ بھی لگاتے (جب اپنے پاس نہ ہو) اور خوشبو کا لگانا جب فرض نہیں تو غسل جمعہ بھی فرض نہیں اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وہ بات سنی جو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہی جس کا تذکرہ ہم کر آئے اور پھر ان کے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو واپسی کا حکم بھی نہ دیا اور نہ انہوں نے ان کے اس فعل کو انوکھا جانا یہ اس بات کی ان کے لئے مزید دلیل ہے کہ ان کے نزدیک بھی اس کا حکم اسی طرح (فضیلت والا) ہے۔ رہی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ والی روایت جس کا گزشتہ سطور میں تذکرہ کر آئے اس کی مراد یہ تھی کہ جمعہ کے دن اپنے قصد سے آدمی غسل کرے تا کہ اس فضیلت کو پالے اور ہم نے عبدالرحمٰن بن ابزی سے اس کے خلاف قول بھی ذکر کیا ہے۔ اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: ان میں کوئی روایت بھی ایسی نہیں جس سے وجوب پر استدلال کیا جا سکے ہم تفصیل سے عرض کر دیتے ہیں۔

نمبر ۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں غسل جمعہ کی فرضیت پر کوئی دلالت نہیں کیونکہ جب زاذان نے ان سے دریافت کیا کہ میں تم سے بڑے غسل کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں جس کو کرنے میں بڑی فضیلت ہے تو انہوں نے چند اور غسل ایسے ملا دیئے جو کسی کے ہاں بھی فرض نہیں یوم الفطر' یوم النحر' یوم عرفہ اور یوم جمعہ۔ جب دوسرے فرض نہیں تو جمعہ کا غسل کس طرح فرض ہوا۔

نمبر ۲: حضرت سعد والی روایت کہ میرے خیال میں تو کوئی مسلمان جمعہ کا غسل نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ بات اس کی فضیلت کی طرف اشارہ کے لئے فرمائی نہ کہ بیان وجوب کے لئے گویا وہ بتلا رہے تھے کہ معمولی سی تکلیف کی وجہ سے عظیم فضیلت سے کیوں کر محروم ہو۔

نمبر ۳: وہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت "حق اللّٰہ واجب" تو غسل کے ساتھ "لیمس طیبا" کو ملانا خود دلیل ہے کہ غسل جمعہ اسی طرح فضیلت کی بات ہے جس طرح خوشبو لگانا اور نہ فرضیت خوشبو کا تو کوئی قائل نہیں۔

نمبر ۴: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عثمانؓ کو جو کچھ فرمایا وہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ موجود تھے انہوں نے بھی ان کے قول کا انکار نہیں کیا یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے ہاں بھی غسل جمعہ فرض نہ تھا۔

نمبر ۴: اب رہی روایت ابو قتادہؓ تو ان کا مقصود فضیلت غسل کی طرف متوجہ کرنا ہے اور اگر فرض ہوتا تو غسل جنابت والی بات کو وہ لوٹائے اور غسل کا دوبارہ حکم دیتے تو انہوں نے سمجھ لیا کہ اس نے فضیلت غسل جمعہ تو پالی ہے۔ اعادہ کی حاجت نہیں ہے ورنہ فرض

لوٹاتے ہونے کی صورت میں اعادہ فرض ہے۔

نیز عبدالرحمان بن ابزیٰ کی روایت اس کے خلاف ہم ذکر کر چکے ہیں غسل جمعہ کے بعد اگر ان کو حدث پیش آ جاتا تو وہ وضو کرتے غسل کا اعادہ نہ فرماتے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

اس باب میں مؤقف فریق ثانی کے طور پر جو کچھ بیان کیا وہی امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ' محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے نظر طحاوی کو بیان نہیں کیا احادیث کے دلائل وجوابات پر اکتفا کیا ہے۔

بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ

ڈھیلوں سے استنجاء کا حکم

خلاصۃ المرام: استجمار۔ ڈھیلوں سے استنجاء کرنا اس میں گندگی کے مقام کی صفائی تو بالاتفاق واجب ہے اور طاق عدد کا لحاظ بہتر ہے آیا تین ڈھیلے ضروری ہیں یا کم وبیش ہو سکتے ہیں اس میں اختلاف ہے اسی کو یہاں بیان کرتے ہیں امام شافعی' احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تین پتھروں کا استعمال لازم ہے امام مالک' ابوحنیفہ اور دیگر ائمہ کے ہاں تین ڈھیلے مستحب ہیں۔

فریق اوّل کے مؤقف کی مستدل روایات:

۷۰۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح .وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ).

۷۰۳: اعرج نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈھیلے سے استنجاء کرے تو وہ طاق کا لحاظ رکھے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۲۵' ۲۶' مسلم فی الطهارة روایت ۲۰/۲۲' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۹' ترمذی فی الطهارة باب ۲۱' مالك فی الطهارة۴' مسند احمد ۲/۲۳۶' ۲۵۴' ۲۷۷' ۲۷۸' ۳۰۸' ۳۱۵' ۳۱۴' ۳۳۹' ۳۴۰۔

۷۰۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۷۰۴: ابوادریس الخولانی نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۰۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ مِثْلَهُ.

۷۰۵: زہری سے عائذ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے سنا (جیسا اوپر والی روایت ہے)

تخریج : مسلم ۱۲٤/۱' نسائی ۲۷/۱۔

۷۰٦ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۷۰٦: مالک بن انس عن ابن شہاب عن ابی ادریس عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۳/۱' ابن ماجه ۳۳/۱۔

۷۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ (أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَتَى أَحَدُنَا الْغَائِطَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ).

۷۰۷: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے جب ہم پیشاب و پائخانہ کریں تو تین پتھر استعمال کیا کریں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۱۹ نمبر۳۵' ابو عوانه ۱۷۱/۱۔

۷۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُوْلُ : حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ، فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَنْظِفُ بِهَا، فَإِنَّهَا سَتَكْفِيْهِ).

۷۰۸: ابو حازم نے مسلم بن قرط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عروہ کو فرماتے سنا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پائخانہ کی طرف جاؤ تو تین پتھر ساتھ لے جاؤ جن سے نظافت حاصل کرو وہ اس کے لئے کفایت کر جائیں گے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۲۱' نمبر۴۰' نسائی فی الطهارة ۱۷/۱ باب ۴۰' دارقطنی فی السنن ۵٤/۱۔

۷۰۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ح.

۷۰۹: شعبہ نے منصور سے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۳۷/۷۔

۷۱۰ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰى مَنْصُوْرٍ ح.

۷۱۰: شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے منصور پر یہ روایت پڑھی انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : طبرانی ۳۷/۷۔

۷۱۱ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ).

۷۱۱: ہلال بن یساف نے سلمہ بن قیس سے انہوں نے ابن قیسؓ سے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح نقل کیا جو استنجاء کرے وہ تین ڈھیلے استعمال کرے۔

تخریج : روایت نمبر ۷۰۳ کی تخریج ملاحظہ کریں نسائی ۱۷/۱۔

۷۱۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ح .

۷۱۲: ابوبکرہ نے بتایا کہ صفوان بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ محمد بن عجلان نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۳/۱۔

۷۱۳ : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ : ثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ (أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ) ، يَعْنِيْ فِي الْإِسْتِجْمَارِ .

۷۱۳: ابوصالح نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں تین پتھروں کے استعمال کا حکم فرماتے یعنی استنجاء کے لئے۔

تخریج : روایت ۷۰۷ کو ملاحظہ کریں نسائی ۱۶/۱۔

۷۱۴ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِي الْإِسْتِجْمَارِ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ).

۷۱۴: عمارہ بن خزیمہ نے بیان کیا کہ خزیمہ بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے استنجاء کے سلسلہ میں تین ڈھیلوں کا حکم فرمایا جن میں گوبر نہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۲۱ نمبر ۴۱، ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۶، ۲۷/۱ دارمی فی الوضوء باب ۱۱ مسند احمد ۲۱۳/۵، ۲۱۵، ۴۳۷/۴۳۸، ۴۳۹۔

۷۱۵ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ، قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ (سُلَيْمَانَ، قَالَ : نُهِيْنَا أَنْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ لَا يُجْزِءُ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : مَا اسْتَجْمَرَ بِهٖ مِنْهَا فَأَنْقَى بِهِ الْاَذٰى، ثَلَاثَةً كَانَتْ أَوْ أَكْثَرَ مِنْهَا أَوْ أَقَلَّ، وِتْرًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ وِتْرٍ، كَانَ ذٰلِكَ طُهْرَهُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ هٰذَا بِالْوِتْرِ، يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ مِنْهُ لِلْوِتْرِ، لَا عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ غَيْرَ وِتْرٍ لَا يُطَهِّرُ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ التَّوْقِيْتَ الَّذِيْ لَا يُطَهِّرُ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، هَلْ نَجِدُ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ؟

۷۱۵:عبدالرحمان بن یزید نے کہا کہ سلمانؓ نے فرمایا ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ ہم تین سے کم ڈھیلوں پر اکتفاء کریں۔ کچھ علماء اس طرف گئے ہیں تین پتھروں سے کم تعداد کے ساتھ استنجاء کافی نہیں' انہوں نے اس سلسلہ میں ان آثار سے خصوصاً استدلال کیا ہے۔ مگر علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ جس قدر پتھروں سے وہ استنجاء کرے ان سے ازالہ نجاست ہو خواہ تین ہوں یا زیادہ یا کم طاق ہو یا جفت اس سے طہارت حاصل ہو جائے گی اور اس سلسلہ میں ان کی دلیل یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں طاق کا حکم فرمایا اور اس میں احتمال یہ ہے کہ طاق کا عدد بطور استحباب ہو یہ نہیں کہ اگر طاق عدد نہ ہوں تو اس سے طہارت حاصل نہ ہو گی اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کا اس تعداد کو مقرر فرمانا اس لئے ہو کہ اس سے کم میں طہارت حاصل نہیں ہوتی۔ پس ہم نے اس میں غور و فکر کی کہ آیا کوئی روایت ایسی موجود ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو تو یونس رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت مل گئی' ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الطهارة ٥٧۔

حاصل روایات: ان تیرہ روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ استنجاء کے لئے تین پتھر استعمال کرنے ضروری ہیں کم نہیں ہو سکتے۔

فریق ثانی کا موقف:

جو آدمی استنجاء کرے اس کے لئے اصل مقصود تو مقام ایذاء کا صاف کرنا ہے وہ تین ڈھیلوں یا اس سے کم و بیش سے دور؛ خواہ وہ طاق ہوں یا جفت اس سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

فریق اوّل کو جواب:

روایات بالا میں طاق عدد کا حکم اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ طاق عدد میں استحباب مراد ہو یہ مقصد نہیں کہ اگر عدد طاق نہ ہوں تو پھر مقام ایذاء صاف نہ ہو گا۔

دوسرا احتمال وہی ہے کہ تین کی تعداد مقرر ہے اس کے بغیر حصول طہارت نہیں اب فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ

روایات پر طائرانہ نگاہ ڈالی جائے کہ وہ ان احتمالین میں سے کس کی تائید کرتی ہیں۔

روایات:

۷۱۶ : فَإِذَا يُونُسُ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُصَيْنٍ الْحُبْرَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنِ اكْتَحَلَ، فَلْيُوْتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ، فَلْيُوْتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَنْ لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ، مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كَثِيْبًا يَجْمَعُهُ، فَلْيَسْتَتِرْ بِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَلَاعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ).

۷۱۶: حصین الحرانی نے ابوسعید سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے سرمہ لگائے وہ طاق کا لحاظ کرے جس نے طاق کا لحاظ کرلیا اس نے خوب کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی گناہ نہیں (اسی طرح) جو استنجاء کرے تو وہ طاق کا لحاظ رکھے جس نے ایسا کیا اس نے خوب کام کیا اور جس نے خلال کیا وہ دانتوں سے نکلی چیز کو پھینک دے اور جس نے زبان سے کوئی چیز چاٹ کر نکالی اسے نگل لے جس نے ایسا کیا اس نے خوب کیا اور جس نے نہ کیا تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو شخص پاخانہ کے لئے جائے تو وہ چھپ کر کرے اگر کوئی جگہ میسر نہ آئے ریت کا چھوٹا ٹیلہ بنا کر اس کی اوٹ لے لے اس لئے کہ شیطان بنی آدم کی شرمگاہوں سے کھیلتا اور مذاق اڑاتا ہے۔

تخریج : روایت ۷۰۳ کی تخریج ملاحظہ کریں۔ ابو داؤد ۶/۱۔

۷۱۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ : ثَنَا حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ سَعْدٍ الْخَيْرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .وَزَادَ (مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ). فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْوِتْرِ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ، اسْتِحْبَابًا مِنْهُ لِلْوِتْرِ، لَا أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الْفَرْضِ الَّذِي لَا يُجْزِءُ إِلَّا هُوَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۱۷: ابوسعد الخیر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ یہ الفاظ زائد ہیں: من استحمر فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلاحرج۔ جو استنجاء کرے تو وہ طاق پتھر استعمال میں لائے جس نے اس طرح کیا اس نے خوب کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ پس اس

سے یہ دلالت میسر آئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاق کا حکم بطورِ استحباب دیا بطور فرض نہیں کہ اس کے بغیر حصولِ طہارت ہی نہ ہو اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہماری تائید ہوتی ہے' ملاحظہ کریں۔

تخریج : مسند احمد ۲۷۱/۲۔

۷۱۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ زُهَيْرٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْغَائِطَ فَقَالَ : ائْتِنِيْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَالْتَمَسْتُ فَلَمْ أَجِدْ إِلَّا حَجَرَيْنِ وَرَوْثَةً، فَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَقَالَ : إِنَّهَا رِكْسٌ).

۷۱۸: اسود نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے تین پتھر لا دو میں نے پتھر تلاش کئے تو وہاں دو پتھر بمشکل ملے اور ایک گوبر کی مینگنی پائی (میں وہ لے آیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینگنی کو پھینک دیا اور دونوں پتھروں کو لے لیا اور فرمایا یہ گوبر گندگی ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۲۱' ترمذی فی الطهارة باب۱۳' ۱۷' نسائی فی الطهارة باب۳۷' ابن ماجه فی الطهارة باب۱٦' مسند احمد ۳۸۸/۱' ٤۱۸' ٤٦٥۔

اللغات : روثہ۔ گوبر کی مینگنی۔ رکس۔ گندگی۔ پلیدی۔

۷۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا قَالَ : ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهٗ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَعَدَ لِلْغَائِطِ، فِيْ مَكَانٍ لَيْسَ فِيْهِ أَحْجَارٌ لِقَوْلِهٖ : لِعَبْدِ اللّٰهِ (نَاوِلْنِيْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ). وَلَوْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ، لَمَا احْتَاجَ إِلٰى أَنْ يُنَاوِلَهٗ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ. فَلَمَّا أَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ، فَأَلْقَى الرَّوْثَةَ، وَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى اسْتِعْمَالِهِ الْحَجَرَيْنِ، وَعَلٰى أَنَّهٗ قَدْ رَاٰى أَنَّ الْإِسْتِجْمَارَ بِهِمَا يُجْزِءُ مِمَّا يُجْزِءُ مِنْهُ الْإِسْتِجْمَارُ بِالثَّلَاثِ .لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ لَا يُجْزِءُ الْإِسْتِجْمَارُ بِمَا دُوْنَ الثَّلَاثِ، لَمَا اكْتَفٰى بِالْحَجَرَيْنِ وَلَأَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ أَنْ يَبْغِيَهٗ ثَالِثًا .فَفِيْ تَرْكِهٖ ذٰلِكَ، دَلِيْلٌ عَلَى اكْتِفَائِهٖ بِالْحَجَرَيْنِ -فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ إِذَا غُسِلَا بِالْمَاءِ مَرَّةً، فَذَهَبَ بِذٰلِكَ أَثَرُهُمَا أَوْ رِيْحُهُمَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ أَنَّ مَكَانَهُمَا قَدْ طَهُرَ .وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ بِذٰلِكَ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا، احْتِيْجَ إِلٰى غُسْلِهٖ ثَانِيَةً .فَإِنْ غُسِلَ ثَانِيَةً فَذَهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا، طَهُرَ بِذٰلِكَ، كَمَا يَطْهُرُ بِالْوَاحِدَةِ .وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا يُغْسَلُ مَرَّتَيْنِ، احْتِيْجَ إِلٰى أَنَّ الْغَسْلَ بَعْدَ

ذٰلِكَ حَتّٰى يَذْهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا .فَكَانَ مَا يُرَادُ فِي غَسْلِهِمَا هُوَ ذَهَابُهُمَا بِمَا أَذْهَبَهُمَا، مِنَ الْغُسْلِ، وَلَمْ يَرِدْ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارٌ مِنَ الْغُسْلِ مَعْلُوْمٌ لَا يُجْزِءُ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْإِسْتِجْمَارُ بِالْحِجَارَةِ، لَا يُرَادُ مِنَ الْحِجَارَةِ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارٌ مَعْلُوْمٌ لَا يُجْزِءُ الْإِسْتِجْمَارُ بِأَقَلَّ مِنْهُ، وَلٰكِنْ يُجْزِءُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَذْهَبَ بِالنَّجَاسَةِ، مِمَّا قَلَّ أَوْ كَثُرَ .وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۷۱۹: اور ابو سحاق نے نقل کیا کہ علقمہ واسود دونوں نے کہا کہ حضرت ابن مسعودؓ نے اسی طرح کی روایت جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے۔اس روایت میں اس بات پر دلالت ہے کہ آپ قضائے حاجت کے لئے ایسی جگہ بیٹھے جہاں پتھر نہ تھے اس لئے کہ آپ نے ابن مسعود ؓ کو فرمایا مجھے تین پتھر لا کر دو۔اگر وہاں پتھر ہوتے تو دوسرے سے منگوانے کی چنداں حاجت نہ تھی۔عبداللہ ؓ نے آپ کی خدمت میں دو پتھر اور مینگنی پیش کی۔آپ نے پتھر لے لئے اور مینگنی کو پھینک دیا۔اس سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ آپ نے دو پتھر استعمال فرمائے اور دوسری یہ دلالت ملی کہ آپ ان دو پتھروں سے استنجاء کو کافی سمجھتے تھے جو تین کی جگہ کام دے جائیں۔اگر تین کے بغیر استنجاء درست نہ ہوتا تو آپ دو پتھروں پر اکتفاء نہ فرماتے بلکہ ابن مسعود ؓ کو حکم فرماتے کہ تیسرا پتھر بھی تلاش کر کے لاؤ۔آپ کا تیسرا پتھر کو چھوڑ دینا دو پتھروں کے کافی ہونے کو ثابت کرتا ہے' آثار کے معنی کو درست کرنے کی خاطر اس باب کا راستہ یہ ہے۔غور وفکر کے انداز سے ملاحظہ کریں۔ہم نے بول و براز کے متعلق غور کیا کہ اگر ان کو پانی کے ساتھ دھویا جائے تو ان کا اثر اور بدبو وغیرہ دور ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہاں کوئی چیز نہیں رہتی تو وہ جگہ یا کپڑا پاک ہو جاتا ہے اور اگر اس سے انکا رنگ اور بو زائل نہ ہو تو دوبارہ دھونے کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر دو مرتبہ دھو ڈالنے سے اس کی رنگت اور بدبو چلی جائے تو اس صورت میں بھی پاک ہو جائے گا جس طرح کہ ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہو گیا تھا۔اگر دو مرتبہ دھونے سے بھی رنگت اور بو کا ازالہ نہیں ہوتا تو پھر ایک بار پھر دھونے کی حاجت پڑے گی تا کہ ان نجاستوں کی رنگت اور بول زائل ہو جائے۔گویا دھونے سے جو چیز مقصود ہے وہ ان نجاسات کا ازالہ ہے جس قدر دھونے سے ازالہ ہو جائے دھونے کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے کہ اس سے کم کفایت نہ کرتا ہو (بلکہ اتنی مقدار کو پورا کرنا ضروری ہو)۔پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ پتھروں سے ازالہ نجاست کے وقت بھی پتھروں کی مقررہ مقدار معلوم نہیں کہ ان سے کم کے ساتھ استنجاء نہ ہو سکتا ہو بلکہ جس قدر پتھر کافی ہوں جن سے ازالہ نجاست ہو خواہ کم ہوں یا زیادہ' قیاس اسی بات کو چاہتا ہے۔امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد بن الحسن ؒ کا یہی قول ہے۔

تخریج :دارقطنی ۵۳/۱

حاصل روایات:

ان چار روایات نے احتمال اول کی جانب کو متعین کر دیا کہ آثار اول میں طاق کا حکم استحباب کے لئے ہے بطور فرض نہیں کہ

اس کے بغیر حصول طہارت نہ ہو حدیث ابن مسعودؓ نے تو اس بات کو مزید کھول دیا کہ آپ ﷺ نے پاخانہ کے لئے ایسی جگہ میں جہاں پتھر نہ تھے تین پتھر لانے کا حکم فرمایا اگر یہ تین کا عدد لزوم کے لئے ہوگا تو عبداللہ کے دو پتھر اور ایک مینگنی لانے پر دو پتھروں پر اکتفاء نہ فرماتے اور دور سے لانے کی بھی ضرورت تبھی پیش آئی کہ سامنے پتھر نہ تھے دو کے استعمال سے ثابت ہوگیا کہ ان سے بھی استنجاء اسی طرح جائز ہے جس طرح تین سے اگر تین لازم ہوتے تو دو پر اکتفاء نہ فرماتے بلکہ عبداللہ کو تیسرا پتھر تلاش کرنے کے لئے بھیجتے جو کہ آپ نے نہیں کیا گویا تیسرے کے استعمال کا ترک خود عدم وجوب ثلاث کی واضح دلیل ہے۔

جو کچھ آثار کی توفیق کے لئے مناسب تھا ہم نے یہاں تک لکھا۔

اب بطریق نظر ملاحظہ ہو۔ تاکہ تنویر دلیل کا کام دے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

پیشاب و پاخانہ کے متعلق غور کیا کہ جب ان کو ایک مرتبہ پانی سے دھوڈالتے ہیں اور اس مقام پر اس کا اثر اور بدبو وغیرہ میں سے کوئی چیز نہیں رہتی تو وہ جگہ یا کپڑا پاک ہو جاتا ہے اور اگر اس سے ان کا رنگ اور بدبو نہ جائے تو دوبارہ دھونے کی ضرورت پڑتی ہے اگر دوسری بار دھونے سے بدبو وغیرہ چلی گئی تو وہ پاک ہوگیا جیسا کہ ایک بار دھونے سے اگر یہ کیفیت حاصل ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اور اگر دوسری بار دھونے سے بھی اس کی بدبو اور رنگ نہ گیا اس کو اس وقت تک دھوتے رہیں گے جب تک بدبو اور رنگ کا ازالہ نہ ہو جائے تو گویا اس کے دھونے کا مقصود پاخانہ کی جسامت اور بدبو اور رنگ کا ازالہ ہے اس سے غسل کی کوئی تعداد مقصود نہیں کہ جس سے کم پر اکتفا درست نہ ہو۔

پس تقاضا نظر یہ ہے کہ استنجاء بالاحجار میں بھی اسی طرح ہونا چاہئے کہ پتھروں کی مخصوص تعداد متعین نہیں کہ جس سے کم میں استنجاء جائز نہ ہو بس اس قدر ہو جس سے گندگی کا ازالہ ہو خواہ کم ہوں یا زیادہ۔

یہی نظر و فکر کا تقاضا ہے اور ہمارے ائمہ ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد بن الحسن رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ بِالْعِظَامِ

ہڈیوں سے استنجاء کا حکم

خلاصۃ المرام: ہڈی اور گوبر سے استنجاء ہوتا ہی نہیں بلکہ کرنا نہ کرنا برابر ہے اس کو امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ نے اختیار کیا۔
۲: کرلیا تو دوبارہ استنجاء کی ضرورت نہیں مگر بعض علل کی وجہ سے ممنوع کیا گیا اس لئے ان کے ساتھ کرنے میں کراہت ہے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۷۲۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي

عُثْمَانَ بْنِ سُنَّةَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَسْتَطِيْبَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ بِرَوْثَةٍ).

۷۲۰: ابوعثمان بن سنۃ الخزاعی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی ہڈی یا گوبر سے پاکیزگی حاصل کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۲۰' نمبر ۳۹' دارقطنی فی السنن ۵۶/۱۔

۷۲۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ (سَلْمَانَ قَالَ : نُهِيْنَا أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ أَوْ رَجِيْعٍ).

۷۲۱: عبدالرحمان بن یزید نے کہا کہ سلمانؓ کہتے ہیں کہ ہمیں ہڈی اور گوبر انسانی غلاظت سے استنجاء کرنے سے منع کیا گیا۔

تخریج : مسلم فی الطهارة ۵۷۔

۷۲۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يَسْتَطِيْبَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ جِلْدٍ).

۷۲۲: عبداللہ بن عبدالرحمان نے ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی یا گوبر یا چمڑے کے ساتھ استنجاء سے منع فرمایا۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۵۶/۱۔

۷۲۳: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ح .

۷۲۳: سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : اخرجه العدنی (نخب الافکار) بیهقی ۱۸۱/۱۔

۷۲۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ، قَالَ

۷۲۴: صفوان نے کہا کہ ابن عجلان نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۲۵: : ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِرَوْثٍ أَوْ رِمَّةٍ) ، وَالرِّمَّةُ : الْعِظَامُ .

۷۲۵: ابوصالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ گوبر یا بوسیدہ ہڈی سے استنجاء کیا جائے۔

۷۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَهِشَامٌ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ : ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ (رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ ؛ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا يُسْتَنْجَى بِالْعِظَامِ، وَجَعَلُوا الْمُسْتَنْجِيَ بِهَا فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَسْتَنْجِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَمْ يَنْهَ عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعَظْمِ لِأَنَّ الْإِسْتِنْجَاءَ بِهِ لَيْسَ كَالْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهِ، وَلٰكِنَّهُ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ جُعِلَ زَادًا لِلْجِنِّ فَأَمَرَ بَنُوْ آدَمَ أَنْ لَا يُقَذِّرُوْهُ عَلَيْهِمْ .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ

۷۲۶: عیاش بن عباس سے روایت ہے کہ شییم بن بیتان نے مجھے بتلایا کہ میں نے رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے رویفع بن ثابت! شاید تو طویل زندگی پائے تو تم لوگوں کو اطلاع کر دو کہ جس نے گوبر سے یا ہڈی سے استنجاء کیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہوں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء کی رائے یہ ہے کہ ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا جائے چنانچہ انہوں نے ہڈیوں کو ان چیزوں سے قرار دیا جن سے استنجاء نہیں ہوتا اور ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ علماء کی دوسری جماعت کا مشرب یہ ہے کہ ہڈی کے ساتھ استنجاء کی ممانعت اس بناء پر نہیں کہ ان سے کیا جانے والا استنجاء استنجاء شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی ممانعت اس لئے ہے کہ یہ جنات کا کھانا ہے۔ پس آپ نے اولادِ آدم کو حکم فرمایا کہ ہڈی کو نجاست کے ساتھ ملوث نہ کریں' ان روایات میں یہ مضمون موجود ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۲۰' نمبر ۳۶' نسائی فی الزینة باب : ۱۲

حاصل روایات:

ان روایات میں گوبر' غلاظت انسانی اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کی ممانعت فرمائی گئی ہے اس ممانعت کو دیکھ کر فریق اوّل اس بات کے قائل ہوئے کہ ان چیزوں سے استنجاء ہوتا ہی نہیں اگر کر لیا جائے تو وہ استنجاء شمار نہ ہوگا۔

فریق دوم کا موقف:

ہڈی اور گوبر وغیرہ سے استنجاء کی ممانعت کی وجہ یہ نہیں کہ ان سے استنجاء کرنے سے استنجاء ہوتا ہی نہیں بلکہ اس کی وجہ دوسری ہے جو احادیث میں خود موجود ہے وہ جنات کا کھانا ہے پس اولاد آدم کو حکم دیا گیا کہ ان کے استعمال کی چیز کو گندا نہ کریں۔

مستدل روایات:

۷۲۷ :مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَإِنَّهَا أَزْوِدَةُ إِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ).

۷۲۷: علقمہ نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہڈی سے استنجاء نہ کرو اور نہ ہی گوبر سے اس لئے کہ یہ تمہارے بھائی (اسلامی) جنات کا کھانا ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطہارة ۱۴/۱۸' مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارة ۱/۱۵۵۔

۷۲۸ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ : (سَأَلَتِ الْجِنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ لَقِيَهُمْ فِي بَعْضِ شِعَابِ مَكَّةَ، الزَّادَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَظْمٍ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ، قَدْ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، أَوْفَرُ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا، وَالْبَعْرُ يَكُوْنُ عَلَفًا لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ : إِنَّ بَنِي آدَمَ يُنَجِّسُوْنَهُ عَلَيْنَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِرَوْثِ دَابَّةٍ وَلَا بِعَظْمٍ، إِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ).

۷۲۸: علقمہ نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جنات نے (اسلام لانے کے بعد) جناب رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی رات کے آخری حصہ میں جبکہ آپ مکہ کی کسی گھاٹی میں ان سے ملے تو اپنے لئے زاد کا سوال کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ ہڈی جو تمہارے ہاتھ آئے گی اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہوگا تو اس پر پہلے سے بڑھ کر گوشت پیدا کر دیا جائے گا اور مینگنی پر تمہارے جو پایوں کا چارا اگا دیا جائے گا انہوں نے شکایت کی کہ اولادِ آدم اس کو پلید کر کے ہمارے استعمال کے قابل نہیں رہنے دیتے اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! تم گوبر سے استنجاء نہ کرو اور نہ ہڈی سے اس لئے کہ یہ تمہارے جن بھائیوں کا کھانا ہے۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۷۲۹ :حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ (أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ فِي حَاجَةٍ لَهُ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَاسْتَأْنَسْتُ وَتَنَحْنَحْتُ .فَقَالَ : مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ : أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَطِيبُ بِهِنَّ وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثٍ قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي مَلَاءَةٍ فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ، ثُمَّ أَعْرَضْتُ عَنْهُ .فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ

اتَّبَعْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَحْجَارِ وَالْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ فَقَالَ : إِنَّهُ جَاءَ نِيْ وَفْدُ نَصِيْبِيْنَ مِنَ الْجِنِّ -وَنِعْمَ الْجِنُّ هُمْ -فَسَأَلُوْنِي الزَّادَ، فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثٍ إِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهِ طَعَامًا).

۷۲۹: احمد بن محمد الازرقی کہتے ہیں ہمیں عمرو بن یحییٰ بن سعید نے اپنے دادا سعید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل دیا جبکہ آپ قضائے حاجت کے لئے نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے (بلکہ سیدھے چلتے جاتے تھے) میں نے چاہا کہ میری پہچان ہو جائے میں نے بتکلف کھانسا۔ تو آپ نے توجہ کرتے ہوئے فرمایا تم کون ہو؟ میں نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں آپ نے فرمایا اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میرے لئے پتھر تلاش کر کے لاؤ تا کہ ان سے میں استنجاء کروں میرے پاس ہڈی اور گوبر مت لانا۔ چنانچہ میں آپ کے پاس پتھر لایا جن کو میں بھر کر اٹھالایا اور آپ کے پہلو میں رکھ کر پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طرف ہٹ گیا جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو چکے تو میں آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا اور میں نے پتھروں ہڈی اور گوبر کے متعلق سوال کیا (کہ پتھر سے استنجاء جائز اور ان دونوں سے کیوں کر ممنوع ہے) آپ نے فرمایا نصیبین کے جنات کا ایک وفد میرے پاس آیا اور وہ بہت اچھے جنات تھے اور انہوں نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ ہمیں زادِ راہ مہیا کیا جائے تو میں نے جناب باری میں دعا کی کہ ان کا گزر جس گوبر اور ہڈی پر ہو اس پر ان کا (اور ان کے چوپایوں) کا کھانا مہیا کر دیا جائے۔

تخریج : بخاری فی الطهارة باب ۲۰۔

۷۳۰ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى؛ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهٰى عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ لِمَكَانِ الْجِنِّ لَا لِأَنَّهَا لَا تُطَهِّرُ كَمَا يُطَهِّرُ الْحَجَرُ .وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنَ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ أَنَّهٗ يُطَهِّرُ .قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۷۳۰: سوید بن سعید کہتے ہیں ہمیں عمرو بن یحییٰ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ان آثار سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی کے ساتھ استنجاء کی ممانعت جنات کی وجہ سے فرمائی۔ اس بناء پر نہیں کہ یہ پتھروں کی طرح طہارت کا فائدہ نہیں دیتی۔ ہڈی کے ساتھ استنجاء کے سلسلہ میں ہم نے جو کچھ بیان کیا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بیهقی ۱۷٤/۱۔

حاصل روایات: ان روایات سے ممانعت کی علت معلوم ہوتی ہے کہ اس وجہ سے منع کیا گیا کہ وہ مسلمان جنات کا کھانا ہے اس لئے نہیں کہ اگر اس سے استنجاء کیا جائے تو وہ درست نہ ہوگا اور اس سے پتھر کی طرح طہارت حاصل نہ ہوگی پس فریق اوّل نے جو

علت بیان کی وہ درست ثابت نہ ہوسکی۔

ہمارے امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف ومحمد بن الحسن رحمہم اللہ کا اس سلسلہ میں یہی مسلک ہے۔

بَابُ الْجُنُبِ يُرِيْدُ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ أَوِ الْجِمَاعَ

جنبی کے کھانے پینے کا حکم

خلاصۃ المرام: اس میں تین مسائل ذکر کیے ہیں: ① حالت جنابت میں سونا' ② کھانا پینا' ③ جماع کرنا۔

مسئلہ اوّل: اس میں امام یوسف وسعید بن المسیب رحمہم اللہ وغیرہ حالت جنابت میں وضو کا کوئی فائدہ نہیں مانتے۔ نمبر دو ائمہ اربعہ اور امام محمد جمہور فقہاء ومحدثین جنابت والے کے وضو کو مستحب مانتے ہیں۔

مسئلہ دوم: کھانے پینے کے لئے وضو واجب ہے یہ ظاہر یہ کا مذہب ہے۔ نمبر۲: وضو مستحب ہے یہ ابوحنیفہ' حسن بصری' شافعی رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

مسئلہ سوم: دوبارہ جماع کے لئے وضو واجب ہے یہ حسن بصری' ابن سیرین' عکرمہ رحمہم اللہ کا قول ہے۔ نمبر۲: ائمہ اربعہ وجمہور فقہاء کے ہاں وضو واجب نہیں بطور نظافت مستحب ہے۔

مسئلہ نمبرا فریق اوّل کا موقف حالت جنابت میں وضو کا فائدہ نہیں:

دلائل از روایات:

۷۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، ح : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ الْمَاءَ).

۷۳۱: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سو رہتے اور پانی کو بالکل نہ چھوتے۔

تخریج: ابو داؤد فی الطهارة باب ۸۹' نمبر ۲۲۸' ترمذی فی الطهارة باب ۷۸' نمبر ۱۱۷/۱۱۸۔

۷۳۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْمَسْجِدِ، صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ مَالَ إِلٰى فِرَاشِهٖ وَإِلٰى أَهْلِهٖ، فَإِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَضَاهَا، ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهٖ، وَلَا يَمَسُّ الْمَاءَ).

۷۳۲: اسود نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے واپس لوٹتے تو دیر تک پڑھتے رہتے پھر بستر پر تشریف لاتے اور گھر والوں کی طرف متوجہ ہوتے اگر حاجت محسوس کرتے تو پوری کرتے پھر اپنی اسی حالت میں سو رہتے اور پانی کو بالکل نہ چھوتے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱/ ۲۸۰۔

۷۳۳ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ، ثُمَّ يَنَامُ، وَلَا يَمَسُّ مَاءً، حَتّٰى يَقُوْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلَ).

۷۳۳: اسود بن یزید عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہوتے پھر سو رہتے اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگاتے یہاں تک کہ اس کے بعد (بوقت تہجد) اٹھتے اور غسل فرماتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/ ٦٤' ابن ماجہ ۱/ ٤٣

۷۳۴ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۷۳۴: ابوبکر بن عیاش نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

ابن ماجہ ۱/ ٤٣۔

۷۳۵ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ .فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۷۳۵: ابواسحاق نے اپنی سند سے روایت نقل کی۔

۷۳۶ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ؛ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَيْهِ، أَبُوْ يُوْسُفَ، فَقَالُوْا : أَلَا نَرٰى بَأْسًا أَنْ يَنَامَ الْجُنُبُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَوَضَّأَ لِأَنَّ التَّوَضُّوَ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ حَالِ الْجَنَابَةِ إِلٰى حَالِ الطَّهَارَةِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، وَقَالُوْا : هٰذَا الْحَدِيْثُ غَلَطٌ لِأَنَّهٗ حَدِيْثٌ مُخْتَصَرٌ، اخْتَصَرَهٗ أَبُوْ إِسْحَاقَ، مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فَأَخْطَأَ فِيْ اخْتِصَارِهٖ إِيَّاهُ .وَذٰلِكَ

۷۳۶: ابواسحاق نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔اس طرف علماء کی ایک جماعت گئی ہے جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں' ان کا کہنا یہ ہے کہ جنبی کو بلا وضو سونے میں چنداں حرج نہیں کیونکہ اس کا یہ وضو سے جنابت اسے طہارت کی طرف نہیں لے جاسکتا۔ دوسری جماعت علماء نے ان سے اختلاف کراتے ہوئے کہا کہ

بہتر یہ ہے کہ سونے سے پہلے نماز والا وضو کرے۔ انہوں نے اس روایت کو غلط قرار دیا کیونکہ یہ مختصر ہے۔ ابواسحٰق نے اس کو طویل روایت سے مختصر کرنے میں غلطی کی ہے۔

تخریج : ترمذی ۱/۳۲۔

حاصل روایات: ان چھ روایات سے جناب رسول اللہ ﷺ کا پانی چھونے کے بغیر سونا ثابت ہوتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ جنابت والے کو وضو کا فائدہ نہیں کیونکہ وہ اسے حالت جنابت سے نکال نہیں سکتا۔

فریق دوم کا موقف:

وضو مستحب ہے اس کی شاہد یہ روایات ہیں۔

فریق اوّل کا جواب:

نمبر۱: حدیث جس کو ابواسحاق نے مختصر نقل کیا ہے اس اختصار میں غلطی کی ہے تفصیلی روایت ہم پیش کرتے ہیں۔ روایت ابواسحاق بالتفصیل یہ ہے۔

۷۳۷ : أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ أَتَيْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ، وَكَانَ لِيْ أَخًا وَصَدِيْقًا .فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو، حَدِّثْنِيْ مَا حَدَّثَتْكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ : قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ آخِرَهُ، ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ مَاءً فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ، وَثَبَ وَمَا قَالَتْ قَامَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ) ، وَمَا قَالَتْ (اغْتَسَلَ وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ) (وَإِنْ كَانَ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ). فَهٰذَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَدْ أَبَانَ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَمَا ذَكَرْنَاهُ بِطُوْلِهٖ أَنَّهُ (كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ) وَأَمَّا قَوْلُهَا (فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا، ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ مَاءً) فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ قُدِّرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ بِهٖ لَا عَلَى الْوُضُوْءِ .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ غَيْرُ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ) :

۷۳۷: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے ہاں آیا وہ میرے بھائی اور دوست تھے میں نے ان سے کہا اے ابوعمرو! مجھے وہ روایت سناؤ جو تمہیں عائشہ صدیقہ ام المؤمنینؓ نے سنائی جو جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز سے متعلق ہے تو وہ کہنے لگے کہ عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصہ میں سو رہتے اور پچھلے میں جاگتے پھر اگر آپ کو گھر والوں سے حاجت ہوتی تو وہ پوری کرتے پھر پانی چھونے سے پہلے سو رہتے جب اذان تہجد کا وقت ہوتا تو اچھل کر اٹھ بیٹھتے (حضرت عائشہ نے وثب کا لفظ فرمایا قام نہیں فرمایا) پھر اپنے اوپر پانی بہاتے

اور انہوں نے اغتسل کا لفظ نہیں فرمایا میں ان کی مراد کو جانتا ہوں اگر حالت جنابت ہوتی تو وضو کرتے جیسا کہ نماز کا وضو کیا جاتا ہے۔ یہ اسود بن یزید ہے جس کی روایت کو ہم نے تفصیل سے نقل کیا ہے کہ جب آپ نیند کا ارادہ فرماتے اور حالت جنابت میں ہوتے تو نماز والا وضو فرما لیتے۔ رہا ان کا یہ قول "فان كانت له حاجة" کہ اگر آپ کو اپنے اہل سے حاجت ہوتی تو اسے پورا فرماتے اور پانی کو چھونے سے پہلے سو جاتے' اس میں احتمال یہ ہے کہ اس سے مراد پانی کی وہ مقدار ہے جس سے غسل کیا جاتا ہے نہ کہ وضو والا پانی اور یہ بات ابو اسحٰق کے علاوہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز والا وضو کرتے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : بیهقی فی السنن الکبریٰ ۲۰۱/۱، ۲۰۲/۲' مسند احمد ۱۰۲/۶۔

اب اس تفصیلی روایت سے ثابت ہوا کہ جنابت کی حالت میں سونے سے قبل نماز والا وضو فرماتے پس تفصیلی روایت کے مطابق اجمالی مطلب لیا جائے گا۔

جواب نمبر۲: کہ حاجت کے بعد آپ پانی چھونے سے پہلے سو رہتے اس سے مراد پانی کی وہ مقدار ہے جس سے غسل کیا جائے نہ کہ وضو والا پانی اور یہ بات بھی ہم ابو اسحاق کے علاوہ رواۃ کی روایات سے ثابت کرتے ہیں پس فریق اوّل کو اس سے بھی استدلال کا کوئی موقع نہیں ہے۔

ابو اسحاق کے علاوہ تبع تابعین رحمہم اللہ کی روایات:

۷۳۸: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -اِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ يَتَوَضَّأُ) ثُمَّ رَوٰى عَنِ الْاَسْوَدِ مِنْ رَأْيِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۷۳۸: اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے یا کھانے کی خواہش ہوتی اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو آپ وضو کر لیتے پھر یہ روایت اسود سے اپنے طریقے سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۵/۲۷' مسلم فی الحیض نمبر۲۱' نسائی فی الطهارة باب۱۶۵' ابن ماجه فی الطهارة نمبر۵۸٤: بیهقی فی السنن الکبریٰ ۲۰۰/۱' مصنف عبدالرزاق نمبر۱۰۷۳۔

۷۳۹: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : قَالَ الْاَسْوَدُ اِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ فَأَرَادَ أَنْ يَنَامَ، فَلْيَتَوَضَّأْ .فَاسْتَحَالَ -عِنْدَنَا -أَنْ تَكُوْنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ حَدَّثَتْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِأَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً ثُمَّ تَأْمُرُهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْوُضُوْءِ، وَلٰكِنَّ الْحَدِيْثَ فِيْ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ .وَقَدْ رَوٰى

غَيْرُ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْهَا مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۳۹: اسود نے کہا کہ جب آدمی جنابت کی حالت میں ہو اور وہ سونا چاہے تو وہ وضو کرے۔ ہمارے ہاں یہ بات ناممکنات میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بیان کرتی ہوں کہ حالت جنابت میں آپ پانی کو چھونے کے بغیر سو جاتے پھر (اسود یہ سن کر) لوگوں کو وضو کا حکم دے لیکن ابراہیم کی روایت میں اور اسود کے علاوہ راوی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات بیان کی جو اس کی موافقت کرتی ہے ملاحظہ ہو۔

روایت اسحٰق کا جواب نمبر:۲

طحاوی فرماتے ہیں' یہ بات ممکن ہی نہیں کہ اسود کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے كان ينام و لا يمس ماء روایت کیا ہو اور ان کو وضو کا حکم دیتی ہوں بلکہ درست روایت وہی ہے جو ابراہیم نے اسود سے نقل کی ابو اسحاق کو غلطی لگی ہے اور اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اسود کے علاوہ راوی نے بھی اسی ابراہیم والی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔

ابراہیم کی روایت کے مماثل روایت:

۷۴۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ -وَهُوَ جُنُبٌ- تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ).

۷۴۰: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو نماز والا وضو فرماتے۔

تخریج : مسلم فی الحیض نمبر ۲۱' ابو داؤد فی الطهارة باب ۸۷' نمبر ۲۲۲۔

۷۴۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۷۴۱: ابوسلمہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۱۱۰/۱۔

۷۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى ؛ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .

۷۴۲: اوزاعی نے یحیٰی سے اپنے اسناد سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۲۸/۶۔

۷۴۳ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ .

۷۴۳: عروہ کہتے ہیں عائشہ ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۸۵/۶۔

۷۴۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، وَزَادَ (وَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ).

۷۴۴: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور یہ لفظ زائد ہیں۔ ویغسل فرجه کہ آپ استنجاء بھی فرما لیتے تھے۔

۷۴۵ :حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو، مَوْلٰى عَائِشَةَ أَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ .فَهٰذَا غَيْرُ الْأَسْوَدِ، قَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى اِبْرَاهِيْمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رَوٰى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ قَوْلِهَا، مِثْلُ ذٰلِكَ .

۷۴۵: ابوالزبیر نے جابر سے نقل کیا کہ ابوعمرو مولیٰ عائشہ ؓ نے بتلایا کہ حضرت عائشہ ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کا عمل اسی طرح نقل کیا جیسا زہری عن ابی سلمہ میں منقول ہے۔ یہ حضرات اسود کے علاوہ ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے جناب رسول اللہ ﷺ سے متعلق وہ بیان کر رہے ہیں جو ابراہیم نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق بیان فرمایا اور خود حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کا اپنا قول بھی اس کی مثل منقول ہے۔

حاصل روایات:

یہ اسود کے علاوہ رواۃ حضرت عائشہ ؓ عن رسول اللہ ﷺ وہی نقل کر رہے ہیں جو روایت ابراہیم کے موافق ہے جو کہ ابراہیم عن الاسود عن عائشہ عن رسول اللہ ﷺ نقل کی گئی ہے اور خود عائشہ ؓ کا قول بھی اس کی موافقت میں منقول ہے پھر روایت ابواسحاق کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے یا تو اس کا مفہوم ان روایات کے موافق لیں یا وہ راویہ کے بیان کے بعد ساقط الاعتبار ہے۔

فتویٰ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

۷۴۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ "إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلَا يَنَامُ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ ."

۷۴۶: عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتی تھیں جب تم میں سے کوئی بیوی کے قریب جائے پھر وہ سونا چاہتا ہو تو وہ وضو سے پہلے نہ سوئے اور وضو بھی نماز والا کرے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه كتاب الطهارة ۱/ ۶۰/ ۶۳۔

۷۴۷ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا هِشَامٌ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ وَزَادَ "فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ نَفْسَهُ تُصَابُ فِيْ نَوْمِهِ .فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ هٰذَا، ثُمَّ تُفْتِيْ بِهٰذَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا، فَسَادُ مَا رُوِيَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، مِمَّا ذَكَرْنَا، وَثَبَتَ مَا رَوٰى إِبْرَاهِيْمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ مَا أَرَادَ أَبُوْ إِسْحَاقَ فِيْ قَوْلِهِ "وَلَا يَمَسُّ مَاءً" يَعْنِي الْغُسْلَ، فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ، قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا .

۷۴۷: ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے: "فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ نَفْسَهُ تُصَابُ فِيْ نَوْمِهِ" اسے کیا معلوم کہ اسے اسی نیند میں موت آ جائے۔ پس یہ بات ناممکن ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مخالف بات ہو پھر وہ اس کے ساتھ فتویٰ بھی دیں۔ پس ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے ابواسحق والی روایت کا بگاڑ ثابت ہو گیا اور ابراہیم کی اسود والی روایت ثابت ہو گئی اور ایک احتمال ابواسحق کی روایت "لا یمس ماءً" میں یہ ہے کہ غسل نہ کرتے تھے اور اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح کی روایت کی ہے' ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱/ ۶۳۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فتویٰ سے صاف نظر آ گیا کہ یہ بات تو ناممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ان کو اس کے خلاف معلوم ہو اور وہ اس کے اُلٹ فتویٰ دیں پس ابواسحاق عن الاسود کی روایت کی غلطی ظاہر ہو گئی اور ابراہیم عن الاسود کی روایت درست ثابت ہو گئی۔

ابواسحاق کےقول: وَلَا يَمَسُّ مَاءً میں ایک دوسرا احتمال:

غسل نہ کرنے سے کنایہ ہےاورامام ابوحنیفہ ؒ نے ابواسحاق سے اس طرح کی روایت نقل کی ہے ملاحظہ ہو۔

۷۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَامِعُ، ثُمَّ يَعُوْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ، وَيَنَامُ وَلَا يَغْتَسِلُ). فَكَانَ مَا ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ إِذَا جَامَعَ قَبْلَ نَوْمِهِ، هُوَ الْغُسْلُ، فَذٰلِكَ لَا يَنْفِي الْوُضُوْءَ . وَقَدْ رُوِيَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ .

۷۴۸: یحییٰ بن ایوب عن ابی حنیفہ وموسیٰ بن عقبہ نے ابواسحٰق ہمدانی سے اور انہوں نے اسود بن یزید سے نقل کیا کہ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جماع کرتے پھر دوبارہ کرتے اور وضو (درمیان میں) نہ کرتے اور سورہتے اور غسل نہ کرتے۔ پس یہ جو روایت میں آپ کا کسی کام کو نہ کرنا مذکور ہے کہ جب آپ نیند سے پہلے جماع کرتے اس سے مراد غسل ہے اور یہ وضو کے منافی نہیں اور ابن عمر ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کی روایت کی ہے۔

تخریج: پس آپ ﷺ کے متعلق یہ جو منقول ہے کہ آپ نہیں کرتے تھے جبکہ نیند سے پہلے جماع کرتے تو اس سے مراد غسل کا فعل ہے اور یہ بات وضو کے منافی نہیں ہے۔

ابن عمر ؓ کی تائیدی روایات:

۷۴۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ (عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ : نَعَمْ، وَيَتَوَضَّأُ).

۷۴۹: سالم نے ابن عمر ؓ سے نقل کیا کہ عمر ؓ نے سوال کیا یارسول اللہ! کیا حالت جنابت میں سونے کی اجازت ہے تو آپ نے فرمایا ہاں البتہ وضو کرلے۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۷' مسلم فی الحیض نمبر۲۵' ابو داؤد فی الطھارۃ باب۸۶' نمبر۱۲۲' نسائی فی الطھارۃ باب۱۶۶' مالك فی الطھارۃ نمبر۷۶۔

۷۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ (وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ).

۷۵۰: نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ

"وضوءً للصلاۃ" کہ (نماز والا وضو کرے) کے الفاظ زائد ہیں۔

تخریج : نسائی ۱/۵۰۔

۷۵۱ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

۷۵۱: نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۱/۴۳۔

۷۵۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، وَزَادَ (وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ) .

۷۵۲: عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ "اِغسل ذکرک" کے الفاظ اس سے زائد ہیں کہ استنجاء کرلو۔

تخریج : نسائی ۱/۵۰' ابو داؤد ۱/۲۹۔

۷۵۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ح .

۷۵۳: ابن مرزوق نے ابوحذیفہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند العدنی۔

۷۵۴ :وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ح .

۷۵۴: علی بن شیبہ نے ابونعیم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲/۱۱۶۔

۷۵۵ :وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، ثُمَّ أَجْمَعُوْا جَمِيْعًا فَقَالُوْا : عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۷۵۵: پھر تمام نے سفیان بواسطہ عبداللہ بن دینار ان کی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارمی ۱/۱۳۴

۷۵۶ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .وَرُوِىَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَأَبِىْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا، مِثْلَ ذٰلِكَ.

۷۵۶: مالک نے عبداللہ بن دینار سے اسی طرح اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری و مسلم ۱/۱۱۰' باسناد آخر ۱/۱۴۴۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی تائیدی روایات:

۷۵۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: (رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِلْجُنُبِ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ، أَوْ يَشْرَبَ، أَوْ يَأْكُلَ، أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ).

۷۵۷: یحییٰ بن یعمر نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت والے کو رخصت دی ہے کہ جب وہ سوئے یا کھائے یا پئے تو وہ نماز والا وضو کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸۸' نمبر۲۲۵' ترمذی فی الطهارة باب۸۸' روایت نمبر۱۲۰۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ: أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، نَحْوَ ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ (أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أُصِيْبُ أَهْلِيْ وَأُرِيْدُ النَّوْمَ قَالَ تَوَضَّأْ وَارْقُدْ). فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ، بِمَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ نَفَرٌ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْ بَعْدِهِ، مِنْهُمْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ عَنْهَا، مِنْ رَأْيِهَا فِيْمَا تَقَدَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ .

۷۵۸: یحییٰ بن ایوب و نافع بن یزید نے اسی طرح ابن الهاد عن عبداللہ بن خباب اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اپنے اہل سے تمتع کروں اور سونے کا ارادہ ہو تو کیا حکم ہے فرمایا وضو کر کے سو جاؤ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کہ جنابت والا جب سونے کا ارادہ کرے (تو وضو کر کے سوئے) اس سلسلہ میں روایات متواتر ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ کے بعد اس کو بیان کیا ان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں' ہم نے ان کی رائے اس سلسلہ میں زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الطهارة باب۹۹' نمبر۵۸۶۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تائیدی روایت:

۷۵۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْجُنُبُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، فَقَدْ بَاتَ طَاهِرًا .فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، ثُمَّ نَامَ كَانَ كَمَنْ قَدِ اغْتَسَلَ، قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، فِي الثَّوَابِ الَّذِيْ

يُكْتَبُ لِمَنْ بَاتَ طَاهِرًا .وَقَدْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ ، وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ .فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ، فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ لِلْجُنُبِ أَنْ يَطْعَمَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا لَا بَأْسَ أَنْ يَطْعَمَ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ .وَكَانَ لَهُمْ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ ۔

۷۵۹: قبیصہ بن ذویب نے بیان کیا کہ زید بن ثابتؓ نے فرمایا جب جنابت والے نے نیند سے پہلے وضو کر لیا تو گویا اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری۔ یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب سونے سے پہلے وضو کر کے سو جائے تو وہ ثواب میں اُس شخص کی طرح ہے جس نے غسل کے ساتھ طہارت کی حالت میں رات گزاری۔ ہم نے حکم کی روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں کوئی چیز کھانے کا ارادہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اس کے موافق روایت ہے۔ ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلا وضو جنبی کو کسی چیز کا کھانا درست نہیں۔ دیگر علماء نے ان کی اس بات میں مخالفت کرتے ہوئے کہا اگرچہ وضو نہ بھی کرے تب بھی کھانے میں کچھ حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے جو فہد نے روایت کی۔

حاصل روایات: یہ حضرت زید بن ثابتؓ ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ جب کسی جنابت والے نے سونے سے پہلے وضو کر لیا پھر وہ سو گیا تو وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے سونے سے پہلے غسل کر لیا ہو اور اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا پاکیزگی کی حالت میں رات گزارنے والا ہو یہ تمام روایات ثابت کرتی ہیں کہ جنابت والے کو سونے سے پہلے نماز والا وضو کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: جنابت والے کو کھانے پینے سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے یہ ظاہریہ کا مذہب ہے یہ فریق اوّل ہے اور امام ابوحنیفہ و شافعی دیگر جمہور فقہاء وضو کو مستحب قرار دیتے ہیں یہ مسلک اعتدال والے فریق ثانی ہیں۔

دلیل فریق اوّل: وہ روایت ہے جس کو نمبر ۷۴۸ میں حکم عن ابراہیم عن الاسود عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں ہوتے تو وضو فرماتے اور ابوسعید خدریؓ سے بھی اس کے موافق روایت ہے۔

بعض علماء کا قول: یہ ہے یہاں ابوسعید خدری کی بجائے عمار بن یاسرؓ ہونا چاہئے کیونکہ ابوسعید خدریؓ کی روایت میں صرف نیند کا تذکرہ ہے اور عمار بن یاسرؓ کی روایت میں کھانے کا تذکرہ موجود ہے روایت نمبر ۷۵۷۔ ممکن ہے کہ ابوسعید خدریؓ کی کسی اور روایت کی طرف اشارہ ہو جو یہاں مذکور نہ ہو۔

فریق دوم کا موقف کہ کھانے پینے کے لئے وضو مستحب ہے واجب نہیں اگر بلا وضو بھی کھالے تو حرج نہیں ہے۔

دلیل نمبر ۱: یہ روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔

۷۶۰ :أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ أَخْبَرَنِيْ سُحَيْمٌ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ

بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ كَفَّيْهِ). فَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ مَا ذَكَرْنَا، وَرُوِىَ عَنْهَا خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا مِمَّا رَوَيْنَا عَنْهَا اَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، فَلَمَّا تَضَادَّ ذٰلِكَ، احْتَمَلَ عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَّكُوْنَ وُضُوْءُهُ حِيْنَ كَانَ يَتَوَضَّأُ فِى الْوَقْتِ الَّذِىْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِىْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَاءَ لَمْ يَتَكَلَّمْ، فَكَانَ يَتَوَضَّأُ لِيَتَكَلَّمَ فَيُسَمِّىْ وَيَاْكُلُ ثُمَّ نَسَخَ ذٰلِكَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ لِلتَّنْظِيْفِ، وَتَرَكَ الْوُضُوْءَ .كَذٰلِكَ وُضُوْءُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّوْمِ، يَحْتَمِلُ اَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُهُ اَيْضًا لِيَنَامَ عَلٰى ذِكْرٍ، ثُمَّ نَسَخَ ذٰلِكَ، فَاُبِيْحَ لِلْجُنُبِ ذِكْرُ اللّٰهِ، فَارْتَفَعَ الْمَعْنَى الَّذِىْ لَهُ تَوَضَّأَ .وَقَدْ رَوَيْنَا فِىْ غَيْرِ مَوْضِعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقِيْلَ لَهُ : اَلَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ : اُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَاَتَوَضَّأُ) ، فَاَخْبَرَ اَنَّهُ لَا يَتَوَضَّأُ اِلَّا لِلصَّلَاةِ .فَفِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا نَفْىُ الْوُضُوْءِ عَنِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ اَوِ الْاَكْلَ اَوِ الشُّرْبَ .وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰى مَا ذَكَرْنَا، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَوَابِهٖ لِعُمَرَ .ثُمَّ جَاءَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ : بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۶۰: عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں کھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دست مبارک کو دھو لیتے۔ جو روایت ہم نے ذکر کی یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور ان سے اس کے خلاف روایت بھی وارد ہوئی ہے جس میں یہ آیا ہے کہ آپ نماز والا وضو فرما لیتے۔ اب جبکہ دونوں میں تضاد ہو گیا تو اس میں ہمارے ہاں یہ احتمال ہے' واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ یہ وضو والی بات اس زمانے کی ہے جب آپ پانی دیکھتے تو گفتگو بھی وضو کر کے فرماتے۔ پھر بسم اللہ پڑھتے اور کھانا کھاتے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفائی کے لئے اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے اور وضو کو ترک کر دیا۔ نیند کے وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی یہی کیفیت تھی۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس لئے کرتے تھے تاکہ ذکر اللہ کے ساتھ نیند کریں۔ پھر یہ منسوخ ہو گیا۔ اس جنابت والے کے لئے ذکر اللہ کو مباح کیا گیا۔ پس اس سے وہ مقصد ختم ہوا جس کے لئے آپ نے وضو کیا۔ اس کے علاوہ دوسرے مقام پر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جب میں نماز کا ارادہ کروں گا تو وضو کرونگا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بتلایا کہ میں نماز ہی کے لئے وضو کرتا ہوں پس اس میں جنابت والے سے وضو کے متعلق نفی ہے جبکہ وہ سونے' کھانے پینے کا ارادہ کرتا ہو۔

اوراس کے نسخ پر دلالت کرنے والی ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس کو ہم نے بیان کردیا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں آپ نے فرمائی۔ پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول اس طرح ہے۔

تخریج : ابو داؤد و فی الطھارة باب ۸۷ نمبر ۲۲۳' نسائی فی الطھارة باب ۱۶۴۔

حاصل کلام: روایت بالا جس سے فریق اوّل نے استدلال کیا وہ بھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور فریق دوم کا متدل بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس کے خلاف بھی روایت موجود ہے جس میں تذکرہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز والا وضو فرما لیتے تھے۔ جب ان روایات میں تضاد آ گیا تو اس میں احتمال یہ ہے کہ شروع میں حکم تھا جیسا گفتگو کے سلسلہ میں بھی موجود ہے کہ پانی موجود ہوتا تو وضو کر کے کلام فرماتے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا گویا یہ شروع اسلام کا معاملہ ہے اور ہاتھوں کا دھونا تنظیف کے لئے ہے اور وضو کو بھی ترک کر دیا گیا کہ لزوم نہ رہا۔

سونے کے وقت وضو کا بھی یہی حال ہے کہ آپ اس کو اس لئے اختیار فرماتے تا کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے سوئیں شروع اسلام میں یہ حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا جنابت والے کے لئے ذکر اللہ کی اجازت دے دی گئی پس وہ مقصد جس کے لئے وضو کیا تھا وہی اٹھ گیا یعنی لازم نہ رہا۔

نمبر۲: پہلے ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کر آئے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاء سے باہر تشریف لائے آپ سے پوچھا کیا آپ وضو فرمائیں گے؟ تو فرمایا جب میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں۔

تخریج : مسلم فی الحیض نمبر ۱۱۹' دارمی فی الوضوء باب ۷۹' والاطعمه باب ۳۵' مسند احمد ۲۲۲/۱' ۲۸۲۔

اس ارشاد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتلا دیا کہ نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے اس روایت سے جنابت والا جب سونے کا ارادہ کرے یا کھانا پینا چاہے تو اس کے لئے بھی وضو کی نفی ثابت ہو گئی۔

نمبر۳: اس کے نسخ کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی بات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سوال کے جواب میں نقل کیا ہے پھر انہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ فتویٰ منقول ہے وہ یہ ہے۔

۷۶۱ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (اِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ، وَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ، غَسَلَ كَفَّيْهِ، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ، وَغَسَلَ فَرْجَهٗ، وَلَمْ يَغْسِلْ قَدَمَيْهِ) فَهٰذَا وُضُوْءٌ غَيْرُ تَامٍّ .وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِيْ ذٰلِكَ بِوُضُوْءٍ تَامٍّ، فَلَا يَكُوْنُ هٰذَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ لِذٰلِكَ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهٗ ثُمَّ يُرِيْدُ الْمُعَاوَدَةَ۔

۷۶۱: نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آدمی جنابت کی حالت میں ہو اور کھانے پینے کا ارادہ کرے یا

سونا چاہے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوئے اور مضمضمہ اور استنشاق کرلے اور اپنے چہرے کو دھوئے اور بازو دھوئے اور شرمگاہ کو دھوئے اور پاؤں نہ دھوئے۔ یہ وضو کامل نہیں ہے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں مکمل وضو کا حکم فرمایا ہے اور یہ بات اسی وقت درست رہ سکتی ہے جب کہ ان کے ہاں اس کا نسخ ثابت ہو چکا ہو حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق مروی ہے جو اپنی زوجہ سے دوبارہ جماع کرنا چاہتا ہے' ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۶۱/۶۰/۱۔

اس روایت میں ابن عمر ؓ نے جس وضو کا ذکر کیا وہ غیر تام ہے کیونکہ وضو کی تکمیل تو پاؤں دھونے سے ہوتی ہے اور آپ ﷺ نے تو وضو تام کا حکم فرمایا تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے ہاں وضوء الحکم منسوخ ہو چکا تبھی تو وضو سے وہ ہاتھ منہ دھونا لغوی وضو مراد لے رہے ہیں ورنہ وہ پیغمبر ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے پس اس سے استدلال درست نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر۳: جنابت والا جماع کی طرف دوبارہ عود کرے تو آیا اس کو وضو لازم ہے ابن سیرین اور حسن بصری اور ظاہریہ کے ہاں واجب ہے یہی فریق اوّل ہے اور ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کے ہاں لازم نہیں تقاضا نظافت ہے اور مستحب ہے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۷۶۲ :مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ).

۷۶۲: ابوالتوکل نے بتلایا کہ ابوسعید الخدریؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے اہل کے ساتھ قربت کرے پھر وہ بار دیگر جماع کرنا چاہتا ہو تو اسے وضو کرنا چاہئے۔

تخریج : مسلم فی الحیض نمبر۱۷' ابو داؤد فی الطهارة باب۸۵' نمبر ۲۲۰' ترمذی فی الطهارة باب۱۰۷' نمبر۱۴۱' نسائی فی الطهارة باب۱۶۸' ابن ماجه فی الطهارة نمبر۵۸۷۔

۷۶۳ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَ بِهٰذَا فِيْ حَالِ مَا كَانَ الْجُنُبُ لَا يَسْتَطِيْعُ ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ فَأَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِيُسَمِّيَ عِنْدَ جِمَاعِهِ، كَمَا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوْا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَهُمْ جُنُبٌ، فَارْتَفَعَ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُوْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ) ، قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ .فَهٰذَا، عِنْدَنَا نَاسِخٌ لِذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ

كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ، فَكَانَ يَغْتَسِلُ كُلَّمَا جَامَعَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ .

۷۶۳: شعبہ نے عاصم سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ پس یہ بھی درست ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس وقت دیا ہو جب جنابت والا بلا وضوذ کر نہ کر سکتا تھا۔ پس آپ ﷺ نے وضو کا حکم فرمایا جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث کے علاوہ دوسری روایت میں یہ بات فرمائی ہے۔ پھر ان کو ذکر اللہ زبان سے کرنے کی اجازت ملی جبکہ وہ حالت جنابت میں ہوں۔ پس یہ حکم اٹھ گیا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جماع کرتے پھر دوبارہ جماع کرتے اور اس کے لئے وضو نہ کرتے۔ ہم نے یہ روایت اس باب کے علاوہ اور کسی مقام پر ذکر کر دی ہے۔ پس یہ ہمارے نزدیک اس کو نسخ کرنے والی ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنی تمام ازواج رضی اللہ عنہن کے ہاں چکر لگاتے اور جماع کے بعد غسل کرتے اور یہ روایت اس سلسلہ میں مذکور ہے۔

فریق اوّل کو جواب: یہ اس زمانے کی بات ہو کہ جب جنابت والے کو ذکر اللہ کی اجازت نہ تھی بلکہ اس کے لئے وضو کا حکم تھا جیسا کہ کئی احادیث میں موجود ہے پھر جنابت کی حالت میں کلام اور ذکر اللہ کی اجازت دے دی گئی آیت وضو سے یہ چیزیں منسوخ ہوگئیں۔

نمبر۲: یہ بھی ممکن ہے کہ وضو سے لغوی معنی مراد ہو پس اس سے وجوبِ وضو پر استدلال درست نہیں۔

فریق ثانی کی دلیل روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج سے جماع کرتے پھر دوبارہ کرتے اور وضو نہ کرتے پس یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت کے لئے ناسخ بن جائے گی۔

ایک اعتراض: آپ ﷺ کے متعلق مروی ہے کہ آپ اپنی ازواج سے قربت فرماتے اور ہر ایک سے جماع کے لئے الگ غسل فرماتے۔ وہ روایت یہ ہے۔

۷۶۴: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح.

۷۶۴: عفان بن مسلم اور ابوالولید دونوں نے کہا ہمیں حماد بن سلمہ نے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ اسے یہ جواب دیا جائے گا۔ اس روایت میں غسل کے لازم ہونے پر دلالت کرنے والی ایک بات بھی نہیں اس لئے بھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا یہ زیادہ پاکیزگی اور ستھرائی اور طہارت والی بات ہے اور آپ ﷺ سے ایسی روایات بھی وارد ہیں کہ آپ ﷺ تمام بیویوں کے ہاں تشریف لے گئے اور آخر میں ایک ہی غسل فرمایا۔

۷۶۵: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَمَّتِهٖ سَلْمٰى عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ يَوْمٍ، فَجَعَلَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ. فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ جَعَلْتَهٗ غُسْلًا

وَاحِدًا فَقَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْهَرُ وَأَطْيَبُ) قِيْلَ لَهُ : فِيْ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْوُجُوْبِ، لِقَوْلِهِ (هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ). وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ .

۷۶۵: سلمٰی رافعؓ سے نقل کرتی ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب ایک دن میں اپنی تمام ازواج سے قربت فرماتے تو ہر ایک کے ہاں غسل فرماتے۔ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ ﷺ ایک ہی غسل فرماتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ زیادہ پاکیزگی اور طہارت و ستھرائی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۸۵' نمبر ۲۱۹' ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۰۲' مسند احمد ۸/۶' ۱۰' ۲۹۱۔

الجواب نمبر ۱: پس اس کے جواب میں کہا جائے گا یہاں تو وجوب کی دلالت موجود نہیں بلکہ از کی' اطهر' اطیب کے صیغے خود استحباب کو ظاہر کر رہے ہیں۔

نمبر ۲: اور یہ بات خود متعدد روایات سے ثابت ہے کہ آپ نے تمام عورتوں سے جماع فرمانے کے بعد آخر میں ایک غسل فرمایا ہے روایات ملاحظہ ہوں۔

۷۶۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَبَحْرٌ قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح .

۷۶۶: عیسیٰ بن یونس نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۲۹/۱۔

۷۶۷ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ).

۷۶۷: زہری نے انس ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تمام ازواج کے ہاں ایک ہی غسل کے ساتھ چکر لگایا۔

تخریج : مسلم فی الحیض ۲۸' نسائی فی الطهارة باب ۱۶۹' مسند احمد ۲۲۵/۱۸۹۔

۷۶۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۷۶۸: انس ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۸٤/۳۔

۷۶۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قُلْ : ثَنَا سُفْيَانُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۷۶۹: سفیان نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ٤٤/۱۔

۷۷۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۷۷۰: حمید نے نقل کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۳٦/۱۔

۷۷۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح.

۷۷۱: حماد بن سلمہ نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : الدارمی ۱۳۳/۱۔

۷۷۲ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۷۷۲: حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے پھر انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱٦۱/۳۔

۷۷۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۷۷۳: حدثنا شعبہ عن ہشام بن زید عن انس رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱٤٤/۱۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جب تمام ازواج سے قربت کے بعد ایک غسل پر اکتفا فرمایا گیا تو یہ دلیل ہے کہ ہر جماع کے بعد نہ وضو لازم ہے اور نہ ہر جماع کے بعد دوسرے جماع سے پہلے وضو یا غسل ضروری ہے پس یہ روایات ظاہر کرتی ہیں کہ وجوب کا استدلال اس روایت سے درست نہیں۔

کِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کا بیان
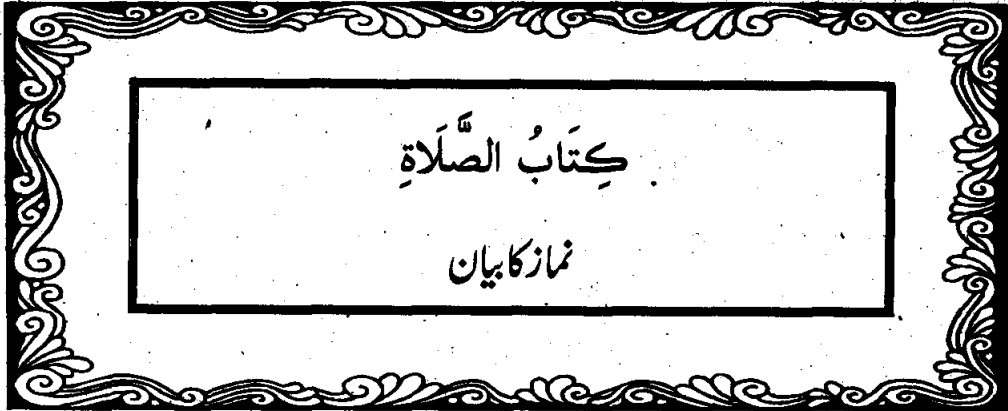
خلاصۃ الباب: طہارت نماز کے لئے شرط ہے اس کا مکمل بیان کرنے کے بعد نماز کو شروع کیا نماز کے لئے علامت اور اسلام کے شعائر میں سے اذان ہے اس وجہ سے اذان کو پہلے ذکر کیا۔ کتاب الصلوٰۃ میں ۲۷ باب اور ۱۸۹۴ روایات ہیں۔

بَابُ الْأَذَانِ كَيْفَ هُوَ؟

کیفیت اذان

خلاصۃ الباب: اذان کے کلمات کے متعلق بحث کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔

مسئلہ نمبر: امام مالک حسن بصری اور اہل مدینہ کے ہاں کلمات اذان سترہ ہیں پہلی تکبیر دو مرتبہ اور شہادتین میں ترجیع۔ نمبر ۲ امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں انیس پہلی تکبیر چار مرتبہ اور شہادتین میں ترجیع۔ نمبر ۳ ابوحنیفہ وحنابلہ کے ہاں کلمات پندرہ تکبیر اول چار مرتبہ مگر شہادتین میں ترجیع نہیں۔

دوسرا مسئلہ: کلمات اذان کی کیفیت اول تکبیر دو مرتبہ بقیہ اسی طرح ہے یہ امام مالک وحسن بصری وابن سیرین کا مسلک ہے۔ نمبر ۲ ابتداء کلمات میں چار مرتبہ تکبیر یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ وجمہور فقہاء کا مسلک ہے۔

تیسرا مسئلہ: شہادتین میں ترجیع ہے یہ امام مالک وشافعی وحسن بصری واہل مدینہ کا مسلک ہے۔ نمبر ۲ ترجیع نہیں احناف وحنابلہ کا یہی مسلک ہے۔

مسئلہ اوّل:

فریق اوّل امام مالک حسن بصری رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ شروع میں تکبیر دو مرتبہ کہی جائے گی کل کلمات اذان سترہ ہوں

گے شہادتین کو چار مرتبہ پڑھیں گے۔

مستدل روایات:

۷۷۴ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ، وَعَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ، قَالَا : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ح .

۷۷۴: روح بن عبادہ نے اپنی سند سے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۷۷۵ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ : أَبُوْ عَاصِمٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ، قَالَ أَخْبَرَنِیْ أَبِیْ وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِیْ مَحْذُوْرَةَ، يَعْنِی (عَنْ أَبِیْ مَحْذُوْرَةَ) قَالَ : رَوْحٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِیْ مَحْذُوْرَةَ، عَنْ (أَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ : عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْآنَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ). وَقَالَ رَوْحٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ : أَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهٗ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِیْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِیْ مَحْذُوْرَةَ .وَقَالَ : أَبُوْ عَاصِمٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ : وَأَخْبَرَنِیْ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهٗ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ، وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِیْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ أَبِیْ مَحْذُوْرَةَ .

۷۷۵: ابووام عبدالملک بن ابی محذورہ یعنی عن ابی محذورہ قال روح فی حدیثہ عن ام عبدالملک بن ابی محذورہ یعنی ابو محذورہؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اذان سکھلائی جیسے تم اب اذان دیتے ہو۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ الی آخرہ (شہادتین میں ترجیع کے ساتھ)۔ (سترہ کلمات) روح نے اپنی حدیث میں کہا کہ مجھے عثمان نے یہ تمام خبر ام عبدالملک بن ابی محذورہ سے بیان کی کہ میں نے یہ سب ابو محذورہ سے سنا ہے اور ابو عاصم نے اپنی حدیث میں کہا کہ مجھے یہ تمام خبر عثمان بن السائب نے عن ابیہ وعن ام عبدالملک بن ابی محذورہ نے بیان کی کہ دونوں نے یہ بات ابومحذورہ سے سنی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر٦۔

۷۷٦ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَا : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِیْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ، وَكَانَ يَتِيْمًا فِیْ حِجْرِ أَبِیْ مَحْذُوْرَةَ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ (أَبُوْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَهٗ قُمْ

فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ .فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَلْقٰى عَلَيَّ التَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ التَّأْذِيْنِ الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، فَقَالُوْا: هٰكَذَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤَذَّنَ .وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِيْ مَوْضِعَيْنِ .أَحَدُهُمَا :اِبْتِدَاءُ الْأَذَانِ -فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ أَنْ يُقَالَ فِيْ أَوَّلِ الْأَذَانِ (اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ). وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۷۷۶: عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن محیریز نے مجھے بیان کیا اور یہ ابومحذورہ کی سرپرستی میں یتیم بچہ تھا کہ ابومحذورہؓ نے کہا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اٹھو اور نماز کی اذان دو میں آپ کی خدمت میں کھڑا ہوا اور آپ بذات خود کلمات اذان کہلواتے جارہے تھے پس اسی طرح نقل کی جو روایت بالا میں موجود ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ علماء اس طرف گئے ہیں اور انہوں نے فرمایا کہ اسی طرح اذان مناسب ہے جیسا کہ روایت ابومحذورہ میں مذکور ہے۔ دیگر علماء کی جماعت نے ان سے اختلاف کیا اور اختلاف کے صرف دو مواقع ہیں: ① اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر چار چار مرتبہ پڑھا جائے گا اور انکی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۷۳/۱۔

حاصل روایات: ان روایات بالا سے ثابت ہوا کہ اذان کے کلمات سترہ ہیں جن میں شہادتین میں ترجیع ہے اور ابتدائی کلمات تکبیر دو بار ہیں۔

فریق ثانی کا موقف:

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا اذان کی ابتداء میں چار مرتبہ اللہ اکبر اور شہادتین میں ترجیع' کی ابتداء میں چار مرتبہ تکبیر کی مستدل روایات۔

۷۷۷ : بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ بَكْرَةَ قَالَا : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ أَنَّ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْأَذَانِ، عَلٰى مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ).

۷۷۷: مکحول نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن محیریزؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اذان کے انیس کلمات سکھائے ابتداء میں تکبیر چار مرتبہ اور شہادتین ترجیع کے ساتھ بقیہ کلمات اسی طرح ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۲۸' نمبر۵۰۲' ترمذی فی الصلاة باب۲۶' نمبر۱۹۲' نسائی فی الاذان باب۴'۳۔

۷۷۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، ح .

۷۷۸: ابن داؤد ہمام سے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۷۷۹ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، ح .

۷۷۹: محمد بن سنان العوقی نے ہمام سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۵۲/۱۔

۷۸۰ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، وَأَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَا : ثَنَا هَمَّامٌ، ثُمَّ ذَكَرُوْا مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ يَقُوْلُ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .فَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ -عِنْدَنَا -أَصَحَّ الْقَوْلَيْنِ فِي النَّظَرِ، لِأَنَّا رَأَيْنَا الْأَذَانَ مِنْهُ مَا يُرَدَّدُ فِي مَوْضِعَيْنِ، وَمِنْهُ مَا لَا يُرَدَّدُ إِنَّمَا يُذْكَرُ فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ .فَأَمَّا مَا يُذْكَرُ فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَلَا يُكَرَّرُ، فَالصَّلَاةُ وَالْفَلَاحُ، فَذٰلِكَ يُنَادٰى بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ .وَالشَّهَادَةُ تُذْكَرُ فِي مَوْضِعَيْنِ، أَوَّلَ الْأَذَانِ وَفِي آخِرِهِ فَيُثَنَّى فِي أَوَّلِهِ فَيُقَالُ "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ "مَرَّتَيْنِ ثُمَّ، يُفْرَدُ فِي آخِرِهِ فِي قَالَ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) وَلَا يُثَنّٰى ذٰلِكَ .فَكَانَ مَا ثُنِّيَ مِنَ الْأَذَانِ إِنَّمَا ثُنِّيَ عَلٰى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَوَّلِ، وَكَانَ التَّكْبِيْرُ يُذْكَرُ فِي مَوْضِعَيْنِ، فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ، وَبَعْدَ الْفَلَاحِ .فَأَجْمَعُوْا أَنَّهُ بَعْدَ الْفَلَاحِ يَقُوْلُ (اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ). فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُوْنَ مَا اُخْتُلِفَ فِيْهِ، مِمَّا يُبْتَدَأُ بِهِ الْأَذَانُ مِنَ التَّكْبِيْرِ أَنْ يَكُوْنَ مِثْلَ مَا يُثَنّٰى بِهِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنَ الشَّهَادَةِ أَنَّ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ " فَيَكُوْنُ مَا يُبْتَدَأُ بِهِ الْأَذَانُ مِنَ التَّكْبِيْرِ عَلٰى ضِعْفِ مَا يُثَنَّى فِيْهِ مِنَ التَّكْبِيْرِ .فَإِذَا كَانَ الَّذِيْ يُثَنّٰى هُوَ "اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، كَانَ الَّذِيْ يُبْتَدَأُ بِهِ هُوَ ضِعْفُهُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَأَبِي يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .غَيْرَ أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مِثْلُ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ. وَالْمَوْضِعُ الْآخَرُ الَّذِيْ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْهُ هُوَ التَّرْجِيْعُ، فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى التَّرْجِيْعِ، وَتَرَكَهُ آخَرُوْنَ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ

۷۸۰: ابوالولید وابوعمر الحوضی دونوں نے ہمام سے روایت کی پھر بقیہ اسی سند سے روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں یہ ہے کہ اذان کی ابتداء میں چار مرتبہ اللہ اکبر کہا جائے۔ ہمارے نزدیک نظری لحاظ سے بھی یہ قول صحیح ترین ہے۔ کیونکہ یہ ہم دیکھتے ہیں کہ اذان میں بعض کلمات وہ ہیں جو دو جگہ دھرائے جاتے ہیں اور بعض کلمات صرف ایک مرتبہ دھرائے جاتے ہیں اور ایک جگہ میں مذکور ہوتے ہیں۔ وہ کلمات جو ایک جگہ میں مذکور ہوتے ہیں مگر تکرار سے نہیں آتے وہ صلاۃ اور فلاح ہیں۔ان میں سے ہر ایک دو مرتبہ ہے اور شہادت کا تذکرہ دو بار کیا جاتا ہے۔ اسے اذان کے شروع میں اور آخر میں بھی۔ ابتداء میں دو مرتبہ ہے: اشہدان لا الٰہ الا اللہ دو مرتبہ کہتے پھر آخر میں

اسے ایک مرتبہ لایا جاتا ہے۔ پس جو کلمات اذان میں دو مرتبہ آئے ہیں وہ پہلی سے نصف تعداد میں دوبارہ آتے ہیں۔ اللہ اکبر بھی دو جگہ ہے شروع میں اور فلاحین کے بعد دو مرتبہ اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تو اس قیاس کے مطابق جو ہم نے کیا شروع میں دوگنا یعنی چار مرتبہ ہونا چاہیے جیسا کہ کلمہ شہادت کا ہم نے تذکرہ کیا تو شروع کی تکبیر آخر کی تکبیر سے دوگنا ہونا چاہیے۔ چنانچہ شروع میں چار مرتبہ ہے تو آخر میں دو مرتبہ ہے۔ یہی درست قیاس ہے۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے قولِ اول کی طرح بھی مروی ہے اور دوسری جگہ جس میں اختلاف ہے وہ ترجیع ہے۔ بعض علماء ترجیع کی طرف گئے ہوں جبکہ دوسرے اس کے ترک کا قول کرتے ہیں اور ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : دارمی ۱۱۹۷/۱۔

حاصلِ روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں تکبیر چار مرتبہ کہی جائے گی۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ان دونوں اقوال میں سے یہ قول کہ ابتداء میں تکبیر چار مرتبہ کہی جائے یہ زیادہ صحیح قول ہے کیونکہ اذان پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ بعض کلمات دو مقام پر لوٹائے جاتے ہیں اور بعض کلمات ایک مقام پر ذکر کئے جاتے ہیں چنانچہ جو کلمات ایک مقام میں ذکر کئے جاتے ہیں اور دھرائے نہیں جاتے وہ الصلاۃ اور الفلاح کے کلمات ہیں ان میں سے ہر ایک کو دو مرتبہ کہا جاتا ہے اور شہادۃ کو ابتداء میں اور انتہاء دو مقام پر ذکر کیا جاتا ہے ابتداء میں تو دو مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا جاتا ہے پھر آخر میں لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ کہا جاتا ہے۔

چنانچہ اذان میں جو کلمات دو مرتبہ آتے ہیں وہ ابتداء کے اعتبار سے نصف ہیں مثلاً تکبیر کا تذکرہ دو جگہ ہے ابتداء میں اور فلاح کے بعد بھی اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آخر میں فلاح کے بعد ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' دو مرتبہ کہا جائے گا۔

قیاس و نظر کے اعتبار سے:

جس میں اختلاف کیا گیا ان میں سے جن سے اذان کی ابتداء ہوتی ہے جیسے تکبیر تو وہ آخر میں دو مرتبہ ہو تو شروع میں چار مرتبہ آنا چاہئے اور شہادت میں آخر میں لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ ہے تو شروع میں دو مرتبہ ہونا چاہئے۔ جب اللہ اکبر بھی آخر میں دو مرتبہ آتا ہے تو شروع میں چار مرتبہ ہونا چاہئے۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے البتہ ابو یوسف کا ایک قول امام مالک کے ساتھ بھی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ اذان میں ترجیع ہے یا نہیں

فریق اوّل امام مالک و شافعی رحمہما اللہ اس میں ترجیع کے قائل ہیں ان کی دلیل روایت ابومحذورہ ہے جو شروع باب میں ہے۔

فریق دوم کی مستدل روایت۔ کہ ترجیع نہیں ہے۔

۷۸۱ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلٰی أَنَّ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَیْدٍ رَأَی رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَیْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، أَوْ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ، فَقَامَ عَلٰی جِذْمِ حَائِطٍ فَنَادَی اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ .فَذَكَرَ الْاَذَانَ عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ أَبِیْ مَحْذُوْرَةَ، غَیْرَ أَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرِ التَّرْجِیْعَ، فَأَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ نِعْمَ مَا رَأَیْتَ عَلِّمْهُ بِلَالًا).

۷۸۱: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زیدؓ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ آسمان سے اترا اس نے دو سبز کپڑے پہن رکھے تھے یا اس پر دو سبز چادریں تھیں وہ دیوار کے ایک حصے پر کھڑا ہوا اور اس نے اذان دی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اس روایت میں ابو محذورہ کے مطابق اذان کو ذکر کیا گیا ہے البتہ اس میں ترجیع نہیں ہے وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تم نے خوب خواب دیکھا یہ بلال کو سکھاؤ۔

تخریج : مسند احمد ۲۳۲/۵۔

۷۸۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ، قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ، قَالَ : ثَنَا وَكِیْعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلٰی قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَیْدِ الْاَنْصَارِیَّ رَأَی الْاَذَانَ فِی الْمَنَامِ، فَأَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَقَامَ بِلَالٌ، فَأَذَّنَ مَثْنٰی مَثْنٰی). فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ، لَمْ یَذْكُرْ فِیْ حَدِیْثِهِ التَّرْجِیْعَ، فَقَدْ خَالَفَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ فِی التَّرْجِیْعِ فِی الْاَذَانِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ یَكُوْنَ التَّرْجِیْعُ الَّذِیْ حَكَاهُ أَبُوْ مَحْذُوْرَةَ إِنَّمَا كَانَ لِاَنَّ أَبَا مَحْذُوْرَةَ لَمْ یَمُدَّ بِذٰلِكَ صَوْتَهٗ، عَلٰی مَا أَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (ارْجِعْ وَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ) هٰكَذَا اللَّفْظُ فِی الْحَدِیْثِ .فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ، وَجَبَ النَّظَرُ، لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْقَوْلَیْنِ قَوْلًا صَحِیْحًا، فَرَأَیْنَا مَا سِوٰی مَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الشَّهَادَةِ أَنْ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ " لَا تَرْجِیْعَ فِیْهِ). فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ أَنْ یَكُوْنَ مَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ عَنْ ذٰلِكَ، مَعْطُوْفًا عَلٰی مَا أَجْمَعُوْا عَلَیْهِ، وَیَكُوْنُ إِجْمَاعُهُمْ، أَنْ لَا تَرْجِیْعَ فِیْ سَائِرِ الْاَذَانِ غَیْرَ الشَّهَادَةِ یَقْضِیْ عَلٰی اخْتِلَافِهِمْ فِی التَّرْجِیْعِ فِی الشَّهَادَةِ .وَهٰذَا الَّذِیْ وَصَفْنَا وَمَا بَیَّنَّاهُ مِنْ نَفْیِ التَّرْجِیْعِ، قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰی .

۷۸۲: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اصحاب محمد ﷺ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زید بن عبداللہ

انصاریؓ نے اذان کو خواب میں دیکھا پس وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تم بلال کو سکھا دو پس بلال کھڑے ہوئے اور انہوں نے دو دو مرتبہ کلمات سے اذان دی یہ عبداللہ بن زیدؓ ہیں جنہوں نے اپنی روایت میں ترجیع کا ذکر نہیں کیا۔

تخریج : مسند احمد ٥/٢٤٦۔

حاصل روایات : یہ عبداللہ بن زید ہیں جن کی روایت میں ترجیع نہیں اور ابو محذورہؓ کی روایت میں ترجیع ہے اب ان کی روایت میں ترجیع ہے اس میں تاویل کرنا پڑے گی کہ وہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے اور شہادت کو انہوں نے آہستہ کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا ارجع وامدد من صوتك یہ الفاظ روایت ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب ۲۸' نسائی فی الاذان باب ۵' میں مذکور ہیں تو ان کی روایت میں اس علت کی وجہ سے احتمال پیدا ہو گیا پس اس سے حجت درست نہیں اب اس فیصلہ پر پہنچنے کے لئے بطریق نظر دیکھنا ہوگا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اور کسی کلمہ اذان میں اختلاف نہیں صرف شہادتین کے متعلق اختلاف ہے تو اب جس بات میں اختلاف ہے اس کو اس طرف موڑو جس میں اختلاف نہیں ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ علاوہ شہادتین کسی حصہ میں ترجیع نہیں ہے تو اس سے خود سمجھ آ گیا کہ اس میں بھی ترجیع نہیں کیونکر ترجیع اس علت پر موقوف تھی یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف و محمد کا قول ہے۔

نوٹ : اس باب میں نظر کو دو مرتبہ استعمال کیا مگر اذان کے سلسلہ میں اپنے راجح مسلک کے روایات سے کم دلائل پیش کئے ایک ہی دلیل سے دوہرا کام لیا۔

بَابُ الْإِقَامَةِ كَيْفَ هِيَ

اقامت کیسی؟

اقامت کی کیفیت میں فریق اوّل امام مالک واہل مدینہ رحمہم اللہ دس کلمات بتلائے ہیں فریق دوم امام شافعی واحمد حسن بصری اہل حجاز کے ہاں کلمات اقامت گیارہ ہیں فریق ثالث امام ابوحنیفہ' سفیان ثوری' اہل کوفہ کلمات اقامت سترہ قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل:

فریق اوّل کلمات اقامت ہر چیز نصف تکبیر دو مرتبہ شہادتین دو مرتبہ حی علی الصلاۃ ایک مرتبہ حی علی الفلاح ایک مرتبہ قد قامت الصلاۃ ایک مرتبہ پھر اللہ اکبر ایک مرتبہ اور لا الہ ایک مرتبہ۔

مستدل روایات:

۷۸۳ : حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُبَشِّرِ بْنِ مُكَسِّرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : (أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ).

۷۸۳: ابی قلابہ نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ حضرت بلال کو حکم ملا اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہا کریں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۲'۱ مسلم فی الصلاۃ نمبر ۳'۲'۵/۲' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲۹'۵۰۸' ترمذی فی فی الصلاۃ باب ۶' مسند احمد ۱۰۳/۳' ۱۸۹۔

۷۸۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۷۸۴: شعبہ وحماد بن زید نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارمی ۱۸۷/۱۔

۷۸۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۷۸۵: سفیان نے خالد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۴٦٤/۱۔

۷۸٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۷۸٦: حماد بن سلمہ وحماد بن زید نے خالد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱٦٤/۱۔

۷۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۷۸۷: ہشیم نے خالد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی ۲٤۷/۱۔

۷۸۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ

الطَّاحِيُّ قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : (كَانُوْا قَدْ أَرَادُوْا أَنْ يَضْرِبُوْا بِالنَّاقُوْسِ، وَأَنْ يَرْفَعُوْا نَارًا لِإِعْلَامِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى رَاٰى ذٰلِكَ الرَّجُلُ تِلْكَ الرُّؤْيَا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ).

۷۸۸: ابوقلابہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مسلمانوں نے ارادہ کرلیا کہ وہ ناقوس بجائیں اور بلند جبہ پر نماز کے لئے اعلان کیا جاسکے یہاں تک کہ ایک آدمی (عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ) نے وہ خواب دیکھا تو بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت اور اقامت کے طاق کہیں۔

تخریج : بخاری ۲۲۰/۱' مسلم ۱۶٤/۱۔

۷۸۹ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْجَزَرِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ) .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، فَقَالُوْا : هٰكَذَا الْإِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً .وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِيْ حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا : إِلَّا قَوْلَهُ (قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَإِنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يُثَنّٰى ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ) وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۷۸۹: ابوقلابہ نے نقل کیا کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں' بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ اقامت ایک ایک مرتبہ کہی جائے گی۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ بقیہ اقامت تو تمہاری طرح ہے مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دومرتبہ کہا جائے گا' ان کی مستدل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابو داؤد ۷٥/۱۔

حاصل روایات: اذان کے کلمات جب جفت ہیں اقامت کے کلمات طاق ہوں گے اور قدقامت الصلاۃ پھر ایک مرتبہ ملا کر دس کلمات بنیں گے پس یہی مسنون ہے۔

فریق دوم کا مؤقف:

یہ تمام کلمات فریق اوّل کی طرح ہیں البتہ قدقامت الصلاۃ اقامت کی وجہ سے دومرتبہ کہے جانے کا مستحق ہے جیسا مندرجہ ذیل روایات سے ثابت ہے۔

۷۹۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ).

۷۹۰: قلابہ نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہیں سوائے اقامت کے لفظ کے۔

تخریج : بخاری ۱/۲۲۰۔

۷۹۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۷۹۱: ابوقلابہ نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۹۲ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ) .قَالَ إِسْمَاعِيلُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوْبَ فَقُلْتُ لَهُ : وَأَنْ يُوْتِرَ الْإِقَامَةَ فَقَالَ "إِلَّا الْإِقَامَةَ . "

۷۹۲: ابوقلابہ نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہیں اسماعیل کہتے ہیں میں نے اپنے استاذ ایوب کو کہا ان یوتر الاقامۃ تو انہوں نے کہا : الاقامۃ ہاں اقامت کے لفظ کو جفت کہا جائے۔

تخریج : بخاری ۱/۲۲۰' مسلم ۱/۱۶٤۔

۷۹۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ عَنْ مُسْلِمٍ، مُؤَذِّنٍ كَانَ لِأَهْلِ الْكُوْفَةِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ إِذْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ، فَعَرَفْنَا أَنَّهَا الْإِقَامَةُ فَيَتَوَضَّأُ أَحَدُنَا، ثُمَّ يَخْرُجُ). وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مِنَ النَّظَرِ فَقَالُوْا : قَدْ رَأَيْنَا الْأَذَانَ مَا كَانَ مِنْهُ مُكَرَّرًا لَمْ يُثَنَّ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ إِلَّا وَجُعِلَ عَلَى النِّصْفِ مِمَّا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْإِبْتِدَاءِ، وَكَانَتِ الْإِقَامَةُ لَا يُبْتَدَأُ بِهَا، إِنَّمَا تَكُوْنُ بَعْدَ الْأَذَانِ .فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ مَا فِيْهَا مِمَّا هُوَ فِي الْأَذَانِ غَيْرَ مُثَنًّى، وَمَا فِيْهَا مِمَّا لَيْسَ فِي الْأَذَانِ فَكُلُّ الْإِقَامَةِ فِي الْأَذَانِ غَيْرَ "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ "فَيُفْرِدُ الْإِقَامَةَ كُلَّهَا، وَلَا يُثَنّٰى غَيْرَ "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ "فَإِنَّهَا تُكَرَّرُ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ فِي الْأَذَانِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا الْإِقَامَةُ كُلُّهَا مَثْنٰى مَثْنٰى مِثْلُ الْأَذَانِ سَوَاءٌ ، غَيْرَ أَنَّهُ يُقَالُ فِي آخِرِهَا : " قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ . "وَقَالُوْا : مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ بِلَالٍ، قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ، مِمَّا سَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۷۹۳: ابوجعفر الفراء نے مسلم سے نقل کیا یہ اہل کوفہ کے مؤذن تھے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے

کہ اذان جناب رسول اللہ ﷺ کے دور میں دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ تھی البتہ جب قد قامت الصلاۃ کہتے تو اسے دو مرتبہ کہا جاتا پس اس سے ہم پہچان لیتے کہ یہ اقامت ہے پس وضو کر کے ہم نکلتے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں نظر وفکر کو متدل بنایا اور کہا کہ ہم نے غور سے دیکھا کہ اذان میں جو کلمات تکرار سے کہے ہیں وہ دوسری مرتبہ دوگنا نہیں آتے ہیں بلکہ ابتداء سے نصف آتے ہیں اور اقامت سے ابتداء نہیں ہوتی بلکہ وہ اذان کے بعد ہوتی ہے۔ پس منظر کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے وہ الفاظ جو اذان میں آتے ہیں طاق ہوں اور جو اذان میں نہیں وہ جفت ہوں۔ پس قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ تمام کلمات اذان سے نصف ہوں گے اور قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ لایا جائے گا کیونکہ وہ اذان میں نہیں اور بقیہ کلمات اذان میں ہیں وہ نصف تعداد میں لائے جائیں گے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ اذان کی طرح اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ہونے چاہئیں البتہ اقامت میں قد قامت الصلوٰۃ بھی کہا جاتا ہے۔ باقی جو روایت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پیش کرتے ہیں ہم انہی کی روایت اس کے برعکس دکھا سکتے ہیں ملاحظہ کریں۔

تخریج : ابو داؤد ۱/۷۵۔

فریق ثانی کے دلائل کا خلاصہ:

یہ ہے کہ اذان کے کلمات سے اقامت کے کلمات طاق ہوں گے صرف قد قامت الصلاۃ کو دو مرتبہ کہا جائے۔

ان کا ایک عقلی دلیل سے استدلال:

اذان کے کلمات پر غور کیا کہ جو ایک مقام پر آتے ہیں اور دوسری قسم جو دو مقام پر آتے ہیں ابتداء میں دو مقام پر آتے ہیں وہ پہلی جگہ کے مقابلے میں دوسری جگہ نصف ہیں معلوم ہوا بعد والا جو ذکر کیا جائے وہ نصف ہو جاتا ہے اور اقامت کا کلمہ تو پہلی مرتبہ آیا ہے یہ اسی طرح رہے گا اور اذان والے کلمات دوبارہ آنے کی وجہ سے نصف ہو جائیں گے اقامت کا کلمہ اذان میں سرے سے مذکور نہیں پس وہ دو مرتبہ ہی رہے گا پس کل گیارہ کلمات ہو گئے۔

فریق ثالث کا موقف:

اذان و اقامت کے کلمات یکساں ہیں اذان میں ترجیع نہیں کل کلمات پندرہ ہوئے اور قد قامت الصلاۃ جو اقامت کے ساتھ ہے وہ دو مرتبہ ہے اس طرح سترہ کلمات بن گئے۔

متدل روایات:

تم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہم خود ان کی اپنی روایت ذکر کرتے ہیں جو اس کے خلاف ہے۔

۷۹۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ، عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، أَنَّ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَاٰى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، أَوْ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ، فَقَامَ عَلٰى جِذْمِ حَائِطٍ فَأَذَّنَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ قَعَدَ، ثُمَّ قَامَ فَأَقَامَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ : نِعْمَ مَا رَأَيْتَ، عَلِّمْهَا بِلَالًا).

۷۹۴: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ نے ایک آدمی دیکھا جو آسمان سے اترا اس نے سبز کپڑے زیب تن کر رکھے تھے یا دو سبز چادریں اوڑھ رکھی تھیں وہ دیوار کے ایک حصہ پر کھڑا ہوا اور اس نے اذان دی اللہ اکبر اللہ اکبر جیسا باب اول میں ہم نے ذکر کیا پھر وہ بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا اور اسی طرح اقامت کہی پھر عبداللہ بن زیدؓ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تم نے بہت خوب دیکھا یہ کلمات بلال کو سکھاؤ۔

تخریج: روایت نمبر ۷۸۱ کو ملاحظہ کریں۔

۷۹۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ رَاٰى فِي الْمَنَامِ الْاَذَانَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ : عَلِّمْهُ بِلَالًا فَأَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَأَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَقَعَدَ قَعْدَةً).

۷۹۵: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اصحاب محمد ﷺ نے خبر دی کہ عبداللہ بن زید انصاری نے خواب میں اذان دیکھی پھر وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تم اسے بلال کو سکھاؤ پس انہوں نے دو دو مرتبہ کلمات سے اذان دی اور دو دو مرتبہ کلمات سے اقامت کہی اور بیٹھ گئے۔

تخریج : المحلّٰی لابن حزم ۱۹۱/۲

۷۹۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ : حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا، فَذَكَرَ نَحْوَهٗ. قَالَ : عَبْدُ اللّٰهِ : لَوْلَا أَنِّيْ أَتَّهِمُ نَفْسِيْ لَظَنَنْتُ أَنِّيْ رَأَيْتُ ذٰلِكَ وَأَنَا يَقْظَانُ غَيْرُ نَائِمٍ ثُمَّ قَالَ : وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ "أَنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ طَافَ بِيَ الَّذِيْ طَافَ بِعَبْدِ اللّٰهِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهٗ قَدْ سَبَقَنِيْ، سَكَتُّ "فَفِيْ هٰذَا الْاَثَرِ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ بِتَعْلِيْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِذٰلِكَ، فَأَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَهٰذَا يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ. ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهٗ كَانَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُقِيْمُ مَثْنٰى مَثْنٰى فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى انْتِفَاءِ مَا رَوٰى أَنَسٌ.

۷۹۶: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں ہمیں اصحاب محمد ﷺ نے ذکر فرمایا ہے پھر اسی طرح روایت نقل کی عبداللہ کہتے ہیں اگر اپنے نفس کو متہم کرنے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں کہتا میں نے یہ بات بیداری کی حالت میں دیکھی ہے جبکہ میں نیند میں نہ تھا پھر کہنے لگے اور عمر بن الخطاب کہنے لگے اللہ کی قسم خواب میں وہی آنے والا جو عبداللہ کو آیا مجھے بھی آیا جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ سے آگے بڑھ گئے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ اس اثر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اذانِ بلالی تلقین عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے تھی۔ پس ان کی اقامت دو دو بار ہے۔ یہ روایت پہلی روایات کے مخالف ہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد اذان بھی دو دو کلمات اور اقامت بھی دو دو کلمات سے کہتے تھے۔ یہ اس چیز کی نفی پر دلالت کرتی ہے جس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

تخریج : المحلی ابن حزم ۱۹۲/۲۔

حاصل: نمبرا: اس اثر سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ بلال نے عبداللہ بن زید کی تعلیم پر جناب نبی اکرم ﷺ کے حکم سے اذان دی پس انہوں نے اقامت دو دو مرتبہ کہی یہ حدیث اول کے خلاف ہے اور یہ روایت روایت انس رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں مفصل ہے وہ مجمل ہے اس کو اس پر محمول کیا جائے گا۔

نمبر۲: دو دو مرتبہ کلمات سے اذان دیتے تھے اور اقامت بھی دو دو مرتبہ کہتے رہے پس یہ فعل بھی انس والی روایت کی نفی کرتا ہے۔

روایتِ بلال رضی اللہ عنہ:

۷۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ كَانَ يُثَنِّي الْأَذَانَ، وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ.

۷۹۷: اسود نے نقل کیا کہ بلال اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ورا قامت بھی دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

تخریج : عبدالرزاق ۴۶۲/۱' دارقطنی ۲۵۰/۱۔

۷۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: ثَنَا شَرِيْكٌ، ح. وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، قَالَ: ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى. فَهٰذَا بِلَالٌ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي الْإِقَامَةِ مَا يُخَالِفُ مَا ذَكَرَ أَنَسٌ، وَفِيْ حَدِيْثِ (أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى)

۷۹۸: عمران بن مسلم نے بیان کیا کہ سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں نے بلال کو خود دو دو مرتبہ کلمات سے اذان و اقامت کہتے سنا۔

تخریج : دارقطنی ۲۵۹/۱، طبرانی فی مسند الشامیین مثله ۲۷۷/۲۔

یہ بلال اقامت میں انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف نقل کرتے ہیں اور حدیث ابو محذورہؓ میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت دو دو مرتبہ سکھائی ہے۔

۷۹۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ ح .

۷۹۹: عثمان نے سائب اور ام عبد الملک سے نقل کیا کہ دونوں نے ابو محذورہ سے اسی طرح سنا ہے۔

تخریج : نسائی ۱۰٤/۱۔

۸۰۰ : وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، وَأُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا (أَبَا مَحْذُورَةَ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِقَامَةَ مَثْنَى مَثْنَى، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ). غَيْرَ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ."

۸۰۰: عثمان نے سائب اور امّ عبد الملک سے نقل کیا کہ دونوں نے ابو محذورہؓ کو کہتے سنا کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت اس طرح سکھائی دو دو مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلاۃ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلاۃ قد قامت الصلاۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ البتہ ابو بکر راوی نے اپنی روایت میں قد قامت الصلاۃ کے کلمات نقل نہیں کئے۔

تخریج : ابو داؤد ۷۲/۱، ترمذی فی الصلاة باب۲۸، دارمی فی الصلاة باب۷، مسند احمد ۴۰۹/۳۔

۸۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا : حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : حَدَّثَنِي عَامِرٌ الْأَحْوَلُ قَالَ : حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ (أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ،

اللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَوْحٍ سَوَاءً).

۸۰۱: مکحول نے عبداللہ بن محیریز سے بیان کیا کہ ابومحذورہؓ نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اقامت کے سترہ کلمات سکھائے اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر پھر روح کی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۷۳/۱، ترمذی ۴۸/۱۔

۸۰۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، ح .

۸۰۲: موسیٰ بن داؤد نے ہمام سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی ۲۴۵/۱۔

۸۰۳ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ، عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۸۰۳: ابن محیریز نے ابومحذورہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱۰۳/۱۔

۸۰۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، وَأَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَا : ثَنَا هَمَّامٌ ح .

۸۰۴: حدثنا ابوالولید، ابوعمر الحوضی دونوں نے نقل کیا کہ حدثنا ہمام پھر اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۱۷۰/۷۔

۸۰۵ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ : ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، قَالَ : ثَنَا مَكْحُوْلٌ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ (أَبَا مَحْذُوْرَةَ يَقُوْلُ : عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً). فَتَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، يُوْجِبُ أَنْ يَكُوْنَ الْإِقَامَةُ مِثْلَ الْأَذَانِ سَوَاءً، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، لِأَنَّ بِلَالًا اُخْتُلِفَ فِيْمَا أُمِرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ثَبَتَ هُوَ مِنْ بَعْدُ عَلَى التَّثْنِيَةِ فِي الْإِقَامَةِ بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ فِيْ ذٰلِكَ، فَعُلِمَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ مَا أُمِرَ بِهٖ .وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ التَّثْنِيَةُ أَيْضًا، فَقَدْ ثَبَتَ التَّثْنِيَةُ فِي الْإِقَامَةِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّ قَوْمًا احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ يَقُوْلُ : " الْإِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً "بِالْحُجَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا يُكَرَّرُ فِي الْأَذَانِ مِمَّا لَا يُكَرَّرُ، فَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الْأَذَانَ كَمَا ذَكَرُوْا .وَأَمَّا مَا كَانَ مِنْهُ مِمَّا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ، يُثَنّٰى فِي الْمَوْضِعِ الْأَوَّلِ وَأُفْرِدَ فِي الْمَوْضِعِ الْآخِرِ وَمَا كَانَ مِنْهُ غَيْرَ مُثَنًّى أُفْرِدَ .وَأَمَّا الْإِقَامَةُ فَإِنَّمَا تُفْعَلُ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْأَذَانِ، فَلَهَا حُكْمٌ مُسْتَقِلٌّ، وَقَدْ رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ "هُوَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ أَيْضًا .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ

يَكُوْنَ بَقِيَّةُ الْإِقَامَةِ عَلَى مِثْلِ بَقِيَّةِ الْأَذَانِ أَيْضًا .فَكَانَ مِمَّا يَدْخُلُ عَلَى هٰذِهِ الْحُجَّةِ، أَنَّا رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ لَا نِصْفَ لَهُ فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِ مِنْهُ، هُوَ نِصْفُهُ .إِلَّا أَنَّهُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ نِصْفٌ، كَانَ حُكْمُهُ حُكْمَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ لَا تَنْقَسِمُ، مِمَّا إِذَا وَجَبَ بَعْضُهَا، وَجَبَ بِوُجُوْبِهِ كُلُّهَا فَلِهٰذَا صَارَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ، مِنْ قَوْلِ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) سَوَاءً، فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ لِأَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ عَلَى الْآخَرِ .ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَرَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّهُ فِي الْإِقَامَةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالْفَلَاحِ يَقُوْلُ (اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ) فَيَجِيْءُ بِهِ، هَاهُنَا، عَلَى مِثْلِ مَا يَجِيْءُ بِهِ فِي الْأَذَانِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَيْضًا، وَلَا يَجِيْءُ بِهِ عَلَى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ .فَلَمَّا كَانَ هٰذَا مِنَ الْإِقَامَةِ، مِمَّا لَهُ نِصْفٌ، عَلَى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ، سَوَاءٌ كَانَ مَا بَقِيَ مِنَ الْإِقَامَةِ أَيْضًا، هُوَ عَلَى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ أَيْضًا سَوَاءٌ لَا يُحْذَفُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا .

۸۰۵: مکحول کہتے ہیں کہ ابن محیریز نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے ابومحذورہ کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔ان آثار کے معانی کو درست رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ اقامت کو اذان کی طرح تسلیم کیا جائے۔جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جس بات کا حکم دیا گیا اس میں اختلاف ہے۔پھر وہ اقامت میں جفت کلمات پر قائم رہے' یہ تواتر سے ثابت ہے۔اس سے معلوم ہو گیا کہ ان کو اسی کا حکم دیا گیا۔حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی جفت کلمات ہیں۔پس اقامت میں بھی جفت ہونا ثابت ہو گیا۔البتہ نظر وفکر کے لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں جو لوگ اقامت منفرد مانتے ہیں وہ اس کے لئے یہ دلیل دیتے ہیں جو ہم نے اس باب کی ابتداء میں ذکر کر دی کہ اذان کے بعض کلمات میں تکرار ہے اور بعض کلمات دومرتبہ تکرار کے علاوہ ہیں تو اس سے انہوں نے استدلال کیا کہ اذان کے کلمات جو دومرتبہ مذکور ہیں وہ پہلی مرتبہ دوبارہ آئے ہیں تو دوسری مرتبہ وہ مفرد لائے گئے اور جو دومرتبہ نہیں آئے اور مفرد لائے گئے باقی اقامت تو اختتام اذان کے بعد کہی جاتی ہے۔پس اس کا حکم باقی اذان کی طرح ہونا چاہیے۔اس دلیل پر ایک اعتراض ہوتا ہے کہ جن الفاظ سے اقامت کا اختتام ہوتا ہے وہ تو نصف نہیں ہوتے پس یہ جائز ہونا چاہیے کہ اس کا مقصود اس سے نصف ہو۔جب یہ نصف نہیں تو اس کا حکم تمام طاق اشیاء کی طرف ہونا چاہیے کہ جب ان کا بعض حصہ لازم ہو جاتا ہے تو تمام وجوب کے ساتھ واجب ہو جاتی ہے۔پس اذان واقامت کا اختتام لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ برابر منفرد طور پر ہوتا ہے تو اس میں ایک معنی کے دوسرے کے لئے ثابت ہونے کی کوئی دلیل نہ رہی۔پھر ہم نے نظری طور پر توجہ ڈالی تو

ہمیں یہ ظاہر ہوا کہ اس میں تو کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ اقامت میں فلاحین کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ آتا ہے اور یہ اذان واقامت میں برابر ہے۔ اسے اذان کا نصف کر کے نہیں لایا جاتا پس جب یہ اقامت میں ایسا کلمہ ہے کہ اس کا نصف اذان کے مماثل ہے تو بقیہ اقامت بھی اذان کے برابر ہونی چاہیے۔ پس جب یہ اقامت میں نصف نہیں ہوتے تو اقامت کے بعد یہ کلمات بھی اذان کے لحاظ سے ایک جیسے ہونے چاہیں اور اس سے کوئی کلمہ چھوڑا نہ جائے اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ اقامت کے کلمات دو دو بار ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ' ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ منقول ہے۔ آثار صحابہ درج کئے جاتے ہیں۔

تخریج : دارمی ۱۸۸/۱۔

حاصل روایات: ان بارہ روایات سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اقامت اذان کی طرح ہے حضرت بلال کو حکم کئے جانے والی روایت مجمل ہے اور اس میں اختلاف بھی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت بلال کا بالالتزام دو دو مرتبہ کی اقامت کو لازم کر لینا متواتر روایات سے ثابت ہے پس معلوم ہوا کہ ان کو اسی کا حکم ملا تھا اور مزید براں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی دو دو مرتبہ اقامت کا ثبوت ہے جس سے یہ حقیقت مسلمہ طور پر ثابت ہوگئی کہ اقامت اذان کی طرح دو دو مرتبہ کہی جائے گی۔

فریق ثانی کی عقلی دلیل کا جواب واما وجہ:

ان کی عقلی دلیل کا حاصل یہ ہے اذان کے جو کلمات مقرر آتے ہیں وہ ابتداء کے مقابلے میں نصف استعمال ہوتے اور اقامت بھی اذان کے بعد پس یہ بھی نصف ہوگئی قد قامت پہلے مذکور نہیں وہ اسی طرح رہے گی۔

الجواب: آپ کا یہ قاعدہ تو تب چلتا جب وہ ایک چیز ہوتی اور ساتھ متصل ہوتی یہاں تو اذان اعلام عام ہے اور یہ اعلام خاص ہے اور اس کے مکمل انقطاع کے بعد ہے اس کا حکم الگ ہونا ہی مناسب ہے اور ایک اور جہت سے نظر فرمائیں دونوں کا اختتام لا الٰہ الا اللہ پر ہوتا ہے پس بقیہ کلمات میں بھی یکسانیت ہونی چاہئے۔

ایک شبہ:

لا الٰہ کا کلمہ تو غیر منقسم ہے پس جہاں آدھا بولا جائے گا تمام مراد ہوگا اقامت کا کلمہ گرچہ آدھا بولا گیا مگر پورا مراد ہے۔

الجواب: یہ اذان واقامت میں برابر ہے اس کو غیر منقسم کہہ کر نصف سے کل واجب کرنا یا نصف بول کر کل واجب کرنا ان میں سے کسی کے لئے کوئی دلیل نہیں جیسا اذان میں استعمال ہوتا ہے اسی طرح اقامت میں استعمال کیا گیا ہے۔

ایک اور نظر:

حی علی الصلاۃ' حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دو مرتبہ لایا جاتا ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں حالانکہ اس میں تنصیف

ممکن ہے جب ہم نے غور کیا تو تکبیر واذان میں اسے دومرتبہ ہی پایا پس اقامت کے بقیہ کلمات بھی اسی طرح مستعمل ہونے چاہئیں جیسا کہ قدقامت الصلاۃ میں جواز تنصیف کے باوجود اس کو دومرتبہ لایا جاتا ہے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دونوں کا حکم برابر ہے کہ جیسے اذان مثنیٰ مثنیٰ ہے تکبیر بھی مثنیٰ مثنیٰ ہے یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور یہ بات ہم خود بنا نہیں رہے صحابہ کرام کی جماعت بتارہی ہے ملاحظہ ہو۔

۸۰۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ، كَانَ يُثَنِّي الْإِقَامَةَ .

۸۰۶: عبید مولیٰ سلمہ بن الاکوع کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اقامت دومرتبہ کہتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۱۸۷۔

۸۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : كَانَ ثَوْبَانُ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى، وَيُقِيْمُ مَثْنٰى .

۸۰۷: حماد نے بیان کیا کہ ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مثنیٰ مثنیٰ اذان دیتے اور مثنیٰ مثنیٰ اقامت کہتے۔

۸۰۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُوْرَةَ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُقِيْمُ مَثْنٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ : ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْإِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ اسْتَخَفَّهُ الْأُمَرَاءُ فَأَخْبَرَ مُجَاهِدٌ أَنَّ ذٰلِكَ مُحْدَثٌ وَأَنَّ الْأَصْلَ هُوَ التَّثْنِيَةُ .

۸۰۸: عبدالعزیز بن رفیع نے کہا کہ میں نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ مثنیٰ مثنیٰ اذان اور اقامت کہتے تھے۔

اور یہی بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ جلیل القدر تابعی مجاہد سے بھی ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو۔

یحییٰ بن سعید مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ اقامت ایک ایک مرتبہ یہ امراء نے تخفیف کی ہے اور یہ تو ایجاد کردہ چیز ہے اصل اس میں مثنیٰ مثنیٰ یعنی دو دو مرتبہ ہے۔

نوٹ : عموماً اپنی طرف سے نظر پیش کی جاتی ہے یہ پہلا موقعہ ہے کہ فریق مخالف کی طرف سے نظر پیش کر کے پھر اس کی نظر سے تردید کی ہے اور عموماً باب کے آخر میں نظر طحاوی لائے ہیں جبکہ یہاں باب کے آخر میں تائیدی روایات لائے۔

بَابُ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ فِيْ أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

مؤذن اذان صبح میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہے

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : كَرِهَ قَوْمٌ أَنْ يُقَالَ فِيْ أَذَانِ الصُّبْحِ (الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ) وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ (بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْأَذَانِ الَّذِيْ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلِيْمَهُ إِيَّاهُ بِلَالًا فَأَمَرَ بِلَالًا بِالتَّأْذِيْنِ). وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَاسْتَحَبُّوْا أَنْ يُقَالَ : ذٰلِكَ فِي التَّأْذِيْنِ لِلصُّبْحِ بَعْدَ الْفَلَاحِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، فَقَدْ عَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي الْأَذَانِ لِلصُّبْحِ .

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگوں نے نمازِ صبح میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کو مکروہ قرار دیا ہے اور انہوں نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان سکھائی۔ علماء کی دوسری جماعت نے اس بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اذانِ فجر میں اس کا کہنا مستحب ہے۔ یہ فلاحین کے بعد کہا جائے گا اور ان کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ یہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں نہیں مگر یہ کلمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو اذانِ فجر کے لئے تعلیم دیا اور یہ اس کے بعد کا واقعہ ہے۔

خلاصۃ الزام: عطاء بن ابی رباح اور طاؤس نے تھویب فجر کو مکروہ قرار دیا ہے فریق ثانی ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء نے اس کو مسنون قرار دیا ہے۔

فریق اوّل:

بقول امام طحاوی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہؓ کی روایت جو سابقہ ابواب اذان واقامت میں گزری اس سے استدلال کیا چونکہ اس میں تھویب نہیں پس اس کا کہنا مکروہ ہے۔

فریق نمبر۲:

الجواب: عبداللہ بن زیدؓ کی روایت میں اگر موجود نہیں تو دیگر روایات میں اس کا وجود اس کے ثبوت کے لئے کافی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان عبداللہ کی تصویب فرما کر انہیں بلال کو تعلیم کا حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابومحذورہؓ کو اذان فجر میں اس کا حکم دیا پس مکروہ کہنے کا کوئی جواز نہیں۔

مستدل روایات

۸۰۹ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ، عَنْ (أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ).

۸۰۹: ام عبدالملک نے بیان کیا کہ ابو محذورہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی پہلی اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے کلمات سکھائے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۲۸' نمبر ۵۰۰/۵۰۴' نسائی فی الذان باب۶' ۱۵' ابن ماجه فی الاذان باب۳'۱' دارمی فی الصلاة باب۵' مالك في النداء نمبر۸' مسند احمد ۴۰۸/۳' ۴۰۹' ۴۳/۴۔

۸۱۰ :حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ : سَمِعْتُ (أَبَا مَحْذُوْرَةَ قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُلْ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمَّا عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ كَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً عَلٰى مَا فِي حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُهَا .وَقَدِ اسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ .

۸۱۰: عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے خود ابو محذورہ کو کہتے سنا کہ میں نوعمر بچہ تھا مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات سکھائے تو یہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت پر اضافہ ہوا اور اس کو اختیار کرنا لازم ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنایا۔

تخریج : دارقطنی ۲۴۴/۱۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سکھائے تو ان کلمات سے روایت عبداللہ بن زید بن عبد ربہ پر صحیح سند سے اضافہ ثابت ہو گیا ثقہ کا اضافہ مقبول ہے پس اس کا استعمال ضروری ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ کی وفات کے بعد اس کو استعمال کیا اس کی شاہد یہ روایات ہیں۔

۸۱۱ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ بَعْدَ الْفَلَاحِ (الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ). "

۸۱۱: نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اذان اول میں الفلاح کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ دومرتبہ تھا۔

تخریج: عبدالرزاق ۱/۴۷۳ باختلاف یسیر۔

۸۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ، ح .

۸۱۲: یحییٰ بن یحییٰ نے کہا کہ ہشیم نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج: دارقطنی ۱/۲۵۱۔

۸۱۳: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ التَّثْوِيْبُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ -إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ (حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ) قَالَ : (الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ) مَرَّتَيْنِ .فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ بِهِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ؛ وَأَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۸۱۳: محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فجر کی اذان میں تثویب یہ ہے کہ جب مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سے فارغ ہو جائے تو دومرتبہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کا کلمہ کہا جائے۔ پس یہ ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم ہیں جو خبر دے رہے ہیں کہ یہ کلمات وہ ہیں جن کو مؤذن اذانِ صبح میں پڑھا کرتا تھا۔ پس ان روایات سے یہ ثابت ہو گیا اور یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج: بیہقی فی الکبریٰ ۱/۶۲۳۔

حاصل روایات: ان روایات ثلاثہ سے ثابت ہو کہ اذان صبح میں الفلاح کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کا کلمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور زمانہ صحابہ سے ثابت ہے یہی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نوٹ: باب کی روایت سے الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کا ثبوت جو زبان نبوت سے ثابت ہو گیا تو جو لوگ اس کو احداث عمری کہتے ہیں ان کو حشر کی صبح سے ڈرنا چاہئے۔

بَابُ التَّأْذِيْنِ لِلْفَجْرِ، أَيُّ وَقْتٍ هُوَ؟ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ؟

فجر کی اذان کس وقت کہی جائے؟

فریق نمبر ۱: امام ابو یوسف شافعی و مالک و احمد جمہور کے نزدیک اذان فجر طلوع صبح صادق سے پہلے جائز ہے۔

فریق نمبر ۲: امام ابوحنیفہ محمد سفیان ثوری حسن بصری رحمہم اللہ کے ہاں اذان طلوع فجر صادق سے پہلے درست نہیں لوٹانا واجب

ہے۔

فریق نمبر ا کا موقف اذان فجر طلوع صبح صادق سے پہلے درست ہے۔

مستدل روایات:

۸۱۴ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا، حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ "أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ . "

۸۱۴: سالم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دے دیتا ہے پس تم اس وقت تک کھاتے اور پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں ابن شہاب کہتے ہیں یہ ابن ام مکتوم نابینا تھے یہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک لوگ ان کو تاکید سے أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ کہتے۔ یعنی تم نے صبح کر دی تم نے صبح کر دی۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۱' ۱۲' ۱۳' ترمذی فی المواقیت باب ۳۵' نمبر ۲۰۳' نسائی فی الاذان باب ۹' مالک فی النداء حدیث نمبر ۱۴' ۱۵/۱' مسند احمد ۹/۲' ۵۷۔

۸۱۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۸۱۵: سالم نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی اور ابن عمر کا درمیان میں ذکر نہیں کیا۔ (یہ منقطع روایت ہے)

تخریج : موطا مالک ۲۵/۱۔

۸۱۶ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ؛ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۸۱۶: سالم نے نقل کیا کہ ابن عمر ؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱۰۵/۱۔

۸۱۷ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۸۱۷: عبدالعزیز نے زہری سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند الطیالسی ۲۵۰/۱۔

۸۱۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْیَمَانِ، قَالَ : أَنَا شُعَیْبُ بْنُ أَبِیْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ : قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ "سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ یَقُوْلُ : إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ، فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ أُمِّ مَکْتُوْمٍ).

۸۱۸: سالم بن عبداللہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ کو یہ کہتے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک بلال رات کو اذان دے دیتا ہے۔تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں۔

تخریج : مسند العدنی۔

۸۱۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْبَالِسِیُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۸۱۹: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۸۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۸۲۰:عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۷۳/۲۔

۸۲۱ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۸۲۱: مالک نے بیان کیا کہ عبداللہ بن دینار نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱۰۵/۱۔

۸۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا مَالِکٌ وَشُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .غَیْرَ أَنَّهٗ قَالَ : " حَتّٰی یُنَادِیَ بِلَالٌ أَوْ ابْنُ أُمِّ مَکْتُوْمٍ "شَکَّ شُعْبَةُ .

۸۲۲: مالک وشعبہ نے عبداللہ بن دینار سے بیان کہ انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ شعبہ نے "حَتّٰی یُنَادِیَ بِلَالٌ أَوْ ابْنُ أُمِّ مَکْتُوْمٍ" شک کے ساتھ لکھا ہے۔

۸۲۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، وَلَمْ یَشُکَّ .قَالَتْ "وَلَمْ یَکُنْ بَیْنَهُمَا إِلَّا مِقْدَارُ مَا یَنْزِلُ هٰذَا وَیَصْعَدُ هٰذَا . "

۸۲۳: قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں شک کا لفظ بھی نہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ان کے درمیان بس اتنا سا فاصلہ ہوتا کہ ایک اذان کی جگہ پر

چڑھتا اور دوسرا اترتا۔

تخریج : نسائی فی الاذان باب ۱۰' مسند احمد ۴۳۳/۶۔

۸۲۴ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمَّتِهٖ أُنَيْسَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ بِلَالًا أَوْ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ بِلَالٌ أَوْ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ). فَكَانَ إِذَا نَزَلَ هٰذَا، وَأَرَادَ هٰذَا أَنْ يَصْعَدَ، تَعَلَّقُوْا بِهٖ وَقَالُوْا كَمَا أَنْتَ حَتّٰى نَتَسَحَّرَ.

۸۲۴: شعبہ کہتے ہیں میں نے خبیب بن عبدالرحمٰن کو اپنی پھوپھی انیسہؓ سے بیان کرتے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلال یا ابن ام مکتوم رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں (یعنی ابھی رات باقی ہوتی ہے کہ وہ اذان دے دیتے ہیں) پس تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ بلال یا ابن ام مکتوم اذان دیں جب یہ اذان والا اترتا تو دوسرا چڑھنے کا ارادہ کرتا تو لوگ اسے چمٹ جاتے اور کہتے تم اسی طرح رہو یہاں تک کہ سحر ہو جائے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۱۹۱/۲۴' بیہقی ۵۶۱/۱۔

۸۲۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ وَزَادُوْا (كَانَتْ قَدْ حَجَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا).

۸۲۵: شعبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ انیسہؓ نے آپ کے ساتھ حج کیا تھا ان دونوں مؤذنوں کے درمیان بس اتنا فاصلہ تھا کہ ایک منبر پر چڑھتا اور دوسرا اترتا تھا۔

تخریج : طبرانی کبیر ۱۹۱/۲۴۔

۸۲۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهٖ أُنَيْسَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا نِدَاءَ بِلَالٍ).

۸۲۶: منصور نے خبیب بن عبدالرحمٰن عن عمتہ انیسہؓ سے نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن ام مکتوم رات کو اذان دے دیتے ہیں تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ بلال کی اذان سنو۔

تخریج : نسائی ۱۰۵/۱۔

۸۲۷ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : سَمِعْتُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيَّ وَكَانَ إِمَامَهُمْ - قَالَ : سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ، وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ، حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ، وَيَنْفَجِرَ الْفَجْرُ).

۸۲۷: شعبہ نے سوادہ قشیری سے سنا (یہ ان کا امام تھا) کہ میں نے سمرہ بن جندبؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں بلال کی اذان دھوکا میں نہ رکھے اور نہ یہ (صبح کاذب کی) سفیدی یہاں تک کہ فجر ظاہر ہو اور صبح صادق پھوٹ پڑے۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر ٤٤' مسند احمد ٢٢/٤۔

٨٢٨ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْفَجْرَ يُؤَذَّنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ، فَمَنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ. فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤَذَّنَ لِلْفَجْرِ أَيْضًا إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا، كَمَا لَا يُؤَذَّنُ لِسَائِرِ الصَّلَوَاتِ إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا : إِنَّمَا كَانَ أَذَانُ بِلَالٍ الَّذِيْ كَانَ يُؤَذِّنُ بِهِ بِلَيْلٍ، لِغَيْرِ الصَّلَاةِ .فَذَكَرُوْا۔

٨٢٨: سوادہ القشیری نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کے ہاں فجر کی اذان اس کا وقت داخل ہونے سے پہلے دی جاسکتی ہے۔اس سلسلہ میں انہوں نے ان روایات کو اپنا مستدل بنایا ہے۔ان حضرات میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔مگر دوسرے حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ فجر کے لئے بھی وقت کے آجانے کے بعد اذان دی جائے جیسا کہ دیگر نمازوں کے لئے دخولِ وقت کے بعد اذان دی جاتی ہے اور انہوں نے دلیل پیش کرتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان والی روایت کہ وہ رات کو اذان دیتے تھے کا جواب یہ دیا کہ وہ نماز کے لئے نہ تھی' روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد ٧/٥' مسلم ٣٥٠/١' المعجم الکبیر ٢٣٦/٧۔

حاصل روایات: ان تمام روایات میں اکثر روایات میں بلال رضی اللہ عنہ کے متعلق رات کو اذان دینا اور ایک روایت میں ابن ام مکتوم کا رات کو اذان دینا منقول ہے یہ اذان فجر تھی اور وقت سے پہلے دی جاتی تھی پس اس سے ثابت ہوگیا کہ فجر کا وقت داخل ہونے سے پہلے اذان فجر جائز ہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ ثلاثہ اس بات کے قائل ہوئے۔

فریق ثانی کا مؤقف:

اذان فجر بھی وقت سے پہلے درست نہیں جیسا کہ دیگر نمازوں کے اوقات داخل ہونے پر وہ اذانیں دی جاتی ہیں۔

فریق اوّل کا جواب:

حضرت بلال کی وہ اذان نماز کے لئے نہ تھی بلکہ دیگر مقاصد کے لئے تھی اور مندرجہ ذیل روایات سے اس کی نشاندہی ہوتی ہے۔

۸۲۹ : مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا : حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَعْبَدٍ، ح .

۸۲۹: شجاع نے کہا یہ الفاظ علی بن معبد کے ہیں انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی۔

تخریج : مسند احمد ۴۳۵/۱۔

۸۳۰ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح .

۸۳۰: اسباط بن محمد نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱۰۵/۱۔

۸۳۱ : وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح .

۸۳۱: نعیم نے کہا ابن المبارک نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۳۰/۱۰۔

۸۳۲ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهٖ، فَإِنَّهٗ يُنَادِيْ، أَوْ يُؤَذِّنُ، لِيَرْجِعَ غَائِبُكُمْ، وَلِيَنْتَبِهَ قَائِمُكُمْ). وَقَالَ : (لَيْسَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَجَمَعَ أُصْبُعَيْهِ وَفَرَّقَهُمَا). وَفِيْ (حَدِيْثِ زُهَيْرٍ خَاصَّةً وَ رَفَعَ زُهَيْرٌ يَدَهٗ وَخَفَضَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا، أَوْ مَدَّ زُهَيْرٌ يَدَيْهِ عَرْضًا .فَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ النِّدَاءَ كَانَ مِنْ بِلَالٍ، لِيَنْتَبِهَ النَّائِمُ وَلِيَرْجِعَ الْغَائِبُ لَا لِلصَّلَاةِ). وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۸۳۲: ابوعثمان نہدی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلال کی اذان تمہیں سحری سے نہ ہرگز نہ روکے وہ اس لئے اذان دیتے ہیں تا کہ تمہارا غائب گھر واپس لوٹ آئے اور قیام کرنے والا خبردار ہو جائے اور کہا کیا فجر یا صبح اس طرح اور اس طرح نہیں ہے اور انہوں نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع کیا اور جدا کیا'' زہیر کی روایت میں خاص طور پر یہ الفاظ ہیں'': '' رَفَعَ زُهَيْرٌ يَدَهٗ وَخَفَضَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا، أَوْ مَدَّ زُهَيْرٌ يَدَيْهِ عَرْضًا'' زہیر نے عرض میں اپنے دونوں ہاتھوں کو دراز کیا (صبح صادق کو سمجھانے کے لئے۔

تنبیہ: اس روایت سے صاف معلوم ہو گیا کہ اذان بلال اس لئے تھی تا کہ سونے والا بیدار ہو جائے اور جو ڈیوٹیوں پر مقرر ہیں وہ واپس لوٹ آئیں نماز کے لئے نہ تھی۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۳' مسلم فی الصیام نمبر۳۹' ابو داؤد فی الصوم باب۱۸' نمبر۲۳۴۷' نسائی فی الاذان باب۱۱' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۲۱۸/۴۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں جو اس پر دال ہیں۔

۸۳۳ :مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح

۸۳۳: موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن سلمہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۷۹/۱۔

۸۳۴ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا أَنَّ (بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيْ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ فَرَجَعَ فَنَادٰى أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ). فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا، وَهُوَ مِمَّنْ قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ). فَثَبَتَ بِذٰلِكَ، أَنَّ مَا كَانَ مِنْ نِدَائِهِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِمَّا كَانَ مُبَاحًا لَهُ، هُوَ لِغَيْرِ الصَّلَاةِ، وَأَنَّ مَا أَنْكَرَهُ عَلَيْهِ إِذْ فَعَلَهُ قَبْلَ الْفَجْرِ، كَانَ لِلصَّلَاةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

۸۳۴: نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ طلوع فجر سے پہلے اذان دے دی تو ان کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ وہ دوبارہ لوٹ کر یہ اعلان کر دیں: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ بندے کو نیند میں معلوم نہیں رہا چنانچہ انہوں نے لوٹ کر یہ اعلان کیا: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ ۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نقل کر رہے ہیں حالانکہ وہ ان حضرات میں سے ہیں جن کی روایت یہ ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں۔ پس تم کھاتے اور پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ طلوع صبح صادق سے پہلے جس اذان کو مباح قرار دیا گیا تھا وہ نماز کے علاوہ دیگر عمل کے لئے تھی اور جس اذان کے طلوع فجر سے پہلے ہو جانے پر آپ نے اعتراض کیا وہ نماز کے لئے تھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۴۰' نمبر ۵۳۲' ترمذی فی الصلاۃ باب ۳۵' نمبر ۲۰۳'

یہی ابن عمر رضی اللہ عنہما یہاں یہ روایت کر رہے ہیں انہوں نے باب کے شروع میں وہ روایات نقل کی ہیں جن میں یہ مذکور ہے: "إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ "اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ انکی جو اذان طلوع فجر سے پہلے تھی اس کا انہیں حکم ملا تھا وہ نماز کے لئے نہ تھی اور وہ اذان جس کے متعلق نکیر کی گئی وہ فجر کے لئے تھی جس کو وہ پہلے غلطی سے دے بیٹھے تو انہیں غلطی کا اعلان کرنے کا حکم ہوا بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ نقل کیا ہے۔

روایت حفصہ رضی اللہ عنہا ملاحظہ ہو:

۸۳۵ :مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ عُمَرَ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْفَجْرِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ، وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُصْبِحَ). فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ لِلصَّلَاةِ إِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ .(وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا بِلَالًا أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ) يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ عَادَتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَعْرِفُوْنَ أَذَانًا قَبْلَ الْفَجْرِ .وَلَوْ كَانُوْا يَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ أَذَانًا، لَمَا احْتَاجُوْا إِلٰى هٰذَا النِّدَاءِ، وَأَرَادَ بِهِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ النِّدَاءِ إِنَّمَا هُوَ لِيُعْلِمَهُمْ أَنَّهُمْ فِيْ لَيْلٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ مَنْ آثَرَ مِنْهُمْ أَنْ يُصَلِّيَ وَلَا يُمْسِكُ عَمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الصَّائِمُ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ بِلَالٌ كَانَ يُؤَذِّنُ فِيْ وَقْتٍ كَانَ يَرٰى أَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ فِيْهِ وَلَا يَتَحَقَّقُ ذٰلِكَ، لِضُعْفِ بَصَرِهٖ.

۸۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب مؤذن فجر کی اذان دے دیتا تو آپ فجر کی دو رکعت پڑھتے پھر مسجد کی طرف نکلتے اور کھانا حرام ہو جاتا (سحری کے لئے) اور صبح صادق جب تک طلوع نہ ہوتی آپ اذان نہ دیتے۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جو حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق خبر دے رہے ہیں کہ مؤذن نمازِ فجر کے لئے اذان طلوع فجر کے بعد دیا کرتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان لوٹانے کا حکم فرمایا اور اس اعلان کا حکم فرمایا "الا ان العبد قد نام" کہ بندہ کو نیند آ گئی تھی۔ یہ بات اس عادت کو ثابت کرتی ہے کہ فجر سے پہلے اذان ان کے ہاں معروف نہ تھی۔ اگر لوگ اس کو جانتے ہوتے تو دوبارہ اعلان کی چنداں حاجت نہ تھی۔ ہمارے ہاں اس اعلان کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ وہ ان کو مطلع کریں کہ اب تک رات کا وقت باقی ہے تا کہ جو شخص رات کو نماز ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ ادا کرے اور ان چیزوں کے استعمال سے پہلے اپنے ہاتھ کو نہ روکے جن سے روزہ دار بچتا ہے اور اس میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ گمان کر کے اذان دیتے ہوں کہ فجر طلوع ہو چکی مگر نگاہ کی کمزوری کی وجہ سے اسی طلوع فجر کو اچھی طرح معلوم نہ کر سکتے تھے۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۲' مسلم فی المسافرین نمبر۸۷' ترمذی فی الصلاة باب۲۰۳' نمبر۴۳۳' نسائی فی الصالة باب ۲۹' مالك فی الصلاة نمبر ۲۹' مسند احمد ۲۸۴/۶۔

نوٹ: یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں آپ کے مؤذن نے طلوع صبح صادق سے پہلے اذان دیدی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فرمایا کہ وہ

اذان کی جگہ لوٹ کر الا ان العبد قدنام کا اعلان کر دیں اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ فجر سے قبل اذان کو اذان نہ جانتے تھے اگر وہ اس کو اذان جانتے ہوتے تو اس اعلان کی ضرورت نہ رہتی تھی اس اذان سے اس بات کی تعلیم مقصود تھی کہ جو تہجد پڑھنا چاہتے ہیں وہ پڑھ لیں اور روزہ رکھنے والے کھانے سے ابھی نہ رکیں کیونکہ وقت کی گنجائش ابھی باقی ہے اور اس میں ایک دوسرا احتمال بھی عین ممکن ہے کہ بلالؓ اپنے خیال میں کہ فجر طلوع ہو گئی اذان دیتے ہوں اور ضعف نگاہ کی وجہ سے طلوع فجر کو یقینی طور پر معلوم نہ کر سکتے ہوں۔

اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

٨٣٦ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ ح .

٨٣٦: ابن ابی داؤد نے احمد بن اشکاب سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

٨٣٧ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ فَإِنَّ فِیْ بَصَرِهٖ شَيْئًا). فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُرِيْدُ الْفَجْرَ فَيُخْطِئُهُ لِضَعْفِ بَصَرِهٖ .فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَعْمَلُوْا عَلٰى أَذَانِهٖ، إِذْ كَانَ مِنْ عَادَاتِهِ الْخَطَأُ، لِضُعْفِ بَصَرِهٖ .

٨٣٧: قتادہ نے انسؓ سے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم کو اذان بلال سے دھوکا نہ لگ جائے ان کی بصارت میں کچھ کمزوری ہے۔ اس سے یہ دلالت مہیا ہو گئی کہ بلال رضی اللہ عنہ طلوع صبح صادق کا ارادہ فرماتے۔ نظر کی کمزوری سے ان کی نظر کبھی خطاء کر جاتی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ اس کی اذان کے مطابق عمل نہ کریں کیونکہ نظر کی کمزوری سے خطاء ان کی عادت بن چکی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ بلال تو اپنی طرف سے فجر کا ارادہ فرماتے مگر ضعف بصر کی وجہ سے بسا اوقات خطا کر جاتے اسی لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی اذان پر عمل نہ کرنے کا حکم دیا کیونکہ ضعف بصر کی وجہ سے خطا ان کی عادت بن گئی تھی۔

٨٣٨ : وَقَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ، أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : (قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ إِنَّكَ تُؤَذِّنُ إِذَا كَانَ الْفَجْرُ سَاطِعًا، وَلَيْسَ ذٰلِكَ الصُّبْحَ، إِنَّمَا الصُّبْحُ هٰكَذَا مُعْتَرِضًا). فَأَخْبَرَهٗ فِیْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّهٗ كَانَ يُؤَذِّنُ بِطُلُوْعِ مَا يَرٰى أَنَّهُ الْفَجْرُ، وَلَيْسَ - هُوَ فِی الْحَقِيْقَةِ -، بِفَجْرٍ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّ بِلَالًا يُنَادِیْ بِلَیْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِیَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ). قَالَتْ : وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا .فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ أَذَانِهِمَا مِنَ الْقُرْبِ مَا ذَكَرْنَا، ثَبَتَ أَنَّهُمَا كَانَا يَقْصِدَانِ وَقْتًا وَاحِدًا وَهُوَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ، فَيُخْطِئُهُ بِلَالٌ لِمَا بِبَصَرِهٖ، وَيُصِيْبُهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ الْجَمَاعَةُ "أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ ." ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۳۸: عثمان نے عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے بیان کیا اور اس نے ابوذرؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بلال کو فرمایا تم اس وقت اذان دیتے ہو فجر (کاذب) چمک رہی ہوتی ہے اور یہ صبح (صادق) نہیں بے شک صبح تو اس طرح چوڑائی میں ہوتی ہے۔اس ارشاد میں آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو یہ بتلایا کہ تم اس چیز کے ظاہر ہونے پر اسے فجر سمجھ کر اذان دے دیتے ہو۔مگر وہ حقیقت میں فجر نہیں ہے اور ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بلال رات ابھی باقی ہوتی ہے کہ اذان دے دیتے ہیں پس تم سحری کھاؤ پیو یہاں تک کہ عبداللہ بن امّ مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔حضرت امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان دونوں کی اذان میں اتنا وقفہ ہوتا کہ وہ اذان کے لئے چڑھتے اور وہ اذان دے کر اترتے۔جب ان دونوں اذانوں میں اتنا کم فاصلہ تھا تو اس سے ثابت ہوگیا کہ وہ دونوں حضرات طلوع صبح صادق کا ارادہ رکھتے تھے۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ بصارت میں کمزوری کی وجہ سے خطاء کر جاتے اور حضرت ابن امّ مکتوم صبح طلوع فجر پر اذان دیتے کیونکہ وہ اذان اسی وقت دیتے جب تک لوگ ان کو "اصبحت، اصبحت" کہ صبح ہوگئی، صبح ہوگئی نہ پکارتے۔پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد یہ مروی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۷۲/۵۔

اس ارشاد میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ خبر دی گئی ہے جس کو فجر خیال کر کے تم اذان دیتے ہو وہ صبح کاذب ہے صبح صادق نہیں کیونکہ صبح صادق تو افق کی چوڑائی میں ہوتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ذکر کر آئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلال تو رات میں اذان دے دیتا ہے پس تم اس وقت تک کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ان کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہوتا تھا کہ ایک اذان گاہ کے اوپر چڑھتا اور دوسرا اذان دے کر نیچے اترتا۔

اب جب ان کی اذانوں کے درمیان اس قدر قرب پایا جاتا تھا تو اس سے یہ خود ثابت ہوگیا کہ دونوں ایک ہی وقت کا قصد فرمانے والے تھے اور وہ طلاع فجر تھی بلال ضعف بصر کی وجہ سے اس میں غلطی کر جاتے اور ابن ام مکتوم اس کو پا لیتے کیونکہ وہ نابینا تھے وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک ان کو لوگ یہ نہ کہتے تم نے صبح کر دی صبح کر دی۔

روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

۸۳۹: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَتٰى تُوْتِرِيْنَ؟ قَالَتْ "إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ. قَالَ الْأَسْوَدُ وَإِنَّمَا كَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَهٰذَا تَأْذِيْنُهُمْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ الْأَسْوَدَ إِنَّمَا كَانَ سِمَاعُهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالْمَدِيْنَةِ، وَهِيَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَيْنَا عَنْهَا ذٰلِكَ، فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِمْ تَرْكَهُمُ التَّأْذِيْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَلَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ غَيْرُهَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مُرَادَ بِلَالٍ بِأَذَانِهِ ذٰلِكَ، الْفَجْرُ وَأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ) " إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ. فَلَمَّا رُوِيَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، فَقَدْ بَطَلَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ، أَبُوْ يُوْسُفَ. وَإِنْ كَانَ الْمَعْنٰى عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَكَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ فَإِنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَ أَنَّ ذٰلِكَ التَّأْذِيْنَ كَانَ لِغَيْرِ الصَّلَاةِ. وَفِيْ تَأْذِيْنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ مَوْضِعُ أَذَانٍ لِتِلْكَ الصَّلَاةِ. وَلَوْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مَوْضِعَ أَذَانٍ لَهَا لَمَا أُبِيْحَ الْأَذَانُ فِيْهَا. فَلَمَّا أُبِيْحَ ذٰلِكَ ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ، وَقْتٌ لِلْأَذَانِ، وَاحْتَمَلَ تَقْدِيْمُهُمْ أَذَانَ بِلَالٍ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا. ثُمَّ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ، قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ، غَيْرَ الْفَجْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهَا إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ أَوْقَاتِهَا. وَاخْتَلَفُوْا فِي الْفَجْرِ، فَقَالَ قَوْمٌ: اَلتَّأْذِيْنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا. وَقَالَ آخَرُوْنَ: بَلْ هُوَ بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا. فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُوْنَ الْأَذَانُ لَهَا كَالْأَذَانِ لِغَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ، فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ دُخُوْلِ أَوْقَاتِهَا، كَانَ أَيْضًا فِي الْفَجْرِ كَذٰلِكَ. فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمُحَمَّدٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۸۳۹: اسود کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ام المؤمنین آپ وتر کب ادا کرتی ہیں؟ فرمایا جب مؤذن اذان دے چکتا ہے۔ اسود کہتے ہیں کہ وہ صبح صادق کے بعد اذان دیتے اور یہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان سے متعلق ہے کیونکہ اس کا سماع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مدینہ منورہ میں ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ روایت خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھی جو ہم ذکر کر آئے۔ اس لئے فجر سے پہلے والی اذان کے چھوڑنے پر انہوں نے اعتراض نہ

کیا اوران کے علاوہ اصحاب رسول ﷺ نے بھی انکار نہ کیا۔اس سے یہ دلالت مل گئی کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا مقصود بھی اذان سے اذانِ فجر تھی اور آپ ﷺ کا ارشاد ((فکلوا واشربوا)) یہ طلوعِ فجر کے صحیح طور پر ظاہر ہونے کی بناء پر تھا۔جب روایات اس انداز سے وارد ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وقت تک اذان نہ دیتے تھے جب تک صبح صادق طلوع نہ ہو جاتی اگر یہ بات اسی طرح ہے تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے جس معنی کو اختیار کیا وہ باطل ٹھہرا۔بالفرض اگر وہ معنی مراد لیا جائے کہ وہ جان بوجھ کر فجر سے پہلے اذان دیتے تھے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی جناب رسول اللہ ﷺ والی روایت سے یہ بات کھول دی کہ وہ اذانِ فجر کے لئے اذان نہ تھی اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی وہ اذان جو طلوعِ فجر کے بعد ہوا کرتی تھی وہ اس پر شاہد ہے کہ یہ اس نماز کے وقت کی اذان ہے اگر وہ اس کی اذان کا وقت نہ ہوتا تو اس وقت اذان درست نہ ہوتی جب وہ مباح قرار دی گئی تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ یہ وقت اذانِ فجر کا وقت تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کو مقدم کرنے میں وہی احتمال ہے جو ہم ذکر کر آئے۔اب اس کو نظری انداز سے دیکھا تو ہم نے یہ بات پائی کہ دوسری نمازوں کے لئے اذان ان کے وقت داخل ہونے کے بعد دی جاتی ہے۔فجر میں صرف اختلاف ہے ایک جماعت نے کہا کہ اس کی اذان وقت سے پہلے دی جاسکتی ہے اور دوسری جماعت کا مؤقف یہ ہے کہ اذان بھی وقت کے داخل ہونے کے بعد دی جائے گی تو اس بیان کا تقاضا یہ ہے کہ فجر کے لئے بھی اذان اسی طرح ہو جس طرح دیگر نمازوں کے لئے ہوتی ہے۔جب وہ دخولِ وقت کے بعد ہیں تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہونا چاہیے۔نظر وقیاس اسی کو چاہتے ہیں۔یہی امام ابو حنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

تخریج : بیہقی ۱/۶۷۵۔

اسود رحمہ اللہ کا قول:

اسود کہتے ہیں وہ صبح کی اذان دیتے اور یہ اذان مسجد نبوی کی بات ہے کیونکہ اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث مدینہ میں ہی سنی ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ ارشادات نبوت خود آپ ﷺ سے سنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فجر سے پہلے جو اذان تھی اس کے ترک پر نکیر نہیں فرمائی اور نہ دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اس پر نکیر فرمائی اس سے یہ خود دلالت مل گئی کہ بلال کی اذان سے مقصود تو فجر تھی اور جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان "کلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم" یہ طلوع فجر کو صحیح طور پر پالینے کے لئے تھا۔

حاصلِ روایات: ان آثار سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ اذان طلوع فجر صادق کے بعد دیتے تھے روایت حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اس کی شاہد ہے جب یہ اسی طرح ہے تو امام یوسف رحمہ اللہ کا ان روایات سے جو شروع باب میں گزریں یہ استدلال کہ فجر کے طلوع سے قبل اذان فجر جائز ہے یہ درست نہ ہوا۔

ایک دوسرے پہلو سے:

اگر دوسرا معنی لیں کہ وہ فجر سے قبل اذان دیتے تھے تو اور بالقصد ایسا کرتے تھے تو حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے واضح کر دیا کہ یہ اذان نماز کے لئے نہ تھی۔

ایک اور رُخ سے:

ابن ام مکتوم کا طلوع فجر کے بعد اذان دینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس نماز کے لئے اصل اذان کا یہی موقعہ ہے اگر یہ اذان کا مقام نہ ہوتا تو اذان دینا ان کو مباح نہ ہوتا جب ان کو اذان کا حکم دیا گیا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ یہی وقت اذان ہے اور بلال کی اذان کی تقدیم میں وہ احتمال ہے جس کا ہم نے تذکرہ کر دیا ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر بطریق نظر دیکھیں جس سے دونوں میں اصح ترین قول سامنے آجائے تو تمام نمازوں کو ملاحظہ فرمائیں ان میں اذان دخول وقت کے بعد دی جاتی ہیں فجر کی اذان کے متعلق اختلاف ہوا کہ یہ وقت سے پہلے درست ہے یا نہیں تو جب یہ اذان دوسری اذانوں کی طرح کے ان میں دخول وقت لازم ہے تو اس میں بھی اسی طرح ہونا چاہئے یہی تقاضا نظر ہے اور یہ امام ابوحنیفہؒ محمدؒ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے عمل سے تائید:

۸۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ، وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : إِنِّيْ أُوَذِّنُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِأَكُوْنَ أَوَّلَ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ السَّمَاءِ بِالنِّدَاءِ .فَقَالَ سُفْيَانُ لَا، حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ .

۸۴۰: علی بن جعد کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن سعید سے سنا کہ ان کو ایک آدمی نے کہا میں طلوع فجر سے پہلے اذان دیتا ہوں تا کہ میری آذان سب سے پہلے اذان کے ذریعہ آسمان کا دروازہ کھٹکھٹانے والی ہو تو انہوں نے فرمایا مت اذان دو جب تک کہ فجر طلوع نہ ہو۔

۸۴۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : شَيَّعْنَا عَلْقَمَةَ إِلٰى مَكَّةَ، فَخَرَجَ بِلَيْلٍ فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ : " أَمَّا هٰذَا "فَقَدْ خَالَفَ سُنَّةَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ نَائِمًا كَانَ خَيْرًا لَهُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، أَذَّنَ .فَأَخْبَرَ عَلْقَمَةُ أَنَّ التَّأْذِيْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، خِلَافٌ لِسُنَّةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۸۴۱: ابراہیم کہتے ہیں ہم علقمہ کے ساتھ مکہ کی طرف گئے وہ رات کو نکلے تو انہوں نے ایک مؤذن کو رات کے وقت اذان دیتے سنا آپ نے فرمایا لوسنو! اس شخص نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کی خلاف ورزی کی ہے اگر اس کی بجائے سورہتا تو بہتر تھا جب فجر طلوع ہو جاتی تب اذان دیتا۔ حضرت علقمہ نے یہ بات بتلادی کہ طلوع فجر سے پہلے اذان یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے خلاف ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۹٤/۱۔

حاصل آثار:

علقمہ اور سفیان بن سعید کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ اذان فجر طلوع صبح صادق سے پہلے جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے طریق کی مخالفت ہے۔

نوٹ: اس باب میں نظر کے بعد تائید کے لئے اقوال تابعین کو ذکر کیا اور ائمہ ثلاثہ کے ساتھ پہلی مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا نام لائے۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ، يُؤَذِّنُ أَحَدُهُمَا، وَيُقِيمُ الْآخَرُ

جو اذان کہے وہی اقامت کہے

خلاصۃ المرام: نمبر ا: جو اذان دے وہی اقامت کہے ایسا لازم ہے یہ امام شافعی واحمد' اوزاعی رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نمبر ۲: ایک اذان دے دوسرا اقامت کہے تو درست مگر بہتر اسی کا کہنا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور روایات:

مؤذن ومکبّر ایک شخص ہونا چاہئے اس کی روایات مندرجہ ذیل ہیں۔

۸۴۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ (زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِىَّ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ أَوَّلُ الصُّبْحِ أَمَرَنِىْ فَأَذَّنْتُ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَجَاءَ بِلَالٌ لِيُقِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ أَذَّنَ، وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ).

۸۴۲: زیاد بن نعیم نے زیاد بن حارث صدائی کو فرماتے سنا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا جب صبح کی ابتداء ہوئی تو مجھے حکم دیا پس میں نے اذان دی پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو بلال اقامت کہنے لگے تو آپ نے فرمایا تمہارے بھائی زیاد صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی اقامت کہتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۳۰' نمبر ٥٤٤' ترمذی فی الصلاة باب ۳۲' نمبر ۱۹۹' ابن ماجه فی الاذان والسنة باب ۳'

نمبر۷۱۷' مسند احمد ۱٦۹/٤' بیهقی فی السنن الکبریٰ ۳۹۹/۱۔

۸۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُقِيْمَ لِلصَّلَاةِ غَيْرُ الَّذِيْ أَذَّنَ لَهَا، وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ أَنْ يُقِيْمَ الصَّلَاةَ غَيْرُ الَّذِیْ أَذَّنَ لَهَا .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ.

۸۴۳: عبداللہ بن الحارث الصدائی نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ اورایک جماعت علماء نے اس روایت کواپنایا اورانہوں نے کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ جس نے اذان کہی ہواس کے علاوہ اقامت کہے۔علماء کی دوسری جماعت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں حرج نہیں کہ مؤذن کے علاوہ دوسرا اقامت کہےاوران کی دلیل یہ آثار ہیں۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲٦۳/۵۔

حاصل روایات: ان دونوں روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ مؤذن کو ہی اقامت کہنا چاہئے دوسرے کودرست نہیں۔

فریق ثانی اور مستدل روایات:

مؤذن کے علاوہ دوسرے کے تکبیر کہہ لینے میں حرج نہیں جس کووہ اجازت دے۔

۸۴۴: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا الْمُعَلّٰی بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِی الْعُمَيْسِ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّهٗ حِيْنَ أُرِیَ الْأَذَانَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ فَأَقَامَ).

۸۴۴: حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ جب ان کوخواب میں اذان دکھائی گئی تو آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کوحکم دیا انہوں نے اذان دی پھر آپ ﷺ نے عبداللہ کوحکم دیا انہوں نے اقامت کہی۔

تخریج : دارقطنی ۲۵۰/۱۔

۸۴۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِی الْعُمَيْسِ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ كَيْفَ رَأَيْتُ الْأَذَانَ فَقَالَ : أَلْقِهِنَّ عَلٰى بِلَالٍ، فَإِنَّهٗ أَنْدٰی صَوْتًا مِنْكَ .فَلَمَّا أَذَّنَ بِلَالٌ نَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَأَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُقِيْمَ). فَلَمَّا تَضَادَّ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ أَرَدْنَا أَنْ نَلْتَمِسَ حُكْمَ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ

الْقَوْلَيْنِ، قَوْلًا صَحِيحًا .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ، فَوَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ، أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤَذِّنَ رَجُلَانِ أَذَانًا وَاحِدًا، يُؤَذِّنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بَعْضَهُ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ كَذٰلِكَ، لَا يَفْعَلُهُمَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَا، كَالشَّيْئَيْنِ الْمُتَفَرِّقَيْنِ، فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَوَلَّى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَجُلٌ عَلٰى حِدَةٍ .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الصَّلَاةَ لَهَا أَسْبَابٌ تَتَقَدَّمُهَا مِنَ الدُّعَاءِ، إِلَيْهَا بِالْأَذَانِ، وَمِنَ الْإِقَامَةِ لَهَا هٰذَا فِي سَائِرِ الصَّلَاةِ .وَرَأَيْنَا الْجُمُعَةَ يَتَقَدَّمُهَا خُطْبَةٌ لَا بُدَّ مِنْهَا، فَكَانَتِ الصَّلَاةُ مُضَمَّنَةً بِالْخُطْبَةِ، وَكَانَ مَنْ صَلَّى الْجُمُعَةَ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ فَصَلَاتُهُ بَاطِلَةٌ، حَتّٰى تَكُونَ الْخُطْبَةُ قَدْ تَقَدَّمَتِ الصَّلَاةُ .وَرَأَيْنَا الْإِمَامَ لَا يَجِبُ أَنْ يَكُونَ هُوَ غَيْرَ الْخَطِيبِ، لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُضَمَّنٌ بِصَاحِبِهِ .فَلَمَّا كَانَ لَا بُدَّ مِنْهُمَا لَمْ يَنْبَغِ أَنْ يَكُونَ الْقَائِمُ بِهِمَا إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا وَرَأَيْنَا الْإِقَامَةَ جُعِلَتْ مِنْ أَسْبَابِ الصَّلَاةِ أَيْضًا وَأَجْمَعُوا أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْإِمَامِ فَكَمَا كَانَ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْإِمَامِ، وَهِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، أَقْرَبُ مِنْهَا مِنَ الْأَذَانِ، كَانَ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الَّذِي يَتَوَلَّى الْأَذَانَ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۸۴۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کو خبر دی کہ کس طرح میں نے اذان کا خواب دیکھا آپ نے فرمایا یہ کلمات بلال کو تلقین کرو وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں جب بلال نے اذان دی تو عبداللہ شرمندہ ہوئے پس آپ نے ان کو اقامت کا حکم دیا۔ جب یہ دونوں روایات باہمی متضاد ہوئیں تو ہم نے چاہا کہ اس باب کا حکم نظر وفکر سے تلاش کریں تا کہ دونوں اقوال میں سے درست ترین قول کو نکال سکیں۔ پس غور سے معلوم کیا کہ اس اصل پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ مناسب نہیں کہ دو آدمی ایک اذان دیں کہ ان میں سے ہر ایک اس کا کچھ کچھ حصہ کہے۔ پس یہ احتمال پیدا ہو گیا کہ اذان اور اقامت کا بھی یہی حال ہو کہ ان دونوں کو ایک شخص ادا کرے اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہ دو متفرق اشیاء کی طرح شمار ہوں اور اس میں کوئی حرج نہ ہو' ان میں سے ہر ایک کا ایک الگ الگ شخص ذمہ دار ہو۔ چنانچہ غور سے معلوم ہوا کہ نماز کے متعدد اسباب ہیں جو اس سے پہلے ہیں' نماز کی طرف اذان کے ذریعہ دعوت دی جاتی ہے اور اقامت سے بھی نماز کی طرف بلایا جاتا ہے اور یہ تمام نمازوں میں ہے۔ ہم نے یہ بھی غور کیا کہ جمعہ سے پہلے خطبہ لازمی ہے اور نماز جمعہ خطبہ سے متصل ہے۔ جو شخص خطبہ کے بغیر جمعہ ادا کرے اس کا جمعہ باطل ہے۔ اسی لئے خطبہ کو نماز سے پہلے رکھا گیا اور ہم نے یہ بھی دیکھا کہ امام خود خطیب ہی ہونا چاہیے کیونکہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہے۔ جب دونوں کا پایا جانا ضروری ہوا تو مناسب نہیں کہ ان دونوں کو انجام دینے والا ایک ہی شخص ہو۔ ہم غور کرتے ہیں کہ اقامت بھی

اسبابِ نماز سے ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کا ذمہ دار امام کے علاوہ اور شخص ہو۔ پس جس طرح امام کے علاوہ شخص اس کا ذمہ دار بن سکتا ہے حالانکہ یہ بھی نماز سے متعلق ہے اور اذان کی نسبت اس سے قریب تر ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں کہ اس کا ذمہ دار مؤذن کے علاوہ شخص ہو۔ نظر وفکر کا تقاضا یہی ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۳۰، ۵۱۲۔

حاصل روایات: ان روایات سے ایک کو اذان دینے کا حکم اور دوسرے کو تکبیر کا حکم ثابت کرتا ہے کہ اس کی اجازت ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جب دونوں روایتیں آپس میں متضاد ہوگئیں تو بطریق نظر دونوں اقوال میں سے صحیح تر کا نکالنا ضروری ہوا چنانچہ غور سے معلوم ہوا کہ اس طرح تو کسی کے ہاں بھی درست نہیں ہے کہ دو آدمی اذان دیں اور آدھی ایک دے اور آدھی دوسرا دے اور یہی احتمال اقامت میں بھی جاری ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ ان کو ایک آدمی انجام دے گا اور اس میں یہ احتمال موجود ہے کہ دونوں میں ایک مستقل چیز کی طرح معاملہ ہو اور ہر ایک کا الگ الگ شخص ذمہ دار ہو۔

ہم نے اس کی نظیر تلاش کی تو نماز میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ نماز کے ان اسباب میں جو اس سے پہلے ہیں وہ اذان سے نماز کی طرف بلانا ہے اور اسی طرح نماز کے لئے اقامت کا کہنا ہے اور یہ تو تمام نمازوں میں ہے۔

اسی طرح ہم نے جمعہ پر نظر ڈالی کہ اس سے پہلے خطبہ ضروری ہے اور نماز جمعہ خطبہ سے متصل ہے جو بلا خطبہ نماز جمعہ پڑھے اس کا جمعہ باطل ہے بلکہ خطبے کو نماز سے پہلے رکھا گیا۔

پھر غور کیا کہ امام جمعہ وہی ہونا چاہئے جو خطیب ہو کیونکہ ہر ایک دوسرے سے متصل ہے اور دوسرے کے بغیر نہیں ہو سکتی جب دونوں ضروری ہوئے تو ان کو انجام دینے والا ایک شخص ہونا چاہئے اب ہم نے دیکھا کہ اقامت بھی اسباب نماز سے ہے اور اس کا اتصال نماز کے ساتھ خطبہ جمعہ سے زیادہ ہے کیونکہ خطبہ پہلے اور اقامت بعد میں ہوتی ہے اس اتصال کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا ذمہ دار مؤذن کی بجائے امام ہو کیونکہ دونوں ایک چیز ہیں اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جمعہ کا خطبہ اور نماز کی امامت الگ الگ آدمی کرا سکتے ہیں اگرچہ امام زیادہ بہتر ہے تو اذان وا قامت بھی الگ الگ کرا لینے میں کیا حرج ہے بلکہ یہ تو بطریق اولیٰ جائز ہونا چاہئے۔

ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُوْلَهُ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ

اذان سن کر کیا کہے؟

خلاصۃ المرام: موذن کا جواب انہی کلمات سے دیا جائے یا کچھ کلمات کے تفاوت سے اور یہ جواب واجب ہے یا مسنون۔

موقف فریق اوّل اور ان کی مستدل روایات:

امام شافعی واحمد ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے ہاں انہی کلمات سے جواب دیا جائے گا۔

۸۴۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ) وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ (النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ) ، وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ (مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ).

۸۴۶: سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب تم موذن کو سنو (مالک کی روایت میں موذن کی بجائے نداء کا لفظ ہے) تو تم اسی طرح کہو جیسا وہ کہتا ہے۔ مالک کی روایت میں المؤذن کا لفظ زائد ہے۔

تخریج : بخاری فی الذان باب۷' مسلم فی الصلاۃ نمبر ۱۰' ترمذی فی الصلاۃ باب ۴۰' والمناقب باب۱' نسائی فی الاذان باب۳۳' ۳۷/۳۵' ابن ماجه فی الذان باب۴' نمبر۷۱۹' مالك فی النداء نمبر۲' دارمی فی الصلاۃ باب۳۷' مسند احمد ۱۲۰/۱' ۸/۳' ۹۲/۴' ۹۳' ۳۲۶/۴' ابن ابی شیبه کتاب الاذان والاقامة ۲۲۷/۱ عبرانی فی المعجم الکبیر ۲۲۸/۲۳۔

۸۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۸۴۷: حضرت یونس نے اپنی سند سے اس طرح روایت ذکر کی ہے۔

تخریج : دارمی ۱۸۹/۱۔

۸۴۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ، قَالَ : أَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ مَوْلٰى نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يَقُوْلُ : إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ : إِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ .)

۸۴۸: عبدالرحمٰن بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب مؤذن کو سنو! تو اسی طرح کہو جیسا وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے مقام وسیلہ طلب کرو وسیلہ جنت کے ایک مقام کا نام ہے وہ صرف ایک بندے کو جچتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا۔ جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا وہ میری شفاعت کا حقدار بن گیا۔

تخریج : روایت ۸۴۶ ملاحظہ کریں۔

۸۴۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ.

۸۴۹: حضرت شعبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد۔

۸۵۰ : ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِیْ بِشْرٍ عَنْ أَبِی الْمَلِیْحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِیْبَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ مِثْلَ مَا یَقُوْلُ، حَتّٰی یَسْكُتَ)

۸۵۰: حضرت عبداللہ بن عتبہ نے ام حبیبہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن سے اذان سنتے تو اسی طرح فرماتے جیسے وہ کہتا جاتا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا۔

تخریج : ابن ماجہ ۵۲/۱۔

۸۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِیُّ قَالَ : حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّیْثِیُّ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِیَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ (اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ یُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَقَالَتِهٖ)، أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا : یَنْبَغِیْ لِمَنْ سَمِعَ الْأَذَانَ أَنْ یَقُوْلَ كَمَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ، حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ أَذَانِهٖ. وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَیْسَ لِقَوْلِهٖ (حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ) مَعْنًی، لِأَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا یَقُوْلُهُ الْمُؤَذِّنُ لِیَدْعُوَ بِهِ النَّاسَ إِلَی الصَّلَاةِ وَإِلَی الْفَلَاحِ. وَالسَّامِعُ لَا یَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰی جِهَةِ دُعَاءِ النَّاسِ إِلٰی ذٰلِكَ إِنَّمَا یَقُوْلُهُ عَلٰی جِهَةِ الذِّكْرِ، وَلَیْسَ هٰذَا مِنَ الذِّكْرِ. فَیَنْبَغِیْ لَهٗ أَنْ یَجْعَلَ مَكَانَ ذٰلِكَ، مَا قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْآثَارِ الْأُخَرِ وَهُوَ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ). فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَكُوْنَ قَوْلُهٗ (فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ) حَتّٰی یَسْكُتَ، أَیْ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا ابْتَدَأَ بِهِ الْأَذَانَ مِنَ التَّكْبِیْرِ

وَالشَّهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى يَسْكُتَ .فَيَكُوْنُ التَّكْبِيْرُ وَالشَّهَادَةُ هُمَا الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِمَا بِقَوْلِهٖ (مِثْلَ مَا يَقُوْلُ) وَقَدْ قَصَدَ إِلٰى ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ .

۸۵۱: محمد بن عمرو اللیثی اپنے باپ دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ہم معاویہؓ کے پاس تھے تو مؤذن نے اذان دی تو معاویہؓ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جب تم مؤذن کو اذان دیتا سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہے انہوں نے مقالتہ کا لفظ فرمایا یا اسی طرح کا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے ان آثار کو سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ جو شخص اذان سنے اسے اسی طرح کہنا چاہیے جس طرح مؤذن کہے یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ فلاحین کے کہنے کا مطلب نہیں کیونکہ مؤذن تو یہ کلمات لوگوں کو نماز و فلاح کی طرف بلانے کے لئے کہتا ہے اور سننے والا تو بلانے کی نیت سے نہیں کہتا بلکہ بطور ذکر کے کہتا ہے اور یہ ذکر نہیں ہے۔ پس مناسب یہ ہے کہ اس کی جگہ وہ کہا جائے جو جناب رسول اللہ ﷺ سے دیگر روایات میں وارد ہوا ہے اور وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ "فقولوا مثل ما یقول" کی مراد یہ ہو کہ وہ کلمات کہو جن سے مؤذن نے ابتداء کی ہے اور وہ تکبیر و شہادتین ہیں یہاں تک کہ وہ ان سے خاموش ہو جائے پس تکبیر اور شہادت مثل "مایقول" سے مراد ہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان کو مقصود قرار دیا گیا ہے۔

تخریج : اس کی تخریج نمبر ۸٤٦ میں ملاحظہ ہو۔ عبدالرزاق ۴۷۹/۱۔

حاصل روایات: ان چھ روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان سننے والا مؤذن کے ساتھ ساتھ کہتا جائے یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو پھر درود شریف اور دعا وسیلہ پڑھے۔

مؤقف فریق نمبر۲ کی مستدل روایات:

حی علی الصلاۃ' حی علی الفلاح سے مؤذن دوسروں کو نماز و فلاح کی طرف دعوت دے رہا ہے اور یہ دعوت کو سن کر وہی کلمات نہ کہے کیونکہ یہ کلمات ذکر تو نہیں پس مناسب یہ ہے کہ ان کی جگہ وہ کلمات کہے جو دیگر آثار میں جناب نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں اور وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

جواب دلیل فریق نمبر۱: قولوا مثل ما یقول حتی یسکت اس سے کلمات تکبیر و شہادت مراد ہیں یہاں تک کہ وہ اذان مکمل کرے باقی یہ کلمات دعوت ہیں ان کی بجائے وہ پڑھے (کہ اس دعوت پر لبیک کہنے کی توفیق تو ادھر سے ہی حاصل ہوگی) پس مایقول کی مراد مقصودی کلمات تکبیر و شہادت ہیں اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ان کو مقصودی قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو۔

۸۵۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح .

۸۵۲: ابن شہاب نے اپنی سند سے اس طرح روایت بیان کی ہے۔

۸۵۳ : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اِذَا تَشَهَّدَ الْمُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ). وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ عِنْدَ ذٰلِكَ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ) وَفِي الْحَضِّ عَلٰى ذٰلِكَ .

۸۵۳: سعید بن المسیّب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا جب مؤذن اعلان شہادت کرے تو تم اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے اور لاحول ولاقوۃ کا کلمہ تو اس پر ابھارنے کے لئے ہے۔ پھر وہ روایت جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس وقت لاحول ولاقوۃ پڑھا جائے تو یہ اس پر ابھارنے اور آمادہ کرنے کے لئے ہے۔

تخریج : نسائی فی عمل الیوم واللیلہ ۱۵۲، ۱۵۳، ابن ماجہ فی الاذان والسنۃ باب ٤، نمبر ۷۱۸۔

۸۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَرَوِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ، دَخَلَ الْجَنَّةَ).

۸۵۴: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہو پھر وہ اشہدان لا الٰہ الا اللہ کہے تو کہو اشہدان لا الٰہ الا اللہ پھر وہ اشہدان محمد رسول اللہ کہے تو تم اشہدان محمد رسول اللہ کہو پھر وہ حی علی الصلاۃ کہے تو کہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ پھر حی علی الفلاح کہے تو کہو لا حول ولاقوۃ الا باللہ پھر کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کہو اللہ اکبر اللہ اکبر پھر وہ کہے لا الٰہ الا اللہ تو کہو لا الٰہ الا اللہ۔ اگر کوئی دل کی گہرائیوں سے یہ جواب دے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۱۲، بیہقی فی السنن الکبریٰ ۱/۴۰۸، ۴۰۹۔

۸۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَإِذَا قَالَ : حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ).

۸۵۵: حضرت ابورافعؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب مؤذن سے اذان سنتے تو اسی طرح کہتے جاتے جیسے وہ کہتا جاتا اور جب وہ کہتا حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح تو فرماتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

تخریج : نسائی فی عمل الیوم واللیلہ ص۱۵۶، طبرانی معجم کبیر ۱۳۳/۱۔

۸۵۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْقُرَشِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ "اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ "فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : " اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ" فَقَالَ : " أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ "فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى بَلَغَ : " حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ "فَقَالَ : " لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ . "قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ "هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ يَقُوْلُ . "

۸۵۶: عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ ہم معاویہ بن ابی سفیانؓ کے پاس تھے جبکہ مؤذن نے اذان دی اور اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو معاویہؓ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اسی طرح اشہدان لا الہ الا اللہ کہا تو انہوں نے اشہدان لا الہ الا اللہ کہا مؤذن نے اشہدان محمدا رسول اللہ کہا تو معاویہ نے اشہدان محمدا رسول اللہ کہا یہاں تک حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح تک پہنچے تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا۔ یحییٰ راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مجھے بیان کیا کہ معاویہؓ نے جب یہ کلمات کہے تو فرمایا اسی طرح ہم نے تمہارے پیغمبر ﷺ کو فرماتے سنا۔

تخریج : بخاری فی الجمعہ باب۲۳، والاذان باب۷، مسند احمد ۹۱/۴، ۹۲، مصنف عبدالرزاق نمبر۱۸۴۵، مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۲۲۶/۱۔

۸۵۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ "هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . "

۸۵۷: محمد بن عمرو نے اپنے والد و دادا سے بیان کیا کہ معاویہؓ نے اسی طرح کہا پھر آخر میں فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔

۸۵۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَيْضًا يَعْنِي دَاوُدَ

بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا إِلٰى جَنْبِ مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ "هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ .

۸۵۸: جناب عبداللہ بن علقمہ کہتے ہیں کہ میں جناب معاویہؓ کے پہلو میں بیٹھا تھا پھر انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی کہ آخر میں معاویہؓ نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر۔

۸۵۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِيْسَى بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَقَّاصٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْأَذَانِ وَيَأْمُرُ بِهِ.

۸۵۹: عیسیٰ بن محمد نے عبداللہ بن وقاص کی وساطت سے اسی طرح روایت نقل کی۔ جناب رسول اللہ ﷺ خود فرماتے اور اس کا حکم دیتے تھے۔

تخریج : طبرانی ۳۲۱/۱۹' (الصحیح عیسٰی بن عمرو لیس عیسٰی بن محمد) نحب الافکار۔

۸۶۰ : مَا حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ). حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۸۶۰: عامر بن سعد بن ابی وقاص نے سعدؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل فرمایا کہ جس شخص نے اذان سن کر کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اور کہا: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا ۔اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اس روایت کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے اپنی سند سے لیث سے بیان کیا ہے۔

تخریج : مسلم ۱۶۷/۱' ابو داؤد ۷۸/۱' نسائی ۱۱۰/۱' ترمذی ۵۱/۱' ابن ماجه ۵۳/۱۔

۸۶۱ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ، وَزَادَ أَنَّهُ قَالَ : (مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ).

۸۶۱: حکیم بن عبداللہ بن قیس نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ وموذن کی اذان سنے وہ تشہد پڑھے۔

تخریج : مسند عبد بن حمید ۷۸/۱۔

۸۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْبَزَّارُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَيُكَبِّرُ الْمُنَادِيْ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَيَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ : اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَاجْعَلْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهٗ إِلَّا وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

۸۶۲: عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا جو مسلم اذان سنتا ہے اور جب مؤذن تکبیر کہتا ہے تو وہ بھی تکبیر کہتا ہے پھر وہ شہادتین کے کلمات کہتا ہے تو وہ بھی شہادتین کے کلمات کہے پھر (آخر میں) کہتا ہے: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَاجْعَلْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُصْطَفِيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهٗ۔ تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی۔

تخریج : طبرانی معجم الکبیر ۱۷۱۶/۱ بخاری فی الاذان باب۸، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۳۷، نمبر۵۲۹، ترمذی فی الصلاۃ باب۴۳، نمبر۲۱۱۔

۸۶۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ : اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَه).

۸۶۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مؤذن کی آواز سنی اور کہا: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَه ۔

تخریج : معجم الکبیر ۱۷۱۶/۱ بخاری فی الاذان باب۸، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۳۷، نمبر۵۲۹، ترمذی فی الصلاۃ باب۴۳، نمبر۲۱۱۔

۸۶۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ : عَلَّمَتْنِيْ أُمُّ سَلَمَةَ، وَقَالَتْ : عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِذَا كَانَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ فَقُوْلِيْ اللّٰهُمَّ هٰذَا عِنْدَ اسْتِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارِ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتِ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرِ صَلَاتِكَ اغْفِرْ لِيْ) . فَهٰذِهِ الْآثَارُ

تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ بِمَا يُقَالُ عِنْدَ الْاَذَانِ، الذِّكْرَ فَكُلُّ الْاَذَانِ ذِكْرٌ غَيْرُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَاِنَّهُمَا دُعَاءٌ .فَمَا كَانَ مِنَ الْاَذَانِ ذِكْرٌ فَيَنْبَغِيْ لِلسَّامِعِ اَنْ يَقُوْلَ، وَمَا كَانَ مِنْهُ دُعَاءٌ اِلَى الصَّلَاةِ، فَالذِّكْرُ الَّذِيْ هُوَ غَيْرُهُ اَفْضَلُ مِنْهُ وَاَوْلٰى اَنْ يُقَالَ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ : قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ) عَلَى الْوُجُوْبِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا ذٰلِكَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ.

۸۶۴:حفصہ بنت ابی بکر نے اپنی والدہ سے نقل کیا کہ مجھے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا سکھائی اور وہ فرماتی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھلاتے ہوئے فرمایا اے امّ سلمہ جب اذان مغرب کا وقت ہو تو اس طرح کہو: **اللھم ھذا عند استبال لیلك و استدبار نھارك و اصوات دعائك وحضور صلاتك اغفرلی۔** اے اللہ یہ رات کی آمد کا وقت اور دن کے جانے کا ٹائم ہے اور دعاؤں کی آوازوں اور تیری نماز کی حاضری کا وقت ہے تو میری بخشش فرما۔ یہ آثار و روایات اس بات کو چاہتے ہیں کہ اذان کے وقت جو کہا جاتا ہے وہ ذکر ہے اور پوری اذان ذکر ہے البتہ حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح یہ ذکر نہیں بلکہ دعوت ہے۔ پس مناسب یہ ہے کہ جو حصہ ذکر ہے' وہ تو اسی طرح کہے اور جو نماز کی دعوت ہے پس ذکر کا اس کی بجائے کہنا افضل و اولیٰ ہے اور بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: "اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول" کہ ان کلمات کا کہنا واجب ہے' دیگر علماء نے فرمایا یہ کلمات دہرانا مستحب ہے نہ کہ واجب۔ ان کی دلیل یہ روایات بھی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۳۸' نمبر ۵۳۰' ترمذی فی الدعوات باب۱۲۶' نمبر۳۵۸۹۔

حاصل روایات: ان تیرہ روایات سے معلوم ہوا کہ اذان کے وقت جہاں وہی کلمات کہے جائیں وہاں حیعلتین کے وقت لاحول ولا قوۃ کہا جائے اور اذان سے فراغت پر شہادت کا اقرار اور دعا وسیلہ اور درود شریف اور دیگر دعائیں کہی جائیں ان سب کی اجازت ہے اور تمام اذان سوائے حیعلتین کے ذکر ہے پس کلمات ذکر کو تو اسی طرح کہا جائے اور جو کلمات دعوت ہیں اس میں دوسرے کلمات افضل و اولیٰ ہیں۔

مسئلہ نمبر۲: مؤذن کا جواب واجب ہے یا مستحب:

فریق اوّل: مؤذن کا جواب واجب ہے یہ احناف و اہل ظواہر کا قول ہے اور ان کی مستدل وہ روایات ہیں جن میں **اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول** تو امر کا اولی اطلاق وجوب پر ہوتا ہے۔

فریق نمبر۲ کا مؤقف:

مؤذن کا جواب مستحب ہے اس کی طرف ائمہ ثلاثہ خود امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان ہے اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۸۶۵ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ : ثَنَا اَبِيْ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ

بْنُ أَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ، فَسَمِعَ مُنَادِيًا وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَابْتَدَرْنَاهُ فَإِذَا هُوَ صَاحِبُ مَاشِيَةٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، فَنَادٰى بِهَا). فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ يُنَادِیْ فَقَالَ غَيْرَ مَا قَالَ. فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهٗ "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُنَادِیَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ الَّذِیْ يَقُوْلُ" أَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى الْإِيْجَابِ وَأَنَّهٗ عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ وَالنُّدْبَةِ إِلَى الْخَيْرِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ، كَمَا عَلَّمَ النَّاسَ مِنَ الدُّعَاءِ الَّذِیْ أَمَرَهُمْ أَنْ يَقُوْلُوْهُ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ .

۸۶۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سفر میں ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے آپ نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فطرت (اسلام) پر ہے پھر مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ پکارا تو آپ نے فرمایا یہ آگ سے بری ہو گیا (کیونکہ یہ اسلام وایمان کی گواہی ہے) عبداللہ کہتے ہیں ہم جلدی سے اس کی طرف گئے تو وہ ایک گڈریا تھا جس نے نماز کا وقت پایا تو اس کے لئے اذان دی۔ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ نے مؤذن کو اذان دیتے سنا اور مؤذن کے الفاظ کے علاوہ کلمات فرمائے۔ یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک کہ مؤذن کی جب اذان سنو تو اس کی مثل کہو سے مراد اس کا لزوم و وجوب نہیں بلکہ استحباب ہے اور فضیلت و خیر کا حصول ہے جیسا کہ نماز کے بعد والی دعائیں لوگوں کو مانگنے کے لئے سکھائیں اور دیگر اس کے مشابہ چیزیں۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر۹' ترمذی فی اسیر باب۴۸' نمبر۱۶۱۸' مسند احمد ۱,۴۰۷؛ ۱۳۲/۳' مصنف عبدالرزاق نمبر۱۸۶۶' طبرانی معجم الکبیر ۱۱۵/۱۰۔

جواب فریق اوّل:

حاصل روایت یہ ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کی اذان سن کر مؤذن والے کلمات نہیں کہے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اذا سمعتم المنادی فقولوا مثل الذی یقول یہ وجوب کے لئے نہیں ہے بلکہ مستحب وسبقت الی الخیر ہے اور فضیلت کا حصول ہے جیسا کہ لوگوں کو معلوم ومعروف ہے کہ نمازوں کے بعد پڑھنے کے لئے جو دعائیں آپ نے سکھلائیں وہ واجب نہیں بلکہ مستحب ہیں اور اس کی مثالیں بہت ہیں۔

بَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ

اوقاتِ نماز

خلاصۃ المرام: پوری زندگی کے لئے حکم نماز کا خطاب ہماری طرف ہے اس لئے ان تمام اوقات کو ملحوظ رکھا گیا ہے وقت فجر کی ابتداء میں تو سب کا اتفاق ہے البتہ آخری وقت سے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ و مالک رحمہ اللہ کے ہاں اسفار پر وقت فجر ختم ہو جاتا ہے جبکہ نمبر۲ احناف' حنابلہ اور جمہور طلوع آفتاب تک وقت مانتے ہیں وقت ظہر کی ابتداء تو بالاتفاق زوال کے بعد سے ہے مگر اختتام کے متعلق نمبرا امام شافعی و مالک کے ہاں مثل اول پر ظہر کا وقت ختم ہو جاتا مگر عصر کا وقت چار رکعت کی مقدار وقفے سے شروع ہوتا ہے نمبر۲ صاحبین و جمہور کے ہاں مثل اول کے اختتام پر متصل عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے کہ درمیانہ وقت مشترک ہے نمبر۳ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں وقت ظہر دو مثل تک رہتا ہے وقت عصر کی ابتداء اوپر درج اقوال کے مطابق ہے اختتام عصر میں امام شافعی و مالک رحمہ اللہ دو مثل پر ختم مانتے ہیں نمبر۲ امام احمد کے ہاں اصفرار اور شمس تک وقت ہے نمبرا احناف' جمہور کے ہاں غروب آفتاب تک ہے وقت مغرب غروب آفتاب سے بالاتفاق شروع ہوتا ہے صرف عطاء رحمہ اللہ کا قول طلوع نجوم سے شروع ہونا ہے آخری وقت امام مالک و شافعی رحمہ اللہ کے ہاں تین رکعت خشوع و خضوع سے پڑھنے کی مقدار ہے خواہ وہ کتنی طویل ہوں نمبر۲ ان کا ایک قول جمہور اور صاحبین کے ساتھ ہے کہ شفق احمر تک وقت ہے نمبر۳ امام ابوحنیفہ کے ہاں شفق ابیض پر اس کا وقت ختم ہوتا ہے اور وقت عشاء علی اختلاف الاقوال مغرب کے وقت کے ختم ہونے پر اور آخری وقت امام مالک رحمہ اللہ و شافعی رحمہ اللہ کے ہاں نصف لیل تک ہے احناف' جمہور فقہاء کے ہاں طلوع صبح صادق سے پہلے تک وقت ہے۔

اوقاتِ صلاۃ اور حدیث امامتِ جبرائیل علیہ السلام:

۸۶۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۸۶۶: نافع بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

تخریج : المستدرك ۳۰۷/۱۔

۸۶۷ : وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۸۶۷: نافع بن جبیر نے ابن عباس سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المستدرك ۳۰۷/۱۔

۸۶۸ : وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حُرِّمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، وَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ، حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلّٰى بِيَ الْغَدَاةَ عِنْدَمَا أَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ).

۸۶۸: نافع بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل امین نے بیت اللہ کے دروازے کے پاس مجھے دو دفعہ امامت کرائی تفصیل اس طرح ہے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور مجھے عشاء کی نماز پڑھائی جب شفق غائب ہو گیا اور فجر کی نماز پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور دوسرے دن مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو گیا اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا اور مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ کھولتا ہے اور مجھے عشاء کی نماز پڑھائی جب رات کا تیسرا حصہ گزر گیا اور فجر کی نماز پڑھائی جب سپیدا ہو گیا پھر وہ میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقت ان دونوں اوقات کے درمیان ہے اور یہ آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا وقت ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲' نمبر۳۹۳' ترمذی فی الصلاۃ باب۱' نمبر۱٤۹' مستدرک ۱۹۳/۱' مسند احمد ۳۵٤/۳۳۳/۱۔

۸۶۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ : ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ قَامَتْ قَائِمَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ .ثُمَّ أَمَّنِي فِي الْيَوْمِ الثَّانِي

فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلُهُ، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، وَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ، ثُمَّ قَالَ : الصَّلَاةُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ).

۸۶۹: عبدالملک بن سعید بن سوید الساعدی نے حضرت ابوسعید الخدریؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے نماز میں میری امامت کرائی پس ظہر کی نماز ادا کی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھی جب ایک قد کے برابر ہو گیا اور مغرب کی نماز ادا کی جب سورج غروب ہو گیا اور عشاء کی نماز ادا کی جب شفق غائب ہو گیا اور صبح کی نماز ادا کی جب صبح صادق ہوئی پھر دوسرے روز مجھے امامت کرائی پس ظہر کی نماز پڑھائی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور عصر کی نماز ادا کی جبکہ سایہ دو قد کے مطابق ہو گیا اور مغرب کی نماز ادا کی جبکہ سورج غائب ہو گیا اور عشاء کی نماز اول ثلث لیل تک ادا فرمائی اور صبح کی نماز ادا کی جب سورج طلوع کے قریب ہو گیا پھر فرمایا نماز ان دونوں اوقات کے درمیان ہے۔

۸۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى الشَّيْبَانِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هٰذَا جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ). ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ (وَصَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِي حِينَ ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ).

۸۷۰: محمد بن عمر نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں' جو تمہیں تمہارے دین کے معاملات سکھاتے ہیں پھر اوپر والی روایت کو اسی طرح ذکر کیا سوائے ان الفاظ کے جو عشاء کے بارے میں فرماتے وہ دوسرے روز اس وقت ادا کی جب رات کی ایک گھڑی جا چکی۔

تخریج : مسلم فی الایمان نمبر۱' ابو داؤد فی السنه باب۱۶' ترمذی فی الایمان باب۴' نسائی فی المواھب باب۶' ابن ماجه فی المقدمه باب۹' مسند احمد ۲۷/۱' ۲۸' ۵۲' ۵۳۔

۸۷۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ : ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ : قَالَ (سَأَلَ رَجُلٌ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ : صَلِّ مَعِي فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِينَ تَطْلُعُ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ

قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ شَطْرُ اللَّيْلِ).

۸۷۱: عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز ادا کرو پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی جبکہ فجر طلوع ہوئی پھر ظہر کی نماز ادا کی جبکہ سورج ڈھل گیا پھر عصر کی نماز ادا کی جبکہ انسان کا سایہ اس کی مثل ہوگیا پھر مغرب کی نماز ادا کی جب کہ سورج غروب ہوگیا پھر عشاء کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے ادا کی پھر صبح کی نماز خوب روشن کر کے ادا کی پھر ظہر کی نماز ادا کی جبکہ ہر انسان کا سایہ اس کے ایک مثل ہوگیا پھر عصر کی نماز ادا کی جب انسانی سایہ اس کے دومثل ہوگیا پھر مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے ادا کی پھر نماز عشاء ادا فرمائی بعض رواۃ نے ثلث لیل اور بعض نے شطر اللیل کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

تخریج : نسائی فی المواقیت باب۷' مسند احمد ۳ / ۳۳۰' ۳۳۱۔

۸۷۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْهُمْ (أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْهَدَ الصَّلَاةَ مَعَهُ، فَصَلَّى الصُّبْحَ فَعَجَّلَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ فَعَجَّلَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَعَجَّلَ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ فَعَجَّلَ، ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مِنَ الْغَدِ، فَأَخَّرَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ مَا بَيْنَ صَلَاتِيْ فِيْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ، وَقْتٌ كُلُّهُ).

۸۷۲: عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے نماز کے اوقات کے سلسلہ میں سوال کیا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ نمازوں میں آپ کے ساتھ حاضر رہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز جلدی پڑھائی پھر ظہر کی نماز جلدی پڑھائی پھر نماز عصر جلدی پڑھائی پھر مغرب کی نماز جلدی پڑھائی پھر عشاء کی نماز جلد پڑھائی پھر اگلے روز تمام نمازیں مؤخر کر کے پڑھائیں پھر آدمی کو فرمایا میرے ان دونوں دنوں کی نماز کے درمیان سارا نماز کا وقت ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر۱۷۸' ۱۷۹' ترمذی فی المواقیت باب ۱' مسند احمد ۴۱۶/۴۔

۸۷۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ، (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَتَاهُ سَائِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالٌ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ : انْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ وَكَانَ أَعْلَمَ

مِنهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا، وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ: طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ، ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا، وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ: احْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثَي اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ).

۸۷۳: ابوبکر بن ابی موسیٰ نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص اوقات نماز کے متعلق پوچھنے لگا آپ ﷺ نے اس کا کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا پس بلال کو حکم دیا انہوں نے فجر کی اقامت کہی جب کہ فجر پھوٹ چکی اور اندھیرے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو نہیں پہچان رہے تھے پھر اس کو حکم دیا اس نے ظہر کی اقامت کہی جبکہ سورج ڈھل گیا اور کہنے والے کہہ رہے تھے دن آدھا ہو گیا یا نہیں آپ ان میں سب سے بہتر جاننے والے تھے پھر آپ نے ان کو حکم فرمایا انہوں نے عصر کی اقامت کی جبکہ سورج ابھی بلند تھا پھر بلال کو حکم فرمایا اس نے مغرب کی جماعت اس وقت کھڑی کی جبکہ سورج غروب ہو گیا پھر ان کو حکم دیا اور شفق کے غائب ہونے پر عشاء کی جماعت کھڑی کی پھر اگلے روز فجر کو مؤخر کیا یہاں تک کہ اس سے لوٹتے وقت کہنے والے کہہ رہے تھے سورج طلوع ہوا چاہتا ہے یا ہو گیا ہے پھر ظہر کو مؤخر فرمایا یہاں تک کہ عصر کے قریب وقت ہو گیا پھر عصر کو مؤخر کیا یہاں تک کہ اس سے لوٹنے والے کہہ رہے تھے سورج سرخ ہو گیا ہے پھر مغرب کو مؤخر فرمایا یہاں تک کہ شفق غروب ہونے لگا پھر عشاء کو مؤخر فرمایا یہاں تک کہ رات کے پہلے دو ثلث گزر گئے پھر جب صبح ہوئی تو سائل کو بلایا اور فرمایا ان دونوں اوقات کے درمیان درمیان نمازوں کے اوقات ہیں۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔ نسائی ۹۱/۱۔

۸۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : صَلِّ مَعَنَا قَالَ : فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ تَطْلُعُ الْفَجْرُ. فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَذَّنَ لِلظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ

الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ : وَقْتُ صَلَاتِكُمْ فِيْمَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ). فَأَمَّا مَا رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمْ يَخْتَلِفُوْا عَنْهُ فِيْهِ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ، وَهُوَ أَوَّلُ وَقْتِهَا، وَصَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ التَّالِيْ حِيْنَ كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ وَهٰذَا اتِّفَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ، حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَآخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ .أَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَإِنَّهُ ذُكِرَ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَلٰى ذٰلِكَ اتِّفَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ أَنَّ ذٰلِكَ أَوَّلُ وَقْتِهَا .وَأَمَّا آخِرُ وَقْتِهَا فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَجَابِرًا، وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَوْا عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ التَّالِيْ، حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ .فَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ هُوَ وَقْتُ الظُّهْرِ بَعْدُ .وَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى قُرْبِ أَنْ يَصِيْرَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : (وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ) فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْإِمْسَاكُ وَالتَّسْرِيْحُ مَقْصُوْدًا بِهِ أَنْ يُفْعَلَ بَعْدَ بُلُوْغِ الْأَجَلِ لِأَنَّهَا بَعْدَ بُلُوْغِ الْأَجَلِ، قَدْ بَانَتْ وَحُرِّمَ عَلَيْهِ أَنْ يُمْسِكَهَا .وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ فَقَالَ : (وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ). فَأَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ حَلَالًا لَهُنَّ بَعْدَ بُلُوْغِ أَجَلِهِنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا جُعِلَ لِلْأَزْوَاجِ عَلَيْهِنَّ فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى، إِنَّمَا هُوَ فِيْ قُرْبِ بُلُوْغِ الْأَجَلِ، لَا بَعْدَ بُلُوْغِ الْأَجَلِ .فَكَذٰلِكَ مَا رُوِىَ عَمَّنْ ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ) يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى قُرْبِ أَنْ يَصِيْرَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، فَيَكُوْنُ الظِّلُّ إِذَا صَارَ مِثْلَهُ، فَقَدْ خَرَجَ وَقْتُ الظُّهْرِ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ، أَنَّ الَّذِيْنَ ذَكَرُوْا هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ ذَكَرُوْا عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا، (أَنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ : مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ) فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ مَا بَيْنَهُمَا وَقْتٌ، وَقَدْ جَمَعَهُمَا فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ، وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى، وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ فِيْمَا أَخْبَرَ عَنْ صَلَاتِهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ، (ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الْعَصْرِ). فَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنَّمَا صَلَّاهَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِيْ قُرْبِ دُخُوْلِ وَقْتِ الْعَصْرِ، لَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ إِذَا

أَجْمَعُوا فِي هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ بَعْدَ مَا يَصِيرُ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَقْتًا لِلْعَصْرِ أَنَّهُ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ وَقْتًا لِلظُّهْرِ، لِإِخْبَارِهِ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي لِكُلِّ صَلَاةٍ، فِيمَا بَيْنَ صَلَاتَيْهِ فِي الْيَوْمَيْنِ. وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا.

۸۷۴: سلیمان بن بریدہ نے حضرت بریدہؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے ایک آدمی نے نمازوں کے اوقات دریافت کیے تو ارشاد فرمایا ہمارے ساتھ نماز پڑھو بریدہؓ کہتے ہیں جب سورج ڈھل گیا تو بلال ؓ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان دی پھر ان کو حکم دیا انہوں نے عصر کی اقامت کہی جبکہ ابھی سورج سفید صاف ستھرا بلند تھا پھر اس کو حکم فرمایا انہوں نے مغرب کی نماز کھڑی کی جب کہ سورج غروب ہو چکا پھر اس کو حکم دیا انہوں نے عشاء کی جماعت کھڑی کی جب کہ شفق غائب ہو چکی پھر اس کو حکم فرمایا تو انہوں نے فجر کی جماعت اس وقت کھڑی کی جب صبح صادق طلوع ہوتی ہے جب دوسرا دن آیا تو اسے حکم دیا انہوں نے ظہر کی اذان دی اس کو خوب ٹھنڈا کر کے پڑھا اور بہت خوب ٹھنڈا کیا اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ سورج بلند تھا کل سے اس کو مؤخر کیا اور مغرب کی نماز پڑھائی جب کہ ابھی شفق غائب نہ ہوئی تھی اور عشاء کی نماز پڑھائی جبکہ رات کا ایک ثلث گزر چکا تھا اور نماز فجر خوب اسفار میں پڑھائی پھر ارشاد فرمایا اوقات نماز کے سلسلہ میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا جی حاضر ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری نمازوں کا وقت ان کے مابین ہے جو تم نے جان لیا۔ پھر جو جناب رسول اللہ ﷺ سے ان روایاتِ مذکورہ میں نمازِ فجر سے متعلق وارد ہوا ہے اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ آپ نے نمازِ فجر کو پہلے روز اس وقت ادا فرمایا جبکہ فجر طلوع ہو گئی اور یہ اس کا اوّل وقت ہے اور دوسرے دن کی ادائیگی طلوعِ آفتاب کے قریب تھی اس پر تو تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ فجر کا اوّل وقت طلوعِ فجر کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور آخری وقت طلوعِ آفتاب سے پہلے تک ہے۔ رہی نمازِ ظہر تو اس کے متعلق آپ ﷺ سے یہ منقول ہے کہ اس کی ادائیگی آپ ﷺ نے اس وقت کی جب سورج ڈھل گیا اور اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اور یہ اس کا اوّل وقت ہے۔ البتہ اس کے آخری وقت کے متعلق حضرت ابن عباس' ابوسعید' جابر' ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے دوسرے روز نمازِ ظہر اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور یہ ابھی ظہر ہی کا وقت ہے اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا معنی یہ لیا جائے کہ اس وقت ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہونے کے قریب تھا اور لغت میں اس کا استعمال پایا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فامسكوهن بمعروف او سرحوهن بمعروف.....﴾ تو یہاں امساک وتسریح کا حکم اس وقت سے متعلق ہے جب عدت رجوع قریب اور اختتام ہو کیونکہ اگر عدت رجوع پوری ہو گئی تو عورت مطلقہ بائنہ بن جائے گی' حق امساک باقی ہی نہ رہے گا اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر اس طرح بیان فرمائی ہے: ﴿واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن .....﴾ اس میں بتلایا کہ ان کو اپنے خاوندوں کے

ساتھ عدت کے مکمل ہونے پر نکاح کرنا حلال ہے۔ پس اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ خاوندوں پر جو ذمہ داری عائد کی گئی وہ عدت کا زمانہ ختم ہونے کے قریب زمانہ تک کے لئے ہے۔ عدت کا زمانہ پورے ہو جانے کے بعد مراد نہیں۔ پس اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات میں "صلى الظهر فى اليوم الثانى حين صار ظل كل شئ مثله" میں قرب کا معنی مراد ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہونے کے قریب تھا۔ پس جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جائے گا تو اس وقت ظہر کا وقت ختم ہو جائے گا۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جن حضرات نے ان آثار میں ظہر کا آخری وقت ذکر کیا انہوں نے ان آثار میں یہ بھی نقل کیا کہ آپ نے نمازِ عصر پہلے دن اس وقت ادا فرمائی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ان دو اوقات کے مابین وقت ہے۔ پس یہ بات ناممکن ہے کہ ان کے مابین الگ وقت ہو اور آپ ﷺ نے ان کو ایک وقت میں جمع فرمایا ہو بلکہ ہمارے نزدیک اس کا معنی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا' واللہ اعلم۔ اور ہماری اس بات پر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی دلالت کرتی ہے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی دوسرے دن والی نماز کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا: "ثم اخر الظهر حتى كان قريبًا من العصر" تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے اس نماز کو اس وقت ادا کیا جب نماز عصر کے داخلے کا وقت قریب قریب تھا۔ یہ مطلب نہیں کہ وقت عصر میں ادا کیا۔ پس اس سے یہ بات پختہ ہوگئی کہ اس پر تمام کا اتفاق ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جائے تو یہ عصر کا وقت ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ یہ ظہر کا وقت ہو کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے بتلایا کہ دونوں دنوں کی نمازوں کے مابین نماز کا وقت ہے اور اس پر یہ آثار بھی دال ہیں۔

تخریج: مسلم ۲۲۳/۱' ترمذی ۴۰/۱' نسائی ۹۰/۱۔

حاصل روایات: امامت جبرائیل علیہ السلام اور سائل کے عملی جواب کی روایات سے نمازوں کے اوقات کی ابتداء اور انتہاء ظاہر ہوتی ہے امامت جبرائیل علیہ السلام کا واقعہ مکی زندگی کا ہے اور سائل والی روایات مدنی زندگی سے متعلق ہیں فجر کا ابتدائی وقت صبح صادق ہے اور آخری وقت طلوع آفتاب اور ظہر کا اول وقت زوال آفتاب اور آخری وقت دو مثل اور عصر کا اول وقت ایک مثل کے بعد اور آخری وقت اصفرار الشمس تک ہے مغرب کا اول وقت غروب آفتاب اور آخری وقت غروب شفق عشاء کا اول وقت غروب شفق اور آخری وقت رات کے دو ثلث ہے۔

نمازِ فجر اور استدلالِ ائمہ رحمۃ اللہ علیہم

نماز فجر کے اول وقت میں کسی کو بھی اختلاف نہیں روایات بالا میں طلوع صبح صادق کو ہی اس کا اول وقت تسلیم کیا گیا ہے اور دوسرے دن طلوع آفتاب سے ذرا پہلے فجر کو پڑھا گیا ہے۔

اختلافِ ائمہ:

فریق اوّل: امام مالک وشافعی رحمہما اللہ نے ان روایات سے استدلال کیا جن میں اسفار کا لفظ وارد ہے ان کے ہاں اسفار ہونے پر

فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

نمبرا: حدیث امامت جبرائیل علیہ السلام: صلی بی الغداء عند ما اسفر روایت نمبر ۸۶۸۔

نمبر۲: جابر رضی اللہ عنہ والی روایت میں ثم صلی الصبح فاسفر روایت نمبر ۸۷۱۔

نمبر۳: حضرت بریدہؓ کی روایت میں صلی الفجر فاسفر بھا روایت نمبر ۸۷۴۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ اسفار پر فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

فریق نمبر۲: احناف وحنابلہ اور جمہور فقہاء کے ہاں فجر کا آخری وقت طلوع آفتاب ہے طلوع آفتاب سے ذرا پہلے پڑھنا ان روایات سے ثابت ہے جیسا روایت حضرت ابوموسیٰ اشعری میں ہے کہ کئی کہہ رہے تھے طلعت الشمس او کادت تطلع روایت نمبر ۸۷۳ روایت نمبر ۸۶۹ میں کادت الشمس ان تطلع مذکور ہے ان سے ثابت ہوتا ہے آخری وقت طلوع آفتاب ہے۔

روایات فریق اوّل کا جواب یہ ہے اسفار سے سورج کے طلوع سے ذرا پہلے کا وقت مراد ہے امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسی وجہ سے اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

وقتِ ظہر:

اماما ذکر سے اسی بات کو ذکر فرما رہے ہیں کہ بالاتفاق ظہر کا ابتدائی وقت زوال شمس ہے اور اب تک تمام روایات اسی بات کی شاہد ہیں کہ امامت جبرائیل ہو یا حدیث رجل ہو دونوں میں زوال کا لفظ لایا گیا ہے اگرچہ تعبیراتی الفاظ مختلف ہیں البتہ ظہر کے آخری وقت میں خاصا اختلاف ہے۔

اما آخر وقتھا سے اسی کی طرف اشارہ کیا فریق اوّل صاحبین اور جمہور فقہاء کے ہاں ظہر کا آخری وقت مثل اول تک ہے۔

فریقِ اوّل کی مستدل روایات:

اس سے قبل روایت ابن عباس، ابوسعید الخدری، ابوہریرہ، جابر رضی اللہ عنہم میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبرا: کہ مثل سے مراد ایک مثل ہو۔ بس یہی ظہر کا وقت ہے۔

نمبر۲: دوسرا احتمال یہ ہے کہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل کے قریب ہو گیا اور لغت کے لحاظ سے قرب کی یہ تعبیر مستعمل ہے چنانچہ اس آیت میں ملاحظہ ہو۔ واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف (البقرہ ۲۳۱) تو یہاں امساک تبھی درست ہے جبکہ عدت طلاق ختم ہونے سے پہلے رجوع کر لیا جائے ورنہ ختم ہونے کے بعد تو موقعہ ہی نہ رہا اور دوسرے مقام پر فرمایا واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فلاتعضلوھن ان ینکحن ازواجھن (البقرہ: ۲۳۲) یہاں بلوغ سے مراد

اختتام اجل ہے۔

الجواب: جن روایات میں صلی الظھر فی الیوم الثانی حین صار ظل کل شیء مثلہ ہے وہ روایات ابن عباسؓ ابو سعیدؓ جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں ان میں یہی دوسرا احتمال مراد ہے اور اس کے لئے دلیل انہی آثار میں اس طرح موجود ہے۔

والدلیل: سے اسی کو بیان فرمایا کہ ان روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ یوم اول میں آپ نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور یہ بھی آخر میں فرمایا ان دونوں کے مابین وقت ہے اگر وقت نہ ہو اور ان دونوں کو ایک ہی وقت میں جمع کر لیا ہو تو یہ ناممکن ہے پس وہ احتمال نمبر۲ والا معنی لینے سے روایات کا مفہوم اپنے مقام پر درست رہتا ہے۔

تائیدی دلیل:

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت میں ہے کہ دوسرے دن نماز عصر کے قریب نماز ظہر ادا کی تو اس سے گویا یہ بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کو عصر کا وقت داخل ہونے کے قریب وقت میں ادا فرمایا نہ کہ عصر کے وقت میں پس ان روایات سے ثابت ہو گیا کہ بالاتفاق ان تمام روایات میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو تو ظہر کا وقت ہے تو اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے پس یہ ممکن نہیں کہ اس وقت ظہر کا وقت باقی ہو کیوں کہ دونوں دنوں میں تصریح ہے کہ ان دونوں اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے اور اس روایت سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے جو ابو صالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی وہ یہ ہے۔

۸۷۵ :مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا، حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ). فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ دُخُوْلَ وَقْتِ الْعَصْرِ، بَعْدَ خُرُوْجِ وَقْتِ الظُّهْرِ وَأَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَنْهُ، أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي أَوَّلِ يَوْمٍ فِي الْوَقْتِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ، فَثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ أَوَّلُ وَقْتِهَا .وَذُكِرَ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِي حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ (الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ) فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ هُوَ آخِرُ وَقْتِهَا الَّذِي إِذَا خَرَجَ فَاتَتْ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْوَقْتُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤَخِّرَ الصَّلَاةَ عَنْهُ، حَتّٰى يَخْرُجَ، وَأَنَّ مَنْ صَلَّاهَا بَعْدَهُ، وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّاهَا فِي وَقْتِهَا، مُفَرِّطٌ لِأَنَّهُ قَدْ فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا مَا فِيْهِ الْفَضْلُ وَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَفُتْ بَعْدُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ، وَلَمْ تَفُتْهُ، وَلَمَا فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ). فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي خَاصٍّ مِنَ الْوَقْتِ، أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي بَقِيَّةِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ الْوَقْتُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤَخِّرَ

الْعَصْرُ حَتّٰى يَخْرُجَ هٰذَا الْوَقْتُ الَّذِىْ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْيَوْمِ الثَّانِىْ.
وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا.

۸۷۵: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز کا اول و آخر وقت ہے اور ظہر کا اول وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت جبکہ عصر کا وقت آجائے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ عصر کا وقت اس وقت داخل ہوتا ہے جب ظہر کا وقت نکل جاتا ہے۔ رہی وہ روایت جس میں عصر کا وقت مذکور ہے اس میں کچھ اختلاف نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس وقت میں ادا فرمایا ہو جس کا ہم نے تذکرہ کر دیا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ نمازِ عصر کا اول وقت ہے آپ سے یہ منقول ہے کہ آپ نے اس کی ادائیگی دوسرے روز اس وقت فرمائی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا اس نماز کا وقت وہی ہے جو ان دونوں اوقات کے درمیان ہے۔ پس اس میں یہ احتمال ہے کہ وہ اس کا ایسا آخری وقت ہو کہ جب وہ نکل جاتا ہے تو وہ نماز فوت ہو جاتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد وہ وقت ہو کہ جس سے نماز کو عمومی حالات میں مؤخر کرنا مناسب نہیں ہے یہاں تک کہ وہ ختم ہو اور وہ شخص جس نے اس کے بعد اس کو ادا کیا اگرچہ وہ اس کو اس کے وقت کی حدود میں ادا کر رہا ہے مگر وہ زیادتی کرنے والا ہے کیونکہ اس نے اس نماز کو فضیلت و ثواب والے وقت سے ہٹا دیا۔ اگرچہ وہ نماز بالکل فوت تو نہیں ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی نماز تو پڑھتا ہے اور ظاہر میں وہ اس سے فوت بھی نہیں ہوتی مگر جب اس نے اس کو (فضیلت والے) وقت سے فوت کر دیا' وہ اس کے لئے اس کے اہل و مال سے زیادہ بہتر تھا۔ پس اس ارشاد سے یہ ثابت ہو گیا کہ خاص وقت میں نماز بقیہ تمام وقت کی نماز کے ساتھ احاطہ کرنے سے بہتر ہے اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد وہ وقت ہو جس سے نماز کا مؤخر کرنا کسی صورت میں درست نہیں یہاں تک کہ یہ وقت نکل جائے وہ وقت ہے کہ جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن نماز ادا فرمائی اور ہماری اس بات پر مندرجہ روایات دلالت کرتی ہیں۔

تخریج : ترمذی فی باب الصلاة باب۱ نمبر۱۵۱۔

فریق ثانی:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں دو مثل تک ظہر کا وقت ہے اور اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے۔

دلیل نمبرا: حضرت ابن عباس' ابو سعید خدری' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں ظہر کی نماز دوسرے دن اس وقت پڑھنا ثابت ہے جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تو اس سے معلوم ہوا کہ مثل اول کے ختم ہونے کے بعد مثل ثانی میں ظہر پڑھی پس ظہر کا وقت مثل ثانی میں بھی باقی تھا ورنہ وقت کے بعد نماز پڑھنا لازم آئے گا اور یہ وقت دو مثل تک بھی پہنچ سکتا ہے روایت نمبر ۸۷۵ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ عصر کے وقت کا دخول ظہر کے وقت کے خروج پر ہے۔

وقتِ عصر:

اماما ذکر سے اس کو بیان فرمایا کہ عصر کا وقت مثل اول یا مثل ثانی کے بعد علی اختلاف الاقوال جیسا ذکر کر آئے یہ عصر کا اوّل وقت ہے جبکہ ظہر کا وقت دونوں اقوال کے مطابق ختم ہو جائے۔

عصر کا آخری وقت:

فریق نمبرا: امام شافعی و مالک کے ایک قول کے مطابق عصر کا وقت دو مثل پر ختم ہو جاتا ہے۔
فریق نمبر۲: احناف وحنابلہ وجمہور فقہاء نیز شافعی و مالک ﷭ کے ہاں عصر کا وقت دو مثل کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

فریق اوّل کی دلیل:

پہلے روایات میں گزرا کہ آپ ﷺ نے نماز عصر دوسرے دن دو مثل پر یا سورج کے بلندی میں ہوتے ہوئے ادا فرمائی اور یہ فرمایا کہ ان کے مابین وقت عصر ہے اس سے معلوم ہوا کہ دو مثل پر وقت ختم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد نماز فوت ہو جاتی ہے ایک احتمال یہ بھی ہے۔

فریق ثانی اور اس کے دلائل:

فاحتمل ان یکون اس سے فریق ثانی کے مؤقف کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دو مثل کے بعد وقت باقی ہے آپ ﷺ نے نماز عصر دو مثل پر پڑھائی اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کو بتلانا مقصود ہو کہ یہ وہ مناسب وقت ہے جس سے نماز کو مؤخر نہیں کرنا چاہئے اور اس کو نکلنے نہ دے اگر چہ اس کے بعد پڑھنے والا بھی وقت میں پڑھ رہا ہے مگر وہ زیادتی کرنے والا ہے کیونکہ اس نے اس کو ایسے وقت سے مؤخر کیا ہے جو فضیلت والا ہے اگر چہ اس کی نماز فوت تو نہیں ہوئی جیسا کہ اس ارشاد میں فرمایا گیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ آدمی نماز پڑھ لیتا ہے اور نماز اس سے فوت تو نہیں ہوتی البتہ جو وقت اس سے فضیلت والا رہ گیا (اور میسر نہیں آیا) وہ اس کے اہل و مال سے بڑھ کر فضیلت والا تھا (مالک فی الموطا فی الوقوت نمبر ۲۳) اس روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نماز کے بعض اوقات اس کے دوسرے اوقات سے افضل ہوتے ہیں۔
احتمال نمبر۲: یحتمل ان یکون سے دوسرا احتمال ذکر کرتے ہیں کہ ممکن ہے وقت سے مراد وہ وقت ہو جس سے عصر کو مؤخر کرنا مناسب نہیں یہاں تک وہ وقت اس سے (کسی مجبوری سے) نکل جائے جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے دوسرے دن نماز ادا فرمائی۔

اور یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۸۷۶ :مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا، أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ لِلصَّلَاةِ

أَوَّلًا وَآخِرًا، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ، حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ).

۸۷۶: اعمش نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی ابتداء و انتہاء ہے اور عصر کا اول وقت تو وہ ہے جب اس کا وقت شروع ہو اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج پیلا پڑ جائے۔

۸۷۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ).

۸۷۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج کی دھوپ پیلی نہ پڑے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۱۷۲/۱۷۱' ۱۷۳' ۱۷۴/۱۷۳' ۱۷۸' ۲۰۶/۱۷۸' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲' نمبر ۳۹۶' نسائی فی المواقیت باب ۱۵' مسند احمد ۲/ ۲۱۰/ ۲۱۳' ۲۲۳۔

۸۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو . قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَرَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا، حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَذٰلِكَ بَعْدَمَا يَصِيْرُ الظِّلُّ قَامَتَيْنِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ قَصَدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ وَقْتِهَا، هُوَ وَقْتُ الْفَضْلِ، لَا الْوَقْتُ الَّذِيْ إِذَا خَرَجَ فَاتَتِ الصَّلَاةُ بِخُرُوْجِهٖ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ . غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ . وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۸۷۸: ابوایوب نے عبداللہ بن عمرو سے اسی طرح روایت نقل کی ہے شعبہ کہتے ہیں میرے استاذ قتادہ نے اس کو تین مرتبہ بیان کیا ایک مرتبہ مرفوع نقل کی اور دو مرتبہ روایت کو مرفوع نقل نہیں کیا۔

اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ عصر کا آخری وقت آفتاب کا پیلا پڑنا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو جاتا ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ وہ وقت جس کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا اور آثار اوّل میں مذکور ہے وہ افضل وقت ہے اس سے وہ وقت مراد نہیں ہے کہ جب وہ نکل جائے تو اس کے نکلنے سے نماز فوت ہو جائے۔ یہ بات اس لئے کہی تا کہ ان آثار کا تطبیقی معنی سامنے آجائے اور تضاد ختم ہو البتہ بعض لوگوں نے کہا کہ عصر کا وقت غروب آفتاب تک ہے۔

تخریج : مسلم ۲۲۳/۱۔

ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عصر کی نماز کا آخری وقت اصفرار شمس ہے اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ دو مثل

سے زیادہ ہو جائے۔

عمدہ تطبیق روایات:

معلوم ہوا کہ پہلے آثار میں جس وقت کا تذکرہ ہے وہ وقت فضیلت ہے وہ وقت نہیں کہ جس کے خروج سے نماز فوت ہو جاتی ہے یہ تطبیق اختیار کی جائے تو آثار میں تضاد باقی نہیں رہتا۔

وقت عصر میں اختلاف ثانی:

فریق اوّل: غروب آفتاب سے اس کا وقت ختم ہوتا ہے یہ ہمارے ائمہ ثلاثہ کا مذہب ہے یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وصاحبین رحمۃ اللہ علیہ غیران قومًا اذهبوا سے یہی لوگ مراد ہیں۔

مستدل روایات:

۸۷۹ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ).

۸۷۹: ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جس نے نماز صبح کی ایک رکعت طلوع شمس سے پہلے پالی اس نے گویا نماز پالی اور جس نے دو رکعت عصر کے غروب سے پہلے پالیں اس نے گویا نماز عصر کو پالیا۔

تخریج : بخاری فی مواقیت الصلاة باب۲۸' مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة نمبر۸٦۳' ابن ماجه فی الصلاة نمبر٦۹٦' نسائی فی المواقیب باب۲۸' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۳۷۸/۱۔

مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً کی ایک شاندار توجیہ:

اس سے مراد کسی غیر مکلف کا اتنا وقت پالینا جس میں وضو کر کے ایک رکعت ادا کی جاسکے یہ اس نماز کو اس کے ذمہ قرض بنا دیتا ہے وہ نماز اسے قضاء کرنا ضروری ہے۔ (فیض الباری ۱۱۹/ج۲)

۸۸۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۸۸۰: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المسند العدنی، مسلم ۲۲۱/۱۔

۸۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَبِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ، قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ).

۸۸۱: بشر و عبدالرحمٰن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی اس نے گویا صبح کی نماز پالی جس نے ایک رکعت عصر کی غروب آفتاب سے پہلے پالی اس نے عصر کی نماز پالی۔

تخریج : تخریج نمبر ۸۷۹ کو ملاحظہ کرلیں۔

۸۸۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالُوْا : فَلَمَّا كَانَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ مَا ذَكَرْنَا فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ مُدْرِكًا لَهَا، ثَبَتَ أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا هُوَ غُرُوْبُ الشَّمْسِ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا إِلٰى أَنْ تَتَغَيَّرَ الشَّمْسُ، مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَمِنْ ذٰلِكَ۔

۸۸۲: عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب ان آثار میں عصر کی ایک رکعت کا وقت پانے والوں کو عصر کا مدرک قرار دے دیا گیا تو اس سے ثابت ہوگیا کہ عصر کا آخری وقت غروب آفتاب ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور جو لوگ عصر کا آخری وقت آفتاب کے زرد ہونے کو مانتے ہیں ان کی دلیل وہ روایات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت فرمائی ہے روایات یہ ہیں۔

تخریج : نسائی ۹٤/۱، ابن ماجہ ۵۱/۱۔

حاصل روایات: ان چار روایات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ غروب سے پہلے ایک رکعت پانے والا گویا عصر کی نماز پانے والا ہے خواہ ثواب پانے والا یا نماز مافی الذمہ والا ہو بہر حال وقت عصر غروب آفتاب تک نہ ہوتا تو اس کو مدرک بالصلاۃ نہ کہا جاتا پس ثابت ہوا کہ عصر کا آخری وقت غروب آفتاب ہے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی:

عصر کا وقت اصفرار آفتاب تک ہے۔اس کو امام احمد بن حنبل اور اسحاق راہویہ نے اختیار کیا امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

مستدل روایات:

۸۸۳ :مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَنِصْفَ النَّهَارِ.

۸۸۳:عاصم نے بیان کیا کہ زر کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ نے کہا ہم طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے روک دیئے گئے اسی طرح غروب اور نصف نہار کے وقت بھی۔

تخریج : بخاری عن ابی هریره فی مواقیت الصلاة باب۳۱' مسلم فی صلاة المسافرین نمبر۲۸۵' نسائی فی المواقیت باب۳۲' مسند احمد ۳۱۲/۵۔

۸۸۴ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ إِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ أَوْ غَابَ قَرْنُ الشَّمْسِ).

۸۸۴:محمد نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے منع فرمایا جب سورج طلوع ہو یا غروب ہو رہا ہو۔

تخریج : طبرانی فی المعجم الکبیر ۱٤٦/۵۔

۸۸۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ:ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ:(ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ، وَأَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا، حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ، وَحِيْنَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ، حَتّٰى تَغْرُبَ).

۸۸۵:علی کہتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین ایسے اوقات ہیں جن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے ہمیں منع فرماتے اور مردوں کو قبر میں ڈالنے (یعنی نماز جنازہ) سے منع فرماتے جبکہ سورج چمک دے یہاں تک کہ بلند ہو اور جب سورج زوال کے وقت میں ہو یہاں تک کہ ڈھل جائے اور جب غروب کی طرف مائل ہو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

تخریج : مسلم فی صلاۃ المسافرین نمبر۲۹۵' ابو داؤد فی الجنائز باب۵۱' نمبر۳۱۹۲' ترمذی فی الجنائز باب۴۱' نمبر۱۰۳۰' ابن ماجه فی الجنائز باب۳۰' نمبر۱۵۱۹' نسائی فی المواقیت باب۴' ۳۱' والجنائز باب۸۹' دارمی فی الصلاۃ باب۱۴۲' مسند احمد ۱۵۲/۴' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۴۵۴/۲' ۳۲/۴۔

اللغات: بازغه :چمکنا' ترتفع :بلند ہونا' قائم الظهیره :دوپہر کا وقت' نصف النہار۔ تضیف :مائل ہونا۔

۸۸۶ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ، قَالَ : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا، وَإِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَبْرُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغِيْبَ).

۸۸۶: حضرت عبداللہ ؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ سورج کے طلوع اور غروب کے اوقات میں اپنی نماز کی کوشش نہ کرو جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز کو مؤخر کر دو یہاں تک کہ وہ خوب ظاہر ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے تو غائب ہونے تک نماز کو مؤخر کر دو۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۳' مسلم فی المساجد نمبر۲۸۹' نسائی فی المواقیت باب۳۳' مصنف عبدالرزاق نمبر۳۹۵۱' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۴۵۳/۲' مصنف ابن ابی شیبه ۳۴۹/۲' ۳۵۳۔

اللغات: حاجب الشمس: کنارہ آفتاب۔ لاتحروا: کوشش و تگ و دو کرنا۔

۸۸۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۸۸۷: ہشام بن عروہ عن ابیہ نے ابن عمر ؓ اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۷۵/۱' مسند احمد ۱۳/۲' ۱۹۔

۸۸۸ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يَتَحَرّٰى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا)

۸۸۸: حضرت ابن عمر ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے نماز کے لئے تگ و دو نہ کرے کہ طلوع و غروب کے اوقات میں پڑھنے لگے۔

تخریج : روایت نمبر۸۸۶ کی تخریج ملاحظہ ہو۔ بخاری ۲۱۲/۱' مسلم ۲۷۵/۱' مسند احمد ۳۳/۲۔

۸۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ "وَهَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِنَّمَا

(نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَحَرّٰى طُلُوْعُ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوْبُهَا).

۸۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عمر بن الخطاب نے وہم کیا ہے کہ کوئی شخص نماز کا خیال نہ کرے اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے لگے۔ (کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اصفرار سے غروب تک نماز کا نہ ہونا اور اسفار کے بعد طلوع تک کے وقت میں نماز نہ ہونے کا وہم وخیال ہوا ہے یہ درست نہیں بلکہ ان نمازوں کے اوقات طلوع وغروب تک ہیں) البتہ ان اوقات تک نمازوں کو نہ مؤخر کیا جائے۔

تخریج: مسلم فی صلاۃ المسافرین نمار ۲۹۵۔

۸۹۰: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ يَحْيٰى، وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَأَبُوْ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ إِلٰى أَنْ يَنْتَصِفَ النَّهَارُ، فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَفِيْءَ الْفَيْءُ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، وَهِيَ سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ).

۸۹۰: حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن عبسہؓ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو یہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان ظاہر ہوتا ہے اور یہ کفار کی عبادت کا وقت ہے پس تم اس میں نماز کو چھوڑ دو یہاں تک کہ سورج بلند ہو کہ اس کی شعاعیں جاتی رہیں پھر نماز کی حاضری کا وقت رہتا ہے یہاں تک کہ دن آدھا ہو جائے یہ وہ گھڑی ہے جب جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کو اس میں بھڑکایا جاتا ہے پس اس وقت میں نماز ترک کر دو یہاں تک کہ سایہ ڈھل جائے پھر نماز کی حاضری کا وقت ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو پس سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور یہ کفار کی نماز کا وقت ہے۔

تخریج: مسلم فی صلاۃ المسافرین نمبر ۲۹۴۔

۸۹۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا: ثَنَا وَهْبٌ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ أَبِيْ صُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تُصَلُّوْا عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، أَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، أَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ). قَالُوْا: فَلَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، ثَبَتَ أَنَّهُ لَيْسَ بِوَقْتِ صَلَاةٍ وَأَنَّ وَقْتَ

الْعَصْرِ يَخْرُجُ بِدُخُوْلِهِ. فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْآخَرِيْنَ عَلَيْهِ أَنَّهُ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَرُوِيَ فِي غَيْرِهِ (مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ) فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ اِبَاحَةُ الدُّخُوْلِ فِي الْعَصْرِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ .فَجَعَلَ النَّهْيَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ عَلٰى غَيْرِ الَّذِيْ أُبِيْحَ فِي الْحَدِيْثِ الْآخَرِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْحَدِيْثَانِ .فَهٰذَا أَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ الْآثَارُ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ .وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَإِنَّا رَأَيْنَا وَقْتَ الظُّهْرِ وَالصَّلَوَاتُ كُلُّهَا فِيْهِ مُبَاحَةٌ التَّطَوُّعُ كُلُّهُ، وَقَضَاءُ كُلِّ صَلَاةٍ فَائِتَةٍ .وَكَذٰلِكَ مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ أَنَّهُ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَوَقْتُ الصُّبْحِ مُبَاحٌ قَضَاءُ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ فِيْهِ، فَإِنَّمَا نُهِيَ عَنِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً فِيْهِ .فَكَانَ كُلُّ وَقْتٍ قَدْ اتُّفِقَ عَلَيْهِ أَنَّهُ وَقْتُ الصَّلَاةِ عَنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ، كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الصَّلَاةَ الْفَائِتَةَ تُقْضٰى فِيْهِ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذِهِ صِفَةُ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا، وَثَبَتَ أَنَّ غُرُوْبَ الشَّمْسِ لَا يُقْضٰى فِيْهِ صَلَاةٌ فَائِتَةٌ بِاتِّفَاقِهِمْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ صِفَتُهُ مِنْ صِفَةِ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ، وَثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُصَلّٰى فِيْهِ صَلَاةٌ أَصْلًا كَنِصْفِ النَّهَارِ، وَطُلُوْعِ الشَّمْسِ وَأَنَّ نَهْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، نَاسِخٌ لِقَوْلِهِ (مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ) لِلدَّلَائِلِ الَّتِيْ شَرَحْنَاهَا، وَبَيَّنَّاهَا .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ، عِنْدَنَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَأَمَّا وَقْتُ الْمَغْرِبِ فَإِنَّ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ كُلِّهَا أَنَّهُ قَدْ صَلَّاهَا عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ .وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَقَالُوْا أَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ يَطْلُعُ النَّجْمُ . وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۸۹۱: سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے مہلب بن ابی صفرہ کو حضرت سمرہؓ سے روایت بیان کرتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طلوع آفتاب کے وقت اور غروب آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھو اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یا بین یا علی کا لفظ فرمایا اسی طرح تغرب بین یا علی قرنی الشیطان کے لفظ فرمائے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے غروبِ آفتاب کے وقت نماز سے ممانعت فرمائی ہے تو اس سے ثابت ہوگیا کہ وہ نماز کا وقت نہیں اور اس کے آ جانے سے عصر کا وقت جاتا رہتا ہے۔ ان سے اختلاف رکھنے والے علماء کی دلیل ان کے خلاف یہ ہے کہ اس روایت میں غروبِ آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت کی گئی ہے اور دوسری روایت یہ کہہ رہی ہے کہ "من ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر" تو اس سے کم از کم اتنی بات ثابت ہو رہی ہے کہ اس وقت میں نماز عصر میں داخل ہونا مباح ہے تو حدیث اول میں جو

نہی مذکور ہے اس کا محمل اور ہوگا اور دوسری روایت میں جس چیز کو مباح قرار دیا گیا اس کا محمل دوسرا ہے تاکہ دونوں روایات کا تضاد ختم ہو جائے' یہ ان میں سب سے بہتر قول ہے جس پر ان آثار کو محمول کرنا چاہیے تاکہ تضاد نہ ہو۔
باقی نظر وفکر کے لحاظ سے اس کو دیکھا جائے تو ہمارے سامنے ظہر اور دیگر تمام نمازوں کے اوقات ہیں جن میں نوافل اور قضاء تمام مباح ہیں۔ اسی طرح عصر کے متفق علیہ وقت کا بھی یہی حکم ہے اور صبح کا وہ وقت مباح ہے کہ جس میں تمام فوت شدہ نمازوں کی قضاء درست ہے۔ البتہ نوافل کی ممانعت ہے۔ ہر وہ وقت جس کے نماز کا وقت ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور وہ ان نمازوں کے اوقات سے ہو تو اس میں قضا نماز جائز ہے اور اس پر بھی سب کا اتفاق ہے جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ متفق علیہ اوقات نماز کا یہ حال ہے اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ غروب آفتاب کے وقت کوئی فوت شدہ نماز ادا نہیں کی جا سکتی اس پر سب متفق ہیں تو اس حالت سے اس کا فرض نمازوں کے اوقات سے خارج ہونا ثابت ہو گیا اور یہ تو پہلے ثابت ہو چکا کہ اس میں کوئی نماز ادا نہ کی جائے گی جیسا کہ زوال اور طلوع آفتاب کے وقت نماز ادا نہیں کی جا سکتی اور جناب رسول اللہ ﷺ کا غروب آفتاب کے قریب نماز کی ممانعت کرنا "من ادرك من العصر ركعة....." کو منسوخ کرنے والا ہے۔ ان دلائل کی بناء پر جو ہم نے تشریح کی اور وضاحت کی نظر کا یہی تقاضا ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے باقی رہا نمازِ مغرب کا وقت تو پہلے تمام آثار میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو غروب آفتاب کے بعد ادا فرمایا۔ بعض لوگوں نے اس میں اختلاف کیا' انہوں نے کہا کہ نمازِ مغرب کا پہلا وقت ستاروں کے طلوع کا وقت ہے اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

تخریج : مسند احمد ۱۵/۵' مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۴۹/۲۔

حاصلِ روایات: ان ۹ روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اوقات ثلاثہ میں نماز ممنوع ہے اور ممانعت کی علت کفار کی عبادت کے اوقات ہیں اور شیطان اپنے خیال میں ان سے اپنی عبادت کرواتا ہے۔

قالو!! پس اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ ان اوقات میں نماز نہیں ہوتی اور ان کے اوقات کے آنے سے نماز کا وقت نکل جاتا ہے چنانچہ غروب کا وقت آنے سے عصر کا وقت جاتا رہتا ہے حرمت وحلت میں تعارض کے وقت حرمت کو ترجیح ہے۔

فریق اوّل کی طرف سے جواب:

ان تمام روایات میں غروب وغیرہ اوقات میں نماز کی ممانعت کی گئی ہے حالانکہ روایات عائشہ صدیقہؓ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں **من ادرك ركعة من العصر قبل ان تغيب الشمس فقد ادرك العصر** تو اس روایت میں غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر میں داخلے کا مباح ہونا ثابت کیا گیا جس سے **ما وجب في الذمه** کا ثبوت مل جائے اس سے فعل کے کرنے کو ثابت کرنا مقصود نہیں پس ممانعت والی روایات کی ممانعت کی جہت جب مختلف ہوئی اور اباحت والی روایات کی جہت مختلف ہوگئی تو ہر دو روایات میں تطبیق ہوگئی تضاد نہ رہا۔

فریق دوم کا مسلک بطریق نظر:

تمام اوقات پر غور سے معلوم ہوا کہ وہ تین ہیں:
نمبر۱: ایسے اوقات جن میں فرض، نفل وقضاء سب کچھ جائز ہو مثلاً طلوع شمس کے بعد کا وقت اور ظہر کے بعد کا وقت وغیرہ۔
نمبر۲: ایسے اوقات جن میں فرض وقضاء تو جائز ہوں مگر ان میں نفل جائز نہ ہوں مثلاً صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب تک کا وقت، نماز عصر کے بعد غروب تک کا وقت۔
نمبر۳: ایسے اوقات جن میں کوئی نماز جائز نہیں طلوع، غروب، نصف النہار۔
قاعدہ کلیہ نمبر۱: ان اوقات پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ جن اوقات میں نماز درست ہے ان میں قضاء نماز کی ممانعت نہیں کی گئی اگرچہ نوافل کی کردی گئی۔
نمبر۲: جن اوقات میں کلی ممانعت ہے ان میں کوئی نماز ادا وقضاء جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ مکمل ممانعت کے اوقات میں وقت نماز ہے ہی نہیں پس ان اوقات میں غروب کا وقت بھی ہے اس میں نماز عصر کو جائز کہنا درست نہیں پس یہ ماننا پڑے گا کہ روایات غروب سے من ادرك ركعة من العصر والی روایات منسوخ ہیں۔

ایک ضروری تنبیہ:

یہاں امام طحاوی رحمہ اللہ نے عندنا تو درست کہا کیونکہ ان کا رجحان یہاں امام احمد کے قول کی طرف ہے البتہ آگے امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کی طرف اس قول کی نسبت درست نہیں بلکہ ان کا تسامح ہے۔
احناف کا مسلک فریق اوّل کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے وقت عصر اور دوسرے اوقات میں ایک فرق ملحوظ رہنا چاہئے بقیہ تمام نمازوں کے اوقات کامل ہیں اس کے وقت میں اصفرار سے قبل کامل وقت ہے اور اصفرار کے بعد ناقص ہے جب اس کا وقت سب نمازوں سے الگ انداز کا ہے تو اس کا حکم وہی ہونا مناسب ہے جو حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا میں وارد ہے۔
واللہ اعلم وعلیہ التکلان۔
نوٹ: یہ دوسرا موقعہ ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ سے نقل مذہب میں تسامح ہوا اور یہ وہ موقعہ ہے جہاں ان کا اپنا رجحان بھی دوسرے قول کی ترجیح کا ہے۔

مغرب کا وقت

خلاصۃ البرام: مغرب کے وقت کی ابتداء اور اختتام کے متعلق اختلاف ہے بعض نے وقت مغرب کی ابتداء طلوع نجوم سے قرار دی ہے یہ عطاء بن ابی رباح وغیرہ کا مذہب ہے جبکہ جمہور فقہاء ائمہ اربعہ غروب آفتاب کے متصل بعد اس کا وقت مانتے ہیں مغرب کا آخری وقت تین رکعت اطمینان سے وضو کر کے خشوع وخضوع سے ادا کرلیں تو مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے دوسرا

قول امام احمد جمہور فقہاء شفق احمر تک مغرب کا وقت ہے قول ثالث امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور عبداللہ بن مبارک شفق ابیض تک مغرب کا وقت رہتا ہے۔

مغرب کا ابتدائی وقت اور مستدل روایات:

مغرب کا وقت طلوع نجوم سے شروع ہوتا ہے یہ قول عطاء بن رباح وغیرہ تابعین کا ہے انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے احتجوا بذلك سے یہی مراد ہیں۔

۸۹۲ :بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِیْ هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِیْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ : (صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَخْمِصِ فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا مِنكُمْ أُوْتِیَ أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ).

۸۹۲: ابو ہبیرہ شیبانی نے ابوتمیم جیشانی سے اور انہوں نے حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام مخمص میں عصر کی نماز پڑھائی پھر فرمایا یہ نماز پہلی امتوں کو پیش کی گئی انہوں نے اس کو ضائع کر دیا پس جس نے اس کی حفاظت کی اس کو دو مرتبہ اجر ملے گا اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ ستارے طلوع ہو جائیں۔

تخریج : مسلم فی صلاۃ المسافرین نمبر ۲۹۲۔

۸۹۳ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا أَبِیْ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِیْ حَبِيْبٍ، عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ بِالْمَخْمِصِ وَقَالَ (لَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ) ، وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ فَقَالُوْا : طُلُوْعُ النَّجْمِ هُوَ أَوَّلُ وَقْتِهَا وَكَانَ قَوْلُهٗ عِنْدَنَا (وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ) قَدْ يَحْتَمِلُ أَنَّ هٰذَا آخِرُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ، وَيَكُوْنُ الشَّاهِدُ هُوَ اللَّيْلُ .وَلٰكِنَّ الَّذِیْ رَوَاهُ غَيْرُ اللَّيْثِ تَأَوَّلَ أَنَّ الشَّاهِدَ هُوَ النَّجْمُ، فَقَالَ ذٰلِكَ بِرَأْيِهٖ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّی الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتِ الشَّمْسُ بِالْحِجَابِ .

۸۹۳: ابن اسحاق نے یزید بن ابی حبیب اور انہوں نے خیر بن نعیم حضرمی سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے صرف فرق یہ ہے اس میں مقام مخمص کا تذکرہ نہیں اور اس کے بعد کے الفاظ یہ ہیں: ''لاصلاۃ بعدھا حتی یری

الشاھد" الشاہد ستارے اور اس سے مراد رات بھی ہوتی ہے اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہ دوسرا جناب رسول اللہ ﷺ کا قول ہو جیسا کہ لیث کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ سے کثیر روایات اس سلسلہ میں آئی ہیں کہ آپ اس وقت نمازِ مغرب ادا فرماتے جب سورج غروب ہو جاتا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

ان کے علاوہ رواۃ نے شاہد کی نجم سے تاویل کی اور کہا یہ لیث کی رائے اور قول ہے جناب نبی اکرم ﷺ کا قول نہیں۔

الجواب: یزید بن حبیب راوی کی روایت لیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے شاذ ہوگئی کیونکہ اس میں شاہد رات کے معنی میں ہے نمبر۲ طلوع نجوم بسا اوقات غروب کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے اور یہی مغرب کا وقت ہے جیسا کہ متواتر روایات سے ثابت ہے۔

فریقِ ثانی کا موقف:

کہ مغرب کی نماز غروب کے بعد ہی ہے اس کو ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء نے اختیار فرمایا۔

۸۹۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : ثَنَا أَبِي، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ مَسْرُوْقٌ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْا عَنِ الْخَيْرِ .أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ، وَيُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى تَبْدُوَ النُّجُوْمُ، وَيُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ -يَعْنِي أَبَا مُوْسٰى .قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ : عَبْدُ اللّٰهِ .قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۸۹۴: عمارہ نے ابوعطیہ سے نقل کیا کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مسروق نے سوال کیا اے ام المؤمنین! اصحاب محمد ﷺ میں سے دو آدمی ہیں جو خیر کو بالکل نہیں چھوڑتے ان میں سے ایک مغرب کو جلد پڑھتا ہے اور جلد افطار کرتا ہے اور دوسرا مغرب کو اس وقت تک مؤخر کرتا ہے یہاں تک کہ ستارے ظاہر ہوں اور افطار کو بھی مؤخر کرتا ہے یعنی ابوموسیٰ انہوں نے پوچھا ان میں سے کون نماز کو اور افطار کو جلد ادا کرتا ہے میں نے کہا عبداللہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر۴۹' ابو داؤد فی الصوم باب۲۱' نمبر۲۳۵۴' ترمذی فی الصوم باب۱۳' نمبر۷۰۲' نسائی فی الصیام باب۲۳۔

۸۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي بَشِيْرُ بْنُ أَبِي مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ).

۸۹۵: عروہ کہتے ہیں کہ بشیر بن ابی مسعود نے ابو مسعودؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز مغرب غروب آفتاب کے بعد ادا فرماتے۔

تخریج : دارمی فی الصلاۃ باب ۲' باختلاف یسیر۔

۸۹۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ).

۸۹۶: محمد بن عمرو بن الحسن نے جابر بن عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۱۸' مسلم فی المساجد ۲۳۳' ۷۷۱' ترمذی فی المواقیت باب ۱' نسائی فی المواقیت باب ۱۰' ۱۸' مسند احمد ۳۳/۳' ۳۵۱' ۳۶۹۔

۸۹۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ : (كُنَّا نُصَلِّى الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ) .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۹۷: یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع ؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز غروب آفتاب پر پڑھ لیا کرتے تھے۔اور اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد والے حضرات صحابہ کرام ؓ اور تابعین ؒ کی روایات بھی موجود ہیں۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۱۸' مسلم فی المساجد ۲۱۶' ترمذی فی المواقیت باب۸' نمبر۱۶۴' ابن ماجہ فی الصلاۃ باب۷' نمبر۶۸۸' مسند احمد ۵٤/٤' بیھقی فی السنن الکبرٰی ٤٤٦/١۔

حاصل روایات: ان چاروں روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ غروب آفتاب کے بعد نماز ادا فرما لیا کرتے تھے صحابہ کرام کا طرز عمل یہی تھا صحابہ کرام کے ارشاد سے بھی یہ بات ثابت ہے جس کو ہم نقل کرتے ہیں۔

آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم:

۸۹۸ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ (صَلُّوْا هٰذِهِ الصَّلَاةَ يَعْنِى الْمَغْرِبَ) وَالْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ.

۸۹۸: سوید بن غفلہ نے کہا کہ جناب عمر ؓ نے فرمایا تم یہ نماز یعنی مغرب پڑھو جبکہ وادیاں ابھی روشن ہی ہوں۔

اللغات: الفحاج :وسیع راستہ گلی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۲۸/۱۔

۸۹۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۸۹۹: شعبہ نے عمران سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۹۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عِمْرَانَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۹۰۰: ابوعوانہ نے عمران سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۹۰۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى أَبِيْ مُوْسٰى (أَنْ صَلِّ الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ).

۹۰۱: محمد بن سیرین نے مہاجر سے نقل کیا کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰؓ کو لکھا کہ مغرب کی نماز غروب آفتاب پر پڑھو۔

تخریج : موطا مالك فی وقوت الصلاۃ نمبر۸۔

۹۰۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْجَابِيَةِ أَنْ صَلُّوا الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ تَبْدُوَ النُّجُوْمُ .

۹۰۲: طارق بن عبدالرحمٰن نے سعید بن المسیب سے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اہل جابیہ کی طرف لکھا کہ مغرب کی نماز ستاروں کے ظاہر ہونے سے پہلے ادا کرو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۲۸/۱۔

۹۰۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ، قَالَ ثَنَا أَبِيْ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : صَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بِأَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، فَقَامَ أَصْحَابُهٗ يَتَرَاءَ وْنَ الشَّمْسَ فَقَالَ : مَا تَنْظُرُوْنَ؟ قَالُوْا نَنْظُرُ، أَغَابَتِ الشَّمْسُ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : هٰذَا، وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ) [الأسراء : ۷۸] وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلَى الْمَغْرِبِ فَقَالَ : (هٰذَا غَسَقُ اللَّيْلِ) وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلَى الْمَطْلَعِ، فَقَالَ : (هٰذَا دُلُوْكُ الشَّمْسِ). قِيْلَ حَدَّثَكُمْ عُمَارَةُ أَيْضًا؟ قَالَ (نَعَمْ).

۹۰۳: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے ساتھیوں کو نماز مغرب پڑھائی ان کے ساتھی کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے تو عبداللہ نے کہا کیا دیکھتے ہو؟ کہنے لگے ہم دیکھتے ہیں آیا سورج غروب ہو گیا ہے یا نہیں۔ تو عبداللہ نے فرمایا اس اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی اس نماز کا وقت ہے پھر عبداللہ نے بطور استشہاد یہ آیت پڑھی: "اقم الصلاة لدلوك الشمس الى غسق الليل" [الاسراء: ۷۸] اپنے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ غسق اللیل ہے (رات کا آنا ہے) اور اپنے ہاتھ سے مطلع کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ دلوک الشمس ہے۔ فہد سے پوچھا گیا کہ کیا تمہیں عمارہ نے بھی بیان کیا' انہوں نے کہا' جی ہاں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۲۹/۳۲۸/۱۔

۹۰۴ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ : صَلَّى ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ : (هٰذَا -وَالَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ -وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ).

۹۰۴: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے اپنے ساتھیوں کو نماز مغرب پڑھائی جبکہ سورج غروب ہو گیا پھر کہنے لگے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے جو اکیلا معبود ہے یہی وقت اس نماز کا ہے۔

تخریج : طبرانی ۲۳۱/۹۔

۹۰۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ، قَالَ : ثَنَا أَبِیْ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ.

۹۰۵: عبداللہ بن مرہ نے مسروق سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۹۰۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ (وَالَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ لَمِيْقَاتُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ) ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ). قَالَ : وَدُلُوْكُهَا حِيْنَ تَغِيْبُ، وَغَسَقُ اللَّيْلِ حِيْنَ يُظْلِمُ فَالصَّلَاةُ بَيْنَهُمَا.

۹۰۶: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ غروب آفتاب کے وقت فرمایا مجھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں بلاشبہ یہی گھڑی اس نماز کا وقت ہے پھر عبداللہ نے تصدیق کے لئے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ﴾ (الاسراء:۷۸) اور فرمایا دلوک وہ وقت ہے جب سورج غائب ہو جاتا ہے اور رات چھا جاتی ہے جبکہ اندھیرا چھا جاتا ہے پس نماز ان دونوں کے درمیان ہے۔

۹۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ

اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيبَةَ قَالَ : قَالَ لِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (مَتٰى غَسَقُ اللَّيْلِ؟) قُلْتُ : إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، قَالَ : فَاحْدُرِ الْمَغْرِبَ فِيْ إِثْرِهَا ثُمَّ احْدُرْهَا فِيْ إِثْرِهَا.

۹۰۷: عبدالرحمٰن بن لبیبہ کہتے ہیں مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کب رات چھا جاتی ہے پھر خود فرمایا جب سورج غروب ہو تو اس کے پیچھے تو بھی جلد نماز ادا کرلو پھر اس کے پیچھے جلدی کر (وادی میں اتر)۔

اللغات: فاحدر۔ وادی میں اترنا مراد جلدی کرنا۔

۹۰۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ فِيْ رَمَضَانَ إِذَا أَبْصَرَ إِلَى اللَّيْلِ الْأَسْوَدِ، ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدُ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ، حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ .وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا دُخُوْلَ النَّهَارِ وَقْتًا لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَكَذٰلِكَ دُخُوْلُ اللَّيْلِ وَقْتٌ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، وَعَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ خُرُوْجِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ قَوْمٌ : إِذَا غَابَتِ الشَّفَقُ -وَهُوَ الْحُمْرَةُ -خَرَجَ وَقْتُهَا، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ : أَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : إِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِيْ بَعْدَ الْحُمْرَةِ، خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَكَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْحُمْرَةَ الَّتِيْ قَبْلَ الْبَيَاضِ مِنْ وَقْتِهَا وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْبَيَاضِ الَّذِيْ بَعْدَهُ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْحُمْرَةِ وَقَالَ : بَعْضُهُمْ حُكْمُهُ خِلَافُ حُكْمِ الْحُمْرَةِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْفَجْرَ يَكُوْنُ قَبْلَهُ حُمْرَةٌ ثُمَّ يَتْلُوْهَا بَيَاضُ الْفَجْرِ فَكَانَتِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فِيْ ذٰلِكَ وَقْتًا لِصَلَاةٍ وَاحِدَةٍ، وَهُوَ الْفَجْرُ فَإِذَا خَرَجَا، خَرَجَ وَقْتُهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْبَيَاضُ وَالْحُمْرَةُ فِي الْمَغْرِبِ أَيْضًا وَقْتًا لِصَلَاةٍ وَاحِدَةٍ وَحُكْمُهُمَا حُكْمٌ وَاحِدٌ إِذَا خَرَجَا، خَرَجَ وَقْتَا الصَّلَاةِ اللَّذَانِ هُمَا وَقْتٌ لَهَا. وَأَمَّا الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ فَإِنَّ تِلْكَ الْآثَارَ كُلَّهَا فِيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا فِيْ أَوَّلِ يَوْمٍ، بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ، إِلَّا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّاهَا قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ .فَيَحْتَمِلُ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُوْنَ جَابِرٌ عَنَى الشَّفَقَ الَّذِيْ هُوَ الْبَيَاضُ، وَعَنَى الْآخَرُوْنَ الشَّفَقَ الَّذِيْ هُوَ الْحُمْرَةُ، فَيَكُوْنُ قَدْ صَلَّاهَا بَعْدَ غَيْبُوْبَةِ الْحُمْرَةِ، وَقَبْلَ غَيْبُوْبَةِ

الْبَيَاضِ، حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ .وَفِيْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّ بَعْدَ غَيْبُوْبَةِ الْحُمْرَةِ وَقْتُ الْمَغْرِبِ إِلٰى أَنْ يَغِيْبَ الْبَيَاضُ .وَأَمَّا آخِرُ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا مُوْسٰى، ذَكَرُوْا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّاهَا). وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتٍ - قَالَ بَعْضُهُمْ -هُوَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ نِصْفُ اللَّيْلِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّاهَا قَبْلَ مُضِيِّ الثُّلُثِ، فَيَكُوْنُ مُضِيُّ الثُّلُثِ، هُوَ آخِرُ وَقْتِهَا .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّاهَا بَعْدَ الثُّلُثِ، فَيَكُوْنُ قَدْ بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ وَقْتِهَا بَعْدَ خُرُوْجِ الثُّلُثِ .فَلَمَّا احْتُمِلَ ذٰلِكَ، نَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ.

۹۰۸: حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے عمر' عثمان رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ رمضان میں مغرب کی نماز پڑھتے جونہی سیاہ رات کو دیکھتے پھر بعد میں افطار کرتے یعنی کھانا کھاتے۔ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں کہ جن کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مغرب کا اوّل وقت غروبِ آفتاب ہے اور غور وفکر کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دن کا داخل ہونا نمازِ فجر کا وقت ہے بالکل اسی طرح رات کی آمد یہ نمازِ مغرب کا وقت ہے۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ وعام فقہاء کا یہی مسلک ہے۔ مغرب کا وقت ختم ہونے میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ چنانچہ امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کہتے ہیں جب سرخ شفق غائب ہو جائے تو مغرب کا وقت نکل جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں سفید شفق کے غروب ہونے پر مغرب کا وقت ختم ہوتا ہے۔ نظر وفکر کا تقاضا اس طرح ہے کہ یہ تو اتفاقی امر ہے کہ وہ سرخی جو سپیدے سے پہلے آتی ہے وہ وقت مغرب ہے البتہ اس سپیدے میں اختلاف ہے جو بعد میں آتا ہے بعض نے کہا کہ اس کا حکم سرخی جیسا ہے۔ پس ہم نے اس پر غور کیا تو ہم کو اس کی نظیر مل گئی کہ فجر سے قبل بھی سرخی پھر اس کے بعد سپید اصبح ہوتا ہے اور یہ دونوں ہی نمازِ فجر کے اوقات ہیں جب یہ دونوں نکل جاتے ہیں تو فجر کا وقت جاتا رہتا ہے۔ پس اس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ سپیدی اور سرخی مغرب میں بھی مغرب کا وقت نماز ہے اور ان دونوں کا فجر کی طرح ایک حکم ہے۔ جب یہ دونوں وقت نکل جائیں گے تو وقت مغرب جاتا رہے گا اور یہ دونوں وقت مغرب کے ہیں۔ باقی نماز عشاء تو ان تمام آثار میں معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہلے روز غروبِ شفق کے بعد ادا فرمایا مگر جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں انہوں نے بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفق کے غروب ہونے سے پہلے ادا فرمایا۔ اس میں ہمارے ہاں یہ احتمال ہے (واللہ اعلم) کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے شفق ابیض مراد لیا ہو اور دوسروں نے شفق احمر مراد لیا ہو۔ پس آپ کا نماز ادا کرنا سرخی کے ازالہ اور سپیدے کی موجودگی میں تھا تاکہ یہ آثار درست ہو سکیں اور ان کا تضاد باقی نہ رہے اور ثبوت میں پیش کردہ روایات میں یہ ثبوت ہے کہ

سرخی کا ازالہ اس وقت تک مغرب ہی کا وقت ہے یہاں تک کہ سفیدا دور ہو۔ باقی عشاء کا آخری وقت حضرت ابن عباس ابوسعید اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم کی روایت کے مطابق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رات کے تیسرے حصہ تک مؤخر فرمایا پھر اسے پڑھا اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کو اس کے وقت ہونے پر ادا کر لیا۔ بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ وہ وقت رات کا تیسرا حصہ ہے اور دوسروں نے نصف رات قرار دیا۔ پس اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کا تیسرا حصہ گزرنے پر اس کو ادا کیا ہو۔ پس اس صورت میں ثلث لیل کا گزرنا اس کا آخری وقت ہوگا اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ثلث شب تک مؤخر فرمایا پھر اسے ادا کیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کو وقت کے اندر ادا کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ وقت ثلث شب تھا اور دوسرے کہتے ہیں کہ وہ نصف شب تھا۔ اب اس میں احتمال ہے کہ ثلث شب گزر جانے پر اسے ادا کیا ہو تو ثلث شب کا گزرنا وہ آخری وقت بنا اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ اس کو ثلث شب کے بعد ادا کیا ہو۔ پھر ثلث شب گزرنے پر اس کو وقت کا کچھ حصہ بچ گیا۔ جب یہ احتمال پیدا ہو گیا تو ہم نے اس میں غور کیا تو یہ روایات ربیع المؤذن کی سند سے مل گئیں۔ ملاحظہ ہوں۔

ایک اشکال:

جب افطار کا فعل جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غروب کے معاً بعد کثرت روایات سے ثابت ہے تو اس اثر کا کیا مطلب ہوگا۔

الجواب: ان روایات کے مقابل یہ اثر ساقط ہے یا اس کی تاویل یہ ہے کہ وہ نماز مغرب کے وقت کو غروب کے متصل بعد شروع کو تاکیداً ظاہر کرنے کے لئے ایسا کیا کرتے یا روزہ تو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کھول کر نماز جلد ادا فرما لیتے پھر کھانا تناول کرتے اس کو راوی نے افطار سے تعبیر کیا۔ واللہ اعلم۔

حاصل روایات: ان آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی ظاہر ہو گیا کہ مغرب غروب کے معاً بعد شروع ہو جاتا ہے ان نقلی دلائل سے بات ثابت ہو چکی اب دلیل نظری ملاحظہ ہو۔

دلیل نظری:

دخول نہار جو دن کا پہلا کنارہ ہے اس کے متصل بعد نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے خروج نہار غروب سے ہوتا ہے اور دخول لیل جب غروب سے شروع ہوتی ہے تو مغرب کا وقت بھی اس کے متصل بعد شروع ہونا چاہئے کیونکہ لیل مغرب کا وقت ہے۔

یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ابویوسف رحمہ اللہ و محمد رحمہ اللہ اور عام فقہاء امت کا قول ہے۔

مغرب کا آخری وقت

خلاصۃ المرام: مغرب کے آخری وقت میں دو قول معروف ہیں۔

نمبر۱: امام شافعی و مالک واحمد وصاحبین جمہور فقہاء کے ہاں شفق احمر پر ختم ہوتا ہے۔
نمبر۲: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں شفق ابیض پر ختم ہوتا ہے۔

قول اوّل اور اس کی مستدل روایت:

شروع باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت گزری اس میں موجود ہے **وصلی المغرب قبل غیبوبة الشفق** اس میں شفق سے شفق احمر مراد ہے اسی میں دوسرے دن نماز ادا فرمائی۔

قول دوم:

شفق سے مراد ابیض ہے۔
دلیل نمبر۱: روایات میں صرف شفق کا لفظ ہے روایت جابر رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام روایات میں **بعد ماغاب الشفق** کے لفظ وارد ہیں جب شفق احمر مراد لیں تو اس کے بعد نماز کا ادا کرنا شفق ابیض تک نماز کے وقت کو ثابت کرتا ہے رہی روایت جابر رضی اللہ عنہ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں شفق کے لفظ میں دو احتمال ہیں ایک وہ جو فریق اوّل نے لیا اور دوسرا احتمال شفق ابیض ہے تو انہوں نے شفق احمر کے غائب ہونے کے بعد شفق ابیض کے متعلق اس طرح تعبیر فرمایا **قبل ان یغیب الشفق** پس اس تطبیق سے تمام روایات کا مفہوم یکساں ہو جاتا ہے تضاد باقی نہیں رہتا۔

دلیل نمبر۲ نظری دلیل:

نظر کے طریقے سے جب دیکھتے ہیں کہ اس بات پر تو تمام کا اتفاق ہے کہ وہ سرخی جو بیاض سے پہلے ہے وہ مغرب کا وقت ہے صرف اختلاف تو بیاض میں ہے بعض نے اسے پھر سرخی کے حکم میں شامل کر کے مغرب کے وقت میں شامل کیا جیسا امام صاحب اور بعض نے اسے خارج رکھا۔
نظیر سے استدلال: اب ہم نے غور کیا تو اس کی نظیر فجر میں مل گئی فجر میں پہلے سرخی آتی ہے اور پھر اس کے بعد معاً سفیدی فجر ہوتی ہے اور بالاتفاق یہ دونوں نماز فجر کے وقت میں شامل ہیں جب یہ دونوں چلی جاتی ہیں تو فجر کا وقت نکل جاتا ہے پس مغرب کی سرخی و سفیدی بھی ایک ہی نماز کا وقت ہونا چاہئے اور دونوں کا حکم بھی ایک ہی ہونا چاہئے کہ جب دونوں نکل جائیں نماز کا وقت نکل جائے۔

وقتِ عشاء

خلاصۃ الزام: عشاء کے اول وقت میں وہی دو قول ہیں جن کو مغرب کے اختتامی وقت کے سلسلہ میں نقل کیا گیا ہے۔
نمبر۱: امام شافعی و مالک، صاحبین، جمہور فقہاء رحمہم اللہ کے ہاں شفق احمر کے اختتام پر وقت عشاء شروع ہو جاتا ہے۔
نمبر۲: امام ابوحنیفہ وابن مبارک رحمہم اللہ کے ہاں شفق ابیض کے اختتام پر وقت عشاء شروع ہوتا ہے۔

عشاء کے آخری وقت میں اختلاف ہے امام شافعی و مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کے ہاں عشاء کا وقت نصف لیل یا ثلث لیل پر ختم ہو جاتا ہے شدید ضرورت میں صبح تک بھی ہے۔

نمبر۲: جمہور کا قول عشاء کا وقت جواز صبح تک رہتا ہے۔

عشاء کا اول وقت:

فریق اوّل کے ہاں شفق احمر کے غروب کے بعد عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے روایت جابر رضی اللہ عنہ کہ یوم اول میں آپ نے عشاء کی نماز غیبوبت شفق سے پہلے ادا فرمائی اور دیگر تمام روایات میں بعد غیبوبت کا تذکرہ ہے ان روایات میں غیبوبت سے احمر مراد لیا جائے تو تمام روایات قول اول کی مستدل نظر آتی ہیں۔

فریق ثانی کے ہاں شفق ابیض کے غائب ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے۔

جواب روایت جابر رضی اللہ عنہ:

نمبر۱: یہ روایت ان تمام روایات سے منسوخ ہے جن میں غیبوبت شفق کے بعد عشاء کا وقت بتلایا گیا ہے۔

نمبر۲: نسائی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں غیبوبت کے بعد عشاء کے ادا کرنے کا تذکرہ ہے جیسا کہ دوسری روایات میں ہے پس نسائی والی روایت دوسری روایت کے موافق ہونے کی وجہ سے قابل ترجیح ہوگی اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں تاویل کے بعد یہ توجیہ ہوگی کہ شفق احمر کے بعد شفق ابیض کے غائب ہونے تک وقت مغرب ہے اس کے بعد وقت عشاء شروع ہوگا۔ فی ثبوت ما ذکرنا میں اسی طرف اشارہ ہے۔

عشاء کا آخری وقت

امام مالک و شافعی رحمہما اللہ کے ہاں ثلث یا نصف رات تک اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک وقت تو ختم ہو جاتا ہے مگر ضرورت شدیدہ سے طلوع فجر تک وقت ہے۔

مستدل روایات:

اس سے پہلے شروع باب میں روایت ابن عباس، ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے جو امامت جبرائیل کی روایات گزریں اور حضرت ابو موسیٰ اشعری اور بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایات جو امامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں گزریں ان تمام میں مذکور ہے کہ دوسرے دن بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز دونوں دن ثلث لیل کے وقت ادا فرمائی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ثلث لیل تک عشاء کا وقت ہے البتہ روایت جابر رضی اللہ عنہ میں ثلث لیل اور نصف لیل بھی ہے مگر مذکورہ بالا روایات کی وجہ سے ثلث لیل والی روایت قابل ترجیح ہوگی۔

دواحتمال:

اگر چہ ایک احتمال کے مطابق ثلث لیل گزرنے سے پہلے پڑھی تو ثلث لیل پر وقت ختم ہونا شمار ہوگا اور دوسرے احتمال کے مطابق ثلث لیل کے بعد پڑھی تو عشاء کا وقت باقی ہے۔

تنبیہ: اگر ثلث لیل کے احتمال کو پہلی روایات راجح کرتی ہیں تو دوسرے احتمال کو مندرجہ ذیل روایات قوی بناتی ہیں۔

۹۰۹ :فَإِذَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْأُفُقُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ، حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ).

۹۰۹: اعمش نے ابوصالح رحمہ اللہ سے اور اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کی ابتداء اور انتہا ہے عشاء کا اول وقت وہ ہے جب افق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب رات آدھی ہو جائے اور فجر کا اول وقت جب پو پھوٹ جائے اور اس کا آخری وقت جب سورج طلوع ہو۔

تخریج : روایت نمبر ۸۷۵ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۹۱۰ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ).

۹۱۰: قتادہ نے ابوایوب سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا عشاء کا وقت نصف لیل تک ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۱۷۳/۱۷۲' نسائی فی المواقیت باب ۱۵۔

۹۱۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : شُعْبَةُ : حَدَّثَنِيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَرَفَعَهُ مَرَّةً، وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَا بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَيْضًا هُوَ وَقْتٌ مِنْ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .

۹۱۱: شعبہ نے قتادہ سے اور انہوں نے ابوایوب سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔پس ان آثار و روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ثلث شب کے بعد والا وقت بھی عشاء کا وقت ہے اور اس پر یہ روایات دلالت کر رہی ہیں۔

شعبہ کہتے ہیں مجھے قتادہ نے تین مرتبہ یہ روایت نقل کی ایک مرتبہ رفع کے ساتھ اور دو مرتبہ بغیر رفع کے نقل کی۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ ثلث لیل کے بعد بھی عشاء آخرہ کا وقت باقی ہے۔

تائیدی روایات:

قدوری فی ذلک سے اس طرف اشارہ ہے۔

۹۱۲ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ (مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، أَوْ بَعْدَهُ وَلَا نَدْرِيْ، أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِيْ أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ .فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ : إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلَاةً، مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِيْ، لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلّٰى).

۹۱۲: حکم نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک رات ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار نماز عشاء کے سلسلے میں کرتے رہے آپ اس وقت نکلے جب رات کا تیسرا حصہ گزر گیا یا اس کے بعد کا وقت آ گیا ہمیں معلوم نہیں کہ گھر میں آپ کو کیا مشغولیت وغیرہ تھی جب آپ باہر تشریف لائے تو فرمایا بلاشبہ تم تو ایک نماز کا انتظار کر رہے ہو اور تمہارے علاوہ اور کسی دین والے نماز کا انتظار نہیں کر رہے اگر امت پر گرانی کا خطرہ نہ ہوتا تو میں ان کو (ہر روز) اسی وقت نماز پڑھاتا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا پھر اس نے اقامت کہی اور آپ نے جماعت کرائی۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۲۲' اذان باب ۱۶۲' نسائی فی المواقیت باب ۲۱۔

۹۱۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : (جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا، حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ بَلَغَ ذَاكَ، خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُوْنَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ أَمَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا).

۹۱۳: زائدہ بن سلیمان نے ابوسفیان سے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار فرمایا یہاں تک کہ آدھی رات کا وقت تیاری میں گزر ایا اس کے قریب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے ہیں اور تم ابھی اس نماز کے انتظار میں ہو خبردار! تم نماز میں شمار ہوتے ہو جب تک نماز کا انتظار کرتے ہو۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۳۶' المواقیت باب ۲۵' نسائی فی المواقیت باب ۲۱' مسند احمد ۵/۳' ۱۸۹/۲۰۰۔

۹۱۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ (أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ، حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ نَامَ النَّاسُ وَالصِّبْيَانُ .فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ، وَلَا يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ .قَالَتْ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ، فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ غَسَقُ اللَّيْلِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ).

۹۱۴: زہری نے عروہ سے اورانہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی تو عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے آواز دی کہ لوگ اور بچے سو گئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا اس نماز کا انتظار اہل زمین میں سے کوئی بھی تمہارے سوا نہیں کر رہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان دنوں صرف مدینہ منورہ میں ہی نماز ہوتی تھی اور صحابہ کرامؓ عشاء کی نماز اندھیرا چھا جانے کے بعد ثلث لیل تک پڑھتے تھے۔(اس دن خلاف عادت تاخیر ہوئی)۔

تخریج : بخاری مواقیت الصلاة باب۲۲' الاذان باب۱۶۲' نسائی فی المواقیت باب۲۱' مسند احمد ۱۹۹/۶' ۲۱۵' ۲۷۲۔

۹۱۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: أَنَا حُمَيْدُ ٍ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: (أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ إِلٰى قَرِيْبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَرَقَدُوْا، وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا)

۹۱۵: حمید الطّویل نے انسؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کو رات کا ایک حصہ گزر جانے تک مؤخر کیا جب آپ نماز پڑھا چکے تو ہماری طرف توجہ کر کے فرمایا بلاشبہ لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور نیند میں مستغرق ہو گئے اور تم اس وقت تک نماز میں ہو جب تک کہ نماز کے انتظار میں رہو۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۳۶' والمواقیت باب۲۵' العباس باب۴۸' نسائی فی المواقیت باب۲۱' مسند احمد ۵/۳' ۱۸۹' ۲۰۰۔

۹۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : أَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا ثَابِتٌ أَنَّهُمْ سَأَلُوْا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ؟ قَالَ : نَعَمْ .ثُمَّ قَالَ : أَخَّرَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتّٰى كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ، أَوْ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ .فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مُضِيِّ ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مُضِيَّ ثُلُثِ اللَّيْلِ لَا يَخْرُجُ بِهٖ وَقْتُهَا .وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ أَفْضَلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ، هُوَ مِنْ حِيْنِ يَغِيْبُ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ مَا بَعْدَ

ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ نِصْفُ اللَّيْلِ فِي الْفَضْلِ، دُوْنَ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ .ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ، هَلْ بَعْدَ خُرُوْجِ نِصْفِ اللَّيْلِ مِنْ وَقْتِهَا شَيْءٌ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

۹۱۶: حماد نے بتلایا کہ ثابت نے ہمیں خبر دی کہ ہم نے حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا کیا جناب رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی تھی انہوں نے کہا ہاں پھر کہنے لگے آپ نے ایک دن عشاء کو مؤخر فرمایا قریب تھا کہ رات کا ایک حصہ گزر جائے یا کہا رات کا ایک حصہ گزرنے تک مؤخر کیا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ ان آثار سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ثلث شب گزرنے پر پڑھی' اس سے یہ بات کھل کر پختہ ہوگئی کہ ثلث شب کا گزرنا نمازِ عشاء کے وقت کو خارج نہیں کرتا مگر اس کا مطلب ہمارے ہاں (واللہ اعلم) یہ ہے کہ عشاء کا سب سے افضل وقت غروبِ شفق کے بعد ثلث شب تک ہے اور یہی وہ وقت ہے کہ جس میں جناب رسول اللہ ﷺ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے جیسا کہ حدیث عائشہ صدیقہ ؓ ہم بیان کر آئے۔ اس کے بعد دوسرا نمبر وقت عشاء کا آدھی رات تک کا ہے۔ یہ تو فضیلت والے وقت میں دوسرے درجہ میں ہے تا کہ مندرجہ آثار میں تضاد نہ ہو۔ اب ہم نصف شب کے بعد والے وقت سے متعلق روایات پر نگاہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسلم ۲۲۹/۱۔

حاصل روایات: ان آٹھ روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ نے ثلث لیل گزرنے پر عشاء کی نماز پڑھی تو ثلث لیل گزرنے سے عشاء کا وقت ختم نہیں ہوا بلکہ باقی رہا۔

ایک اعتراض:

اگر نصف رات تک وقت باقی ہے تو امامت جبرائیل میں پھر دونوں رات ایک ہی وقت میں نماز کیوں پڑھائی گئی۔

ازالہ:

ثلث لیل سے پہلے پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے فضیلت کی طرف رغبت کے لئے ثلث لیل میں عشاء ادا فرمائی۔

روایات میں تطبیق کا طریقہ:

عشاء کا افضل وقت تو وہی ہے جس کا تذکرہ احادیث امامت میں ہے وہ غروب شفق سے ثلث لیل ہے حضرت عائشہ ؓ کی روایت کے مطابق آپ ﷺ اسی میں عموماً نماز ادا فرماتے اور اس کے بعد والا حصہ فضیلت میں اس سے کم درجہ ہے اس سے روایات کے مابین تضاد باقی نہیں رہتا۔

فریق دوم:

نصف لیل کے بعد طلوع فجر تک وقت کے قائلین۔
امام ابوحنیفہ اور ابن مبارک رحمہما اللہ طلوع صبح تک اور امام احمد بھی ضرورت کے وقت صبح تک کو عشاء کا وقت مانتے ہیں۔

مستدل روایات:

۹۱۷ : فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَأَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَمَا صَلّٰى بِنَا .فَقَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا، لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ، مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا).

۹۱۷: حمید الطّویل کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء کو رات کا کافی حصہ گزرنے تک مؤخر کیا پھر آپ نے مڑ کر ہماری طرف توجہ فرمائی جبکہ آپ نماز پڑھا چکے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور تم جب تک انتظار میں رہے نماز میں رہے۔

تخریج : نمبر:۹۱۵ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۹۱۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهٗ .

۹۱۸: اسماعیل بن جعفر نے حمید سے اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۹۳/۱۔

۹۱۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهٗ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهٗ قَدْ كَانَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ وَقْتِهَا، بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا، مَا هُوَ أَدَلُّ مِنْ هٰذَا .

۹۱۹: یحییٰ بن ایوب نے حمید اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ان آثار سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز نصف شب کے گزرنے پر ادا فرمائی۔ اس سے یہ دلیل مل گئی کہ عشاء کا وقت نصف شب کے بعد ہے۔اس سلسلہ میں یہ مرویات اس سے بھی زیادہ دلالت کرتی ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۰۰/۳۔

حاصل روایات: نصف رات گزرنے کے بعد نماز پڑھائی اس کا معنی یہی ہوا کہ نماز عشاء کا وقت باقی تھا آدھی رات پر ختم نہ ہوا تھا ورنہ مؤخر نہ فرماتے یہ تاخیر بیانِ جواز کے لئے تھی۔

ان روایات سے زیادہ واضح روایت یہ ہے۔

۹۲۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : (أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ، وَحَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ). فَفِيْ هٰذَا أَنَّهُ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ أَكْثَرِ اللَّيْلِ، وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ ذٰلِكَ وَقْتٌ لَهَا .فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ، أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، مِنْ حِيْنِ يَغِيْبُ الشَّفَقُ إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ اللَّيْلُ كُلُّهُ، وَلٰكِنَّهُ عَلٰى أَوْقَاتٍ ثَلَاثَةٍ .فَأَمَّا مِنْ حِيْنِ يَدْخُلُ وَقْتُهَا إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَأَفْضَلُ وَقْتٍ صُلِّيَتْ فِيْهِ .وَأَمَّا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يَتِمَّ نِصْفُ اللَّيْلِ، فَفِي الْفَضْلِ دُوْنَ ذٰلِكَ .وَأَمَّا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَفِي الْفَضْلِ دُوْنَ كُلِّ مَا قَبْلَهُ .قَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَقْتِهَا أَيْضًا، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .

۹۲۰: ام کلثوم بنت ابی بکر کہتی ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ ایک رات آپ نے نماز عشاء میں اتنی دیر کی کہ رات کا بڑا حصہ گزر گیا مسجد والے بھی سو گئے پھر آپ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھائی اور فرمایا یہ اس نماز کا وقت ہے اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں اس وقت ادا کرتا۔ اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کو رات کا اکثر حصہ گزرنے پر ادا کیا اور مجھے یہ بتلایا کہ یہ اس کا وقت ہے۔ پس ان روایات کی تصحیح کے پیش نظر ہم کہیں گے کہ عشاء کا اوّل وقت غروبِ شفق سے تمام رات گزرنے تک ہے۔ مگر اس کے فضیلت کے لحاظ سے تین درجات ہیں: ① ثلث شب گزرنے تک افضل ترین وقت ہے جس میں یہ نماز پڑھی جائے۔ ② اس کے بعد آدھی رات ہونے تک فضیلت کا درجہ اس سے کم ہے۔ ③ آدھی رات کے بعد ماقبل کے دونوں اوقات سے اور فضیلت گھٹ جائے گی اور اس کے متعلق بھی اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۲۱۹، نسائی فی المواقیت باب ۲۱، دارمی فی الصلاۃ باب ۱۹، مسند احمد ۱۵۰/۶۔

ان آثار سے معلوم ہو گیا کہ نماز عشاء کا وقت غیبوبت شفق کے بعد تمام رات ہے مگر اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

افضل ترین وقت:

جب شفق غائب ہوا اس وقت سے لے کر ثلث لیل تک۔

مناسب وقت:

ثلث لیل سے آدھی رات تک یہ درجہ میں پہلے سے فروتر ہے۔

جائز وقت:

نصف رات سے طلوع صبح صادق تک یہ فضیلت میں سب سے کم ہے۔
مگر فرق مراتب کے باوجود نماز عشاء تمام اوقات میں ادا ہوگی قضا شمار نہ ہوگی۔

اس سلسلہ میں مزید روایات:

۹۲۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ "إِنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا تُؤَخِّرُوْهُ إِلَى ذٰلِكَ، إِلَّا مَنْ شُغْلٍ، وَلَا تَنَامُوْا قَبْلَهَا، فَمَنْ نَامَ قَبْلَهَا، فَلَا نَامَتْ عَيْنَاهُ ." قَالَهَا ثَلَاثًا .فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا.

۹۲۱: نافع نے اسلم سے نقل کیا کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ عشاء کا وقت غروب شفق سے ثلث لیل ہے اور اس سے اس کو مؤخر نہ کیا جائے ہاں اگر کسی شدید مشغولیت سے مؤخر ہو جائے تو پھر نماز پڑھ کر سوؤ۔ جو اس سے پہلے سو گیا خدا کرے اس کی آنکھ کو نیند نصیب نہ ہو یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا۔

تخریج : عبدالرزاق ۱/۵۶۰۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت:

۹۲۲ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ .عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى أَبِيْ مُوْسٰى "أَنْ صَلِّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ مِنَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ "أَيَّ حِيْنَ شِئْتَ.

۹۲۲: ابن سیرین نے مہاجر سے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ نماز عشاء وقت عشاء سے نصف لیل تک پڑھی جائے جس وقت میں تم مناسب خیال کرو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۱/۳۳۰۔

۹۲۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ .عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ .

۹۲۳: ہشام نے ہشام بن حسان ابن سیرین سے اور انہوں نے مہاجر سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۹۲۴ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، مِثْلَهٗ وَزَادَ (وَلَا اَدْرِیْ ذٰلِکَ اِلَّا نِصْفًا لَکَ) . فَفِیْ هٰذَا اَنَّهٗ قَدْ جَعَلَ لَهٗ اَنْ یُصَلِّیَهَا اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ وَقَدْ جَعَلَ ذٰلِکَ نِصْفَهَا .وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ.

۹۲۴: عبداللہ بن عون نے محمد بن سیرین اور انہوں نے مہاجر سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں اور میں اس کو نہیں جانتا مگر تمہیں نصف ثواب ملے گا۔اس روایت میں انہوں نے نصف لیل تک پڑھنا مقرر کیا اور اس کو نصف ثواب قرار دیا۔اس میں یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے لئے آدھی رات تک ادا کرنا مقصر رفرمایا اور اس کے ثواب کو آدھا قرار دیا اور بھی اس سلسلہ میں روایات آئی ہیں۔

۹۲۵ :مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ ح .

۹۲۵: سفیان ثوری نے حبیب بن ابی ثابت سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۹۲۶ :وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ : کَتَبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی (وَصَلِّ الْعِشَاءَ اَیَّ اللَّیْلِ شِئْتَ وَلَا تَغْفُلْهَا). فَفِیْ هٰذَا اَنَّهٗ جَعَلَ اللَّیْلَ کُلَّهٗ وَقْتًا لَهَا عَلٰی اَنَّهٗ لَا یَغْفُلُهَا .فَوَجْهُ ذٰلِکَ -عِنْدَنَا -عَلٰی اَنَّ تَرْکَهٗ اِیَّاهَا اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ، اِغْفَالٌ لَهَا، وَتَرْکَهٗ اِیَّاهَا اِلٰی اَنْ یَمْضِیَ ثُلُثُ اللَّیْلِ لَیْسَ بِاِغْفَالٍ لَهَا بَلْ هُوَ مُؤَاخَذٌ بِالْفَضْلِ الَّذِیْ یُطْلَبُ فِیْ تَقْدِیْمِهَا فِیْ وَقْتِهَا، وَمَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ نِصْفًا بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ، اَیْ اَنَّهٗ دُوْنَ الْوَقْتِ الْاَوَّلِ، وَفَوْقَ الْوَقْتِ الثَّانِیْ .فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا اَیْضًا مَا صَرَفْنَا اِلَیْهِ مَعْنٰی مَا قَدَّمْنَا ذِکْرَهٗ، مِمَّا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِکَ مِنْ قَوْلِهٖ.

۹۲۶: حبیب بن ابی ثابت نے نافع بن جبیر اور انہوں نے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا عشاء کی نماز رات کے جس حصے میں چاہے پڑھو مگر اس میں غفلت مت برتنا۔اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام رات کو اس کا وقت فرمایا اس طور پر کہ وہ اس سے غفلت اختیار نہ کرے پس اس کی صورت ہمارے ہاں یہ ہے کہ نصف شب تک اس کا چھوڑنا غفلت ہے اور ثلث شب کے گزر جانے تک اس کو مؤخر کرنا غفلت اور بے توجہی میں داخل نہیں بلکہ وہ مطلوبہ فضل کو پانے والا ہے جو اس کے مقدم کرنے پر ملتا ہے۔ ان دونوں اوقات میں اوّل وقت زیادہ فضیلت والا ہے اور دوسرے وقت سے بڑھ کر ہے۔جس معنی کا ہم تذکرہ کر آئے ہیں یہ مفہوم بھی اس کے موافق ہے۔اس سلسلہ میں یہ روایات بھی آئی ہیں۔

اس روایت میں خبردار کیا گیا کہ نماز عشاء کے لئے تمام رات وقت ہے مگر اس سے غفلت نہ برتنی چاہئے۔

وجۂ غفلت:

ہمارے ہاں نصف رات تک عشاء کا ترک کرنا غفلت سے ہوگا اور ثلث لیل گزرنے تک اس کا چھوڑے رکھنا غفلت کی وجہ سے نہیں بلکہ حصول فضل کے لئے ہے جو کہ پہلے وقت میں پڑھنے میں مطلوب ہے اور ثلث نصف کے درمیان میں اول وقت سے درجہ کم ملے گا مگر نصف کے بعد پڑھنے سے زیادہ ثواب ملے گا اور یہ چیز اس کے ساتھ موافق ہے جو جناب نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلے میں منقول ہوئی ہے اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔

۹۲۷ :مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ ح .

۹۲۷:لیث نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۹۲۸ : وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (مَا إِفْرَاطُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ؟) قَالَ : طُلُوْعُ الْفَجْرِ .فَهٰذَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ إِفْرَاطَهَا الَّذِيْ بِهِ تَفُوْتُ، طُلُوْعَ الْفَجْرِ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ -حِيْنَ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ -بَعْدَمَا مَضٰى سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ). وَفِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ). فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَهَا إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَلٰكِنْ بَعْضُهٗ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ .وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا مِنْ هٰذِهِ الْأَقَاوِيْلِ، فِيْ هٰذَا الْبَابِ، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِلَّا مَا بَيَّنَّا مِمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ وَقْتِ الظُّهْرِ .فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : هُوَ إِلٰى أَنْ يَصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ، هٰكَذَا رَوٰى عَنْهُ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

۹۲۸: عبید بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا نماز عشاء میں حد سے گزرنا کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا طلوع فجر۔ اس روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر کو نماز عشاء کے فوت ہونے کا وقت قرار دیا اور اس کو افراط و زیادتی سے تعبیر کیا حالانکہ امامت جبرائیل علیہ السلام کے سلسلہ میں یہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوسرے دن کی نماز بعد مامضی ساعةً من اللیل نقل کر چکے اور دوسری روایت میں وقت العشاء الی نصف اللیل بھی فرما چکے تو ان کا طلوع فجر تک نماز عشاء کے وقت کو قرار دینا ثابت کرتا ہے کہ نماز عشاء کا وقت اختتام تو طلوع فجر ہے البتہ ثلث لیل سے اس وقت تک کے اوقات وہ ایک دوسرے سے فضیلت میں کم اور زیادہ ہیں۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے طلوع فجر تک اس کے مؤخر کرنے کو افراط قرار دیا حالانکہ ہم جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کر آئے ہیں کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز دوسرے دن رات کا کچھ حصہ گزرنے پر ادا فرمائی اور جب آپ ﷺ سے نماز کے اوقات کے سلسلہ میں سوال کیا گیا اور

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ اس کا وقت تو طلوع فجر ہے لیکن وقت کا کچھ حصہ دوسرے سے افضل ہے۔ یہ تمام اقوال جو اس باب میں مذکور ہوئے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ سوائے اس کے کہ وقت ظہر میں اختلاف ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظہر کا وقت ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے تک رہتا ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول بھی اسی طرح ہے۔ یہ تمام روایات امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہیں۔

وقتِ ظہر میں ثبوتِ رجوع:

البتہ ظہر کے سلسلہ میں امام صاحب کا مسلک یہ ہے کہ اس کا آخری وقت مثلین کی مقدار سایہ ہو جانے پر ہے۔
اور ابو یوسف کا قول بھی ان کے موافق ہے جیسا کہ محمد بن خالد کندی نے علی بن معبد عن محمد بن الحسن عن ابی یوسف نقل کیا ہے۔

۹۲۹ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۹۲۹: محمد بن الحسن نے ابو یوسف سے انہوں نے ابوحنیفہ سے۔

۹۳۰ :وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، عَنِ ابْنِ الثَّلْجِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، أَنَّهُ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ آخِرُ وَقْتِهَا اِذَا صَارَ الظِّلُّ مِثْلَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ : وَمُحَمَّدٍ وَبِهِ نَأْخُذُ .

۹۳۰: ابن ثلجی عن الحسن بن زیاد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے آخری وقت میں فرمایا کہ ظہر کا وقت جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو جائے اور یہی ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے گویا دو مثل والے قول سے رجوع کر لیا امام طحاوی رحمہ اللہ کا بھی ادھر رجحان ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ، كَيْفَ هُوَ؟

دو نمازیں کیسے جمع کی جائیں؟

خلاصۃ البرام: صورۃً دو نمازوں کو جمع کرنا کہ ایک کو اس کے آخری وقت اور دوسرے کو اول وقت میں پڑھنے کے جواز میں کسی کو کلام نہیں۔
جمع حقیقی کے متعلق اختلاف ہے۔

فریق اوّل: امام مالک و شافعی و عطاء بن رباح وغیرہ رحمہم اللہ کے ہاں جمع حقیقی سفر و حضر میں مطلقاً جائز ہے شوافع سفر و مرض کی قید بھی

لگاتے ہیں۔

فریق دوم: مطلقاً سفر وحضر ومرض وصحت کسی صورت بھی یہ جائز نہیں یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وصاحبین رحمہما اللہ وحسن بصری رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔

فریق اوّل کا موقف اور مستدل روایات:

جمع حقیقی جائز ہے خواہ مطلق ہو یا بعض مرض وسفر کی قیود سے ہو۔

۹۳۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ِ الْأَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ).

۹۳۱: ابوقیس الاودی نے ہذیل بن شرحبیل سے اور انہوں نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع فرما لیتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۴۵۸/۲۔

۹۳۲ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهٗ، (أَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ تَبُوْكَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ).

۹۳۲: ابوالطفیل نے خبر دی کہ مجھے حضرت معاذ بن جبلؓ سے بتلایا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تبوک کے لئے روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر کو جمع فرماتے اسی طرح مغرب وعشاء کو بھی۔

تخریج : مسلم فی صلاة المسافرین نمبر۵۲، ابو داؤد فی الصلاة باب۵، ۱۲۰۸، ابن ماجه فی الصلاة نمبر۱۰۷۰، مصنف عبدالرزاق نمبر۴۳۹۸، مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة نمبر۲/۴۵۶، دارقطنی ۳۹۲/۱، مسند احمد ۲۳۳/۵۔

۹۳۳ :حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .قَالَ : قُلْتُ : مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ : أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهٗ .

۹۳۳: قرہ بن خالد نے ابی الزبیر سے نقل کیا کہ ہمیں ابوالطفیل نے معاذ بن جبلؓ سے یہ روایت نقل کی ہے میں نے معاذ سے سوال کیا اس کی کیا ضرورت تھی؟ انہوں نے جواب دیا تاکہ امت تنگی میں نہ پڑے۔

تخریج : مسلم ۲۴۶/۱۔

۹۳۴ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ

بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا، جَمِيْعًا، وَسَبْعًا جَمِيْعًا).

۹۳۴: عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات اکٹھی اور سات اکٹھی پڑھائیں۔

تخریج : بخاری باب ۳۰، الصلاۃ باب ۱۸، مسلم صلاۃ المسافرین نمبر ۵۵، نسائی فی المواقیت باب ۴۴، ۴۷، ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۵، نمبر ۱۲۱٤، بیهقی سنن کبرٰی ۱٦٧/۳، مصنف عبدالرزاق نمبر ٤٤۳٦، مصنف ابن ابی شیبه ٤٥٦/۲۔

۹۳۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ : أَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ : (صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا، وَسَبْعًا جَمِيْعًا .قُلْتُ لِأَبِي الشَّعْثَاءِ : أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ، وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ، قَالَ : وَأَنَا أَظُنُّ ذٰلِكَ).

۹۳۵: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت جابر بن زید نے خبر دی کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ فرماتے تھے میں نے مدینہ منورہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعات اور سات رکعات اکٹھی ادا کیں میں نے ابوالشعثاء سے سوال کیا میرے خیال میں آپ نے ظہر کو مؤخر اور عصر کو جلد ادا کیا ہوگا اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو جلد پڑھا ہوگا کہنے لگے میرا خیال بھی یہی ہے۔

تخریج : روایت سابقه کی تخریج ملاحظه کریں۔

۹۳٦: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا، فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ).

۹۳٦: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر وعصر اکٹھی اور مغرب وعشاء اکٹھی پڑھائیں ان حالات میں نہ کوئی خطر تھا اور نہ وہ حالت سفر تھی۔

تخریج : مسلم ۲٤٦/۱۔

۹۳۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قُلْتُ : مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ : أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهٗ .

۹۳۷: عبدالرحمٰن بن مہدی نے قرۃ بن ابی الزبیر سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے میں نے سوال کیا کہ آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا تو فرمایا تا کہ امت تنگی میں مبتلا نہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد ۱۷۱/۱، مسلم ۲٤٦/۱، نسائی ۹۹/۱، ترمذی ٤٧/۱۔

۹۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۹۳۸: ابن جریج نے ابی الزبیر سے اورانہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۵۵۵/۲۔

۹۳۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : (فِيْ غَيْرِ سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ).

۹۳۹: داؤد بن قیس الفراء نے صالح مولی التوامہ سے اورانہوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت نقل کی ہے جواس کی مثل ہے مگراس میں یہ الفاظ زائد ہیں: فی غیر سفر ولا مطر ۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۱۰/۲' عبدالرزاق ۵۵۵/۲۔

۹۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخَّرَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ : "الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ . "فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ، أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلَاةِ، وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمَدِيْنَةِ .

۹۴۰: عمران بن حصین نے عبداللہ بن شقیق سے نقل کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نماز مغرب کوایک رات مؤخر کیا تو ایک آدمی زورزور سے الصلوٰۃ' الصلوٰۃ پکارنے لگا آپ نے فرمایا تیری ماں نہ رہے کیا تو ہمیں نماز یاد دلاتا ہے (یعنی ہمیں الحمدللہ نماز کا احساس ہے) بسا اوقات آپ ﷺ نے دونمازوں کو مدینہ میں جمع کیا۔

تخریج : مسلم ۲٤٦/۱' ابن ابی شیبہ ۲۰/۲۔

۹۴۱ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَجَّلَ السَّيْرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَكَانَ قَدِ اسْتُصْرِخَ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ ابْنَةِ أَبِيْ عُبَيْدٍ، فَسَارَ حَتّٰى هَمَّ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيْبَ، وَأَصْحَابُهٗ يُنَادُوْنَهٗ لِلصَّلَاةِ، فَأَبٰى عَلَيْهِمْ، حَتّٰى إِذَا أَكْثَرُوْا عَلَيْهِ، قَالَ : (إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ، الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ) ، وَأَنَا أَجْمَعُ بَيْنَهُمَا .

۹۴۱: نافع نے عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک رات انہوں نے چلنے میں جلدی کی جبکہ آپ کی بیوی نے اپنے کسی رشتہ دار کے سلسلہ میں معاونت طلب کی تھی آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہوا چاہتا تھا

اوران کے ساتھی نماز نماز پکار رہے تھے اور وہ انکار کر رہے تھے جب ان کا اصرار بڑھ گیا تو فرمانے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے ادا فرمایا یعنی مغرب وعشاء کو اور میں بھی جمع کروں گا۔

تخریج : بخاری فی التقصیر باب۶' مسلم فی صلاۃ المسافرین نمبر۲٤' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۵' نمبر۱۲۰۷' نسائی فی المواقیت باب٤٥' مسند احمد ۵۱/۲۔

۹۴۲ :حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ).

۹۴۲: نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی کرنا ہوتا تو مغرب وعشاء کو جمع فرماتے۔

تخریج : نسائی ۹۹/۱' مسلم ۲٤۵/۱۔

۹۴۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ).

۹۴۳: سالم نے اپنے والد عبداللہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء کو جمع فرماتے۔

تخریج : نسائی ۹۹/۱۔

۹۴۴ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ ذُؤَيْبٍ، قَالَ (: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، هِبْنَا أَنْ نَقُوْلَ لَهُ الصَّلَاةَ، فَسَارَ، حَتّٰى ذَهَبَتْ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ، وَرَأَيْنَا بَيَاضَ الْأُفُقِ، فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثَلَاثًا الْمَغْرِبَ، وَاثْنَتَيْنِ الْعِشَاءَ، ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ).

۹۴۴: اسماعیل بن ابی ذویب کہتے ہیں میں عبداللہ بن عمر ؓ کی معیت میں تھا جب سورج غروب ہو گیا ہم نے خوف سے ان کو نماز کا نہیں کہا یہاں تک کہ عشاء کی سیاہی آ گئی اور ہم نے افق پر سپیدہ دیکھا تو آپ سواری سے اترے اور مغرب کی تین رکعت پڑھائی اور دو رکعت عشاء پھر فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

تخریج : نسائی ۹۹/۱۔

۹۴۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ قَالُوْا :حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْأُشْنَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

: (جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ لِلرُّخَصِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا عِلَّةٍ).

۹۴۵: محمد بن المنکدر نے جابر بن عبداللہؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو مدینہ میں رخصت کے لئے بغیر کسی خطرے اور مرض کے جمع فرمایا۔

تخریج : مسلم فی صلاة المسافرين ٥٤ ابو داؤد فی الصلاة باب٥، نمبر ١٢١٠، نسائی فی المواقيت باب٤٧، (متغير يسير بين اللفظ)

۹۴۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفٍ يَعْنِي الصَّلَاةَ).

۹۴۶: عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے حضرت مالک بن انسؓ اور ابی الزبیر نے جابر بن عبداللہ ﷺ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں سورج غروب ہوگیا آپ نے مغرب وعشاء کو مقام سرف میں جمع فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد و فی الصلاة باب٥، نمبر١٢١٥۔

۹۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا، مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَقْتُهُمَا وَاحِدٌ، قَالُوْا : وَلِذٰلِكَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فِي وَقْتِ إِحْدَاهُمَا، وَكَذٰلِكَ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ، فِي قَوْلِهِمْ وَقْتُهُمَا وَقْتٌ لَا يَفُوْتُ إِحْدَاهُمَا حَتّٰى يَخْرُجَ وَقْتُ الْأُخْرَى مِنْهُمَا .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ وَقْتُهَا مُنْفَرِدٌ مِنْ وَقْتِ غَيْرِهَا .وَقَالُوْا : أَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعِهِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْتُمْ .وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي وَقْتِ إِحْدَاهُمَا، فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا كَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ صَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِي وَقْتِهَا كَمَا ظَنَّ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ، وَهُوَ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، مِنْ بَعْدِهِ .فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى : قَدْ وَجَدْنَا فِي بَعْضِ الْآثَارِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ صِفَةَ الْجَمْعِ الَّذِيْ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قُلْنَا .فَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ.

۹۴۷: حفص بن عبیداللہ نے انس بن مالکؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ مغرب وعشاء کو سفر میں جمع

فرماتے تھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں نے یہ راستہ اپنایا کہ ظہر وعصر کا وقت ایک ہے۔ انہوں نے اپنی دلیل بتاتے ہوئے کہا کہ اسی وجہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو ایک وقت میں جمع فرمایا اور مغرب و عشاء کا بھی ان کے ہاں یہی حکم ہے کہ ان کا وقت ایک ہی ہے اور ان میں سے کوئی بھی اس وقت تک فوت شدہ شمار نہ ہوگی جب تک دوسری کا وقت نہ گزر جائے۔ علماء کی دوسری جماعت نے ان کی ممانعت میں کہا ہے کہ ان تمام نمازوں کو اپنے اوقات میں دوسری نماز کا وقت اس میں شامل نہیں۔ رہی وہ روایات جن میں تمہیں دو نمازوں کا جمع کرنا معلوم ہو رہا ہے وہ آپ ہی کے ارشادات ہیں جو آپ سے مروی ہیں مگر ان میں آپ کے جمع والے قول کی کوئی دلیل نہیں۔ اس میں کئی احتمال ہیں۔ ایک احتمال وہ بھی ہے جو تم نے ذکر کیا اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے وقت میں ادا فرمایا جیسا کہ جابر بن زید کا خیال ہے اور اسی نے یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور عمرو بن دینار سے ان کے بعد نقل کیا ہے۔ پہلے مقالہ والوں نے دعویٰ کیا کہ ہمیں ایسی روایات ملی ہیں جو ہمارے قول کی تائید کرتی ہیں۔ مندرجہ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاة باب۱٦' مسلم فی صلاة المسافرین نمبر٤٦' ابو داؤد فی الصلاة باب٥' نمبر١٢١٨' نسائی فی تخریج المواقیت باب٤٢۔

حاصل روایات: ان سترہ روایات سے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کا ایک وقت میں مدینہ منورہ اور سفر وحضر ہر دو میں ثابت ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک کا وقت اس وقت تک نہیں نکلتا جب تک دوسری کا وقت نہ نکل جائے۔

فریق دوم کا موقف اور مستدل روایات اور جوابات:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین' حسن بصری رحمہ اللہ جمع کو درست قرار نہیں دیتے تمام نمازوں کے اپنے اوقات ہیں انہی میں ان کو پڑھا جائے گا۔

روایات کا جواب:

ان روایات میں تم نے جمع حقیقی مراد لیا حالانکہ یہاں جمع صوری مراد ہے پس مجموعہ روایات میں تطبیق ہو جائے گی اور جابر بن عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی نقل کیا ہے اور عمرو بن دینار نے بھی نقل کیا۔

ایک اشکال:

مندرجہ ذیل روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جمع حقیقی مراد ہے۔

۹۴۸ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اُسْتُصْرِخَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِيْ عُبَيْدٍ، وَهُوَ بِمَكَّةَ، فَأَقْبَلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَسَارَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَبَدَتِ النُّجُوْمُ، وَكَانَ رَجُلٌ يَصْحَبُهُ، يَقُوْلُ : الصَّلَاةَ

الصَّلَاةَ .قَالَ : وَقَالَ لَهُ سَالِمٌ : الصَّلَاةَ .فَقَالَ : (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ فِيْ سَفَرٍ، جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ) ، وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا .

۹۴۸: ایوب نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو صفیہ بنت ابی عبیدؓ کی بیماری کی اطلاع ملی جبکہ وہ مکہ میں تھے وہ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے غروب آفتاب تک چلتے رہے یہاں تک کہ ستارے ظاہر ہو گئے اور جو آدمی ان کے ساتھ تھا وہ الصلاۃ الصلاۃ پکار رہا تھا اور راوی کہتے ہیں سالم نے ان کو کہا الصلاۃ تو کہنے لگے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء ان دونمازوں کو جمع فرماتے اور میں بھی دونوں کو جمع کرنا چاہتا ہوں چنانچہ وہ چلتے گئے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گیا پھر اترے اور ان دونوں کو جمع کیا۔

تخریج : ابو داؤد ۱۷۰/۱' ترمذی ۱۲٤/۱۔

۹۴۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، بَعْدَمَا يَغِيْبُ الشَّفَقُ، وَيَقُوْلُ : (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، جَمَعَ بَيْنَهُمَا) .قَالُوْا : فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى صِفَةِ جَمْعِهِ، كَيْفَ كَانَ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِمُخَالِفِهِمْ أَنَّ حَدِيْثَ أَيُّوْبَ، الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ : (فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ) كُلُّ أَصْحَابِ نَافِعٍ لَمْ يَذْكُرُوْا ذٰلِكَ، لَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَلَا مَالِكٌ، وَلَا اللَّيْثُ، وَلَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَإِنَّمَا أَخْبَرَ بِذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْعَ، وَلَمْ يَذْكُرْ كَيْفَ جَمَعَ فَأَمَّا حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ جَمْعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَيْفَ كَانَ وَأَنَّهُ بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ أَنَّ صَلَاتَهُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، الَّتِيْ بِهَا كَانَ جَامِعًا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ، وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ جَامِعًا بَيْنَهُمَا، حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَصَارَ بِذٰلِكَ جَامِعًا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ، غَيْرُ أَيُّوْبَ مُفَسَّرًا عَلٰى مَا قُلْنَا .

۹۴۹: یحییٰ بن عبداللہ نے نافع اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جب ان کو جلدی مطلوب ہوتی تو مغرب وعشاء کو جمع فرماتے اس کے بعد کہ شفق غائب ہو جاتی اور فرماتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں

جلدی ہوتی تو ان دونمازوں کو جمع کرتے۔ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ روایت آپ کی دونمازوں کے جمع کی کیفیت بتلا رہی ہیں۔ان کے مخالفین کے پاس ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ روایت ایوب جس میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ چلتے گئے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگیا پھر نافع کے تمام احباب اتر گئے۔عبیداللہ' مالک' لیث اور نہ ہی کسی اور راوی جنہوں نے روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی' کسی سے یہ بات بیان نہیں کی یہ صرف فعل ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اطلاع دی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دونمازوں کو جمع کرنا نقل کیا مگر یہ بیان نہیں کیا کہ کس طرح جمع کیا اور روایت عبیداللہ میں اس طرح ہے کہ "جمع بینہما" کہ دونوں کو جمع کیا پھر انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل جمع کو ذکر کردیا کہ اس کی کیفیت کیا تھی اور شفق کے غائب ہو جانے پر تھی تو اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ عشاء کی وہ نماز جس کو مغرب کے ساتھ انہوں نے جمع کیا وہ غروب شفق کے بعد تھی اگرچہ وہ مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے پڑھ چکے ہوں کیونکہ وہ دونوں کو جمع کرنے والے اسی وقت ہوں گے جب تک وہ عشاء کو نہ پڑھ لیں۔پس وہ اس طرح مغرب وعشاء کے جامع بن گئے اور ایوب کے علاوہ روات نے اس کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔

ان دونوں روایات سے معلوم ہو رہا ہے کہ جمع حقیقی مراد ہے۔

الجواب نمبرا: ایوب سختیانی کی موجودہ روایت میں یہ الفاظ ہیں فسار حتی غاب الشفق ثم نزل نافع کے کسی اور شاگرد نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے یعنی عبیداللہ' لیث' مالک رحمہ اللہ نے اور نہ ہی ابن عثمان رحمہ اللہ نے جن سے ہم نے روایت نقل کی ہے گویا یہ روایت دوسرے روات کے خلاف ہے۔

نمبر۲: ایوب نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل میں تو اس کا ذکر نہیں کیا البتہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس کی خبر دی گئی ہے اور پھر جمع کی کیفیت بھی مذکور ہے کہ شفق کے غائب ہونے کے بعد دونوں کو جمع کیا۔اور اس میں یہ کہنا بالکل ممکن ہے کہ انہوں نے مغرب کی نماز غیبوبت سے پہلے ادا کی اور عشاء کی نماز کو شفق کے بعد پڑھا ہو تو جمع بھی ہوگئی اور صوری ہوئی اور جواب نمبر۲ اس کے ثبوت کا لفظ ایوب رحمہ اللہ کے علاوہ دیگر روات کی روایات میں صاف موجود ہے۔

چنانچہ روایت اسامہ بن زید عن نافع ملاحظہ ہو۔

۹۵۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، فَرَاحَ رَوْحَةً، لَمْ يَنْزِلْ إِلَّا لِظُهْرٍ أَوْ لِعَصْرٍ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى صَرَخَ بِهِ سَالِمٌ، قَالَ : الصَّلَاةَ، فَصَمَتَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ، نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ : (رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ). فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ نُزُولَهُ لِلْمَغْرِبِ، كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ، فَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُونَ قَوْلُ نَافِعٍ، بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ قُرْبَهُ مِنَ

غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ، لِئَلَّا يَتَضَادَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ أُسَامَةَ، عَنْ نَافِعٍ، كَمَا رَوَاهُ أُسَامَةُ .

۹۵۰: اسامہ بن زید نے نافع سے اورانہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ابن عمر تیزی سے رواں دواں تھے ذرا سا آرام کیا ظہر یا عصر کے لئے اترے مغرب کو مؤخر کیا یہاں تک کہ سالم نے ''الصلاۃ'' کی آواز دی ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے یہاں تک کہ شفق کے غائب ہونے کا وقت ہوا تو اترے اور مغرب وعشاء کو جمع کیا اور فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کو جلد جانا ہوتا تھا۔اس روایت میں بتلا دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مغرب کے لئے اترنا شفق کے غائب ہونے سے پہلے تھا۔پس اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ نافع کا قول: "بعد ما غاب الشفق" جو کہ ایوب کی روایت میں آیا ہے اس سے مراد شفق کے غائب ہونے کا قریبی وقت ہو' تا کہ ان کی دوسری روایت سے اس روایت کا تضاد نہ ہو۔اس روایت کو اسامہ بن زید کے علاوہ حضرات نے بھی نافع سے نقل کیا ہے جیسا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱/۹۹۔

اب اس روایت نے وضاحت کر دی کہ آپ کا مغرب کے لئے اترنا عند غیبوبۃ الشفق تھا پس روایت ایوب میں جو اس کے خلاف مذکور ہے اس سے صاف مراد غیبوبۃ شفق کے قریب اترنا ہے تا کہ اس سے دوسری روایت متضاد نہ ہو۔

نمبر۳: نافع سے اسامہ بن زید کے علاوہ دیگر روات نے بھی یہ بات نقل فرمائی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو ابن جابر سے نافع کی روایت۔

۹۵۱ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ يُرِيْدُ أَرْضًا لَهُ، قَالَ : فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِيْ عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا، وَلَا أَظُنُّ أَنْ تُدْرِكَهَا .فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ، وَكَانَ عَهْدِيْ بِصَاحِبِيْ وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلَاةِ .فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلَاةَ رَحِمَكَ اللّٰهُ، فَلَمَّا الْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضٰى كَمَا هُوَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الشَّفَقِ، نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَتْ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ، صَنَعَ هٰكَذَا).

۹۵۱: ابن جابر نے نافع سے روایت نقل کی کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلا وہ اپنی زمینوں پر جا رہے تھے پس ہم نے ایک منزل پر قیام کیا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا صفیہ بنت ابی عبید سخت تکلیف میں ہے اور میرے خیال میں آپ کے پہنچنے تک وہ چل بسے گی پس آپ تیزی سے روانہ ہوئے اس وقت آپ کے ساتھ ایک قریشی آدمی تھا ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا تو انہوں نے نماز مغرب ادا نہ فرمائی اور میں نے ملاقات سے اب تک ان کو نمازوں کا محافظ پایا تھا جب زیادہ دیر کی تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے

نماز کا وقت ہے میری طرف توجہ فرمائی مگر حسب سابق چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق کا آخری وقت ہونے لگا تو اترے اور مغرب کی نماز ادا کی پھر کچھ دیر کے بعد عشاء کی نماز ادا کی اور اس وقت شفق بالکل غائب ہو چکا تھا پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ اسی طرح کرتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۵' نمبر ۱۲۱۲' نسائی فی المواقیت باب ۴۸۔

۹۵۲ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ، اُسْتُصْرِخَ عَلٰى زَوْجَتِهِ بِنْتِ أَبِيْ عُبَيْدٍ، فَرَاحَ مُسْرِعًا، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَمْ يَنْزِلْ، حَتّٰى إِذَا أَمْسٰى فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ، فَقُلْتُ : الصَّلَاةُ، فَسَكَتَ، حَتّٰى إِذَا كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيْبَ، نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ : " هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِنَا السَّيْرُ . "فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ يَرْوِيْ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نُزُوْلَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ .وَقَدْ ذَكَرْنَا احْتِمَالَ قَوْلِ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ (حَتّٰى إِذَا غَابَ الشَّفَقُ) أَنَّهُ يَحْتَمِلُ قُرْبَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ تُحْمَلَ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ .فَنَجْعَلُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نُزُوْلَهُ لِلْمَغْرِبِ، كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ، أَنَّهُ عَلٰى قُرْبِ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ إِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّ نُزُوْلَهُ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ .وَلَوْ تَضَادَّ ذٰلِكَ لَكَانَ حَدِيْثُ ابْنِ جَابِرٍ أَوْلَاهُمَا، لِأَنَّ حَدِيْثَ أَيُّوْبَ أَيْضًا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، ثُمَّ ذَكَرَ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ .وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَابِرٍ صِفَةُ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَيْفَ كَانَ، فَهُوَ أَوْلٰى .فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ مَا قَدْ فَسَّرَ الْجَمْعَ كَيْفَ كَانَ فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۹۵۲: عطاف بن خالد المخزومی نے نافع سے نقل کیا تھا کہ ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ لوٹ رہے تھے کہ ابھی کچھ راستہ طے کیا تھا کہ آپ کو اپنی بیوی بنت ابی عبید کے متعلق اطلاع ملی تو آپ جلدی سے لوٹے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور نماز کے لئے ان کو آواز دی گئی مگر وہ نہ اترے حتیٰ کہ جب گہری شام ہو گئی تو ہم نے گمان کیا کہ شاید بھول گئے تو میں نے کہا ''الصلاۃ'' اس پر خاموش رہے یہاں تک کہ شفق قریب الغروب ہو گیا تو اترے اور مغرب کی نماز ادا کی اور شفق غائب ہو چکا تو عشاء کی نماز پڑھائی اور فرمایا ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح کرتے تھے جبکہ آپ کو جلدی سفر کرنا ہوتا تھا۔ یہ تمام روایات نافع سے یہ بتلا رہی ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اترنا شفق کے غائب ہونے سے پہلے تھا اور ہم نے ایوب کی نافع سے منقول روایت کے لفظ "حتی اذا غاب الشفق" سے متعلق شفق

کے قریب ہونے کا احتمال لکھا ہے۔ پس ان روایات کے متعلق سب سے بہتر بات یہ ہے کہ تضاد کی بجائے اتفاق پر محمول کیا جائے۔ پس ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا محمل شفق غائب ہونے کے قریب ہوا' قرار دیں گے کیونکہ ان سے دوسری روایت میں غیبوبت شفق سے پہلے اترنا منقول ہے۔ اگر ان روایات میں تضاد ہو تو ابن جابر کی روایت ان میں زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ ایوب کی روایت میں بھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو نمازوں کو جمع کرنا وارد ہے پھر انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی یہی نقل کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ بھی مذکور ہے۔ پس یہ زیادہ بہتر ہوگی۔ بالفرض اگر وہ کہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی تو جمع کی کیفیت تفصیل سے ذکر کی ہے جیسا کہ روایت آتی ہے۔

اللُّغَاتُ: جدبنا السیر: اہتمام کرنا۔ جلدی کرنا تیز چلنا۔

تخریج: دار قطنی ۳۷۹/۱۔

حاصل روایات: یہ تمام روایات جو نافع سے منقول ہیں ان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا شفق کے غائب ہونے سے پہلے اترنا مذکور ہے رہی وہ روایت جو ایوب نے نافع سے نقل کی ہے اور اس میں حتی اذا غاب الشفق کے لفظ پائے جاتے ہیں اس کے متعلق ہم عرض کر آئے کہ اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبر۱: بصورت تطبیق تو اس کا مطلب دوسری روایات کے مطابق قرب غروب شفق مراد ہے اس سے تمام روایات میں موافقت پیدا ہو جاتی ہے۔

نمبر۲: دوسرا احتمال تضاد کا ہے تو پھر حدیث ابن جابر رحمہ اللہ اس سے اولیٰ ہے کیونکہ حدیث ایوب رضی اللہ عنہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جمع بین الصلاتین کی کیفیت مذکور ہے جبکہ حدیث ابن جابر اور ابن خالد رحمہ اللہ کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع بین الصلاتین کی کیفیت مذکور ہے اور وہاں جمع سے مراد صوری ہی ہے نہ کہ حقیقی۔

اشکال نمبر۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جمع بین الصلاتین کی کیفیت مذکور ہے جو جمع کا حقیقی ہونا ظاہر کرتی ہے روایت یہ ہے۔

۹۵۳ : مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .يَعْنِي (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا، جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِذَا أَرَادَ السَّفَرَ لَيْلَةً، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَيُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ، فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ، حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، حَتّٰى يَغِيبَ الشَّفَقُ). قَالُوا : فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ، وَأَنَّ جَمْعَهٗ بَيْنَهُمَا كَانَ كَذٰلِكَ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ قَدْ يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ صِفَةُ الْجَمْعِ مِنَ

كَلَامِ الزُّهْرِيِّ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ كَثِيرًا مَا يَفْعَلُ هٰذَا، يَصِلُ الْحَدِيثَ بِكَلَامِهِ، حَتّٰى يَتَوَهَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ فِي الْحَدِيثِ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَوْلَهُ : " إِلٰى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ "إِلٰى أَقْرَبِ أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ .فَإِنْ كَانَ مَعْنَاهُ بَعْضَ مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ مِمَّا لَا يَجِبُ مَعَهُ أَنْ يَكُونَ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ، فَلَا حُجَّةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ يَقُوْلُ إِنَّهُ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ وَإِنْ كَانَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ، فَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا، فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَالَفَتْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا .

۹۵۳: ابن شہاب نے انس بن مالک ؓ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جس دن سفر کرنا ہوتا تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے کہ ظہر کو اول وقت عصر تک مؤخر کرتے پھر دونوں کو جمع کر کے پڑھتے اور مغرب کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ مغرب وعشاء کو جمع فرماتے یہاں تک کہ شفق غائب ہو جاتا۔ انہوں نے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ظہر وعصر کو عصر کے وقت میں ادا کیا اور آپ ﷺ کے جمع کی یہی صورت تھی۔ پہلے قول والوں کے پاس ان کے خلاف یہ دلیل ہے کہ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ جمع کی صورت میں یہ زہری کا مدرج کلام ہو ارشاد نبوت ﷺ نہ ہو کیونکہ وہ اکثر اپنے کلام کو حدیث سے ملاتا رہتا ہے یہاں تک کہ ناظر کو اس کے حدیث ہونے کا وہم ہو جاتا ہے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ: "الی اول وقت العصر" سے وقت عصر کا قرب مراد ہو۔ اگر اس روایت کا معنی دونوں میں سے کوئی ایک کیا جائے جس سے وقت عصر میں ظہر کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی تو پھر اس روایت سے ان کی کوئی دلیل باقی نہیں رہتی جو یہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کو وقت عصر میں ادا کیا۔ اور اگر اصل روایت اس طرح ہو کہ آپ ﷺ نے اسے وقت عصر میں ادا کیا ہے تو پھر اس سے دونوں کا جمع کرنا لازم آتا ہے تو اس سے یہ ابن عمر ؓ کی اس روایت کے مخالف ہو جائے گی جو ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ سے بیان کی اور اس سلسلہ میں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے بھی ان کی مخالفت کی' ان کی روایت یہ ہے۔

حاصل روایات: فریق اوّل کہتا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ نے ظہر وعصر کو وقت عصر میں ادا فرمایا اور ان کو اسی طرح جمع فرمایا۔

الجواب مع الصواب:

فکان من الحجة سے دیا گیا پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ روایت جمع حقیقی کی صورت میں نص قطعی "ان الصلاة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا" کے خلاف ہے نیز اس روایت سے تو اولیٰ ابن جابر اور ابن خالد کی روایت ہے جو نصوص کے

مطابق ہیں۔

نمبر۲: دوسری بات یہ ہے کہ جمع کی کیفیت خود زہری کا کلام ہو جناب پیغمبر ﷺ کا کلام نہ ہو کیونکہ زہری اکثر اپنی وضاحت کو کلام رسول سے خلط کر دیتے ہیں جس سے اس کا حدیث ہونا معلوم ہوتا ہے حالانکہ وہ تفسیر حدیث ہوتی ہے۔

نمبر۳: آخری بات یہ ہے کہ الی اول وقت العصر کے الفاظ سے "الی اقرب اول وقت العصر" مراد ہو۔

اگر ان معانی میں سے کسی کو اختیار کر لیں تو وقت عصر میں ظہر کا پڑھنا لازم نہیں آتا اور اگر بالفرض وقت عصر میں پڑھنا مراد ہو تو پھر یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے خلاف ہے۔

روایتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

۹۵۴ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ : ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ). ثُمَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا، قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ).

۹۵۴: عطاء بن ابی رباح نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سفر میں ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم فرماتے اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو مقدم فرماتے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲ / ۲۱۰، مسند اسحاق بن راهویه۔

پھر یہ عبداللہ بن مسعودؓ ہیں ان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سفر میں دو نمازوں کو جمع فرماتے یہ روایت گزری ہے۔

فریق ثانی کا موقف:

جمع سے جمع صوری مراد ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

۹۵۵ :ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ وَالْفِرْيَابِيُّ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ فِي غَيْرِ وَقْتِهَا إِلَّا أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا). فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا عَايَنَ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا تَأَوَّلَهُ الْمُخَالِفُ لَنَا .فَهٰذَا حُكْمُ

هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ .وَقَدْ ذُكِرَ فِيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ، كَمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ .أَفَيَجُوْزُ لِأَحَدٍ فِي الْحَضَرِ لَا فِيْ حَالِ خَوْفٍ وَلَا عِلَّةٍ، أَنْ يُؤَخِّرَ الظُّهْرَ إِلَى قُرْبِ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ ثُمَّ يُصَلِّيْ. وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلَاةِ .

۹۵۵: عبدالرحمٰن بن یزید نے عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ کبھی آپ نے غیر وقت میں کوئی نماز پڑھی ہو البتہ آپ نے عرفات میں مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع فرمایا اور مزدلفہ کی صبح کو فجر کی نماز عام وقت سے مختلف پڑھی۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے دو نمازوں کو جمع کرنے کا جو مشاہدہ کیا گیا ہے وہ ہمارے مخالفین کی تاویل کے خلاف ہے اس باب کا یہ حکم جناب رسول اللہ ﷺ کے دو نمازیں جمع کرنے کی روایت کے معانی کو درست رکھنے کیلئے ہے اور آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے دو نمازوں کو اقامت اور بغیر خوف کی حالت کے جمع کیا جس طرح کہ آپ ﷺ نے سفر کی حالت میں جمع کیا پس اقامت کی حالت میں بغیر خوف اور بغیر بیماری کے یہ جائز ہے کہ ظہر کو سورج کے پیلا پڑنے کے قریب تک مؤخر کرے پھر نماز ادا کرے حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو نماز میں تفریط قرار دیا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۹۹' مسلم فی الحج روایت نمبر ۲۹۲۔

اب یہ روایت ابن مسعودؓ ماقبل مذکور روایت کے خلاف جمع صوری کی مؤید ہے پس ماننا پڑے گا کہ اس روایت میں بھی جمع صوری مراد ہے پس آثار مرویہ کے معانی کو سامنے رکھتے ہوئے جمع بین الصلاتین کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔

جمع بین الصلاتین کی روایات تو سفر و حضر دونوں کے متعلق ثابت ہیں اگر جمع حقیقی مانیں تو پھر حضر میں خوف و مرض کے بغیر کیا آپ ظہر کو اس قدر مؤخر کرنے کی اجازت دیں گے کہ آفتاب تغیر کے قریب تر ہو جائے حالانکہ اس کے متعلق توبیخ کی روایات وارد ہیں جن میں یہ ابوقتادہؓ کی روایت ہے۔

توبیخ کی روایت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ:

۹۵۶ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ بِأَنْ يُؤَخِّرَ صَلَاةً إِلَى وَقْتِ أُخْرٰى) فَأَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَأْخِيْرَ الصَّلَاةِ إِلَى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا تَفْرِيْطٌ، وَقَدْ كَانَ قَوْلُهُ ذٰلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْمُسَافِرَ وَالْمُقِيْمَ فَلَمَّا كَانَ مُؤَخِّرُ الصَّلَاةِ إِلَى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا مُفَرِّطًا فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ .بِمَا كَانَ بِهٖ مُفَرِّطًا .وَلٰكِنَّهٗ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ، فَصَلّٰى كُلَّ صَلَاةٍ مِنْهُمَا فِيْ وَقْتِهَا .وَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، ثُمَّ قَدْ قَالَ.

۹۵۶: عبداللہ بن رباح نے ابوقتادہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیند میں تفریط نہیں تفریط بیداری میں ہے کہ ایک نماز کو مؤخر کر کے دوسری نماز کے وقت تک لے جایا جائے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی اس روایت میں خبر دی کہ نماز کو دوسرے وقت کی نماز تک مؤخر کرنا یہ تفریط ہے اور یہ بات آپ ﷺ نے حالت سفر میں فرمائی اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ ﷺ کا مقصود مسافر اور مقیم دونوں ہیں جب نماز کو دوسری نماز کے وقت تک مؤخر کرنے والا آدمی مفرط ہے تو یہ ناممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ دو نمازوں کو اس طرح جمع کریں جس سے مفرط بنے بلکہ آپ ﷺ کی جمع تو اس کے خلاف ہوگی اور وہ اس طرح ہے کہ ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا فرمایا ہے۔ یہ ابن عباس ؓ کی روایت جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا دو نمازوں کو جمع کرنا آیا ہے اس کی مؤید ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۳۱۱ ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱ نمبر ۴۳۷ ترمذی فی المواقیت باب ۱۶ نمبر ۱۷۷ نسائی فی المواقیت باب ۵۳ ابن ماجہ فی الصلاۃ باب ۱۰ احمد فی المسند ۳۰۵/۵ مصنف عبدالرزاق نمبر ۲۲۴۰ بیہقی فی سنن کبریٰ ۴۰۴/۱ دارقطنی ۳۸۶/۱۔

حاصل روایات: اس روایت میں بتلایا گیا ہے کہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنا تفریط ہے جب سفر کی حالت میں آپ کا ارشاد یہ ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ سفر و حضر میں جو آدمی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرے وہ مفرط ہے پس یہ ناممکن بات ہے کہ آپ ایسی جمع بین الصلاتین کرنے والے ہوں جس سے مفرط بنیں لیکن آپ نے ان دونوں کو جمع کیا تو اب ہر نماز کو اپنے وقت میں پڑھا مگر ایک کو آخری اور دوسری کو اول وقت میں ادا فرمایا پس جمع سفر و حضر میں ثابت ہے وہاں جمع صوری ہی مراد ہے۔

ایک اور دلیل:

ابن عباس ؓ جن سے جمع بین الصلاتین کی روایت گزری ان کا فتویٰ ملاحظہ فرمالیں تا کہ اس روایت کی حقیقت بھی معلوم ہو جائے۔

۹۵۷ :مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوٗسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَا يَفُوْتُ صَلَاةٌ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰى .فَاَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مَجِيْءَ وَقْتِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا فَوْتٌ لَهَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا عَلِمَهٗ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، كَانَ بِخِلَافِ صَلَاتِهٖ اِحْدَاهُمَا

فِیْ وَقْتِ الْأُخْرٰی .وَقَدْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ .

۹۵۷: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کسی نماز کو فوت نہ ہونے دو (مؤخر نہ کرو) کہ دوسری کا وقت آ جائے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بتلایا کہ دوسری نماز کا وقت آ جانے سے پہلی نماز فوت ہو جاتی ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دو نمازوں کا جمع کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کے علم میں تھا وہ اس صورت سے مختلف تھا کہ ایک کو دوسری کے وقت میں پڑھا جائے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول بھی اسی طرح کے اس کو ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات: اس روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک کو اس قدر مؤخر کرنا کہ دوسری کا وقت آ جائے اس کو فوت صلاۃ سے تعبیر فرمایا پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے جمع بین الصلاتین کی جو روایات نقل کی ہیں وہ ایک دوسری کے وقت میں نہ تھیں بلکہ اپنے اپنے وقت میں جمع صوری تھی۔

ایک نئی دلیل ملاحظہ ہو:

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جن کی روایت جمع بین الصلاتین کے سلسلے میں گزری ان کا فتویٰ بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرح ہے۔

۹۵۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا قَيْسٌ وَشَرِيْكٌ، أَنَّهُمَا سَمِعَا عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ : سُئِلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "مَا التَّفْرِيْطُ فِي الصَّلَاةِ؟ "قَالَ : أَنْ تُؤَخِّرَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْأُخْرٰی .قَالُوْا : وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا، مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ، فَصَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بِعَيْنِهِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ وَقْتٌ لَهُمَا جَمِيْعًا). قِيْلَ لَهُمْ : مَا فِيْ هٰذَا حُجَّةٌ تُوْجِبُ مَا ذَكَرْتُمْ، لِأَنَّ هٰذَا قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ بِهِ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ قُرْبِ الْوَقْتِ الَّذِيْ صَلَّى فِيْهِ الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَالْحُجَّةَ فِيْهِ فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ). فَلَوْ كَانَ كَمَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا، لَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَقْتٌ إِذَا كَانَ مَا قَبْلَهُمَا وَمَا بَعْدَهُمَا وَقْتٌ كُلُّهُ، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّ كُلَّ صَلَاةٍ مِنْ تِلْكَ الصَّلَوَاتِ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتٍ غَيْرِ وَقْتِ غَيْرِهَا مِنْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوَيَا ذٰلِكَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَا هُمَا فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلَاةِ " أَنَّهُ تَرْكُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الَّتِيْ بَعْدَهَا . "فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَ كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ

الصَّلَوَاتِ خِلَافُ وَقْتِ الصَّلَاةِ الَّتِي بَعْدَهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ صَلَاةَ الصُّبْحِ لَا يَنْبَغِي أَنْ تُقَدَّمَ عَلَى وَقْتِهَا وَلَا تُؤَخَّرَ عَنْهُ فَإِنَّ وَقْتَهَا وَقْتٌ لَهَا خَاصَّةً دُوْنَ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَاةِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ سَائِرُ الصَّلَوَاتِ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مُنْفَرِدَةٌ لِوَقْتِهَا دُوْنَ غَيْرِهَا فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤَخَّرَ عَنْ وَقْتِهَا وَلَا يُقَدَّمَ قَبْلَهُ .فَإِنِ اعْتَلَّ مُعْتَلٌّ بِالصَّلَاةِ بِعَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ .قِيلَ لَهُ قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْإِمَامَ بِعَرَفَةَ، لَوْ صَلَّى الظُّهْرَ فِي وَقْتِهَا، فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ، وَصَلَّى الْعَصْرَ فِي وَقْتِهَا فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ، وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِمُزْدَلِفَةَ، فَصَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِي وَقْتِهَا، كَمَا صَلّٰى فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ، كَانَ مُسِيْئًا .وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ، وَهُوَ مُقِيْمٌ أَوْ فَعَلَهُ، وَهُوَ مُسَافِرٌ، فِي غَيْرِ عَرَفَةَ، وَجَمْعٍ، لَمْ يَكُنْ مُسِيْئًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ عَرَفَةَ وَجَمْعًا، مَخْصُوْصَتَانِ بِهٰذَا الْحُكْمِ، وَأَنَّ حُكْمَ مَا سِوَاهُمَا فِي ذٰلِكَ، بِخِلَافِ حُكْمِهِمَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ أَنَّهُ تَأْخِيْرُ الْأُوْلٰى، وَتَعْجِيْلُ الْآخِرَةِ وَكَذٰلِكَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ يَجْمَعُوْنَ بَيْنَهُمَا .

۹۵۸: عثمان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نماز میں تفریط کیا ہے تو انہوں نے فرمایا تم اس کو مؤخر کر دو یہاں تک کہ دوسری کا وقت آ جائے۔ان مخالف علماء کا موقف یہ ہے کہ اس بات پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دلالت کرتا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن عصر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر دوسرے دن ظہر کی نماز بعینہٖ اسی وقت میں پڑھی تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ یہ دونوں ہی کا وقت ہے۔ان حضرات کو یہ جواب دیا جائے گا کہ اس روایت میں کوئی ایسی چیز نہیں جو تمہاری بات کو لازم کرے کیونکہ اس میں یہ احتمال بھی مراد لیا جا سکتا ہے کہ دوسرے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ایسے قریبی وقت میں ادا کی جو پہلے دن کی نمازِ عصر والے وقت سے قریب تر تھا اور ہم اس کو پہلے بیان کر آئے کہ اس کی دلیل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے مابین ہے اگر مخالف کی بات مان لی جائے تو ماقبل اور مابعد سارے کا سارا وقت ہو تو ان کے مابین وقت نہ رہا پھر یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ ان نمازوں میں سے ہر ایک نماز اپنا ایک منفرد وقت رکھتی ہے جو تمام نمازوں سے الگ ہے۔

مزید دلیل یہ ہے کہ عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے نمازوں کے اوقات کے سلسلے میں اس روایت کو بیان کیا ہے پھر دونوں نے اس کو نماز میں کوتاہی قرار دیا یعنی وہ نماز کو اس وقت تک چھوڑے رکھے یہاں تک کہ بعد والا وقت داخل ہو جائے پھر دونوں نے یہ کہا کہ یہ نماز میں تفریط ہے اور اس نے اس کو بعد والی نماز کے وقت داخل

ہونے تک مؤخر کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نمازوں کے اوقات میں سے ہر ایک نماز کے اس وقت کے خلاف ہے جو اس کے بعد ہے اس باب کا یہ حکم روایات کے معانی کو درست رکھنے کے لئے ہے۔ البتہ غور وفکر کے طریقے سے یہ ہے کہ ہم نے غور کیا کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ صبح کی نماز اپنے وقت سے مقدم اور مؤخر نہیں کی جاسکتی۔ اس کا ایک خاص وقت ہے۔ جو دوسری نمازوں کے علاوہ ہے پس غور وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ تمام نمازوں کے اوقات اسی طرح ہوں اور ہر ایک ان میں سے اپنے وقت میں دوسروں کی بجائے منفرد ہو اور نہ ہی اس وقت سے مؤخر ہوں نہ مقدم اگر کوئی شخص عرفات ومزدلفہ کی وجہ سے اعتراض کرے اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر امام نے ظہر کی نماز عام دنوں کی طرح اپنے وقت میں پڑھا دی اور نمازِ عصر عام دنوں کی طرح پڑھ لی اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے ساتھ یہی سلوک کیا کہ ہر ایک کو اس کے وقت میں پڑھ لیا جیسا کہ عام ایام میں کرتا ہے تو یہ آدمی گنہگار ہوگا خواہ اس نے اقامت کی حالت میں ایسا کیا یا مسافر کی حالت میں اور عرفہ اور مزدلفہ کے علاوہ کیا تو یہ گنہگار نہیں ہوگا تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ عرفہ اور مزدلفہ کی جمع مخصوص جمع ہے اور ان کے علاوہ وہ حکم ان دونوں کے حکموں سے الگ ہے۔ ہماری اس بات سے ثابت ہوگیا کہ جو کچھ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دو نمازوں کے جمع کے متعلق لکھا ہے اس کی صورت یہی ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کیا جائے اور دوسری نماز کو جلدی کیا جائے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اسی طرح ہی جمع کرتے تھے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

حدیث جبرائیل علیہ السلام میں ہے کہ آپ ﷺ نے پہلے دن عصر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو گیا پھر دوسرے دن ظہر کی نماز بعینہ اسی وقت میں پڑھائی پس جمع بین الصلاتین ثابت ہوگئی۔

ازالہ اشتباہ:

یہ جمع حقیقی کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ اس میں واضح احتمال ہے کہ دوسرے دن ظہر کو اس وقت کے قریب لے جا کر پڑھا جس میں پہلے دن عصر پڑھی تھی اور قرب سے متعلق ایسی تعبیر کلام عرب میں بہت پائی جاتی ہیں۔

اور اس کی دلیل خود روایت کے یہ الفاظ ہیں: الوقت فیما بین ھذین الوقتین. اگر وہ وقت الگ نہ تھے تو ان دو اوقات کے درمیان درمیان کو نماز کے وقت قرار دینے کا کوئی معنی نہیں ان کے درمیان فاصلہ نہ تھا تو قبل اور مابعد دونوں کو وقت قرار دیا جاتا مابین نہ کہا جاتا پس یہ دلیل نہ بن سکی کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی گئی۔

دلیل کا ایک اور رُخ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب نبی اکرم ﷺ سے مواقیت صلاۃ میں وہ روایات نقل کیں پھر جب ان سے استفسار کیا گیا تو انہوں نے نماز کو اپنے وقت سے ہٹا کر پڑھنے کو تفریط قرار دیا پس ثابت ہوگیا کہ ان کے فتویٰ اور روایت

میں تطبیق ہے اور وہ جمع صوری سے ہی ہو سکتی ہے نہ کہ اور سے پس ہر نماز اپنے اپنے وقت میں تھی یہ جمع روایات کی صورت ہے۔

نظر و فکر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ: (واما وجه ذلك)

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کو وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ اس کا وقت خاص ہے اور اسی میں ادائیگی ضروری ہے اور کسی نماز کا وقت اس میں شامل نہیں تو فکر کا تقاضا یہ ہے کہ تمام نمازیں ایسی ہی ہوئیں کیونکہ ہر ایک منفرد وقت تو رکھتی ہے پس اس کے وقت سے اسے مقدم و مؤخر کرنا جائز نہیں۔

ہمارا استدلال:

میدان عرفات و مزدلفہ میں جمع حقیقی کے تو جناب بھی قائل ہیں۔

الجواب: اگر امام عرفات و مزدلفہ میں جمع نہ کرے بلکہ الگ الگ اپنے وقت میں ادا کرتے تو سب کہیں گے کہ اس نے برا کیا اور اگر عام دنوں میں کوئی آدمی عرفات و مزدلفہ میں جا کر ان نمازوں کو جمع کرے تو سب اس کو گناہ گار کہیں گے معلوم ہوا کہ ان مقامات کا جمع صلاۃ کے متعلق خصوصی حکم ہے اور اس پر کسی دوسرے کو قیاس کرنا غلط ہے۔

جمع صوری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل تھا:

روایات ملاحظہ ہوں۔

٩٥٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ ن الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ : وَفَدْتُ أَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَنَحْنُ نُبَادِرُ لِلْحَجِّ فَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهِ، وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهِ، وَنَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهِ، وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهِ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ .

٩٥٩: عاصم احول نے ابو عثمان سے نقل کیا کہ میں اور سعد بن مالک نے اکٹھا سفر کیا ہم حج کے لئے جلدی جا رہے تھے ہم ظہر و عصر کو جمع کرتے ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کرتے تھے اسی طرح مغرب و عشاء کو جمع کرتے مغرب کو مؤخر اور عشاء کو مقدم کرتے تھے یہاں تک کہ ہم مکہ پہنچ گئے۔ اس باب میں جو کچھ بھی دو نمازوں کو جمع کرنے کی کیفیت مذکور ہے۔ یہی امام ابو حنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

٩٦٠ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ن النُّفَيْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ، يَقُوْلُ : صَحِبْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَجَّةٍ، فَكَانَ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ، وَيُعَجِّلُ الْعَصْرَ، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ، وَيُسْفِرُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ .وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ، مِنْ كَيْفِيَّةِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ،

قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

۹۶۰: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ کے ساتھ حج کیا وہ ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کو جلدی پڑھتے اسی طرح مغرب کو مؤخر اور عشاء کو جلدی ادا کرتے اور فجر کی نماز اسفار میں ادا فرماتے تھے۔

جمع بین الصلاتین میں جمع صوری کا جو قول دلائل سے ثابت کیا ہے یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ابو یوسف رحمہ اللہ و محمد رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰی أَیُّ الصَّلَوَاتِ؟

درمیانی نماز کون سی ہے؟

اس کے متعلق کئی اقوال ہیں: ① ظہر ② جمعہ ③ نماز مغرب ④ عشاء ⑤ فجر ⑥ نماز عصر یہ آخری قول امام احمد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور فقہاء رحمہم اللہ کا ہے۔ اور سب سے پہلا قول حضرت زید بن ثابت اسامہ بن زید عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ و تابعین کا ہے۔ دوسرا قول حسن بصری رحمہ اللہ اور تیسرا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے امام شافعی و مالک نماز فجر کو وسطیٰ کہتے ہیں۔ من شاء التفصیل فلیراجع الشروح المطولات

مؤقفِ اول: نمازِ ظہر صلاۃ وسطیٰ ہے:

۹۶۱ : حَدَّثَنَا رَبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمُرَادِیُّ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ قَالَ : إِنَّ رَهْطًا مِنْ قُرَیْشٍ اجْتَمَعُوْا، فَمَرَّ بِهِمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَأَرْسَلُوْا إِلَیْهِ غُلَامَیْنِ لَهُمْ یَسْأَلَانِهِ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰی، فَقَالَ "هِیَ الظُّهْرُ." فَقَامَ إِلَیْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ، فَقَالَ هِیَ الظُّهْرُ، (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، کَانَ یُصَلِّی الظُّهْرَ بِالْهَجِیْرِ فَلَا یَکُوْنُ وَرَاءَهُ إِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ، وَالنَّاسُ فِیْ قَائِلَتِهِمْ، وَتِجَارَتِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی) فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَنْتَهِیَنَّ رِجَالٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ بُیُوْتَهُمْ).

۹۶۱: ابن ابی ذئب نے زبرقان سے نقل کیا ہے کہ قریش کا ایک گروہ جمع ہوا (اور صلاۃ وسطیٰ کے متعلق بات چیت کرنے لگا) اچانک ان کے پاس سے زید بن ثابت کا گزر ہوا تو قریش کے لوگوں نے دولڑکے بھیجے تاکہ وہ صلاۃ وسطیٰ کے متعلق آپ سے دریافت کریں انہوں نے جواب دیا کہ وہ ظہر ہے پھر دو آدمی ان کے سامنے انہی لوگوں میں سے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے وہ ظہر ہی ہے جناب رسول اللہ ﷺ سخت گرمی میں ظہر کی نماز ادا فرماتے تو آپ کے پیچھے ایک صف یا دو صفیں ہوتیں لوگ یا قیلولہ کر رہے تھے یا اپنی تجارتوں میں مصروف ہوتے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی﴾ (البقرہ: ۲۳۸) جناب نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو آگ سے جلا ڈالوں گا۔

۹۶۲ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَكِيْمٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ، أَوْ قَالَ : بِالْهَاجِرَةِ، وَكَانَتْ أَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلٰى أَصْحَابِهِ، فَنَزَلَتْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى)) ، لِأَنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ ؛ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ .

۹۶۲:عروہ نے زید بن ثابت ؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ تیز گرمی میں ظہر کی نماز ادا فرماتے (ہجیرہ یا ہاجرہ کا لفظ فرمایا) یہ آپ کے صحابہ کرام ؓ پر سب سے گراں نماز تھی تو یہ آیت نازل ہوئی:"حافظوا علی الصلوات والصلاۃ الوسطی [البقرہ:۲۳۸] کیونکہ اس نماز سے پہلے دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد بھی دو نمازیں ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۵' نمبر۴۱۱۔

۹۶۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِيْهِ ،عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : هِيَ الظُّهْرُ.

۹۶۳:ابان بن عثمان نے حضرت زید بن ثابت ؓ سے نقل کیا کہ وسطی سے ظہر مراد ہے۔

۹۶۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ ؛ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ.

۹۶۴:سعید بن المسیب نے حضرت ابن عمر ؓ اور زید بن ثابت سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۹۶۵ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ ابْنِ الْيَرْبُوْعِ الْمَخْزُوْمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

۹۶۵:الیربوع المخزومی کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابت ؓ کو اسی طرح فرماتے سنا۔

۹۶۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا الْمُقْرِءُ، عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيْعَةَ، قَالَا : أَنَا أَبُوْ صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

۹۶۶:یزید بن عبداللہ بن قسیط کہتے ہیں کہ میں نے خارجہ بن زید بن ثابت ؓ کو کہتے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد کو اسی طرح فرماتے سنا۔

۹۶۷ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ رَبِيْعَةَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيْدِ الْمَدِيْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَفْلَحَ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرْسَلُوْهُ إِلٰى

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَسْأَلُهُ، عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَ "اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الَّتِيْ فِيْ إِثْرِ الضُّحٰى .قَالَ : فَرَدُّوْنِيْ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ : يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُوْنَ بَيِّنْ لَنَا أَيُّ صَلَاةٍ هِيَ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الصَّلَاةُ الَّتِيْ وُجِّهَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ "قَالَ : وَقَدْ عَرَفْنَاهَا هِيَ الظُّهْرُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا، فَقَالُوْا هِيَ الظُّهْرُ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا احْتَجَّ بِهٖ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ، فِيْ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ الْمُؤَذِّنِ، وَبِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : أَمَّا حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلُهُ (لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ) وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ، وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَهُ إِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْآيَةَ) .فَاسْتَدَلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهَا الظُّهْرُ، فَهٰذَا قَوْلٌ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ -عِنْدَنَا -دَلِيْلٌ عَلٰى ذٰلِكَ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةُ أُنْزِلَتْ لِلْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، الْوُسْطٰى وَغَيْرِهَا .فَكَانَتِ الظُّهْرُ فِيْمَا أُرِيْدَ وَلَيْسَتْ هِيَ الْوُسْطٰى، فَوَجَبَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، وَمِنَ الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا حُضُوْرُهَا حَيْثُ تُصَلّٰى .فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ يُفَرِّطُوْنَ فِيْ حُضُوْرِهَا (لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ) يُرِيْدُ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ تَضْيِيْعِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَدْ أَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى أَيُّ صَلَاةٍ هِيَ مِنْهُنَّ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ : إِنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا، لَمْ يَكُنْ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَإِنَّمَا كَانَ لِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ.

۹۶۷: عبدالرحمٰن بن افلح سے روایت ہے کہ میرے ساتھیوں کی ایک جماعت نے مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف صلاۃ وسطیٰ کے متعلق سوال کرنے بھیجا تو انہوں نے فرمایا ان سب کو سلام کہہ دو اور بتلاؤ کہ ہم یہی بات کیا کرتے تھے کہ یہ وہی نماز ہے جو چاشت کے بعد ہے یعنی ظہر۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں انہوں نے مجھے دوبارہ بھیجا تو میں نے کہا وہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور عرض کرتے ہیں ہمیں واضح الفاظ میں بتلائیں کہ وہ کون سی نماز ہے۔ تو عبداللہ فرمانے لگے تم ان کو سلام کہنا کہ ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ یہ وہی نماز ہے جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ فرمایا ہم نے پہچان لیا کہ وہ ظہر ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء ان آثار کی طرف گئے اور انہوں نے ظہر کو درمیانی نماز قرار دیا اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت

سے اسی طرح استدلال کیا جیسا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا روایت کو مستدل بنایا۔
دیگر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ کچھ لوگ (نماز میں سستی سے) باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز سخت گرمی کے وقت میں پڑھتے' اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت میں ایک یا دو صفیں جمع ہوتیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت صلوٰۃ الوسطیٰ والی اتاری۔ چنانچہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس سے استدلال کیا کہ اس وسطیٰ سے ظہر مراد ہے اور یہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی رائے ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے اور اس آیت میں ہمارے ہاں کوئی دلیل نہیں جو ثابت کرتی ہو کیونکہ یہ جائز ہے کہ آیت میں تمام نمازوں کی وسطیٰ سمیت حفاظت کا حکم دیا گیا ہے اور محافظت میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی ادائیگی کے وقت میں حاضر ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کے سلسلہ میں کہ جس کی حاضری میں وہ کوتاہی کرتے تھے ارشاد فرمایا: ((لینتھین اقوام او لاحرقن علیھم بیوتھم)) ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اس کی نماز کی محافظت میں کوتاہی سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کو اس کوتاہی کی وجہ سے گھروں سمیت جلا ڈالوں گا۔'' اب اس ارشاد میں تو اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ درمیانی کونسی نماز ہے؟ ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نمازِ ظہر کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ نمازِ جمعہ کے لئے ہے۔

تخریج: تفسیر الطبری ۵٦۲/۲' المعجم الاوسط ۸۳/۱۔

حاصل روایات: ان روایات سبعہ سے معلوم ہوا کہ صلاۃ وسطیٰ سے مراد نماز ظہر ہے جیسا کہ حضرت زید بن ثابت اور عبداللہ عمر رضی اللہ عنہم کے اقوال سے ثابت ہو رہا ہے۔

ایک وضاحت:

نفر من اصحابہ۔ ہ ضمیر کا مرجع عبدالرحمٰن بن افلح ہے یا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

مؤقفِ ثانی: اور سابق روایات کا جواب کہ ظہر مراد نہیں:

جواب نمبر ۱: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے کوئی اشارہ بھی ظہر کے صلاۃ وسطیٰ ہونے سے متعلق نہیں ملتا لوگوں کے ظہر میں غفلت برتنے پر آیت اتری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مکانات جلانے کی دھمکی دی تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس سے نماز ظہر سمجھا یہ ان کی رائے ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں۔

جواب نمبر ۲: آیت میں نماز میں تمام نمازوں اور صلاۃ وسطیٰ کی حفاظت کا حکم فرمایا گیا ہے آیت میں تو ظہر کے صلاۃ وسطیٰ ہونے کی کوئی دلیل نہیں سستی ظہر میں تھی اور محافظت اس کی وقت پر ادائیگی کا نام ہے خصوص کا لحاظ نہیں عموم لفظ کا اعتبار ہے آیت میں تو نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا ہے جن میں صلاۃ وسطیٰ بھی شامل ہے۔

جواب نمبر۳: بعض لوگوں نے وعیدی کلمات کو جمعہ سے متعلق فرمایا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔

۹۶۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى قَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ). فَهٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُخْبِرُ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ لِلْمُتَخَلِّفِيْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ .وَلَمْ يَسْتَدِلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْجُمُعَةَ هِيَ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى، بَلْ قَالَ بِضِدِّ ذٰلِكَ وَأَنَّهَا الْعَصْرُ وَسَنَأْتِيْ بِذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ وَافَقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ مِنَ التَّابِعِيْنَ.

۹۶۸: ابوالاحوص نے عبداللہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا جو جمعہ سے غفلت کرتے تھے میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ میں کسی آدمی کو کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر جمعہ سے پیچھے رہنے والے لوگوں کے گھروں کو جلا ڈالوں۔ یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ آپ کا یہ ارشادِ گرامی جمعہ میں تاخیر کرنے والوں سے متعلق ہے اور انہوں نے جمعہ کے نمازِ وسطیٰ ہونے پر اس سے استدلال نہیں کیا بلکہ اس کے بالمقابل انہوں نے عصر کو صلوٰۃ وسطیٰ قرار دیا۔ عنقریب یہ اپنے مقام پر اس کو ذکر کریں گے ان شاء اللہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی موافقت میں یہ بات کہی ہے۔ اقوال ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسلم فی المساجد مواضع الصلاة ٢٥٤۔

اس روایت میں ابن مسعودؓ نے اس وعید کو جمعہ سے متعلق قرار دیا جب وعیدی کلمات ظہر کے علاوہ سے متعلق ہو گئے تو وعید کی وجہ سے ظہر کو صلاۃ وسطیٰ ثابت کرنے والا استدلال درست نہ رہا۔

۹۶۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ زَعَمَ حُمَيْدٌ وَغَيْرُهٗ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَتِ الصَّلَاةُ الَّتِيْ أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَرِّقَ عَلٰى أَهْلِهَا، صَلَاةَ الْجُمُعَةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۹۶۹: تابعین کے اقوال میں بھی اس کی تائید موجود ہے حماد بن سلمہ کہتے ہیں حمید وغیرہ کا خیال ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس نماز کے متعلق گھروں کو جلانے کی بات فرمائی وہ نماز جمعہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دھمکی کا تعلق نماز فجر وعشاء سے ہے روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۱۹۱/۲۔

پس ظہر کے متعلق دھمکی کو سامنے رکھ کر صلاۃ وسطیٰ قرار دینا درست نہ رہا کیونکہ دھمکی کا تعلق جمعہ سے ثابت ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دھمکی کا تعلق نماز فجر وعشاء سے ہے روایت ملاحظہ ہو۔

۹۷۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا بِحَطَبٍ فَيَحْطِبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ).

۹۷۰: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے پکا ارادہ کرلیا کہ میں ایک آدمی کو لکڑیاں لانے کا حکم دوں وہ لکڑیاں لائے پھر میں نماز کا حکم دوں پس اذان کہی جائے پھر میں اپنی جگہ ایک شخص کو امامت کے لئے کہوں پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو گھروں سمیت جلا دوں اس اللہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر کسی کو معلوم ہو کہ اس کو موٹی ہڈی (پر گوشت) مل جائے گی یا بکرے کے دو اچھے پائے مل جائیں گے تو وہ ضرور عشاء میں حاضر ہوتا۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب۵۲‘ الاذان باب۲۹‘ ترمذی فی الصلاۃ باب۴۸‘ نمبر۲۱۷‘ نسائی فی الامامه باب۴۹‘ دارمی فی الصلاۃ باب۵۴‘ مالک فی الجماعه نمبر۳‘ مسند احمد ۴۷۲/۲۔

۹۷۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، وَمَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۹۷۱: ابن ابی الزناد اور مالک نے ابوالزناد سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۹۷۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : ثَنَا أَبِي قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ، فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَخْرُجْ إِلَى الصَّلَاةِ بَيْتَهٗ).

۹۷۲: ابوصالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین پر سب سے بھاری فجر اور عشاء کی نماز ہے اگر لوگ ان کا ثواب جان لیتے تو ان کے لئے گھٹنوں کے بل آنا پڑتا وہ آتے میں نے فیصلہ کرلیا کہ میں مؤذن کو اذان کے لئے کہوں وہ اذان دے پھر میں ایک آدمی کو لوگوں کی امامت کے لئے کہوں پھر میں آگ کا شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھر جلا دیتا جو نماز کے لئے گھر سے نہیں نکلتے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۳۴‘ مسلم فی المساجد نمبر۲۵۲‘ ابو داؤد فی الصلاۃ باب۴۷‘ نمبر۵۴۸‘ نسائی فی

الامامه باب ٤٥، دارمی فی الصلاة باب٥٣، مسند احمد ٥/ ١٤٠، ١٤١۔

۹۷۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ أَخَّرَ عِشَاءَ الْآخِرَةِ، حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ قُرْبَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَفِی النَّاسِ رُقَّدٌ وَهُمْ عِزُوْنٌ، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا، ثُمَّ قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَدَبَ النَّاسَ إِلٰى عِرْقٍ أَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَأَجَابُوْا لَهُ، وَهُمْ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّیَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَخَلَّفَ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الدُّوْرِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ فَأُضْرِمَهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيْرَانِ).

۹۷۳: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے عشاء کو مؤخر فرمایا یہاں تک کہ رات کا ثلث حصہ گزر گیا یا گزرنے کے قریب ہو گیا پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور بعض لوگ سو رہے تھے اور وہ کپڑوں سے ننگے تھے آپ سخت ناراض ہوئے پھر فرمایا اگر لوگوں کو گوشت والی ایک ہڈی یا دو پائے کی طرف بلایا جاتا تو وہ ضرور جاتے مگر اس نماز سے وہ پیچھے رہنے والے ہیں میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز سے پیچھے رہتے ہیں اور ان کو آگ سے جلا دوں۔

اللغات: عرون۔ عارون من الثیاب یا بقول عینی یہ عزون جمع عزة حلقہ بنا کر بیٹھنا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۲/ ۱۹۰، ۱۹۱۔

۹۷۴ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .فَهٰذَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ الصَّلَاةَ الَّتِیْ قَالَ فِيْهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ، هِیَ الْعِشَاءُ، وَلَمْ يَدُلَّهُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهَا هِیَ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ، مِمَّا سَنَذْكُرُهُ فِیْ مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ وَافَقَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ التَّابِعِيْنَ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ .

۹۷۴: ابوبکر نے عاصم سے اور اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس بات میں موافقت کی ہے۔ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ اطلاع دے رہے ہیں کہ وہ نماز جس کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہے وہ نماز عشاء ہے اور انہوں نے اس طرح قطعاً راہنمائی نہیں فرمائی کہ وہ درمیانی نماز کا مصداق ہے بلکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف روایت وارد ہے جس کو ہم اپنے مقام پر انشاء اللہ ذکر کریں گے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس سلسلہ میں تابعین نے موافقت کی ہے جیسا کہ ابن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔

۹۷۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ : (كَانَتِ الصَّلَاةُ الَّتِيْ أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ). وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَأَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ، لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالِ الصَّلَاةِ، وَإِنَّمَا كَانَ لِحَالٍ أُخْرٰى .

۹۷۵: عطاء خراسانی سے سعید بن المسیب سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھر جلانے کی دھمکی جس نماز کے متعلق دی وہ نماز عشاء ہے۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس سب کے خلاف روایت آئی ہے کہ آپ کا یہ قول نماز کے لئے نہ تھا بلکہ اور حاجت کے لئے تھا۔

حاصل روایات: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان اور سعید بن المسیب کے قول سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جس نماز کے لئے گھر جلانے کی دھمکی دی گئی وہ نماز عشاء ہے پس یہ دھمکی اس بات پر دلالت نہیں کرتی ہے کہ یہ صلاۃ وسطیٰ ہے جیسا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے سمجھا گیا۔ اور روایت جابر رضی اللہ عنہ سے تو اس کے بھی خلاف بات ثابت ہوتی ہے وہ ملاحظہ فرمائیں۔

الجواب: عشاء کو وسطیٰ کہنے والوں سے عرض یہ ہے کہ خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ان روایات کے خلاف ہے پس ان روایات سے عشاء کے صلاۃ وسطیٰ پر استدلال درست نہیں روایت جابر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ یہ دھمکی اور حالت کے لئے تھی نماز کے لئے نہ تھی۔

۹۷۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا شَيْءٌ لَأَمَرْتُ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ حَرَّقْتُ بُيُوْتًا، عَلٰى مَا فِيْهَا .قَالَ جَابِرٌ إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ رَجُلٍ بَلَغَهُ عَنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ : (لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَأُحَرِّقَنَّ بَيْتَهُ عَلٰى مَا فِيْهِ). فَهٰذَا جَابِرٌ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا كَانَ لِلتَّخَلُّفِ عَمَّا لَا يَنْبَغِي التَّخَلُّفُ عَنْهُ .فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا وَلَا فِيْ شَيْءٍ مِمَّا تَقَدَّمَهُ الدَّلِيْلُ عَلَى الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى مَا هِيَ .فَلَمَّا انْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ، رَجَعْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، فَإِذَا لَيْسَ فِيْهِ حِكَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِهٖ لِأَنَّهٗ قَالَ هِيَ الصَّلَاةُ الَّتِيْ وُجِّهَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۹۷۶: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اگر یہ چیز نہ ہوتی تو میں ایک آدمی کو کہتا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر گھروں کو سب چیزوں سمیت جلا ڈالتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ یہ بات آپ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمائی جس کے متعلق کوئی بات پہنچی تو فرمایا اگر وہ باز نہ آیا تو میں اس کا گھر ہر چیز سمیت جلا دوں گا۔ یہ جابر رضی اللہ عنہ خبر دے رہے ہیں یہ کسی ایسی چیز سے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے تھا جس سے تخلف درست نہیں اور دھمکی اس سے متعلق ہے۔ یہ جابر رضی اللہ عنہ بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد اس شخص سے متعلق تھا جو ایسی چیزوں سے جان بوجھ کر پیچھے رہنے والے تھے جس سے پیچھے رہنا درست نہیں۔ ان روایات اور ان سے پہلے مذکورہ روایات میں کوئی بھی نمازِ وسطیٰ کی حقیقت میں نشاندہی نہیں کرتی جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول میں کوئی دلیل نہ ملی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی طرف رجوع کیا۔ اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اپنی رائے تو مذکور ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی کوئی چیز بیان نہیں کی گئی۔ خود ان کا قول یہ ہے کہ یہ وہ نماز ہے کہ جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف رخ فرمایا اور دوسری سند سے ان سے اختلاف کی اور صورت منقول ہے۔

حاصل یہ ہے:

کہ اس روایت میں اور اس سے پہلے گزشتہ روایات میں صلاۃ وسطیٰ کے متعلق کوئی دلیل نہیں کہ وہ کون سی نماز ہے جب اس بات کی نفی ہوگئی کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے جو روایات وارد ہوئی ہیں ان میں سے کسی میں بھی دلیل نہیں کہ صلاۃ وسطیٰ ظہر یا جمعہ یا فلاں نماز ہے۔

الجواب: اب رہی روایتِ ابن عمر رضی اللہ عنہما تو اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا قول موجود نہیں بلکہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کیونکہ اس میں انہوں نے فرمایا: "هی الصلاة التی وجه فیها رسول الله ﷺ الی الکعبة" پس نماز ظہر کے وسطیٰ ہونے کی دلیل نہ بن سکی۔

جواب نمبر۲: صلاۃ وسطیٰ کے سلسلہ میں ان کی دوسری روایت موجود ہے جس میں نمازِ عصر کو صلاۃ وسطیٰ کہا گیا ہے پس ان سے متضاد روایات اس بات کا ثبوت ہے کہ صلاۃ وسطیٰ کے متعلق ان کے پاس جناب رسول اللہ ﷺ کا کوئی قول نہ تھا وہ ان کی رائے تھی جو دوسرے صحابہ کی رائے کے خلاف ہونے کی وجہ سے حجت نہ بنی۔

۹۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح .

۹۷۷: عبداللہ بن صالح نے لیث سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

تخریج: تفسیر طبری ۲/۵۵۵۔

۹۷۸ : وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : (الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ). فَلَمَّا تَضَادَّ مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ دَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ.

۹۷۸:ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت نقل کی ہے کہ صلاۃ وسطیٰ صلاۃ عصر ہے۔جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متضاد روایات وارد ہوئیں تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اس سلسلہ میں ان کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہ پہنچی تھی۔اب ان کے علاوہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کو دیکھتے ہیں۔

اب یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔

۹۷۹ :فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْغَدَاةَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ، وَقَالَ : هٰذِهِ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى.

۹۷۹:ابورجاء کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز فجر ادا کی تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی اور فرمایا یہ نماز صلاۃ وسطیٰ ہے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۹، نمبر ۱۸۱، عن ابن مسعودؓ۔

۹۸۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا قُرَّةُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : هِيَ صَلَاةُ الصُّبْحِ .

۹۸۰:ابورجاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نماز فجر یہی صلاۃ وسطیٰ ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۴۶/۲۔

۹۸۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ .

۹۸۱: قتادہ نے ابوالخلیل اور انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : تفسیر طبری ۵۶۴/۲۔

۹۸۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ : ثَنَا دَاوٗدَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ .

۹۸۲:مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

۹۸۳ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَالَ رَجُلٌ إِلٰى جَنْبِيْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هٰذِهِ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى). فَكَانَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ هٰذَا هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) [البقرة : ٢٣٨] فَكَانَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ عِنْدَهٗ هُوَ قُنُوْتُ الصُّبْحِ فَجَعَلَ بِذٰلِكَ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى هِيَ الصَّلَاةُ الَّتِيْ فِيْهَا الْقُنُوْتُ عِنْدَهٗ .وَقَدْ خُوْلِفَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ، فِيْمَ نَزَلَتْ؟

٩٨٣: ابوالعالیہ کہتے ہیں میں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کے پیچھے نماز صبح ادا کی ایک صحابی رسول اللہ ﷺ جو میرے پہلو میں تھے کہنے لگے یہ صلاۃ وسطیٰ ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے اپنے استدلال میں آیت: "حافظوا علی الصلوات" کو پیش کیا اوران کے ہاں قنوت سے صبح کا قنوت مراد ہے۔ جب قنوت سے صبح کا قنوت مراد ہے تو جس نماز میں وہ قنوت پایا جاتا ہے وہ نماز صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔ اس آیت کے شانِ نزول میں ابن عباس ؓ کے خلاف روایات بھی موجود ہیں ملاحظہ ہوں۔

تخریج : تفسیر طبری ٥٦٥/٢۔

حاصل روایات: ابن عباس ؓ کی روایت سے نماز فجر کا صلاۃ وسطیٰ ہونا معلوم ہو رہا ہے اس کی وجہ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرہ : ٢٣٨] ہے انہوں نے اس نماز کی وجہ سے جس میں قنوت پڑھی جاتی ہے اس کو صلاۃ وسطیٰ قرار دیا۔

روایات ابن عباس ؓ کا جواب:

جواب نمبرا: اس آیت کا شان نزول اور بیان کیا ہے قنوت کو سکوت کے معنی میں لیا ہے پہلے نیت باندھ لینے کے بعد گفتگو کی اجازت تھی جب یہ آیت اتری تو کلام سے روک دیا گیا جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت سے ثابت ہوتا ہے روایت زید بن ارقمؓ۔

٩٨٤ : فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ : كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى نَزَلَتْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ.

٩٨٤: ابوعمرو شیبانی نے حضرت زید بن ارقم ؓ سے نقل کیا ہے ہم نماز میں بات کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ......﴾ اتری پس ہمیں نماز میں خاموشی کا حکم دیا گیا۔

تخریج : بخاری فی التفسیر باب٤٣، مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ نمبر٣٥، ابو داؤد ١٣٧/١، ترمذی ٩٢/١، نسائی ١٨٠/١۔

٩٨٥ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .

٩٨٥: حسین بن نصر نے بیان کیا کہ میں نے یزید بن ہارون سے اسی طرح سنا انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی۔

تخریج : مسند عبد بن حمید ١١٣/١۔

۹۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ سُفْيَانَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَذَكَرَ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلَاةِ، حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَالْقُنُوْتُ السُّكُوْتُ، وَالْقُنُوْتُ الطَّاعَةُ .

۹۸۶: شجاع بن الولید نے سفیان ثوری سے اس آیت: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ کے بارے میں نقل کیا انہوں نے منصور سے اور انہوں نے مجاہد سے نقل کیا کہ وہ لوگ نماز میں کلام کرتے تھے پس یہ آیت نازل ہوئی تو آیت میں القنوت سے سکوت وخاموشی مراد ہے قنوت کا معنی اطاعت بھی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۳۳/۲۔

۹۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعٌ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) قَالَ مِنَ الْقُنُوْتِ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ وَخَفْضُ الْجَنَاحِ، وَغَضُّ الْبَصَرِ مِنْ رَهْبَةِ اللّٰهِ .

۹۸۷: لیث بن ابی سلیم نے مجاہد سے اس آیت کے متعلق نقل کیا: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرہ : ۲۳۸] مجاہد کہتے ہیں قنوت سے رکوع' سجود اور خشوع اختیار کرنا اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے نگاہ کا نیچے کرنا مراد ہے۔

۹۸۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ لَوْ كَانَ الْقُنُوْتُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ، لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ ، إِنَّمَا الْقُنُوْتُ الطَّاعَةُ يَعْنِي (وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ).

۹۸۸: محمد بن طلحہ نے ابن عون اور انہوں نے عامر شعبی سے بیان کیا کہ اگر قنوت سے وہ مراد ہے جو تم کہتے ہو تو جناب نبی اکرم ﷺ ان میں سے کوئی چیز نہ کرتے تھے قنوت سے یہاں طاعت مراد ہے جیسا اس آیت میں:
﴿وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ﴾ [الاحزاب۔ ۳۱]

۹۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْقُنُوْتِ، فَقَالَ الصَّلَاةُ كُلُّهَا قُنُوْتٌ أَمَّا الَّذِيْ تَصْنَعُوْنَ فَلَا أَدْرِيْ مَا هُوَ .فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ، يُخْبِرُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ لِلْقُنُوْتَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ، هُوَ السُّكُوْتُ عَنِ الْكَلَامِ الَّذِيْ كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ بِهٖ فِي الصَّلَاةِ .فَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْقُنُوْتَ الْمَذْكُوْرَ فِيْهَا، هُوَ الْقُنُوْتُ الْمَفْعُوْلُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَدْ أَنْكَرَ قَوْمٌ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِيْ بَابِ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .فَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقُنُوْتُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ، هُوَ الْقُنُوْتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذًا

لَمَا تَرَكَهُ، إِذَا كَانَ قَدْ أَمَرَ بِهِ الْكِتَابُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ، مَعْنًى آخَرُ .

۹۸۹: ابوالاشہب نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن زید سے قنوت کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگے نماز ساری قنوت ہے باقی جو تم کرتے ہو مجھے معلوم نہیں وہ کیا ہے۔ یہ حضرت زید بن ارقم اور دیگر حضرات جن کا ہم نے ذکر کیا یہ بتلا رہے ہیں کہ جس قنوت کا اس آیت میں تذکرہ ہے اس سے مراد سکوت ہے جب کہ یہ لوگ نماز میں پہلے گفتگو کرتے تھے۔ پس اس طریقے سے یہ آیت اس بات کی دلیل نہ رہے گی کہ اس سے صبح والا قنوت مراد لیا جائے اور بعض حضرات نے تو اس سے بھی انکار کر دیا کہ ابن عباس ﷠ نماز صبح میں قنوت پڑھتے ہوں۔ ہم نے باب القنوت میں اسناد سے یہ روایت لکھی ہے کہ اگر یہ قنوت مذکورہ نماز صبح والا ہو تو آپ اس کو ترک نہ فرماتے کیونکہ اس کا حکم تو قرآن نے دیا ہے اور ابن عباس ﷠ سے مروی ہے کہ جس کی طرف ابن عباس ﷠ گئے ہیں وہ ایک دوسری دلیل ہے ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ حضرت زید بن ارقم انصاری ؓ اور ان کے ساتھ سفیان ثوری عامر شعبی' مجاہد' جابر بن زید ﷏ سب بالاتفاق کہہ رہے ہیں کہ اس آیت میں قنوت سے سکوت اور طاعت مراد ہے دعاء قنوت مراد نہیں کہ جس کی بنیاد پر روایت ابن عباس ﷠ میں صلاۃ وسطیٰ پر استدلال کیا جائے اور فجر کو صلاۃ وسطیٰ قرار دیا جائے۔

روایت ابن عباس ﷠ کا جواب:

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابن عباس ﷠ فجر میں قنوت نہ پڑھتے تھے جیسا کہ باب القنوت میں آئے گا وہ کبھی کبھار پڑھتے تھے اگر دعاء قنوت مراد تھی تو ہمیشہ پڑھنی چاہئے تھی اس کو کسی وقت نہ چھوڑتے کیونکہ قرآن کی نص کا حکم تو ہر وقت لازم ہے۔

ایک اور انداز:

سے غرض یہ ہے حضرت ابن عباس ﷠ نے اس کا دوسرا معنی بیان کیا ہے روایت ملاحظہ ہو۔

۹۹۰ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : (الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى هِيَ الصُّبْحُ، فَصْلٌ بَيْنَ سَوَادِ اللَّيْلِ وَبَيَاضِ النَّهَارِ). فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الَّذِي جَعَلَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِهِ، هِيَ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى، هٰذِهِ هِيَ الْعِلَّةُ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) أَرَادَ بِهِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ، هُوَ طُوْلُ الْقِيَامِ كَمَا (قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ) .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا

أَنَّهَا قَالَتْ : إِنَّمَا أُقِرَّتْ الصُّبحُ رَكْعَتَيْنِ لِطُولِ الْقِرَاءَةِ فِيهِمَا .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ (وَقُومُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) أَرَادَ بِهٖ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ صَلَاةَ الْوُسْطٰى وَغَيْرَهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى أَنَّهَا الْعَصْرُ .

۹۹۰: ثور بن یزید نے عکرمہ اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ صلاۃ وسطیٰ تو نماز صبح ہے اور اس کو وسطیٰ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے رات کی سیاہی اور دن کے چاندنے میں فاصلہ کر دیا ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے اطلاع دی ہے کہ جن حضرات نے فجر کی نماز کو نمازِ وسطیٰ کہا ان کے ہاں علت یہی ہے حالانکہ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آیت: "وقوموا لله قانتين" سے مراد نمازِ صبح ہو تو اس صورت میں قنوت سے طولِ قیام مراد ہوگا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا قنوت یعنی قیام لمبا ہو۔ ہم نے یہ روایت پوری اسناد سے اپنے موقع پر ذکر کی ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ فجر میں دو رکعتیں طولِ قیام کی وجہ سے رکھی گئی ہیں اور ہم نے یہ بات اور جگہ بھی ذکر کی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ "وقوموا لله قانتين" والی آیت میں ہر نماز کا قنوت مراد ہو۔ خواہ وہ درمیان ہو یا دیگر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نمازِ وسطیٰ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نمازِ عصر ہے۔

حاصلِ روایات: کہ فجر کی نماز کو وسطیٰ کہنے کی علت یہ ہے کہ سوادِ لیل اور بیاضِ نہار میں جدائی کرنے والی ہے پس آیت مذکورہ والی صلاۃ وسطیٰ مراد نہ ہوئی۔

ایک اور جواب:

یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے صبح کی نماز مراد لی جائے اور قنوت سے طول قیام مراد لیا جائے جیسا کہ آپ سے پوچھا گیا کون سی نماز افضل ہے تو فرمایا طول قنوت یعنی طویل قیام والی جب قیام کی طوالت مراد ہے تو اس کو قنوت نازلہ قرار دے کر صلاۃ وسطیٰ کی دلیل بنانا درست نہیں اور یہ روایت دوسرے مقام پر اسی کتاب میں مذکور ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باب صلاۃ المسافر میں ذکر کیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں رکعات کی تعداد کم تھی مدینہ منورہ میں اضافہ کیا گیا فجر میں طویل قراءت کی وجہ سے اضافہ نہیں کیا گیا تو گویا ان کے ہاں بھی قنوت سے مراد طویل قراءت ہے۔

وقد یحتمل:

اس سے امام طحاوی رحمہ اللہ یہ بتلا رہے ہیں کہ ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرہ : ۲۳۸] صلاۃ وسطیٰ اور دیگر تمام نمازوں سے متعلق ہے۔

وقد روی:

سے یہ جواب دینا چاہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں صلاۃ وسطیٰ سے مراد نمازِ عصر ہے جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے۔

۹۹۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ زِرِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَبْدِيِّ، قَالَ : (سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ (الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ) (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ). فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ، أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ .وَذَهَبَ أَيْضًا مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهَا غَيْرُ الْعَصْرِ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .فَذَكَرُوْا.

۹۹۱: زر بن عبید اللہ العبدی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس ؓ کو فرماتے سنا کہ صلاۃ وسطیٰ وہ نماز عصر ہے۔ جب حضرت ابن عباس ؓ کی روایات اس سلسلے میں مختلف ہوگئیں تو اب ہم اس سلسلے میں دیگر حضرات کی روایات دیکھنا چاہتے ہیں۔ بعض حضرات تو اس طرف گئے ہیں کہ اس سے عصر کے علاوہ نماز مراد ہے اور جناب نبی اکرم ﷺ سے بھی اس پر دلالت کرنے والی روایات موجود ہیں' ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۵۰۴/۲۔

حاصل: ابن عباس ؓ کی یہ روایت تو صلاۃ وسطیٰ نماز عصر کو ثابت کرتی ہے جب کہ پہلے روایت گزری وہ نماز فجر کو وسطیٰ ثابت کرتی ہے اب ان سے روایات مختلف ہونے کی وجہ سے دیگر صحابہ کرام ؓ کی روایات کو دیکھنا ہوگا تا کہ کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکے۔

اشکال:

دیگر صحابہ کرام ؓ سے بھی ایسی روایات وارد ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ عصر کے علاوہ ہے اس اشتباہ کی وجہ قراءت غیر معروفہ میں صلاۃ الوسطیٰ کے بعد وصلاۃ العصر آیا ہے۔ عصر کا لفظ تغایر کو ثابت کرتا ہے۔

روایات یہ ہیں۔

۹۹۲ :مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوْحٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَنَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ رَافِعٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ عَلٰى عَهْدِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَكْتَبَتْنِيْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْحَفًا، وَقَالَتْ لِيْ إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَا تَكْتُبْهَا حَتّٰى تَأْتِيَنِيْ فَأُمْلِيَهَا عَلَيْكَ كَمَا حَفِظْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا أَتَيْتُهَا بِالْوَرَقَةِ الَّتِيْ أَكْتُبُهَا فَقَالَتْ اُكْتُبْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ).

۹۹۲: عمرو بن رافع مولیٰ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا کہ عمرو بن رافع ازواج مطہرات کے لئے مصاحف لکھا کرتا تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنا مصحف لکھنے کی ذمہ داری لگائی تو کہنے لگیں جب تم: ﴿قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ﴾ [البقرہ: ۲۳۸] پر پہنچو تو اس وقت تک مت لکھو جب تک میرے پاس نہ آؤ میں اس کو اسی طرح لکھواؤں گی جس طرح میں نے اسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا چنانچہ جب میں اس آیت تک پہنچا تو میں ان کے پاس وہ کاغذ لے کر آیا جس کو لکھ رہا تھا تو کہنے لگیں اس طرح لکھو "حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطٰی وصلاة العصر"۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة ۵۰۴/۲۔

۹۹۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ مِثْلَهُ، عَنْ حَفْصَةَ، غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۹۹۳: مالک نے زید بن اسلم سے اور انہوں نے عمرو بن رافع سے اسی طرح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا البتہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اس روایت میں نہیں کیا۔

۹۹۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَفْصَةَ، مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ .

۹۹۴: زید بن اسلم نے قعقاع بن حکیم اور انہوں نے ابو یونس مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر اوپر والی علی بن معبد والی روایت کی طرح روایت نقل کی۔

تخریج: مسلم ۲۲۷/۱۔

۹۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ حُمَيْدٍ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- (وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی) فَقَالَتْ كُنَّا نَقْرَؤُهَا عَلَى الْحَرْفِ الْأَوَّلِ، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ). قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی وَصَلَاةِ الْعَصْرِ) ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوُسْطٰی غَيْرُ الْعَصْرِ .وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عِنْدَنَا عَلٰى مَا ذَكَرُوْا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْعَصْرُ مُسَمَّاةً بِالْعَصْرِ، وَمُسَمَّاةً بِالْوُسْطٰی فَذَكَرَهَا هَاهُنَا بِاسْمَيْهِمَا جَمِيْعًا .هٰذَا يَجُوْزُ لَوْ ثَبَتَ مَا فِيْ تِلْكَ

الْآثَارِ مِنَ التِّلَاوَةِ الزَّائِدَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ الَّتِي قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ، مَعَ أَنَّ التِّلَاوَةَ الَّتِي قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ، دَافِعَةٌ لِكُلِّ مَا خَالَفَهَا .وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ الَّذِي كَانَ فِي مُصْحَفِ حَفْصَةَ مِنْ ذٰلِكَ، غَيْرُ مَا رَوَيْنَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .

۹۹۵: ام حمید بنت عبدالرحمٰن کہتی ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد والصلاۃ الوسطٰی کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگیں ہم اس کو حرف اول کے مطابق زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسی طرح پڑھتی تھیں: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرہ : ۲۳۸] وصلاۃ العصر ۔علماء نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے وہ فرمایا جو ان روایات میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت: ﴿حافظوا على الصلوات.....﴾ میں صلوٰۃ وسطٰی اور صلوٰۃ عصر کے لفظ ہیں تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس سے نمازِ عصر مراد نہیں۔ ہمارے نزدیک اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ کہنا درست ہے اس نماز کا نام نمازِ عصر بھی ہے اور نمازِ وسطٰی بھی۔ یہاں نام اور لقب دونوں ذکر کر دیئے اور یہ اس وقت درست ہے کہ اگر ان آثار میں یہ ثابت ہو جائے کہ تلاوت سے وہ زائد تلاوت مراد ہے جس کے ساتھ دلیل قائم نہیں ہوتی کیونکہ تلاوت جس سے دلیل قائم ہوتی ہے وہ تو ہر مخالفت کی تردید کرنے والی ہے حالانکہ جو مصحف حفصہ میں مذکور ہے وہ ان روایات کے خلاف ہے جن کا ابتداء میں ذکر ہوا۔

تخریج : مسلم فی المساجد موضع الصلاۃ نمبر ۲۰۷' عبدالرزاق ۵۷۸/۱' المحلی ۱۷۸/۱۔

حاصل روایات: کیونکہ ان تمام روایات میں وصلاۃ العصر کے لفظ واو عطف کے ساتھ ہیں معلوم ہوا کہ وہ صلاۃ وسطٰی کے علاوہ نماز ہے۔

الجواب نمبر۱: یہ عطف مغایرت کے لئے نہیں عطف صفات تو اتحاد کو لازم کرتا ہے تو صلاۃ وسطٰی کا دوسرا نام صلاۃ العصر ہے۔

نمبر۲: یہ آثار قراءت مشہورہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں مصحف حفصہ میں اس اثر کے خلاف پایا جاتا ہے پس اس سے استدلال درست نہ ہوگا وہاں صلاۃ وسطٰی کے بعد بطور تفسیر وہی صلاۃ العصر کے الفاظ اس اشکال کو رد کرتے ہیں۔

نمبر۳: قدوری ص ۲۲۳ سے بتلانا چاہتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے جو روایات اس قراءت کی ثابت ہوئی ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ منسوخ التلاوۃ ہے۔ روایت براء رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۹۹۶ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ، قَالَ : كَانَ مَكْتُوْبًا فِي مُصْحَفِ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ .فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ تَأْوِيْلَ الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ قَوْلِهِ : حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ "أَنَّهُ سَمّٰى صَلَاةَ الْعَصْرِ بِالْعَصْرِ وَبِالْوُسْطٰى .فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهَا

صَلَاةُ الْعَصْرِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِیْ ذٰلِكَ، مَا یَدُلُّ عَلٰی نَسْخِ مَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ .

۹۹۶: عمرو بن رافع سے روایت ہے کہ مصحف حفصہ رضی اللہ عنہا میں لکھا تھا: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی، وَهِیَ صَلَاةُ الْعَصْرِ سے۔ ماقبل روایات میں آیت ﴿حافظوا علی الصلوات.....﴾ کا جو مفہوم ہم نے بیان کیا کہ نماز عصر کو نماز وسطیٰ کہا گیا ہے۔ پس اس سے ان حضرات کی بات ثابت ہوگئی جو نماز وسطیٰ نماز عصر کو قرار دیتے ہیں اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت آئی ہے جو حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی ناسخ معلوم ہوتی ہے۔

ہم نے پہلے آثار کی جو تاویل حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی، وَهِیَ صَلَاةُ الْعَصْرِ کے سلسلہ میں کی ہے کہ اس آیت میں صلوٰۃ عصر کا نام ہی صلوٰۃ عصر اور صلوٰۃ وسطیٰ رکھا گیا۔ چنانچہ اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہوگئی جو یہ کہتے ہیں کہ یہ صلوٰۃ عصر ہے۔

۹۹۷ :حَدَّثَنَا اَبُوْ شُرَیْحٍ، مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ الْفِرْیَابِیُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا شَقِیْقُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ :(نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ - فَاَنْزَلَ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی)) فَاَخْبَرَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ التِّلَاوَةَ الْاُوْلٰی هِیَ مَا رَوَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاَنَّهٗ نَسَخَ ذٰلِكَ التِّلَاوَةُ الَّتِیْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ .فَاِنْ كَانَ قَوْلُهُ الثَّانِیْ (وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی) نَسْخًا لِلْعَصْرِ اَنْ تَكُوْنَ هِیَ الْوُسْطٰی فَذٰلِكَ نَسْخٌ لَهَا .وَاِنْ كَانَ نَسْخًا لِتِلَاوَةِ اَحَدِ اسْمَیْهَا وَتَغْبِیْتِ اسْمِهَا الْاٰخَرِ فَاِنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ اَنَّ الصَّلَاةَ الْوُسْطٰی هِیَ صَلَاةُ الْعَصْرِ .فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا مَا ذَكَرْنَا، عُدْنَا اِلٰی مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ .

۹۹۷: شقیق بن عقبہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ آیت: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی﴾ [البقرہ : ۲۳۸] وصلاۃ العصر" نازل ہوئی اور پڑھی جاتی رہی جب تک کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھا جانا منظور تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور یہ اتاری: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی﴾ [البقرہ : ۲۳۸] حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ پہلی تلاوت وہی ہے جس کو حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ جس تلاوت کو دلیل بنایا گیا تھا اس کو دوسری تلاوت والصلوٰۃ الوسطیٰ نے منسوخ کر دیا۔ جب عصر کے لفظ کو وسطیٰ منسوخ کرنے والا ہے تو پھر نماز وسطیٰ نماز عصر ہی بنی۔ اگر اس کے دو ناموں میں سے ایک کو قائم رکھا

گیا اور دوسرے کو تلاوۃ میں منسوخ کر دیا گیا مگر اس سے یہ ضرور ثابت ہو گیا کہ صلاۃ وسطیٰ سے نمازِ عصر کی مراد ہے۔ جس سے اس میں احتمال پیدا ہو گیا تو روایات کی طرف رجوع کیا' ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ نمبر ۲۰۸۔

حاصل روایات: حضرت براءؓ نے اس روایت سے اطلاع دی کہ آیت کا وہ حصہ جو حضرت حفصہ و عائشہ ؓ کی روایت میں موجود ہے وہ منسوخ التلاوۃ ہے کہ جس سے دلیل پکڑنا درست ہوگا اور اگر نسخ التلاوۃ والحکم مراد ہو تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ نمازِ عصر کا صلاۃ وسطیٰ ہونا منسوخ ہو گیا ہے اور منسوخ التلاوۃ والی صورت میں اس کے دو ناموں میں سے ایک نام کی تلاوت منسوخ کر دی گئی اور اس کا نماز وسطیٰ والا حکم باقی رہا۔

قائلین عصر کے دلائل:

اب جب کہ یہ احتمال ہوا تو تعیین احتمال کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ اس سلسلہ میں مروی ہے پیش کیا جاتا ہے گزشتہ تمام روایات میں کسی بھی دلیل سے واضح طور پر کسی نماز کا صلاۃ وسطیٰ ہونا ثابت نہیں ہوتا مگر نمازِ عصر کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کا واضح ارشاد موجود ہے۔

۹۹۸ :فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ، ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَاتَلْنَا الْأَحْزَابَ فَشَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى كَرَبَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيْبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (اَللّٰهُمَّ امْلَأْ قُلُوْبَ الَّذِيْنَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى نَارًا، وَامْلَأْ بُيُوْتَهُمْ نَارًا، وَامْلَأْ قُبُوْرَهُمْ نَارًا) ، قَالَ : عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : كُنَّا نَرٰى أَنَّهَا صَلَاةُ الْفَجْرِ .فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَرَوْنَهَا قَبْلَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الصُّبْحَ، حَتّٰى سَمِعُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَقُوْلُ هٰذَا، فَعَلِمُوْا بِذٰلِكَ أَنَّهَا الْعَصْرُ .

۹۹۸: زر نے حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کی ہے کہ غزوہ احزاب میں ہم کفار سے قتال میں مشغول رہے جس سے نمازِ عصر جاتی رہی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب پہنچ گیا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بددعا فرمائی "**اللهم املأ قلوب الذين شغلونا عن الصلاة الوسطى نارا واملأ بيوتهم نارا واملأ قبورهم نارا**" اے اللہ جنہوں نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ سے مشغول کر دیا ان کے دلوں' گھروں اور قبور کو آگ سے بھر دے۔ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ہم خیال کرتے تھے کہ صلاۃ فجر صلاۃ وسطیٰ ہے (مگر اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ وہ نمازِ عصر ہے) یہ حضرت علی ؓ ہیں' جو فرما رہے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے پہلے اسے نمازِ صبح خیال کرتے تھے جب آپ ﷺ کا ارشاد اس سے متعلق سنا تو اس سے انہوں نے جان لیا کہ وہ نمازِ عصر ہے' اس

کے متعلق روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۹۸' المغازی باب۲۹' مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ نمبر۲۰۶' ترمذی فی تفسیر وسورۃ نمبر۲' باب۳۱' نسائی فی الصلاۃ باب۱٤' ابن ماجه فی الصلاۃ باب٦' نمبر٦٨٤' مسند احمد ۳۰۱/۱۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ وہ نماز فجر کو صلاۃ وسطیٰ خیال کرتے تھے مگر اس ارشاد نبوت کے بعد انہوں نے جان لیا کہ صلاۃ وسطیٰ نماز عصر ہے۔

نوٹ: اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور کسی نماز کے متعلق یہ ارشاد منقول ہے وہ یا تو اس ارشاد سے پہلے کا ہے یا ان کو یہ ارشاد معلوم نہیں ہوا۔

۹۹۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ِ الْعَقَدِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَعَدَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلٰى فُرْضَةٍ مِنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا نَرٰى أَنَّهَا الصُّبْحُ.

۹۹: یحییٰ بن الجزار نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ خندق کے دن خندق کے ایک ناکے پر بیٹھے تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی مگر اس میں علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول موجود نہیں "کنا نوی انها الصبح"

تخریج : مسلم فی المساجد باب٦' نمبر٦٨٤' نمبر۲۰٤۔

۱۰۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ ِ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ : قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ : سَلْ لَنَا عَلِيًّا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، فَسَأَلَهُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ " كُنَّا نَرٰى أَنَّهَا الْفَجْرُ، حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا . "

۱۰۰۰: زر بن حبیش کہتے ہیں میں نے عبیدہ سے کہا کہ ہمیں علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کر دو کہ صلاۃ وسطیٰ کون سی ہے انہوں نے پوچھا پھر اسی طرح روایت ذکر کی اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ہم فجر کو صلاۃ وسطیٰ سمجھتے تھے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا (کہ یہ صلاۃ عصر ہے)

تخریج : عبدالرزاق ۵۷٦/۱۔

۱۰۰۱ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : كُنَّا نَرٰى أَنَّهَا الْفَجْرُ .

۱۰۰۱: زبید نے مرہ سے اور انہوں نے عبداللہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے

البتہ اس میں علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول مذکور نہیں "کنانری انها الفجر"

تخریج : مسلم ۲۲۷/۱۔

۱۰۰۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۰۰۲: ابو عامر نے محمد بن طلحہ سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل فرمائی۔

تخریج : مسند البزاز ۳۸۸/۵۔

۱۰۰۳ :حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوًا، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْهُ حَتّٰى مَسَا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِیْ كَانَ يُصَلِّیْ فِيْهِ) ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ .

۱۰۰۳: ابوعوانہ نے ہلال بن حباب عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کیا اس سے جب لوٹے تو عصر کا وقت نکل کر شام ہوا چاہتی تھی پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : تفسیر طبری ۵۵۹/۲۔

۱۰۰۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا سَعْدَوَيْهِ، عَنْ عَبَّادٍ، عَنْ هِلَالٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۱۰۰۴: سعدویہ نے عباد سے انہوں نے ہلال سے اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نمازِ عصر ہے۔ پھر اس کے خلاف انہی کی روایت کس طرح قابل قبول ہوگی۔

۱۰۰۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِیْ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُقْبَلَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهٖ، وَيُخَالِفَ ذٰلِكَ .

۱۰۰۵: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ خندق کا دن تھا پھر اسی طرح واقعہ نقل کیا۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۱/۱۲۔

نوٹ : لیجئے یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر رہے ہیں کہ صلاۃ وسطیٰ عصر ہے تو اب ان کے متعلق ان کا اپنا قول جو اس کے خلاف ہو وہ کیسے قبول کیا جا سکتا ہے۔

۱۰۰۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ، قَالَ : ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ خَالِدُ

بْنُ دِهْقَانَ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ خَالِدٌ سَبَلَانُ عَنْ كُهَيْلِ بْنِ حَرْمَلَةَ النَّمَرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ أَقْبَلَ حَتّٰى نَزَلَ دِمَشْقَ عَلٰى آلِ أَبِيْ كُلْثُمَ الدَّوْسِيِّ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِيْ غَرْبِيِّهِ، فَتَذَاكَرُوا الصَّلَاةَ الْوُسْطٰى، فَاخْتَلَفُوْا فِيْهَا، فَقَالَ : اخْتَلَفْنَا فِيْهَا، كَمَا اخْتَلَفْتُمْ، (وَنَحْنُ بِفِنَاءِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْنَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَبُوْ هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ لَكُمْ ذٰلِكَ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ جَرِيًّا عَلَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ فَدَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا، فَأَخْبَرَنَا أَنَّهَا صَلَاةُ الْعَصْرِ).

۱۰۰۶: کہیل بن حرملہ نمری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آئے یہاں تک کہ دمشق میں آل ابی کلثم دوسی کے ہاں قیام کیا پھر مسجد میں آئے اور غربی جانب بیٹھ گئے انہوں نے صلاۃ وسطیٰ کا مذاکرہ کیا اور اس کے بارے میں اختلاف کیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہم نے بھی اس کے متعلق اختلاف کیا جیسا تم نے اختلاف کیا ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے صحن میں بیٹھے تھے اور ہم میں نیک آدمی ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بھی تھا اس نے کہا میں تمہیں اس کے متعلق معلوم کئے دیتا ہوں پس وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آزادانہ بات کر لیتا تھا اس نے اجازت طلب کی ملنے پر داخل ہوا پھر نکل کر ہماری طرف آیا اور ہمیں اطلاع دی کہ وہ نماز عصر ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۳۰۱/۷ الثقات لابن حبان ۳۴۱/۵ مجمع الزواید ۵۲/۲۔

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خُبَابٍ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ).

۱۰۰۷: موسیٰ بن وردان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلاۃ وسطیٰ نماز عصر ہے۔

تخریج : بیهقی ۶۷۵/۱ ابن خزیمه ۲۹۰/۲۔

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ ح .

۱۰۰۸: حدثنا عفان قال حدثنا ہمام انہوں نے قتادہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۸/۵۔

۱۰۰۹: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَهٰذِهِ آثَارٌ قَدْ تَوَاتَرَتْ وَجَاءَتْ مَجِيْئًا صَحِيْحًا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّلَاةَ الْوُسْطٰى، هِيَ الْعَصْرُ وَقَدْ قَالَ

بِذٰلِكَ أَيْضًا جُلَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۰۰۹: ابوعروبہ نے قتادہ سے اور انہوں نے حسن عن سمرہؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ آثار متواترہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت کر رہے ہیں کہ اس سے نماز عصر مراد ہے اور صحابہ کرام ؓ کی عظیم الشان جماعت نے یہ قول کیا ہے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۹' نمبر ۱۸۲' مسند احمد ۷/۵' ۱۲' ۱۳۔

حاصل روایات: یہ واضح روایات جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت کر رہی ہیں کہ صلاۃ وسطی نماز عصر ہی ہے۔

ارشادات صحابہ کرام ؓ:

۱۰۱۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ : " الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ "

۱۰۱۰: ابوقلابہ نے ابی بن کعب سے نقل کیا صلاۃ وسطی نماز عصر ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۵۰۶/۲۔

۱۰۱۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .

۱۰۱۱: قتادہ نے حسن عن ابی سعید الخدریؓ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۲ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ أَبِيْ عَبَّادٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .

۱۰۱۲: ابواسحاق نے حارث سے اور اس نے علی ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۵۰۴/۲۔

۱۰۱۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ الطَّائِفِيِّ، أَنَّهٗ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَ : سَأَقْرَأُ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ، حَتّٰى تَعْرِفَهَا، أَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- فِيْ كِتَابِهٖ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ) الظُّهْرُ (إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ) الْمَغْرِبُ (وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ) الْعَتَمَةُ وَيَقُوْلُ (إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) [الإسراء:۷۸]، الصُّبْحُ، ثُمَّ قَالَ : (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : وَلِمَ سُمِّيَتْ صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةَ الْعَصْرِ؟ قِيْلَ لَهٗ : قَدْ قَالَ النَّاسُ فِيْ هٰذَا قَوْلَيْنِ، فَقَالَ

قَوْمٌ : سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَبَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ .وَقَالَ آخَرُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۰۱۳: عبدالرحمٰن لبیبہ الطائفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صلاۃ وسطیٰ کے متعلق پوچھا تو کہنے لگے میں عنقریب تمہیں قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سناؤں گا تا کہ تو پہچان لے کیا اللہ نے اپنی کتاب میں نہیں فرمایا: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ﴾ (الاسراء:۷۸) ﴿إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ﴾ (الاسراء:۷۸) ﴿وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ﴾ عشاء اور فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ (الاسراء:۷۸) (الصبح) پھر فرمایا: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ (البقرہ:۲۳۸) وہ عصر وہ عصر ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ صلاۃ وسطیٰ کا نام صلاۃ عصر کیونکر رکھا گیا تو اس کے جواب میں کہیں گے لوگوں نے اس سے متعلق دو باتیں کہی ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کیونکہ یہ دو رات اور دو دن کی نمازوں کے درمیان واقع ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۵۰۶/۲۔

صلاۃ وسطیٰ کی وجہ تسمیہ:

اس کے متعلق دو اقوال ہیں:

نمبر ا: اس کو صلاۃ وسطیٰ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ دو دو نمازوں کے درمیان میں واقع ہے رات کی نمازیں اور دن کی نمازیں۔ دوسرا قول: جو روایت میں مذکور ہے۔

۱۰۱۴ :مَا حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرَ، قَالَ : سَمِعْتُ بَحْرَ بْنَ الْحَكَمِ الْكَيْسَانِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ يَقُوْلُ : إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَمَّا تِيْبَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْفَجْرِ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَصَارَتِ الصُّبْحُ، وَفُدِيَ إِسْحَاقُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَصَلّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعًا، فَصَارَتْ الظُّهْرُ، وَبُعِثَ عُزَيْرٌ فَقِيْلَ لَهُ كَمْ لَبِثْتَ؟ فَقَالَ : يَوْمًا، فَرَأَى الشَّمْسَ فَقَالَ : أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ، فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَصَارَتِ الْعَصْرُ .وَقَدْ قِيْلَ غُفِرَ لِعُزَيْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَغُفِرَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عِنْدَ الْمَغْرِبِ، فَقَامَ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَجُهِدَ فَجَلَسَ فِي الثَّالِثَةِ، فَصَارَتَ الْمَغْرِبُ ثَلَاثًا .وَأَوَّلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلِذٰلِكَ قَالُوا الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ .فَهٰذِهِ -عِنْدَنَا -مَعْنًى صَحِيْحٌ، لِأَنَّ أَوَّلَ الصَّلَوَاتِ إِنْ كَانَتْ الصُّبْحُ، وَآخِرَهَا الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ، فَالْوُسْطٰى فِيْمَا بَيْنَ الْأُوْلٰى وَالْآخِرَةِ هِيَ الْعَصْرُ، فَلِذٰلِكَ قُلْنَا : إِنَّ الصَّلَاةَ الْوُسْطٰى، صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

تعالٰی .

۱۰۱۴: ابوعبدالرحمٰن نے کہا آدم علیہ السلام کی توبہ جب فجر کے وقت قبول ہوئی تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی پس صبح کی نماز ہوگئی اسحاق کا فدیہ ظہر کے وقت ادا کیا گیا تو ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعت پڑھیں پس ظہر بن گئی جب عزیز علیہ السلام کو کہا گیا: کم لبثت ؟ تو انہوں نے یوماً کہا پھر سورج کو دیکھ کر کہا یا دن کا بعض حصہ پس انہوں نے چار رکعت پڑھیں اس سے عصر بن گئی یہ بھی کہا گیا ہے کہ عزیر علیہ السلام کی بخشش کردی گئی (تو انہوں نے چار رکعت نماز پڑھی) داؤد علیہ السلام کی بخشش غروب کے قریب ہوئی تو انہوں نے چار رکعت کی نیت باندھی تھک گئے تو تیسری میں بیٹھ گئے پس مغرب تین رکعت بن گئی سب سے پہلے عشاء کی نماز پڑھنے والے ہمارے پیغمبر ﷺ ہیں اسی وجہ سے کہا گیا کہ صلاۃ وسطٰی وہ صلاۃ عصر ہے کتاب روضۃ العلماء لابوعلی بخاری میں اس کے متعلق بہت مختلف حکایت لکھی ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے کہا کہ صلوٰۃ وسطٰی وہی نمازِ عصر ہے یہ مفہوم ہمارے ہاں درست ہے۔ اگر ابتداء دن کے لحاظ سے پہلی نماز صبح ہے اور نماز میں آخری عشاء ہے اور سب سے پہلی اور آخری کے درمیان والی وسطٰی ہے اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ صلاۃ وسطٰی وہی نماز عصر ہے اور یہ امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : خصائص کبری سیوطی۔

<u>ایک تنبیہ</u>: علامہ طحاوی رحمہ اللہ کو معلوم نہیں اس اسرائیلی حکایت کی کیا حاجت پڑی اسحاق علیہ السلام کو ذبیح قرار دینا تحقیق کے خلاف ہے اس روایت کے حکایت ہونے کے لئے یہ بات کافی نشانی ہے۔

اول نماز اگر صبح ہو تو آخری عشاء ہے ان کے مابین وسطٰی نماز عصر ہی بنے گی اسی وجہ سے عصر کو وسطٰی کہا اور اسی کو ارشادات نبوی سے بالتفصیل ثابت کیا یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نظر نہیں لائے کبھی کبھی صاحب نظر بھی نظر نہیں کرتے اس طرح کی اسرائیلی حکایت پہلی مرتبہ کتاب میں لائے۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِیْ یُصَلّٰی فِیْهِ الْفَجْرُ اَیُّ وَقْتٍ هُوَ؟

نماز کے مستحب اوقات

خلاصۃ المرام :

<u>نمبر۱</u>: فجر کا مستحب وقت امام مالک و شافعی رحمہما اللہ کے ہاں ابتداء و انتہا اندھیرے میں ہو۔

<u>نمبر۲</u>: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابویوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ اسفار میں ابتداء اور اسفار میں اختتام۔

<u>نمبر۳</u>: امام احمد کے ہاں جس میں تکثیر جماعت ہو اندھیرا ہو یا سپیدا۔

نمبر۴: امام طحاوی اندھیرے میں شروع کر کے سپیدے میں اختتام کرنا افضل ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف:

اندھیرے میں فجر پڑھنا افضل ہے۔

۱۰۱۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : (كُنَّ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلٰى أَهْلِهِنَّ، وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ).

۱۰۱۵: زہری نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہم مؤمن عورتیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوتیں پھر اپنے گھر واپس لوٹتیں تو (اندھیرے کی وجہ سے) ان کو کوئی پہچان نہ سکتا تھا۔

اللغات: متلفعات جمع متلفعه۔ لپٹنا' مروط جمع مرط چادر۔

تخریج : بخاری فی الصلاة باب۱۳' المواقیت باب۳۷' مسلم فی المساجد نمبر۲۳۰/۲۳۱' ابو داؤد فی الصلاة باب۸' ترمذی فی المواقیت باب۲' نسائی فی المواقیت باب ۲۵' دارمی فی الصلاة باب۲۰' مالك فی الصلاة نمبر٤' مسند احمد ۳۳/٦' ۳۷' ۲٤۷' بیهقی فی سنن کبرٰی ٤٥٤/١۔

۱۰۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ : أَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۰۱۶: شعیب نے زہری سے اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ١٤٦/١۔

۱۰۱۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : وَمَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِنَ الْغَلَسِ.

۱۰۱۷: عبدالرحمن بن قاسم نے قاسم سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت اسی طرح نقل کی ہے البتہ ان الفاظ کا فرق ہے: وَمَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِنَ الْغَلَسِ کہ وہ اندھیرے کی وجہ سے ایک دوسری کو نہ پہچانتی تھیں۔

تخریج : بخاری' مسلم' ابن خزیمه' نسائی' ترمذی' ابو داؤد بطرق مختلفة۔

۱۰۱۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، نَحْوَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

۱۰۱۸: عمرہ بنت عبدالرحمن نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ یہ لفظ مختلف ہیں: وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ

الْغَلَسِ کہ وہ غلس کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں)

تخریج : ابو داؤد ترمذی۔

۱۰۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ : أَخْبَرَنِي بَشِيْرُ بْنُ أَبِي مَسْعُوْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ فَغَلَّسَ بِهَا، ثُمَّ صَلَّاهَا، فَأَسْفَرَ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى الْإِسْفَارِ، حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ -).

۱۰۱۹: عروہ بن الزبیر کہتے ہیں مجھے بشیر بن ابی مسعودؓ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز غلس میں پڑھائی پھر پڑھائی تو خوب سپیدے میں پڑھائی پھر دوبارہ اسفار میں نہیں پڑھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲' روایت نمبر ۳۹٤' ۵۷/۱۔

۱۰۲۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ح۔

۱۰۲۰: اوزاعی نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجہ ٤٩/١' المعرفہ بیہقی ٢٩٦/٢۔

۱۰۲۱ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي نَهِيْكُ بْنُ يَرِيْمَ، عَنْ مُغِيْثِ بْنِ سُمَيٍّ أَنَّهُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ : مَا هٰذَا؟ فَقَالَ : هٰذِهِ صَلَاتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَمَعَ عُمَرَ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۰۲۱: مغیث بن سمی کہتے ہیں کہ میں نے ابن الزبیر کے ساتھ صبح کی نماز غلس میں پڑھی میں نے عبداللہ بن عمر ؓ کو مخاطب ہو کر پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہماری نماز جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر ؓ کے ساتھ اسی طرح تھی جب عمر ؓ شہید کر دیئے گئے تو عثمانؓ اسفار میں پڑھنے لگے۔

تخریج : ابن ماجہ فی الصلاۃ باب ۲' نمبر ٦٧١۔

۱۰۲۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ (أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَا : تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ. قُلْتُ كَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ : قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً).

۱۰۲۲: قتادہ نے انس بن مالک اور زید بن ثابت ؓ دونوں سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا پھر ہم نماز کے لئے نکلے میں نے پوچھا نماز اور سحری کے درمیان کتنا فاصلہ تھا تو کہنے لگے

پچاس آیات کے پڑھنے کی مقدار۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۱۹٬ مسلم فی الصیام نمبر۴۷٬ ترمذی فی الصوم باب ۱٤٬ نسائی فی الصیام باب۲۱٬ ۲۲٬ ابن ماجه فی الصوم باب۲۳٬ دارمی فی الصوم باب۸٬ مسند احمد ۱۸۲/۵٬ ۱۸۵٬ ۱۸۶/۱۸۸۔

۱۰۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ .

۱۰۲۳: قتادہ نے انس بن مالک سے اورانہوں نے زید بن ثابت سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۳۵۰/۱٬ ترمذی ۱۵۰/۱٬ نسائی ۳۰٤/۱۔

۱۰۲۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ جَعَلَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ أَوْ قَالَ : كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ).

۱۰۲۴: محمد بن عمرو بن حسن سے روایت ہے کہ جب سے حجاج آیا تو وہ نماز کو مؤخر کرنے لگا پس ہم نے جابر بن عبداللہؓ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ غلس میں صبح کی نماز ادا فرماتے انہوں نے يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ کہا یا يُصَلِّي الصُّبْحَ کہا۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۱۸٬ مسلم فی المساجد نمبر۲۳۳٬ دارمی فی الصلاة باب۲٬ مسند احمد ۳۶۹/۳۔

۱۰۲۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ .

۱۰۲۵: محمد بن عمرو بن حسن نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام ؓ صبح کی نماز غلس میں پڑھتے تھے۔

تخریج : سابقه تخریج پیش نظر رهے۔

۱۰۲۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَتْهُمَا قَيْلَةُ بِنْتُ مَخْرَمَةَ، (أَنَّهَا قَدِمَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْفَجْرِ، وَقَدْ أُقِيْمَتْ حِيْنَ شَقَّ الْفَجْرُ وَالنُّجُوْمُ شَابِكَةٌ فِي السَّمَاءِ، وَالرِّجَالُ لَا تَكَادُ تَعَارَفُ مَعَ الظُّلْمَةِ).

۱۰۲۶: عبداللہ بن حسان عنبری نے اپنی دادی صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ دونوں نے قیلہ بنت مخرمہ سے نقل

کیا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ اپنے صحابہ کو نمازِ فجر پڑھا رہے تھے اور جب پو پھوٹی اس وقت جماعت کھڑی کی گئی جبکہ ستارے ابھی آسمان میں جال پھیلانے والے تھے اور مرد اندھیرے کی وجہ سے ایک دوسرے کو پہچان نہ سکتے تھے۔

تخریج : طبرانی معجم کبیر ۱/۲۵۔

۱۰۲۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَا : ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوْسِيُّ، قَالَ : ثَنَا ضِرْغَامَةُ بْنُ عُلَيْبَةَ بْنِ حَرْمَلَةَ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ : (أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْبٍ مِنَ الْحَيِّ فَصَلّٰى بِنَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ، فَانْصَرَفَ، وَمَا أَكَادُ أَنْ أَعْرِفَ وُجُوْهَ الْقَوْمِ أَيْ كَأَنَّهُ بِغَلَسٍ).

۱۰۲۷: ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ عنبری کہتے ہیں میرے والد نے مجھے میرے دادا حرملہ کے حوالہ سے بتایا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک قبائلی وفد میں حاضر ہوا جناب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز ہمیں پڑھائی پھر واپس لوٹے تو اس قدر اندھیرا تھا کہ لوگوں کے چہروں کو پہچاننے سے میں عاجز تھا۔

تخریج : المعجم الکبیر ۷/۲۵۔

۱۰۲۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ، قَالَ : ثَنَا قُرَّةُ عَنْ ضِرْغَامَةَ بْنِ عُلَيْبَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ، وَقَالُوْا : هٰكَذَا يَفْعَلُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، يُغَلِّسُ بِهَا، فَإِنَّهُ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْفَارِ بِهَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلَ الْإِسْفَارُ بِهَا أَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيْسِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا.

۱۰۲۸: قرہ نے ضرغامہ بن علیبہ عن ابیہ عن جدہ عن النبی ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں نے ان روایات کو اختیار کرتے ہوئے کہا کہ نمازِ فجر اسی طرح اندھیرے میں پڑھی جائے گی' یہ سپیدے میں پڑھنے سے افضل ہے جبکہ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ سپیدے میں پڑھنا اندھیرے میں پڑھنے سے افضل ہے' ان کی مستدل یہ روایات ہیں۔

تخریج : المعجم الکبیر ٦/٤۔

حاصلِ روایات: ان چودہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازِ فجر کے پڑھانے کا معمول مبارک غلس میں تھا پس غلس میں پڑھانا افضل ہے۔

فریق دوم کا موقف:

اسفار افضل ہے دلائل یہ ہیں:

۱۰۲۹ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ : حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ، فَأَمَرَنِي عَلْقَمَةُ أَنْ أَلْزَمَهُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ مُزْدَلِفَةَ، وَطَلَعَ الْفَجْرُ، قَالَ : " أَقِمْ "فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ، مَا رَأَيْتُكَ تُصَلِّي فِيهَا قَطُّ .فَقَالَ : (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ لَا يُصَلِّيْ يَعْنِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ، إِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ، مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا، صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَمَا يَأْتِي النَّاسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ، وَصَلَاةُ الْغَدَاةِ، حِيْنَ يَنْزِعُ الْفَجْرُ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ).

۱۰۲۹:عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ نے حج کیا مجھے علقمہ نے حکم دیا کہ میں ان کے ساتھ رہوں جب مزدلفہ کی رات آئی اور فجر طلوع ہوئی تو فرمانے لگے اقامت کہو میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن اس وقت میں تو میں نے آپ کو کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو فرمانے لگے جناب رسول اللہ ﷺ یہ نماز اس وقت اس جگہ آج کے دن اسی وقت میں پڑھتے تھے عبداللہ کہنے لگے یہ دو نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئی ہیں ایک نماز مغرب ہے جبکہ لوگ مزدلفہ پہنچ جائیں اور دوسری نماز فجر جبکہ پو پھوٹے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے پایا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۹۹/۹۷' نسائی فی المناسك باب۲۰۷۔

۱۰۳۰ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى مَكَّةَ، فَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَ النَّحْرِ، حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ، الْمَغْرِبَ، وَصَلَاةَ الْفَجْرِ، هٰذِهِ السَّاعَةَ).

۱۰۳۰:عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلا انہوں نے یوم نحر کی فجر اس وقت ادا کر لی جونہی پو پھوٹی پھر فرمانے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دو نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں مگر صرف اسی مقام میں ایک مغرب اور دوسری فجر جو اس وقت کی نماز ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۹۷۔

۱۰۳۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ : ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَمُرَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ (أَبُوْ طَرِيْفٍ، أَنَّهُ كَانَ شَاهِدًا مَعَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِصْنَ الطَّائِفِ، فَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا صَلَاةَ الْبَصِيْرِ حَتّٰى لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا رَمٰى بِنَبْلِهٖ أَبْصَرَ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ).

۱۰۳۱: ولید بن عبداللہ بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ مجھے ابوطریفؓ نے بیان کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طائف کے محاصرہ میں شامل تھا آپ ہمیں ایسے اسفار میں نماز پڑھاتے کہ اگر کوئی تیر پھینکے تو وہ اپنے تیر کے لگنے کے مقامات کو دیکھ سکتا تھا۔

تخریج : مسند احمد ۴۱۶/۳۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْفَجْرَ كَاسْمِهَا).

۱۰۳۲: عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کو کہتے سنا جناب رسول اللہ ﷺ فجر کو اس کے نام کی طرح مؤخر فرماتے تھے۔

تخریج : مصنفه ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۲۰/۱۔

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، قَالَ : (دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ عَلٰى أَبِيْ بَرْزَةَ فَسَأَلَهٗ أَبِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : كَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ وَجْهَ جَلِيْسِهٖ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ). قَالُوْا : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَأْخِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا، وَعَلٰى تَنْوِيْرِهٖ بِهَا، وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سَائِرِ الْأَيَّامِ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ خِلَافِ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ بِمُزْدَلِفَةَ، وَأَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ تُحَوَّلُ عَنْ وَقْتِهَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ، وَلَا فِيْمَا تَقَدَّمَهَا، دَلِيْلٌ عَلَى الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ؟ لِأَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ فَعَلَ شَيْئًا، وَغَيْرُهٗ أَفْضَلُ مِنْهُ، عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ عَلٰى أُمَّتِهٖ، كَمَا تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، وَكَانَ وُضُوْءُهٗ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ سِوٰى هٰذِهِ الْآثَارِ، هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَضْلِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ؟

۱۰۳۳: سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو برزہؓ کے پاس گیا ان سے میرے والد نے جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کے سلسلہ میں دریافت کیا تو کہنے لگے جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ بیٹھنے والے کے چہرے کو پہچانتا تھا آپ نماز فجر میں ساٹھ سے سو تک آیات کی تلاوت فرماتے۔ انہوں

نے کہاان روایات میں ایسی دلالت موجود ہے جو آپ کے خوب روشنی میں پڑھنے پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ تمام دنوں میں نمازِ صبح اس نماز سے مختلف وقت میں پڑھتے جو مزدلفہ میں پڑھی جاتی ہے اور فرماتے کہ یہ نماز اپنے وقت سے ہٹائی گئی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں اور ان سے پہلی روایات میں افضلیت پر دلالت کرنے والی کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ یہ کہنا درست ہے کہ آپ نے کوئی فعل امت پر وسعت کے لئے کیا ہو اور دوسرا فعل اس سے افضل ہو جیسا کہ آپ نے ایک ایک مرتبہ اعضاء کو وضو میں دھویا حالانکہ تین دفعہ اعضاء کو وضو میں دھونا افضل ہے' اسی بات کے پیش نظر ہم نے یہ چاہا کہ ان کے علاوہ آثار پر نظر ڈالیں کہ کیا کوئی ایسے آثار پائے جاتے ہیں جو فضیلت پر دلالت کرنے والے چنانچہ یہ روایات مل گئیں۔

تخریج : بخاری فی مواقیت الصلاۃ باب ۱۳' مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ نمبر ۲۳۵۔

حاصلِ روایات: یہ آثار صاف دلالت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر سے نماز فجر ادا فرماتے تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت تو خاص طور پر ظاہر کررہی ہے تمام ایام میں فجر ایسے وقت میں ادا فرماتے کہ مزدلفہ میں اس کے خلاف ادا فرماتے تھے اور عبداللہ کہتے ہیں کہ یہ دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹادی گئی ہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ مزدلفہ کی صبح کے علاوہ نماز فجر کو چاندنے میں پڑھنا افضل ہے۔

قال ابو جعفر سے امام طحاوی رحمہ اللہ کا محاکمہ:

ان آثار میں اور ان سے پہلے غلس کے سلسلہ میں مروی آثار میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ ان میں کون سی افضل ہے بس اس قدر ثابت ہے کہ غلس میں نماز ادا فرمائی اور اسفار میں بھی نماز ادا فرمائی کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ آپ نے کسی فعل کو بیان جواز کے لئے کیا اور دوسرا فعل اس سے افضل ہو جیسا کہ ایک ایک مرتبہ اور دو دو مرتبہ وضو کرنا توسع کے لئے تھا جبکہ تین مرتبہ کرنا افضل فعل تھا۔

فاردنا ان ننظر سے ایسے آثار کی نشان دہی کریں گے جو افضلیت پر دلالت کرنے والے ہوں چنانچہ ایسے آثار مل گئے جو اسفار کی افضلیت پر دلالت کرتے ہیں۔

فضیلت اسفار کی روایات:

۱۰۳۴: فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ، فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ، وَقَالَ : لِأُجُوْرِكُمْ)

۱۰۳۴: محمود بن لبید نے رافع بن خدیج سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسفروا بالفجر الحدیث کہ فجر کو اسفار میں پڑھا کرو جب بھی تم اسفار کرو گے تو وہ اجر میں اضافہ کا باعث ہے ایک روایت میں اجر کی بجائے اجور کا لفظ ہے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب۳' نمبر۱۵٤' نسائی فی المواقیت باب۲۷' دارمی فی الصلاۃ باب۲۱' مسند احمد ٤۲۹/٥۔

۱۰۳۵ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (أَصْبِحُوْا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ).

۱۰۳۵: زید بن اسلم نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے نقل کیا کہ انہوں نے قوم انصار میں سے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نماز فجر کو صبح کر کے پڑھو جتنا روشن کر کے پڑھو گے اتنا ہی وہ اجر کو بڑھائے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۸' نمبر٤۲٤' ابن ماجہ فی الصلاۃ باب۲' نمبر٦۷۲' مسند احمد ٤٦٥/۳' ١٤٠/٤۔

۱۰۳٦ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ .عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ).

۱۰۳٦: محمود بن لبید نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کو روشن کرو یہ اجر میں اضافہ کا باعث ہے۔

تخریج : دارمی فی الصلاۃ باب ۲۱۔

۱۰۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ، فَكُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ)

۱۰۳۷: زید بن اسلم نے عاصم بن عمر سے انہوں نے اپنی قوم انصار کے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کی نماز روشن کرو جتنا روشن کرو گے اتنا ہی تمہارا اجر بڑھ جائے گا۔

تخریج : تخریج ۱۰۳٥ کو ملاحظہ کریں۔

۱۰۳۸ :حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ الْحَجَّاجِ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِىْ دَاوُدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ).

۱۰۳۸: محمود بن لبید نے رافع بن خدیج سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کو منور کیا کرو پس وہ منور کرنا زیادہ اجر کا باعث ہے۔

تخریج : تخریج ۱۰۳۶ کو پیش نظر رکھو۔

۱۰۳۹ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سَيَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، عَنْ بِلَالٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْإِخْبَارُ عَنْ مَوْضِعِ الْفَضْلِ، وَأَنَّهُ التَّنْوِيْرُ بِالْفَجْرِ .وَفِى الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِىْ فِى الْفَصْلَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ، الْإِخْبَارُ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِىْ كَانَ يُصَلِّىْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَىُّ وَقْتٍ هُوَ؟ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ، كَانَ مَرَّةً يُغَلِّسُ، وَمَرَّةً يُسْفِرُ عَلَى التَّوْسِعَةِ .وَالْأَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا بَيَّنَهُ فِىْ حَدِيْثِ رَافِعٍ، حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ الْآثَارُ فِىْ شَىْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا مَا رُوِىَ عَمَّنْ بَعْدَهُ فِىْ ذٰلِكَ .فَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ۔

۱۰۳۹: محمد بن المنکدر نے جابر سے اور انہوں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں فضیلت کا موقع بتلایا گیا اور وہ فجر کی خوب روشنی ہے پہلی دونوں فصلوں کی روایات میں صرف جناب رسول اللہ ﷺ کے اس وقت کو بتلایا گیا ہے جس میں آپ ﷺ نماز پڑھتے تھے۔پس یہ کہنا درست ہے کہ کبھی آپ ﷺ اندھیرے میں پڑھتے اور کبھی امت پر وسعت کے لئے کبھی خوب سپیدے میں پڑھتے' فضیلت پر دلالت کرنے والی خدیث حدیث رافع ہے تا کہ آپ ﷺ سے مروی آثار میں تضاد نہ رہے۔روایات کے لحاظ سے اس باب کی یہی صورت ہے' تابعین رحمہم اللہ کے اقوال آ رہے ہیں۔

تخریج : بیهقی فی دلائل النبوة ۲۲٤/٦۔

حاصل روایات : ان چھ روایات سے فجر کے اسفار میں پڑھنے کی افضلیت ثابت ہو رہی ہے اب رہی غلس اور اسفار والی مطلق روایات تو اس میں نماز کے مطلق وقت کو ذکر کیا گیا ہے کہ ان میں سے جس میں پڑھ لیا جائے درست ہے جیسا کہ فعل رسول اللہ ﷺ سے اس کا ثبوت مل رہا ہے اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ امت پر وسعت کے لئے بھی آپ غلس اور کبھی اسفار میں نماز ادا فرماتے تھے۔اور افضل دونوں میں سے وہی ہے جس کو حدیث رافع بن خدیج میں ذکر کیا گیا ہے اس سے آثار میں تضاد کی

گنجائش نہیں رہتی۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے غلس کی افضلیت کا شبہ:

۱۰۴۰ : حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ حَيَّانَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ : تَسَحَّرْنَا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ السُّحُوْرِ، أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وَقْتِ خُرُوْجِهٖ مِنْهَا أَيُّ وَقْتٍ كَانَ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَطَالَ فِيْهَا الْقِرَاءَةَ فَأَدْرَكَ التَّغْلِيْسَ وَالتَّنْوِيْرَ جَمِيْعًا، وَذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

۱۰۴۰: قرہ بن حیان بن الحارثؒ کہتے ہیں ہم نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کے ساتھ سحری کھائی' جب سحری سے فارغ ہوئے تو مؤذن کو حکم دیا اس نے (اذان کہی) پھر نماز کی امامت کرائی۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ طلوع فجر کے وقت نماز میں داخل ہوتے۔اس روایت میں آپ کے نماز سے نکلنے کی کوئی دلیل موجود نہیں' ممکن ہے کہ آپ قراءت کو لمبا کرتے ہوں اور اندھیرے اور روشنی کے دونوں اوقات کو پا لیتے ہوں۔ ہمارے نزدیک یہ بہترین بات ہے اب ہم ایسے آثار پیش کرتے ہیں جو اس پر دلالت کریں۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲۷۶/۲' بیهقی ۵۶۳/۱۔

الجواب نمبرا: اس حدیث میں تو اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے نماز غلس میں شروع فرمائی نماز کی فراغت کا اس میں تذکرہ نہیں پھر غلس کی افضلیت پر دلیل نہیں بن سکتی۔ قدیحتمل ان یکون سے امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنا موقف شروع کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں یہ عین ممکن ہے کہ غلس میں نماز میں داخل ہوئے اور طویل قراءت فرمائی اور روشنی میں فارغ ہوئے اور اس کے لئے یہ روایت دلیل ہے جس کو ابو بشر الرقی نے نقل کیا ہے۔

۱۰۴۱ : فَإِذَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ : عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِنَا الْفَجْرَ، وَنَحْنُ نَتَرَاءَى الشَّمْسَ، مَخَافَةَ أَنْ تَكُوْنَ قَدْ طَلَعَتْ .فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخْبِرُ عَنِ انْصِرَافِهٖ أَنَّهٗ كَانَ فِيْ حَالِ التَّنْوِيْرِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ الْأَمْرِ بِالْإِسْفَارِ ۔

۱۰۴۱: داؤد بن یزید الاودی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ فجر کی نماز پڑھاتے اور ہم

سورج کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے کہ کہیں وہ تو طلوع نہیں ہو گیا۔اس روایت میں آپؐ کے نماز سے لوٹنے کا وقت بتلایا گیا کہ وہ خوب روشنی کا وقت ہے اس سے ہماری بات پر دلالت مل گئی اور بعض روایات میں تو آپؐ سے اسفار کا حکم دینا بھی ثابت ہوتا ہے' ملاحظہ ہو۔

تخریج : تفسیر طبری۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نماز سے خوب روشنی میں فارغ ہوتے اور یہ چیز تو ہمارے ہاں بھی افضل ہے اسفار کی روایات اور بھی وارد ہیں۔

مزید آثار روایات اسفار:

۱۰۴۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : يَا قَنْبَرُ أَسْفِرْ أَسْفِرْ.

۱۰۴۲: علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا اے قنبر اسفار کرو اسفار کرو۔

تخریج : عبدالرزاق ۵٦٩/١۔

۱۰۴۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : أَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْجُمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ أَحْيَانًا، وَيُغَلِّسُ بِهَا أَحْيَانًا .فَيُحْتَمَلُ تَغْلِيْسُهُ بِهَا أَنْ يَكُوْنَ تَغْلِيْسًا يُدْرِكُ بِهِ الْإِسْفَارَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ .

۱۰۴۳: عبد خیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کبھی تو فجر کو خوب روشنی میں ادا فرماتے اور کبھی غلس میں ادا کرتے۔ پس یہ قوی احتمال ہوا کہ تغلیس کو آپ اس لئے اختیار فرماتے تا کہ اس سے اسفار کو پائیں اور یہ فقط انہی کا طرز عمل نہیں بلکہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا بھی طرز عمل تھا ان کے متعلق روایات ملاحظہ ہوں۔آپ کے اندھیرے میں نماز پڑھنے کے متعلق یہ احتمال ہے کہ وہ ایسا اندھیرا ہو جس میں آپ سپیدے کو پا لیتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے' جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

روایات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ:

۱۰۴۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : أَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ وَيُغَلِّسُ وَيُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَيَقْرَأُ بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَيُوْنُسَ، وَقِصَارِ الْمَثَانِيْ وَالْمُفَصَّلِ .وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْهُ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ، تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهٖ مُسْفِرًا .

۱۰۴۴: خرشہ بن الحر کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فجر کو روشن فرماتے اور غلس کرتے اور اس کے مابین پڑھتے آپ کی قراءت سورۂ یوسف' یونس اور قصار مفصل اور مثانی ہوتی تھیں۔ آپ سے ایسے آثار منقول ہیں جو اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ آپ سپیدے میں مسجد سے لوٹتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة ۳۲۲/۱۔

آپ کے متعلق متواتر روایات سے وارد ہے کہ آپ جب نماز سے فارغ ہوتے تو خوب چاندنا ہوتا چند روایات یہاں ذکر کی جائیں گی۔

اصطلاحاتِ قرآنی:

سبع طوال ابتدائی سات بڑی سورتوں کو کہا جاتا ہے مئین مائة کی جمع ہے یہ سو یا اس سے زائد آیات والی گیارہ سورتوں کو کہا جاتا ہے المثانی ان کے بعد بیس سورتوں کو مثانی کہا جاتا ہے یہ سورۂ حجرات تک کل اڑتیس سورتیں ہوئیں۔

مفصلات: حجرات سے آخر قرآن تک سورتوں کو مفصلات سے تعبیر کرتے ہیں۔

① حجرات سے بروج۔ ② اوساط مفصل بروج سے لم یکن تک۔ ③ قصار مفصل لم یکن سے قصار مفصل کہلاتی ہیں۔

روایات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ:

۱۰۴۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ فِيْهَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ، قِرَاءَةً بَطِيْئَةً، فَقُلْتُ : وَاللّٰهِ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، قَالَ : أَجَلْ.

۱۰۴۵: عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح ادا کی انہوں نے سورۂ یوسف اور سورۂ حج تلاوت کی ان کی قراءت ترتیل سے ہوتی تھی میں نے کہا پھر تو وہ اس وقت کھڑے ہوتے ہوں گے جب فجر طلوع ہوتا ہوگا کہنے لگے جی ہاں ایسا ہی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة ۳۵۳/۱-۳۵٤۔

۱۰۴۶ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ بِنْذِرٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيْهَا بِالْبَقَرَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوْا اسْتَشْرَفُوا الشَّمْسَ فَقَالُوْا "طَلَعَتْ "فَقَالَ : لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِيْنَ. "

۱۰۴۶: محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو کہتے سنا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر ادا کی تو انہوں نے اس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جب نماز سے لوٹے تو انہوں نے سورج کو طلوع کے قریب پایا تو

کہنے والوں نے کہا سورج طلوع ہو گیا تو آپ نے فرمایا اگر وہ طلوع ہو جاتا تو ہمیں غافل نہ پاتا۔

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ "بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَالْكَهْفَ" حَتّٰى جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلٰى جُدُرِ الْمَسْجِدِ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

۱۰۴۷: زید بن وہب کہتے ہیں کہ ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے نماز صبح پڑھائی اور اس میں سورۂ بنی اسرائیل اور کہف پڑھیں یہاں تک کہ میں مسجد کی دیواروں کی طرف دیکھنے لگا کہ شاید سورج طلوع ہو گیا ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۵۳/۱ تفسیر طبری۔

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْكَهْفِ وَبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ.

۱۰۴۸: زید بن وہب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں سورۂ کہف و بنی اسرائیل تلاوت فرمائی۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۱۰/۱۔

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِسُوْرَةِ الْكَهْفِ، وَسُوْرَةِ يُوْسُفَ.

۱۰۴۹: عبداللہ بن عامر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں سورۂ کہف و یوسف کی تلاوت فرمائی۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۱۰/۱۔

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : ثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ : صَلّٰى بِنَا الْأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِعَاقُوْلِ الْكُوْفَةِ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلَى الْكَهْفَ، وَالثَّانِيَةِ بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ. قَالَ وَصَلّٰى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ بِهِمَا فِيْهِمَا.

۱۰۵۰: عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیسؒ نے عاقول کوفہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۂ کہف اور دوسری میں سورۂ یوسف تلاوت کی اور کہنے لگے ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی تو انہوں نے اس میں یہی دو سورتیں پڑھیں۔

تخریج : ابی ابی شیبہ ۳۱۰/۱۔

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِيُوْسُفَ، حَتّٰى بَلَغَ (وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ) [یوسف: ۸۴] ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ (اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا)[الزلزلة : ۱۱] وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِي الْوَادِيْ أَحَدٌ لَأَسْمَعَهُ.

۱۰۵۱: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ میں نماز فجر پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۂ یوسف پڑھی جب اس آیت پر پہنچے: ﴿وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ﴾ [یوسف ۸۴] پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں سورہ نجم پڑھی اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے پھر اذا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ [الزلزال] پڑھی اور آواز کو اس قدر بلند کیا یہاں تک کہ اگر کوئی وادی مکہ میں ہوتا تو ضرور اس آواز کو سن پاتا۔

۱۰۵۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِيُوْسُفَ، وَفِي الثَّانِيَةِ ابِالنَّجْمِ، فَسَجَدَ.

۱۰۵۲: ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی آپ نے پہلی رکعت میں سورہ یوسف پڑھی اور دوسری میں سورہ نجم پڑھی اور سجدہ کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۵۵/۱' عبدالرزاق ۱۱۶/۲۔

۱۰۵۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَبْرَةَ، قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمَّا رُوِيَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قِرَاءَ تَهُ تِلْكَ كَانَتْ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً لَمْ نَرَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُوْنَ دُخُوْلُهُ فِيْهَا كَانَ إِلَّا بِغَلَسٍ، وَلَا خُرُوْجُهُ كَانَ مِنْهَا إِلَّا وَقَدْ أَسْفَرَ إِسْفَارًا شَدِيْدًا .وَكَذٰلِكَ كَانَ يَكْتُبُ إِلٰى عُمَّالِهِ.

۱۰۵۳: ابراہیم تیمی نے حصین بن سبرہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایات نقل ہوئیں اور عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرتے' ہمارے نزدیک آپ رضی اللہ عنہ اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور نہایت سپیدے میں اس سے فارغ ہوتے اور اپنے عمال کو بھی یہی لکھتے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۱۲/۱۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ آپ نماز صبح میں طویل قراءت فرماتے سورہ یوسف کہف اکثر پڑھتے اور عبداللہ بن عامر کی روایت سے قراءت کی کیفیت بھی ظاہر ہوگئی کہ ترتیل سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اتنی

طویل قراءت تب ہوسکتی ہے جب کہ غلس میں شروع کر کے اسفار میں نماز کو ختم کیا جائے اس مسلسل فعل سے ثابت ہوا کہ افضل یہی ہے تبھی آپ نے اس کو معمول بنایا اور اس پر واضح دلالت معلوم کرنی ہو تو وہ بھی یہی ثابت ہوگی آپ اپنے عمال کی طرف یہ لکھتے تھے۔

۱۰۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلٰى أَبِيْ مُوْسٰى (أَنْ صَلِّ الْفَجْرَ) بِسَوَادٍ أَوْ قَالَ "بِغَلَسٍ "وَأَطِلِ الْقِرَاءَةَ.

۱۰۵۴: محمد بن سیرین نے مہاجر سے نقل کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ فجر کی نماز غلس میں پڑھو اور قراءت طویل کرو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۲۰/۱۔

۱۰۵۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .أَفَلَا تَرَاهُ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَكُوْنَ دُخُوْلُهُمْ فِيْهَا بِغَلَسٍ، وَأَنْ يُطِيْلُوا الْقِرَاءَةَ فَكَذٰلِكَ عِنْدَنَا، أَرَادَ مِنْهُ أَنْ يُدْرِكُوا الْإِسْفَارَ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا شَيْئًا سِوٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَانَ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ أَيْضًا.

۱۰۵۵: یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ہمیں ابن عون نے بتلایا اور انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے مہاجر سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل فرمایا۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ آپ ان کو اندھیرے میں نماز شروع کرنے کا حکم دیتے اور قراءت کو لمبا کرنے کے لئے کہتے۔ ہمارے ہاں آپ کا مقصد یہی تھا کہ وہ سپیدے کو پا لیں۔ اسی طرح وہ تمام حضرات جن کے بارے میں ہم نے کوئی روایت کی ہے سوائے عمر رضی اللہ عنہ کے کہ وہ اس راہ پر بہت دور جاتے۔

تخریج : عبدالرزاق ۵۷۰/۱۔

تاثر:

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نماز میں منہ اندھیرے میں داخل ہوتے اور قراءت کو طویل کرتے تا کہ اسفار کو پا سکیں عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی جن صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہم نے روایت لی ہے ان کا یہی مقصود تھا روایات ابوبکر رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہوں۔

روایاتِ صدیقی رضی اللہ عنہ:

۱۰۵۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى بِنَا أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ بِسُوْرَةِ

"آلِ عِمْرَانَ "فَقَالُوْا قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ : لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِيْنَ.

۱۰۵۶: قتادہ نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا کہ ہمیں حضرت ابوبکرؓ نے نماز صبح پڑھائی اور اس میں سورہ آل عمران پڑھی لوگوں نے کہا قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا تو آپ نے فرمایا اگر وہ طلوع ہو جاتا تو ہمیں غفلت میں نہ پاتا۔

تخریج : مصنفقه ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۵۳/۱۔

۱۰۵۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ صَلّٰى بِنَا أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ " كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ "فَقَالَ : " لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِيْنَ . "قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ دَخَلَ فِيْهَا فِيْ وَقْتِ غَيْرِ الْإِسْفَارِ، ثُمَّ مَدَّ الْقِرَاءَةَ فِيْهَا، حَتّٰى خِيْفَ عَلَيْهِ طُلُوْعُ الشَّمْسِ .وَهٰذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِقُرْبِ عَهْدِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِفِعْلِهٖ، لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ لَهٗ .ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَعْدِهٖ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مَنْ حَضَرَهٗ مِنْهُمْ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ هٰكَذَا يُفْعَلُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَأَنَّ مَا عَلِمُوْا مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَيْرُ مُخَالِفٍ لِذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ، لِمُغِيْثِ بْنِ سُمَيٍّ لَمَّا غَلَّسَ بِالْفَجْرِ هٰذِهٖ صَلَاتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .قِيْلَ لَهٗ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ وَقْتَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا، لَا وَقْتَ الْخُرُوْجِ مِنْهَا، حَتّٰى يَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَمَا رَوَيْنَا قَبْلَهٗ، وَيَكُوْنُ قَوْلُهٗ "ثُمَّ أَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ "أَيْ لِيَكُوْنَ خُرُوْجُهُمْ فِيْ وَقْتٍ يَأْمَنُوْنَ فِيْهِ وَلَا يَخَافُوْنَ فِيْهِ أَنْ يُغْتَالُوْا كَمَا اُغْتِيْلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا مَا يَدُلُّ أَنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ فِيْهَا بِسَوَادٍ لِإِطَالَتِهِ الْقِرَاءَةَ فِيْهَا .

۱۰۵۷: عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی کہتے ہیں ہمیں حضرت ابوبکرؓ نے نماز صبح پڑھائی تو آپ نے دو رکعتوں میں مکمل سورہ بقرہ پڑھی جب نماز سے واپس لوٹے تو حضرت عمر ؓ نے ان سے کہا قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا تو انہوں نے جواب دیا اگر وہ طلوع ہو جاتا تو ہمیں غافل نہ پاتا۔ امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں' حضرت صدیق ؓ نے اندھیرے میں نماز کو شروع کیا پھر قراءت کو طویل کیا یہاں تک کہ آفتاب کے طلوع ہونے کا

خطرہ ہوگیا یہ سب عمل اصحابِ رسول کی موجودگی میں ہوا جبکہ ابھی انہوں نے عہد نبوت کو پایا اور کسی انکار کرنے والے نے بھی ان کی اس بات سے انکار نہیں کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سچی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد ایسا کیا اور حاضرین میں سے کسی نے انکار نہیں کیا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نمازِ فجر میں اسی طرح کیا جاتا تھا۔ رہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل تو وہ اس کے خلاف نہیں اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ پھر مغیث ابن سمیر کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس وقت فرمایا جب انہوں نے فجر کو اندھیرے کے اندر ادا کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہماری نماز اسی طرح تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو سپیدے میں شروع فرمایا تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ اس بات کا بالکل احتمال ہے کہ اس سے داخل ہونے کا وقت مراد ہو نکلنے کا وقت مراد نہ ہو تا کہ روایات کا مفہوم ان روایات سے متفق ہو جائے جو اس سے پہلے ہم نے روایت کی ہیں پھر ان کا قول: "ثم اسفر بھا عثمان" یعنی تا کہ ان کا نکلنا ایسے وقت میں ہو جس میں امن وسکون ہو اور دھوکے سے حملہ کا خطرہ نہ ہو جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دھوکہ سے شہید کیا گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ارشادات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ اندھیرے میں اس میں داخل ہوئے۔

امام ابو جعفر کہتے ہیں:

یہ ابوبکرؓ کا طرزِ عمل ہے کہ نماز میں اسفار کے علاوہ وقت میں داخل ہوئے پھر قراءت کو طویل کیا یہاں تک کہ طلوع آفتاب کا خطرہ ہوگیا یہ طرزِ عمل صحابہ کرام کی موجودگی میں تھا اور ان کا زمانہ نبوت سے بالکل قریب تھا ان پر کسی کا نکیر نہ کرنا جہاں ان کی متابعت کی دلیل ہے وہاں اس بات کی درستگی کی واضح نشانی ہے۔ جس کی عملی تصدیق ان کا اس فعل کو اختیار کرنا ہے لیجئے یہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے عمل کی پیروی کی اور کسی نے نکیر نہیں کی پس اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نماز فجر کے متعلق ان کا یہ فعل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل ہے اور اس کے خلاف نہیں ورنہ وہ لازماً اس پر نکیر کرتے۔

اشکال:

فان قال قائل سے ایک اشکال کا جواب دیتے ہیں۔

پہلے روایت غلس کے سلسلہ میں گزرا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے غلس میں نماز پڑھائی تو مغیث بن سمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ غلس میں نماز پڑھنا کہاں سے ثابت ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے ساتھ اسی وقت نماز پڑھی جاتی تھی جب فاروقؓ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت عثمانؓ نے اسفار میں نماز شروع کر دی معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ سے پہلے نماز غلس میں پڑھی جاتی تھی۔

الجواب عن الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

قیل لہ سے جواب ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مغیث کو جو جواب دیا ممکن ہے کہ اس سے نماز کی ابتداء مراد ہو اختتام مراد نہ ہو تا کہ پہلی روایات کے ساتھ یہ روایت موافق ہو جائے۔ "ثم اسفر بھا عثمان" کا مطلب نماز کا اختتام ہے یہ اسفار کا اہتمام اس تدبیر کے طور پر تھا تا کہ جس طرح دھوکہ بازی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا اس سے حفاظت ہو باقی ان سے ایسی روایات موجود ہیں جو ان کے غلس میں ابتداء کر کے اسفار میں ختم کرنے پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ وہ بھی طویل قراءت کرتے تھے۔

عمل عثمانی سے ثبوت:

۱۰۵۸ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَرَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ الْفُرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيَّ، أَخْبَرَهُ قَالَ : مَا أَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ، مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا .فَهٰذَا يَدُلُّ أَيْضًا أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَحْذُوْ فِيْهَا حَذْوَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، مِنَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا بِسَوَادٍ، وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا فِي حَالِ الْإِسْفَارِ .وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَنْصَرِفُ مِنْهَا مُسْفِرًا .

۱۰۵۸: فرافصہ بن عمیر الحنفی نے بتلایا کہ میں نے تو سورہ یوسف حضرت عثمانؓ کی قراءت سے یاد کی وہ خاص طور پر اسؓ سورت کو فجر میں کثرت سے پڑھتے تھے۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اپنے پہلے والے حضرات کے قدم بقدم چلتے تھے اندھیرے میں داخل ہوتے اور سپیدے کی حالت میں اس سے نکلتے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی خوب روشنی کے وقت نماز سے فارغ ہوتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاۃ ۳۵٤/۱۔

حاصل روایات: کہ وہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ و عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع کرتے تھے کہ غلس میں نماز شروع کر کے اسفار میں ختم فرماتے۔

عمل ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی شہادت:

کہ وہ نماز سے اسفار میں فارغ ہوتے۔

۱۰۵۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ إِمَامِهِمْ فِي التَّيْمِ، فَيَقْرَأُ بِهِمْ سُوْرَةً مِنَ الْمِئِيْنِ، ثُمَّ يَأْتِيْ عَبْدَ اللّٰهِ، فَيَجِدُهُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ .

۱۰۵۹: حارث بن سوید کہتے ہیں کہ میں اپنے امام کے ساتھ قبیلہ بنو تیم میں نماز فجر پڑھتا وہ امام مئین کی کوئی سورت

پڑھ کر نماز پڑھاتا پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں آتا تو ان کو نماز فجر میں مصروف پاتا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۲۱/۱۔

۱۰۶۰ : حَدَّثَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ، هَاشِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ : ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ يُسْفِرُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ .فَقَدْ عَقَلْنَا بِهٰذَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يُسْفِرُ، فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ خُرُوْجَهُ مِنْهَا كَانَ حِيْنَئِذٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ دُخُوْلَهُ فِيْهَا فِي أَيِّ وَقْتٍ كَانَ، فَذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - عَلٰى مِثْلِ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ مِنْ أَصْحَابِهٖ .وَقَدْ كَانَ يُفْعَلُ أَيْضًا مِثْلُ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۰۶۰: عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابن مسعودؓ کے ساتھ نماز ادا کرتے وہ نماز صبح اسفار میں ادا کرتے۔اس اثر سے ہم نے معلوم کرلیا کہ عبداللہ خوب سپیدے میں نماز پڑھتے اور اس سے یہ تو معلوم ہوگیا کہ یہ نماز سے ان کی فراغت کا وقت تھا مگر نماز میں ان کے داخلے کا وقت مذکور نہیں اور یہ چیز ہمارے ہاں (واللہ اعلم) اسی طرح ہے جیسے ان کے علاوہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسی طرح کیا جاتا تھا جیسا کہ ان روایات میں ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۲۱/۱۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ اسفار میں نماز فجر پڑھتے پس اس سے ہم اچھی طرح جان سکتے ہیں کہ وہ اسفار میں فارغ ہوتے تھے ان کا نماز میں داخل ہونا احادیث میں مذکور نہیں کہ کس وقت تھا خلفاء راشدین کے طرز عمل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی طویل قراءت کرتے اور غلس میں شروع کر کے اسفار میں ختم کرتے تھے۔

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثبوت:

۱۰۶۱ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ : سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ (قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، يَؤُمُّ النَّاسَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِسُوْرَةِ مَرْيَمَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِوَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ).

۱۰۶۱: عراک بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں جب مدینہ میں آیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر میں تھے بنی غفار کا ایک آدمی لوگوں کو امامت کراتا تھا میں نے اسے سنا کہ وہ نماز صبح کی

رکعت اولیٰ میں سورہ مریم اور دوسری میں ویل للمطففین پڑھتا تھا۔

تخریج : المحلی ۲۱/۳۔

۱۰۶۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ، قَالَ : ثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ خُثَیْمِ بْنِ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ مِثْلَهٗ، غَیْرَ أَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَخْلَفَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِیَّ فَصَلَّیْتُ خَلْفَهٗ .فَهٰذَا سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ قَدْ كَانَ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاسْتِخْلَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِیَّاهُ، یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ هٰكَذَا، یُطِیْلُ فِیْهَا الْقِرَاءَ ةَ، حَتّٰی یُصِیْبَ فِیْهَا التَّغْلِیْسَ وَالْإِسْفَارَ جَمِیْعًا .وَقَدْ رُوِیَ أَیْضًا، عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ مِنْ هٰذَا شَیْءٌ .

۱۰۶۲: عراک بن مالک نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پر سباع بن عرفطہ غفاری کو حاکم مقرر کر رکھا تھا میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ سباع ابن عرفطہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کی حیثیت سے مدینہ منورہ میں لوگوں کو نماز پڑھاتے اور اس میں قراءت طویل کرتے تا کہ غلس اور اسفار دونوں کو پالیں اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی اسی سلسلے میں روایت آئی ہے۔

تخریج : البیهقی ٤٥٤/٢۔

حاصل روایات: یہ سباع بن عرفطہ زمانہ نبوت میں آپ کے نائب کی حیثیت سے لوگوں کو صبح کی نماز اس طرح پڑھا رہے ہیں کہ قراءت کو طویل کرتے ہیں تا کہ تغلیس واسفار ہر دو کو پالیں۔

۱۰۶۳ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِی الزَّاهِرِیَّةِ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ قَالَ : صَلّٰی بِنَا مُعَاوِیَةُ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَقَالَ : أَبُو الدَّرْدَاءِ "أَسْفِرُوْا بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهٗ أَفْقَهُ لَكُمْ، إِنَّمَا تُرِیْدُوْنَ أَنْ تَخْلُوْا بِحَوَائِجِكُمْ . فَهٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ مِنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ عَلٰی إِنْكَارِهٖ عَلَیْهِمْ تَرْكَ الْمَدِّ بِالْقِرَاءَ ةِ إِلٰی وَقْتِ الْإِسْفَارِ لَا عَلٰی إِنْكَارِهٖ عَلَیْهِمْ وَقْتَ الدُّخُوْلِ فِیْهَا .فَلَمَّا كَانَ مَا رَوَیْنَا عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْإِسْفَارُ الَّذِیْ یَكُوْنُ الْإِنْصِرَافُ مِنَ الصَّلَاةِ فِیْهِ، مَعَ مَا رَوَیْنَا عَنْهُ مِنْ إِطَالَةِ الْقِرَاءَ ةِ فِیْ تِلْكَ الصَّلَاةِ، ثَبَتَ أَنَّ الْإِسْفَارَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ لَا یَنْبَغِیْ لِأَحَدٍ تَرْكُهٗ، وَأَنَّ التَّغْلِیْسَ لَا یُفْعَلُ إِلَّا وَمَعَهُ الْإِسْفَارُ، فَیَكُوْنُ هٰذَا فِیْ أَوَّلِ الصَّلَاةِ، وَهٰذَا فِیْ آخِرِهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا مَعْنٰی مَا رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ یُصَلِّیْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِیِّ صَلّٰی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَنْصَرِفْنَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ). قِيْلَ لَهُ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِإِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا فَإِنَّهُ۔

۱۰۶۳: جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت معاویہؓ نے صبح کی نماز غلس میں پڑھائی تو ابوالدرداءؓ نے کہا اس نماز کو اسفار میں پڑھو یہ زیادہ یاد آخرت دلانے والی ہے تم چاہتے ہو کہ جلدی سے حوائج دنیا میں مصروفیت اختیار کریں۔ ہمارے نزدیک حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ان پر یہ اعتراض اسی وجہ سے کیا کہ انہوں نے روشنی تک قراءت کو لمبا نہیں کیا اندھیرے میں شروع کرنے پر اعتراض نہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایات ہم نے ذکر کر دیں کہ وہ سپیدے میں نماز سے فارغ ہوتے اور یہ بھی روایت کر دیا کہ وہ اس میں لمبی قراءت کرتے تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ نماز صبح کو سپیدے میں چھوڑنا یہ کسی کے مناسب نہیں اندھیرے میں پڑھنا اس وقت ہے جب اس کے ساتھ اسفار ہو گویا اندھیرا نماز کی ابتداء میں اور اسفار اس کے اختتام میں تھا اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا کیا مطلب ہے کہ وہ عورتوں کے لوٹنے کو بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں :"وما یعرفن من الغلس" کہ وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ عین ممکن ہے کہ یہ طویل قراءت کے حکم سے پہلے کا حکم ہو جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

علامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا یہ نکیر فرمانا ہمارے نزدیک اسی وجہ سے تھا کہ انہوں نے قراءت کو طویل نہ کیا تھا آپ کا مقصد یہ تھا کہ قراءت کو طویل کرو تا کہ اسفار میں داخل ہو جاؤ یہ مطلب نہ تھا کہ تم غلس میں کیونکر نماز ادا کرتے ہو واللہ اعلم۔

حاصل روایات: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات ہم نے نقل کی ہیں ان میں نماز سے انصراف کا وقت اسفار بتلایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ان روایات میں طویل قراءت کا واضح ثبوت ملتا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اسفار کے وقت نماز فجر سے فراغت ضروری ہے اس کا ترک کسی کو مناسب نہیں اور تغلیس اس صورت میں اختیار کی جائے جبکہ اس کے ساتھ اسفار ہو گویا غلس سے ابتداء اور اسفار میں انتہا ہو۔

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اشکال:

ان النساء کن یصلین الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورتیں صبح کی نماز جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کر کے جب لوٹتیں تو غلس کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

الجواب عن الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ممکن ہے کہ یہ طویل قراءت کا حکم ملنے سے پہلے کی روایت ہو جیسا مندرجہ ذیل روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔

۱۰۶۴: قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ ثَنَا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : ثَنَا

دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَصَلَ إِلٰى كُلِّ صَلَاةٍ مِثْلَهَا غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُ وِتْرٌ، وَصَلَاةُ الصُّبْحِ لِطُوْلِ قِرَاءَتِهَا وَكَانَ إِذَا سَافَرَ عَادَ إِلٰى صَلَاتِهِ الْأُوْلٰى) .فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ الصَّلَاةَ، عَلٰى مِثَالِ مَا يُصَلِّيْ إِذَا سَافَرَ وَحُكْمُ الْمُسَافِرِ تَخْفِيْفُ الصَّلَاةِ، ثُمَّ أُحْكِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَزِيْدَ فِيْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ، وَأُمِرَ بِإِطَالَةِ بَعْضِهَا .فَيَجُوْزُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ يَفْعَلُ مِنْ تَغْلِيْسِهِ بِهَا، وَانْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنْهَا وَلَا يُعْرَفْنَ عَنِ الْغَلَسِ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ عَلٰى مِثْلِ مَا يُصَلِّيْ فِيْهِ الْآنَ فِي السَّفَرِ ثُمَّ أُمِرَ بِإِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا وَأَنْ يَكُوْنَ مَفْعُوْلَهُ فِي الْحَضَرِ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُ فِي السَّفَرِ مِنْ إِطَالَةِ هٰذِهِ، وَتَخْفِيْفِ هٰذِهِ وَقَالَ : (أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ) أَيْ أَطِيْلُوْا الْقِرَاءَةَ فِيْهَا .لَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى أَنْ يَدْخُلُوْا فِيْهَا فِيْ آخِرِ وَقْتِ الْإِسْفَارِ وَلٰكِنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا فِيْ وَقْتِ الْإِسْفَارِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ مَا رَوَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمَا ذَكَرْنَا، مَعَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْ فِعْلِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ فِيْ إِصَابَتِهِمَ الْإِسْفَارَ فِيْ وَقْتِ انْصِرَافِهِمْ مِنْهَا، وَاتِّفَاقِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ .حَتّٰى لَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ.

۱۰۶۴: مسروق نے حضرت عائشہ ؓ سے نقل کیا ہے کہ پہلے نماز دو دو رکعت فرض ہوئی جب جناب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل ملا دی گئی دو کی چار رکعت ہوگئیں البتہ مغرب کا طاق عدد باقی رہا اور نماز صبح بھی طویل قراءت کی وجہ سے اسی طرح باقی رہی جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹ آتے یعنی دو دو رکعت پڑھتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے اس روایت میں یہ اطلاع دی ہے کہ نماز کے مکمل کرنے سے پہلے آپ اس طرح نماز ادا فرماتے جیسے کہ کوئی حالت سفر میں ہو اور مسافر کا حکم نماز میں تخفیف ہی کا ہے پھر بعض نمازوں میں اضافے کا حکم ہوا اور بعض میں طویل قراءت کا پس اس سے یہ کہنا درست ہوگیا (واللہ اعلم) کہ آپ جو کچھ غلس میں کرتے تھے جبکہ عورتیں نماز سے واپسی پر اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں یہ اس وقت کی بات ہے جیسے اب سفر میں نماز پڑھی جاتی ہے پھر لمبی قراءت کا حکم ہوا اور حضر کا عمل طویل قراءت کے ذریعے سفر سے مختلف ہوگیا اور ارشاد فرمایا: ''اسفروا بالفجر'' یعنی فجر میں طویل قراءت کرو یہ مطلب نہیں ہے کہ آخری وقت میں نماز میں داخل ہو بلکہ روشنی کے وقت نکلنے کا حکم ہے پس اس سے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کی اس روایت کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے جو ہم نے پہلے ذکر کی اور اس کے ساتھ ساتھ اصحابِ رسول کے فعل سے نماز

سے لوٹنے کے وقت بالاتفاق اسفار کو پالینا ظاہر ہوتا ہے یہاں تک کہ ابراہیم نخعی نے یہ کہا۔

تخریج : مسندالطیالسی ۱۲۹/۱' (باختلاف یسیر) بیهقی ۵۳۳/۱۔

حاصل روایات: اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اطلاع دی ہے کہ نماز کی رکعات کے تکمیل تک پہنچنے سے پہلے آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے جیسے مسافر پڑھتا ہے اور مسافر کا حکم تخفیف صلاۃ کا ہے پھر بعض نمازوں کی عدد رکعات میں اضافہ کیا گیا جبکہ دوسری نمازوں میں طوالت قراءت کا حکم دیا گیا پس اس سے یہ نتیجہ نکالنا آسان ہے کہ عورتوں کا تغلیس میں اس حالت میں لوٹنا کہ پہچان نہ ہو یہ اس وقت ہو جبکہ نماز کی رکعات دو دو ہوں پھر قراءت کی طوالت کا حکم دیا گیا تا کہ حضر کا فعل سفر کے خلاف ہو اور سفر میں نماز کی تخفیف کے ساتھ قراءت کی تخفیف ہو اور فرمایا اسفروا بالفجر یعنی اس میں قراءت کو طویل کرو فجر کی نماز کو طول قراء ت کی وجہ سے بعینہ قران بمعنی قراءت قرار دیا گیا ہے اور یہ اس طرح نہیں کہ وہ اسفار کے آخری وقت میں داخل ہوں بلکہ اسفار کے وقت فارغ ہوں۔ پس اس سے روایت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نسخ ثابت ہو رہا ہے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل بھی اس کے خلاف ہے وہ تو اسفار کو اختیار کرنے والے تھے اور اسفار میں بالاتفاق نماز سے لوٹنے والے تھے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۱۰۶۵ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : مَا اجْتَمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مَا اجْتَمَعُوْا عَلَى التَّنْوِيْرِ .فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ كَانُوْا قَدِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ فَلَا يَجُوْزُ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - اجْتِمَاعُهُمْ عَلٰى خِلَافِ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ إِلَّا بَعْدَ نَسْخِ ذٰلِكَ، وَثُبُوْتِ خِلَافِهِ. فَالَّذِيْ يَنْبَغِي :الدُّخُوْلُ فِي الْفَجْرِ فِيْ وَقْتِ التَّغْلِيْسِ، وَالْخُرُوْجُ مِنْهَا فِيْ وَقْتِ الْإِسْفَارِ، عَلٰى مُوَافَقَةِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۰۶۵: عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے نقل کیا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جس قدر اتفاق خوب روشنی میں نماز فجر پڑھنے کا ہے اور کسی چیز پر اس قدر تفاق رائے نہ ملی۔ ہمارے نزدیک (واللہ اعلم) یہ جائز نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی ایسی بات کی مخالفت پر اتفاق کرلیں کہ جس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو مگر اس صورت میں کہ ان کو اس کے خلاف عمل سے اس کے منسوخ ہونے کا عمل نہ پہنچا ہو پس نمازِ فجر میں منہ اندھیرے داخل ہونا اور سپیدے میں اس سے نکلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کے موافق ہے یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۸٤/۱۔

ابراہیم نخعی نے اس بات پر اجماع نقل کیا کہ وہ اسفار میں پڑھتے تھے یہ اجماع تبھی ہوسکتا ہے جبکہ نسخ کا ثبوت ملے اور اس کے خلاف کا ثبوت پختہ ہو۔

پس مناسب یہ ہے کہ فجر کی نماز میں تغلیس میں داخل ہوں اور اسفار میں فارغ ہوں یہ جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات کے موافق ہے۔

تسامح طحاوی:

اس موقعہ پر اپنے راجح قول کو ائمہ ثلاثہ کی طرف نسبت کرنے میں امام طحاوی سے تسامح ہوا ہے حالانکہ ائمہ ثلاثہ کا مسلک وہی ہے جو نمبر:۲ میں مذکور ہوا۔

یہ پہلا موقعہ ہے کہ یہ باب نظر طحاوی سے خالی ہے نیز یہ تسامح کا تیسرا موقعہ ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ انسانوں میں صرف انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِیْ یُسْتَحَبُّ أَنْ یُصَلّٰی صَلَاةُ الظُّهْرِ فِیْهِ

ظہر کا مستحب وقت کیا ہے؟

خلاصۃ المرام: سردیوں میں سب کے ہاں بالاتفاق تعجیل ظہر ہی افضل ہے البتہ گرمیوں کے متعلق اختلاف ہے امام شافعی و لیث علماء عراق گرمیوں میں بھی تعجیل ظہر کے قائل ہیں اور افضل مانتے ہیں۔

نمبر۲: امام ابوحنیفہ، مالک، احمد رحمہم اللہ گرمیوں میں ابراد یعنی ٹھنڈا کر کے پڑھنے کے قائل ہیں اور اس کو افضل کہتے ہیں۔

قائلین تعجیل کی مستدل روایات:

۱۰۶۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ).

۱۰۶۶: عروہ نے اسامہ بن زیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز گرمی میں پڑھتے تھے۔

تخریج : مسند احمد ۲۰۶/۵۔

۱۰۶۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ يَقُوْلُ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ أَوْ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ).

۱۰۶۷: محمد بن عمرو بن حسن کہتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبداللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز گرمی میں یا جب سورج ڈھل جاتا پڑھتے تھے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۱۱' ۲۱/۱۸/۱' مسلم فی المساجد نمبر۲۳۳' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۸' ابن ماجه فی الصلاۃ باب ٤' مسند احمد ۴/۳' ۲۵۰/۳۶۹۔

۱۰۶۸ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ (: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصْبَاءِ، أَوْ مِنَ التُّرَابِ فَأَجْعَلُهَا فِيْ كَفِّيْ، ثُمَّ أُحَوِّلُهَا فِي الْكَفِّ الْأُخْرٰى حَتّٰى تَبْرُدَ، ثُمَّ أَضَعُهَا فِيْ مَوْضِعِ جَبِيْنِيْ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ).

۱۰۶۸: سعید بن الحویرث نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت نقل کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر ادا کرتے میں کنکریوں کو مٹھی میں یا مٹی کی مٹھی بھر کر ہتھیلی میں رکھتا پھر اس کو دوسری ہتھیلی میں تبدیل کرتا تاکہ وہ ٹھنڈی ہو جائیں پھر ان کو میں اپنی پیشانی والی جگہ میں رکھتا (تاکہ اس پر پیشانی ٹکا سکوں)

۱۰۶۹ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ (شَكَوْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ بِالْهَجِيْرِ فَمَا أَشْكَانَا).

۱۰۶۹: سعید بن وہب نے حضرت خبابؓ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دھوپ سے تپی ہوئی ریت کی شکایت کی آپ نے شکوہ کا ازالہ نہ فرمایا۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر۱۸۹/۱۹۰' نسائی فی المواقیت باب۲ ابن ماجه فی الصلاۃ باب۳' مسند احمد ۱۱۰/۱۰۸/۵۔

۱۰۷۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ كَانَ يُعَجِّلُ الظُّهْرَ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الْحَرُّ .

۱۰۷۰: سعید بن وہب نے حضرت خبابؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۲۵/۱۔

ابواسحاق راوی کہتے ہیں آپ جلدی ظہر ادا فرماتے ان پر گرمی و حرارت گراں گزرتی۔

۱۰۷۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَوْ مَنْ هُوَ مِثْلُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ خَبَّابٌ : (شَكَوْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا).

۱۰۷۱: ابواسحاق سے حارثہ بن مضرب یا اسی طرح کے لوگوں نے خبابؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دھوپ سے ریت کے سخت گرم ہونے کی شکایت کی مگر آپ نے شکایت کی پروا نہ فرمائی۔

تخریج : روایت ۱۰۶۹ کی تخریج ملاحظہ فرمائیں ابن ماجہ ۴۹/۱۔

۱۰۷۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ ح .

۱۰۷۲: یونس بن ابواسحاق نے ابواسحاق سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ۷۸/۶۔

۱۰۷۳ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ، عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ .

۱۰۷۳: اعمش نے ابواسحاق سے اورانہوں نے حارثہ سے اورانہوں نے خبابؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۷۲/۴۔

۱۰۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ح .

۱۰۷۴: ابوبکرہ نے مؤمل سے اورانہوں نے سفیان سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ترمذی ۴۰/۱۔

۱۰۷۵ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : (قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَثْنَتْ أَبَاهَا وَلَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا).

۱۰۷۵: اسود نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے زیادہ نماز ظہر کو جلدی پڑھنے والا نہیں دیکھا حضرت عائشہ ؓ نے ابوبکر کا استثناء کیا اور نہ عمر ؓ کا۔

تخریج : ترمذی فی المواقیت باب ۷/٤ مسند احمد ۲۱۶/۱۳۵/٦، ۳۱۰/۲۸۹۔

۱۰۷۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُوْلُ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الْهَجِيْرَ الَّذِیْ تَدْعُوْنَهُ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ).

۱۰۷۶: سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو برزہؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ دوپہر کی نماز جس کو تم ظہر کہتے ہو اس وقت ادا فرماتے جب سورج آسمان کے وسط سے مغرب کی طرف پھسل جاتا تھا۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۱۳، ۳۹، مسلم فی المساجد نمبر۱۸۸، ابو داؤد فی الصلاة باب ٤، نمبر۱۲۷، نسائی فی المواقیت باب۱٦، ۲۰، ابن ماجہ فی الصلاة باب ۳، دارمی فی الصلاة باب ٦٦، مسند احمد ٤۲۳/٤٦۰/٤۔

۱۰۷۷ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمْزَةَ الْعَائِذِیِّ، قَالَ

: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا، لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ .فَقَالَ رَجُلٌ : وَلَوْ كَانَ نِصْفَ النَّهَارِ؟ فَقَالَ : وَلَوْ كَانَ نِصْفَ النَّهَارِ).

۱۰۷۷: حمزہ عائذی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے سنا جناب رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل پر قیام فرماتے آپ اس سے ظہر پڑھ کر کوچ فرماتے ایک آدمی نے سوال کیا خواہ نصف النہار ہی ہو؟ تو انس کہنے لگے خواہ نصف النہار ہی ہوتا (اس سے مراد ڈھلنے کے فوراً بعد والا وقت مراد ہے کیونکہ قبل الزوال تو نماز کا وقت ہی نہیں ہوتا)

تخریج : دارمی فی الاستیذان باب ۴۹' مگر وہاں لفظ یہ ہیں:"کان اذا نزل منزلا لم یرتحل منه حتی یصلی رکعتین۔

۱۰۷۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خَرَجَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ).

۱۰۷۸: ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ سورج ڈھل گیا اور ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔

تخریج : ترمذی ۴۰/۱' نسائی ۸۶/۱۔

۱۰۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ ح .

۱۰۷: شجاع بن الولید نے سلیمان بن مہران سے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۵۸/۹۔

۱۰۸۰ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ : هٰذَا - وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ - وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، فَاسْتَحَبُّوْا تَعْجِيْلَ الظُّهْرِ فِي الزَّمَانِ كُلِّهِ، فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : أَمَّا فِيْ أَيَّامِ الشِّتَاءِ، فَيُعَجَّلُ بِهَا كَمَا ذَكَرْتُمْ، وَأَمَّا فِيْ أَيَّامِ الصَّيْفِ، فَتُؤَخَّرُ، حَتّٰى يُبْرِدَ بِهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا.

۱۰۸۰: مسروق کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ کے پیچھے نماز ظہر ادا کی جب کہ سورج ڈھل گیا پھر ابن مسعود فرمانے لگے قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی اس نماز کا وقت ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کے ہاں تمام اوقات میں ظہر کا اوّل وقت میں جلد ادا کرنا مستحب ہے اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا سردی میں جلدی ادا کیا جائے جیسا تم نے کہا اور گرمیوں میں

ٹھنڈک تک نماز کو مؤخر کیا جائے ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۸۵/۱۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے تعجیل ظہر پر روشنی پڑتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ گرمی و سردی ہر دو موسم میں اس میں جلدی کرنا افضل ہے۔

مؤقف ثانی اور مستدل روایات:

سردی کے ایام میں تو جلدی کی جائے جیسا مؤقف اول میں کہا گیا مگر گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا جائے۔

۱۰۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ، فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ : مَهْ يَا بِلَالُ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ .حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ).

۱۰۸۱: زید بن وہب نے ابوذرؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک پڑاؤ میں تھے بلالؓ نے اذان دینے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا رک رک۔ پھر کچھ وقت بعد انہوں نے اذان کا دوبارہ ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اے بلال ٹھہرو۔ پھر اذان کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اے بلال رک جاؤ۔ اس وقت تک آپ رکے رہے یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ بھی نظر آنے لگا پھر آپ نے فرمایا بے شک گرمی کی شدت جہنم کی بھڑک اور جوش سے ہے پس جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۹، ۱۰، الاذان باب۱۸، بداء الخلق باب۱۰، مسلم فی المساجد نمبر۱۸۱/۱۸۰، ۱۸۴/۱۸۳، ۱۸۶، ابو داؤد فی الصلاۃ باب٤، ترمذی فی المواقیت باب٥، نسائی فی المواقیت باب٥، ابن ماجہ فی الصلاۃ باب٤، والطب باب١٩، دارمی فی الصلاۃ باب١٤، مالک فی الوقوت نمبر٢٨/٢٧، ٢٩، مسند احمد ٢٢٩/٢، ٢٨٥، ٣١٨، ٥٠١، ٩/٣، ٥٣، ٣٩، ٢٥٠/٤، ٦٦٢، ١٥٥/٥۔

اللغات: التلول جمع تل۔ ٹیلے۔ فیح۔ حرارت و جوش۔

۱۰۸۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ).

۱۰۸۲: ابو صالح نے حضرت ابو سعیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھڑک سے ہے پس جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

تخریج : حدیث نمبر ۱۰۸۱ کی تخریج ملاحظه هو ـ ابن ماجه ۴۹/۱ ـ

۱۰۸۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : ثَنَا أَبِیْ قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۰۸۳: ابوصالح نے ابوسعیدؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۱۹۹/۱ ـ

۱۰۸۴ : : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ أُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ، وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۰۸۴: ابن شہاب نے ابوسلمہ اور سعید بن المسیب سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : روایت نمبر ۱۰۸۱ کی تخریج کافی ہے ابن حبان ۲۹/۳' ۵۸/۱' ابو داؤد ترمذی ۴۰/۱ ـ

۱۰۸۵ : حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ : ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ : أَنَا نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِیْمَ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۰۸۵: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند بزار ۳۹۴/۹' عن ابی ذرؓ ۴۰۴/۱' عن عمر رضی اللہ عنہ مسلم ۲۲۴/۱ ـ

۱۰۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ، وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ : حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِیْمَ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۰۸۶: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند السراج۔

۱۰۸۷ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ مَوْلَی الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْیَانَ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۰۸۷: ابوسلمہ نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : موطا مالك ۱/۵' مسلم ۱/۲۲٤' ابن حبان ۳/۳۰۔

۱۰۸۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۰۸۸: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : موطا مالك ۱/۵' مسند احمد ۲/۲٦٤۔

۱۰۸۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ : كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۰۸۹: عبدالرحمٰن بن ہرمز نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند بزاز ۹/۳۹٤' مثله عن زيد بن وهب عن ابى ذرؓ۔

۱۰۹۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، وَسَلْمَانَ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ).

۱۰۹۰: بشر بن سعید اور سلمان الاغر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سخت گرمی کا دن ہوتو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو بے شک حرارت کی شدت یہ جہنم کی بھڑک سے ہے۔

تخریج : ابن ماجه فى الصلاة باب ٤' نمبر ٦٨٠' مسلم ١/٢٢٤۔

۱۰۹۱ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ).

۱۰۹۱: ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عوف عن الحسن کے واسطہ سے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حرارت کی تیزی یہ جہنم کی بھڑک سے ہے پس تم نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

تخریج : مسند احمد ۲۲۹/۲، فی مسند بزاز مثله عن عمر رضی اللہ عنہ ۴۰۴/۱۔

۱۰۹۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ .ثَنَا أَبِيْ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح.

۱۰۹۲: ثابت بن قیس نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : نسائی ۸۷/۱۔

۱۰۹۳ : وَعَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى يَرْفَعُهُ قَالَ : (أَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ الَّذِيْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ، مِنْ فَيْحِ مِنْ جَهَنَّمَ). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْأَمْرُ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا فِي الصَّيْفِ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ، مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ الْأُوَلِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ، فَمَا دَلَّ أَنَّ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ أَوْلٰى مِنَ الْآخِرِ .قِيْلَ لَهُ : لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ أَنَّ تَعْجِيْلَ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ، قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ثُمَّ نُسِخَ .

۱۰۹۳: ثابت بن قیس نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے مرفوع نقل کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا فرمان گرامی ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو جو حرارت تم پا رہے ہو وہ جہنم کی بھڑک سے ہے۔ ان آثار میں ظہر کو سخت حرارت کی وجہ سے ٹھنڈا کرنے کا حکم دیا' یہ حکم صرف گرمیوں میں ہے۔ ہم نے پہلے جو آثار نقل کئے ہیں جن میں ظہر کو جلدی پڑھنے کا حکم ہے وہ اس کے خلاف ہیں اب کوئی شخص یہ کہے کہ یہاں تو دونوں میں سے کسی کے دوسرے سے افضل ہونے کی کوئی دلالت نہیں تو ہم عرض کریں گے پہلے ظہر کو جلدی پڑھنے والے حکم پر عمل رہا پھر منسوخ ہو گیا جیسا یہ روایت اس پر دلالت کر رہی ہے۔

حاصل روایات : ان تمام روایات سے جو مختلف صحابہ سے مروی ہیں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا حکم موجود ہے اس حکم کی تاکید سے ٹھنڈا کر کے پڑھنے کی فضیلت ظاہر ہے یہ روایات پہلی روایات کے خلاف گرمیوں میں تبرید ظہر کو ثابت کرتی ہیں ان روایات میں گرمی و سردی کا تذکرہ نہیں ہے تطبیق کے لئے ان کو سردی پر محمول کرنا مناسب ہے (واللہ اعلم)

ایک اہم اشکال:

پہلی روایات اور ان روایات میں کوئی روایت ایسی نہیں جس سے ایک دوسری پر فضیلت ظاہر ہوتی ہو۔

الجواب: یہ روایات میں موجود ہے کہ پہلے آپ ظہر میں جلدی فرماتے تھے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اس کی تائید کے لئے مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت ملاحظہ ہو۔

روایت مغیرہ رضی اللہ عنہ:

۱۰۹۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، وَتَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ قَالَا : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ (: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ) فَأَخْبَرَ الْمُغِيْرَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ هٰذَا أَنَّ أَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ، بَعْدَ أَنْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي الْحَرِّ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ، نَسْخُ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُ الْإِبْرَادِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَبِيْ مَسْعُوْدٍ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ، وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ).

۱۰۹۴: قیس بن ابی حازم نے مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کی ہے کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز دوپہر کی گرمی میں پڑھائی پھر فرمایا بے شک گرمی کی شدت یہ جہنم کے ابال سے ہے پس تم نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اثر میں بتلایا کہ آپ پہلے سخت گرمی میں پڑھتے تھے پھر آپ نے ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا حکم فرمایا۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ظہر میں جلدی کرنے والا عمل منسوخ ہو چکا اور شدید گرمی کے وقت میں اسے ٹھنڈا کر کے پڑھنا لازم ہو گیا اور حضرت انس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایات وارد ہیں کہ آپ اس نماز کو سردیوں میں جلدی ادا فرما لیتے اور گرمیوں میں اس میں تاخیر فرماتے۔

تخریج : ابن ماجه في الصلاة باب ٤' نمبر ٦٨٠۔

حاصل روایات: اس روایت میں حضرت مغیرہؓ نے خبر دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابراد ظہر کا حکم فرمایا اس کے بعد کہ آپ اسے گرمی کی شدت میں پڑھا کرتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ تعجیل ظہر والا حکم منسوخ ہو گیا اور گرمی میں ضروری ہے کہ ابراد کو اختیار کیا جائے۔

تائیدی روایات:

اس کی تائید کے لئے حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت پیش کی جاتی ہے۔

۱۰۹۵ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ (أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزِيْغُ الشَّمْسُ، وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ). وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ (أَنَّهُ

رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ، وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ).

۱۰۹۵: عروہ بن الزبیر کہتے ہیں کہ مجھے بشیر بن ابی مسعود نے بتلایا انہوں نے ابو مسعود سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے دیکھا کہ جب سورج زوال پذیر ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اس کو سخت گرمی میں مؤخر فرمایا۔

اور اسی سند سے ابو مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو سردیوں میں جلدی کرتے اور گرمیوں میں مؤخر کر کے پڑھتے ہوئے دیکھا۔

اللُّغَاتُ: تزیغ۔ مائل وزائل ہونا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲' روایت نمبر ۳۹٤۔

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ ثَنِيْ أَبُوْ خَالِدَةَ، قَالَ: ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ، بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ).

۱۰۹۶: ابو خالد نے انس بن مالکؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب سخت سردی ہوتی تو نماز کو جلد ادا فرماتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۱۷۔

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ خَالِدَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ، بَكَّرَ بِالظُّهْرِ، وَإِذَا كَانَ الصَّيْفُ أَبْرَدَ بِهَا). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَهٰكَذَا السُّنَّةُ عِنْدَنَا، فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ، عَلٰى مَا يَذْكُرُ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَيْسَ فِيْمَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مَا يَجِبُ بِهِ خِلَافُ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا؛ لِأَنَّ حَدِيْثَ أُسَامَةَ، وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَخَبَّابٍ، وَأَبِي بَرْزَةَ، كُلُّهَا عِنْدَنَا، مَنْسُوْخَةٌ بِحَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْآخِرِ. وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَحَلِفُهُ أَنَّ ذٰلِكَ وَقْتُهَا، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِي الصَّيْفِ، وَلَا أَنَّهُ كَانَ مِنْهُ فِي الشِّتَاءِ، وَلَا دَلَالَةَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى خِلَافِ غَيْرِهِ. وَهٰذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ)، ثُمَّ جَاءَ أَبُوْ خَالِدَةَ فَفَسَّرَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي الشِّتَاءِ، مُعَجِّلًا، وَفِي الصَّيْفِ مُؤَخِّرًا، فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا رَوٰى ابْنُ

مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، هُوَ كَذٰلِكَ أَيْضًا .فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ.

۱۰۹۷: ابو خالد نے حضرت انس ؓ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب سردی کا موسم ہوتا تو نماز ظہر کو جلد ادا فرماتے اور جب گرمی ہوتی تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔ امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں ہمارے ہاں یہی سنت ہے جس کو حضرت انس اور ابی مسعود ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے اور فصل اوّل میں مذکور روایات میں کوئی ایسی چیز نہیں جس سے اس کی مخالفت لازم ہوتی۔ البتہ ہمارے ہاں حضرت عائشہ صدیقہ' خباب' ابو برزہ' اسامہ ؓ کی تمام روایات منسوخ ہیں اور دوسری فصل میں ہم نے حضرت مغیرہ ؓ کی روایت نقل کی ہے وہ ان کی ناسخ ہے اور ابن مسعود ؓ کی روایت جو ظہر کے سلسلہ میں وارد ہے اور اس میں ان کی قسم مذکور ہے وہ گرمیوں سے متعلق ہے۔ موسم سرما سے اس کا تعلق نہیں۔ اس میں اس کے خلاف کسی کو دلالت بھی نہیں ملتی۔ یہ حضرت انس ؓ ہیں جن سے زہری نے جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ عمل نقل کیا کہ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب سورج ڈھل گیا۔ پھر ابو خالدہ راوی نے اس کی تفسیر زہری سے یہ نقل کی کہ اس سے سردیوں کی ظہر مراد ہے۔ گرمیوں کی ظہر دیر سے ادا کی جاتی تھی۔ پس اس سے ابن مسعود ؓ والی روایت میں بھی احتمال پیدا ہوا کہ ممکن ہے اس کا مطلب بھی یہی ہو۔ پھر اگر کوئی اس روایت کو ظہر جلدی پڑھنے میں بطور حجت پیش کرے۔

تخریج : نسائی فی المواقیت باب ٤۔

امام طحاوی ؒ کہتے ہیں ہمارے ہاں ظہر میں سنت یہ ہے جیسا کہ ابو مسعودؓ اور انسؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا ہے رہی فصل اول کی روایت تو وہ اس کے مخالف نہیں کیونکہ حدیث اسامہ' عائشہ' خباب' ابی برزہ رضی اللہ عنہم کی روایات تمام ہمارے ہاں روایت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے منسوخ ہیں۔

ایک اہم اشکال:

البتہ ایک سوال ضرور باقی رہ جاتا ہے کہ روایت ابن مسعودؓ میں صلاۃ ظہر کا تذکرہ زوال کے جلدی بعد کا ہے۔ اور پھر انہوں نے حلف اٹھا کر یہ بات کہی کہ یہی اس نماز کا وقت ہے اور پھر اس روایت میں گرمی و سردی کسی وقت کی تعیین نہیں اور اس میں اس کے خلاف پر کوئی دلالت بھی نہیں پائی جاتی۔

الجواب: یہ بات بالکل درست ہے کہ روایت ابن مسعودؓ میں تو اس کی دلالت نہیں مگر فصل اول میں ہم نے انسؓ کی روایت نقل کی ہے جس میں تعجیل ظہر کا تذکرہ ہے اور حضرت انسؓ کی دوسری روایت جس کو زہری نے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز زوال کے وقت پڑھائی پھر ابو خالدہؓ آئے اور انہوں نے اس کی تفسیر بیان کی جناب نبی اکرم ﷺ اس کو سردی میں پڑھا کرتے تھے اور گرمیوں میں تاخیر سے ادا فرماتے پس اس کے مطابق ابن مسعودؓ کی روایت کا مطلب بھی یہی لیا جائے گا کہ اس روایت میں سردی کی نماز ظہر کا تذکرہ ہے۔

تعجیل ظہر کی ایک اور روایت اور اس کا جواب:

۱۰۹۸: بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : أَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : سَمِعَ الْحَجَّاجُ أَذَانَهُ بِالظُّهْرِ وَهُوَ فِي الْجَبَّانَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ : مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ : فَصَرَفَهُ وَقَالَ : " لَا تُؤَذِّنْ وَلَا تَؤُمَّ. "قِيْلَ لَهُ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ رَآهُمْ فِيْهِ سُوَيْدٌ، كَانَ فِي الصَّيْفِ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ فِي الشِّتَاءِ، وَيَكُوْنُ حُكْمُ الصَّيْفِ، عِنْدَهُمْ، بِخِلَافِ ذٰلِكَ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ سِنَانٍ.

۱۰۹۸: ابوحصین نے حضرت سوید بن غفلہؓ سے نقل کیا کہ حجاج نے میری ظہر کی اذان سنی جبکہ وہ مقام جبانہ (یہ مدینہ سے شام کی جانب ذباب کے قریب مقام ہے یا بلند زرخیز زمین کو کہتے ہیں) میں تھا اس نے پیغام بھیج کر مجھے بلایا اور پوچھا یہ کون سی نماز ہے؟ تو میں نے جواب دیا میں نے ابوبکر و عمر عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس وقت نماز ظہر ادا کی جبکہ سورج ابھی ڈھلا ہی تھا (اس پر حجاج نے میری بات کو قبول نہ کیا بلکہ مسترد کر دیا) اور اذان و نماز سے معزول کر دیا اور کہا آئندہ نہ اذان دینا اور نہ جماعت کرانا۔ اسے کہا جائے گا کہ اس روایت میں تو ایسی کوئی دلیل نہیں کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے ان کو جس وقت میں دیکھا وہ موسم گرما ہی تھا۔ عین ممکن ہے کہ وہ موسم سرما ہو اور گرمیوں کا حکم ان کے ہاں اس کے خلاف ہو۔ اس کا ثبوت یزید بن سنان کی روایت میں موجود ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۱/۳۲۳۔

<u>الجواب:</u> اس حدیث میں بھی یہ مذکور نہیں کہ حضرت سوید نے ان کو جس نماز میں دیکھا کہ وہ کون سی نماز تھی اس میں ہر دو احتمال ہیں۔

<u>نمبرا:</u> جس نماز میں سوید نے ان کو دیکھا وہ سردی کی نماز تھی اور یہ بھی درست ہے کہ گرمی کی نماز ہو اور گرمی کا حکم ان کے ہاں بھی ابراد کا ہے اور اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۰۹۹: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : لِأَبِيْ مَحْذُوْرَةَ بِمَكَّةَ إِنَّكَ بِأَرْضٍ حَارَّةٍ شَدِيْدَةِ الْحَرِّ، فَأَبْرِدْ، ثُمَّ أَبْرِدْ بِالْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ .أَفَلَا تَرٰى أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَمَرَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِالْإِبْرَادِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ .وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سُوَيْدٌ، عَلٰى غَيْرِ خِلَافِ ذٰلِكَ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ،

كَانَ مِنْهُ فِي وَقْتٍ لَا حَرَّ فِيهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّ حُكْمَ الظُّهْرِ أَنْ يُعَجَّلَ فِي سَائِرِ الزَّمَانِ، وَلَا يُؤَخَّرَ كَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي حَدِيْثِ خَبَّابٍ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَابِرٍ، وَأَبِي بَرْزَةَ، وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْإِبْرَادِ، رُخْصَةً مِنْهُ لَهُمْ، لِشِدَّةِ الْحَرِّ، لِأَنَّ مَسْجِدَهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلَالٌ، وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ، مَا رُوِيَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ .

۱۰۹۹: حضرت نافع نے ابن عمر ؓ سے نقل کیا کہ حضرت عمر ؓ نے مکہ میں ابومحذورہؓ کو حکم فرمایا تم گرم سخت حرارت والی سرزمین میں رہتے ہو پس ٹھنڈا کرو ٹھنڈا کرو پھر نماز ظہر کی اذان دو۔کیا تم توجہ نہیں کرتے کہ حضرت عمر ؓ نے ابومحذورہ ؓ کو سخت حرارت کی وجہ سے ٹھنڈے وقت میں نماز کا حکم دیا۔پس بہترین طریق تو یہ ہے کہ حضرت سوید ؓ والی روایت کو اس کے ظاہر کے علاوہ پر محمول کیا جائے اور اس سے وہی وقت مراد ہوگا کہ جس میں شدتِ حرارت نہ ہو۔اب اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ' خباب اور جابر وابو برزہ ؓ کی روایات میں تو ظہر کو تمام موسموں میں جلدی پڑھنے کا حکم وارد ہوا ہے اور آپ کا اسے ٹھنڈے وقت وقت میں پڑھنے کا حکم رخصت وسہولت کے لئے ہے۔اس کا سبب گرمی کی شدت تھی کیونکہ وہاں سایہ نایاب تھا۔چنانچہ اس کے متعلق یہ اثر ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۱/۳۲۵۔

حاصل روایت

یہ ہے کہ عمر ؓ نے ابومحذورہؓ کو مکہ میں شدت حر کی وجہ سے ابراد کا حکم فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء کا طرز عمل ابراد ظہر کا تھا اور سوید بن غفلہ نے جس ظہر کا اپنی روایت میں تذکرہ فرمایا ہے وہ سردی کی نماز تھی۔

ایک اور روایت سے اشکال اور اس کا جواب

۱۱۰۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ، وَإِنَّمَا كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ، لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ بِمَكَّةَ، وَكَانَتْ شَدِيْدَةَ الْحَرِّ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ ظِلَالٌ فَقَالَ : أَبْرِدُوْا بِهَا .قِيلَ لَهُ : هٰذَا كَلَامٌ يَسْتَحِيلُ لِأَنَّ هٰذَا لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتُ، لَمَا أَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي السَّفَرِ، حَيْثُ لَا كِنَّ وَلَا ظِلَّ عَلٰى مَا فِي حَدِيْثِ أَبِي ذَرٍّ، وَيُصَلِّيْهَا حِيْنَئِذٍ لِأَنَّهُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا، مِنْ غَيْرِ كِنٍّ وَلَا ظِلٍّ .فَتَرْكُهُ الصَّلَاةَ حِيْنَئِذٍ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنَ الْأَمْرِ بِالْإِبْرَادِ، لَيْسَ لِأَنْ

يَكُوْنُوْا فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي الْكِنِّ، ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ، فَيُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ فِيْ حَالِ ذَهَابِ الْحَرِّ. لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، لَصَلَّاهَا حَيْثُ لَا كِنَّ أَوَّلَ وَقْتِهَا وَلٰكِنْ مَا كَانَ مِنْهُ فِيْ هٰذَا الْقَوْلِ عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِيْجَابٌ مِنْهُ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ سُنَّتُهَا، كَانَ الْكِنُّ مَوْجُوْدًا أَوْ مَعْدُوْمًا، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى-

۱۱۰۰: ابوالملیح نے بیان کیا کہ میمون بن مہران نے بتلایا کہ نصف النہار کے قریب نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں دراصل وہ نصف النہار کے وقت نماز کو اس لئے ناپسند کرتے تھے کیونکہ وہ مکہ میں نماز پڑھتے اور وہ شدید گرم جگہ ہے اور اس وقت مناسب سائے بھی نہ ہوتے تھے اسی لئے فرمایا تم ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔ اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ یہ بات ناممکن ہے اگر اسی طرح ہو جس طرح آپ نے ذکر کیا تو آپ سفر میں اس کو مؤخر نہ فرماتے۔ جبکہ وہاں نہ سایہ ہے اور نہ کوئی جھونپڑا۔ جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں وارد ہے آپ نے اسے پہلے ہی وقت میں پڑھا کیونکہ وہاں سایہ وغیرہ کا معاملہ نہ تھا۔ تو آپ کا اس وقت میں اس کو چھوڑ دینا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ آپ نے ٹھنڈا کر کے جو پڑھنے کا حکم دیا وہ اس بناء پر نہیں تھا کہ سخت گرمی کے وقت میں وہ سائے میں رہیں اور پھر نکل کر گرمی کے چلے جانے پر ظہر کی نماز ادا کریں۔ اگر یہ بات اسی طرح ہوتی تو جہاں سایہ نہیں تھا وہاں آپ پہلے ہی وقت میں ادا فرما دیتے لیکن ہمارے نزدیک آپ کا یہ ارشاد (واللہ اعلم) وجوب کے لئے تھا اور یہی آپ کا طریقہ تھا۔ خواہ سایہ ہو یا نہ ہو اور یہی قول امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف و محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

میمون بن مہران کی بات سے معلوم ہوتا ہے ظہر میں تعجیل ہی ہر زمانے میں افضل ہے جیسا کہ شروع باب میں حدیث عائشہ، جناب جابر، ابو برزہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے یہ ابراد کا حکم آپ کی طرف سے رخصت تھی کیونکہ گرمی سخت تھی ابراد کا حکم نہ تھا کہ اس کو افضل قرار دیا جائے۔

الجواب: یہ بات ہرگز درست نہیں اگر یہ رخصت ہوتی اور آپ کا حکم نہ ہوتا تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو اختیار نہ کرتے وہ تو عزیمت پر عمل پیرا تھے نیز خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ابراد کا حکم نہ فرماتے جہاں کوئی چھپر و سایہ بھی نہیں جیسا کہ روایت ابوذر رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہاں تو بغیر سایہ اور چھپر کے آپ عام صحراء میں تھے پس آپ کا نماز کو ابراد کے لئے مؤخر کرنا یہ اس کی افضلیت کے لئے تھا اس لئے نہ تھا کہ وہ شدت حرارت سے سایہ کے ذریعہ بچ جائیں پھر وہ نکل کر ظہر کی نماز ایسی حالت میں ادا کریں کہ گرمی جا چکی ہو اگر ایسا ہوتا تو صحرا میں آپ اول وقت میں ادا فرماتے مگر وہاں ابراد کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ابراد افضل ہے خواہ وہاں سایہ اور چھپر موجود ہو یا نہ ہو۔

یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ و ابویوسف، محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نوٹ: اس باب میں بھی اشکالات کے جواب بڑے خوبصورت انداز سے دے کر موضوع کو مبرہن کیا گیا ہے مگر نظر طحاوی سے یہ باب بھی خالی ہے دلائل نقلیہ پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْعَصْرِ هَلْ تُعَجَّلُ أَوْ تُؤَخَّرُ؟

نماز عصر جلدی پڑھیں یا بدیر؟

خلاصۃ البرام: نماز عصر میں تاخیر یا تعجیل افضل ہے اس میں مذاہب ائمہ اس طرح ہیں۔

نمبر۱: امام شافعی' مالک' احمد' ابن مبارک واوزاعی رحمہم اللہ کے ہاں عصر میں تعجیل افضل ہے۔

نمبر۲: امام ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد' ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کے ہاں اصفرار شمس سے پہلے پہلے تاخیر افضل ہے۔

مؤقفِ اوّل کے دلائل وروایات:

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، ثُمَّ الظَّفَرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْته يَقُوْلُ : (مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ دَارًا مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَخُوْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَأَبُوْ عَبْسِ بْنُ خَيْرٍ أَحَدُ بَنِيْ حَارِثَةَ دَارُ أَبِيْ لُبَابَةَ بِقُبَاءَ، وَدَارُ أَبِيْ عَبْسٍ فِيْ بَنِيْ حَارِثَةَ، ثُمَّ إِنْ كَانَ لَيُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْهَا لِتَبْكِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا).

۱۱۰۱: عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری ظفری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر عصر کی نماز میں کوئی عجلت کرنے والا نہ تھا انصار میں سب سے زیادہ مسجد نبوی سے دور رہنے والے دو انصاری تھے۔ ایک ابولبابہ بن عبدالمنذر جو کہ بنی عمرو بن عوف سے تھے اور دوسرے ابوعبس بن خیر جن کا تعلق بنی حارثہ سے تھا ابولبابہ کا مکان قباء میں اور ابوعبس کا بنو حارثہ میں تھا یہ دونوں حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتے پھر اپنے قبیلہ میں واپس لوٹتے تو ابھی وہ لوگ نماز عصر سے فارغ نہ ہوئے ہوتے تھے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز جلد ادا فرما لیتے تھے۔

تخریج: مسند احمد ۲۳۱/۳۔

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ).

۱۱۰۲: اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم عصر کی نماز ادا کرتے پھر کوئی قباء کی طرف جاتا تو وہاں کے لوگوں کو نماز عصر میں مصروف پاتا تھا۔

تخریج: بخاری فی مواقیت الصلاۃ باب ۱۳۔

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ : أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ .قَالَ أَحَدُهُمَا، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَقَالَ الْآخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ).

۱۱۰۳: اسحاق بن عبداللہ نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ادا فرماتے پھر جانے والا قباء جاتا جبکہ ابھی سورج بلند ہوتا یا جب کہ ابھی وہ نماز میں مصروف ہوتے۔

تخریج: مالك فی الموطا باب وقوت الصلاۃ نمبر ۱۱' والشمس مرتفعه کے الفاظ نقل کئے هیں۔

زہری نے انس سے والشمس مرتفعہ نقل کیا اور اسحاق بن عبداللہ نے وھم یصلون نقل کیا ہے۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ :أَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ ح.

۱۱۰۴: زہری نے انس بن مالکؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ : (كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ).

۱۱۰۵: ابن شہاب نے حضرت انسؓ سے نقل کیا کہ ہم عصر کی نماز ادا کرتے پھر جانے والا قباء کی طرف جاتا اور وہاں اس حال میں پہنچ جاتا کہ سورج ابھی تک بلند ہوتا۔

تخریج: روایت نمبر ۱۱۰۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِيْ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ). قَالَ الزُّهْرِيّ : وَالْعَوَالِيْ، عَلَى الْمِيْلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ : وَالْأَرْبَعَةِ.

۱۱۰۶: زہری نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ادا کرتے پھر جانے والا عوالی میں پہنچ جاتا اس حال میں کہ سورج ابھی اونچا ہوتا تھا زہری کہتے ہیں عوالی مدینہ سے دو یا تین یا چار میل یہ فاصلے کا فرق علاقے کی ابتداء اور انتہاء کے اعتبار سے ہے عوالی کا آخری کنارہ چار میل ہے راوی نے تین یا چار بولا۔

تخریج : ابن ماجه فی الصلاة باب ٥۔

۱۱۰۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِيْ، فَيَأْتِي الْعَوَالِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ).

۱۱۰۷: ابن شہاب نے انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت ادا فرماتے جبکہ ابھی سورج بلند خوب تازہ روشنی والا ہوتا اور جانے والا عوالی جاتا اور وہاں پہنچ کر بھی ابھی سورج بلند ہوتا۔

تخریج : نمبر ١١٠٦ روایت والی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۱۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَبْيَضِ، قَالَ : ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى قَوْمِي، وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، فَأَقُوْلُ لَهُمْ : قُوْمُوْا فَصَلُّوْا، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى). فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَكَانَ مَا رَوٰى عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَبُو الْأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيْلِ بِهَا، لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ ذَكَرُوْا، فَيَجِدُهُمْ لَمْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ .وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا يُصَلُّوْنَهَا إِلَّا قَبْلَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ، فَهٰذَا دَلِيْلُ الْمُتَعَجِّلِ .وَأَمَّا مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ مُرْتَفِعَةً قَدِ اصْفَرَّتْ .فَقَدِ اضْطَرَبَ حَدِيْثُ أَنَسٍ هٰذَا، لِأَنَّ مَعْنٰى مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ مِنْهُ، بِخِلَافِ مَا رَوٰى إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ أَنَسٍ .فَمِنْ ذٰلِكَ.

۱۱۰۸: ابوالابیض نے حضرت انس بن مالکؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں عصر کی نماز پڑھاتے جبکہ سورج کی دھوپ ابھی سفید ہوتی پھر میں اپنے قبیلہ میں جاتا اور وہ مدینہ کی ایک جانب میں آباد تھے میں ان کو کہتا کہ اٹھ کر نماز ادا کرلو جناب رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرما چکے۔ حضرت انس ؓ سے وارد روایات مختلف ہیں۔ چنانچہ عاصم بن عمر والی روایت جلدی پڑھنے کو بتلاتی ہے کیونکہ اس روایت میں یہ ہے: ((ان رسول الله ﷺ كان يصليها)) کہ نماز پڑھنے والا نماز پڑھ کر اس جگہ پہنچ جاتا جس کا انہوں نے روایت میں تذکرہ کیا اور ان کو اس حال

میں پاتا کہ ابھی انہوں نے عصر کی نماز ادا نہیں کی اور یہ بات تو ہم بخوبی جانتے ہیں کہ وہ سب نماز کو سورج کے زرد ہونے سے پہلے پہلے پڑھ لیتے تھے تو جلدی ادا کرنے کی دلیل بن گئی۔ رہی وہ روایت جس کو زہری نے ان سے روایت کیا ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ نمازِ عصر ادا کرتے پھر عوالی مدینہ میں پہنچتے جبکہ سورج ابھی بلند ہی ہوتا تو اس کے متعلق یہ کہنا بھی درست ہے کہ سورج زرد ہو کر غروب کے مقام سے بلند ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مضطرب ہے کیونکہ زہری نے اسحق، عاصم اور ابوالابیض کے خلاف روایت نقل کی ہے اور یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ سے بھی آئی ہے۔

حاصل روایات: ان آٹھ روایات بالا سے تعجیل عصر کا ثبوت ملتا ہے حضرت انسؓ کے شاگرد عاصم بن عمر، اسحاق بن عبداللہ، ابوالابیض کی روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو جانے والا عوالی میں جاتا اور ان کو اس حالت میں پاتا کہ ابھی تک انہوں نے نمازِ عصر نہ پڑھی ہوتی اور یہ تو ہم جانتے ہیں وہ آفتاب کی زردی سے پہلے نمازِ عصر ادا کرتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ وہ عصر میں تعجیل فرماتے البتہ زہری کی روایت میں ہے کہ عوالی میں آتے جبکہ ابھی سورج بلند ہوتا تو عین ممکن ہے کہ اصفرار کی حالت میں بلندی مراد ہو اگر یہ معنی لیں تو پھر یہ روایت دیگر روایات کے خلاف ہو گی پس اس روایت میں اضطراب ہے جس کی وجہ سے قابل استدلال نہیں کیونکہ زہری کی روایت کا مفہوم اسحاق بن عبداللہ اور عاصم بن عمر اور ابوالابیض کی روایت سے مختلف ہے جبکہ سب حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

نمازِ عصر کی تاخیر کے قائلین کا موقف:

نمازِ عصر کو اصفرار آفتاب سے پہلے پہلے مگر ذرا تاخیر سے پڑھا جائے یہ افضل ہے اس سلسلہ کی روایات و آثار بمع جوابات اشکال پیش کئے جائیں گے۔

۱۱۰۹: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: ثَنَا أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، قَالَ: ثَنَا (أَبُو أَرْوَى قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ آتِي الشَّجَرَةَ ذَا الْحُلَيْفَةِ، قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَهِيَ عَلٰى رَأْسِ فَرْسَخَيْنِ). فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَرْسَخَيْنِ، قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ. فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ سَيْرًا عَلَى الْأَقْدَامِ، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَيْرًا عَلَى الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ. فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ.

۱۱۰۹: ابوواقد لیثی کہتے ہیں کہ ہمیں ابواروی نے بیان کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز مدینہ منورہ میں پڑھتا پھر میں ذوالحلیفہ کے درختوں والے مقام میں غروب آفتاب سے پہلے آجاتا یہ مقام مدینہ منورہ سے دو فرسخ پر واقع ہے۔ (فرسخ تین میل ہوتا ہے) اس روایت میں یہ آیا ہے کہ ہم عصر کے بعد سورج غروب

ہونے سے پہلے دوفرسخ فاصلہ طے کر لیتے۔اس سے یہ کہنا ممکن ہے کہ یہ پیدل چلنا ہو یا اونٹ یا گھوڑے پر ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل روایت کو دیکھنا ہوگا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۲۷/۱۔

حاصلِ روایات: اس روایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ابواروی رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دوفرسخ کا سفر کرتے اور ابھی تک سورج غروب نہ ہو پاتا اس روایت میں یہ دونوں احتمال ہیں کہ پیدل چل کر جاتے یا سوار ہو کر مگر روایت محمد بن اسماعیل بن سالم الصائغ نے پہلے احتمال کو متعین کر دیا وہ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۱۱۰ :قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا مُعَلّٰی وَأَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرِمِیُّ، قَالَا ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَبِیْ وَاقِدٍ قَالَ : ثَنَا (أَبُوْ أَرْوَی، قَالَ كُنْتُ أُصَلِّی الْعَصْرَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَمْشِیْ إِلٰی ذِی الْحُلَيْفَةِ، فَآتِيْهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ). فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ كَانَ يَأْتِيْهَا مَاشِيًا .وَأَمَّا قَوْلُهٗ (قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ) فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ وَقَدْ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا أَقَلُّ الْقَلِيْلِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ، نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ .

۱۱۱۰: وہیب نے ابو واقد سے اور اس نے ابواروی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں عصر کی نماز جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی میں پڑھتا پھر میں پیدل ذوالحلیفہ آتا اور میں غروب آفتاب سے پہلے پہنچ جاتا۔ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے پیدل چل کر آتے تو اس میں یہ کہنا درست ہے کہ اس وقت ممکن ہے تھوڑا سا وقت باقی ہو اور سورج زرد ہو چکا ہو۔ چنانچہ یہ روایت ہماری مؤید ہے۔

تخریج : ملمعجم الکبیر ۳۶۹/۲۲' مسند احمد ۳۳٤/٤' مجمع الزوائد ٤٨/١۔

حاصلِ روایات: اس روایت میں بتا دیا گیا کہ وہ پیدل آتے تھے قبل ان تغرب الشمس کے الفاظ سے اصفرار آفتاب کا وقت بتلانا مقصود ہے اور یہ ظاہر کرنا ہے کہ دن کا معمولی وقت باقی رہ جاتا۔

اور روایت ابی مسعود رضی اللہ عنہ اس کی تائید کرتی ہے کہ یہی معنی ہے۔

روایت ابی مسعود رضی اللہ عنہ:

۱۱۱۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِیْ حَبِيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ، أَخْبَرَنِیْ بَشِيْرُ بْنُ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ، يَسِيْرُ الرَّجُلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْهَا إِلٰی ذِی الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ، قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ). فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا حَدِيْثُ أَبِیْ أَرْوَی، وَزَادَ فِيْهِ أَنَّهٗ كَانَ

يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا.

۱۱۱۱: عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مجھے بشیر بن ابی مسعودؓ نے اپنے والد ابو مسعودؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ادا فرماتے اس حال میں کہ سورج سفید بلند ہوتا نماز سے فارغ ہو کر آدمی ذوالحلیفہ تک چلا جاتا جو کہ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور سورج ابھی غروب نہ ہو پاتا۔ یہ روایت بھی ابو عروہ والی روایت کے موافق ہے اور اس میں اس بات کا اضافہ ہے کہ وہ عصر کی نماز ایسی حالت میں پڑھ لیتے جبکہ سورج ابھی بلند ہوتا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپؐ اس کو مؤخر فرماتے اور حضرت انس ؓ سے بھی اسی طرح کی روایت آئی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲، نمبر ۳۹۴۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ یہ حدیث ابی اروی ؓ کے موافق ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ نماز سے فارغ ہوتے اس وقت سورج ابھی بلند ہوتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ نماز کو مؤخر کرتے اور یہ دلیل اس طرح ہی بنے گی کہ جب ان کی قوت رفتار کو زیادہ تسلیم کیا جائے۔ حضرت انس بن مالکؓ کی روایت بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

روایت انس ؓ:

۱۱۱۲: مَا حَدَّثَنَا نَصَّارُ بْنُ حَرْبٍ الْمِسْمَعِيُّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ). فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا، ثُمَّ يَكُوْنُ بَيْنَ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيهَا فِيْهِ وَبَيْنَ غُرُوْبِهَا، مِقْدَارُ مَا كَانَ يَسِيْرُ الرَّجُلُ إِلٰى ذِي الْحُلَيْفَةِ وَإِلٰى مَا ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، مِنَ الْأَمَاكِنِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۱۱۲: ابو الابیض نے حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز عصر پڑھاتے اور سورج ابھی سفید بلند ہوتا۔ حضرت انس ؓ نے بتلایا کہ آپ ﷺ نمازِ عصر کو ایسے وقت میں ادا کرتے جبکہ سورج سفید چمکدار ہوتا۔ پس یہ دلیل ہے کہ آپ اس کو مؤخر فرماتے پھر اس وقت میں اور غروب میں اتنا وقت ہوتا کہ آدمی ذوالحلیفہ وغیرہ تک جا سکتا تھا جن مقامات کا ان روایات میں تذکرہ آیا ہے اور حضرت انس ؓ سے بھی ایسی روایت وارد ہے۔

اللغات: محلقہ۔ ای مرتفعہ بلند۔

تخریج : نسائی فی المواقیت باب۸' مسند احمد ۱۳۱/۳' ۱۸٤/۱٦۹' ۲۳۲۔

حاصل روایت ہذا:

جناب رسول اللہ ﷺ نماز عصر ایسے وقت ادا فرما لیتے جب کہ سورج سفید بلند ہوتا یہ دلیل ہے کہ آپ اس کو مؤخر فرماتے پھر جس وقت میں نماز ادا فرماتے اس کے اور غروب کے درمیان اتنا وقت ہوتا جس میں سوار ذوالحلیفہ وغیرہ مقامات تک جا سکتا تھا۔

اس وقت کی مقدار میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت یہ ہے۔

۱۱۱۳ : مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ صَدَقَةَ مَوْلٰى أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَنَسٍ (أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ، مَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ). فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِقَوْلِهٖ (فِيْمَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ) مَا بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى تَأْخِيْرِهِ الْعَصْرَ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ فِيْمَا بَيْنَ تَعْجِيْلِكُمْ وَتَأْخِيْرِكُمْ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى التَّأْخِيْرِ أَيْضًا، وَلَيْسَ بِالتَّأْخِيْرِ الشَّدِيْدِ .فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا، وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِي الْأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ، دَلَّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : كَيْفَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذَمِّ مَنْ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ .فَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۱۱۳: شعبہ نے ابوصدقہ مولیٰ انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ان (انس رضی اللہ عنہ) سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ تمہاری ان دونوں نمازوں کے درمیان نماز عصر ادا فرماتے۔اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ روایت کے الفاظ ((فی ما بین صلوتیکم ھاتین……)) اس سے ظہر اور مغرب کی نمازیں مراد ہیں۔ یہ تاخیر عصر کی دلیل ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ تمہاری عجلت اور تاخیر کے درمیان مراد ہے۔ پس یہ تاخیر کی دلیل بن گئی۔ مگر اس تاخیر سے سخت قسم کی تاخیر مراد نہیں۔ جب روایت میں مذکورہ احتمال پیدا ہو گیا اور ابوالابیض والی روایت کہ آپ نمازِ عصر کو ایسے وقت میں ادا فرماتے جب سورج سفید اور روشن ہوتا وہ تاخیر کو ثابت کر رہی ہے اگر کوئی اس کے متعلق یہ کہے کہ آپ اس سے تاخیر کیسے مراد لیتے ہیں جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت موجود ہے۔

تخریج : الحاکم فی الکنٰی۔

فیما بین صلاتیکم ھاتین اس عبارت میں احتمالات ہیں۔

نمبرا: تمہاری تعجیل وتاخیر کے درمیان اس سے تاخیر مراد ہے مگر تاخیر شدید مراد نہیں ہے۔
نمبر۲: نماز ظہر اور مغرب کے درمیان کا وقت اور یہ تاخیر کی دلیل ہے۔اور انسؓ کی روایت میں مذکور ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس کو اس وقت پڑھتے جب سورج سفید بلند ہوتا۔اس سے ثابت ہوا کہ وہ اس کو مؤخر کرتے تھے۔

اشکال:

اس سے آپ تاخیر کس طرح مراد لیتے ہیں جبکہ حضرت انسؓ سے تاخیر عصر کی شدید مذمت ثابت ہے جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۱۱۱۴: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ .فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ، ذَكَرْنَا تَعْجِيْلَ الصَّلَاةِ، أَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ، وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ، فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ إِلَّا قَلِيْلًا). قِيْلَ لَهٗ فَقَدْ بَيَّنَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ التَّأْخِيْرَ الْمَكْرُوْهَ مَا هُوَ؟ وَإِنَّمَا هُوَ التَّأَخُّرُ الَّذِيْ لَا يُمْكِنُ بَعْدَهٗ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ إِلَّا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا .فَأَمَّا صَلَاةٌ يُصَلِّيْهَا مُتَمَكِّنًا، وَيَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا مُتَمَكِّنًا قَبْلَ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَوَّلِ فِيْ شَيْءٍ .وَالْأَوْلٰى بِنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لَمَّا جَاءَتْ هٰذَا الْمَجِيْءَ أَنْ نَحْمِلَهَا وَنُخَرِّجَ وُجُوْهَهَا عَلَى الِاتِّفَاقِ، لَا عَلَى الْخِلَافِ وَالتَّضَادِّ .فَنَجْعَلَ التَّأْخِيْرَ الْمَكْرُوْهَ فِيْهَا هُوَ مَا بَيَّنَهُ الْعَلَاءُ، عَنْ أَنَسٍ، وَنَجْعَلَ الْوَقْتَ الْمُسْتَحَبَّ مِنْ وَقْتِهَا أَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ هُوَ مَا بَيَّنَهٗ أَبُو الْأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسٍ، وَوَافَقَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيْلِ بِهَا، فَذَكَرَ.

۱۱۱۴: علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں انسؓ کی خدمت میں ظہر کے بعد گیا تو ذرا دیر کے بعد وہ عصر کی نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے نماز عصر کی عجلت کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے یہ منافقین کی نماز ہے یہ کلمہ تین بار دھرایا کہ ان میں سے کوئی بیٹھ رہتا ہے جب سورج پیلا زرد پڑ جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو پھر چار ٹھونگے مارتا ہے اور ان میں معمولی سا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔تو اس کے جواب میں ہم یہ عرض کریں گے کہ اس روایت میں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس تاخیر کی وضاحت کی جو کہ ناپسندیدہ ہے اور وہ ایسی تاخیر ہے کہ جس کے بعد فقط چار رکعتیں عصر کی پڑھی جا سکتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کا معمولی ذکر کیا جا سکتا ہو۔اطمینان کے ساتھ ذکر والی نماز تو سورج کے زرد پڑنے سے پہلے ہے۔اس وعید اور ڈراوے کا تعلق اس بات

سے نہیں ہے۔ پس ہمارے لئے زیادہ بہتر یہی ہے کہ اس روایت کا ایسا معنی لیں جس سے ان کا باہمی تضاد ختم ہو کر مطابقت پیدا ہو جائے۔ چنانچہ ہم عرض کریں گے کہ علاء والی روایت سے مراد مکروہ تاخیر ہے اور ابوالابیض والی روایات سے عصر کا مستحب وقت مراد ہے چنانچہ ابومسعود والی روایت بھی اسی کے موافق ہے اور اگر کوئی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ان روایات سے استدلال کرے۔ اس کا جواب گزر چکا۔ ان آثار کو مجموعی طور پر دیکھو اور ان کی صحت کا لحاظ رکھا جائے تو یہ تاخیر عصر پر دلالت کرتے ہیں ان میں کوئی روایت بھی عصر کے جلدی پڑھنے کو ثابت نہیں کرتی۔ صرف اتنی بات ہے کہ اس سے روایات میں تعارض رہتا ہے۔ اس لئے ہم نے عصر کی تاخیر کو مستحب قرار دیا کہ اس کو ایسے وقت میں پڑھا جائے جبکہ سورج اچھی طرح روشن ہو اور غروب سے پہلے کچھ وقت بچتا ہو۔ اگر ہم غور کریں تو تمام نمازوں کا جلدی پڑھنا افضل نظر آتا ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو باتیں روایات میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہو رہی ہیں ان کی پیروی اولیٰ ہے۔ چنانچہ یہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ روایت نمبر۱۹۵، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۵، نمبر۴۱۳، ترمذی فی الصلاۃ باب۶، نمبر۱۶۰، نسائی فی الصلاۃ باب ۹۔

الجواب: اس روایت میں تو اشکال کا حل خود موجود ہے کہ حضرت انسؓ نے جس تاخیر کو مذموم قرار دیا وہ وہی تاخیر مفرط ہے کہ جب سورج کی دھوپ پیلی پڑ جائے اور اس میں تبدیلی واقع ہو جائے اس کے قریب نماز شروع کی جائے یا اس وقت میں پڑھی جائے۔ البتہ وہ تاخیر جس کے استحباب کی بات چل رہی ہے وہ وہی ہے۔ جس میں اطمینان و سکون سے نماز ادا کی جائے پھر کسی نقص سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت پیش آئے تو دوبارہ اصفرار سے قبل اطمینان سے ادا کی جا سکے اس کا مذمت سے کوئی تعلق نہیں جیسا حضرت انسؓ اور ابومسعود انصاری کی روایات ابھی گزریں۔

ہماری ذمہ داری:

ان روایات مختلفہ میں ہم تضاد ظاہر کرنے کی بجائے موافقت کی صورت پیدا کریں تاکہ ہر دو قسم کی روایات پر عمل ہو جائے جو کہ اصل مقصود ہے چنانچہ تاخیر مکروہ جس کی مذمت کی گئی ہے وہ وہی ہے جس کا تذکرہ روایت نمبر۱۱۱۴ علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت میں ہے اور تاخیر مستحب وہ ہے جس کا تذکرہ ابوالابیض نمبر۱۱۱۲ نے اپنی روایت میں کیا اور روایات ابومسعود نمبر۱۱۱۱ نے بھی اس کی تائید کر دی ہے واللہ الموفق۔

اشکال نمبر۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر میں تعجیل چاہئے روایت ملاحظہ ہو۔

۱۱۱۵ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ).

۱۱۱۵: عروہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تھے جبکہ

سورج کی دھوپ میرے حجرہ میں ہوتی اور سایہ خوب نمایاں نہ ہوتا تھا۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۱' ۱۳' والخمس باب ٤' مسلم فی المساجد روایت ۱٦۷/۱٦۸' ۱٦۹/۱۷۰' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٥ نمبر ٤۰۷' ترمذی فی الصلاۃ باب ٦' نمبر ۱٥۹' نسائی فی المواقیت باب ۸' دارمی فی الصلاۃ باب ۲' مالک فی الموطا باب الصلاۃ ۲' مسند احمد ٦/۸٥' ۲۰٤۔

اللغات :ظهر يظهر۔ نمایاں ہونا۔

دوسری روایت۔

۱۱۱٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَفِيْ الْفَيْءُ بَعْدُ).

۱۱۱٦: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا فرما لیتے جبکہ سورج کی دھوپ میرے حجرہ میں ہوتی اور اس کا سایہ دیواروں پر ظاہر و نمایاں نہ ہوتا۔

اللغات :فاء يفيء۔ چڑھنا اور ظاہر ہونا۔

تخریج : روایت نمبر ۱۱۱٥ کی تخریج پر اکتفا کریں۔

تیسری روایت۔

۱۱۱۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ؟ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ). قِيْلَ لَهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، وَقَدْ أَخَّرَ الْعَصْرَ لِقِصَرِ حُجْرَتِهَا، فَلَمْ يَكُنِ الشَّمْسُ تَنْقَطِعُ مِنْهُمَا إِلَّا بِقُرْبِ غُرُوْبِهَا فَلَا دَلَالَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى تَعْجِيْلِ الْعَصْرِ .وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ح .

۱۱۱۷: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے جبکہ سورج میرے حجرہ میں چمکنے والا ہوتا۔ تو ان سے ہم جواب میں یہ عرض کریں گے کہ عین ممکن ہے کہ آپ نے کبھی عصر کو کچھ مؤخر کیا ہو کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ چھوٹا تھا تو سورج کی شعائیں غروب کے قریب تک اس سے منقطع نہیں ہوتی تھیں۔ پس ان روایات میں عصر کو جلدی پڑھنے میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس سلسلے میں یہ روایت بھی پیش کی جاتی ہے۔

تخریج : تخریج روایت ۱۱۱٥ کو ملاحظہ فرمائیں۔

الجواب: بات بالکل ایسے ہی ہے جیسا کہ روایت میں وارد ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی دیواریں بہت پست تھیں اور باہر صحن کی دیواروں کا بھی حال یہی تھا سورج کی دھوپ گھر سے غروب کے قریب منقطع ہوتی اور اس وقت سایہ گھر میں پھیلتا تھا پس اس سے تعجیل عصر کی افضلیت پر استدلال درست نہیں مندرجہ بالا تینوں روایات میں قریب قریب ایک ہی بات کہی گئی ہے کہ دھوپ حجرہ مبارک میں ہوتی تھی اور دیواروں پر سایہ نمایاں نہ ہوتا تھا اس میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ مدینہ منورہ کا قبلہ جنوبی ہے اور حجرات امہات المؤمنین ٹھیک مشرقی رخ پر واقع تھے جس سے دن کے آخری حصہ تک دھوپ کا رہنا لازمی امر تھا۔ فتفکر وتدبر۔

اشکال نمبر ۳: شعبہ نے یسار بن سلامہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے اس سے فراغت پا کر آدمی مدینہ منورہ شہر کے آخری کنارے تک جا سکتا تھا اور سورج اپنی چمک کے ساتھ ہوتا تھا۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۱۱۸: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَسَارِ بْنِ سَلَامَةَ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ فَقَالَ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ). قِيْلَ لَهُ : قَدْ مَضٰى جَوَابُنَا فِيْ هٰذَا، فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، فَلَمْ نَجِدْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لَمَّا صُحِّحَتْ وَجُمِعَتْ، مَا يَدُلُّ إِلَّا عَلَى تَأْخِيْرِ الْعَصْرِ، وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْهَا يَدُلُّ عَلَى تَعْجِيْلِهَا إِلَّا قَدْ عَارَضَهُ غَيْرُهُ، فَاسْتَحْبَبْنَا بِذٰلِكَ تَأْخِيْرَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنَّهَا تُصَلّٰى وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ، فِيْ وَقْتٍ يَبْقٰى بَعْدَهُ مِنْ وَقْتِهَا مُدَّةٌ قَبْلَ تَغَيُّبِ الشَّمْسِ .وَلَوْ خُلِّيْنَا وَالنَّظَرَ، لَكَانَ تَعْجِيْلُ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِيْ أَوَائِلِ أَوْقَاتِهَا أَفْضَلَ وَلٰكِنَّ اتِّبَاعَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِمَّا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ أَوْلٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا.

۱۱۱۸: یسار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمانے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے اور نماز سے سے فارغ ہو کر آدمی شہر کی انتہا تک چلا جاتا اس حال میں کہ سورج ابھی چمکدار رہوتا تھا۔ اگر ہم روایات سے قطع نظر قیاس کو دیکھیں تو تمام نمازوں کا اول وقت میں پڑھنا افضل نظر آتا ہے اس کی خواہ یہ وجہ تسلیم کریں کہ تعمیل امر الٰہی میں مسارعت ہے اور تاخیر میں عمل منافقین کی مشابہت ہے جس کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ مگر تاخیر کی روایات اس قدر کثرت سے پائی جاتی ہیں جو تاخیر کی افضلیت کو نمایاں کرتی ہے اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۱۳، مسلم فی المساجد نمبر ۲۳۵۔

الجواب: اس اشکال کا جواب گزر چکا کیونکہ تعجیل عصر کی جس قدر روایات مذکور ہیں تاخیر عصر کی روایات بھی اسی قدر پائی جاتی ہیں ہم نے تطبیق روایات کی یہ شکل بیان کی ہے کہ تاخیر عصر کو مستحب اور افضل قرار دیا جائے بشرطیکہ تاخیر مفرط سے بچا جائے جس کی

مذمت دوسری روایات میں موجود ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر ہم روایات سے قطع نظر قیاس کو دیکھیں تو تمام نمازوں کا اول وقت میں پڑھنا افضل نظر آتا ہے اس کی خواہ یہ وجہ تسلیم کریں کہ تعمیل امرالٰہی میں مسارعت ہے اور تاخیر میں عمل منافقین کی مشابہت ہے جس کی شدید مذمت کی گئی ہے۔

مگر تاخیر کی روایات اس قدر کثرت سے پائی جاتی ہیں جو تاخیر کی افضلیت کو نمایاں کرتی ہیں اور عمل صحابہؓ و تابعین سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

عمل فاروقی رضی اللہ عنہ:

۱۱۱۹ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَّالِهِ "إِنَّ أَهَمَّ أَمْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ، مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا، حَفِظَ دِيْنَهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ، صَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً.

۱۱۱۹: نافع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے اپنے حکام کو تحریر کیا کہ میرے نزدیک تمہارا سب سے اہم ترین مسئلہ نماز ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی اور دوسروں سے حفاظت کروائی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے اس کو ضائع کیا وہ دین کے دوسرے اعمال کو اور زیادہ ضائع کرنے والا ہے عصر کی نماز ادا کرو جبکہ سورج بلند' سفید صاف ہو اتنی دیر غروب سے پہلے ہو کہ سوار دو یا تین فرسخ جا سکے۔

تخریج : موطا مالك ۳/۱۔

عمل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

۱۱۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَكِيْمٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي جِنَازَةٍ، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ، وَسَكَتَ حَتّٰى رَاجَعْنَاهُ مِرَارًا، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ، حَتّٰى رَأَيْنَا الشَّمْسَ عَلٰى رَأْسِ أَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِيْنَةِ .

۱۱۲۰: عکرمہ کہتے ہیں ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شرکت کی انہوں نے عصر کی نماز ادا نہ کی اور خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے بار بار یہ بات دھرائی ہم نے دیکھا کہ اس وقت سورج مدینہ منورہ کے سب سے طویل پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱/ ۲۸۹۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل:

۱۱۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : " كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ وَأَشَدَّ تَأْخِيرًا لِلْعَصْرِ مِنْكُمْ . "فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكْتُبُ إِلٰى عُمَّالِهِ، وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُمْ، بِأَنْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ .ثُمَّ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَخَّرَهَا، حَتّٰى رَآهَا عِكْرِمَةُ عَلٰى رَأْسِ أَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِيْنَةِ .ثُمَّ إِبْرَاهِيمُ يُخْبِرُ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُمْ كَانُوْا أَشَدَّ تَأْخِيرًا لِلْعَصْرِ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ .فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا مِنْ أَفْعَالِهِمْ، وَمِنْ أَقْوَالِهِمْ مُؤْتَلِفًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَفِيْ بَعْضِ الْآثَارِ مُحَلِّقَةٌ، وَجَبَ التَّمَسُّكُ بِهٰذِهِ الْآثَارِ، وَتَرْكُ خِلَافِهَا، وَأَنْ يُؤَخِّرُوا الْعَصْرَ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ تَأْخِيرُهَا يُدْخِلُ مُؤَخِّرَهَا فِي الْوَقْتِ الَّذِي أَخْبَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ فَإِنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ، هُوَ الْوَقْتُ الْمَكْرُوْهُ تَأْخِيرُ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَيْهِ). فَأَمَّا مَا قَبْلَهُ مِنْ وَقْتِهَا، مِمَّا لَمْ تَدْخُلِ الشَّمْسُ فِيْهِ صُفْرَةٌ، وَكَانَ الرَّجُلُ يُمْكِنُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَيَذْكُرَ اللّٰهَ فِيهَا مُتَمَكِّنًا، وَيَخْرُجُ مِنَ الصَّلَاةِ وَالشَّمْسُ كَذٰلِكَ، فَلَا بَأْسَ بِتَأْخِيرِ الْعَصْرِ إِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ لِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لِتَعَصُّرٍ "أَيْ تَأَخُّرٍ ."

۱۱۲۱: منصور نے روایت کی کہ ابراہیم کہنے لگے تم سے پہلے لوگ ظہر تم سے زیادہ جلدی پڑھتے اور عصر تم سے زیادہ مؤخر کر کے پڑھتے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اپنے عمال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دے رہے ہیں کہ وہ عصر کی نماز ایسے وقت ادا کریں جبکہ سورج سفید اور بلند ہو پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو مؤخر کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ عکرمہ نے سورج کو مدینہ کی سب سے بلند چوٹی سے دیکھا اور ابراہیم بھی دیگر اصحاب رسول کے بارے میں خبر دے رہے ہیں اسی طرح اصحاب عبداللہ بھی کہ وہ عصر کی بہت زیادہ تاخیر کیا کرتے تھے۔ جب ان کے یہ افعال اور اقوال اسی طرح آئے ہیں جیسے ہم نے ذکر کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وہ روایت آئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ایسے حال میں پڑھتے کہ سورج بلند ہوتا اور بعض روایات میں ((محلقه)) کا لفظ بھی آیا ہے تو ان آثار کو اپنانا ضروری ہوا اور اس کے خلاف کو چھوڑنا لازم ہوا۔ پس نماز عصر کو اتنا مؤخر کیا جائے کہ وہ تاخیر ایسے وقت میں داخل نہ ہو جائے جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ والی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین والی مکروہ نماز قرار دیا۔ اس سے پہلے

پہلے وہ عصر کا ہی وقت ہے جبکہ سورج میں زردی نہ آئے۔ اس میں آدمی کے لئے ممکن ہے کہ نمازِ عصر ادا کرے اور اللہ کا اطمینان سے ذکر کرے اور نماز سے ایسے وقت میں فارغ ہو جائے کہ سورج ابھی چمکدار ہی ہو۔ پس اس وقت تک نمازِ عصر کی تاخیر میں کچھ حرج نہیں اور یہ افضل ہے۔ اس لئے کہ اس سلسلے میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کثیر روایات آئی ہیں اور حضرت ابوقلابہ کا بیان اس کی تائید کرتا ہے کہ اس کو عصر تعصر یعنی تاخیر کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۸۹/۶' عن امّ سلمه ترمذی فی الصلاۃ باب۷' نمبر ۱۶۱۔

حاصل روایات: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط اصحاب رسول اللہ ﷺ کے نام کہ وہ ان کو عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھائیں جب سورج ابھی بلند سفید ہو اور پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو عکرمہ نے خود دیکھا کہ انہوں نے سورج کو مدینہ کے سب سے طویل پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا پھر ابراہیم نخعی ان کو بتلا رہے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ اور اصحاب عبداللہ بن مسعود ان مخاطبین سے زیادہ تاخیر عصر کرتے تھے۔

خلاصۃ الکلام : جب یہ افعال واقوال ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور جناب نبی اکرم ﷺ سے روایات واضح ثابت کر رہی ہیں کہ آپ عصر ایسے حال میں پڑھتے جبکہ سورج بلند سفید ہوتا تو اب ان آثار کو اختیار کرنا اور اس کے بالمقابل روایات کو ترک کرنا ضروری ہو گیا اور اسی طرح عصر کا مؤخر کرنا بھی ضروری ہوا یہاں تک کہ اس کی تاخیر اس وقت میں داخل نہ ہونے پائے جس کی خبر انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں حدیث علاء بن عبدالرحمٰن میں دی گئی ہے کہ یہ منافقین کی نماز ہے ایسے وقت میں عصر کو ادا کرنا مکروہ ہے رہا وہ وقت جو اس سے پہلے پہلے ہے جس میں سورج پر زردی کا اثر نہیں ہوتا اور آدمی اطمینان سے نماز پڑھ کر نماز سے اس حال میں فارغ ہو کہ سورج ابھی سفید بلند ہو تو اس وقت تک عصر کی تاخیر میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ روایات حدیث اور آثار صحابہ کی روشنی میں افضل عمل ہے۔

حضرت ابوقلابہ کا تائیدی بیان:

عصر کو عصر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ متاخر کر کے پڑھی جاتی ہے جیسا اس روایت میں ہے۔

۱۱۳۲ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : اَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ : اِنَّمَا سُمِّيَتَ الْعَصْرَ لِتَعَصَّرٍ .فَاَخْبَرَ اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ اسْمَهَا هٰذَا اِنَّمَا هُوَ لِاَنَّ سَبِيْلَهَا اَنْ تُعْصَرَ .وَهٰذَا الَّذِيْ اسْتَحْبَبْنَاهُ مِنْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى وَقْتٍ قَدْ تَغَيَّرَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ، اَوْ دَخَلَتْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَبِهٖ نَاْخُذُ .فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي التَّبْكِيْرِ بِهٖ اَيْضًا بِمَا.

۱۱۲۲: خالد نے ابوقلابہؒ سے نقل کیا کہ عصر کا نام عصر رکھنے کی وجہ اس کا متاخر کرنا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۲۸/۱۔

حاصل یہ ہے کہ ابوقلابہؒ نے بتلایا کہ اس کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے راستے کو گویا نچوڑا جاتا ہے۔

اسی وجہ سے ہم نے بھی تاخیر عصر کو مستحب قرار دیا کہ اس کو متاخر کیا جائے مگر یہ یاد رہے کہ یہ اس وقت سے پہلے پہلے ہے جس میں سورج کی دھوپ زرد ہو کر بدل جاتی ہے یا اس میں زردی کا اثر پیدا ہو۔

یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا مذہب و مسلک ہے۔

آخری اشکال:

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ عصر پڑھ کر ہم اونٹ ذبح کر کے تقسیم کرتے اور اس کا گوشت سورج غروب ہونے سے پہلے کھا لیتے تھے معلوم ہوا کہ عصر اول وقت میں پڑھی جاتی تھی۔

روایت رافع ملاحظہ ہو۔

۱۱۲۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ، قَالَ : (كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ فَنُقَسِّمُهُ عَشَرَ قِسَمٍ، ثُمَّ نَطْبُخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ .قِيْلَ لَهُ : قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ، بِسُرْعَةِ عَمَلٍ، وَقَدْ أَخَّرْتَ الْعَصْرَ) فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ -عِنْدَنَا حُجَّةٌ -عَلٰى مَنْ يَرَى تَأْخِيْرَ الْعَصْرِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فِيْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ، صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ، ثُمَّ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ قَدْ كَانَ أَخَّرَهَا فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، فَكَانَ قَدْ أَخَّرَهَا فِي الْيَوْمَيْنِ جَمِيْعًا، وَلَمْ يُعَجِّلْهَا فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا، كَمَا فَعَلَ فِيْ غَيْرِهَا .) فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يُصَلّٰى فِيْهِ هُوَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى تَأْخِيْرِهَا لَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُوْنَ (آخِرُ كِتَابِ الْأَذَانِ وَالْمَوَاقِيْتِ) .

۱۱۲۳: ابوالنجاشی نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کرتے پھر اونٹ ذبح کر کے اس کو دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر پکا کر اس کا گوشت غروب آفتاب سے پہلے کھا لیتے تھے۔ اس کو یہ کہا جائے گا کہ عین ممکن ہے وہ اس کام کو جلدی انجام دے لیتے ہوں اور عصر کو مؤخر پڑھتے ہوں ہمارے نزدیک اس روایت میں کوئی ایسی دلالت نہیں جو تاخیر عصر کے خلاف ہو۔ ہم باب المواقیت میں حضرت

بریدہ کی روایت نقل کر آئے کہ انہوں نے پہلے دن عصر کی نماز اس حال میں پڑھی کہ سورج سفید بلند' صاف ستھرا تھا اور دوسرے دن عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جب سورج بلند تھا یعنی اس کو پہلے دن سے زیادہ مؤخر کر کے پڑھا جبکہ آپ نے دونوں دنوں میں ہی مؤخر کر کے پڑھی اور اوّل وقت میں جلدی کر کے نہیں پڑھی جیسا کہ دوسری نمازوں میں آپ نے کیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نمازِ عصر کے ادا کرنے کا وقت وہی ہے جس کی طرف تاخیر عصر والے لوگ گئے ہیں' نہ وہ جس کی طرف تعجیل والے گئے۔ مکمل وضاحت مواقیت میں دیکھیں۔

تخریج : بخاری فی الشرکه باب ۱' مسلم فی المساجد حدیث نمبر ۱۹۸' مسند احمد ۱۴۱/۴' ۱۴۲۔

حاصل روایات: یہ نکلا کہ عصر اتنی پہلے پڑھی جاتی تھی جس میں یہ تمام کام پایہ تکمیل کو پہنچ جاتے تھے اور وہ وقت اول ہی ہے۔

الجواب: یہ تمام کام تیز رفتار والے لوگ اتنی دیر میں نپٹا لیتے ہیں آج کل بھی ماہر قصاب بیس منٹ میں گائے ذبح کر کے اس کے ٹکڑے بنا لیتا ہے جب دو تین آدمی ہوں گے تو وہ اس سے بھی کم وقت میں یہ کام انجام دے لیں گے پس یہ روایت تاخیر عصر کے خلاف حجت نہیں بن سکتی۔ فتدبر۔

ایک استدراک:

باب مواقیت الصلاۃ میں ہم نے حضرت بریدہؓ کی روایت ذکر کی جس میں اس بات کی وضاحت ہے کہ پہلے دن عصر کی نماز اس حال ادا فرمائی گئی کہ سورج بلندی پر تھا اور دوسرے دن عصر کی نماز پہلے دن کی نماز عصر سے زیادہ مؤخر کر کے ادا فرمائی اس روایت کے سیاق سے معلوم ہوا کہ فی الجملہ پہلے دن بھی عصر کو مؤخر کیا اور دوسرے دن تو پہلے دن کی بنسبت زیادہ مؤخر کیا۔

جس سے ثابت ہوا کہ دونوں دنوں میں عصر کی نماز فی الجملہ تاخیر سے ادا کی گئی اس کو اول وقت میں جلدی ادا نہیں فرمایا جیسا دوسری نماز میں کیا گیا پس اس سے ثابت ہوگیا کہ نماز عصر تاخیر مستحب کے ساتھ پڑھنا افضل ہے جس کی طرف ہمارے علماء گئے نہ کہ جس کی طرف دوسرے علماء کا رجحان ہے۔ واللہ اعلم۔

اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے انداز سے تاخیر عصر کی افضلیت کو ثابت کیا اور اس کے لئے روایات کے علاوہ اپنی عادت کے مطابق آثار صحابہ و تابعین سے بھی دلیل پیش کی ہے نظر طحاوی سے بھی کام لیا ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ إِلَى أَيْنَ يَبْلُغُ بِهِمَا

تکبیر افتتاحی میں ہاتھ کہاں تک اٹھائیں

خلاصۃ المرام: تکبیر تحریمہ کا لفظ واجب تو بالاتفاق ہے مگر بعض ائمہ اس وجوب میں رکنیت کا درجہ مانتے ہیں جبکہ دوسرے ائمہ شرط کہتے ہیں البتہ ہاتھوں کے اٹھانے کو سب کے ہاں سنت کا درجہ حاصل ہے اختلاف اس میں ہے۔

نمبر۱: مطلقاً سنت ہے یہ بعض لوگوں کا مسلک ہے۔

نمبر۲: مونڈھوں کی قید کے ساتھ سنت ہے یہ ائمہ ثلاثہ کا مسلک ہے۔
نمبر۳: کانوں تک اٹھانا چاہئے یہ احناف کا مسلک ہے۔
مؤقف اوّل: کہ مطلقاً ہاتھ اٹھانا سنت ہے یہ بعض لوگوں کا مسلک ہے انہوں نے مندرجہ ذیل روایات کو اپنا مستدل مانا ہے۔

۱۱۲۴: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ مَوْلَى الزُّرَقِيِّيْنَ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا) فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ مَدًّا وَلَمْ يُوَقِّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا، بَلْ يَنْبَغِيْ، لَهٗ أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۱۲۴: سعید بن سمعان جو کہ زرقیین کے مولیٰ تھے بیان کرتے ہیں ہمارے ہاں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کھینچ کر اوپر کو اٹھاتے۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جب آدمی نماز کو شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو کھینچ کر اوپر کو اٹھائے مگر اس کے لئے انہوں نے کسی وقت کو متعین نہیں کیا اور اسی روایت بالا کو اپنی دلیل میں پیش کیا جبکہ علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھائے اور انہوں نے اپنی دلیل میں یہ روایات پیش کی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۷، نمبر۷۵۳، ترمذی فی الصلاۃ باب۶۳، ۲۳۹/۲۴۰، نسائی فی الافتتاح باب۶۔

حاصل روایات: اس روایت میں کھینچ کر ہاتھوں کو بلند کرنے کا عمل مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہاتھوں کے اٹھانے میں کوئی قید مسنون نہیں کندھوں تک ہوں یا کانوں تک ہر طرح درست ہے۔

مؤقف ثانی:

کہ کندھوں تک ہاتھ اٹھانا مسنون ہے ان کی مستدل روایات درج ذیل ہیں۔

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهٗ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ).

۱۱۲۵: عبید اللہ بن ابی رافع نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جب آپ فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند فرماتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۶، ۷۴۴، ترمذی فی الصلاۃ باب۷۶، ۲۵۵۔

۱۱۲۶ :وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ).

۱۱۲۶: سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع فرماتے تو ہاتھوں کو اتنا بلند فرماتے کہ کندھوں کے برابر ہو جاتے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ ۲۱۔

۱۱۲۷ :وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح .

۱۱۲۷: مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

تخریج : سند ابن وھب۔

۱۱۲۸ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۱۲۸: مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعرفہ ۵۰۵/۲، نسائی ۱۴۰/۱۔

۱۱۲۹ :وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ .فَسَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَهٗ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

۱۱۲۹: زید بن ابی انیسہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو نماز شروع کرتے دیکھا کہ انہوں نے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا ہے میں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے دیکھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء کا کہنا ہے کہ شروع نماز کی تکبیر میں ہاتھوں کا اٹھانا کندھوں تک ہے۔ اس سے تجاوز نہ کیا جائے۔ انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا اور ہمارے نزدیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور بات اس کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں صرف اتنی بات ہے کہ جب آپ نماز کے لئے اٹھتے تو آپ ہاتھوں کو دراز کر کے اٹھاتے۔روایت میں دراز کرنے کی کوئی انتہا مذکور نہیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ کندھوں کے برابر اٹھاتے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ نماز سے پہلے یہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا ہو اور نماز کی تکبیر کے بعد میں کہہ کر کندھوں کے برابر اٹھاتے ہوں تو بس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں دعا کے لئے ہاتھ

اٹھانا مراد ہوا اور حضرت علی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں نماز کی ابتداء کے لئے ہاتھ اٹھانا مراد ہوتا کہ ان روایتوں میں تضاد نہ رہے۔ علماء کی ایک اور جماعت نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے یہ کہا کہ نماز کو شروع کرتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا جائے گا تا کہ ان روایتوں میں تضاد نہ رہے۔ علماء کی ایک اور جماعت نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے یہ کہا کہ نماز کو شروع کرتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا جائے گا اور انہوں نے اس سلسلہ میں ان روایات سے استدلال کیا۔

۱۱۳۰: وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ : (أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا : لِمَ، فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ .فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ قَالَ : فَقَالُوْا جَمِيْعًا : صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، فَقَالُوْا : الرَّفْعُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ يَبْلُغُ بِهِ الْمَنْكِبَيْنِ وَلَا يُجَاوِزَانِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَكَانَ مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَنَا غَيْرَ مُخَالِفٍ لِهٰذَا ؛ لِأَنَّهٗ إِنَّمَا ذَكَرَ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرُ الْمُنْتَهٰى بِذٰلِكَ الْمَدِّ إِلَيْهِ أَيُّ مَوْضِعٍ هُوَ .قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يَبْلُغُ بِهِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ، وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الرَّفْعُ قَبْلَ الصَّلَاةِ لِلدُّعَاءِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ .فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الرَّفْعِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِلصَّلَاةِ لِلدُّعَاءِ، وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى الرَّفْعِ بَعْدَ ذٰلِكَ، عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ .وَخَالَفَ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : يَرْفَعُ الْأَيْدِيَ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهَا الْأُذُنَانِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ.

۱۱۳۰: محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کو دس اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا ان میں ابو قتادہ بھی تھے ابوحمید کہنے لگے میں تم میں سے سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جاننے والا ہوں انہوں نے کہا کیوں؟ جبکہ تم ہم سے زیادہ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والے نہیں اور نہ صحبت میں ہم سے مقدم ہو تو ابوحمید کہنے لگے تمہاری بات درست ہے انہوں نے کہا آپ فرمائیں تو ابوحمید کہنے لگے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند کرتے اس پر سب نے کہا تم نے درست کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو پہلے مذکور ہوئی اس میں ہاتھوں کو مطلقاً بلند کرنے کا تذکرہ ہے اس بلندی کی انتہا مذکور نہیں کہ ان روایات کے خلاف ہو کیونکہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کھینچ کر بلند کرنا مراد ہو یا پھر نماز سے پہلے دعا کے لئے ہاتھ بلند کرنا مراد ہو پھر نماز کی تکبیر کہہ کر کندھوں کے برابر ہاتھ بلند کرتے ہوں۔ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں نماز سے قبل دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا مراد ہے اور روایت علی وابن عمر رضی اللہ عنہم میں افتتاح صلاۃ کے وقت رفع کا تذکرہ ہے اس سے روایات کا تضاد ختم ہو جاتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ نماز کی ابتداء میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست ہے یا نہیں۔ ہاتھ اٹھا کر درست ہے یا نہیں۔ یہ طبرانی اوسط کی روایت ہے اور اس کے علاوہ بھی اقامت وتکبیر کے درمیان دعا کی جتنی روایات ہیں وہ سب ضعیف ہیں اقامت وتکبیر کے درمیان فاصلہ نہیں یا ابتداء ایسا تھا پھر اذان وتکبیر کی مشروعیت کے بعد منسوخ ہو چکا اجلہ صحابہ کا عمل اس کی تصدیق کرتا ہے۔ تکبیر افتتاح کے لئے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا جائے گا جیسا کہ مندرجہ روایات وآثار سے یہ ثابت ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۰۶/۱۔

حاصل روایات: تکبیر افتتاح میں آپ اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند کرتے تھے اس سے تجاوز مسنون نہیں۔

فریق اوّل کی روایت کا جواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو پہلے مذکور ہوئی اس میں ہاتھوں کو مطلقاً بلند کرنے کا تذکرہ ہے اس بلندی کی انتہا مذکور نہیں کہ ان روایات کے خلاف ہو کیونکہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کھینچ کر بلند کرنا مراد ہو یا پھر نماز سے پہلے دعا کے لئے ہاتھ بلند کرنا مراد ہو پھر نماز کی تکبیر کہہ کر کندھوں کے برابر ہاتھ بلند کرتے ہوں۔

صورت مطابقت:

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں نماز سے قبل دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا مراد ہے اور روایت علی وابن عمر رضی اللہ عنہم میں افتتاح صلاۃ کے وقت رفع کا تذکرہ ہے اس سے روایات کا تضاد ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: اب رہا یہ سوال کہ نماز کی ابتداء میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست ہے یا نہیں۔ ہاتھ اٹھا کر درست ہے یا نہیں۔

جواب: یہ طبرانی اوسط کی روایت ہے اور اس کے علاوہ بھی اقامت وتکبیر کے درمیان دعا کی جتنی روایات ہیں وہ سب ضعیف ہیں اقامت وتکبیر کے درمیان فاصلہ نہیں یا ابتداءً ایسا تھا پھر اذان وتکبیر کی مشروعیت کے بعد منسوخ ہو چکا اجلہ صحابہ کا عمل اس کی تصدیق کرتا ہے۔

فریق ثالث کا مؤقف:

تکبیر افتتاح کے لئے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا جائے گا جیسا کہ مندرجہ روایات وآثار سے یہ ثابت ہوتا ہے۔

۱۱۳۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، حَتّٰى يَكُوْنَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ).

۱۱۳۱: ابن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازبؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب افتتاح نماز کے لئے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اتنا بلند فرماتے کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة بابنمبر١١١٦' نسائی فی الافتتاح باب٥۔

۱۱۳۲ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ : (رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ).

۱۱۳۲: عاصم بن کلیب نے کلیب سے اور انہوں نے وائل بن حجرؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر افتتاح کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر٥٤' ابو داؤد فی الصلاة ابو داؤد فی الصلاة باب١١٥' نمبر٧٢٦' مسند احمد ١٣٧/١٣٦/٤۔

۱۱۳۳ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۱۳۳: ابوالاحوص کہتے ہیں کہ عاصم بن کلیب نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ تخریج۔

۱۱۳۴ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ السُّوْسِيُّ الْكُوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ : (حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ أُذُنَيْهِ).

۱۱۳۴: نصر بن عاصم نے مالک بن حویرثؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے صرف ان الفاظ کا فرق ہے حتی یحاذی بھما فوق اذنیہ یہاں تک کہ ہاتھوں کو کانوں کے اوپر والی جانب کی محاذات میں کر دیتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب١٦' باب٧٤٥' مسند احمد ٥٣/٥۔

۱۱۳۵ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ : ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيْمٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِیِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ (أَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ لِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُکُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، کَانَ إِذَا قَامَ إِلَی الصَّلَاةِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حِذَاءَ وَجْهِهٖ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، الَّتِیْ فِیْهَا بَیَانُ الرَّفْعِ إِلٰی أَیِّ مَوْضِعٍ هُوَ، فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ انْتَهٰی بِهٖ، وَخَرَجَ حَدِیْثُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، الَّذِیْ بَدَأْنَا بِذِکْرِهٖ، أَنْ یَکُوْنَ مُضَادًّا لَهَا، أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَیُّ هٰذَیْنِ الْمَعْنَیَیْنِ أَوْلٰی أَنْ یُقَالَ بِهٖ؟

۱۱۳۵: عباس بن سہل نے ابوحمید ساعدیؓ سے نقل کیا کہ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کو فرمانے لگے میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے برابر بلند کرتے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ سے منقولہ روایات جن میں ہاتھوں کو اٹھانے کا تذکرہ ہے اس بارے میں مختلف ہیں کہ کہاں تک ہاتھ اٹھائے جائیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو شروع میں ہم نے ذکر کی وہ بھی ان کے مخالف نہیں تو ہم نے یہ چاہا کہ ان دونوں معانی میں سے جو اولیٰ ہو اس کے متعلق غور و فکر کریں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۱۶' نمبر۷۳۳' نسائی فی السھو باب ۲۹' مسند احمد ۴۲۴/۵۔

حاصل روایات: ان پانچوں روایات میں کانوں کے برابر ہاتھ اٹھانا مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسنون ہے۔

بے لاگ محاکمہ:

روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو ابتداء باب میں واقع ہے اس کا جواب ہو چکا اس کا بعد والی روایات سے تضاد دور کر دیا گیا اب موقف ثانی و ثالث کی روایات میں کھلا تضاد معلوم ہوتا ہے اس کے متعلق فیصلہ پر پہنچنے کے لئے مندرجہ ذیل روایت کو ملاحظہ فرمائیں۔

روایت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ:

۱۱۳۶ : فَإِذَا فَهْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ الْأَصْبَهَانِیُّ، قَالَ : أَنَا شَرِیْكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : (أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَیْتُهٗ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حِذَاءَ أُذُنَیْهِ إِذَا کَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ، وَإِذَا سَجَدَ، فَذَکَرَ مِنْ هٰذَا مَا شَاءَ اللّٰهُ. قَالَ : ثُمَّ أَتَیْتُهٗ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، وَعَلَیْهِمُ الْأَکْسِیَةُ وَالْبَرَانِسُ فَکَانُوْا یَرْفَعُوْنَ أَیْدِیَهُمْ فِیْهَا، وَأَشَارَ شَرِیْكٌ إِلٰی صَدْرِهٖ). فَأَخْبَرَ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ هٰذَا أَنَّ رَفْعَهُمْ إِلٰی مَنَاکِبِهِمْ، إِنَّمَا

كَانَ لِأَنَّ أَيْدِيَهُمْ كَانَتْ حِينَئِذٍ فِي ثِيَابِهِمْ، وَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْفَعُونَ إِذَا كَانَتْ أَيْدِيهِمْ لَيْسَتْ فِي ثِيَابِهِمْ، إِلَى حَذْوِ آذَانِهِمْ .فَأَعْمَلْنَا رِوَايَتَهُ كُلَّهَا فَجَعَلْنَا الرَّفْعَ إِذَا كَانَتِ الْيَدَانِ فِي الثِّيَابِ لِعِلَّةِ الْبَرْدِ إِلَى مُنْتَهَى مَا يُسْتَطَاعُ الرَّفْعُ إِلَيْهِ، وَهُوَ الْمَنْكِبَانِ .وَإِذَا كَانَتَا بَادِيَتَيْنِ، رَفَعَهُمَا إِلَى الْأُذُنَيْنِ، كَمَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلَمْ يَجُزْ أَنْ يَجْعَلَ حَدِيثَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَا أَشْبَهَهُ، الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ كَانَ ذٰلِكَ وَالْيَدَانِ بَادِيَتَانِ .إِذَا كَانَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَا، كَانَتَا فِي الثِّيَابِ، فَيَكُونُ ذٰلِكَ مُخَالِفًا، لِمَا رَوٰى وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، فَيَتَضَادَّ الْحَدِيثَانِ .وَلٰكِنَّا نَحْمِلُهُمَا عَلَى الْإِتِّفَاقِ، فَنَجْعَلُ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدَاهُ فِي ثَوْبِهِ، عَلٰى مَا حَكَاهُ وَائِلٌ فِي حَدِيثِهِ .وَنَجْعَلُ مَا رَوٰى وَائِلٌ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ، فِي غَيْرِ حَالِ الْبَرْدِ، مِنْ رَفْعِ يَدَيْهِ إِلٰى أُذُنَيْهِ فَيُسْتَحَبُّ الْقَوْلُ بِهِ وَتَرْكُ خِلَافِهِ .وَأَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ، فَهُوَ خَطَأٌ، وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِي "بَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ" إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ، مَا رَوٰى وَائِلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا فَصَّلْنَا، مِمَّا فَعَلَ فِي حَالِ الْبَرْدِ، وَفِي غَيْرِ حَالِ الْبَرْدِ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۱۳۶: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے اورانہوں نے حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ افتتاح صلاۃ کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر تکبیر کہتے ہوئے بلند کرتے ہیں اور جب آپ اٹھتے اور سجدہ کرتے ہیں پھراسی طرح انہوں نے بیان کیا ابن حجر کہتے ہیں میں پھر آئندہ سال آیا تو صحابہ کرام نے چادریں اورٹوپیاں اوڑھ رکھی تھیں وہ انہی چادروں میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔شریک راوی نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا۔حضرت وائل بن حجر ؓ نے اپنی روایت میں بتلایا کہ کندھوں تک ہاتھوں کا اٹھانا اس بنا پر تھا کہ ان کے ہاتھ کپڑوں پر تھے انہوں نے یہ بھی بتلایا کہ وہ اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاتے تھے جبکہ وہ کپڑوں میں نہ ہوتے تھے۔پس ہم نے ان کی روایت پر مکمل طور پر اس طرح عمل کیا جب ہاتھ کپڑوں میں ہوں تو اس حد تک اٹھائے جائیں جہاں تک آدمی اٹھا سکتا ہو اور وہ کندھے ہیں اور جب دونوں ہاتھ کپڑوں سے باہر ہوں تو ان کو کانوں تک اٹھایا جائے گا جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کیا اور وہ روایت جس کو ابن عمر ؓ اور دیگر حضرات نے روایت کیا جس میں کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کا تذکرہ ہے جبکہ وہ کھلے ہوں تو یہ روایت اس کے خلاف نہیں۔اس لئے کہ یہ کہنا درست ہے کہ

دونوں ہاتھ کپڑوں میں تھے تو اس صورت میں یہ روایت وائل بن حجر کی روایت کے مخالف بن گئی۔ مگر ہم ان کو اتفاق پر اس طرح محمول کریں گے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اس موقع کے لئے ہے جبکہ آپ کے ہاتھ کپڑوں میں تھے جیسا کہ حضرت وائل کی روایت میں آیا ہے اور وائل بن حجر کی روایت میں آپ کا جو فعل وارد ہوا ہے جس میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا مذکور ہے وہ سردی کے علاوہ وقت سے متعلق ہے۔ پس اس کا اختیار کرنا مستحب ہے اور اس کی مخالفت کو ترک کر دینا بہتر ہے بقیہ جو روایت علی المرتضیٰ سے مروی ہے اس کی کمزوری باب رفع الیدین فی الرکوع میں ذکر کریں گے' ان شاء اللہ۔ اس باب میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت اور دیگر روایات جن کی ہم نے تفصیل کی جس سے آپ کی سردیوں کی حالت اور سردیوں کے علاوہ حالت کی تفصیل ہوئی یہ امام ابوحنیفہ' امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۵' نمبر ۷۲۸' نسائی فی الصلاۃ باب ۹۷۔

حاصل روایات: یہ ہوا کہ کندھوں تک اٹھانا اس وقت تھا کہ جب ان کے ہاتھ چادروں میں تھے یعنی موسم سرما تھا اور جب کپڑوں میں ہاتھ نہ تھے (بلکہ موسم گرما تھا) تو وہ اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاتے تھے۔

اب اس روایت نے معاملہ تطبیق بالکل آسان کر دیا کہ کندھوں تک اٹھانے والی روایات کا تعلق سردی کے زمانہ سے ہے اور سردی کی وجہ سے کپڑے کے اندر سے ہاتھ اتنے ہی بلند ہو سکتے ہیں اور عام حالات اور گرمی کے موسم میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا جاتا تھا پس ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا مطلب یہ ہوا کہ کپڑوں کے اندر ہاتھوں کی صورت میں کندھوں تک اٹھائے جاتے تھے۔ اور وائل رضی اللہ عنہ نے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا وہ سردی کے علاوہ ایام سے متعلق ہے پس اس طرح دونوں قسم کی روایات کا تضاد ختم ہو جاتا ہے اور اس کو تسلیم نہ کیا جائے تو روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا تضاد کسی صورت میں ختم نہیں ہو سکتا پس موافقت روایات کا تقاضا یہ ہے کہ روایات کو حالت برد' غیر برد پر محمول کیا جائے۔

آخری بات:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت انتہائی ضعیف ہے جو استدلال میں معاون نہیں بن سکتی۔

پس روایت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ پر عمل کرنا مسنون ہے یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مسلک تاباں ہے۔

یہ باب بھی نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے مگر تطبیق کی ایک عمدہ صورت صحیح حدیث کے ذریعہ پیش کر کے اعلیٰ معیار قائم کر دیا للہ درہ' یہ عمل بالحدیث کی شاندار مثال ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْافْتِتَاحِ

افتتاحی تکبیر کے بعد کیا پڑھیں؟

خلاصۃ الرام: تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء اور انی وجہت کے پڑھنے کی نوعیت میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ، محمد و احمد و دیگر علماء رحمہم اللہ ثناء کو واجب کہتے اور انی وجہت کو مسنون قرار نہیں دیتے۔

نمبر۲: فریق دوم امام یوسف و اوزاعی طحاوی وغیرہ رحمہم اللہ ہر دو کو مسنون مانتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف:

ثناواجب ہے اور انی وجہت مسنون نہیں ہے مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ (عَلٰى وَزْنِ مَفْعُولٍ مِنَ التَّفْعِيلِ) قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : (كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يَقُولُ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ يَقُولُ : اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ، وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ).

۱۱۳۷: ابوالمتوکل ناجی حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے اور نماز کے لئے تکبیر افتتاح کہہ چکتے تو پھر پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا غَيْرُكَ پھر پڑھتے لا الہ الا اللہ پھر تین مرتبہ پڑھتے: اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا پھر پڑھتے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ، وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ (میں اللہ تعالیٰ جو سمیع علیم ہیں شیطان مردود کی طعنہ زنی اور پھونک سے پناہ مانگتا ہوں) پھر آپ قراءت شروع فرماتے۔

تخریج : ابو داؤد باب الصلاة باب۱۲۰، ۷۷۵، ترمذی فی الصلاۃ باب۶۵، نمبر۲۴۲، ابن ماجه فی الاقامه باب۲، نمبر۸۰۴، مسند احمد ۵۰/۳۔

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ "ثُمَّ يَقْرَأُ".

۱۱۳۸: حسن بن ربیع کہتے ہیں کہ ہمیں جعفر بن سلیمان نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ "ثُمَّ يَقْرَأُ" کے الفاظ کو ذکر نہیں کیا۔

تخریج : ترمذی فی الصلاة باب ٦٥' ٢٤٣' ابن ماجه فی اقامه۔

۱۱۳۹ :وَحَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ التُّجِيْبِيُّ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقُوْلُ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ).

۱۱۳۹:عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر پڑھتے "سبحانك اللهم تا غيرك"

تخریج : ترمذی ١/٥٧' ابو داؤد ١/١١٣۔

۱۱۴۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا أَيْضًا، إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ .

۱۱۴۰:حسن بن ربیع کہتے ہیں کہ ہمیں ابو معاویہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ١/٥٨۔

۱۱۴۱ : كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَقَالَ : " اللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ . "

۱۱۴۱:عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں نماز پڑھائی تو اللہ اکبر کہا یعنی تکبیر افتتاح کہی اور "سبحانك اللّٰهم تاغيرك" پڑھا۔

تخریج : المستدرك۔

۱۱۴۲ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ "بِذِي الْحُلَيْفَةِ . "

۱۱۴۲:اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے صرف ذوالحلیفہ کا نام ذکر نہیں کیا۔

تخریج : ابن ابی شيبه ١/٢١٠۔

۱۱۴۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، قَالَ : أَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي

عَرُوْبَةَ، عَنْ أَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ، وَزَادَ "یُسْمِعُ مَنْ یَلِیْهِ."

۱۱۴۳: ابراہیم نخعی نے علقمہ اور اسود سے نقل کیا انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ یہ لفظ زائد ہیں "یسمع من یلیه" یعنی سبحانك اللهم اس طرح پڑھا کہ قریب والا سن پائے (یہ تعلیم کے لئے پڑھا)

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۰۹/۱۔

۱۱۴۴: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ.

۱۱۴۴: ابراہیم نے اسود سے اور انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۰۸/۱۔

۱۱۴۵: وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِیْ، قَالَ : ثَنَا الْاَعْمَشُ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَبَّرَ، فَرَفَعَ صَوْتَهٗ وَقَالَ : مِثْلَ ذٰلِكَ لِیَتَعَلَّمُوْهَا قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَقَالُوْا : هٰكَذَا یَنْبَغِیْ لِلْمُصَلِّیْ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، أَنْ یَقُوْلَ، وَلَا یَزِیْدَ عَلٰی هٰذَا شَیْئًا غَیْرَ التَّعَوُّذِ. اِنْ كَانَ اِمَامًا، أَوْ مُصَلِّیًا لِنَفْسِهٖ، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ. وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ یَنْبَغِیْ لَهٗ أَنْ یَزِیْدَ بَعْدَ هٰذَا مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَذَكَرُوْا.

۱۱۴۵: ابراہیم نے علقمہ اور اسود دونوں سے نقل کیا کہ دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا کہ انہوں نے تکبیر افتتاح کہی اور اپنی آواز کو بلند کیا اور سبحانک اللھم بھی ذرا زور سے پڑھی تا کہ لوگ سیکھ لیں (کہ اس مقام پر یہی پڑھی جاتی ہے) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ نمازی کے لئے یہی مناسب ہے کہ جب وہ نماز کو شروع کرے تو یہی الفاظ کہے اور اعوذ باللہ کے علاوہ کسی چیز کا اضافہ نہ کرے جبکہ وہ امام یا اپنی نماز پڑھنے والا ہو یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ دوسروں نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ مناسب یہ ہے کہ اس کے بعد وہ الفاظ بھی پڑھے جائیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ روایات ذکر کیں۔

تخریج : بیهقی ۵۲/۲، ابن ابی شیبہ ۲۱۰/۱۔

حاصل روایات : یہاں تک جس قدر روایات و آثار گزرے ان میں تکبیر افتتاح کے بعد سبحانک اللھم کا پڑھنا مذکور ہے انکی وجہت مذکور نہیں معلوم ہوا کہ ثناہی لازم ہے اگر امام ہو یا مقتدی تکبیر افتتاح کے بعد سبحانک اللھم پڑھے اس پر اضافہ نہ کرے امام تعوذ

تسمیہ وقراءت سب کچھ پڑھے گا یہ امام ابوحنیفہ وامام محمد واحمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

موقف فریق دوم:

روایات : ثنا اور انی وجہت پڑھنا مسنون ہے جیسا کہ یہ روایات ثابت کرتی ہیں۔

۱۱۴٦ :مَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ : وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ).

۱۱۴٦: عبیداللہ بن ابی رافع حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو پڑھتے :وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْت وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

تخریج : مسلم صلاۃ المسافرین ۲۰۲/۲۰۱' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۹' نمبر۷٦۰' ترمذی فی الدعوات باب۳۲' نمبر۳۴۲۲' نسائی فی الافتتاح باب۱۷' ابن ماجہ فی الاضاحی باب۱' دارمی فی الاضاحی باب۱۔

۱۱۴۷ :وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْبَصْرِیُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِیْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنِ .

۱۱۴۷: عبداللہ بن رجاء رحمہ اللہ نے کہا ہمیں عبدالعزیز بن ابی سلمہ الماجشون نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج :المحلی ۱۱/۳۔

۱۱۴۸ :وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِیُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنِ الْمَاجِشُوْنِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۱۴۸: عبدالعزیز بن الماجشون نے الماجشون اور عبداللہ بن فضل سے اور انہوں نے اعرج سے اور انہوں نے اپنی اسناد سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

تخریج : المحلی ۱۱/۳۔

۱۱۴۹ :وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِی الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.
قَالُوْا : فَلَمَّا جَاءَ تِ الرِّوَايَةُ بِهٰذَا وَبِمَا قَبْلَهٗ اسْتَحْبَبْنَا أَنْ يَقُوْلَهُمَا الْمُصَلِّیْ جَمِيْعًا، وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۱۱۴۹: عبداللہ بن فضل نے اعرج سے اورانہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ جب یہ کلمات بھی روایت میں آئے اوراس سے پہلے کلمات بھی روایات میں آئے تو مناسب یہ ہے کہ نمازی ہردوکو پڑھے۔یہ قول امام ابویوسف رحمہ اللہ کا ہے۔

تخریج : دارقطنی ۲۹۷/۱۔

حاصل روایات: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو مختلف اسناد سے پیش کی گئی ہے اس میں صرف انی وجہت...... کا تذکرہ ہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے اس مؤقف کو آخر میں پیش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی اسی طرف ہے کہ ہردوکو پڑھا جائے تا کہ دونوں روایات جمع ہو جائیں۔

نوٹ: یہ مسئلہ بھی ان مسائل میں سے ہے جہاں امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف ہے شاید اس لئے دوسرے مؤقف کو اتنے زوردار انداز سے پیش نہیں کیا نیز نظر طحاوی رحمہ اللہ سے یہ باب بھی خالی ہے فتدبر۔

بَابُ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِی الصَّلَاةِ

نماز میں بسم اللہ پڑھنا

خلاصۃ المرام :بسم اللہ کے متعلق بہت سی باتوں میں اختلاف ہے۔

نمبر۱: سورۂ نمل کی آیت کا صرف حصہ ہے یا مستقل آیت ہے امام مالک واحمد نمل کی آیت کا حصہ اوراحناف' شوافع مستقل الگ آیت مانتے ہیں۔

نمبر۲: احناف بسم اللہ کو فاتحہ کا جزو نہیں کہتے جبکہ شوافع وحنابلہ فاتحہ کی آیت مانتے ہیں۔

نمبر۳: عطاء وابن مبارک کے ہاں بسم اللہ ہرسورت کا جزء ہے اور امام ابوحنیفہ وشافعی وحنبل رحمہم اللہ کے ہاں ہر سورت کا جز نہیں ہے۔

نمبر۴: امام مالک کے ہاں نماز میں اس کا پڑھنا مکروہ ہے احناف وحنابلہ مستحب کہتے ہیں۔

نمبر۵: امام ابوحنیفہ وابو یوسف رحمہما اللہ کے ہاں سورت سے پہلے پڑھنا درست نہیں مگر امام محمد اس کو مستحب مانتے ہیں۔

نمبر۶: ہر رکعت کے شروع میں پڑھنا مسنون نہیں یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اورابو یوسف ہر رکعت کے شروع میں مستحب

مانتے ہیں۔

نمبر۷: امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں جہری نماز میں جہراً سری میں سراً پڑھنا لازم ہے احناف وحنابلہ کے ہاں جہری وسری میں سراً پڑھنا لازم ہے اور امام مالک کے ہاں سرو جہر میں نہ پڑھیں گے یہاں مسئلہ نمبر۷ کی تفصیل مقصود ہے۔

مؤقف اوّل: امام شافعی ودیگر علماء رحمہم اللہ کے ہاں بسم اللہ کو نماز جہری میں جہراً اور سری میں سراً پڑھا جائے گا اس سلسلہ میں روایات وآثار ملاحظہ ہوں۔

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ : صَلَّيْت وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَرَأَ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [الفاتحة :١] "فَلَمَّا بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) [الفاتحة :٧] قَالَ : آمِيْن، فَقَالَ النَّاسُ "آمِيْن" ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ " أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۱۵۰: نعیم بن مجمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے بسم اللہ سمیت سورۂ فاتحہ ولا الضالین تک پڑھی پھر آمین کہی تو لوگوں نے بھی آمین کہی پھر سلام پھیر کر کہنے لگے اچھی طرح سنو! مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں تم سب سے بڑھ کر مشابہت والا ہوں۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب ۲۱ ' مسند احمد ۴۹۷/۲ ' مستدرک حاکم ۲۳۲/۱۔

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهَا، فَيَقْرَأُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ)). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ " مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَنَّهٗ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَقْرَأَ بِهَا، كَمَا يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا، بِمَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۵۱: ابن ابی ملیکہ نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں نماز ادا فرماتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سمیت سورۂ فاتحہ پڑھتے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء کا خیال یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۃ فاتحہ کا حصہ ہے چنانچہ نمازی کے لئے مناسب یہ ہے کہ اس کو اسی طرح پڑھے جس طرح سورۂ فاتحہ کو

پڑھتا ہے اوران روایات کو انہوں نے دلیل بنایا جو اصحاب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الحروف والقراءت نمبر ۴۰۰۱۔

۱۱۵۲ : كَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَهَرَ بِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "وَكَانَ أَبِىْ يَجْهَرُ بِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . "

۱۱۵۲: عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب عمر ؓ کے پیچھے نماز ادا کی انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھا اورابی بن کعب ؓ بھی اسے جہراً پڑھا کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۴۱۲/۱۔

۱۱۵۳ : وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ جَهَرَ بِهَا .

۱۱۵۳: سعید بن جبیر نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا کہ وہ بھی بسم اللہ جہراً پڑھتے تھے۔

تخریج : دارقطنی ۳۰۳/۱۔

۱۱۵۴ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "قَبْلَ السُّوْرَةِ وَبَعْدَهَا، إِذَا قَرَأَ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى فِى الصَّلَاةِ .

۱۱۵۴: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ سورۂ فاتحہ کے شروع اور دوسری سورت کی ابتداء میں بسم اللہ کو ترک نہ کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۴۱۲/۱۔

۱۱۵۵ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَ ةَ بِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ."

۱۱۵۵: یزید الفقیر نے ابن عمر ؓ سے نقل کیا کہ وہ بسم اللہ کے ساتھ قراءت کا افتتاح فرماتے۔

تخریج : معرفۃ السنن والآثار ۳۷۵/۲۔

۱۱۵۶ : وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . "وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا.

۱۱۵۶: ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے ابن الزبیر کے پیچھے نماز ادا کی ان کو سورۃ فاتحہ کی ابتداء اوردوسری سورہ کی

ابتداء میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے پایا۔انہوں نے اس روایت کو بھی استدلال میں پیش کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ٤١٢/١۔

١١٥٧ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي) قَالَ : فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "وَقَالَ هِيَ الْآيَةُ السَّابِعَةُ .قَالَ وَقَرَأَ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، كَمَا قَرَأَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا نَرَى الْجَهْرَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ، وَاخْتَلَفُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ : يَقُوْلُهَا سِرًّا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَقُوْلُهَا أَلْبَتَّةَ، لَا فِي السِّرِّ، وَلَا فِي الْعَلَانِيَةِ .وَاحْتَجُّوْا عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْ ذٰلِكَ.

١١٥٧: سعید بن جبیر نے ابن عباس ﷺ سے نقل کیا کہ وہ فرمانے لگے: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ﴾ [الحجر: ٧] سے مراد سورۂ فاتحہ ہے پھر انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر بتلایا کہ یہ سورۂ فاتحہ کی ساتویں (پہلی) آیت ہے۔ان سے دوسرے علماء نے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ نماز میں اس کے بلند آواز میں پڑھنے کا ثبوت اس سے نہیں ملتا پھر ان میں سے بعض نے یہ کہا کہ آہستہ پڑھے اور بعض نے یہ کہا کہ اس کو سرو جہر بالکل نہ پڑھے اس سلسلے میں انہوں نے پہلے قول والوں کے خلاف اس روایت کو پیش کیا۔

تخریج : عبدالرزاق ٩٠/٢۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ کی ابتداء اور بعد والی سورت کی ابتداء میں جہری میں جہراً اور سری میں سراً پڑھا جائے گا یہ فاتحہ کا جز ہے جب فاتحہ کو جہراً پڑھا جاتا ہے تو یہ بھی جہراً ہوئی بقول ابن عباس سبع من المثانی کا مصداق سورۂ فاتحہ ہے۔بسم اللہ کے بغیر اس کی سات آیات نہیں بنتیں۔

مؤقف فریق ثانی:

بسم اللہ کو جہراً نہ پڑھا جائے بلکہ سراً پڑھا جائے بلکہ بعض تو سر بھی نہ پڑھنے کے قائل ہوتے انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

١١٥٨ : بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ، اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ أَنَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "لَيْسَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَلَوْ كَانَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، لَقَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ، كَمَا قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ

وَالَّذِيْنَ اسْتَحَبُّوا الْجَهْرَ بِهَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى لِأَنَّهَا -عِنْدَهُمْ -مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، اسْتَحَبُّوْا ذٰلِكَ أَيْضًا فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا انْتَفٰى بِحَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ، انْتَفٰى بِهٖ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَرَأَ بِهَا فِي الْأُوْلٰى .فَعَارَضَ هٰذَا الْحَدِيْثُ، حَدِيْثَ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ، وَكَانَ هٰذَا أَوْلٰى مِنْهُ، لِاسْتِقَامَةِ طَرِيْقِهٖ، وَفَضْلِ صِحَّةِ مَجِيْئِهٖ، عَلٰى مَجِيْءِ حَدِيْثِ نُعَيْمٍ .وَقَالُوْا : وَأَمَّا حَدِيْثُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، الَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، فَقَدِ اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ رَوَوْهُ فِيْ لَفْظِهٖ .فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ، وَرَوَاهُ آخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ.

۱۱۵۸: ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تو رکعت کی قراءت کو الحمدللہ سے شروع فرماتے اور سکوت نہ فرماتے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے یہ واضح دلیل مل گئی کہ بسم اللہ فاتحہ کا حصہ نہیں۔اگر فاتحہ کا حصہ ہوتی تو دوسری رکعت میں پڑھی جاتی۔جیسا کہ آپ نے فاتحہ کو پڑھا' رہے وہ لوگ جنہوں نے پہلی رکعت میں اس کے جہر کے ساتھ پڑھنے کو مستحب قرار دیا تو ان کے ہاں اس کی وجہ فاتحۃ الکتاب کا حصہ ہونا ہے اور دوسری رکعت میں بھی انہوں نے مستحب قرار دیا۔جب روایت بالا سے اس کے دوسری رکعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نفی ہوگئی تو اس سے پہلی رکعت کے اندر پڑھنے کی بھی نفی ہوگئی۔تو یہ روایت نعیم بن مجمر کی روایت کے معارض بنی اور یہ روایت اس سے سند کی پختگی کے لحاظ سے بہتر ہے۔رہی وہ روایت جس کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ابن ابی ملکیہ سے ذکر کیا تو خود اس روایت کے الفاظ میں شدید اختلاف تھا۔بعض نے اسی طرح روایت کی جس طرح ہم نے اور بعض نے دوسرے انداز سے روایت کی۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر۱٤۸۔

فریق اوّل کی روایات کے جوابات:

نعیم بن مجمر کی روایت سے روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سند کے اعتبار سے اعلیٰ اور صحت متن میں بھی افضل ہے پس اس کو ترجیح حاصل ہوگی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا حاصل یہ ہے کہ بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں اگر اس کا حصہ ہوتی تو دوسری رکعت میں اس کو پڑھا جاتا جیسا کہ فاتحہ کو پڑھا گیا پس ثابت ہوگیا کہ جب دوسری رکعت میں اس کا پڑھنا ثابت نہ ہوا تو پہلی رکعت میں بھی منتفی ہوا۔

روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا جواب:

اس روایت کے الفاظ میں اختلاف ہے اضطراب متن کی وجہ سے قابل حجت نہیں جیسا کہ دوسری سند سے روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر ہو رہا ہے۔

روایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا:

۱۱۵۹: كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلٰى أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَ ةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَ ةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا .فَفِيْ هٰذَا أَنَّ ذِكْرَ قِرَاءَ ةِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ، تَنْعَتُ بِذٰلِكَ قِرَاءَ ةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَائِرِ الْقُرْآنِ، كَيْفَ كَانَتْ؟ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "فَمَعْنٰى هٰذَا غَيْرُ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ تَقْطِيْعُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، كَانَ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَيْضًا حِكَايَةً مِنْهُ لِلْقِرَاءَ ةِ الْمُفَسَّرَةِ حَرْفًا حَرْفًا، الَّتِيْ حَكَاهَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ .فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ حَدِيْثِ أُمِّ سَلَمَةَ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِأَحَدٍ .وَقَالُوْا لَهُمْ أَيْضًا، فِيْمَا رَوَوْهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهِ : (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي). أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ أَنَّهَا هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، فَإِنَّا لَا نُنَازِعُكُمْ فِيْ ذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ أَنَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "مِنْهَا، فَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَمَا ذَكَرْتُمْ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِمَّنْ رَوَيْنَا عَنْهُ، فِيْ هٰذَا الْبَابِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَجْهَرْ بِهَا وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا جَمِيْعًا أَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ سَبْعُ آيَاتٍ .فَمَنْ جَعَلَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "مِنْهَا عَدَّهَا آيَةً، وَمَنْ لَمْ يَجْعَلْهَا مِنْهَا، عَدَّ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ آيَةً .فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ، وَجَبَ النَّظَرُ وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۱۵۹: عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے یعلیٰ سے نقل کیا کہ میں نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے سلسلہ میں دریافت کیا تو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی کیفیت حرف بحرف بتلائی۔ اس روایت کے اندر یہ مذکور ہے کہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بسم اللہ پڑھی اور اس سے اس بات کی طرف اشارہ مل گیا کہ آپ پورا قرآن اس طرح پڑھتے تھے مگر اس روایت میں یہ کوئی دلیل نہیں کہ آپ بسم اللہ پڑھتے تھے۔ پس اس روایت کا مطلب ابن جریج والی روایت سے مختلف ہوا اور یہ بھی کہنا درست ہے کہ فاتحہ کا الگ الگ کر کے پڑھنا ابن جریج کی روایت میں خود ابن جریج کی طرف سے ہو اور ایک ایک حرف پڑھنے کی تفسیر ہو جس کو ابن ابی ملیکہ کی روایت میں ذکر کیا گیا۔ پس امّ سلمہ والی روایت کسی کی بھی دلیل نہ بن سکی۔ پہلے قول والوں نے

جوانہوں نے ابن عباس ﷺ سے آیت: ﴿ولقد اتینٰک سبعا من المثانی﴾ کے متعلق ذکر کیا ہے کہ یہ بھی السبع المثانی میں سے ہے تو ہم عرض کرتے ہیں کہ اس کے سبع مثانی میں ہمیں کوئی اختلاف نہیں۔ ہمیں اختلاف تو اس بات میں ہے کہ آیا بسم اللہ اس کا حصہ ہے یا نہیں؟ تو ابن عباس ﷺ سے اس طرح بھی روایت آئی ہے جو تم نے ذکر کی ہے اور جن سے ہم نے اس باب میں روایات ذکر کیں ان سے یہ دلالت ملتی ہے کہ انہوں نے اس کو جہر سے نہیں پڑھا اور اس بات میں تو کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا کہ فاتحہ کتاب کی سات آیتیں ہیں جنہوں نے اس کو فاتحہ کا حصہ بنایا تو دوسروں نے اس کا حصہ نہیں بنایا بلکہ ﴿انعمت علیھم﴾ کو مستقل آیت شمار کیا۔ جب روایات میں اختلاف ہوا تو اس میں غور کرنا لازم آیا تا کہ اس کا موقع معلوم ہو جائے۔ ہم اس کو اپنے مقام پر ذکر کریں گے۔

حضرت عثمان ﷺ سے اسی طرح روایت آ رہی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الوتر باب ۲۰، ۲۲، ترمذی فی ثواب القرآن باب ۲۳، والقرآن باب ۱، نسائی فی الافتتاح باب ۸۳، قیام اللیل باب ۱۳، مسند احمد ۲۹۴/۶، ۳۰۰۔

اب اس روایت کے الفاظ تو دوسرے مضمون کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی قراءت کا نمونہ بیان کرتے ہوئے ام سلمہ ﷺ نے بسم اللہ پڑھی۔ یہ روایت ابن جریج کی سابق روایت کے خلاف ہے۔

اور یہ بھی کہنا ممکن ہے کہ روایت ابن جریج میں فاتحہ کی یہ تقطیع خود ابن جریج کی بطور حکایت ہو جس کو لیث نے ابن ابی ملیکہ سے بیان کیا ہے پس روایت ام سلمہ ﷺ بسم اللہ کے جہر لزوم کی دلیل نہ رہی۔

روایت سعید بن جبیر کے متعلق عرض یہ ہے کہ: ﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ﴾ [الحجر : ۸۷] اس کے سبع من المثانی ہونے میں کلام نہیں مگر اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ بسم اللہ فاتحہ کا جزء ہے اس کو ہم تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اس پر تو اتفاق ہے کہ فاتحۃ الکتاب کی سات آیات ہیں جو بسم اللہ کو جزء نہیں مانتے انہوں نے انعمت علیھم پر وقف کیا اور اس کو چھٹی آیت قرار دیا جب سات آیات کی نوعیت میں اختلاف ہوا تو اب فیصلے پر پہنچنے کے لئے دوسری روایت کی طرف رجوع کیا جائے اور نظر و فکر سے کام لیا جائے چنانچہ روایت عثمان ؓ سے راہنمائی مل گئی۔ روایت عثمان رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۱۱۷۰ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ، قَالَ : ثَنَا ہَوْذَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ، عَنْ عَوْفٍ عَنْ یَزِیْدَ الرَّقَاشِیِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (مَا حَمَلَکُمْ عَلٰی أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَی الْاَنْفَالِ، وَہِیَ مِنَ الْمَثَانِیْ وَإِلٰی بَرَاءَۃٌ وَہِیَ مِنَ الْمِئِیْنِ؟ فَقَرَنْتُمْ بَیْنَہُمَا، وَجَعَلْتُمُوْہُمَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ، وَلَمْ تَکْتُبُوْا بَیْنَہُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .فَقَالَ عُثْمَانُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، کَانَ یَنْزِلُ عَلَیْہِ الْآیَۃُ فَیَقُوْلُ : اجْعَلُوْہَا فِی السُّوْرَۃِ الَّتِیْ یَذْکُرُ فِیْہَا کَذَا وَکَذَا، وَکَانَتْ قِصَّتُہَا شَبِیْہَۃً بِقِصَّتِہَا .فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ أَسْأَلْہُ عَنْ ذٰلِکَ، فَخِفْتُ أَنْ تَکُوْنَ مِنْہَا فَقَرَنْتُ بَیْنَہُمَا، وَلَمْ أَکْتُبْ بَیْنَہُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰہِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَجَعَلْتُهُمَا فِى السَّبْعِ الطُّوَلِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا عُثْمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُخْبِرُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ السُّوْرَةِ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُهَا فِىْ فَصْلِ السُّوَرِ، وَهِىَ غَيْرُهُنَّ : فَهٰذَا خِلَافُ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ .وَقَدْ جَاءَ تَ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ أَبِىْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِهَا فِى الصَّلَاةِ .

۱۱۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے سوال کیا تم نے سورہ انفال کو جو کہ سبع طوال سے ہے اور سورۃ براءت جو کہ مئین سے ہے کیونکر ملا کر سبع طوال میں شامل کیا اور ان کے مابین فاصلہ کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیوں نہیں لکھی اس پر عثمانؓ نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی اور آیت اترتی تو آپ فرماتے اس کو فلاں فلاں سورۃ کی فلاں آیت کے بعد لکھ دو ان دونوں سورتوں کا واقعہ بڑی حد تک مشابہت رکھتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور اس سلسلہ میں سوال نہ کر سکا پس مجھے خطرہ ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ اسی سورت کا حصہ ہو تو میں نے ان کو ملا دیا اور بسم اللہ کی سطر ان کے مابین اس لئے نہیں لکھی (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا) اس لئے ان کو سبع طوال میں شامل کیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان کے ہاں سورت کا حصہ نہیں بلکہ اسے سورتوں میں فاصلے کے لئے لکھتے ہیں کہ وہ آیات اس سورت کے علاوہ ہیں۔ پس یہ وہ اختلافی بات ہے جس کی طرف ابن عباس رضی اللہ عنہما گئے ہیں اور بہت سارے آثار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم سے آئے ہیں کہ وہ بسم اللہ میں جہر نہ کرتے تھے۔ یہ روایات اس کی دلیل ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۲۲، نمبر۷۸۶، ترمذی فی تفسیر سورہ نمبر۹، باب۱، نمبر۳۰۸۶، نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب فضائل القرآن نمبر۸۰۰۷، مسند احمد ۶۹/۵۷/۱۔

لیجئے: یہ حضرت عثمانؓ اس روایت میں بتلا رہے ہیں کہ بسم اللہ سورت کا حصہ نہیں اس کو فاصلہ سور کے لئے لکھا جاتا تھا مگر یہ ان سورتوں کا جز نہ تھی اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ فاتحہ کا بھی جز نہیں پس روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم لینا کہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جز ہے اس لئے اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سبع مثانی فرمایا ہے یہ درست نہیں اور جب جز نہ ہوئی تو فاتحہ کے جہر پر قیاس کر کے اس کا جہر ثابت نہیں ہوسکتا عدم جہر بسم اللہ پر مزید بہت سے آثار دلالت کرتے ہیں حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اس کو نماز میں جہراً نہ پڑھتے تھے۔

روایات ملاحظہ ہوں:

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِىِّ، عَنْ

قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنْ أَبِيهِ، (وَقَلَّمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ حَدَثًا فِي الْإِسْلَامِ مِنْهُ، فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ، إِيَّاكَ وَالْحَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ أَسْمَعْهَا مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ، وَلٰكِنْ إِذَا قَرَأْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

۱۱۶۱: قیس بن عبایہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن عبداللہ بن مغفل نے اپنے والد عبداللہؓ سے بیان کیا کہ میرے والد اسلام میں کسی بھی نئی بات کی ایجاد کے سخت خلاف تھے پس انہوں نے مجھے زور سے بسم اللہ پڑھتے سنا تو فرمایا اے بیٹے۔ تم اسلام میں نئی باتوں کی ایجاد سے بچو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی میں نے ان کو بسم اللہ جہراً پڑھتے نہیں سنا لیکن جب تم قراءت شروع کرو تو کہو الحمد للہ رب العالمین۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ٦٦' نمبر ٢٤٤' نسائی فی الافتتاح باب ٢٢' ابن ماجه فی الأقامة باب ٤۔

۱۱۶۲: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

۱۱۶۲: قتادہ نے انس بن مالکؓ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم قراءت کو ''الحمد للہ رب العالمین'' سے شروع کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ٨٩' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ١٢٢' ترمذی فی المواقیت باب ٦٨' ابن ماجه فی الاقامه باب ٤' دارمی فی الصلاۃ باب ٣٤' مسند احمد ١٠١/٣' ١١١' ١١٤' ١٨٣' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاۃ ٤١٠/١۔

۱۱۶۳: وَكَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ (أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ).

۱۱۶۳: قتادہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے ان میں سے کسی کو بھی بسم اللہ جہراً پڑھتے نہیں پایا۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ٨٩' مسلم فی الصلاۃ نمبر ٥٠' نسائی فی الافتتاح باب ٢٢' دارقطنی فی السنن ٣١٥/١' بیهقی فی السنن الکبرٰی ٥١/٢۔

۱۱۶۴: وَكَمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ حُمَيْدٍ

الطَّوِيْلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ "قُمْت وَرَاءَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَأُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

۱۱۶۴: حمید الطویل نے حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابوبکر و عمر و عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز ادا کی وہ جب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۱۶۵: وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيَرَى حُمَيْدٌ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۱۶۵: حمید الطویل نے انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم اور حمید کا خیال یہ ہے کہ انسؓ نے نبی اکرم ﷺ کا بھی ذکر فرمایا پھر بقیہ روایت سابقہ کی طرح نقل کی۔

۱۱۶۶: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، وَعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَا : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ : أَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ : (صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ).

۱۱۶۶: قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز ادا کی میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ جہراً پڑھتے نہیں سنا۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۸۹، مسلم فی الصلاۃ نمبر۵۰، نسائی فی الافتتاح باب۲۲، مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۴۱۱/۱۔

۱۱۶۷: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، قَالَ : ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ).

۱۱۶۷: ثابت نے حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم بسم اللہ کو جہراً نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : روایت ۱۱۶۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۱۶۸: وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ، قَالَ : ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيْرِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوا يُسِرُّوْنَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ).

۱۱۶۸: حسن نے انسؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم بسم اللہ کو آہستہ پڑھتے تھے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۵۵/۱۔

۱۱۶۹ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَالْحَسَنُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ).

۱۱۶۹: حسن نے انسؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم قراءت کی ابتداء ''الحمد للہ رب العالمین'' سے کرتے تھے۔

تخریج : المنتقیٰ لابن جارود ۵۵/۱۔

۱۱۷۰ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ الْمَقْدِسِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۱۷۰: اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کیا اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱۷۲/۱' دارقطنی ۳۱۴/۱۔

۱۱۷۱ : وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ لَوْحٍ، أَخَا بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ).

۱۱۷۱: محمد بن نوح اخو بنی سعد بن بکر نے انسؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم سے سنا کہ وہ قراءت کی ابتدا ''الحمد للہ رب العالمین'' سے کیا کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۸۹۔

۱۱۷۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ، وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيْمِ) .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِمَا ذَكَرْنَا، وَكَانَ فِيْ بَعْضِهَا أَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ "بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" قَبْلَهَا، وَلَا بَعْدَهَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا عَنٰى بِالْقِرَاءَةِ هَاهُنَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ .فَاحْتَمَلَ أَنَّهُمْ لَمْ يَعُدُّوْا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" قُرْآنًا وَعَدُّوْهَا ذِكْرًا مِثْلَ (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ) وَمَا يُقَالُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ .فَكَانَ مَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيُسْتَفْتَحُ (بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) وَفِيْ بَعْضِهَا أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ). فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا مِنْ غَيْرِ طَرِيْقِ الْجَهْرِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ، لَمَا كَانَ لِذِكْرِهِمْ نَفْيَ الْجَهْرِ مَعْنًى .فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ تَرْكُ الْجَهْرِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَذِكْرُهَا سِرًّا .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَيْرِهِ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا۔

۱۱۷۲: ابوالجوزاء نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر سے نماز شروع فرماتے اور قراءت کو الحمد للہ سے شروع فرماتے اور سلام سے نماز کو ختم کرتے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب متواتر روایات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر وعثمان رضی اللہ عنہما سے نقل ہو کر آئی ہیں جن کا گزشتہ سطور میں ہم ذکر کر چکے جن میں سے بعض روایات میں یہ ہے کہ وہ قراءت کو الحمد للہ ربّ العالمین سے شروع کرتے تھے ان روایات میں ایسی کوئی دلیل نہیں' وہ بسم اللہ کو پہلے یا بعد پڑھتے تھے کیونکہ ان کے ہاں قراءت سے قراءتِ قرآن مراد ہے' اس میں یہ احتمال ہوا کہ وہ بسم اللہ کو ذکر شمار کرتے تھے' قرآنِ مجید کا حصہ شمار نہ کرتے تھے جیسے سبحانک اللہ اور وہ جو دوسری دعائیں پہلے پڑھ کر پھر الحمد شریف کا آغاز کیا جاتا ہے۔دوسری روایات میں یہ ہے کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً نہ پڑھتے تھے' اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ اس کو آہستہ پڑھتے تھے اگر یہ بات نہ مانی جائے تو ان کی روایات میں جہر کی نفی کرنے کا کوئی مطلب نہیں بن سکتا ان آثار کو صحیح قرار دینے کا تقاضا بسم اللہ کے جہر کو چھوڑنا ہے اور اس کو آہستہ پڑھنا ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ ۲٤۰' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۲' نمبر۷۸۳' ابن ماجه فی الاقامه نمبر۸٦۹' مسند احمد ۱۹٤/۳۱/٦۔

حاصل روایات: بسم اللہ کو جہراً پڑھنا درست نہیں بلکہ سراً پڑھا جائے گا بعض روایات میں قراءت کے الحمد للہ سے شروع کرنے کا تذکرہ ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ بسم اللہ پڑھی ہی نہ جاتی تھی بلکہ مطلب یہ ہے کہ سبحانک اللہ وغیرہ استفتاح کی دعاؤں کی طرح یہ بھی ذکر و دعا ہے اس کو بطور دعا کے سراً تو پڑھا جاتا تھا مگر قراءت میں شامل کر کے نہ پڑھا جاتا تھا معلوم ہوا کہ ان کے

ہاں یہ فاتحہ کا جز بھی نہیں اور اس کا جہراً پڑھنا بھی لازم نہیں۔

تو اب اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ بسم اللہ سراً پڑھی جائے گی جیسا کہ حضور علیہ السلام اور ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے اگر یہ مطلب تسلیم نہ کیا جائے تو جہر کی نفی کا کوئی مطلب نہ بن سکے گا اور یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں بھی مسلم ہے جیسا کہ اس روایت میں وارد ہے۔

روایت علی رضی اللہ عنہ:

۱۱۷۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ ۔ الْكَيْسَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَجْهَرَانِ (بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِالتَّأْمِيْنِ .

۱۱۷۳: ابو وائل کہتے ہیں کہ عمر و علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ، تعوذ اور آمین کو جہراً نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی سیبه کتاب الصلاة ۱/۴۱۱۔

۱۱۷۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَاصِمًا وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَشِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْجَهْرِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) قَالَ ذٰلِكَ فِعْلُ الْأَعْرَابِ .

۱۱۷۴: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ بسم اللہ کو جہراً پڑھنا بدو لوگوں کا فعل ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۱/۴۱۱۔

۱۱۷۵ : وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَشِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا خِلَافُ، مَا رَوَيْنَا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .

۱۱۷۵: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی فصل اول والی روایت کے خلاف ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲/۱۸۹ باب قراۃ بسم اللہ۔

نوٹ : یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔

۱۱۷۶ : وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، أَنَّ سِنَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّدَفِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: أَدْرَكْتُ الْأَئِمَّةَ، وَمَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَ ةَ إِلَّا "بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ "۔

۱۱۷۶: عبدالرحمٰن الاعرج کہتے ہیں کہ میں نے ائمہ کو اس طرح پایا کہ وہ قراءت الحمدللہ سے شروع کرتے تھے۔

۱۱۷۷ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ .

۱۱۷۷: ابوالاسود نے عروہ بن زبیر سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱/ ۳٦٠۔

۱۱۷۸ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : لَقَدْ أَدْرَكْتُ رِجَالًا مِنْ عُلَمَائِنَا، مَا يَقْرَؤُنَّ بِهَا .

۱۱۷۸: یحییٰ بن ایوب نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا کہ میں نے اپنے علماء کو اس بات پر پایا کہ وہ بسم اللہ کو (جہراً) نہ پڑھتے تھے۔

۱۱۷۹ :وَكَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ : مَا سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقْرَأُ (بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا بَعْدَهُ، تَرْكُ الْجَهْرِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) ثَبَتَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ .وَلَوْ كَانَتْ مِنَ الْقُرْآنِ لَوَجَبَ أَنْ يُجْهَرَ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ سِوَاهَا .أَلَا تَرٰى أَنَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "الَّتِيْ فِي النَّمْلِ يُجْهَرُ بِهَا، كَمَا يَجْهَرُ بِغَيْرِهَا مِنَ الْقُرْآنِ، لِأَنَّهَا مِنَ الْقُرْآنِ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الَّتِيْ قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، يُخَافِتُ بِهَا، وَيَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ ثَبَتَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ، وَثَبَتَ أَنْ يُخَافِتَ بِهَا وَيُسِرَّ كَمَا يُسِرُّ التَّعَوُّذَ وَالْإِفْتِتَاحَ، وَمَا أَشْبَهَهُمَا .وَقَدْ رَأَيْنَاهَا أَيْضًا مَكْتُوْبَةً فِيْ فَوَاتِحِ السُّوَرِ فِي الْمُصْحَفِ، فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَفِيْ غَيْرِهَا، وَكَانَتْ فِيْ غَيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِآيَةٍ، ثَبَتَ أَيْضًا أَنَّهَا فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، لَيْسَتْ بِآيَةٍ وَهٰذَا الَّذِيْ ثَبَتَ مِنْ نَفْيِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) أَنْ تَكُوْنَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَمِنْ نَفْيِ الْجَهْرِ بِهَا فِي الصَّلَاةِ، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۱۷۹: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن القاسم نے کہا کہ میں نے قاسم کو بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا (یعنی ابتداء قراءت میں جہراً) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ اور ان حضرات سے ثابت ہوگئی جن کا ہم نے بسم اللہ کے جہر کو ترک کرنے کے سلسلے میں تذکرہ کیا ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ قرآن سے نہیں ہے اگر یہ قرآنِ مجید سے ہوتی تو اس کو بھی اسی طرح جہراً پڑھا جاتا جیسے اس کے علاوہ قرآنِ مجید کو جہراً پڑھا جاتا ہے۔ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ سورۂ نمل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی کو اسی طرح جہراً پڑھا جاتا ہے جس

طرح کہ سورۂ نمل کی بقیہ آیات کو۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ بسم اللہ کو فاتحہ سے پہلے آہستہ پڑھا جائے تو یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ یہ قرآن مجید سے نہیں ہے اور بطور ذکر کے اس کو بھی تعوذ اور ثناء کی طرح آہستہ پڑھا جائے گا اور ہم نے بسم اللہ کو قرآن مجید میں فاتحۃ الکتاب سے پہلے بھی اسی طرح لکھا ہوا دیکھا جیسا کہ دیگر سورتوں میں۔ جب سورۂ فاتحہ کے علاوہ سورتوں کی یہ آیت نہیں تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ فاتحہ کی بھی آیت نہیں اور یہ دونوں قول نماز میں بسم اللہ کا جہر سے نہ پڑھنا اور بسم اللہ کا فاتحہ کا جزء نہ ہونا امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد بن حسن رحمہم اللہ کے قول ہیں۔

حاصل روایات: جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ بسم اللہ کو جہراً نہ پڑھا جائے گا تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ وہ قراءت کا حصہ نہیں اگر وہ فاتحہ کا جز ہوتی تو اس کا جہر اسی طرح ضروری تھا جیسا دوسری

قراءت کو جہراً پڑھا جاتا ہے چنانچہ دیکھیں سورہ نمل کی آیت میں جب اس آیت کی جہراً تلاوت کرتے ہیں تو بسم اللہ کو جہراً پڑھتے ہیں جیسا دیگر آیات قرآن کو جہراً پڑھا جاتا ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ فاتحہ سے پہلے اس کو آہستہ پڑھا جائے گا اور قرآن مجید کو تو جہراً پڑھا جاتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ قرآن مجید کی قراءت کا حصہ نہیں اور اس کو اسی طرح آہستہ پڑھا جائے گا جیسا دیگر ادعیہ تعوذ وغیرہ کو سراً پڑھتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

قرآن مجید کی تمام سورتوں کے شروع میں سوائے سورہ توبہ کے بسم اللہ کو لکھا جاتا ہے جب دوسری سورتوں کے شروع میں لکھنے سے ان کی آیت نہیں بنتی تو فاتحہ کے شروع میں لکھنے سے اس کی آیت کس طرح بن جائے گی پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ فاتحۃ الکتاب کی بھی آیت نہیں تو نماز میں اس کو جہراً بھی نہ پڑھا جائے گا اور ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ وابو یوسف ومحمد بن الحسن رحمہم اللہ کا تو یہی مسلک ہے واللہ الموافق۔

نوٹ: اس باب میں صاحب کتاب نے فریق ثانی کے دلائل کو جب خوب مضبوط کر دیا اور بسم اللہ قراءت کا جز نہ ہونا ثابت ہو گیا تو اس کا سراً پڑھنا بھی لازم ہوا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر وعصر میں کیا پڑھا جائے؟

خلاصۃ الزام: قراءت تو تمام نمازوں میں واجب ہے مگر اس کے باوجود بعض لوگ جیسے حسن بن صالح اور سوید بن غفلہ رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہو گئے کہ ظہر وعصر میں قراءت نہیں تمام ائمہ جمہور فقہاء ومحدثین کے ہاں ظہر وعصر میں قراءت واجب

ہے چونکہ یہ دن کی نمازیں ہیں سراً قراءت کی جائے گی جہراً ہرگز نہ کریں گے۔

موقف اوّل: ظہر وعصر میں سراً و جہراً کسی طرح کی قراءت نہیں ہے ان کا مستدل مندرجہ ذیل روایات وآثار ہیں۔

۱۱۸۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، وَحَمَّادٌ أَنَا زَيْدٌ، عَنْ أَبِىْ جَهْضَمٍ، مُوْسٰى بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : (كُنَّا جُلُوْسًا فِىْ فِتْيَانٍ مِنْ بَنِى هَاشِمٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ : لَا .قَالَ : فَلَعَلَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ نَفْسِهٖ فِىْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ، قَالَ : لَا) ، وَفِىْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ هِىَ شَرٌّ مِنَ الْأُوْلٰى .ثُمَّ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لِلّٰهِ أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَبَلَّغَ وَاللّٰهِ مَا أُمِرَ بِهٖ).

۱۱۸۰: عبداللہ بن عبیداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم بنی ہاشم کے چند نوجوان ابن عباس ؓ کے پاس بیٹھے تھے ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ کیا جناب نبی اکرم ﷺ ظہر وعصر میں قراءت کرتے تھے انہوں نے جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا شاید آپ اپنے دل میں پڑھ لیتے ہوں یہ سعید کی روایت میں ہے کہ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا نہیں اور حماد کی روایت میں ہے یہ پہلی سے بھی زیادہ بری بات ہے پھر کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ اللہ کے مامور بندے تھے اللہ کی قسم آپ کو جو حکم ملا آپ نے پہنچا دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۷ نمبر۸۰۸۔

۱۱۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ : ثَنَا أَبِىْ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا يَزِيْدَ الْمَدَنِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ (ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ إِنَّ نَاسًا يَقْرَءُوْنَ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ : لَوْ كَانَ لِىْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلٌ، لَقَلَعْتُ أَلْسِنَتَهُمْ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ، فَكَانَتْ قِرَاءَ تُهٗ لَنَا قِرَاءَ ةً وَسُكُوْتُهٗ لَنَا سُكُوْتًا). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِىْ رَوَيْنَاهَا، فَقَلَّدُوْهَا، وَقَالُوْا لَا نَرٰى أَنْ يَقْرَأَ أَحَدٌ فِى الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَلْبَتَّةَ .وَرَوَوْا ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ كَمَا.

۱۱۸۱: عکرمہ نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ بعض لوگ ظہر وعصر میں قراءت کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا اگر مجھے ان پر اختیار ہوتا تو میں ان کی زبانیں گدی سے اکھاڑ دیتا جناب رسول اللہ ﷺ کی قراءت (کا مقام) ہمارے لئے قراءت اور سکوت (کا مقام) ہمارے لئے سکوت ہے۔ کچھ لوگ ان آثار کی طرف گئے اور ان کی پیروی میں انہوں نے یہ کہا کہ ہمارے نزدیک یہ درست نہیں کہ کوئی شخص ظہر اور عصر میں کچھ بھی پڑھے۔ انہوں نے حضرت سوید بن غفلہ ؓ کی اس روایت کو بھی اپنی دلیل میں پیش کیا ہے۔

تخریج : طبرانی فی المعجم الکبیر ۳۵۷/۱۱۔

۱۱۸۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ (أَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ فَقَالَ : لَا) .فَقِيْلَ لَهُمْ : مَا لَكُمْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حُجَّةٌ، وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ .كَمَا

۱۱۸۲: ولید بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے سوید بن غفلہ سے دریافت کیا کیا ظہر وعصر میں قراءت کی جائے گی؟ تو کہنے لگے نہیں۔ان کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ ابن عباس ﷺ والی روایت میں تمہارے حق میں کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ابن عباس ﷺ کی روایت اس کے برعکس موجود ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۲۷' نمبر ۸۰۹۔

حاصل روایات: ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر وعصر میں مطلقاً قراءت نہیں ہے چنانچہ بعض لوگوں نے انہی آثار کو لے کر ظہر و عصر میں قراءت کا انکار کیا اور سوید بن غفلہ ﷺ سے بھی ظہر وعصر کی قراءت کا انکار ثابت ہو رہا ہے۔

روایات کا جواب: ابن عباس ﷺ کی روایت میں عدم قراءت کی کوئی دلیل نہیں ان سے اس کے برعکس روایت بھی منقول ہے وہ ملاحظہ ہو۔

۱۱۸۳ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدْ (حَفِظْتُ السُّنَّةَ غَيْرَ أَنِّيْ لَا أَدْرِيْ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا). فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ لَمْ يَتَحَقَّقْ عِنْدَهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ فِيْهِمَا، وَإِنَّمَا أَمَرَ بِتَرْكِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا لَهُ عَنْهُ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ فِيْ ذٰلِكَ .فَإِذَا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ قَدْ تَحَقَّقَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْتَفٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ ؛ لِأَنَّ غَيْرَهُ قَدْ تَحَقَّقَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا، مِمَّا سَنَذْكُرُهُ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .مَعَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ رَأْيِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ.

۱۱۸۳: عکرمہ نے ابن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ میں نے آپ کے طریقہ کو خوب محفوظ کیا مگر مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر میں قراءت پڑھتے تھے یا نہیں۔ یہ ابن عباس ﷺ ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ ظہر و عصر میں قراءت نہ کرنا میرے نزدیک ہرگز ثابت نہیں اور ان سے پہلی روایت جو نقل کی گئی اس میں ابن عباس ﷺ نے قراءت کے ترک کا حکم دیا یا اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان میں قراءت نہیں کی۔ پس

اس روایت میں اس بات کے ثبوت کی نفی ہوگئی تو اس روایت میں جو کہا گیا اس کی خود نفی ہوگئی کیونکہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں تو ان کی قراءت ثابت شدہ ہے جس کا تذکرہ ہم آئندہ روایات میں کر رہے ہیں پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا فتویٰ اس کے خلاف موجود ہے تو ان کے فتاویٰ جات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۷' نمبر ۸۰۹۔

یہ روایت صاف بتلا رہی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ظہر و عصر کی قراءت کی تحقیق نہ تھی تو ان کا ترک قراءت کا قول اس وقت کا ہے جب ان سے عدم تحقیق کی بات ثابت ہوگئی تو عدم قراءت والی بات بھی عدم ہوگئی کیونکہ ان کے علاوہ صحابہ کرام کو تحقیق تھی کہ آپ ظہر و عصر میں قراءت کرتے تھے جیسا چند سطور بعد روایات مذکور ہیں اگر اس بات سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کے خلاف بات بھی دکھائی جا سکتی ہے۔

<u>جواب نمبر۲</u>: روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ملاحظہ ہو۔

۱۱۸۴ : كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : (اقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ).

۱۱۸۴: عیزار بن حریث نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا امام کے پیچھے ظہر و عصر میں فاتحۃ الکتاب پڑھا کرو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۷۵/۱۔

۱۱۸۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ : شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : لَا تُصَلِّ صَلَاةً إِلَّا قَرَأْتَ فِيْهَا وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

۱۱۸۵: عیزار بن حریث کہتے ہیں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں موجود تھا میں نے ان کو یہ فرماتے سنا تم کوئی نماز بلا قراءت نہ پڑھو اگرچہ اس میں فاتحۃ الکتاب ہی پڑھو۔

۱۱۸۶ : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، وَمُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَوْ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ، فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ : هُوَ إِمَامُكَ فَاقْرَأْ مِنْهُ مَا قَلَّ وَمَا كَثُرَ، وَلَيْسَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَلِيْلٌ .

۱۱۸۶: ابوالعالیہ البراء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا یا ان سے ظہر و عصر کی قراءت کے متعلق دریافت کیا گیا تو کہنے لگے وہ تمہارا مقصود ہے اس میں سے جتنا تھوڑا یا زیادہ میسر ہو پڑھو اور اس کا تھوڑا بھی تھوڑا

نہیں (یعنی ثواب کے لحاظ سے کثیر در کثیر ہے)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۷۳/۱۔

۱۱۸۷ : وَكَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ .قَالَ : وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ : إِنِّي لَأَسْتَحْيِي أُصَلِّي صَلَاةً لَا أَقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَمَا تَيَسَّرَ .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَقَدْ رَأَيْنَا الْإِمَامَ تَحَمَّلَ عَنِ الْمَأْمُوْمِ، وَلَمْ نَرَ الْمَأْمُوْمَ تَحَمَّلَ عَنِ الْإِمَامِ شَيْئًا .فَإِذَا كَانَ الْمَأْمُوْمُ يَقْرَأُ، فَالْإِمَامُ أَحْرَى أَنْ يَقْرَأَ مَعَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ أَيْضًا مِنْ أَمْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا .فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ مَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ، بَكَّارَ بْنَ قُتَيْبَةَ.

۱۱۸۷: ابوالعالیہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس ﷜ سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح فرمایا جیسا روایت بالا میں گزرا ابوالعالیہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر ﷜ سے دریافت کیا تو کہنے لگے مجھے حیاء دامن گیر ہے کہ میں کوئی نماز ایسی پڑھوں جس میں سورۂ فاتحہ اور جو حصہ قرآن مجید کا میسر ہو وہ نہ پڑھ لوں۔ امام طحاوی ﷫ فرماتے ہیں یہ ابن عباس ﷜ کا فتویٰ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے ظہر وعصر میں قراءت کرے گا اور ہمارے ہاں امام مقتدی کی قراءت کا ذمہ دار ہے۔ مقتدی امام کی کسی چیز کا ذمہ دار نہیں ہے۔ پس جب مقتدی کو پڑھنے کا وہ حکم فرما رہے ہیں تو امام کا قراءت کرنا تو بدرجۂ اولیٰ ثابت ہو جائے گا جبکہ یہ بات بھی ہے کہ ہم نے ان دونوں نمازوں میں قراءت کی روایت ان سے نقل کر چکے ہیں پھر جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی ابن عباس ﷜ کی روایت کے خلاف روایات وارد ہیں ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۶۱/۱۔

حاصلِ روایات: ان روایات سے ابن عباس ﷜ فقط منفرد کا قراءت کرنا نہیں بلکہ امام کے پیچھے ظہر وعصر میں مقتدی کو قراءت کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور ذمہ دار تو امام ہے جب مقتدی پر قراءت لازم ہے تو اس کا امام تو لازماً قراءت کرے گا پس جب ان سے قراءت ظہر وعصر کا حکم ثابت ہوا تو ان کے متعلق نقل کردہ فتویٰ کی حیثیت نہ رہی۔

اور ابن عمر ﷜ کے ارشاد سے بھی ظہر وعصر کی قراءت ثابت ہوئی جس سے سوید بن غفلہ ﷫ کی روایت کا جواب بھی ثابت ہو گیا۔

موقف فریق ثانی:

عصر وظہر میں بھی بقیہ نمازوں کی طرح قراءت ہے یہ ائمہ اربعہ تمام فقہاء ومحدثین کا مسلک ہے یہ روایات اوراسی طرح کثیر روایات ان کی مستدل ہیں چند پیش کی جاتی ہیں۔

۱۱۸۸: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا).

۱۱۸۸: عبداللہ نے اپنے والد ابوقتادہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر میں قراءت فرماتے بعض اوقات کوئی آیت بلند آواز سے پڑھ دیتے (تاکہ معلوم ہو کہ آپ قراءت کرتے ہیں اوران میں قراءت لازم ہے)

تخریج : بخاری فی الاذان باب۹۶، ۱۰۷/۱۰۹، مسلم فی الصلاة نمبر۱۵۴/۱۵۵، ابن ماجه فی الاقامة باب۸، نسائی فی الافتتاح باب۵۶/۶۰، مسند احمد ۲۰۵/۵/۲۹۷، ۳۰۰/۳۰۱، ۳۰۵/۳۰۷، بیهقی فی السنن الکبرٰی ۶۵/۲/۶۶، ۲۹۳، مصنف ابن ابی شیبه ۳۷۲/۱۔

۱۱۸۹: وَأَنَّ أَبَا بَكْرَةَ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ نَحْوَهُ.

۱۱۸۹: عبداللہ نے اپنے والد ابوقتادہؓ سے اورانہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۵۹/۱۔

۱۱۹۰: وَأَنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَقُرْآنٍ، وَفِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَفِي الْمَغْرِبِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَقُرْآنٍ، وَفِي الثَّالِثَةِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ .قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ : وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۹۰: عبیداللہ بن ابی رافع نے حضرت علی ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قرآن مجید کا کچھ حصہ پڑھتے اور عصر میں بھی اسی طرح اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قرآن مجید کی بعض آیات اور دوسری یعنی تیسری میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے عبیداللہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب فرمایا (یعنی یہ مرفوع

روایت ہے)

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۲۵/۱' عبدالرزاق ۱۰۰/۲۔

۱۱۹۱ : وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبُغْدَادِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُوْرَتَيْنِ مَعَهَا فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا)

۱۱۹۱: عبداللہ نے اپنے والد ابوقتادہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں تلاوت فرماتے اور بعض اوقات ہمیں کوئی آیت زور سے پڑھ کر سنا دیتے (تا کہ ہم جان لیں کہ ظہر وعصر میں قراءت ہے)

تخریج : روایت نمبر ۱۱۸۸: کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۱۹۲ : وَأَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : (اجْتَمَعَ ثَلَاثُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : تَعَالَوْا حَتّٰى نَقِيسَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ .فَقَاسُوْا قِرَاءَتَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، بِقَدْرِ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الْأُوْلَيَيْنِ فِي الظُّهْرِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ).

۱۱۹۲: ابونضرہؒ نے ابوسعید الخدریؓ سے نقل کیا کہ تین اصحاب رسول اللہ ﷺ جمع ہوئے اور کہنے لگے آؤ! تا کہ سری نمازوں میں جناب رسول اللہ ﷺ کی قراءت کا اندازہ کریں تو ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہ کیا بلکہ سب نے بالاتفاق کہا کہ پہلی دو رکعتوں میں آپ کی قراءت ظہر میں تیس آیات کے برابر ہوتی تھی اور آخری دو رکعات میں اس کے نصف کے برابر ہوتی تھی اور نماز عصر کی پہلی دو رکعات میں قراءت کی مقدار ظہر کی پہلی دو رکعات کے نصف کے برابر ہوتی (یعنی پندرہ آیات کے برابر) اور پچھلی دو رکعات میں پچھلی دو رکعات ظہر کا نصف (یعنی سات آٹھ آیات کے برابر)

تخریج : ابن ماجہ فی اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیھا باب۷' نمبر۸۲۸۔

۱۱۹۳ : وَأَنَّ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْوَلِيْدِ أَبِيْ بِشْرِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِيْ

سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ، قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ، نِصْفُ ذٰلِكَ، وَكَانَ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ، قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ).

۱۱۹۳: ابوالصدیق الناجی نے ابوسعید الخدریؓ سے نقل کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا قیام ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات کی مقدار کے برابر ہوتا اور آخری دو رکعات میں اس کا نصف ہوتا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں قیام پندرہ آیات کی مقدار کے برابر اور پچھلی رکعات کا قیام اس کے نصف ہوتا۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ روایت نمبر۱۵٦' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲٦' نمبر۸۰٤' نسائی فی الصلاۃ باب۱٦' مصنف ابن ابی شیبہ ۳۵٦/۳۵۵/۱' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۳۹۰/۲' شرح السنہ للبغوی ۵۹۳۔

۱۱۹۴: وَأَنَّ أَحْمَدَ بْنَ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: أَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ، عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ).

۱۱۹۴: ابوالصدیق الناجی نے ابوسعید الخدریؓ سے نقل کیا ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ظہر وعصر میں قراءت کا اندازہ کر رہے تھے تو ہم نے آپ کے قیام ظہر کا اندازہ تیس آیات کے برابر لگایا پہلی دو رکعتوں میں سورہ سجدہ کی مقدار اور پچھلی دو رکعات میں اس سے نصف اور عصر کی پہلی دو رکعتوں کے قیام کا اندازہ ہم نے ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر لگایا اور عصر کی پچھلی دو رکعات کا قیام دو رکعات پہلی کے قیام کے نصف کی مقدار اندازہ لگایا۔ (یعنی سات آیات کے برابر)

تخریج : روایت نمبر۱۱۹۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۱۹۵: وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ (وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ)) وَنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ.

۱۱۹۵: سماک نے جابر بن سمرہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر میں والسماء والطارق اور والسماء ذات البروج اور اسی جیسی سورتیں تلاوت فرماتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۷' ۸۰۵' ترمذی فی الصلاۃ باب۱۱۲' نمبر۳۰۷' نسائی فی الافتتاح باب ٦۰۔

۱۱۹۶ :وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصَرِيَّ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَارِمٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ : (قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : أَيُّكُمْ قَرَأَ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ : أَنَا، قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا).

۱۱۹۶: زرارہ بن اوفی نے عمران بن حصین ؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ظہر وعصر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے کس نے سبح اسم ربك الاعلی پڑھی ہے ایک آدمی نے کہا میں نے پڑھی آپ نے فرمایا مجھے ایسا محسوس ہوا کہ تم میں سے بعض میری قراءت میں خلجان ڈال رہے ہو۔

تخریج : مسلم فی الصلاة ۴۸/۴۷، ابو داؤد فی الصلاة باب۱۳۴، نمبر۸۲۹، نسائی فی الافتتاح باب ۲۷، وقیام اللیل باب۵۰، مسند احمد ۴۳۱/۴۲۶/۴، ۴۴۱/۴۳۳، ۴۰۵/۱، بیهقی فی السنن الکبرٰ ۱۶۲/۲، مصنف ابن ابی شیبه ۳۷۵/۳۵۷/۱۔

۱۱۹۷ :وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ .ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ زُرَارَةَ قَدْ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۱۹۷: قتادہ نے نقل کیا کہ زرارہ نے عمران بن حصین اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱۷۲/۱۔

۱۱۹۸ :وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۱۹۸: عن قتادہ عن زرارہ عن عمران عن النبی ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۱۱/۱۱۸/۲، نسائی ۱۴۶/۱، مسند احمد ۴۳۳/۴، دارقطنی ۳۲۲/۱۔

۱۱۹۹ :وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبُغْدَادِيَّ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، قَالَ : فَرَآهُ أَصْحَابُهُ أَنَّهٗ قَرَأَ بِتَنْزِيْلِ السَّجْدَةِ).

۱۱۹۹: ابو مجلز نے ابن عمر ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے ان سے یہ نہیں سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے نماز ظہر میں سجدہ کیا ہو کہتے ہیں کہ ان کے اصحاب نے دیکھا کہ انہوں نے الم تنزیل السجدہ پڑھی۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۸۱/۱۔

۱۲۰۰ :وَأَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْجَارُوْدِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: أَنَا ابْنُ أَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا، فَيَجْهَرُ وَيُخَافِتُ، فَجَهَرْنَا فِيْمَا جَهَرَ، وَخَافَتْنَا فِيْمَا خَافَتَ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ :لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ).

۱۲۰۰: عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرواتے پس جہر کرتے اور آہستہ قراءت کرتے پس ہم نے اس میں جہر کیا جہاں آپ نے جہر کیا اور آہستہ پڑھا جہاں آپ نے آہستہ پڑھا میں نے آپ کو کہتے سنا نماز قراءت کے بغیر نہیں ہوتی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۲۵' نمبر ۱۱۹۷۔

۱۲۰۱ :وَأَنَّ ابْنَ أَبِىْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : فِىْ كُلِّ الصَّلَاةِ قِرَاءَةٌ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَاهُ عَلَيْنَا، أَخْفَيْنَاهُ عَلَيْكُمْ .

۱۲۰۱: عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہر نماز میں قراءت ہے پس جس میں قراءت بلند آواز سے پڑھ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنایا ہم تمہیں سناتے ہیں اور جس کو ہم پر آہستہ پڑھا ہم بھی تمہارے سامنے اس کا اخفاء کرتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۰٤' مسلم فی الصلاۃ نمبر ٤٤/٤٣' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۲۵' نمبر ۷۹۷' نسائی فی الافتتاح باب ٥٤' مسند احمد ۲۷۳/۲۵۸/۲' ۳۰۱/۲۸۵' ۳٤۸/۳٤۳' ٤۸۷/٤۱۱۔

۱۲۰۲ :وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ السَّقَطِىَّ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۱۲۰۲: عطاء نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱۷۰/۱۔

۱۲۰۳ :وَأَنَّ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۲۰۳: عطاء کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا انہوں نے اسی طرح سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۲٦۷/۱۔

۱۲۰٤ :وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ : أَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ

ذَكَرَ مِثْلَهٗ .

۱۲۰۴: عطاء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے ابن جریج بھی عطاء سے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سمعت کے الفاظ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۲۰/۲، ابو داؤد۔

۱۲۰۵ : وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُوْ عُبَيْدَةَ، وَهُوَ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ أَنَسٍ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا، مَعَ مَا ذَكَرْنَا، بِمَا رُوِيَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ .

۱۲۰۵: حمید الطویل نے انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر میں سبح اسم ربك الاعلى پڑھا کرتے تھے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات نے ان روایات کے ساتھ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۵۶/۱۔

اسی سلسلہ میں خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایات بھی ملاحظہ ہوں:

۱۲۰۶ : كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ، قَالَ : قُلْنَا لِخَبَّابٍ : (أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ : نَعَمْ .قُلْتُ : بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ : بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ).

۱۲۰۶: ابو معمر کہتے ہیں ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو کہا کہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر میں پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔میں نے کہا تم اسے کس طرح پہچانتے تھے؟ تو وہ کہنے لگے آپ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۹۱، ۹۶، ۱۰۸، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۵، نمبر۸۰۱، ابن ماجہ فی الاقامہ باب۷، نمبر۸۲۶، مسند احمد ۱۰۹/۵، ۱۱۲، مصنف ابن ابی شیبہ ۳۶۲/۳۶۱/۱، مصنف عبدالرزاق نمبر۲۶۷۶۔

۱۲۰۷ : وَكَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا، دَلِيْلٌ، عَلٰى أَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا لِأَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَضْطَرِبَ لِحْيَتُهٗ بِتَسْبِيْحٍ سَبَّحَهٗ،

أَوْ دُعَاءٍ، أَوْ غَيْرِهِ .وَلَكِنَّ الَّذِيْ حَقَّقَ الْقِرَاءَ ةَ مِنْهُ فِيْ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ، مَنْ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ، الَّتِيْ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، تَحْقِيْقُ الْقِرَاءَ ةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَانْتَفٰى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ، رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ، هَلْ نَجِدُ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ، فَرَأَيْنَا الْقِيَامَ فِي الصَّلَاةِ فَرْضًا، وَكَذٰلِكَ الرُّكُوْعُ، كَذٰلِكَ السُّجُوْدُ، وَهٰذَا كُلُّهُ مِنْ فَرْضِ الصَّلَاةِ، وَهِيَ بِهِ مُضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ إِذَا تُرِكَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ، وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ سَوَاءٌ وَرَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ سُنَّةً، لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ، فَهُوَ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ سَوَاءٌ وَرَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَخِيْرَ، فِيْهِ اخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ .فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ هُوَ فَرْضٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ إِنَّهُ سُنَّةٌ، كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ قَدْ جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً .فَكَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ مَا كَانَ مِنْهَا فَرْضًا فِيْ صَلَاةٍ، فَهُوَ فَرْضٌ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ، وَكَانَ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ لَيْسَ بِفَرْضٍ وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ .وَلَيْسَتِ الصَّلَاةُ بِهِ مُضَمَّنَةً كَمَا كَانَتْ مُضَمَّنَةً بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ فَذٰلِكَ قَدْ يَنْتَفِيْ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ وَيَثْبُتُ فِيْ بَعْضِهَا وَالَّذِيْ هُوَ فَرْضٌ وَالصَّلَاةُ بِهِ مُضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِءُ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ إِذَا كَانَ فِيْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَرْضًا، كَانَ فِيْ سَائِرِهَا كَذٰلِكَ .فَلَمَّا رَأَيْنَا الْقِرَاءَ ةَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَالصُّبْحِ، وَاجِبَةٌ فِيْ قَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ، لَا بُدَّ مِنْهَا، وَلَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا، كَانَ كَذٰلِكَ هِيَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ .فَهٰذِهِ حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ، عَلٰى مَنْ يَنْفِي الْقِرَاءَ ةَ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، مِمَّنْ يَرَاهَا فَرْضًا فِيْ غَيْرِهَا .وَأَمَّا مَنْ لَا يَرَى الْقِرَاءَ ةَ مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، يَقْرَأُ فِيْ كُلِّهِمَا فِيْ قَوْلِهِ وَيَجْهَرُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْهُمَا، وَيُخَافِتُ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَتْ سُنَّةً مَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ هِيَ الْقِرَاءَ ةُ، وَلَمْ تَسْقُطْ بِسُقُوْطِ الْجَهْرِ، كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ السُّنَّةُ، فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، لَمَّا سَقَطَ الْجَهْرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَ ةِ أَنْ لَا يُسْقِطَ الْقِرَاءَ ةَ قِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۲۰۷: شریک ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے روایت نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ظہر وعصر میں قراءت کا ثبوت تو اظہر من الشمس ہو گیا ان میں روایت نمبر ۱۲۰۶ میں اضطراب لحیہ کو قراءت کی دلیل قرار دینا ہمارے ہاں کچھ اچھی دلیل نہیں کیونکہ اضطراب لحیہ کے وقت تسبیح دعا وغیرہ سب مراد ہو سکتا ہے پس

یہ احتمالی دلیل ثبوت مدعا کے لئے چنداں کافی نہیں البتہ دیگر روایات اس سلسلہ کی کافی دلیل ہیں جب ظہر و عصر کی قراءت یقینی طور پر ثابت ہوگئی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت میں مذکور بات خود منتفی ہوگئی۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

تنویر موضوع کے لئے نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں تا کہ ایک قول کی توثیق ہو کر مسئلہ واضح تر ہو جائے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ نماز میں قیام فرض ہے اور رکوع کا حکم بھی یہی ہے اور سجود بھی یہی حکم رکھتا ہے۔

نمبر۱: یہ تمام نماز کے فرائض ہیں ان میں سے کسی چیز کے ترک سے نماز نہیں ہوتی اور یہ فرائض تمام نمازوں میں برابر ہیں۔

نمبر۲: اسی طرح ہمارے نزدیک قعدہ اول سنت (سنت سے ثابت) ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں اس کی سنیت تمام نمازوں میں یکساں ہے۔ اسی طرح قعود اخیر میں علماء کا اختلاف ہے کہ وہ فرض ہے یا سنت (ثابت بالسنہ) لیکن اس بات پر سب متفق ہیں کہ تمام نمازوں میں اس کا حکم فرض یا سنت ہونے کا ایک ہے پس یہ چیزیں جو ایک نماز میں فرض ہیں وہ تمام میں فرض ہیں اور رات کی نماز میں جہری قراءت سنت ہے فرض نہیں اور نماز کا اس پر دارومدار بھی نہیں جیسا کہ رکوع وسجدہ' قیام پر دارومدار ہے اسی لئے وہ بعض میں ثابت ہے اور بعض میں نہیں اور وہ جو کہ فرض ہے اور نماز کا اس پر مدار ہے نماز اس کے بغیر ہوتی ہی نہیں جب وہ چیزیں ایک نماز میں فرض ہیں تو بقیہ نمازوں میں بھی اسی طرح ہونی چاہئیں۔

اب ہم نے غور کیا کہ قراءت مغرب' عشاء' صبح میں تو مخالفین کے ہاں بھی واجب وفرض ہے اور اس کے بغیر چارہ کار نہیں اور نماز اس کے بغیر نہیں ہو سکتی تو بتقاضائے نظر ظہر و عصر میں بھی قراءت کا یہی حکم ہونا چاہئے اس عقلی دلیل سے ان لوگوں کی بات ھباء منثورا ہوگئی جو بقیہ نمازوں میں تو قراءت کو فرض مانتے ہیں مگر ظہر و عصر میں قراءت کے قائل نہیں۔

آخری بات:

اب اگر وہ لوگ قراءت کو ظہر و عصر کے فرائض ہی سے نہیں مانتے تو ان سے عرض کریں گے کہ مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت اور جہر کرنا دونوں کو آپ ضروری قرار دیتے ہیں اور پچھلی رکعات میں قراءت آہستہ مگر سنت کہتے ہیں جب پچھلی دو رکعتوں میں قراءت کم از کم سنت رہی اور جہر کے سقوط سے قراءت بالکل ساقط نہیں ہوئی تو اس پر نظر کرتے ہوئے ہم کہیں گے کہ ظہر و عصر میں بھی قراءت سنت رہے اور جہر کے ساقط ہونے سے قراءت بالکل ساقط نہ ہو تو عقلی اعتبار سے قراءت کا سقوط کسی لحاظ سے بھی درست نہ ہوا اور یہی امام ابوحنیفہ وابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے قراءت کا ثبوت:

۱۲۰۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ).

۱۲۰۸: ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو ظہر وعصر میں (ق والقرآن المجید) پڑھتے سنا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۵۶/۳۵۳/۱۔

۱۲۰۹ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، قَالَ : سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَوْ يُحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

۱۲۰۹: ابن ابی رافع نے اپنے والد ابو رافع سے اور انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ حکم دیتے یا پسند کرتے تھے کہ ظہر وعصر میں امام کے پیچھے پڑھا جائے پہلی دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب اور سورۃ اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف فاتحۃ الکتاب پڑھی جائے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۷۳/۱' دار قطنی ۳۲۰/۱۔

۱۲۱۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مَرْيَمَ الْأَسَدِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ .

۱۲۱۰: ابو مریم اسدی کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ کو ظہر میں قراءت کرتے سنا۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۲۸/۱۔

۱۲۱۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ، وَحَكِيْمٍ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَقَرَأَ "بِقَافٍ وَالذَّارِيَاتِ" أَسْمَعَهُمْ بَعْضَ قِرَاءَتِهٖ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَقَرَأَ بِقَافٍ وَالذَّارِيَاتِ، وَأَسْمَعَنَا، نَحْوَ مَا أَسْمَعْنَاكُمْ .

۱۲۱۱: جمیل بن مرہ اور حکیم دونوں مورق عجلی کے پاس گئے انہوں نے ان کو ظہر کی نماز پڑھائی اور سورہ ق اور الذاریات پڑھی اور قراءت کے بعض حصے ان کو سنائے۔

۱۲۱۲ : وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ : ثَنَا الْمُقْرِي، عَنْ حَيْوَةَ، وَابْنِ لَهِيْعَةَ قَالَا : أَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهٗ : إِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ فَاقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ

الْقُرْآنِ. قَالَ فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَا مِثْلَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۱۲۱۲: عبیداللہ بن مقسم نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مجھے کہنے لگے جب تم اکیلے نماز پڑھو تو ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور ایک ایک سورہ ساتھ ملاؤ اور پچھلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھو۔

عبیداللہ کا بیان ہے کہ میں زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ملا تو انہوں نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسی بات کہی۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ: قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۲۱۳: عبیداللہ بن مقسم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ظہر وعصر کی قراءت کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگے میں تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورہ پڑھتا ہوں اور پچھلی دو میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَأَلَهُ كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي صَلَاتِكُمُ الَّتِي لَا تَجْهَرُونَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ إِذَا كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ؟ فَقَالَ نَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَنَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَنَدْعُو.

۱۲۱۴: عبیداللہ بن مقسم کہتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ تم غیر جہری نماز میں کیا کرتے ہو جبکہ تم اپنے گھروں میں ہوتے ہو تو انہوں نے کہا ہم ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورہ پڑھتے ہیں اور پچھلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک سورۂ فاتحہ پڑھتا اور دعا پڑھتا ہوں۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳٦۱/۱۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: إِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ شَيْئًا مِنَ الصَّلَوَاتِ، فَاقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِسُورَةٍ مَعَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ، بِأُمِّ الْقُرْآنِ.

۱۲۱۵: عبیداللہ بن مقسم کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا جب تم کسی بھی نماز کو اکیلے ادا کرو تو پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ سورت سمیت پڑھو اور پچھلی میں فقط ام القرآن پڑھو۔

۱۲۱٦: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، قَالَ حَدَّثَنِي

يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْته يَقُوْلُ : يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُوْرَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .قَالَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ، أَوْ فَمَا أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ .

۱۲۱۶: یزید الفقیر نے جابر بن عبداللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب اور سورہ پڑھی جائے اور پچھلی دو میں فاتحہ الکتاب پڑھی جائے اور کہنے لگے ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ نماز فاتحہ اور اس کے اوپر کچھ حصہ پڑھنے کے بغیر یا جو اس سے کچھ زائد ہے پڑھنے کے بغیر نہیں ہوتی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳٦١/١۔

۱۲۱۷ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (اِذَا زُلْزِلَتْ).

۱۲۱۷: خالد بن عرفطہ کہتے ہیں کہ میں نے خباب ؓ کو ظہر وعصر میں اذا زلزلت الارض پڑھتے سنا (یعنی بعض آیات بلند کر کے تعلیم کے لئے)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ٣٦٢/١۔

۱۲۱۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ، عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ اقْرَءُ وْا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

۱۲۱۸: محمد بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے ہشام بن اسماعیل کو منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس کہتے سنا کہ حضرت ابو الدرداء ؓ فرماتے تھے ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ الکتاب اور دو سورتیں پڑھو اور پچھلی دو میں فاتحہ الکتاب پڑھو۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ٣٢٥/١۔

حاصل روایات و آثار:

روایات ماسبق اور آثار صحابہ ؓ سے یہ بات خوب روشن ہوگئی کہ ظہر وعصر کی پہلی و پچھلی رکعات میں اسی طرح قراءت ہے جس طرح دیگر تینوں نمازوں کی پہلی اور پچھلی رکعات میں قراءت ہے۔

نوٹ :اس باب میں ظہر وعصر کی قراءت کو کثرت روایات اور آثار صحابہ ؓ سے اور عقلی دلیل کو بطور تنور دلیل لا کر خوب واضح کیا ہے یہاں عادت کے خلاف نظر طحاوی ؒ کو پہلے اور آخر میں آثار صحابہ کو لایا گیا ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب میں قراءت (کی مقدار) کا بیان

خلاصۃ الزام: تمام ائمہ کے ہاں مغرب میں قصار مفصل پڑھا جائے گا اگرچہ قصار مفصل کی ابتداء میں تھوڑا بہت فرق ہے البتہ شوافع مغرب میں طوال مفصل کو افضل قرار دیتے ہیں۔

موقف اوّل اور ان کی مستدل روایات:

مغرب میں طویل قراءت افضل ہے ظاہریہ اور شوافع کا یہی قول ہے جیسا کہ سورہ اعراف وطور ومرسلات کا پڑھنا ثابت ہے۔

۱۲۱۹ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ ح .

۱۲۱۹: محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد جبیر بن مطعمؓ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۲۲۰ : وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : (سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ).

۱۲۲۰: محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد جبیر بن مطعمؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نماز مغرب میں سورہ طور پڑھ رہے تھے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ طور ۵۲' باب ۱' مسلم فی الصلاۃ ۱۷٤' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۸' نمبر ۸۱۱' ترمذی فی الصلاۃ باب۱۱۳' نسائی فی الافتتاح باب٦٥' ابن ماجہ فی الاقامہ باب۹' نمبر۸۳۲' دارمی فی الصلاۃ باب٦٤' مالك فی النداء نمبر۲۳' مسند احمد ٤/۸۰/۸۳' ۸۵' مصنف عبدالرزاق نمبر۲٦۹۲' طبرانی فی المعجم الکبیر نمبر۱٤۹۷۔

۱۲۲۱ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : أَنَا مَالِكٌ، وَسُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۲۲۱: مالک وسفیان نے ابن شہاب سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۲۲۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : حَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَتِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ (أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَدْرٍ، قَالَ : فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، فَقَرَأَ بِالطُّورِ فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي، حِينَ سَمِعْتُ

الْقُرْآنَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ).

۱۲۲۲: سعید بن ابراہیم کہتے ہیں مجھے میری بعض بہنوں نے اپنے والد سے نقل کیا اور انہوں نے جبیر بن مطعمؓ سے نقل کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا یہ بدر کے موقعہ کی بات ہے میں آپ تک پہنچا اس وقت آپ نماز مغرب ادا فرما رہے تھے آپ نے اس میں سورہ طور پڑھی وہ سن کر مجھے یوں معلوم ہوا گویا میرا دل پھٹ گیا ہے یہ اسلام لانے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

تخریج : روایت ۱۲۲۰ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۲۲۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ .أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ، وَهُوَ يَقْرَأُ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا). فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ، لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ قِرَاءَ تُك هٰذِهِ السُّوْرَةَ أَنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

۱۲۲۳: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ میں نے ام الفضل بنت الحارث سے سنا جبکہ انہوں نے مجھے سورہ والمرسلات عرفاً پڑھتے سنا اے میرے بیٹے! تو نے تو مجھے اس سورت کی قراءت کر کے جناب رسول اللہ ﷺ کی قراءت یاد دلا دی یہ آخری سورت تھی جس کی تلاوت میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مغرب میں سنی تھی۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۹۸' مسلم فی الصلاۃ نمبر۱۷۳' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۸' نمبر۸۱' نسائی فی المناسك باب۱۱۴' ابن ماجه فی الاقامة باب۹' نمبر۸۳۱' مسند احمد ۳۳۸/۶' ۳۴۰' عبدالرزاق نمبر۲۶۹۴۔

۱۲۲۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ.

۱۲۲۴: یونس نے زہری سے پھر زہری نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۲۲۵ :حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ، قَالَ : أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ : أَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ (أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ : يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ، مَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَسُوْرَةٌ أُخْرٰى صَغِيْرَةٌ .قَالَ زَيْدٌ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِأَطْوَلِ الطُّوَلِ وَهِيَ المص).

۱۲۲۵: عروہ بن زبیر کہتے ہیں مجھے زید بن ثابتؓ نے بتلایا کہ میں نے مروان بن الحکم کو کہا اے ابو عبد الملک؟ تم نماز مغرب میں قل ھو اللہ احد اور دوسری اسی طرح کی چھوٹی سورت پڑھتے ہو۔ زید کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں طویل ترین سورہ پڑھتے دیکھا اور وہ المص ہے یعنی اعراف۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب ۶۷۔

۱۲۲۶ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِى الْأَسْوَدِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

۱۲۲۶: ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۲۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَقْرَأُ فِى الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ يس .قَالَ عُرْوَةُ : قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَوْ أَبُوْ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ : شَكَّ هِشَامٌ لِمَرْوَانَ وَقَالَ لِمَ تُقَصِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، (وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِأَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ الْأَعْرَافِ).

۱۲۲۷: حماد نے ہشام سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی کہ مروان مغرب میں سورہ یٰس پڑھتا تھا۔ عروہ کہتے ہیں زید بن ثابت یا ابوزید انصاری نے ہشام کو اس بارے میں شک ہے کہ حضرت عروہ نے زید بن ثابت یا ابوزید انصاری کا قول مروان کے متعلق ذکر کیا کہ تم نماز مغرب کو مختصر کیوں پڑھاتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ طویل ترین سورہ پڑھتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۹۸۔

۱۲۲۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ : (صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِهٖ، الْمَغْرِبَ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُتَوَشِّحًا بِهٖ فَقَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا صَلَاةً، حَتّٰى قُبِضَ) .فَزَعَمَ قَوْمٌ أَنَّهُمْ يَأْخُذُوْنَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ، وَيُقَلِّدُوْنَهَا .وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِىْ قَوْلِهِمْ، فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِىْ أَنْ يُقْرَأَ فِى الْمَغْرِبِ إِلَّا بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ .وَقَالُوْا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ قَرَأَ (بِالطُّوْرِ) قَرَأَ بِبَعْضِهَا وَذٰلِكَ جَازَ فِى اللُّغَةِ يُقَالُ : هٰذَا فُلَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ إِذَا كَانَ يَقْرَأُ شَيْئًا مِنْهُ وَيُحْتَمَلُ قَرَأَ (بِالطُّوْرِ) قَرَأَ بِكُلِّهَا .فَنَظَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ هَلْ رُوِىَ فِيْهِ شَىْءٌ يَدُلُّ عَلٰى أَحَدِ التَّأْوِيْلَيْنِ؟

۱۲۲۸: حضرت انسؓ نے ام الفضل بنت الحارث سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں نماز مغرب پڑھائی جبکہ آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور آپ نے اس میں سورہ مرسلات کی تلاوت فرمائی آپ نے اس طرح جماعت کے ساتھ کوئی نماز ادا نہیں فرمائی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ ایک جماعت نے ان روایات کو اپنایا اور اختیار کیا جبکہ دوسروں نے کہا کہ نمازِ مغرب میں قصار مفصل پڑھیں اس لئے کہ یہ کہنا درست ہے کہ آپ نے طور پڑھی یعنی اس کا بعض حصہ پڑھا اور یہ اطلاق لغت میں درست ہے

جیسے محاورے میں کہتے ہیں فلاں قرآن پڑھتا ہے جبکہ وہ اس میں سے کچھ پڑھتا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ پوری سورت مراد ہو ہم نے غور کیا کہ کیا کوئی روایت ایسی موجود ہے جو اس پر دلالت کرتی ہو چنانچہ یہ روایت مل گئی۔

تخریج : ترمذی فی الصلاة باب۱۱۳' نمبر۳۰۸' نسائی فی الافتتاح باب ٦٤۔

اللغات :متوشحًا چادر کے دونوں کناروں کو دائیں ہاتھ کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر پھر دونوں کناروں کو سینے پر باندھنا۔

حاصل روایات: ان روایات و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز میں سورہ طور' مرسلات' اعراف' یٰسین جیسی سورتیں پڑھی جائیں ان کو پڑھنا افضل ہے کچھ علماء نے ان آثار سے استدلال کر کے ان کی پیروی کی جیسا کہ امام شافعی و دیگر علماء کا موقف ہے۔

موقف فریق دوم:

نماز مغرب میں قصار مفصل کو پڑھا جائے گا اس کو احناف و حنابلہ نے اختیار کیا ہے۔

مستدل روایات کے پیش کرنے سے پہلے سابقہ روایات کے جواب ذکر کرتے ہیں۔

روایت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا جواب: آپ ﷺ نے طور پڑھی اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبر۱: پوری سورۂ طور پڑھی تو مدعا ثابت ہے اور اسی کو سامنے رکھ کر فریق اوّل نے استدلال کیا۔

نمبر۲: سورہ طور کا بعض حصہ تلاوت فرمایا اور کل بول کر جز مراد لینے کی بات تو کلام عرب میں شائع و ذائع ہے۔

ان دونوں احتمالوں میں تعیین کے لئے روایات و آثار کو چھاننے سے یہ روایت نکل آئی۔

۱۲۲۹ : فَإِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُكَلِّمَهُ فِيْ أَسَارَى بَدْرٍ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، فَسَمِعْته يَقْرَأُ (إِنَّ عَذَابَ رَبِّك لَوَاقِعٌ) فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ فَلَمَّا فَرَغَ كَلَّمْته فِيْهِمْ فَقَالَ شَيْخٌ لَوْ كَانَ أَتَانِي لِشُفْعَتِهِ يَعْنِيْ أَبَاهُ مُطْعِمَ بْنَ عَدِيٍّ). فَهٰذَا هُشَيْمٌ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَبَيَّنَ الْقِصَّةَ عَلَى وَجْهِهَا، وَأَخْبَرَ أَنَّ الَّذِيْ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ عَذَابَ رَبِّك لَوَاقِعٌ). فَبَيَّنَ هٰذَا أَنَّ قَوْلَهُ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ قَرَأَ (بِالطُّوْرِ) إِنَّمَا هُوَ مَا سَمِعَهُ يَقْرَأُ مِنْهَا .وَلَيْسَ لَفْظُ جُبَيْرٍ إِلَّا مَا رَوٰى هُشَيْمٌ لِأَنَّهُ سَاقَ الْقِصَّةَ عَلَى وَجْهِهَا .فَصَارَ مَا حُكِيَ فِيْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ قِرَاءَ تُهُ (إِنَّ عَذَابَ رَبِّك لَوَاقِعٌ) خَاصَّةً .وَأَمَّا حَدِيْثُ مَالِكٍ مُخْتَصَرٌ مِنْ هٰذَا كَذٰلِكَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ قَوْلِهِ لِمَرْوَانَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِأَطْوَلِ الطُّوْلِ (المص) يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى قِرَاءَتِهٖ بِبَعْضِهَا .وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ.

۱۲۲۹: محمد بن جبیر بن مطعم نے حضرت جبیر بن مطعم سے بیان کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بدر کے قیدیوں کے سلسلہ میں بات چیت کرنے کے لئے مدینہ منورہ حاضر ہوا اس وقت آپ اپنے صحابہ کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے میں نے سنا کہ آپ پڑھ رہے تھے: ان عذاب ربك لواقع [الطور: ۷] یہ سن کر ایسے محسوس ہوا جیسے میرا دل پھٹ گیا ہو جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے قیدیوں کے سلسلے میں آپ سے بات چیت کی تو آپ نے فرمایا اگر بوڑھا میرے پاس آتا تو میں اس کی سفارش قبول کرتا (اس سے مراد مطعم بن عدی تھا) ھُشیم نے اس روایت کو زہری سے نقل کیا اور انہوں نے واقعہ صحیح انداز سے بیان کر کے بتلا دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے جو قراءت سنی ہے وہ یہ ہے کہ: ﴿ان عذاب ربک الواقع﴾ پس اس روایت نے واضح کر دیا کہ پہلی روایت میں طور سے مراد طور کی وہ آیات ہیں اور جبیر رضی اللہ عنہ کے الفاظ وہی ہیں جو ھُشیم سے نقل کئے کیونکہ ھُشیم نے قصہ کو صحیح انداز سے بیان کیا ہے۔ پس جو قراءت انہوں نے بیان کی اس سے خاص آیت ﴿ان عذاب ربک الواقع﴾ مراد ہے' مالک کی روایت ویسے مختصر ہے۔ اسی طرح زید بن ثابت نے جو بات مروان کو فرمائی کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے طوال میں سب سے طویل طوال کو پڑھتے سنا وہ سورۂ ﴿المٓصٓ﴾ ہے اور یہ کہنا بھی درست ہے کہ اس سے بعض کا پڑھنا مراد ہو اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : روایت نمبر ۱۲۲۰ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

نمبر ۱: اس روایت کو ہشیم نے صحیح طریق سے بیان کر دیا اور بتلایا کہ جبیر نے جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ آیت ان عذاب ربك لواقع سنی تھی پس جبیر کی مراد یہی آیت تھی پوری سورت مراد نہ تھی۔

نمبر ۲: حدیث الباب مراد ہے مالک کی روایت بھی مختصر ہے گویا روایت میں جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے پس طول قراءت پر اس سے استدلال درست نہیں ہے۔

نمبر ۳: اسی طرح حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو مروان کو کہی گئی اس میں بھی المٓصٓ کا جز پڑھنا مراد ہے ساری سورت مراد نہیں ہے۔

روایت کی جو تاویل ہم نے پیش کی ہے اس کی صداقت پر بطور استشہاد یہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۲۳۰ :أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْتَضِلُوْنَ .

۱۲۳۰: ابی الزبیر نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم مغرب کی نماز پڑھ کر پھر تیر اندازی میں مقابلہ کرتے۔

اللغات: ینتضلون۔ تیراندازی میں مقابلہ کرنا۔

۱۲۳۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰی، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا ثَابِتٌ عَنْ (أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْمِي أَحَدُنَا، فَيَرٰى مَوْضِعَ نَبْلِهِ).

۱۲۳۱: ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم مغرب کی نماز جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا کرتے پھر تیراندازی کرتے تو اپنے تیر پھینکنے کی جگہ کو بخوبی دیکھتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب٦' نمبر٤١٦' مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ٣٢٨/١۔

۱۲۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۲۳۲: حجاج نے حماد سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند السراج۔

۱۲۳۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، ح

۱۲۳۳: ابوعوانہ نے ابو بشر سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

۱۲۳۴ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، وَهُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ (عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَدَّثُونِي أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ يَرْتَمُونَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِمْ مَوْقِعُ سِهَامِهِمْ، حَتّٰى يَأْتُوا دِيَارَهُمْ، وَهُمْ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ، فِي بَنِي سَلِمَةَ).

۱۲۳۴: ابوبشر نے علی بن بلال سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے اصحاب رسول ﷺ کی ایک انصاری جماعت کے ساتھ نماز ادا کی تو انہوں نے مجھے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر وہ جا کر تیراندازی میں مقابلہ کرتے تیر کے نشانے والی جگہ ان سے مخفی نہ رہتی تھی یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں میں پہنچتے جو شہر کے آخر میں محلّہ بنی سلمہ میں واقعہ تھے۔

۱۲۳۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْخَيَّاطُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ بَنِي سَلِمَةَ، أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ إِلَى أَهْلِهِمْ، وَهُمْ يُبْصِرُونَ مَوْقِعَ النَّبْلِ عَلٰى قَدْرِ ثُلُثَيْ مِيلٍ .

۱۲۳۵: زہری نے بنی سلمہ کے بعض لوگوں سے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کرتے

پھر اپنے گھر لوٹتے اس حال میں کہ ثلث میل کی مقدار تیر پھینکنے کی جگہ کو ہم دیکھتے ہوتے تھے (یعنی زیادہ اندھیرا نہ ہوتا تھا)

تخریج : مسند احمد ٣٦/٤۔

١٢٣٦ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَأْتِي بَنِي سَلِمَةَ، وَإِنَّا لَنُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ). فَلَمَّا كَانَ هٰذَا وَقْتَ انْصِرَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ، وَقَدْ قَرَأَ فِيهَا (الْأَعْرَافَ) وَلَا نِصْفَهَا .

١٢٣٦: قعقاع بن حکیم نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کرتے پھر محلہ بنی سلمہ میں آتے تو اس وقت تیر پھینکنے کے مقامات ابھی نظر آتے تھے۔ (مناسب روشنی ہوتی)

تخریج : عبدالرزاق ٥٥١/١۔

حاصل روایات: یہ نکلا کہ نماز مغرب پڑھ کر تیراندازی کی جاسکے اور تیر پھینکنے کی جگہ ثلث میل تک صاف نظر پڑے تو ممکن نہیں کہ نماز مغرب میں سورہ اعراف پڑھی جائے اور اسی کا معمول ہو سورہ اعراف پڑھنے کی صورت میں تو عشاء کا وقت قریب آ لگے گا چہ جائیکہ تیراندازی کی جاسکے۔

مؤقفِ ثانی کی مستدل روایات:

١٢٣٧ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : صَلَّى مُعَاذٌ بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ، فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ، فَصَلَّى رَجُلٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ (إِنَّهُ مُنَافِقٌ) فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، (فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفَاتِنٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ، لَوْ قَرَأْتَ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى -وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا فَإِنَّهُ يُصَلِّي خَلْفَكَ ذُو الْحَاجَةِ وَالضَّعِيفُ، وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ).

١٢٣٧: محارب بن دثار نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کیا کہ معاذ نے اپنے ساتھیوں کو نماز مغرب پڑھائی تو سورہ بقرہ یا نساء شروع کر دی ایک آدمی نماز میں شامل ہوا پھر (طویل قراءت دیکھ کر) جماعت سے ہٹ گیا (الگ نماز پڑھ لی) یہ بات معاذ کو پہنچی تو انہوں نے کہا وہ منافق ہے یہ بات اس آدمی کو پہنچی تو وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس بات کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے معاذ کو (بلوا کر) فرمایا اے معاذ کیا تو لوگوں کو فتنے میں ڈالتا ہے اے معاذ کیا تو لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرتا ہے اگر تو سبح اسم ربك الاعلیٰ اور والشمس وضحاها

پڑھتا تو مناسب تھا اس لئے کہ تیری اقتداء میں ضرورت مند' کمزور' بچے' بوڑھے نماز پڑھتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۷۴' والاذان باب۶۰' مسلم فی الصلاۃ نمبر۱۷۸' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۴' نمبر۷۹۰' نسائی فی الاقامہ باب۴۱/۳۹' والافتتاح باب۷۰/۶۳' مسند احمد ۲۹۹/۱۲۴/۳' ۳۰۸/۳۰۰۔

۱۲۳۸ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ.

۱۲۳۸: محارب بن دثار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۲۴۹/۱۔

۱۲۳۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : هِيَ الْعَتَمَةُ.

۱۲۳۹: عمرو بن دینار نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ عشاء کی نماز تھی۔

تخریج : مسلم ۱۸۷/۱۔

۱۲۴۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَصَلَّى مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ثُمَّ جَاءَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَنَحّٰى نَاحِيَةً فَصَلّٰى وَحْدَهُ .فَقُلْنَا : مَا لَكَ يَا فُلَانُ أَنَافَقْتَ؟ قَالَ : مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ .فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّيْ مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا، وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ فَصَلّٰى مَعَكَ، ثُمَّ جَاءَ فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ إِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَجْزَائِنَا أَيْ بِأَعْضَائِنَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ مَرَّتَيْنِ اقْرَأْ سُوْرَةَ كَذَا، اقْرَأْ سُوْرَةَ كَذَا، السُّوَرُ قِصَارٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ لَا أَحْفَظُهَا). فَقُلْنَا لِعَمْرٍو : إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ ثَنَا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَأْ بِسُوْرَةِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى -وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ، وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ نَحْوُ هٰذَا .فَقَدْ أَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ، تَثْقِيْلَ قِرَاءَتِهِ بِهِمْ، سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ لَهُ

أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ وَأَمَرَهُ بِالسُّوَرِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْمُفَصَّلِ). فَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الصَّلَاةُ هِيَ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ فَقَدْ ضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَمَا ذَكَرْنَا مَعَهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَإِنْ كَانَتْ هِيَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ فِيْهَا بِمَا ذَكَرْنَا مَعَ سِعَةِ وَقْتِهَا، فَإِنَّ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ - مَعَ ضِيْقِ وَقْتِهَا -أَحْرٰى أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الْقِرَاءَةُ فِيْهَا مَكْرُوْهَةً .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، نَحْوٌ مِنْ هٰذَا .

۱۲۴۰: عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھرلوٹ کر ہماری امامت کراتے ایک رات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی پس معاذ نے ان کے ساتھ نماز ادا کی پھر ہمیں امامت کرانے کے لئے آئے تو سورہ بقرہ شروع کر دی جب لوگوں میں سے ایک آدمی نے یہ حالت دیکھی تو اس نے ایک طرف ہٹ کر اکیلے نماز ادا کر لی پس ہم نے کہا اے فلاں تجھے کیا ہوا کیا تو منافق ہو گیا؟ وہ کہنے لگے میں منافق نہیں ہوا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر آپ کو ضرور اس بات کی اطلاع دوں گا پس وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتا ہے پھرلوٹ کر ہماری امامت کراتا ہے گزشتہ رات آپ نے نماز عشاء کو مؤخر فرمایا انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ آئے اور ہمیں امامت کرانے لگے تو انہوں نے سورہ البقرہ شروع کر دی جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں نے ایک طرف ہو کر اکیلے نماز پڑھ لی ہم اونٹوں پر پانی لاتے ہیں ہم اپنے جوڑ بند سے کام کاج کرتے ہیں (اور پیٹ پالتے ہیں) پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنے میں ڈالتا ہے یہ بات آپ نے دو مرتبہ دہرائی تم یہ یہ سورت پڑھ لیا کرو اور یہ سورتیں قصار مفصل کی ہیں ان میں حد بندی نہیں کرتا۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سورۂ بقرہ کی قراءت کا بوجھ ڈالنا ناپسند کیا اور فرمایا اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرتے ہو اور آپ نے مفصلات کا حکم دیا جو روایات میں مذکور ہوئیں اگر یہ نماز' نمازِ مغرب ہو تو پھر یہ روایت زید ثابت رضی اللہ عنہ والی روایت جو ابتلاء کے باب میں گزری اس کے خلاف ہے اور اگر اس سے عشاء مراد ہو تو وقت کی وسعت کے باوجود آپ نے اس میں اس کے پڑھنے کو ناپسند فرمایا۔ اب نماز مغرب اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ یہ قراءت اس میں مکروہ ہو اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی سورتوں کا پڑھنا نمازِ عشاء میں وارد ہوا ہے۔

ہم نے عمرو بن دینار کو کہا کہ ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تم سورہ واللیل' اذا یغشٰی' والشمس وضحاھا اور والسماء ذات البروج' والسماء والطارق میں سے کوئی سورہ پڑھو تو اس پر عمرو بن دینار نے کہا اسی جیسی سورتیں مراد ہیں (کوئی مخصوص سورت مراد نہیں)

اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے افتّان انت یامعاذ فرما کر قراءت کی بوجھل کرنے والی مقدار کا انکار فرمایا اور مفصل کی سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔

ایک اشکال اور اس کا حل:

مندرجہ بالا روایت دو طرق سے وارد ہے ایک محارب بن دثار سے دوسری عمرو بن دینار سے اگر اول روایت کو لیں تو پھر یہ روایت زید بن ثابت کے خلاف ہے اور مغرب سے متعلق ہے اور دوسرے شاگرد عمرو بن دینار اس کو عشاء کی نماز بتلا رہے ہیں اس صورت میں اس سے مغرب پر استدلال چنداں مفید نہیں۔

الجواب: مغرب کی نماز مراد ہونے کی صورت میں چونکہ یہ قولی روایت ہے اور زید بن ثابت اور دیگر روایات کے متعلق کہہ چکے ان میں ان سورتوں کا جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے پس اس قولی روایت کو ترجیح حاصل ہوگئی۔ اور اگر عمرو بن دینار کی روایت کے مطابق عشاء مراد ہو تو اس سے استدلال بطور دلالت النص ہوگا کہ جب وسیع وقت کے باوجود مختصر قراءت کا حکم فرمایا گیا تو مغرب کا وقت مختصر ہے اس میں تو بدرجہ اولیٰ اختصار قراءت کا لحاظ ہوگا پس مفصلات قصار سے پڑھنا افضل و اولیٰ ہوگا ہذا ہو المراد۔ جیسا کہ یہ روایت شاہد ہے۔

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنَ الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِ (الشَّمْسِ وَضُحَاهَا) وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَهَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ). قِيلَ لَهُ "نَعَمْ "

۱۲۴۱: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز عشاء میں سورہ والشمس وضحاہا اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کوئی روایت آئی ہے تو اسے کہا جائے گا جی ہاں! (جناب رسول اللہ ﷺ نے مغرب میں قصار مفصل پڑھی ہے)

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۱٤' نمبر ۳۰۹۔

اشکال نمبر۳:

کیا جناب نبی اکرم ﷺ سے مغرب میں قصار مفصل کے پڑھنے کا ثبوت مل سکتا ہے۔

الجواب: جی ہاں اس کا ثبوت ملتا ہے مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ.

۱۲۴۲: اسرائیل نے جابر اور انہوں نے عامر اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں والتین والزیتون پڑھی۔

تخریج : ترمذی فی الصلاة باب ١١٤، نمبر ١٣٠، مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ٣٥٨/١۔

۲۴۳ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ أَبُوْ زَكَرِيَّا الْبَغْدَادِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ : ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ).

۱۲۴۳: سلیمان بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب میں قصار مفصل پڑھی۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب ٦٢۔

۲۴۴ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ، قَالَ : ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ فُلَانٍ .قَالَ بُكَيْرٌ : فَسَأَلْتُ سُلَيْمَانَ، وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ.

۱۲۴۴: بکیر بن سلیمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے کسی کو فلاں سے بڑھ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہت والی نماز پڑھتے نہیں دیکھا بکیر کہنے لگے میں نے سلیمان سے پوچھا تم نے اس آدمی کو پالیا تو انہوں نے کہا وہ مغرب میں قصار مفصل پڑھتے تھے۔

تخریج : ابن حبان ١٥٧/٣۔

۲۴۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا عُثْمَانُ بْنُ مِكْتَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَهٰذَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ .فَإِنْ حَمَلْنَا حَدِيْثَ جُبَيْرٍ وَمَا رَوَيْنَا مَعَهٗ مِنَ الْآثَارِ، عَلٰى مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ لَنَا، تَضَادَّتْ تِلْكَ الْآثَارُ وَحَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا. وَإِنْ حَمَلْنَاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اتَّفَقَتْ هِيَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ .وَأَوْلٰى بِنَا أَنْ نَحْمِلَ الْآثَارَ عَلَى الْإِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُقْرَأَ بِهٖ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ هُوَ قِصَارُ الْمُفَصَّلِ

وَهٰذَا قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِىْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى . -وَقَدْ رُوِىَ مِثْلُ ذٰلِكَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۲۴۵: عثمان بن مکتل نے ضحاک سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت کی ہے۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بتلا رہے ہیں کہ آپ اس میں قصار مفصل پڑھتے تھے۔ اگر ہم حضرت جبیر اور ان کے ساتھ مذکورہ روایات کو اس بات پر محمول کریں جو ہمارے مخالفین کہتے ہیں تو پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ان کا تضاد لازم آئے گا۔ اور اگر وہ مفہوم مراد لیں جو ہم نے پیش کیا ہے تو وہ روایات اور یہ حدیث باہمی متفق ہو جائیں گی اور تضاد نہ رہے گا۔ پس ہماری مذکورہ بات سے یہ ثابت ہو گیا کہ نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھی جائے گی۔ اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل ارشاد مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : بیهقی ۵٤۷/۱۔

فیصلہ کن بات یہ ہے:

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مغرب میں قصار مفصل کا پڑھنا بتلا رہے ہیں اسی طرح دیگر روایات و آثار سے بھی یہ بات ثابت ہو رہی ہے اگر روایت جبیر کو موقف اول والے حضرات کے مطابق محمول کریں تو پھر وہ روایت ان تمام آثار سے ٹکراتی ہے اور اگر اس روایت کی وہ تاویل (سورہ کا جز پڑھنا) مراد لیں تو اس ان روایات اور اس میں موافقت ہو جاتی ہے پس مقصود تو عمل ہے پس روایات کا موافق پر محمول کرنا تضاد سے اولیٰ تر ہے مناسب ترین بات یہی ہے کہ مغرب میں قصار مفصل پڑھی جائے۔

اور یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ و ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی اس کی حمایت میں موجود ہے جو آخر میں نقل کر رہے ہیں۔

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفٰى، قَالَ أَقْرَأَنِىْ أَبُوْ مُوْسٰى كِتَابَ عُمَرَ إِلَيْهِ اقْرَأْ فِى الْمَغْرِبِ بِآخِرِ الْمُفَصَّلِ.

۱۲۴۶: زرارہ بن اوفی کہتے ہیں کہ مجھے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھایا (جس میں لکھا تھا) کہ آخر مفصل میں سے پڑھو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۵۹/۱۔

حاصل روایات: ان روایات و آثار سے نماز مغرب میں قصار مفصل کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے پس یہی اولیٰ و افضل ہے۔

نوٹ : مغرب میں قصار مفصل کی اولویت کو مفصل طور پر ثابت کیا گیا اور اشکالات کا حل بھی ذکر کیا گیا امام طحاوی رحمہ اللہ موافقت روایات کی زیادہ کوشش کرتے ہیں یہ باب بھی نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے قراءت کا مسئلہ

خلاصۃ البراہم: امام و مقتدی کی الگ الگ ذمہ داری ہے کہ منفرد و امام کی طرح مقتدی کا وظیفہ قراءت میں وہی ہے جو ان کا ہے۔

فریق اوّل:

امام شافعی اور اہل ظواہر احمد بن حنبل، مالک رحمہم اللہ کے ہاں مقتدی کو امام کے پیچھے فاتحہ و سورہ پڑھنا واجب یا مستحب ہے۔

فریق دوم:

امام ابوحنیفہ سفیان ثوری ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کے ہاں امام کے پیچھے فاتحہ اور دیگر کوئی سورہ پڑھنی درست نہیں۔

فریق اوّل کے دلائل میں پیش کردہ روایات و آثار:

۱۲۴۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَتَعَايَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : (أَتَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ) قُلْنَا : نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ (فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا).

۱۲۴۷: محمود بن الربیع نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی پس آپ پر قراءت گراں ہوئی جب سلام پھیرا تو آپ نے فرمایا کیا تم میرے پیچھے پڑھتے ہو انہوں نے جواب دیا جی ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا ایسا مت کرو سوائے فاتحۃ الکتاب کے اس لئے کہ اس کی نماز نہیں جس نے فاتحہ نہ پڑھی۔

اللغات: تعایت۔ گراں ہونا۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاة باب۱۳۲، نمبر۸۲۳، ترمذی فی الصلاة باب۱۱۵، نمبر۳۱۱، مستدرک محاکم ۲۳۸/۱، بمع تغیر یسیر۔

۱۲۴۸: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيْهِ عَبَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ).

۱۲۴۸: یحییٰ بن عباد نے اپنے والد عباد سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہر وہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نقص والی ہے۔

اللغات: خداج۔ ناقص۔

تخریج: ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۱' نمبر ۸۴۰' مسند احمد ۲۷۵/۱۹۲/۶' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۶۰/۱۔

۱۲۴۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۲۴۹: یزید بن زریع نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۲۵۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ) فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّيْ أَكُوْنُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ اقْرَأْهَا يَا فَارِسِيُّ فِيْ نَفْسِكَ .

۱۲۵۰: ہشام بن زہرہ کے مولیٰ ابوالسائب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں امّ القرآن نہ پڑھی وہ ناقص و نامکمل ہے میں نے سوال کیا اے ابو ہریرہ! میں بسا اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو وہ فرمانے لگے اے فارسی! اس وقت اپنے دل میں پڑھ لو۔

تخریج: مسلم فی الصلاة ۴۱/۳۸' مسند احمد ۲۴۱/۲۔

۱۲۵۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۲۵۱: علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج: نسائی ۱۴۴/۱۔

۱۲۵۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْمٌ، وَأَوْجَبُوْا بِهَا الْقِرَاءَ ةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا لَا نَرٰى أَنْ يُقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَلَا بِغَيْرِهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَيْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَائِشَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اللَّذَيْنِ رَوَوْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ). لَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ، الصَّلَاةَ الَّتِي تَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ .قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَنَى بِذٰلِكَ الصَّلَاةَ الَّتِي لَا إِمَامَ فِيْهَا لِلْمُصَلِّي وَأَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَأْمُوْمَ بِقَوْلِهِ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهُ .فَجَعَلَ الْمَأْمُوْمَ فِي حُكْمِ مَنْ يَقْرَأُ بِقِرَاءَةِ إِمَامِهِ، فَكَانَ الْمَأْمُوْمُ بِذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِهِ (كُلُّ مَنْ صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَلَاتُهُ خِدَاجٌ). وَقَدْ رَأَيْنَا أَبَا الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ، مِثْلَ هٰذَا، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ، عِنْدَهُ، عَلَى الْمَأْمُوْمِ .

۱۲۵۲: علاء بن عبدالرحمٰن عن ابیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ان روایات کے پیش نظر تمام نمازوں میں فاتحہ کی قراءت کو واجب قرار دیا۔دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی نماز میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کی قراءت کو جائز قرار نہیں دیتے۔ان حضرات کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات نقل کی ہیں کہ ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے جماعت کی نماز مراد ہے اس لیے یہ جائز نہیں کہ اس سے وہ نماز مراد لی جائے جو امام کے بغیر پڑھی جاتی ہو اس سے مقتدی آپؐ کے اس ارشاد کی بناء پر خارج ہو گیا کہ ''جو شخص امام کے ساتھ ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے'' پس مقتدی تو اس آدمی کے حکم میں ہے جو امام کی قراءت سے پڑھتا ہے اس لیے مقتدی اس قول کی حدود سے خارج ہو گیا کہ ہر وہ شخص جس نے اپنی نماز میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی اس کی نماز ناقص ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات سنی ہے یہ ان کے ہاں بھی مقتدی کے لیے نہیں ہے روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد باختلاف یسیر فی المتن ۴۵۷/۲۔

حاصل روایات: فاتحۃ الکتاب تمام نمازوں سری و جہری میں پڑھی جائے گی فاتحہ کے بغیر نماز ناقص و غیر کامل ہے۔

موقف ثانی:

کہ فاتحۃ الکتاب اور کسی سورہ کو بھی امام کے پیچھے نہ پڑھا جائے گا اس پر بہت سی روایات سے استدلال کیا گیا ہے اس کی طرف بڑھنے سے پہلے ان روایات سابقہ کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر ①: روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو سب سے آخر میں ہے جس نماز میں فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے اس روایت میں دو احتمال ہیں۔

نمبر①: اس میں امام مقتدی منفرد سب کی نماز مراد ہے کہ جو بھی ان میں سے فاتحہ ترک کرے اس کی نماز ناقص ہے۔
نمبر②: دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس سے مراد اس آدمی کی نماز ہے جس کا کوئی امام نہ ہو یعنی امام اور منفرد تو ان کی نماز بغیر فاتحہ ناقص و نامکمل ہے رہا مقتدی تو اس کی نماز تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق: "من کان له امام فقراء ة الامام له قراء ة" اس میں امام کی قراءت کو مقتدی کی قراءت قرار دیا گیا تو گویا مقتدی ناقص نماز والوں سے نکل گیا۔
جواب نمبر②: حضرت ابوالدرداءؓ کی روایت میں بھی یہ مضمون موجود ہے کہ مقتدی کے ذمہ قراءت نہیں ہے ہر نماز میں قراءت کے وجوب کا ارشاد خود ابوالدرداءؓ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا روایت ملاحظہ ہو۔

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ -ح.

۱۲۵۳: عبداللہ بن وہب کہتے ہیں کہ مجھے معاویہ بن صالح نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

تخریج: دارقطنی ۳۲۶/۱۔

۱۲۵۴: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ، أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، (أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ كُلِّ الصَّلَاةِ قُرْآنٌ؟ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ). قَالَ: وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ (أَرٰى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ، فَقَدْ كَفَاهُمْ). فَهٰذَا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِیْ كُلِّ الصَّلَاةِ قُرْآنٌ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ "وَجَبَتْ" فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ الْأَنْصَارِ .ثُمَّ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدُ مِنْ رَأْيِهٖ مَا قَالَ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ، عَلٰى مَنْ يُصَلِّیْ وَحْدَهٗ، وَعَلَى الْإِمَامِ لَا عَلَى الْمَأْمُوْمِيْنَ .فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ رَأْیَ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَأْمُوْمِ مَعَ الْإِمَامِ، وَانْتَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ .وَأَمَّا حَدِيْثُ عُبَادَةَ، فَقَدْ بَيَّنَ الْأَمْرَ، وَأَخْبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ أَمَرَ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَهٗ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ أَمْ لَا؟

۱۲۵۴: معاویہ بن صالح نے ابوالزاہریہ عن کثیر بن مرہ عن ابی الدرداءؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر نماز میں قرآن مجید پڑھنا لازم ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ ایک انصاری نے کہا پھر تو قرآن مجید پڑھنا واجب ہوا۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تمام نمازوں میں قرآن مجید پڑھنا چاہیے تو ایک انصاری نے کہا پھر تو واجب ہو گیا تو آپ نے اس کی بات کا انکار نہیں کیا پھر ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کے بعد اپنی رائے ظاہر فرمائی کہ یہ حکم اکیلے نماز پڑھنے والے اور امام کے لیے ہے

مقتدیوں کے لیے نہیں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے ان سے مختلف ہے وہ اسے مقتدی بمع امام پر لازم کرتے ہیں' پس اس روایت کا کسی بھی فریق کے لیے دلیل ہونا ثابت نہ ہو سکا' باقی رہی حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ' تو انہوں نے بات کو واضح کر دیا کہ جناب رسول اللہ نے مقتدیوں کو اپنے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ دیکھیں کہ ان کے خلاف اور کسی صحابی نے عمل کیا یا نہیں تو چنانچہ یہ روایات مل گئیں۔

فتویٰ:

ابوالدرداءؓ کہتے ہیں میرے خیال میں جب کوئی کسی قوم کی امامت کروائے تو اس کی قراءت ان کے لئے کافی ہے۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب ۳۱' ۱۴۶/۱۔

یہ حضرت ابوالدرداءؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں انہوں نے خود زبان نبوت سے "**فی کل صلاۃ قرآن**" کا ارشاد سنا اس پر ایک انصاری نے قراءت کے وجوب کا قول کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا گویا یہ سکوت بھی بیان ہو گیا پھر ابوالدرداءؓ نے اس کے بعد یہ فتویٰ دیا کہ جو اکیلا نماز پڑھے یا امام ہو اس پر یہ حکم ہے مقتدی کا حکم یہ نہیں ہے۔

اب بنظر انصاف دونوں صحابیوں کے فتوے مختلف ہوئے تو ابوالدرداءؓ کے فتویٰ کو "**من کان لہ امام فقراء ۃ الامام لہ قراء ۃ**" کے موافق ہونے کی وجہ سے ترجیح ہوگی۔

جواب روایت:

عبادہ بن الصامتؓ کی روایت سند کے لحاظ سے کمزور ہے مکحول مدلس اور محمود بن الربیع مجہول ہے۔

نمبر ②: مکحول کبھی خود عبادہ سے کبھی محمود بن الربیع کے واسطہ سے کبھی نافع ابن محمود کے واسطہ سے کبھی نافع ابن محمود عن محمود ابن الربیع کے واسطہ سے کبھی نافع ابن محمد عن ابی نعیم عن ابی عبادہ سے نقل کرتے ہیں اس شدید اضطراب کی وجہ سے قابل استدلال نہیں متن میں بھی اضطراب ہے کبھی **لا صلاۃ الا بفاتحۃ الکتاب** کبھی **لا صلاۃ لمن لم یقرء بام القرآن خلف الامام** کبھی **لا صلاۃ لمن لم یقرأبھا** ہے گویا متن بھی مضطرب پس قابل استدلال نہیں۔ یہ صحیح روایت **مالی انازع القرآن** کے خلاف ہے اسی طرح **اذا قریء القرآن فاستمعوا لہ** کے خلاف ہے نیز اس کے بعض طرق امام و منفرد کے ساتھ اس کو خاص کرتے ہیں جس کے لئے جواب کی حاجت نہیں۔

مؤقف ثانی:

امام کے پیچھے کسی قسم کی قراءت نہیں ان کی مستدل یہ روایات و آثار ہیں۔

۱۲۵۵ : فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ، فَقَالَ هَلْ: (قَرَأَ مِنْكُمْ مَعِيْ أَحَدٌ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ:

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أَقُوْلُ مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟). قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ، مِنَ الصَّلَوَاتِ، حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْهُ.

۱۲۵۵: ابن اکیمہ لیثی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے واپس مڑے تو ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی پڑھا ہے تو ایک آدمی نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی کہہ رہا ہوں میرے ساتھ قرآن مجید کے پڑھنے میں کیوں منازعہ کیا جا رہا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس پر لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ جہری نمازوں میں پڑھنے سے رک گئے جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب۱۱۶، نمبر۳۱۲، نسائی فی الافتتاح باب۲۸، ابن ماجہ فی الاقامہ باب۱۳، مالک فی النداء نمبر۴۴، مسند احمد ۲۸۴/۲۔

نوٹ: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت میں اور کوئی بھی نہیں پڑھتا تھا جس ایک شخص نے پڑھا اس نے استفسار پر بتلا دیا اس کو بھی بات بتلا دی گئی تو پھر جو بعض افراد پڑھتے تھے وہ بھی رک گئے معلوم ہوتا ہے اگر فاتحہ خلف الامام ہوتی تو سب پڑھتے۔ فتدبر۔

۱۲۵۶ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ، فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَءُوْنَ).

۱۲۵۶: سعید نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مسلمانوں نے اس نصیحت کو پلے باندھ لیا پس وہ قراءت خلف الامام نہ کرتے تھے۔

۱۲۵۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْأَوَّلِ الْأَحْوَلُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا).

۱۲۵۷: زید بن اسلم نے ابو صالح سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لئے بنایا گیا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ پڑھے تو تم خاموش رہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۶۷، نمبر۶۰۴، نسائی فی الافتتاح باب۳۰، مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۲۶/۲۔

۱۲۵۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقِرَاءَ ةَ).

۱۲۵۸: ابوالاحوص نے عبداللہ سے نقل کیا کہ لوگ جناب نبی اکرم ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا تم نے مجھ پر قراءت کو خلط ملط کر دیا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۴۵۱/۱‘ مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۳۷۶/۱‘۔

۱۲۵۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَعْقُوْبَ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَ ةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ).

۱۲۵۹: عبداللہ بن شداد نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامة باب۱۳‘ نمبر۸۵‘ دارقطنی فی سننه ۳۲۵/۳۲۳/۱۔

۱۲۶۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا وَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ .

۱۲۶۰: موسیٰ بن ابی عائشہ نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا اس سند میں راوی نے جابر بن عبداللہ کا ذکر نہیں کیا۔

تخریج : دارقطنی مرسلاً۔

۱۲۶۱ : حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۲۶۱: موسیٰ بن ابی عائشہ نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے بصرہ کے ایک آدمی سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی ۵۲۳/۱۔

۱۲۶۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ وَلَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

۱۲۶۲: ابوالزبیر نے حضرت جابر ؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی نمبر ۱۲۴۰۔

۱۲۶۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۱۲۶۳ حسن بن صالح عن جابر الجعفی عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ: انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی۔

۱۲۶۴ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ حَيٍّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

۱۲۶۴: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۲۶۵ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ : (مَنْ صَلَّى رَكْعَةً، فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ).

۱۲۶۵: وہب بن کیسان نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں امّ القرآن نہ پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر جب کہ وہ امام کے پیچھے ہو (معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے نہ قراءت فاتحہ ہے اور نہ اور کوئی سورۃ)

تخریج : دارقطنی فی سننہ ۳۲۷/۱۔

۱۲۶۶ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۶۶: وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا یعنی روایت کو مرفوع قرار نہیں دیا۔

تخریج : دارقطنی ۳۲۲/۱، موطا مالک ۲۹/۱۔

۱۲۶۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى بْنِ ابْنَةِ السُّدِّيِّ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ : فَقُلْتُ لِمَالِكٍ "ارْفَعْهُ" فَقَالَ : " خُذُوا بِرِجْلِهِ . "

۱۲۶۷: اسمٰعیل بن موسیٰ نے امام مالک سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو کہا تم اس کو مرفوع بیان کیوں نہیں کرتے تو انہوں نے فرمایا اس روایت کو اس کے پاؤں سے پکڑ لو

یعنی اس کی سند میں کمزور راوی ہیں۔

۱۲۶۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ (أَتَقْرَءُ وْنَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ) فَسَكَتُوا فَسَأَلَهُمْ ثَلَاثًا فَقَالُوا إِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا). قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ بَيَّنَّا بِمَا ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوٰى عُبَادَةَ .فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ فِي ذٰلِكَ، الْتَمَسْنَا حُكْمَهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ، فَرَأَيْنَاهُمْ جَمِيعًا لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الرَّجُلِ، يَأْتِي الْإِمَامَ، وَهُوَ رَاكِعٌ أَنَّهُ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ مَعَهُ، وَيَعْتَدُّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ، وَإِنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا شَيْئًا .فَلَمَّا أَجْزَاهُ ذٰلِكَ فِي حَالِ خَوْفِهِ فَوْتَ الرَّكْعَةِ، احْتُمِلَ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَجْزَاهُ ذٰلِكَ لِمَكَانِ الضَّرُورَةِ، وَاحْتُمِلَ، أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا، أَجْزَاهُ، ذٰلِكَ لِأَنَّ الْقِرَاءَ ةَ خَلْفَ الْإِمَامِ لَيْسَتْ عَلَيْهِ فَرْضًا .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ، فَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ مَنْ جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ، وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّلَاةِ بِتَكْبِيرٍ كَانَ مِنْهُ، أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِءُهُ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَرَكَهُ لِحَالِ الضَّرُورَةِ، وَخَوْفَ فَوَاتِ الرَّاكِعَةِ، فَكَانَ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ قَوْمَةٍ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ، فَكَانَ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ قَوْمَةٍ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَغَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ .فَهٰذِهِ صِفَاتُ الْفَرَائِضِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الصَّلَاةِ، وَلَا تُجْزِئُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا .فَلَمَّا كَانَتِ الْقِرَاءَ ةُ مُخَالِفَةً لِذٰلِكَ، وَسَاقِطَةً فِي حَالِ الضَّرُورَةِ، كَانَتْ عَنْ غَيْرِ جِنْسِ ذٰلِكَ .فَكَانَتْ فِي النَّظَرِ أَنَّهَا سَاقِطَةٌ فِي غَيْرِ حَالَةِ الضَّرُورَةِ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْرَءُ وْنَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَيَأْمُرُونَ بِذٰلِكَ.

۱۲۶۸: ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر اپنے چہرہ مبارک کو ہماری طرف کیا اور فرمایا کیا تم اس وقت پڑھتے ہو جبکہ امام پڑھتا ہو پس سب خاموش رہے اس پر آپ نے ان سے تین بار سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا ہم امام کے پیچھے پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کرو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے سامنے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ تمام روایات حضرت عبادہؓ کی روایت کے خلاف ہیں جب روایات میں اختلاف ہوا تو ہم نے نظر وفکر کی طرف رجوع کیا چنانچہ ہم نے یہ بات پائی کہ اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ جو شخص امام کی ایسے وقت میں اقتداء کرے جبکہ وہ رکوع کی حالت میں ہو تو وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے تو اس کی یہ رکعت شمار ہوگئی اگرچہ اس نے اس میں کچھ بھی نہیں پڑھا' جب رکعت

کے فوت ہو جانے کے خطرے سے یہ چیز جائز ہے تو اس میں یہ احتمال پیدا ہو گیا کہ یہ چیز ضرورت کے وقت بھی جائز ہے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ امام کے پیچھے قراءت فرض نہیں' پس اسی اعتبار کر کے ہم نے یہ رائے قائم کی کہ سب حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص امام کو رکوع میں پائے اور وہ تکبیر افتتاح کے بغیر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی یہ نماز جائز نہ ہو گی اگر چہ اس نے یہ عمل ضرورت کی وجہ سے اور رکعت کے فوت ہو جانے کے ڈر سے کیا ہے اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ ضرورت کی حالت اور رکعت کے فوت ہو جانے کے خطرے کے باوجود قومہ کرتا اس کے لیے قومہ حالت ضرورت اور بلا حالت ضرورت ہر دو صورت میں ضروری ہے اور یہی حکم ان سب فرائض کا ہے کہ جن کے علاوہ نماز میں کوئی چارہ نہیں اور ان کے پائے جانے کے بغیر نماز درست نہیں ہو سکتی جب قراءت کا مسئلہ اس سے مختلف ہے اس لیے کہ یہ ضرورت کی حالت میں ساقط ہو جاتی ہے تو اس کی جنس الگ ہو گئی تو نظر و فکر کا یہ تقاضا ہے کہ ضرورت کی حالت کے علاوہ میں بھی یہ ساقط ہو جائے' یہی نظر ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف و محمد کا قول ہے اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ اصحاب رسولؐ امام کے پیچھے پڑھتے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔

تخریج : دارقطني في سننه ۱/ ۳۴۰' بيهقي في السنن الكبرىٰ ۲/ ۱۶۶۔

حاصل روایات: یہ چودہ روایات بتلا رہی ہیں کہ امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے کچھ لوگ کرتے تھے آپ نے اس کو قراءت میں خلل قرار دے کر اس سے منع کر دیا پس قراءت خلف الامام کی روایات منسوخ ہیں یہ روایات عبادہؓ والی روایت سے مضبوط تر ہیں۔

محاکمہ و نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

فلما اختلفت هذه الآثار سے نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کو بیان کرتے ہیں جب آثار مرویہ میں اختلاف ہوا تو اب بطریق نظر ان میں صورت فیصلہ کو جانچا چنانچہ یہ بات مسلم ہے کہ جو آدمی جماعت کے لئے ایسے وقت آئے جب امام رکوع میں جا چکا ہو تو وہ آنے والا شخص تکبیر کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے تو وہ رکعت کو پانے والا شمار ہوتا ہے حالانکہ اس نے ذرا بھر قراءت نہیں کی اب یہی کہیں گے کہ رکعت کے فوت ہو جانے کا خطرہ دامن گیر ہوا جس سے اس کی اس رکعت کو جائز قرار دیا گیا اور اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ امام کا مقتدی بن جانے کی وجہ سے اس پر قراءت ساقط ہو گئی اور امام کی قراءت اس کے لئے معتبر ہو گئی۔

اب ان دونوں احتمالوں میں سے ایک کی تعیین کرنے کے لئے ہم نے مزید غور کیا کہ جو شخص امام کو اس حالت میں پائے کہ وہ رکوع میں جا چکا یہ تکبیر کہے بغیر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو گیا تو تمام ائمہ کے ہاں اس کی یہ نماز قابل اعتبار نہ ہو گی حالانکہ نظریہ ضرورت کا تقاضا تو یہاں بھی یہی ہے کہ رکعت جانے کے خوف سے وہ فوراً رکوع میں چلا گیا تو قیام کو ترک کیا خواہ ضرورت کی وجہ سے ترک کیا ان دونوں صورتوں میں اگر چہ ضرورت ہے مگر پہلی میں قراءت چھوڑی تو نماز کو رکوع میں شامل ہونے کی بناء

پر جائز کہا گیا مگر دوسرے شخص کے لئے اسی نظریہ ضرورت کے موقعہ پر بھی اس کی نماز کو جائز قرار نہیں دیا گیا معلوم ہوا کہ قراءت اور تکبیر افتتاح کی حیثیت میں فرق ہے قراءت تو ساقط ہوگئی کیونکہ امام کی قراءت اس کا بدل تھی اور تکبیر تحریمہ کا کوئی بدل نہیں اس لئے اس کو ضرورت کے موقعہ پر بھی ساقط قرار نہیں دیا گیا گویا دونوں کی جنس الگ ہونے کی وجہ سے حکم بھی الگ ہوگا۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

ایک اہم سوال:

بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ وہ امام کے پیچھے پڑھتے اور اس کا حکم وفتویٰ دیتے تھے۔ جیسا کہ یہ اقوال ہیں۔

قولِ عمر رضی اللہ عنہ:

۱۲۶۹: فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ جَوَّابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ لِيَ اقْرَأْ. فَقُلْتُ وَإِنْ كُنْتُ خَلْفَكَ؟ قَالَ : " وَإِنْ كُنْتَ خَلْفِيْ "قُلْتُ : وَإِنْ قَرَأْتَ؟ قَالَ: " وَإِنْ قَرَأْتُ. "

۱۲۶۹: ابوابراہیم التیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا امام کے پیچھے قراءت کی جائے گی تو انہوں نے فرمایا پڑھ لیا کرو میں نے پوچھا خواہ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھوں؟ تو انہوں نے فرمایا خواہ تم میرے پیچھے پڑھو میں نے کہا اگر چہ آپ قراءت کریں انہوں نے فرمایا اگر چہ میں قراءت کروں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۳۷۳/۱۔

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ۔

۱۲۷۰: مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے سنا کہ وہ امام کے پیچھے ظہر میں سورہ مریم پڑھتے ہیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۳۷۳/۱۔

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ : صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، فَكَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ. قِيْلَ لَهُ : قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَمَّنْ ذَكَرْتُمْ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ.

۱۲۷۱: مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ظہر وعصر پڑھی وہ امام کے پیچھے قراءت کرتے تھے۔ اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ یہ قول اس سے مروی ہے جن کا تم نے تذکرہ کیا ان کے علاوہ دیگر اصحاب سے اس کے خلاف روایات ہیں۔ ملاحظہ ہوں

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۳۷۳/۱۔

الجواب بالصواب: تم نے اگر عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمرو کے متعلق فاتحہ خلف الامام کی بات نقل کی ہے تو دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کے خلاف آثار مروی ہیں ملاحظہ ہوں۔

۱۲۷۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰی وَمَرَّ عَلٰی دَارِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِیْ صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ، وَكَانَ قَدْ قَرَأَ عَلٰی أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰی قَالَ : قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَی الْفِطْرَةِ.

۱۲۷۲: مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قراءت کی وہ فطرت کے خلاف کرنے والا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۳۷۶/۱۔

۱۲۷۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : أَنْصِتْ لِلْقِرَاءَ ةِ فَإِنَّ فِی الصَّلَاةِ شُغْلًا، وَسَيَكْفِيْكَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ.

۱۲۷۳: ابووائل نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا کہ قراءت کے سننے کے لئے بالکل خاموشی اختیار کرو بلاشبہ نماز میں ایک مشغولیت ہے اور اس قراءت کے لئے تمہاری طرف سے امام کافی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۳۷۶/۱۔

۱۲۷۴ : حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، وَأَبُوْ جَابِرٍ، أَنَا أَشُكُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ.

۱۲۷۴: ابووائل نے عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : طبرانی الکبیر ۲٦٤/۹۔

۱۲۷۵ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهٗ.

۱۲۷۵: منصور نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۲۲۹/۲۔

۱۲۷۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا خَدِيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : لَيْتَ الَّذِیْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا).

۱۲۷۶: علقمہ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا کاش کہ وہ شخص جو امام کے پیچھے پڑھتا ہے اس کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۱/۳۷۷۔

۱۲۷۷ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، نَحْوَهُ.

۱۲۷۷: سفیان نے زبیر سے انہوں نے ابراہیم عن علقمہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ۔

۱۲۷۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

۱۲۷۸: عبیداللہ بن مقسم نقل کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ کیا امام کے پیچھے پڑھا جائے گا تو انہوں نے فرمایا کسی بھی نماز میں امام کے پیچھے کچھ بھی مت پڑھو۔

۱۲۷۹ : مِقْسَمٍ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالُوْا : (لَا تَقْرَؤُوْا خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ) حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۱۲۷۹: عبیداللہ بن مقسم کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا پھر اسی طرح روایت کو نقل کیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۳۳۰۔

۱۲۸۰ : وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، سَمِعَهُ يَقُوْلُ : (لَا تَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ)

۱۲۸۰: عطاء بن یسار نے زید بن ثابت سے نقل کیا کہ میں نے ان کو فرماتے سنا کسی بھی نماز میں امام کے پیچھے مت پڑھو۔

۱۲۸۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدٍ، مِثْلَهُ .

۱۲۸۱: عطاء بن یسار نے زید بن ثابت سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۲۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْحَرَّانِیُّ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِی حَمْزَةَ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ (أَقْرَأُ وَالْإِمَامُ بَیْنَ یَدَیَّ؟ فَقَالَ : لَا ۔

۱۲۸۲: ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس ؓ سے پوچھا کیا میں اس وقت قراءت کروں جبکہ امام میرے سامنے ہو؟ تو فرمانے لگے بالکل نہیں۔

۱۲۸۳ : حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ : هَلْ یَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ یَقُولُ (إِذَا صَلّٰی أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ) وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ .

۱۲۸۳: نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر ؓ سے جب یہ پوچھا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے قراءت کی جائے گی؟ تو فرمانے لگے جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت اس کے لئے کافی ہے چنانچہ عبداللہ بن عمر ؓ امام کے پیچھے نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : موطا مالك ۲۹/۱۔

۱۲۸۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِینَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : (یَكْفِیكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ). فَهٰؤُلَاءِ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ أَجْمَعُوا عَلٰی تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ .وَقَدْ وَافَقَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ، مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ، وَشَهِدَ لَهُمُ النَّظَرُ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا، فَذٰلِكَ أَوْلٰی مِمَّا خَالَفَهُ .

۱۲۸۴: عبداللہ بن دینار نے عبداللہ بن عمر ؓ سے نقل کیا کہ (امام کے پیچھے) تمہیں امام کی قراءت کافی ہے۔
یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی جماعت ہے جو امام کے پیچھے قراءت کے چھوڑنے پر متفق ہے اور اس کے موافق رسول اللہ کا ارشاد بھی ہے اور صحیح نظر وفکر بھی اس کے موافق ہے اور یہ اس کی مخالفت کرنے والوں کے مسلک سے بہتر قول ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه ۳۷۶/۱۔

حاصل آثار:

امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کے متعلق کثیر صحابہ کرام ؓ کا فتویٰ اور عمل یہی تھا کہ قراءت نہ کی جائے بلکہ وہ قراءت خلف الامام کو پسند نہ کرتے تھے۔

فیصلہ طحاوی:

سابقہ روایات جو موقف ثانی میں پیش کی گئیں وہ ان فتاویٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موافقت کرنے والی ہیں اور نظر وفکر کا فیصلہ بھی اسی حق میں ہے پس ان روایات کو اختیار کرنا پہلی روایات کو اختیار کرنے سے اولیٰ وافضل ہے۔

نوٹ: اس باب میں بھی روایات موقف ثانی کو پیش کر کے پھر نظر طحاوی کو لائے اور آخر میں تائید کے لئے عمل وفتاویٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیش کیا اور اس فاتحہ خلف الامام کے اختلاف کو اولویت کا اختلاف قرار دیا آج کل کے جدید مجتہدین کی طرح کفر واسلام کا مسئلہ نہیں بنایا۔

بَابُ الْخَفْضِ فِي الصَّلَاةِ هَلْ فِيهِ تَكْبِيرٌ؟

ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے پر تکبیر ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: حضرت عمر بن عبدالعزیز اور ابن سیرین' قاسم بن محمد وسالم رحمہم اللہ کے ہاں جھکتے وقت سجدہ تک کوئی تکبیر نہیں جب سجدہ سے اٹھیں گے تو تمام تکبیرات کہی جائیں گی۔

نمبر ②: ائمہ ثلاثہ جمہور فقہاء ومحدثین رحمہم اللہ کے ہاں جھکتے واٹھتے وقت تکبیر کہنا مسنون ومشروع ہے امام احمد کے ہاں واجب ہے۔

موقفِ اوّل:

انتقال رکن کے لئے تکبیر نہیں ہے مستدل روایات یہ ہیں۔

۱۲۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ.

۱۲۸۵: ابن عمران نے ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ عن ابیہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو آپ تکبیرات پوری نہ کرتے تھے (کم تکبیرات کہتے) (ابوداؤد کہتے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ رکوع سے سجدے کی طرف جاتے تکبیر نہ کہتے تھے اسی طرح سجدے سے قیام کے وقت تکبیر نہ کہا کرتے تھے)

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۳۶' نمبر ۸۳۷' مسند احمد ۴۰۶/۳/ ۴۰۷' بیهقی سنن کبریٰ ۶۸/۲' مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۲۴۱/۱/ ۲۴۲۔

۱۲۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَكَانُوا لَا يُكَبِّرُونَ فِي الصَّلَاةِ إِذَا خَفَضُوا، وَيُكَبِّرُونَ إِذَا رَفَعُوا، وَكَذٰلِكَ كَانَتْ بَنُو أُمَيَّةَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَكَبَّرُوا فِي الْخَفْضِ

وَالرَّفْعِ جَمِيعًا، وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلَى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۸۶: عمرو بن مرزوق کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں نے یہ رائے اختیار کی کہ وہ جھکتے وقت تکبیر نہیں کہتے اور جب سر اُٹھاتے ہیں تو اس وقت تکبیر کہتے ہیں اور بنو اُمیہ کے لوگ اسی طرح کرتے تھے۔ دوسرے علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جھکتے اور اُٹھتے دونوں وقت تکبیر کہی جائے گی اور اس سلسلے میں ان روایاتِ کثیرہ سے انہوں نے استدلال کیا۔

تخریج : بیهقی ۱۰۰/۲۔

حاصل روایات: وہ تکبیر جھکتے وقت نہ کہتے تھے البتہ اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے خلفاء بنی امیہ کا طرز عمل یہی تھا بعض نے حضرت عثمانؓ کی نسبت اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

روایت کا جواب:

یہ مجمل روایت ہے: لا یتم التکبیر کے الفاظ سے تکبیر نہ کہنے پر استدلال ہی درست نہیں تفصیلی روایت سے اس کا معاملہ معلوم ہوگا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تواتر کے ساتھ یہ عمل منقول ہے اس کے مقابلہ میں ایک مجمل روایت کیونکر معتبر ہوگئی۔

مؤقفِ دوم:

ہر جھکنے اور اُٹھنے کے وقت تکبیر مسنون ہے جو بہت سے آثار و روایات سے ثابت ہے ملاحظہ ہوں۔

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ، وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : أَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ وَضْعٍ وَرَفْعٍ.

۱۲۸۷: علقمہ نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہر جھکتے اٹھتے وقت تکبیر کہتے پایا۔

تخریج : ترمذی فی الصلاة باب۷۴' نمبر۲۵۳' نسائی فی التبطیق باب۹' دارمی فی الصلاة باب۴۰' مسند احمد ۴۲۲/۱' مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۳۹/۱۔

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعٌ، عَنْ زُهَيْرٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ، قَالَ : وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

۱۲۸۸: شجاع نے زہیر سے اپنی سند کے ساتھ اس طرح نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اٹھتے جھکتے تکبیر کہتے پایا۔

تخریج : ترمذی ۵۹/۱' نسائی ۱۷۲/۱۔

۱۲۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَالِمٌ الْبَرَّادُ، قَالَ : وَكَانَ عِنْدِي أَوْثَقَ مِنْ نَفْسِي قَالَ : قَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبُدْرِيُّ (أَلَا أُصَلِّيْ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُكَبِّرُ فِيْهِنَّ، كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَقَالَ : هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۸۹: عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ مجھے سالم البراد نے بیان کیا وہ میرے ہاں اپنی ذات سے بھی بڑھ کر قابل اعتماد ہیں کہ ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر انہوں نے ہمیں چار رکعت نماز پڑھائی جن میں وہ ہر جھکنے اور اٹھنے کے وقت تکبیر کہتے تھے پھر فرمانے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے پایا۔

تخریج:ابوداؤد فی الصلاۃ باب۱۴۴' نمبر۸۶۳' نسائی فی الصلاۃ باب۹۳' طبرانی فی المعجم الکبیر ۲۴۱/۲۴۰/۱۷۔

۱۲۹۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ، قَالَ: ثَنَا عِكْرِمَةُ، قَالَ : صَلَّى بِنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا رَفَعَ، وَإِذَا وَضَعَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ : أَوَ لَيْسَ ذٰلِكَ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۹۰: عکرمہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی وہ ہر جھکنے اور اٹھنے میں تکبیر کہتے تھے پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان کو اس کی اطلاع دی تو فرمانے لگے کیا یہی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں یعنی یہی آپ کی سنت ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۱۶' مصنف ابن ابی شیبہ ۲۴۱/۱۔

۱۲۹۱ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۱۲۹۱: ابوالبشر نے عکرمہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے مگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اس میں تذکرہ نہیں ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۱۸/۱۔

۱۲۹۲ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ : قَالَ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ، ذَكَّرَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِمَّا نَسِيْنَاهَا وَإِمَّا تَرَكْنَاهَا عَمْدًا يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ، وَكُلَّمَا رَفَعَ، وَكُلَّمَا سَجَدَ .

۱۲۹۲: اسود بن یزید کہتے ہیں کہ ہمیں ابوموسیٰ اشعری کہنے لگے کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ نماز یاد دلا دی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے جسے ہم نے خواہ جان بوجھ کر چھوڑ رکھا تھا یا ہم بھول گئے تھے آپ جب بھی جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ کے وقت بھی تکبیر کہتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه ۲٤١/١۔

۱۲۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِى عَرُوْبَةَ ح .

۱۲۹۳: سعید بن عامر نے بیان کیا کہ ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بین کی ہے۔

تخریج : مسلم ١٧٤/١۔

۱۲۹۴ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَبِى مُوْسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَسَجَدَ، فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا)

۱۲۹۴: حطان بن عبداللہ الرقاشی نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر٦٢۔

۱۲۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِى دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ : ثَنِى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ : حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمُّ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُتِمُّوْنَ التَّكْبِيْرَ، يُكَبِّرُوْنَ إِذَا سَجَدُوْا، وَإِذَا رَفَعُوْا، وَإِذَا قَامُوْا مِنَ الرَّكْعَةِ).

۱۲۹۵: عبدالرحمٰن اصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تکبیر کو مکمل کرتے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب اس سے اٹھتے تب بھی اور جب رکعت سے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ٢٤٠/١۔

۱۲۹۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَأَبُوْ حُذَيْفَةَ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۲۹۶: سفیان نے عبدالرحمٰن اصم سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ١٨٠/٣۔

۱۲۹۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِى مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِى سَلَمَةَ، أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي لَهُمُ الْمَكْتُوبَةَ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ .فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ "وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . "

۱۲۹۷: ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ ؓ ہمیں فرض نماز پڑھاتے تو ہر جھکنے اٹھنے میں تکبیر کہتے جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے میری نماز تم سب میں سے جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۱۵' مسلم فی الصلاۃ نمبر ۲۷۔

۱۲۹۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ، ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا أَبِي، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْمَكْتُوبَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۲۹۸: ابوسلمہ اور ابو بکر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ ؓ نے ہمیں فرض نماز پڑھاتے تھے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد طیاسی ۱/ ۳۰۵۔

۱۲۹۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَهُ.

۱۲۹۹: ابوالذئب نے مقبری سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۲/ ۴۲۔

۱۳۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَرَفَعَ).

۱۳۰۰: سعید بن سمعان نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب بھی جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۷' نمبر ۷۵۳' نسائی فی الافتتاح باب ۶' مسند احمد ۲/ ۴۳۴۔

۱۳۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيٰى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ، كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ. فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ : (إِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّكْبِيرِ، فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، أَظْهَرَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، وَأَكْثَرَ تَوَاتُرًا .وَقَدْ عَمِلَ بِهَا مِنْ -بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَتَوَاتَرَ بِهَا الْعَمَلُ إِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ، وَلَا يَدْفَعُهُ دَافِعٌ .ثُمَّ النَّظَرُ يَشْهَدُ لَهُ أَيْضًا، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الدُّخُوْلَ فِي الصَّلَاةِ، يَكُوْنُ بِالتَّكْبِيْرِ، ثُمَّ الْخُرُوْجُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، يَكُوْنَانِ أَيْضًا بِتَكْبِيْرٍ .كَذٰلِكَ الْقِيَامُ مِنَ الْقُعُوْدِ يَكُوْنُ أَيْضًا بِتَكْبِيْرٍ .فَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ تَغَيُّرِ الْأَحْوَالِ مِنْ حَالٍ إِلٰى حَالٍ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ فِيْهِ تَكْبِيْرًا .فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ تَغَيُّرُ الْأَحْوَالِ أَيْضًا مِنَ الْقِيَامِ إِلَى الرُّكُوْعِ، وَإِلَى السُّجُوْدِ فِيْهِ أَيْضًا تَكْبِيْرٌ، قِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۳۰۱: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں ہر خفض و رفع میں تکبیر کہتے پایا ہے میں نے ان سے استفسار کیا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ کیا نماز ہے؟ تو وہ فرمانے لگے بے شک یہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز ہے) جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیے جانے والے آثار ہر جھکنے اور اُٹھنے کے وقت تکبیر کو کھلے طور پر ثابت کر رہے ہیں ان کے مقابلہ میں عبدالرحمٰن بن ابزی کی روایت کم درجہ ہے۔ان روایات پر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا عمل اور آج تک کا متواتر عمل ہے جس کا کوئی منکر اور ردّ کرنے والا انکار نہیں کر سکتا۔ پھر نظر وفکر بھی اس پر گواہ ہیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ نماز میں تکبیر سے داخل ہوتے ہیں پھر رکوع وسجود سے انتقال بھی تکبیر کے ذریعے ہے۔ اسی طرح قعدہ قیام بھی تکبیر سے ہوگا۔ان احوال کی تکبیر سب کے ہاں بالاتفاق ہے۔تو اُٹھنے اور جھکنے میں بھی ان پر قیاس کرتے ہوئے تکبیر ہوگی۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۳۱۔

حاصلِ روایات: یہ تمام روایات وآثار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال ہیں اور پھر آپ کے بعد خلفائے راشدین نے ان کو اپنایا ہے پس ان روایات کو لے کر عمل کرنا عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کی مجمل روایت سے اولیٰ واعلیٰ ہے اور یہ عمل تواتر سے ہم تک پہنچا ہے جس کا کوئی منکر انکار نہیں کر سکتا اور نہ کوئی دلیل اس کا مقابلہ کر سکتی ہے پس دلائل قاہرہ سے ہر خفض ورفع کی تکبیر ثابت ہو گئی۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

پھر عقل وفکر بھی اس کے شاہد ہیں وہ اس طرح کہ نماز میں ہم تکبیر افتتاح سے داخل ہوتے ہیں پھر رکوع اور سجود سے فراغت بھی تکبیر سے حاصل ہوتی ہے اسی طرح قیام وقعود سے بھی انتقال تکبیر سے ہوتا ہے تو یہ تمام حالات جن میں ہم ایک ہیئت سے دوسری ہیئت کی طرف منتقل ہوتے ہیں وہ جب تمام تر تکبیر سے ہے اور فریق مخالف کے ہاں بھی نیچے سے اوپر کی طرف منتقل ہونے کے لئے تکبیر ہے تو نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ تغیر احوال میں قیام سے رکوع اور رکوع سے سجدہ کی طرف جھکتے ہوئے بھی تکبیر

ہونی چاہئے ورنہ تفریق کی کیا وجہ ہے پس ثابت ہوا ہے کہ نیچے سے قیام کی طرف اٹھتے وقت جب تکبیر ہے تو اوپر سے نیچے کی طرف رجوع وغیرہ کے لئے جھکتے وقت بھی تکبیر ہے۔

یہی ہمارے علماء وائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے اور جمہور فقہاء ومحدثین بھی اسی طرف گئے ہیں۔

نوٹ: اس باب میں فریق اوّل کی ایک دلیل ذکر کر کے اس کی نہایت کمزوری کی طرف اشارہ کر دیا اور جمہور کے دلائل کو بڑی قوت وزور سے پیش کیا اور معمول کے مطابق آخر میں نظر سے ثابت کر دیا خلفاء راشدین کے عمل کو مسلمات کے طور پر پیش کیا۔

بَابُ التَّکْبِیْرِ لِلرُّکُوْعِ وَالتَّکْبِیْرِ لِلسُّجُوْدِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّکُوْعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ أَمْ لَا؟

کیا رکوع، سجدہ اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین ہے؟

خلاصۃ البرام: تکبیر افتتاح میں رفع یدین تو سب کے ہاں مسلم ہے البتہ تکبیر رکوع، تکبیر سجود اور قعدہ سے قیام کی تکبیر رفع یدین امام شافعی، امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کے ہاں لازم ہے اور صحابہ کرام میں ابن عمر، ابن عباس، ابن زبیر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اسکے قائل ہیں۔

فریق ثانی: ان تینوں مواقع میں رفع یدین نہیں یہ امام ابوحنیفہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہما اور خلفاء راشدین، ابن مسعود، عشرہ مبشرہ کا طرزِ عمل ہے۔

استدلال فریق اوّل:

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِی الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ کَانَ إِذَا قَامَ إِلَی الصَّلَاةِ الْمَکْتُوْبَةِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ، وَیَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰی قِرَاءَ تَهٗ إِذَا أَرَادَ أَنْ یَرْکَعَ، وَیَصْنَعُهٗ إِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّکُوْعِ، وَلَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ شَیْءٍ مِنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْهِ کَذٰلِكَ وَکَبَّرَ).

۱۳۰۲: عبیداللہ بن ابی رافع علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب وہ فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند کرتے اور اسی طرح کرتے جبکہ

اپنی قراءت پوری کر چکتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور اس وقت کرتے جب رکوع سے فارغ ہو کر رکوع سے سر اٹھاتے اور اپنی نماز میں کسی جگہ بھی ہاتھ نہ اٹھاتے جب قعدہ کرتے اور جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو اسی طرح ہاتھ بلند کرتے اور تکبیر کہتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۱۶' نمبر۷۴۴' ترمذی فی الصلاة با۷٦' نمبر۲۵۵۔

۱۳۰۳ :حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ).

۱۳۰۳: سالم اپنے والد عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ ان کو اپنے دونوں کندھوں کے برابر کر دیتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور جب اس سے اٹھتے تو ہاتھ اٹھاتے اور دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر۲۱۔

۱۳۰۴ :حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ، رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ).

۱۳۰۴: سالم نے اپنے والد حضرت عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو تب بھی ہاتھ اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اور دونوں سجدوں کے درمیان ایسا نہ کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۸۳' ۸۴۔

۱۳۰۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۳۰۵: بشر بن عمر کہتے ہیں ہمیں مالک نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

۱۳۰٦ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلَاةِ ثَلَاثَ مِرَارٍ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَحِيْنَ رَكَعَ، وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ .قَالَ : جَابِرٌ فَسَأَلْتُ سَالِمًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ : سَالِمٌ (رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ : ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ) .

۱۳۰۶: زید بن ابی انیسہ نے جابر بن یزید جعفی سے نقل کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز میں تین مرتبہ کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔

نمبر ①: جب انہوں نے نماز کو شروع کیا اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا جابر کہتے ہیں میں نے سالم سے اس سلسلہ میں سوال کیا تو کہنے لگے میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس طرح کرتے دیکھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا۔

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ : (قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا لِمَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهُ تَبِعَةً، وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً فَقَالَ : بَلٰى، فَقَالُوْا فَاعْرِضْ .قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ .قَالَ : فَقَالُوْا جَمِيعًا صَدَقْتَ، هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ).

۱۳۰۷: محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے سنا ان میں ایک ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ابوحمید کہنے لگے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں انہوں نے کہا کیوں؟ اللہ کی قسم تم ہم سے زیادہ نہ پیروی کرنے والے ہوں اور نہ ہم سے زیادہ صحبت یافتہ ہو تو اس پر وہ کہنے لگے کیوں نہیں پھر وہ کہنے لگے تم بات پیش کرو تو کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ ان کو کندھوں کے برابر لاتے پھر تکبیر کہتے پھر قراءت کرتے پھر تکبیر کہتے پس اپنے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھاتے کہ دونوں کندھوں کے برابر لاتے پھر رکوع کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ وہ دونوں کندھوں کے برابر ہو جاتے پھر آپ اللہ اکبر کہتے اور زمین کی طرف جھکتے پس جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو اس قدر بلند کرتے یہاں تک کہ وہ دونوں کندھوں کے برابر ہو جائیں پھر اسی طرح آپ اپنی بقیہ نماز میں بھی کرتے اس پر تمام نے کہا درست کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا فرماتے۔

دلیل طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں تو کوئی دلیل نہیں جس سے ان نمازوں میں قراءت کرنا ثابت ہو کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ ان کی داڑھی تسبیح یا دعاء وغیرہ کے لئے ہلتی ہو لیکن قراءت کو وہ روایات ثابت کر رہی ہیں جن کو اس سے پہلی فصل میں ہم نے ذکر کیا ہے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر وعصر میں قراءت پختہ طور پر ثابت ہوگئی تو اس کے مخالف آنے والی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی ہم نفی کرتے ہیں اور ہم غور وفکر کی طرف لوٹتے ہیں کہ آیا اس میں کوئی چیز ایسی ملتی ہے جو دونوں اقوال میں سے ایک کی صحت کے متعلق نشاندہی کرے۔ ہم نے جانچا تو ہمیں معلوم ہوا کہ نماز میں قراءت فرض ہے۔ اسی طرح رکوع، سجود بھی اور یہ تمام نماز کے فرائض ہیں اور نماز ان پر مشتمل ہے اگر ان میں سے کسی کو ترک کر دیں تو نماز ادا نہ ہوگی اور یہ باتیں تمام نمازوں میں فرضیت کے اعتبار سے برابر ہیں۔ آخری قعدہ پر غور کیا تو ہم نے پہلے قعدہ کو لعنت قرار دیا جس میں کسی کو اختلاف نہیں اور وہ تمام نمازوں میں برابر ہے۔ ہم نے قعدۂ اخیرہ کو پایا کہ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض اسے فرض مانتے ہیں جبکہ دوسرے اسے سنت کہتے ہیں اور ہر ایک نے ہر نماز میں یہی حکم قرار دیا کہ ان چیزوں میں سے جو ایک نماز میں فرض ہے تو وہی دوسری نماز میں بھی فرض ہے۔ قراءت میں جہررات کی نماز میں فرض نہیں بلکہ سنت ہے۔ نماز اس پر مشتمل نہیں جیسا کہ رکوع و سجود وقیام پر مشتمل ہے۔ یہ بعض نماز میں موجود ہے جبکہ دوسری میں نہیں۔ نماز میں جو فرض ہے نماز کا اس پر دارومدار ہے۔ نماز اس وقت ادا ہوگی جب وہ ادا کیا جائے گا جب وہ ایک نماز میں فرض تھا تو تمام نمازوں میں وہ اسی طرح فرض ہوگا۔ جب ہم نے دیکھا کہ قراءت مغرب وعشاء اور صبح میں اس مخالف کے نزدیک بھی فرض ہے اس کے بغیر چارۂ کار نہیں اور نماز اسی وقت درست ہوتی ہے جب اس کو کرے تو ظہر وعصر میں بھی یہی حکم ہوگا۔ پس جو لوگ ظہر وعصر میں قراءت کی نفی کرتے ہیں ان کے خلاف یہ قطعی دلیل ان لوگوں کی طرف سے ہے جو ان میں فرض قرار دیتے ہیں۔ باقی رہے وہ لوگ جو سرے سے نماز میں قراءت کو ضروری قرار نہیں دیتے ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ہم مغرب وعشاء کی نمازوں کو پاتے ہیں کہ ان کی پہلی دو رکعات میں قراءت جہراً پڑھی جاتی ہے اور ان کے علاوہ رکعات میں قراءت آہستہ کرتے ہیں۔ پس جب قراءت پہلی دو رکعات کے علاوہ میں سنت برقرار رہی اور جہر کے ساقط ہونے سے ساقط نہ ہوئی تو نظر وفکر کا تقاضا یہی ہے کہ ظہر وعصر میں بھی جہر کے ساقط ہونے سے ساقط نہ ہو۔ قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور یہ بات اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت سے مروی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب١١٦' نمبر٧٤٣' نسائی فی السهو باب ٢٩' مسند احمد ٤٢٤/٥' بیهقی فی السنن الکبریٰ ٧٣/٢٦/٢' ١١٨/١٠١۔

١٣٠٨ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ، وَأَبُوْ أُسَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ :(أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ، فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ، رَفَعَ يَدَيْهِ).

۱۳۰۸: عباس بن سہل کہتے ہیں کہ ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعدؓ جمع ہوتے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید کہنے لگے میں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں جناب رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ بلند کرتے پھر رکوع کی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے۔

تخریج : ایضاً۔

۱۳۰۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ، وَحِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ).

۱۳۰۹: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے وائل بن حجرؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جبکہ آپ نماز کے لئے تکبیر کہہ رہے تھے تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا اور اس وقت بھی جبکہ آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۵' نمبر۷۲۸' نسائی فی الصلاۃ باب۱۸۷۔

۱۳۱۰ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۳۱۰: ابوالاحوص نے عاصم سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

۱۳۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ رُكُوْعِهٖ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ اُذُنَيْهِ).

۱۳۱۱: نصر بن عاصم نے مالک بن الحویرثؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دو مرتبہ نماز میں ہاتھ اٹھاتے دیکھا جبکہ آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے اور ہاتھوں کو کانوں کی اوپر والی جانب کے برابر اٹھاتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ ۲۶/۲۵' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۶' نمبر۷۴۵' فی الافتتاح باب٤' مسند احمد ۵۳/۵' دارقطنی فی سننه ۲۹۲/۱' طبرانی فی المعجم الکبیر ۶۲۶/۱۹/۶۲۷۔

۱۳۱۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَالِحٍ

بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَحِيْنَ يَرْكَعُ، وَحِيْنَ يَسْجُدُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ، فَأَوْجَبُوا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَعِنْدَ النُّهُوْضِ إِلَى الْقِيَامِ عَنِ الْقُعُوْدِ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا .وَخَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا تَرَى الرَّفْعَ إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۳۱۲: صالح بن کیسان نے اعرج اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اور جب رکوع کے لئے جھکتے اور جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کچھ علماء نے ان آثار کے پیش نظر رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت اور قیام کی طرف اُٹھتے ہوئے تمام نماز میں ہاتھ اُٹھانے کا قول اختیار کیا ہے۔ دیگر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ہاں صرف تکبیر افتتاح میں رفع یدین ہے۔ ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابن ماجه فی اقامة الصلاۃ والسنة فیها باب ۱۵، نمبر ۸۶۰۔

حاصل روایات: پہلی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ میں چار جگہ رفع یدین کا ذکر ہے تکبیر تحریمہ ۲: تکبیر رکوع نمبر ۳: تکبیر سجدہ نمبر ۴: سجدہ سے اٹھتے وقت نمبر ②: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اٹھنے کے وقت کی تکبیر میں رفع یدین کا ذکر نہیں۔ نمبر ۳: ابوحمیدؓ کی روایت میں چار مرتبہ رفع یدین ہے۔ نمبر ۴: وائل بن حجر کی روایت میں تین مرتبہ بعینہٖ روایت ابن عمر کی طرح رفع یدین کا ذکر ہے۔ نمبر ⑤: مالک بن حویرث میں رکوع میں جاتے اور اس سے اٹھتے وقت صرف دومرتبہ رفع یدین کا ذکر ہے۔ نمبر ۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح تین مرتبہ رفع یدین کا ذکر ہے گویا ان روایات میں تکبیر افتتاح کے علاوہ دوجگہ یا تین جگہ رفع یدین کا ذکر وارد ہے اس سے ثابت ہوا کہ رفع یدین واجب ہے۔

موقف ثانی:

تکبیر افتتاح کے علاوہ اور کسی جگہ رفع یدین نہیں مندرجہ روایات ان کا مستدل ہیں۔

۱۳۱۳: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ إِبْهَامَاهُ قَرِيْبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ).

۱۳۱۳: ابن ابی لیلیٰ نے براء بن عازبؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو شروع کرنے کے لئے تکبیر کہتے تو آپ اس قدر ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے پھر دوبارہ ہاتھوں کو بالکل نہ اٹھاتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب١١٦، ٧٤٩/٧٥٠، نسائی فی الافتتاح باب٥۔

١٣١٤ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ أَنَا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَیْلٰی، عَنْ عِیْسٰی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

١٣١٤: عیسیٰ بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے اورانہوں نے حضرت براء بن عازب ؓ سے اورانہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

١٣١٥ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی، قَالَ : ثَنَا وَکِیْعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَیْلٰی، عَنْ أَخِیْهِ، وَعَنِ الْحَکَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

١٣١٥: ابن ابی لیلیٰ نے براءؓ اورانہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

١٣١٦ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا وَکِیْعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ أَوَّلِ تَکْبِیْرَةٍ، ثُمَّ لَا یَعُوْدُ.

١٣١٦: علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اورانہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے آپ ﷺ تکبیر افتتاح میں ہاتھ اٹھاتے پھردوبارہ نماز میں بالکل ہاتھ نہ اٹھاتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب١١٧، ترمذی فی الصلاۃ باب٧٦، نمبر٢٥٧، نسائی فی الافتتاح باب٨٧۔

١٣١٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی، قَالَ : ثَنَا وَکِیْعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، فَذَکَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

١٣١٧: یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں ہمیں وکیع نے سفیان سے اورانہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ٢١٣/١، مسند العدنی۔

١٣١٨ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ : قُلْتُ لِإِبْرَاهِیْمَ حَدِیْثُ وَائِلٍ أَنَّهٗ رَأَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، (یَرْفَعُ یَدَیْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَکَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ؟). فَقَالَ إِنْ کَانَ وَائِلٌ رَآهُ مَرَّةً یَفْعَلُ ذٰلِكَ، فَقَدْ رَآهُ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسِیْنَ مَرَّةً، لَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ .

١٣١٨: سفیان مغیرہ سے اوروہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ وائل بن حجر کی روایت میں ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نماز شروع کرتے اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے دیکھا تو ابراہیم نے جواب دیا اگر وائل نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے تو ابن مسعودؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو پچاسوں مرتبہ ہاتھ نہ اٹھاتے دیکھا۔

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : ثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ : دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ، فَإِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ، وَبَعْدَهُ). فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَآهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا أَصْحَابُهُ .فَكَانَ هٰذَا مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ، لِقَوْلِهِمْ مِمَّا رَوَيْنَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُخَالِفِهِمْ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنْ قَالَ مَا رَوَيْنَا نَحْنُ، بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ، وَصِحَّةِ أَسَانِيْدِهَا وَاسْتِقَامَتِهَا، فَقَوْلُنَا أَوْلٰى مِنْ قَوْلِكُمْ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ مَا سَنُبَيِّنُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .أَمَّا مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .

۱۳۱۹: عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں حضر موت کی مسجد میں گیا تو وہاں علقمہ بن وائل لوگوں کو اپنے والد کی سند سے یہ روایت بیان کرر ہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں اپنے ہاتھوں کو رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد اٹھایا ہے عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے یہ روایت نقل کی تو وہ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے وائل بن حجر نے تو دیکھا اور عبداللہ بن مسعودؓ نے نہیں دیکھا (نہایت تعجب ہے) یہ ان روایات میں سے جن سے اس قول والوں نے استدلال کیا ہے اور ان کے مخالفین کی متدل متواتر روایات ہیں۔ ان کی اسناد درست اور مضبوط ہیں۔ پس ہمارا قول تمہارے قول سے بہترین ہے اور مخالفین کے خلاف دلائل ہم عنقریب انشاء اللہ بیان کریں گے۔ رہی وہ روایت جس کو اس باب کی ابتداء میں ہم نے ابن ابی الزناد کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے جناب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۵ '۲۳ '۷۲۶ ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ص ص ۱/۲۳۶

حاصل روایات: براء بن عازبؓ کی روایات تین سندوں سے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایات دو سندوں سے ثابت کر رہی ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ابتداء نماز میں ہاتھوں کو اٹھایا ہے پھر نماز کے کسی حصہ میں آپ ﷺ نے ہاتھوں کو نہیں اٹھایا۔

دلیل دوم:

عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں حضر موت کی مسجد میں گیا تو وہاں علقمہ بن وائل لوگوں کو اپنے والد کی سند سے یہ روایت بیان کر رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں اپنے ہاتھوں کو رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد اٹھایا ہے عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے یہ روایت نقل کی تو وہ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے وائل بن حجر نے تو دیکھا اور عبداللہ بن مسعودؓ نے نہیں دیکھا جبکہ وائل بن حجر ۹ ہجری میں اسلام لائے اور چند دنوں مدینہ رہ کر پھر وطن واپسی اختیار فرمائی اور عبداللہ بن مسعودؓ آپ

کے تکبیر مسواک اور پاپوش بردار تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو آپ کے حالات سے جس قدر واقفیت تھی وائل بن حجر کو اس کا عشر عشیر بھی نہیں پس ان کی روایات کو ترجیح حاصل ہوگی۔

مؤقف اوّل کے قائلین کا جواب:

جواب کی ابتداء سے پہلے یہاں فکان کا لفظ تین مرتبہ استعمال ہوا پہلی مرتبہ تو اپنے دلائل کی طرف متوجہ کرنے کے لئے لایا گیا دوسری مرتبہ مخالفین کے اشکال کا ذکر کیا کہ ہماری روایات متواتر ہیں اور سند کے اعتبار سے پختہ ہیں پس ہمارا قول قابل ترجیح ہے تیسری دفعہ لائے اور اس سے ان کی روایات کا جواب شروع کر دیا روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ جس کو ابی الزناد کی سند سے پیش کیا گیا اس کے بالمقابل عاصم بن کلیب کی روایت ہے جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمل کو پیش کیا گیا روایت یہ ہے۔

۱۳۲۰ : فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ .

۱۳۲۰: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب علی رضی اللہ عنہ نماز کی تکبیر افتتاح کے وقت ہاتھ اٹھاتے اس کے بعد پھر نماز میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۱۳/۱۔

۱۳۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ ـ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ .فَحَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ هٰذَا، قَدْ دَلَّ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَلَى أَحَدِ وَجْهَيْنِ .إِمَّا أَنْ يَكُونَ فِي نَفْسِهِ سَقِيمًا أَوْ لَا يَكُونُ فِيهِ ذِكْرُ الرَّفْعِ أَصْلًا، كَمَا قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ فَإِنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ح .

۱۳۲۱: ابوبکر نہشلی نے عاصم بن کلیب اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی افتتاحی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر اس کے بعد نماز میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے یہ کلیب علی رضی اللہ عنہ کے قابل اعتماد حلقہ احباب میں سے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۱۳/۱۔

حاصل روایت یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی الزناد تو رفع یدین نقل کر رہے ہیں اور کلیب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عدم رفع نقل کرتے ہیں اب روایت عبدالرحمٰن بن ابی الزناد میں تین احتمال ہیں۔

نمبر ①: عبدالرحمٰن بن ابی الزناد خود متکلم فیہ راوی ہے تو سقیم و کمزور راوی کی روایت مضبوط راوی کے مقابلے قابل احتجاج نہیں۔

نمبر ②: دوسرا احتمال عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی روایت میں سرے سے رفع یدین کا تذکرہ ہی نہیں جیسا کہ دیگر رواۃ نے اس کو نقل کیا ہے۔

ابن ابی الزناد کی روایت ملاحظہ ہو:

۱۳۲۲ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَالْوَهْبِیُّ، قَالُوْا : أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ .فَذَكَرُوْا مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِی الزِّنَادِ فِیْ إِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ، وَلَمْ يَذْكُرُوْا الرَّفْعَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوْظُ، وَحَدِيْثُ ابْنِ أَبِی الزِّنَادِ خَطَأٌ، فَقَدْ ارْتَفَعَ بِذٰلِكَ أَنْ يَجِبَ لَكُمْ بِحَدِيْثٍ خَطَأٍ حُجَّةٌ .وَإِنْ كَانَ مَا رَوٰى ابْنُ أَبِی الزِّنَادِ صَحِيْحًا لِأَنَّهٗ زَادَ عَلٰى مَا رَوٰى غَيْرُهٗ، فَإِنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ لِيَرَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ، ثُمَّ يَتْرُكُ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَهٗ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ الرَّفْعِ .فَحَدِيْثُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِذَا صَحَّ، فَفِيْهِ أَكْثَرُ الْحُجَّةِ لِقَوْلِ، مَنْ لَا يَرَى الرَّفْعَ .وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَإِنَّهٗ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُوِیَ عَنْهُ، مِنْ فِعْلِهٖ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۱۳۲۲: عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حضرت عبداللہ بن الفضل سے پھر انہوں نے ابن ابی الزناد والی روایت اسی سند اور متن سے نقل کی ہے اور اس میں رفع یدین کا تذکرہ ہی نہیں ملتا عبداللہ بن فضل کے دو شاگرد ہیں ایک موسیٰ بن عقبہ اور دوسرے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ان سے عبداللہ بن صالح اور وہبی دو نے نقل کیا اور اس میں رفع یدین کا تذکرہ نہیں اور موسیٰ بن عقبہ سے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے رفع نقل کیا عبداللہ بن صالح قابل اعتماد غیر متکلم فیہ راوی ہیں جبکہ ابن ابی الزناد متکلم فیہ ہے تو اس کی روایت شاذ اور خطاء کے درجہ میں ہے (پس اس سے استدلال درست نہیں) اور اگر ابی الزناد کی روایت کو درست مان لیا جائے تو کیونکہ اس نے دیگر روات کی روایات سے اضافہ کیا ہے اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھیں پھر آپ کے بعد اس رفع یدین کو ترک کر دیں' اس کی صرف یہی صورت ہوسکتی ہے رفع یدین ان کے نزدیک منسوخ ہو چکا ہو۔ پس جب حضرت علیؓ کی روایت درست ہوگئی تو رفع یدین نہ کرنے والوں کے لیے اس میں کافی دلیل ہے۔ رہی ابن عمر رضی اللہ عنہما والی روایت تو وہ وہی ہے جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔ پھر جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل آپ کی وفات کے بعد اس کے برعکس مروی ہے۔

احتمال نمبر ③: اگر ابن ابی الزناد کی روایت کو درست مان لیا جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول و عمل میں تضاد لازم آئے گا قاعدہ مشہورہ ہے کہ راوی کا عمل روایت کے خلاف اس روایت کے منسوخ ہونے کی علامت ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ علی رضی اللہ عنہ جناب

نبی اکرم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھیں اور پھر اس کے خلاف چلیں ان کا خلاف کرنا رفع یدین کے نسخ کی علامت ہے پس اس روایت سے تو ثبوت رفع یدین کی بجائے عدم رفع یدین کا ثبوت پختہ ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا جواب:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ان کا عمل موجود ہے لیجئے روایت حاضر ہے۔

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى مِنَ الصَّلَاةِ .فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ، ثُمَّ قَدْ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ مَا قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ : قَائِلٌ "هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ" قِيلَ لَهُ "وَمَا دَلَّكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ فَلَنْ تَجِدَ إِلٰى ذٰلِكَ سَبِيلًا . "فَإِنْ قَالَ : فَإِنْ طَاوُسًا قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ مَا يُوَافِقُ مَا رُوِيَ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ ذٰلِكَ .قِيلَ لَهُمْ : فَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ طَاوُسٌ، وَقَدْ خَالَفَهُ مُجَاهِدٌ .فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلَ مَا رَآهُ طَاوُسٌ مَا يَفْعَلُهُ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهِ، ثُمَّ قَامَتْ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهِ فَتَرَكَهُ وَفَعَلَ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ .هٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ، وَيُنْفَى عَنْهُ الْوَهْمُ، حَتّٰى يَتَحَقَّقَ ذٰلِكَ، وَإِلَّا سَقَطَ أَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ .وَأَمَّا حَدِيثُ وَائِلٍ، فَقَدْ ضَادَّهُ إِبْرَاهِيمُ بِمَا ذَكَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مَا ذَكَرَ .فَعَبْدُ اللّٰهِ أَقْدَمُ صُحْبَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَفْهَمُ بِأَفْعَالِهِ مِنْ وَائِلٍ، قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُونَ لِيَحْفَظُوا عَنْهُ .

۱۳۲۳: ابوبکر بن عیاش نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز ادا کی وہ صرف تکبیر افتتاح میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جنہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا پھر انہوں نے ہاتھوں کا اُٹھانا آپ کے بعد چھوڑ دیا۔ اور اس کے خلاف عمل کیا یہ اس صورت میں درست ہے جبکہ ان کے ہاں اس کا نسخ ثابت ہو چکا ہو جس کو انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے دیکھا تھا۔ اور ان کے ہاں اس کے نسخ کی دلیل ثابت نہ ہوگئی ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ روایت سرے سے منکر ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا۔ آپ کو کس نے بتلایا؟ آپ کے لیے اس کے منکر قرار دینے کی کوئی صورت نہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ طاؤس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو وہ فعل کرتے دیکھا جو اس روایت کے موافق ہے جو انہوں نے جناب

نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ تو ان کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ طاؤس نے یہ بات ذکر کی ہے مگر مجاہد نے ان کی مخالفت کی ہے۔ تو اب یہ کہنا درست ہوا کہ طاؤس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس وقت کے عمل کو دیکھا جب ان کے سامنے نسخ کے دلائل نہ آئے تھے' پھر جب ان کے ہاں نسخ کے دلائل قائم ہو گئے تو انہوں نے رفع یدین کو ترک کر دیا اور وہی کیا جوان سے مجاہد نے دیکھا۔ اسی طرح مناسب یہ ہے کہ جوان سے مروی ہے وہ اس پر محمول کیا جائے اور وہم کی نفی کی جائے تا کہ یہ بات ثابت ہو جائے ورنہ تو اکثر روایات کو ساقط الاعتبار قرار دینا پڑے گا۔ رہی روایت وائل رضی اللہ عنہ تو اس کے خلاف ابراہیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق ذکر کیا کہ یہ ممکن نہیں کہ حضور علیہ السلام کے فعل کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے لازم صحبت نے تو نہ دیکھا ہو۔ اور چند دنوں کے لیے آنے والے نے دیکھ لیا ہو۔ پس عبداللہ کو صحبت میں ان سے بہت مقدم مانا جائے گا۔ اوران کو حضرت وائل رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں آپ کے افعال واقوال کو زیادہ سمجھنے والا شمار کریں گے۔ آپ ﷺ کی چاہت یہ ہوتی تھی کہ مہاجرین آپ کے قریب ہوں تا کہ وہ آپ کی باتوں کو اچھی طرح محفوظ کرلیں۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۳۷/۱۔

حاصل روایت یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول وہ ہے جو اول باب میں نقل ہوا اور فعل یہ ہے کہ جو مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے یہ ممکن نہیں ہے کہ رفع یدین کے منسوخ ہونے کے بغیر ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے قول کے خلاف عمل کیا ہو پس ثابت ہوا کہ ان کے ہاں بھی رفع یدین منسوخ ہو چکا تھا۔

فان قال قائل:

یہاں سے ایک اشکال ذکر کیا کہ مصنف کی یہ روایت جو تم نے پیش کی یہ منکر ہے پس اس سے اس روایت کا جواب ممکن نہیں۔

جواب: مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے منکر ہونے پر آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں اور نہ تمہیں میسر آئے گی بلا دلیل انکار قابل تسلیم نہیں۔ فان قال یہ دوسرا اشکال ہے ہمارے پاس حجت موجود رہے کہ طاؤس نے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رفع یدین کرتے پایا پس ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل روایت کے عین مطابق ہوا۔

جواب: قیل لھم سے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل رفع یدین کے متعلق ضرور نقل کیا ہے اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل نقل کرنے میں رفع یدین کی مخالفت نقل کی ہے اب کم از کم بلاوجہ ترجیح کے کسی ایک کی روایت کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔

یہ عین ممکن ہے کہ طاؤس نے جو فعل ابن عمر رضی اللہ عنہما کا نقل کیا ہے وہ نسخ کے دلائل ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے آنے سے پہلے کا قول ہے پھر جب ان کے ہاں حجت نسخ واضح ہوگئی تو انہوں نے رفع یدین کو ترک کر دیا اور اسی کو مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا اس طرح ان کی روایات کا مناسب محمل نکل سکتا ہے ورنہ تو اکثر روایات کو ساقط الاعتبار قرار دینا پڑے گا۔

حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا جواب:

حضرت وائل کی یہ روایت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کے متضاد ہے ابراہیم نخعی نے اسی کی تردید میں فرمایا کہ وائلؓ نے تو دیکھ لیا اور ابن مسعودؓ نے نہ دیکھا جبکہ وائلؓ ۹ ہجری میں اسلام قبول کرتے ہیں اور ابن مسعودؓ بیسویں مسلمان ہیں وہ آپ کے افعال و اقوال کو قدامت صحبت کی وجہ سے زیادہ سمجھنے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اولین اور قدیم الاسلام انصار کو ہمیشہ قریب تر رکھا کرتے تھے تا کہ وہ آپ کے افعال و اقوال کو خوب درخوب نقل کرلیں اور محفوظ کرلیں۔

روایت انس رضی اللہ عنہ اس کی شاہد ہے ملاحظہ ہو:

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ، لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ. وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَقَالَ (لِيَلِيَنِىْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى).

۱۳۲۴: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند فرماتے کہ مہاجرین و انصار آپ کے قریب ہوں تا کہ وہ آپ کی باتیں آپ سے خوب یاد کرلیں۔

تخریج : مسلم فی الصلاة ۱۲۲/۱۲۳، ابو داؤد فی الصلاة باب ۹۵، نمبر ۶۷۴، ترمذی فی المواقیت باب ۵۴، نسائی فی الاقامة باب ۲۳، ۲۴، ابن ماجه فی الاقامة باب ۴۵۔ دارمی فی الصلاة باب ۵۱، مسند احمد ۴۵۷/۱، ۱۲۲/۴۔

اسی طرح ابوبکرہ نے عبداللہ بن بکر سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

مہاجرین اور انصار کے قریب تر رہنے کی مؤید روایات۔

طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد لیلینی منکم اولوا الاحلام و النھی اس کا مؤید ہے اس کو ابی معمر نے ابو مسعودؓ سے اس طرح نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔

۱۳۲۵ : كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِىْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (لِيَلِيَنِىْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ).

۱۳۲۵: ابو معمر کہتے ہیں کہ ابو مسعود انصاریؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو زیادہ عقل و سمجھ والے ہیں وہ میرے قریب رہیں پھر وہ جوان سے قریب عقل والے ہیں پھر وہ جوان سے قریب عقل والے ہیں۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۳۲۶: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ : قَالَ لِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُوْنُوْا فِي الصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْنِي). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَعَبْدُ اللّٰهِ مِنْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَقْرُبُوْنَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَعْلَمُوْا أَفْعَالَهُ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ هِيَ؟ لِيُعَلِّمُوْا النَّاسَ ذٰلِكَ .فَمَا حَكَوْا مِنْ ذٰلِكَ، فَهُوَ أَوْلٰى مِمَّا جَاءَ بِهٖ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ فِي الصَّلَاةِ .فَإِنْ قَالُوْا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ غَيْرُ مُتَّصِلٍ .قِيْلَ لَهُمْ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ، إِذَا أَرْسَلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا بَعْدَ صِحَّتِهٖ عِنْدَهُ، وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَدْ قَالَ لَهُ الْأَعْمَشُ : إِذَا حَدَّثْتَنِيْ فَأَسْنِدْ .فَقَالَ : إِذَا قُلْتُ لَكَ قَالَ "عَبْدُ اللّٰهِ "فَلَمْ أَقُلْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِيْهِ جَمَاعَةٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَإِذَا قُلْتُ "حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ " فَهُوَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ .

۱۳۲۶: قیس بن عباد کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس صف میں ہوا کرو جو مجھ سے قریب تر ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس عبداللہ رضی اللہ عنہ تو ان لوگوں میں سے ہیں جو جناب رسول اللہؐ کے قریب رہتے تھے تا کہ وہ آپ کے نماز والے افعال کی کیفیت جان کر دوسروں کو سکھائیں۔ پس جو ان حضرات نے بیان کیا وہ ان حضرات کے بیان سے اولیٰ اور بہتر ہے جو آپؐ سے دُور رہنے والے تھے (اوران کو کبھی کبھی حاضری کا موقعہ میسر آتا) اگر وہ کہیں جو تم نے ابراہیم سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ متصل نہیں، تو ان کو یہ جواب دیا جائے گا کہ ابراہیم جب عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ارسال کرتے ہیں تو وہ روایت ان کے نزدیک تواتر وصحت سے پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ اعمش نے ان کو کہا کہ مجھے روایت بیان کرتے ہوئے سند بیان کیا کرو۔ انہوں نے فرمایا: جب میں تم سے کہوں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو سمجھ لو کہ میں یہ بات اسی وقت کہتا ہوں جب وہ بات ایک جماعت مجھ سے بیان کرتی ہے۔ اور جب میں کہوں: **حدثنی فلان عن عبد اللّٰہ**۔ تو وہ مجھے فقط اسی شخص نے بیان کی ہوتی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۱۲۳۔

حاصل روایات: ان دونوں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب زیادہ سمجھ والے لوگوں کو افعال واقوال نبویہؐ قریب سے دیکھنے کے لئے پہلی صفوف کا حکم دیا گیا ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو ان لوگوں سے ہیں جو نبوت کا قرب اختیار کرنے والے ہیں تا کہ وہ آپ کے افعال کی کیفیت نماز میں پہچان لیں اور لوگوں کو اسی طرح سکھائیں پس جو بات یہ قریب ترین لوگ کریں گے وہ اس سے اولیٰ ترین ہوگی جو ان سے منقول ہو جو آپ سے صف نماز میں دور کھڑے ہوں پس عبداللہؓ کی روایت وائل بن حجرؓ کی روایت سے زیادہ اولیٰ ہوگی اور قابل استدلال ہوگی۔

ایک اشکال:

فان قالوا سے ذکر کیا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت جو ابراہیم نخعی سے بیان کی گئی وہ متصل السند نہیں کیونکہ ابراہیم کی پیدائش ۳۸ھ اور ابن مسعودؓ کا سنہ وفات ۳۲ھ ہے تو پھر وائل بن حجر کی متصل السند روایت کے مقابلے میں کیسے قابل ترجیح ہوگی۔

جواب: ابراہیم نخعی کی جو روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ارسال کے ساتھ ہے وہ اس کی صحت پر کامل یقین کے بعد وہ ارسال کرتے ہیں بلکہ وہ روایت ان کے ہاں تواتر کو پہنچی ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ سلیمان بن مہران الاعمش رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کو کہا آپ مجھ سے متصل سند سے روایت بیان کیا کریں تو ابراہیم کہنے لگے جب میں آپ کو اس طرح کہوں قال عبداللہ تو میں یہ اسی وقت کہتا ہوں جب ایک جماعت مجھے عبداللہ سے بیان کرتی ہے اور اگر میں حدثنی فلان عن عبداللہ کہوں تو اس وقت وہ صرف ایک ہی آدمی بیان کرنے والا ہوتا ہے جو اس میں مذکور ہوتا ہے۔ پس میری مرسل متصل سے زیادہ قوی ہے۔

منفرد سے متصل روایت ملاحظہ ہو۔

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ أَوْ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، شَكَّ أَبُوْ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِذٰلِكَ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، فَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ مَا ذَكَرَهُ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ. فَكَذٰلِكَ هٰذَا الَّذِيْ أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا وَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ مَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ. وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَوَيْنَاهُ مُتَّصِلًا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، وَكَذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُ فِيْ سَائِرِ صَلَاتِهِ.

۱۳۲۷: وہب یا بشر بن عمر نے بیان کیا یہ ابوجعفر کو شک ہے انہوں نے شعبہ اور انہوں نے اعمش سے اس کو نقل کیا۔ ابوجعفر کہتا ہے کہ ابراہیم نخعی نے بتلایا کہ عبداللہ سے میرا ارسال کرنا وہ معینہ آدمی سے روایت ذکر کرنے سے زیادہ مضبوط ہے یہ روایت اسی طرح کی مرسل ہے اور یہ اس متصل سے اعلیٰ ہے جو ایک معینہ آدمی سے نقل کی جائے اور عبداللہ کی طرف نسبت کی جائے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود یہ روایت عبدالرحمٰن بن اسود کی سند سے متصل بھی منقول ہے اور حضرت عبداللہ اپنی تمام نمازوں میں اسی طرح کرتے تھے۔

مع ذلك سے دوسرے جواب کی طرف اشارہ کررہے ہیں ان سب روایتی خوبیوں کے باوجود متصل سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے ملاحظہ ہو۔

۱۳۲۸: كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ

حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الْإِفْتِتَاحِ. وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۳۲۸: ابراہیم کہتے ہیں کہ عبداللہ نماز کے کسی بھی جزء میں ابتدائی تکبیر کے علاوہ نماز میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

حاصل روایت یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تکبیر افتتاح کے علاوہ نماز میں کہیں رفع یدین نہ فرماتے تھے۔ پس ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے ارسال کی وضاحت کے بعد ابن ان کے ارسال پر اعتراض بے جا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی عدم رفع کی کی روایت ملاحظہ ہو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے:

۱۳۲۹ : كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ، قَالَ : وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ، وَالشَّعْبِيَّ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَيْضًا إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لِأَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَيَّاشٍ، وَإِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ إِنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ ثِقَةٌ حُجَّةٌ، قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ .أَفَتَرٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَفِيَ عَلَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، وَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَنْ دُوْنَهُ، وَمَنْ هُوَ مَعَهُ يَرَاهُ يَفْعَلُ غَيْرَ مَا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ .وَفِعْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا وَتَرْكُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَلٰى ذٰلِكَ، دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ خِلَافُهُ .وَأَمَّا مَا رَوَوْهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ حَدِيْثِ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ .وَهُمْ لَا يَجْعَلُوْنَ إِسْمَاعِيْلَ فِيْمَا رَوٰى عَنْ غَيْرِ الشَّامِيِّيْنَ، حُجَّةً، فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمْ، بِمَا لَوِ احْتَجَّ بِمِثْلِهِ عَلَيْهِمْ، لَمْ يُسَوِّغُوْهُ إِيَّاهُ .وَأَمَّا حَدِيْثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ خَطَأٌ، وَأَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ أَحَدٌ إِلَّا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ خَاصَّةً، وَالْحُفَّاظُ يُوْقِفُوْنَهُ، عَلٰى أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَأَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، فَإِنَّهُمْ يُضَعِّفُوْنَ عَبْدَ الْحَمِيْدِ، فَلَا يُقِيْمُوْنَ بِهِ حُجَّةً، فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا .وَمَعَ ذٰلِكَ فَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ مِنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ،

وَلَا مِمَّنْ ذُكِرَ مَعَهُ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ، قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْهُ، عَنْ رَجُلٍ، وَأَنَا ذَاكِرٌ ذٰلِكَ فِي بَابِ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَحَدِيْثُ أَبِي عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ هٰذَا، فَفِيْهِ "فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ "فَلَيْسَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ .

۱۳۲۹: ابراہیم نے اسود سے نقل کی ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ پہلی تکبیر میں صرف ہاتھ اٹھاتے پھر دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے تھے اور میں نے ابراہیم نخعی اور شعبی کو اسی طرح کرتے دیکھا۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو اس روایت کے مطابق صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اُٹھاتے ہیں اور یہ روایت صحیح ہے کیونکہ اس کا دارومدار حسن بن عیاش راوی پر ہے۔اور وہ قابل اعتماد و پختہ راوی ہے۔جیسا کہ یحییٰ بن معین وغیرہ نے بیان کیا ہے۔یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں ہاتھ اُٹھاتے ہوں اور عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم نہ ہوں اور دوسروں کو معلوم ہو جائیں جو ان سے کم صحبت والے ہوں۔اور آپکے ساتھی آپکو ایسا فعل کرتے دیکھیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا ہو پھر وہ اس کا انکار نہ کریں۔ہمارے نزدیک تو یہ بات ناممکنات سے ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع یدین کو چھوڑنا اس بات کی پکی دلیل ہے کہ یہ ایسا حق ہے کہ کسی عاقل کو اس کے خلاف کرنا مناسب نہیں۔رہی وہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جس کو اسماعیل بن عیاش سے نقل کیا ہے۔تو وہ خود اسماعیل کو شامیوں کے علاوہ کی جانے والی روایت میں حجت قرار نہیں دیتے' تو ایسی روایت سے اپنے مخالف پر بطور دلیل کے کس طرح پیش کر سکتے ہیں کہ اگر اس جیسی روایت سے ان کے خلاف دلیل پیش کی جائے تو وہ کبھی اسے برداشت نہ کریں گے۔رہی روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تو وہ (مخالفین) خود اس کے غلط قرار دیتے ہیں۔عبدالوہاب ثقفی کے علاوہ اور کسی نے اس کو مرفوع بیان نہیں کیا۔بلکہ حفاظ تو اسے انس پر موقوف قرار دیتے ہیں۔باقی روایت عبدالحمید بن جعفر تو وہ (مخالفین) اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں تو ایسے موقع پر ایسے شخص کی روایت کو بطور حجت (ہمارے خلاف) کیسے پیش کرتے ہیں حالانکہ محمد بن عمرو نے اس کو ابو حمید سے نہیں سنا اور نہ ہی ان سے جن کا تذکرہ اس کے ساتھ ہو۔اس روایت میں ان کے درمیان ایک مجہول شخص ہے۔اس بات کو عطاف سے ایک آدمی سے بیان کیا ہے۔میں باب الجلوس فی الصلوۃ میں انشاء اللہ اس کا تذکرہ کروں گا۔اور ابو عاصم کی عبدالحمید سے روایت تو اس میں یہ الفاظ ہیں:''فقالوا جمیعًا صدقت'' یہ اضافہ ابو عاصم کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت کہ وہ صرف تکبیر افتتاح کے وقت ہاتھ اٹھاتے یہ صحیح روایت ہے اس کا دارومدار حسن بن عیاش رحمہ اللہ پر ہے اور ان کے متعلق یحییٰ بن معین نے حجۃ ثقۃ فرمایا ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔

اب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو رسالت مآب کے اس قدر قریب رہنے والے تھے ان پر یہ چیز مخفی کیسے رہ سکتی تھی کہ

جناب رسول اللہ ﷺ رکوع وسجود کے موقعہ پر رفع یدین کرتے ہوں اور ان کو معلوم ہی نہ ہو اور ان لوگوں کو معلوم ہو گیا جو ان سے کم درجہ تھے اور جو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے خلاف عمل کرتا دیکھیں جو عمل کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کو کرتا دیکھتے ہوں پھر وہ ان پر کوئی نکیر نہیں کرتے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان سب کے ہاں رفع نہ کرنا ہی صحیح تھا ہمارے نزدیک یہ بات ناممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے عمل کے خلاف عمل کریں اور اصحاب رسول اللہ ﷺ ان کو اس پر چھوڑ دیں پس یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رفع یدین نہ کرنا ہی ایسا حق ہے کہ جس کی مخالفت کسی کو درست نہیں۔

روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا جواب:

اما مارواہ سے دیا جا رہا ہے اس روایت کا دارومدار اسماعیل بن عیاش پر ہے اس نے صالح بن کیسان سے نقل کیا اس کی روایات دو قسم کی ہیں۔

نمبر ①: وہ روایات جو اسماعیل نے شام کے علماء سے نقل کی ہیں وہ تو حجۃ ہیں۔ نمبر ②: وہ روایات جو اسماعیل نے غیر شامیین سے نقل کی ہیں وہ ساقط الاعتبار ہیں اور صالح بن کیسان یہ غیر شامی ہیں حجاز سے تعلق رکھتے ہیں پس اسماعیل کی ایسی روایات معتبر نہیں عجیب بات تو یہ ہے کہ ہمارے خلاف بطور حجت وہ دلیل پیش کی جا رہی ہے کہ اگر اس جیسی روایت سے ان کے خلاف دلیل پیش کریں تو وہ اس کو نگل بھی نہ سکیں بالکل قبول نہ کریں گے تو احناف کے خلاف اس کو حجت میں پیش کرنا کیونکر درست ہوا۔

روایات حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا جواب:

یہ ہے کہ اس میں عبدالوہاب ثقفی ایسا راوی ہے جو اس روایت کو مرفوع بیان کرتا ہے جبکہ دیگر حفاظ رواۃ اس کو مرفوع نہیں بلکہ موقوف مانتے ہیں یہاں ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کر رہا ہے جو کہ روایت کے منکر ہونے کی علامت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اگرچہ طحاوی رحمہ اللہ میں موجود نہیں تبییض میں لکھنے سے رہ گئی ابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت عبدالوہاب ثقفی کی سند سے موجود ہے۔

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ والی روایت کا جواب:

امام حدیث عبدالحمید بن جعفر سے دیا جا رہا ہے۔

نمبر ①: عبدالحمید بن جعفر کمزور وضعیف راوی ہیں اس کی روایت سے استدلال اس موقعہ پر کیوں کر درست ہوگا۔

نمبر ②: یہ روایت منقطع ہے کیونکہ محمد بن عمرو بن عطاء کا سماع خود حضرت ابوحمید ساعدی سے ثابت نہیں ہے باب صفۃ الجلوس میں یہی سند مذکور ہے اس میں محمد بن عمرو کے بعد عطاف بن خالد نے "عن رجل" کہہ کر تذکرہ کیا ہے تو یہ مجہول راوی کی روایت غیر معتبر ہے۔

نمبر ③: عبدالحمید بن جعفر کے کئی شاگرد ہیں نمبر ۱: ابوعاصم نمبر ②: یحییٰ بن سعید بن قطان۔ نمبر ۳: ہشیم بن بشیر وغیرہ ہیں ابو عاصم کی اس مذکورۃ الصدر روایت میں تو "فقالوا جمیعا صدقت" کے الفاظ ہیں جبکہ دیگر شاگردوں میں سے کوئی بھی یہ نہیں

کہنا معلوم ہوتا ہے یہ ان کا اضافہ ہے۔
یحییٰ بن سعید اور ہشیم کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، ح.

۱۳۳۰: یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں ہمیں ہشیم نے نقل کیا پھر انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی۔

۱۳۳۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ، فَذَكَرَاهُ بِإِسْنَادِهٖ، وَلَمْ يَقُوْلَا "فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ" وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَابِ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ .فَمَا نَرَى كَشْفَ هٰذِهِ الْآثَارِ، يُوْجِبُ لِمَا وَقَفَ عَلٰى حَقَائِقِهَا وَكَشَفَ مَخَارِجَهَا إِلَّا تَرْكَ الرَّفْعِ فِي الرُّكُوْعِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَمَا أَرَدْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ تَضْعِيْفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَمَا هٰكَذَا مَذْهَبِي، وَلٰكِنِّيْ أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ لَنَا .وَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى، مَعَهَا رَفْعٌ، وَالتَّكْبِيْرَةُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَا رَفْعَ مَعَهَا. وَاخْتَلَفُوْا فِيْ تَكْبِيْرَةِ النُّهُوْضِ، وَتَكْبِيْرَةِ الرُّكُوْعِ فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهَا حُكْمُ تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ، وَفِيْهِمَا الرَّفْعُ كَمَا فِيْهَا الرَّفْعُ .وَقَالَ آخَرُوْنَ حُكْمُهَا حُكْمُ التَّكْبِيْرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَلَا رَفْعَ فِيْهِمَا، كَمَا لَا رَفْعَ فِيْهَا .وَقَدْ رَأَيْنَا تَكْبِيْرَةَ الْإِفْتِتَاحِ مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ لَا تُجْزِئُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا، وَرَأَيْنَا التَّكْبِيْرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، لَيْسَتْ كَذٰلِكَ، لِأَنَّهٗ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ، لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهٗ .وَرَأَيْنَا تَكْبِيْرَةَ الرُّكُوْعِ، وَتَكْبِيْرَةَ النُّهُوْضِ، لَيْسَتَا مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ لِأَنَّهٗ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهٗ، وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا .فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، كَمَا أَنَّ الْكَبِيْرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، كَانَتَا كَهِيَ، فِيْ أَنْ لَا رَفْعَ فِيْهِمَا، كَمَا لَا رَفْعَ فِيْهَا .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۳۳۱: یحییٰ بن سعید اور ہشیم دونوں کہتے ہیں ہمیں عبدالحمید نے اپنی سند سے روایت کیا ان دونوں نے فقالوا جمیعا'' کے الفاظ نقل نہیں کئے بلکہ عبدالحمید کے علاوہ نے بھی ان الفاظ کے بغیر روایت نقل کی ہے چنانچہ باب الجلوس فی الصلاۃ میں ملاحظہ کرلیں۔ رفع یدین کی حمایت میں پیش کردہ روایات کی حقیقت سامنے آنے اور ان کے مخارج ظاہر ہونے کے بعد رکوع اور سجدہ میں ترک رفع یدین کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا۔ یہ تو آثار کے پیش نظر بات ہے۔ امام طحاوی کہتے ہیں کہ اس سے کسی عالم راوی کی کمزوری ظاہر کرنا مقصود نہیں اور نہ یہ میرا طریقہ ہے لیکن میرا مقصود صرف مخالف فریق کی زیادتی واضح کرنا ہے۔ اب بطور نظر و فکر کے اس بات پر غور کریں کہ اس بات پر تو سب

کا اتفاق ہے کہ تکبیر افتتاح میں رفع یدین ہے۔اور دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر میں رفع یدین نہیں۔ اُٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اس کا حکم تکبیر افتتاح والا ہے۔جیسا اس میں ہاتھ اُٹھاتے ہیں اسی طرح ان میں بھی ہاتھ اُٹھائیں گے۔جبکہ دوسرے کہتے ہیں کہ ان کا حکم دونوں سجدوں کے مابین تکبیر والا ہے۔جیسا اس میں رفع یدین نہیں ان دونوں میں بھی رفع یدین نہیں ہے۔اور ہم جانتے ہیں کہ تکبیر افتتاح تو نماز کا اصل حصہ ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔اور دونوں سجدوں کے مابین تکبیر وہ یہ حکم نہیں رکھتی کیونکہ بالفرض اگر اس کو کوئی ترک کر دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی اور وہ دونوں نماز کے سنن سے ہے۔پس جب وہ نماز کی سنت میں سے ہے جیسا کہ اُٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان میں سے نہیں۔اس لیے کہ بالفرض اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کی نماز نہ ٹوٹے گی۔ یہ دونوں تکبیرات نماز کی سنتوں میں سے ہے۔تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے جیسا کہ دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر تو وہی حکم ان کا ہے تو ان دونوں میں بھی رفع یدین نہیں۔جیسا کہ اس میں رفع یدین نہیں۔اس باب میں نظر وفکر کا یہی تقاضا ہے۔ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا یہی معمول ہے۔

حاصل اجوبہ:

رفع یدین کی حمایت میں پیش کی جانے والی روایات کی حقیقت سامنے آنے کے بعد ترک رفع یدین فی الرکوع والسجود کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔

ایک اعتذار:

ان روایات کے سلسلہ میں ایک ایک کر کے جواب کی نوبت اس لئے آئی کہ قائلین رفع یدین نے اپنے موقف کو اس انداز سے بیان کیا گویا وہی سنت ہے اور اس کے خلاف ترک رفع یدین کے لئے کوئی روایت نہیں اس لئے روایات مشتبہ کی حقیقت اور ان کے رواۃ کا حال اچھی طرح واضح کرنا پڑا تا کہ ان کے ظلم وزیادتی کو کھول کر انصاف مخاطب پر چھوڑ دیا جائے اس میں جرح میں جن اہل علم کو ضعیف قرار دیا وہ روایت کی حیثیت بیان کرنے کے لئے حاشاوکلا ان کی تنقیص مقصود نہیں اور نہ اپنا یہ طریق ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

نظر وفکر سے اس مسئلہ کو جانچ لیا جائے کہ تکبیر افتتاحی میں رفع یدین سب کے ہاں متفق علیہ ہے اور دونوں سجدوں کے مابین تکبیر میں رفع یدین نہیں۔

اب صرف رکوع کی تکبیر اور اٹھنے کی تکبیر رہ گئی اسی کے متعلق اختلاف ہوا ایک جماعت نے کہا کہ اس کا حکم تکبیر افتتاح کا ہے اور ان دونوں مواقع میں بھی اسی طرح ہاتھ اٹھائے جائیں گے جیسا تکبیر افتتاح میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔

دوسری جماعت نے کہا کہ اس کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کا ہے کہ اس میں تکبیر تو ہے رفع یدین نہیں ہے۔

اب فیصلہ کن مرحلے میں داخلے کے لئے ہم نے تکبیرات میں غور کیا کہ کون کس کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتی ہے تکبیر افتتاحی تو نماز کا ایسا جز ہے کہ جس کے بغیر نماز شروع ہی نہیں ہوتی اور تکبیر سجدتین اس طرح نہیں کیونکہ وہ سنت ہے اگر اس کو ترک کر دیا جائے تو نماز فاسد بھی نہیں ہوتی اب تکبیر رکوع اور اٹھنے کی تکبیر دونوں نماز کا ایسا جز نہیں کہ جس کے بغیر نماز نہ ہوتی ہو اگر اس کو کوئی چھوڑ دے تو اس کی نماز ہرگز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ دونوں تکبیرات مسنون ہیں جب ان دونوں کی حیثیت سنیت والی واضح ہوگئی جیسا کہ تکبیر بین السجدتین کی ہے تو یہ دونوں اسی کی مثل ہوں گی صرف تکبیر کہی جائے گی رفع یدین نہ ہوگا جیسا اس میں رفع یدین نہیں ہے۔ یہ تقاضائے نظر کے اعتبار سے ہے۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے۔

تائیدی دلیل:

امام ابوبکر بن عیاش کا قول:

۱۳۳۲ : وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَاأَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ : مَا رَأَيْتُ فَقِيهًا قَطُّ يَفْعَلُهُ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي غَيْرِ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى .

۱۳۳۲: ابن ابی داؤد نے احمد بن یونس سے انہوں نے امام ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ میں نے کسی عالم فقیہ کو بھی تکبیر افتتاح کے علاوہ رفع یدین کرتے نہیں پایا۔ واللہ اعلم۔

اس باب میں میں نے جس انداز سے حامیان رفع یدین کے جوابات بالتفصیل پوری جرح سند و متن سے دئے گزشتہ اوراق میں تو شاید و باید ہے یہاں نظر و فکر کے بعد تبع تابعی کا تائیدی قول ملا اسے بھی ذکر کر دیا۔

بَابُ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں ہاتھوں کو ملانا

خلاصۃ المرام: تطبیق کا مطلب یہ ہے کہ رکوع اور تشہد میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں رانوں کے درمیان کمان کی طرح رکھ لیا جائے اس کے متعلق مؤقف اول یہ ہے کہ یہ رکوع و تشہد میں مسنون ہے علقمہ اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ کا یہی مسلک ہے۔

مؤقف ثانی:

رکوع میں ہاتھوں کو سیدھا کر کے انگلیوں کو کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھ لیں اور تشہد ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھ لیا جائے تطبیق مسنون نہیں ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف:

کہ تطبیق مسنون ہے مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔

۱۳۴۳ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ، أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ؟) فَقَالَا : نَعَمْ : فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا، فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا فَطَبَّقَ ثُمَّ طَبَّقَ بِيَدَيْهِ، فَجَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ .فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۴۳: ابرہیم نے علقمہ اور اسود سے نقل کیا کہ وہ دونوں حضرت عبداللہؓ کی خدمت میں گئے تو آپ نے فرمایا کیا ان لوگوں نے تمہارے پیچھے نماز ادا کر لی ہے؟ یعنی امراء نے تو ان دونوں نے کہا جی ہاں! تو آپ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کر لیا پھر ہم نے رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تو انہوں نے ہمارے ہاتھ پر ضرب لگائی اور ان کو جمع کر دیا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو جمع کر کے دونوں رانوں کے درمیان رکھ لیا جب وہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔

تخریج : مسلم فی المساجد ۲۸/۲٦' ۳۰' ابو داؤد فی الصلاة باب ١٤٦' نمبر ٨٦٨' نسائی فی الرطبیق باب ١' مسند احمد ٤٥١/٤١٤/١' ٤٥٩/٤٥٥' دارقطنی فی السنن ١/٣٣٩۔

۱۳۴۴ :حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۳۴۴: عبدالرحمن بن الاسود نے علقمہ اور اسود دونوں سے نقل کیا کہ وہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس تھے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ٤١٢/١۔

۱۳۴۵ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، (قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ : " أَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ؟ " فَقُلْنَا : نَعَمْ .قَالَ : فَصَلُّوْا .فَصَلّٰى بِنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، فَقُمْنَا خَلْفَهُ، فَقَدَّمَنَا، فَقَامَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَحَنَا، قَالَ : وَضَرَبَ يَدَيَّ عَلٰى رُكْبَتَيَّ وَقَالَ : (هٰكَذَا) ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ .فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ : إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَصَلُّوْا جَمِيْعًا، وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَدِّمُوْا أَحَدَكُمْ فَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ هٰكَذَا وَطَبَّقَ يَدَيْهِ، ثُمَّ لِيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ يَنْبَغِيْ لَهُ

إِذَا رَكَعَ أَنْ يَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ شِبْهَ الْقَابِضِ عَلَيْهِمَا وَيُفَرِّقُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَٰلِكَ.

۱۳۳۵: ابراہیم نے اسود سے نقل کیا کہ میں اور علقمہ عبداللہؓ کی خدمت میں گئے تو آپ نے فرمایا کیا ان لوگوں نے تمہارے پیچھے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ تو فرمایا پس تم نماز پڑھو۔ (یعنی میرے ساتھ نفلی نماز) چنانچہ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی ہمیں اذان واقامت کا حکم نہیں فرمایا ہم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تو انہوں نے ہمیں آگے بڑھایا ایک کو دائیں اور ایک کو بائیں جانب کھڑا کیا جب انہوں نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو اپنی ٹانگوں کے مابین رکھا اور جھکے اسود کہتے ہیں انہوں نے میرے دونوں ہاتھوں کو میرے گھٹنوں پر مارا اور اپنے ہاتھ سے ملانے کا اشارہ کیا جب نماز پڑھا چکے تو فرمانے لگے۔

مسئلہ: جب تم تین ہو تو برابر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اور اگر اس سے تعداد بڑھ جائے تو ایک کو آگے بڑھا دیا جائے اور وہ تطبیق کرے پھر وہ اپنی رانوں کے درمیان دونوں بازوؤں کو پھیلا لے گویا (یہ معاملہ مجھے اس طرح متحضر ہے) کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی انگشت مبارکہ کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

تخریج : مسلم ۲۰۲/۱۔

حاصل روایات: یہ روایت مسئلہ تطبیق میں ظاہر ہے وہ ان تینوں سے بلا تامل ثابت ہے۔

موقف ثانی:

اس کو ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء و محدثین نے اختیار کیا کہ تطبیق نہیں بلکہ انگلیوں کو کھول کر گھٹنے پھر اس طرح رکھ لیں جیسے کوئی آدمی گھٹنوں کو تھامنے والا ہو اور انگلیوں کو کھول لے۔

مستدل روایات یہ ہیں:

۱۳۳۶: بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، وَحَيَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ أَمِسُّوْا فَقَدْ "سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ".

۱۳۳۶: ابو حصین نے ابو عبدالرحمن سے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے ہاتھوں کو اس انداز سے گھٹنوں پر رکھو کہ وہ اسے تھام لیں اور اس طرح گھٹنوں کا پکڑنا آسان کر دیا گیا۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۷۷، ۲۵۸، نسائی فی التطبیق باب ۹۲۔

اللغات: امسوا : گھٹنوں کو پکڑنے کے لئے ہاتھوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، قَالَ : ثَنَا سَالِمُ الْبَرَّادُ، قَالَ : " وَكَانَ عِنْدِيْ أَوْثَقَ مِنْ نَفْسِيْ "قَالَ : قَالَ لَنَا أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ (أَلَا أُرِيْكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا، قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَفُصِّلَتْ أَصَابِعُهُ عَلَى سَاقَيْهِ).

۱۳۳۷: عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ مجھے سالم البراد نے (جو میرے ہاں اپنے سے زیادہ قابل اعتماد ہے) بیان کیا کہ ہمیں ابو مسعودؓ نے کہا کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ دکھلاؤں پھر انہوں نے طویل روایت ذکر کی عطاء کہتے ہیں پھر انہوں نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو دونوں پنڈلیوں پر کھول دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱٤٤' نمبر ۸۶۳۔

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فِيْمَا يَظُنُّ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ : أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (كَانَ إِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا).

۱۳۳۸: عباس بن سہل کہتے ہیں کہ ابوحمید' ابوسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع ہوئے جیسا کہ ابن مرزوق راوی کا خیال ہے تو ابوحمید کہنے لگے کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ سکھاؤں چنانچہ وہ جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے گویا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنے والے ہیں۔

تخریج : روایت نمبر ۱۳۰۸ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا "صَدَقْتَ."

۱۳۳۹: محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمید ساعدی سے دس اصحاب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں یہ سنا ان میں ابوقتادہ بھی تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے انہوں نے ان کی بات سن کر کہا تم نے سچ کہا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں نے اس روایت کو اختیار کیا جبکہ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ رکوع میں ہاتھوں کو ملانا نہیں بلکہ مناسب یہ ہے کہ اپنے گھٹنوں پر اس طرح رکھے جیسے ان کو پکڑنے والا ہے۔اور اپنی انگلیوں کو کھول کر رکھے۔اس سلسلے میں انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : پہلے گزر چکی ہے۔

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ، وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ).

۱۳۴۰: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انہوں نے وائل بن حجرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب وہ رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۳۷۔

۱۳۴۱ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ يُحَدِّثُ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : (اشْتَكَى النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّفَرُّجَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ) فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ مُعَارِضَةً لِلْأَثَرِ الْأَوَّلِ، وَمَعَهَا مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَيْسَ مَعَهُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ، مَا يَدُلُّ عَلَى نَسْخِ أَحَدِ الْأَمْرَيْنِ بِصَاحِبِهِ .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ.

۱۳۴۱: سمی نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کھل جانے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا گھٹنوں سے معاونت لو۔ پس یہ آثار پہلی روایت کے معارض ہیں اور ان کے ساتھ عمل کا تواتر بھی موجود ہے جو اس روایت کے ساتھ نہیں ہے۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ ان آثار پر نگاہ ڈال کر ایسی روایت تلاش کریں جو کسی ایک کے نسخ پر دلالت کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۵۵' نمبر ۹۰۲' ترمذی فی الصلاۃ باب ۹۶' ۲۸۶' نسائی فی التطبیق باب ۲' مسند احمد ۳۴۰/۲۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ رکوع اور تشہد میں تطبیق اس طرح ہوگی کہ رکوع میں ہاتھ گھٹنوں کو گویا پکڑنے والے ہوں گے اور تشہد میں رانوں پر ہاتھ رکھے جائیں گے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ تمام آثار اثر اول کے معارض ہیں اور یہ کثیر روایات ہیں جن کو تواتر کا درجہ حاصل ہے۔ اور پہلی روایت کو یہ درجہ حاصل نہیں پس اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا دیگر آثار میں کوئی ایسی چیز موجود ہے جو کسی ایک کے نسخ پر دلالت کرتی ہو۔

چنانچہ نسخ کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۳۴۲ : فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي يَعْفُوْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ، فَضَرَبَ يَدَيَّ فَقَالَ : (يَا بُنَيَّ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا فَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ).

۱۳۴۲: ابو یعفور سے روایت ہے کہ میں نے مصعب بن سعید کو کہتے سنا کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان میں کر لیا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مار کر فرمایا اے بیٹے ہم اس کو کیا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا۔

تخریج :بخاری فی الاذان باب ۱۱۸' مسلم فی المساجد ۲۹' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۴۶' نمبر ۸۶۷' ترمذی فی الصلاۃ باب ۷۷' نمبر ۲۵۹' نسائی فی التطبیق باب ۵۱' دارمی فی الصلاۃ باب ۶۸/۷۰' ۷۸' مسند احمد ۲۸۷/۱' ۱۱۹/۴' ۱۲۰/۱'

بیہقی فی السنن الکبریٰ ۸۳/۲' مصنف عبدالرزاق ۲۹۵۳' مصنف ابی ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۱۸/۲' دارقطنی فی السنن ۳۳۹/۱۔

۱۳۴۳ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُوْرٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۳۴۳: ابوعوانہ نے ابویعفور سے پھر اس نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۰۲/۱۔

۱۳۴۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ سَعْدٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ الرُّكُوْعَ، طَبَّقْتُ، فَنَهَانِي عَنْهُ وَقَالَ : كُنَّا نَفْعَلُ، حَتَّى نُهِيَ عَنْهُ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا، نَسْخُ التَّطْبِيْقِ وَأَنَّهُ كَانَ مُتَقَدِّمًا لِمَا فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ .ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ كَيْفَ هُوَ؟ فَرَأَيْنَا التَّطْبِيْقَ فِيْهِ الْتِقَاءُ الْيَدَيْنِ، وَرَأَيْنَا وَضْعَ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِيْهِ تَفْرِيْقُهُمَا .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ أَشْكَالِ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ هُوَ .فَرَأَيْنَا السُّنَّةَ جَاءَ تْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّجَافِيْ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى ذٰلِكَ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ تَفْرِيْقِ الْأَعْضَاءِ، وَكَمَنْ قَامَ فِي الصَّلَاةِ أُمِرَ أَنْ يُرَاوِحَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ، وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ الَّذِيْ رَوَى التَّطْبِيْقَ .فَلَمَّا رَأَيْنَا تَفْرِيْقَ الْأَعْضَاءِ فِيْ هٰذَا، بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ أَوْلَى مِنْ إِلْصَاقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ إِلْصَاقِهَا وَتَفْرِيْقِهَا فِي الرُّكُوْعِ، كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَعْطُوْفًا عَلَى مَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْهُ، فَيَكُوْنُ كَمَا كَانَ التَّفْرِيْقُ فِيْمَا ذَكَرْنَا أَفْضَلَ يَكُوْنُ فِيْ سَائِرِ الْأَعْضَاءِ كَذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ.

۱۳۴۴: ابواسحاق نے مصعب بن سعد سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت سعدؓ کے ساتھ نماز ادا کی جب میں نے رکوع کا ارادہ کیا تو میں نے تطبیق کی تو انہوں نے مجھے اس سے منع فرمایا اور کہا ہم اس سے پہلے کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے روک دیا گیا۔ مندرجہ بالا روایات سے تطبیق کا منسوخ ہونا ثابت ہوگیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے والے عمل سے پہلے کا عمل ہے۔ پھر ہم نے نظر وفکر کے طور پر اس کی کیفیت معلوم کرنا چاہی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تطبیق دونوں ہاتھوں کے ملانے کو کہتے ہیں اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے میں دونوں ہاتھوں کی تفریق ہے۔ پس ہم نے چاہا کہ اس کا حکم نماز میں اس کے ہم شکلوں کے ساتھ معلوم کریں۔ چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا آپ ﷺ کی اجماعی سنت ہے۔ اور یہ اعضاء کو الگ الگ رکھنے سے

ادا ہوتی ہے۔ جیسا کہ نماز میں کھڑے ہونے والے کو دونوں قدموں کے درمیان فاصلے کا حکم دیا گیا۔ اور اسی روایت کے راوی حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور تطبیق والی روایت کے راوی بھی خود ابن مسعودؓ ہیں۔ جب ہم نے غور کیا تو رکوع میں اعضاء کا جدا جدا رکھنا ایک دوسرے کے ساتھ ملانے سے زیادہ بہتر ہے۔ اختلاف تو اس کے ملانے اور جدا رکھنے میں ہے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جو اختلافی حالت ہے اس کو اجماعی حالت کی طرف پھیر دیا جائے۔ پس ان کو ہاتھوں کو جدا رکھنا دیگر تمام اعضاء کے جدا جدا رکھنے کی طرف افضل ٹھہرا۔

تخریج : مسند البزاز عزاه ولم يو جد۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوگیا اور ہمیں اس سے منع کر دیا گیا گو گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ملنے سے پہلے پہلے یہ حکم تھا جب گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ملا تو یہ منسوخ ہوگیا۔

نظر وفکر سے:

اب ان دونوں کی مطابقت کا موازنہ کرنا چاہتے ہیں کہ کس دوسرے رکن سے اس کو مطابقت ہے چنانچہ ہم نے دیکھا کہ تطبیق میں دونوں ہاتھ ملتے ہیں اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے میں ہاتھوں کو الگ الگ کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ نماز میں اس کا ہم شکل تلاش کیا چنانچہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنت منقول ہے کہ رکوع و سجود میں بازو کو اپنے پہلو اور زمین سے الگ رکھا جائے اور اس بات پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ جدا کئے جانے والے اعضاء سے ہیں اور اس میں پاؤں کا حکم بھی تفریق ہی کا ہے جیسا کہ جو شخص نماز میں کھڑا ہوا (اور طویل قراءت وقیام کیا) اس کو حکم ہے دونوں پاؤں میں ایک پر جسم کا بوجھ ڈال کر دوسرے کو راحت دے اور یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی مروی ہے اور ابن مسعودؓ ہی تو ہیں جن سے تطبیق والی روایت ہے۔

جب ہم نے غور کیا کہ اس میں اعضاء کا ایک دوسرے سے جدا رکھنا ایک دوسرے کے ساتھ ملانے سے اولیٰ ہے اور رکوع میں اعضاء کے تفریق والصاق (ملانے) میں اختلاف ہے تو نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ جس میں اختلاف ہے اس کو اس کی طرف موڑا جائے جس میں اتفاق ہے پس جس طرح اس مذکور میں تفریق افضل ہے تو تمام اعضاء میں تفریق ہی افضل ہوگی اور سجدہ میں بھی اسی طرح اعضا کو الگ الگ رکھنے کا حکم ہے جیسا کہ یہ روایات اس کی تائید کرتی ہیں۔

سجدہ میں پیٹ اور رانوں کو الگ رکھنے کا ثبوت:

۱۳۴۵ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ، يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ).

۱۳۴۵: تیمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۵٤، نمبر ۸۹۹، مگر روایت کے الفاظ یہ ہیں اتیت النبی ﷺ من خلفه فرایت بیاض ابطه وهو مجخ قد فرج بین یدیه مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۵۸/۱۔

اللغات: مجخ۔ جخ۔ ہاتھ پاؤں چھوڑ کر لیٹنا۔

۱۳۴۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ، جَافٰى حَتّٰى يَرٰى مَنْ خَلْفَهُ وَضَحَ إِبْطَيْهِ).

۱۳۴۶: یزید بن اصم نے امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو پیٹ کو رانوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پیچھے والا آدمی آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ سکتا تھا۔

تخریج : مسلم فی الصلاة ۲۳۶/۲۳۸، ۲۳۹، نسائي فی التطبیق باب۱۸۸، دارمی فی الصلاة باب۸۹، مسند احمد ۳۳۳/٦۔

اللغات: وضح ابطیه۔ بغلوں کی سفیدی۔

۱۳۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنَحْوِهٖ.

۱۳۴۷: یزید بن اصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ، أَوْ حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ).

۱۳۴۸: سالم بن ابی الجعد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے آپ رانوں اور پیٹ کو الگ رکھتے یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی جاسکتی تھی یا میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

تخریج : مسند احمد ۱۵/۳۔

۱۳۴۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْهَيْثَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ (أَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ كَشْحَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ).

۱۳۴۹: ابوالہیثم کہتے ہیں میں نے ابوسعید کو کہتے سنا گویا میں اب بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی کوکھ کی سفیدی کو

سامنے دیکھ رہا ہوں۔

اللُّغَاتُ: الکشح۔ کوکھ۔ پسلی اور کوکھ کا درمیانی حصہ۔

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : رَأَيْتُ الْبَرَاءَ إِذَا سَجَدَ خَوّٰى وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهُ وَقَالَ (هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ).

۱۳۵۰: شریک نے ابو اسحاق سے نقل کیا کہ میں نے براءؓ کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتے تو اپنے پیٹ کو زمین سے بلند کر کے اونچا کر لیتے اور سرینوں کو اوپر اٹھاتے اور زبان سے کہتے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر۲۳۸، نسائی فی تطبیق باب۸۸، دارمی فی الصلاۃ باب۹۹، مسند احمد ۳۰۵/۳۰۲/۱، ۱۳۷، ۳۱۹/۳۰۳/٤۔

اللُّغَاتُ: خوی۔ پیٹ کو زمین سے جدا کر بلند کرنا۔ اصل معنی خالی ہونا اور کرنا ہے العجیزہ۔ سرین۔ چوتڑ۔

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ ذِرَاعَيْهِ، وَبَيْنَ جَنْبَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ).

۱۳۵۱: عبدالرحمن بن ہرمز نے عبداللہ بن بحینہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازوؤں اور پہلوؤں میں اس قدر کشادگی کرتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی جا سکتی تھی۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب۲۷، والاذان باب ۱۳۰، مسلم فی الصلاۃ ۲۳۷/۲۳۶، نسائی فی التطبیق باب۵، مسند احمد ۳٤٥/٥۔

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْكَعْبِيِّ، قَالَ (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلٰى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ، يَعْنِي بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ).

۱۳۵۲: داؤد بن قیس نے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم الکعبیؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نماز ادا فرماتے دیکھا تو مجھے آپ کے بغلوں کی ہلکی سفیدی نظر پڑی جبکہ آپ سجدہ میں تھے۔

تخریج : ترمذی فی المواقیت باب۸۸، نمبر۲۷٤، نسائی فی التطبیق باب۵۱، ابن ماجہ فی الاقامۃ باب۱۹، نمبر۸۸۱، مسند احمد ۳٥/٤، طبرانی فی المعجم الکبیر ۳۰٦/۱۔

اللُّغَاتُ: عفرۃ ابطیہ۔ عفرہ ایسی سفیدی جس میں ٹیالا پن ہو۔

۱۳۵۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ یَزِیْدَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ، عَنْ أَبِی الْهَیْثَمِ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : (كَأَنِّیْ أَنْظُرُ إِلَى بَیَاضِ كَشْحَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ).

۱۳۵۳: ابوالہیثم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ گویا اب بھی میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کولہو کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

۱۳۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ، وَعَفَّانُ قَالَا : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَحْمَرُ صَاحِبُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنْ كُنَّا لَنَأْوِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا یُجَافِیْ یَدَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ إِذَا سَجَدَ).

۱۳۵۴: حسن کہتے ہیں کہ مجھے احمرؓ نے بیان کیا ہمیں اس بات پر رحم آتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کے وقت اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے الگ کرتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۵٤، نمبر ۹۰۰، ابن ماجه فی الاقامة باب ۱۹، نمبر ۸۸٦، مسند احمد ٤/۳٤۲، ۵/۳۱۔

اللغات: ناوی رحم آتا۔ رقت پیدا ہوتی۔

۱۳۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، وَأَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَیْسَرَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ أَخْبَرَنِیْ أَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَلَمَّا كَانَتِ السُّنَّةُ، فِیْمَا ذَكَرْنَا، تَفْرِیْقَ الْأَعْضَاءِ لَا إِلْصَاقَهَا، كَانَتْ فِیْمَا ذَكَرْنَا أَیْضًا كَذٰلِكَ فَثَبَتَ بِثُبُوْتِ النَّسْخِ الَّذِیْ ذَكَرْنَا، وَبِالنَّسْخِ الَّذِیْ وَصَفْنَا، انْتِفَاءُ التَّطْبِیْقِ وَوُجُوْبُ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَى الرُّكْبَتَیْنِ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۳۵۵: حسن کہتے ہیں کہ مجھے حضرت احمرؓ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی پھر اسی طرح کی روایت بیان کی۔ جب سنت یہی ٹھہری جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا کہ اعضاء کو متفرق رکھا جائے نہ کہ ان کو ملایا جائے۔ تو اس نسخ سے جس کا ہم نے سابقہ سطور میں ذکر کیا تا کہ روایات میں تطبیق ہو جائے تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا لازم ہے۔ اور یہی امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

حاصلِ روایات: یہ ہے کہ سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھا جائے گا اور زمین سے پیٹ کو یوں بلند کیا جائے کہ بغل کی سفیدی نظر آجائے۔

نتیجہ: جب سجدہ میں اعضاء کا الگ رکھنا سنت ہے نہ کہ ملانا تو رکوع میں بھی ہاتھوں کا الگ رکھنا مسنون ہوگا۔

باقی سابقہ سطور میں مذکور ناسخ روایات اور جو بات ہم نے نظری طور پر لکھی ہے اس سے تطبیق کی نفی ثابت ہو کر گھٹنوں پر ہاتھوں کے رکھنے کا وجوب ثابت ہو گیا۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نوٹ :اس باب میں ناسخ روایات کو قوت سے پیش کر کے ان کے لئے تائیدی طور طویل پر نظری دلیل پیش کرتے کرتے اس کے بعض اجزاء کے ثبوت میں بھی کئی روایات سجدہ کی صحیح کیفیت کی ذکر کر دیں پھر تمام باب کا نتیجہ بھی ذکر کیا جو کہ اب تک عادت تحریر کے خلاف ہے۔

بَابُ مِقْدَارِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِىْ لَا يُجْزِئُ أَقَلُّ مِنْهُ

رکوع وسجود کی کم از کم مقدار کیا ہے؟

خلاصۃ المرام :رکوع وسجدہ میں ٹھہرنے کی مقدار میں اختلاف ہے۔

نمبر①:امام احمد رحمہ اللہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اور اہل ظواہر کہتے ہیں کہ تین مرتبہ سجدہ ٗرکوع کی تسبیح کے بقدر فرض ہے ورنہ رکوع ٗسجدہ ادا نہ ہوں گے۔

نمبر②:احناف ٗشوافع و مالکیہ ٗجمہور فقہاء ومحدثین اتنی دیر رکوع وسجود کو فرض مانتے جس میں طمانیت حاصل ہو جائے اس سے زائد کو سنت ومستحب کہتے ہیں۔

موقف اول: رکوع وسجود تین مرتبہ تسبیح کی مقدار فرض ہے۔

مستدل روایت:

۱۳۵۶ : حَدَّثَنَا رَبِيعُ ِ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِىْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا، فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا قَالَ فِىْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ)

۱۳۵۶:عون بن عبداللہ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ کہے پس اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اس کا کم ترین درجہ ہے اور جب اپنے سجدہ میں اس نے سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ کہہ دیا تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۵۰ ٗ نمبر ۸۸۶ ٗ ترمذی فی الصلاة باب ۷۹ ٗ نمبر ۲۶۱۔

۱۳۵۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِىْ ذِئْبٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا : مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِىْ لَا يُجْزِئُ أَقَلُّ مِنْ هٰذَا

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ أَنْ يَرْكَعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ رَاكِعًا وَمِقْدَارُ السُّجُوْدِ أَنْ يَسْجُدَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، فَهٰذَا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا بُدَّ مِنْهُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۳۵۷: ابوعامر نے ابن ابی الذئب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ ان روایات کی طرف گئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ رکوع اور سجدے کی وہ مقدار جس سے کم جائز نہیں وہ یہی مقدار ہے جو اس روایت میں مذکور ہے۔دیگر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ رکوع کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ رکوع میں پہنچ کر رکوع کی حالت درست ہو جائے اور سجدے کی مقدار یہ ہے کہ سجدہ کرے اور اس سے اطمینان حاصل ہو جائے۔ یہ وہ مقدار ہے جس کے بغیر چارہ کار نہیں۔اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

حاصل روایات: یہ ہے تین مرتبہ تسبیح سے کم مقدار سب سے نچلا درجہ ہے اور تین دفعہ کہہ لینے والے کو سجدہ' رکوع کا مکمل کرنے والا شمار کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ مقدار فرض ہے اور اس کے بغیر رکوع وسجدہ درست نہیں۔

مؤقف ثانی:

رکوع وسجدہ کی مقدار جو فرض قرار دی گئی وہ اس قدر بس ہے کہ نمازی کے اعضاء اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں اور یہی مقدار فرض ہے ان کا استدلال مندرجہ ذیل روایات سے ہے۔

۱۳۵۸ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ أَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلَاتِكَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ إِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ قُرْآنٌ، فَاحْمَدِ اللّٰهَ، وَكَبِّرْ وَهَلِّلْ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ قُمْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَمَا أَنْقَصْتَ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِنَّمَا تُنْقِصُ مِنْ صَلَاتِكَ) .

۱۳۵۸: علی بن یحییٰ نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے چنانچہ ایک آدمی داخل ہوا اور اس نے نماز کی ادائیگی اس حال میں کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے تھے آپ نے اسے فرمایا جب تم اپنی نماز میں کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر اگر تمہیں قرآن مجید آتا ہو تو وہ پڑھو اگر تمہیں قرآن مجید بالکل نہ آتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرو الحمدللہ' اللہ اکبر' لا الٰہ الا اللہ پڑھو پھر رکوع کرو یہاں تک کہ تم رکوع

میں مطمئن ہو جاؤ پھر اٹھو یہاں تک کہ بالکل سیدھے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں مطمئن ہو جاؤ پھر بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ اطمینان ہو جائے جب تم نے ایسا کر دیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اور جو اس میں سے تم کم کرو گے وہ اپنی نماز سے کم کرو گے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ١٤٤‘ ٨٦١/٨٥٩‘ ترمذی فی المواقیت باب ١١٠‘ نمبر ٣٠٢‘ نسائی فی التطبیق باب ١٥‘ والسهو باب ١٧‘ مسند احمد ٣٤٠/٤‘ مستدرک حاکم ٢٤٢/٢٤١/١‘ بیهقی فی السنن الکبرٰی ١٣٣/١٠٢/٢‘ ٣٨٠/٣٤٥۔

١٣٥٩ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

١٣٥٩ : یحییٰ بن علی بن خلاد زرقی نے اپنے والد اور اپنے دادا رفاعہ بن رافع سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ١٢٤/١۔

١٣٦٠ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ نَحْوَهُ. فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ بِالْفَرْضِ الَّذِي لَا بُدَّ مِنْهُ، وَلَا تَتِمُّ الصَّلَاةُ إِلَّا بِهِ. فَعَلِمْنَا أَنَّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ إِنَّمَا أُرِيدَ بِهِ أَنَّهُ أَدْنٰى مَا يُبْتَغٰى بِهِ الْفَضْلُ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْحَدِيثُ الَّذِي ذٰلِكَ فِيهِ مُنْقَطِعًا عَنْهُ غَيْرَ مُكَافٍ لِهٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ فِي إِسْنَادِهِمَا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

١٣٦٠ : سعید بن ابی سعید المقبر ی نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں روایات میں اس فرض مقدار کی نشاندہی کر دی کہ جس کے بغیر چارہ کار نہیں اور نہ نماز اس کے بغیر پوری ہوتی ہے۔ پس اس سے معلوم ہو گیا کہ اس کے علاوہ جو مقدار ہے اس کا مقصود فضیلت کا کم سے کم درجہ پا لینا ہے۔ اور وہ حدیث جو اس سلسلے میں نقل کی گئی وہ منقطع ہے۔ ان دو روایتوں کی سند کے لحاظ سے مقابل نہیں بن سکتی۔ امام ابو حنیفہ‘ امام ابو یوسف‘ امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ١٢٢‘ مسلم فی الصلاۃ ٤٥‘ نسائی فی الافتتاح باب ٧‘ ابو داؤد فی الصلاۃ باب ١٤٤‘ نمبر ٨٥٦‘ مسند تخریجاحمد ٤٣٧/٣‘ بیهقی فی السنن الکبرٰی ١١٧/٨٨/٢۔

حاصلِ روایات: فرض کی مقدار رکوع وسجود کی حالت کا اطمینان حاصل ہونا ہے اس سے زائد نہیں معلوم ہوا کہ نماز اس کے بغیر نہیں ہوتی باقی درجہ استحباب میں ہے۔

جواب روایت مؤقف اوّل:

تین دفعہ تسبیح والی روایت فضیلت کا کم سے کم درجہ ہے اس سے اوپر پانچ اور پھر سات مرتبہ ہے اور رفاعہ والی روایت میں اصل فرض کا تذکرہ ہے **فعلمنا** سے جواب اول اور **ان کان ذلك** سے جواب ثانی کی طرف اشارہ ہے۔

جواب نمبر②: یا اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ روایت ابن مسعودؓ منقطع ہے کیوں کہ عون بن عبداللہ کا سماع ابن مسعودؓ سے ثابت نہیں۔

جواب ثالث: اگر منقطع نہ بھی ہو تب پر روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور رفاعہؓ کا مقابلہ نہیں کر سکتی پس احسن صورت تطبیق ہے جو ہم نے اختیار کی واللہ اعلم۔

یہی امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: یہ باب نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے اس میں مؤقف دوم کے لئے چند روایات پیش کر پائے ہیں شاید کہ انہی پر اکتفاء کر لیا ہو۔

بَابُ مَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُّقَالَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع وسجدہ میں کیا پڑھیں؟

خلاصۃ المرام: رکوع وسجود میں تسبیح کی کیا حیثیت ہے اور کون سی تسبیح مسنون ہے۔

مؤقف اول:

امام احمد رحمہ اللہ اور اہل ظواہر رکوع میں تسبیح کو واجب کہتے ہیں۔

مؤقف ثانی:

احناف شوافع و مالکیہ اور تمام فقہاء ومحدثین کے ہاں یہ مسنون ہے یہ مسئلہ یہاں مذکور نہیں البتہ کون سی تسبیح مسنون ہے اس میں امام شافعی احمد کے نزدیک کوئی سی دعا پڑھ لے۔

نمبر②: امام ابو حنیفہ اور حسن بصری رحمہما اللہ رکوع میں **سبحان ربی العظیم** اور سجدہ میں **سبحان ربی الاعلیٰ** کو مسنون ہے۔

نمبر③: امام مالک رکوع میں **سبحن ربی العظیم** اور سجدہ میں جو دعا پسند ہو۔

فریق اوّل:

کہ جو دعا چاہے پڑھے مسنون ہے کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔

۱۳۶۱ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ رَاكِعٌ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَيَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهِ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ).

۱۳۶۱: عبیداللہ بن ابی رافع نے علی بن ابی طالبؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ رکوع کی حالت میں پڑھتے: اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك اسلمت وانت ربی خشع لك سمعی وبصری و مخی و عظمی وعصبی لله رب العالمين اور سجدہ میں یہ پڑھتے اللهم لك سجدت ولك اسلمت وانت ربی سجد وجهی للذی خلقه وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين ترجمہ روایت ۱۳۶۴ میں درج ہے۔

تخریج : مسلم فی صلاة المسافرين نمبر ۲۰۱' ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۱۹' نمبر ۷۶۰' ترمذی فی الدعوات باب ۳۲' نمبر ۲۶۶' نسائی فی التطبیق باب ۱۳' ۱۴' مسند احمد ۱/۹۵/۱۰۲' ۱۱۹۔

۱۳۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ .

۱۳۶۲: محمد بن خزیمہ نے عبداللہ بن رجاء نے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۳۶۳ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالُوْا : أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ، عَنِ الْمَاجِشُوْنِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۳۶۳: ماجشون اور عبداللہ بن الفضل نے اعرج سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری مختصر۔

۱۳۶۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ،

وَلَكَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي، وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

۱۳۶۴: عبدالرحمٰن الاعرج نے عبیداللہ بن ابی رافع سے اور انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے ''اللھم رکعت'' (روایت اول میں نقل کر دی ہے) اے اللہ! میں نے آپ کے لئے رکوع کیا اور آپ پر ایمان لایا اور آپ کی فرماں برداری اختیار کی تو ہی میرا رب ہے میرے کان' آنکھیں اور مغز اور ہڈیاں اور جس کی طاقت میرا قدم رکھتا ہے یہ سب رب العالمین ہی کے لئے ہیں اور اس کی بارگاہ میں جھکنے والے ہیں۔

تخریج : تخریج روایت ۱۳۶۱ دیکھیں مسند احمد ۱۱۹/۱۔

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ : أَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ .فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ).

۱۳۶۵: عبدالرحمٰن بن اسحاق نے نعمان بن سعد اور انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع وسجدہ کی حالت میں مجھے قراءت سے منع کیا گیا ہے رکوع میں تو اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں خوب دعا کرو سجدہ کی دعا اس لائق ہے کہ مقبول ہو جائے۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر۲۰۷' ابو داؤد فی الصلاة باب۱۴۸' نمبر۸۷۶' نسائی فی التطبیق باب۸' نمبر۶۲' دارمی فی الصلاة باب۷۷' مسند احمد باب۱۳'۱۴' مسند احمد ۱۰۲/۹۵/۱۔

اللغات :قمین۔ اس لائق ہے۔مناسب ہے۔

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۳۶۶: ابراہیم بن عبداللہ بن معبد نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اقدس سے پردہ ہٹایا (یہ مرض وفات کی بات ہے) جبکہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھنے والے تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ تخریج نمبر ۱۳۶۵ ملاحظہ ہو۔

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِي

الضُّحٰی، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكْثِرُ أَنْ یَقُوْلَ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَیْكَ، فَاغْفِرْ لِیْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ.

۱۳۶۷: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں اکثر پڑھا کرتے تھے سبحانك اللهم وبحمدك استغفرك واتوب اليك فاغفرلی انك انت التواب اے اللہ تو سبحان ہے میں آپ کی تعریف کرتا ہوں اور آپ سے معافی چاہتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں پس آپ مجھے بخش دیں آپ توبہ قبول فرمانے والے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۳۹، مسلم فی الصلاۃ نمبر۲۱۸۔

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح.

۱۳۶۸: ابراہیم بن مرزوق نے وہب بن جریر اور بشر بن عمر سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۶۹: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرُوْا بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۳۶۹: ابوداؤد نے ابوبکرہ سب نے شعبہ سے اور شعبہ نے منصور سے پھر تمام اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكُنَاسِیُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۳۷۰: محمد بن عبداللہ کناسی نے سفیان سے اور انہوں نے منصور سے منصور نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ.

۱۳۷۱: قتادہ نے مطرف سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع وسجدہ میں یہ پڑھا کرتے تھے: سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ وہ سبوح وقدوس ملائکہ اور ارواح کا رب ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر۲۲۳، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۴۷، نمبر۸۷۲، نسائی فی التطبیق باب۱۱، نمبر۷۵، مسند احمد ۱۱۵/۹۴/۶، ۱۴۹/۱۴۸، مصنف ابی ابی شیبه فی الصلاۃ ۲۵۰/۱۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۳۷۲: سعید بن عمار کہتے ہیں ہمیں شعبہ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۷۳ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فُضَالَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ أَتٰى جَارِيَتَهُ، فَالْتَمَسْتُهُ بِيَدِىْ فَوَقَعَتْ يَدِىْ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.

۱۳۷۳: یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے میں نے ایک رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم پایا میں نے گمان کیا کہ آپ اپنی لونڈی کے قریب گئے ہوں گے پس میں نے اپنے ہاتھ سے تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے درمیان میں لگا آپ اس وقت سجدہ ریز تھے اور دعا فرما رہے تھے۔ اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بعفوك من عقابك واعوذبك منك لا احصی ثناء عليك كما انت اثنيت علی نفسك اے اللہ! میں آپ کی ناراضی سے آپ کی رضا کی پناہ میں آتا ہوں اور آپ کی معافی کے واسطہ سے آپ کے عقاب سے پناہ مانگتا ہوں اور آپ کی ذات کا واسطہ دے کر آپ کی (ناراضگی سے) پناہ مانگتا ہوں میں آپ کی اس طرح تعریف نہیں کرسکتا جیسی آپ نے اپنی تعریف کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر۲۲۲' مسند احمد ۵۸/٦' ۲۰۱۔

۱۳۷۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۳۷۴: محمد بن ابراہیم بن الحارث تیمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : التمهيد ۳٤۸/۲۳۔

۱۳۷۵ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ : حَدَّثَنِىْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ يَقُوْلُ : قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ (لَا أُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ) وَزَادَ (أُثْنِىْ عَلَيْكَ لَا أَبْلُغُ كَمَا فِيْكَ).

۱۳۷۵: ابوالنضر کہا کرتے تھے کہ میں نے عروہ کو کہتے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر اسی طرح روایت نقل کی البتہ انہوں نے: لَا أُحْصِى ثَنَاءً عَلَيْكَ کے الفاظ نقل نہیں کئے مگر أُثْنِىْ عَلَيْكَ لَا أَبْلُغُ كَمَا فِيْكَ کے الفاظ لائے (مفہوم قریب قریب ہے)

تخریج: مسلم ۱۹۲/۱' ابو داؤد بنحوه ۱۲۸/۱' ابن ابی شیبه ۳۰/۶۔

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ : فِيْ سُجُوْدِهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ، دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ، أَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ، وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ).

۱۳۷۶: ابوصالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدہ میں کہا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ، دِقَّهٗ وَجُلَّهٗ، أَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ، وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔ اے! مجھے میری تمام لغزشیں بخش دے چھوٹی بھی بڑی بھی ابتدائی بھی اور انتہائی بھی پوشیدہ بھی کھلی ہوئی بھی۔

تخریج: مسلم فی الصلاة نمبر۲۱۶۔

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ (أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ سَاجِدٌ : فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ إِلَى أَنَّهٗ لَا بَأْسَ أَنْ يَدْعُوَ الرَّجُلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ بِمَا أَحَبَّ، وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ -عِنْدَهُمْ -شَيْءٌ مُوَقَّتٌ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ : بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَزِيْدَ فِيْ رُكُوْعِهِ عَلَى "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ "يُرَدِّدُهَا مَا أَحَبَّ، وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَنْقُصَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَزِيْدَ فِيْ سُجُوْدِهِ عَلَى "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى "يُرَدِّدُهَا مَا أَحَبَّ، وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَنْقُصَ ذٰلِكَ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۳۷۷: سمی مولیٰ ابوبکر نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ بندہ اپنے اللہ تعالیٰ کے قریب سجدہ میں سب سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے تم اس میں کثرت سے دعا کیا کرو۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ رکوع اور سجدے میں آدمی جو چاہے دعا کر سکتا ہے اور ان کے پاس کوئی مقررہ چیز موجود نہیں۔ گزشتہ روایات کو انہوں نے اپنا مستدل قرار دیا۔ جبکہ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ رکوع میں فقط ''سبحان ربی العظیم'' پڑھا جائے گا۔ اس پر اضافہ جائز نہیں۔ البتہ اس کو متعدد بار دہرانے میں کوئی حرج نہیں اور تین مرتبہ سے کم کرنا مناسب نہیں۔ اور سجدے میں ''سبحان ربی الاعلی'' کو پڑھا جائے گا' خواہ کتنی بار دہرائے۔ تین مرتبہ سے کم پڑھنا مناسب نہیں اور اس کے علاوہ اور

چیز پڑھنا جائز نہیں۔ اوران کی مستدل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابو داؤد ۲۲۸/۱۔

حاصل روایات: مختلف دعائیں سجدہ ورکوع کی نقل کرنے کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ سجدہ ورکوع میں جو دعا چاہے پڑھی جاسکتی ہے کوئی تسبیح وتعظیم کے کلمات متعین نہیں ہیں اور پہلے مؤقف والے حضرات کا یہی قول ہے۔

مؤقف ثانی اور مستدل روایات:

رکوع وسجدہ میں علی الترتیب سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلی پر اضافہ درست نہیں البتہ اس کو بار بار پڑھا جاسکتا ہے تین سے کم مناسب نہیں زیادہ کی کوئی پابندی نہیں جن روایات کو پیش نظر رکھا گیا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۳۷۸ : بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ عَمِّهِ إِيَاسِ بْنِ عَامِرِ ِ الْغَافِقِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ ِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : (لَمَّا نَزَلَتْ (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ) [الواقعة : ۷۴] قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى) [الاعلی : ۱] قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ).

۱۳۷۸: ایاس بن عامر غافقی نے عقبہ بن عامر جہنیؓ سے نقل کیا کہ جب فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ اتری تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں مقرر کرلو اور جب آیت: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اتری تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ مقرر کرلو۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۴۷' نمبر۸۶۹' ابن ماجه فی الاقامه باب۲۰' نمبر۸۸۷' دارمی فی الصلاۃ باب۶۹' مسند احمد ۱۵۵/۴' طبرانی فی المعجم الکبیر ۸۸۹/۱۷' بیهقی فی السنن الکبریٰ ۸۶/۲' مستدرك حاکم ۲/۱' ۴۷۷/۲۲۵۔

۱۳۷۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ أَيُّوْبَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۳۷۹: عبدالرحمٰن بن وہب کہتے ہیں کہ میرے چچا نے موسیٰ بن ایوب سے بیان پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : تخریج ابن حبان ۱۸۵/۵' ابن ماجه ۶۳/۱۔

۱۳۸۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّهٗ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْآثَارِ الْأَوَّلِ، إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَا فِي حَدِيْثِ عُقْبَةَ .فَلَمَّا نَزَلَتَا أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَمَرَهُمْ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ، فَكَانَ أَمْرُهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهٖ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ مَا أَمَرَ بِهٖ فِي حَدِيْثِ عُقْبَةَ .

۱۳۸۰: عبدالرحمٰن بن زیاد نے یحییٰ بن ایوب اور انہوں نے موسیٰ بن ایوب انہوں نے ایاس بن عامر سے بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی طرح نقل کیا ہے۔ان علماء کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جو کچھ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان روایات میں وارد ہوا جن کو فریق اوّل نے مستدل بنایا وہ ان دو آیتوں کے نزول سے پہلے کی بات ہے جن کا ہم نے حضرت عقبہؓ کی میں ذکر کیا ہے۔ جب یہ دونوں آیتیں نازل ہو چکیں تو آپ نے ان کو یہ حکم دیا جو فریق دوم کی روایات میں ہے تو آپ کا یہ ارشاد آپ کے پہلے فعل کو منسوخ کرنے والا ہے۔اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی انہی تسبیحات کا رکوع اور سجود میں کہنا جن کا آپ نے حضرت عقبہؓ والی روایت میں حکم دیا' منقول ہے۔

ایک دلیل اور جواب دلیل فریق اوّل:

گزشتہ آثار جو فریق اوّل نے پیش کئے ان میں جو بات مذکور ہے اس میں کلام نہیں مگر وہ ان آیات کے نزول سے پہلے کی بات ہے جب یہ آیات نازل ہو چکیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پڑھنے کا حکم فرمایا پہلے ذکر کردہ روایات میں فعل کا ذکر جس میں خصوصیت کا بھی احتمال ہے اس سے قطع نظر آپ کا حکم ماقبل کے لئے ناسخ ہے اور آپ کا عمل مبارک اس کی تائید کر رہا ہے مندرجہ ذیل روایات شاہد ہیں۔

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَكَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى.

۱۳۸۱: صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہؓ سے سنا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ رہے تھے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۲۰۳' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۴۷' نمبر ۸۷۱' نسائی فی التطبیق باب ۹۹' مسند احمد ۳۸۲/۵۔

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا سُحَيْمٌ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي

رُكُوعِهِ : سُبْحَانَ رَبِّي الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا وَفِي سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى ثَلَاثًا). فَهٰذَا أَيْضًا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ وُقُوفِهِ عَلٰى دُعَاءٍ بِعَيْنِهِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ .وَقَالَ آخَرُوْنَ أَمَّا الرُّكُوْعُ، فَلَا يُزَادُ فِيْهِ عَلٰى تَعْظِيْمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ، فَيَجْتَهِدُ فِيْهِ فِي الدُّعَاءِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثَيْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ جَعَلُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ) نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ أَفْعَالِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ .فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَهُمْ بِالتَّعْظِيْمِ فِي الرُّكُوْعِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ) وَيُجْهِدُهُمْ بِالدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ بِمَا أَحَبُّوْا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى) فَلَمَّا نَزَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَهُمْ بِأَنْ يَنْتَهُوْا إِلَيْهِ فِيْ سُجُوْدِهِمْ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ، وَلَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهِ فَصَارَ ذٰلِكَ نَاسِخًا لِمَا قَدْ تَقَدَّمَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ، كَمَا كَانَ الَّذِيْ أَمَرَهُمْ بِهِ فِي الرُّكُوْعِ عِنْدَ نُزُوْلِ (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ) .نَاسِخًا لِمَا قَدْ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِ وَفَاتِهِ، لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ). قِيْلَ لَهُ : فَهَلْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَقِبِهَا أَوْ أَنَّ تِلْكَ الْمَرْضَةَ، هِيَ مَرْضَتُهُ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا؟ لَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هِيَ الصَّلَاةَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ بِعَقِبِهَا وَيَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ صَلَاةً غَيْرَهَا قَدْ صَحَّ بَعْدَهَا .فَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ هِيَ الصَّلَاةَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ بَعْدَهَا، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى) أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ قَبْلَ وَفَاتِهِ. وَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الصَّلَاةُ مُتَقَدِّمَةً لِذٰلِكَ، فَهِيَ أَحْرٰى أَنْ يَجُوْزَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَهَا مَا ذَكَرْنَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا مَوَاضِعَ فِي الصَّلَاةِ فِيْهَا ذِكْرٌ .فَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلدُّخُوْلِ فِي الصَّلَاةِ، وَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ .فَكَانَ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ تَكْبِيْرًا قَدْ وَقَفَ الْعِبَادُ عَلَيْهِ وَعَلِمُوْهُ، وَلَمْ يُجْعَلْ لَهُمْ أَنْ يُجَاوِزُوْهُ إِلٰى غَيْرِهِ .وَمِنْ ذٰلِكَ مَا يَتَشَهَّدُوْنَ بِهِ فِي الْقُعُوْدِ، فَقَدْ عُلِّمُوْهُ، وَوُقِفُوْا عَلَيْهِ، وَلَمْ يُجْعَلْ لَهُمْ أَنْ يَأْتُوْا مَكَانَهُ بِذِكْرِ غَيْرِهِ لِأَنَّ رَجُلًا لَوْ قَالَ مَكَانَ قَوْلِهِ "اللّٰهُ أَكْبَرُ "اللّٰهُ أَعْظَمُ أَوْ "اللّٰهُ أَجَلُّ "كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مُسِيْئًا .وَلَوْ تَشَهَّدَ رَجُلٌ بِلَفْظٍ يُخَالِفُ لَفْظَ التَّشَهُّدِ

الَّذِیْ جَاءَ تْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ، كَانَ فِیْ ذٰلِكَ مُسِيْئًا، وَكَانَ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِيْرِ قَدْ أُبِيْحَ لَهٗ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْمَا رَوٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ثُمَّ لِيَخْتَرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ). فَكَانَ قَدْ وُقِفَ فِیْ كُلِّ ذِكْرٍ عَلٰى ذِكْرٍ بِعَيْنِهٖ وَلَمْ يُجْعَلْ مُجَاوَزَتُهٗ إِلٰى مَا أَحَبَّ إِلَّا مَا قَدْ وُقِفَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ، وَإِنِ اسْتَوٰى ذٰلِكَ فِی الْمَعْنٰى فَلَمَّا كَانَ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى أَنَّ فِيْهِمَا ذِكْرًا، وَلَمْ يُجْمَعْ عَلٰى أَنَّهٗ أُبِيْحَ لَهٗ فِيْهِمَا كُلُّ الذِّكْرِ، كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الذِّكْرُ كَسَائِرِ الذِّكْرِ فِیْ صَلَاتِهٖ، مِنْ تَكْبِيْرِهٖ وَتَشَهُّدِهٖ، وَقَوْلِهٖ : " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ "وَقَوْلِ الْمَأْمُوْمِ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ "فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَوْلًا خَاصًّا لَا يَنْبَغِیْ لِأَحَدٍ مُجَاوَزَتُهٗ إِلٰى غَيْرِهٖ، كَمَا لَا يَنْبَغِیْ لَهٗ فِیْ سَائِرِ الذِّكْرِ الَّذِیْ فِی الصَّلَاةِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مُجَاوَزَتُهٗ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهٖ إِلَّا بِتَوْقِيْفٍ مِنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ وَقَّتُوْا فِیْ ذٰلِكَ ذِكْرًا خَاصًّا وَهُمُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى حَدِيْثِ عُقْبَةَ، عَلٰى مَا فُصِّلَ فِيْهِ مِنَ الْقَوْلِ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : وَأَيْنَ جُعِلَ لِلْمُصَلِّیْ أَنْ يَقُوْلَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ مَا أَحَبَّ؟ قِيْلَ لَهٗ فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۱۳۸۲: صلہ نے حذیفہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھتے تھے۔ان دونوں روایات سے یہ دلیل مل گئی کہ رکوع اور سجدے میں انہی تسبیحات پر اکتفاء کرنا چاہیے۔علماء کی ایک اور جماعت نے کہا کہ رکوع میں تو سبحان ربی العظیم ہی کہا جائے گا۔مگر سجدے میں دعا میں خوب کوشش کی جائے گی۔ اور انہوں نے فصل اول میں ذکر کی جانے والی حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم والی روایات کو دلیل بنایا۔ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ان حضرات نے جناب رسول اللہ ﷺ کے قول ام الرکوع فعظموا فیه الرّبّ کو آپ کے فصل اوّل میں آنے والے افعال کا ناسخ قرار دیا۔تو ہم عرض کرتے ہیں کہ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ تعظیم فی الرکوع والا ارشاد ان آیات کے نزول سے پہلے ہو۔اور اجتہاد فی السجود یہ سبح اسم ربك الاعلیٰ کے نزول سے پہلے ہو۔ جب یہ آیات اتر پڑیں۔تو آپؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اپنے سجدے میں اسی پر اکتفاء کریں۔جیسا کہ حدیث عقبہ رضی اللہ عنہ میں آیا ہے اور اس میں اضافہ نہ کریں۔تو یہ اسی طرح پہلے والے فعل اور حکم کے لیے ناسخ بن گیا۔جس طرح رکوع کے سلسلے میں سبح الاسم ربك العظیم ناسخ بن گیا۔اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ آپ کے یہ افعال آپ کی وفات کے قریبی زمانے کے ہیں۔کیونکہ حدیث ابن عباسؓ میں صاف مذکور ہے: کشف رسول اللّٰه ﷺ السّارة والناس

صفوف خلف ابی بکر' یعنی جناب رسول اللہ ﷺ نے اس وقت پردہ ہٹایا جب کہ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھنے والے تھے۔ اس کے جواب میں ہم یہ عرض کریں گے کیا اس روایت میں ایسی بات موجود ہے کہ وہ نماز ہے کہ جس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی یا وہی مرض کے آیام ہیں جن میں آپؐ کی وفات ہوئی۔ روایت میں تو اس کا کوئی نشان بھی نہیں۔ یہ ممکن ہے کہ یہ وہی نماز ہو کہ جس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔ جس طرح کہ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اور کوئی نماز ہو کہ جس کے بعد آپ صحت یاب ہوئے۔ اگر بالفرض یہ وہی نماز ہو جس کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔ تو یہ بھی تو کہنا درست ہے کہ سبح اسم ربك الاعلی آیت اس نماز کے بعد اور وفات سے پہلے اُتری ہو۔ اور اگر یہ نماز اس سے پہلے زمانے کی ہے تو پھر زیادہ مناسب ہے کہ نزولِ آیت اس کے بعد ہوا ہو۔ روایات کے معانی کی درستگی کی یہ صورت ہے۔ بطریق نظر جب ہم نے دیکھا تو ہم نے نماز میں ذکر کے مختلف مقامات پائے۔ ان میں سے ایک تکبیر ہے جس سے نماز میں داخل ہوتے ہیں اور ایک تکبیر رکوع' سجدے اور قعدہ سے قیام کے لیے ہے۔ اور یہ تکبیر ہی کہی جاتی ہے۔ اور بندے اس سے اچھی طرح مطلع ہیں' آج تک اس سے تجاوز نہیں کیا۔ اور ان مواقع میں سے ایک قعدہ میں تشہد پڑھنا ہے اور اس سے بھی سب لوگ واقف ہیں' اس کی جگہ اور کوئی ذکر کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ کیونکہ اگر کسی شخص نے اللہ اکبر کی بجائے اللہ عظیم یا اللہ اجل کہہ دیا تو اس سے وہ گنہگار ہوگا۔ اور اگر اس نے اس تشہد کے علاوہ اور تشہد پڑھا جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ سے روایات میں آیا ہے تو وہ گنہگار ہوگا۔ اور آخری تشہد سے فارغ ہونے کے بعد دل پسند دعا پڑھ سکتا ہے۔ تو اس کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی روایت کے مطابق کہا جائے گا۔ وہ اپنی پسندیدہ دعا چنے۔ پس ان مختلف مواقع ذکر کے کلمات مقرر ہیں جن کو ترک کر کے دوسرے کی طرف وہ تجاوز نہیں کر سکتا اور نہ مقررہ کلمات سے ان کے ہم معنی کلمات کی طرف جا سکتا ہے۔ جب رکوع اور سجدے کے متعلق اتفاق ہے کہ ان میں ذکر اور اس بات پر اجماع نہیں کہ ان میں اس کو دیگر کلمات مباح ہیں' تو یہ ذکر بھی ان تمام اذکار یعنی تکبیر' تشہد اور اسی طرح قومہ کی تسمیع وتحمید یہ بھی خاص کلمات ان سے کسی کو اور کی طرف تجاوز جائز نہیں۔ جیسا کہ اسے جائز نہیں کہ نماز کے دیگر اذکار میں اسے کسی اور ذکر کی طرف تجاوز جائز نہیں فقط اس کی اجازت ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوا ہے۔ پس اس سے ان لوگوں کی بات پختہ ہوگئی جنہوں نے ہر ایک وقت کے لیے ایک ذکر کو مخصوص قرار دیا اور یہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ والی روایت کو اختیار کیا' جس میں سجدہ ورکوع کی تفصیل مذکور ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ تشہد کے بعد نماز کو اپنے پسندیدہ دعائیہ کلمات کی کہاں اجازت دی گئی اسے جواب میں کہا جائے گا کہ یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے جس کو ابو بکرہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

تخریج : ابن ماجه في الاقامه باب ۲۰' نمبر ۸۸۸۔

حاصل ہر دو روایت یہ ہے کہ آپؐ رکوع وسجود میں معینہ دعا پر اکتفاء فرماتے تھے اور گزشتہ روایات بھی اسی کو ظاہر کرتی ہیں۔

مؤقف فریق ثالث:

رکوع میں تو اسی پر اکتفاء کیا جائے البتہ سجدہ میں خوب دعا مانگیں گے گویا انہوں نے دونوں قسم کی روایات سے ایک ایک بات لے کر موافقت کی صورت نکالی ہے ان کی مستدل روایات یہ ہیں جن کو نمبر ۱۳۶۴ تا ۱۳۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہم نقل کر آئے ہیں۔

ہم آگے بڑھنے سے قبل فریق ثالث کی ان دلیلوں کا جواب عرض کرتے ہیں۔

جواب: آپ کی پیش کردہ روایات میں جو کچھ فرمایا گیا وہ بجا طور درست ہے مگر آپ ﷺ رکوع کے متعلق **فعظموا فیه الرّب** کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے الفاظ رکوع میں کہے جائیں پر عمل پیرا ہے اور جب **سبح باسم ربك العظیم** نازل ہوئی تو آپ نے **سبحان ربی العظیم** کا حکم دیا تو سابقہ کلمات منسوخ مان لیا مگر جب سجدے کی باری آئی تو **یجهدهم بالدعاء** پر عمل پیرا ہے جب **سبح اسم ربك الاعلیٰ** نازل ہوئی اور **سبحان ربی الاعلیٰ** کا حکم ملا تو اسے ناسخ نہیں مانا۔ حالانکہ دونوں کا حکم یکساں ہے اور یہ بھی ماقبل کی اسی طرح ناسخ ہے جس طرح رکوع والی آیت ہے۔

اشکال:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے معلوم ہوا ہے کہ یہ قرب وفات کا عمل ہے پس اس کی ناسخ تو وہ آیات نہ بن سکیں۔

حل اشکال:

اس روایت میں کوئی قرینہ نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ وہی نماز ہے جس کے بعد آپ کی وفات ہو گی پس جب دونوں احتمال پیدا ہو گئے کہ ممکن ہے کہ یہ اس بیماری کا تذکرہ ہو جس میں آپ کی وفات ہوئی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اور کوئی نماز ہو تو سبح اسم ربک کا اس کے بعد نزول ظاہر ہے یہ جواب تو تمام آثار کو صحیح قرار دیتے ہوئے دیا گیا ہے مگر بطریق نظر اس کا فیصلہ واضح ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

نماز میں کئی مواضع ہیں جن میں اذکار مقررہ ہیں چنانچہ نماز میں داخلے کے لئے تکبیر اور رکوع میں تعظیم اور سجود میں تسبیح اور ان میں منتقل ہونے کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے بندوں نے اس تکبیر کو اختیار کیا اور وہ اس تکبیر کے علاوہ کو اختیار نہیں کرتے اور ان اذکار میں سے ایک قعدہ ہے جس میں تشہد پڑھی جاتی ہے لوگوں نے ان سب چیزوں کو اختیار کر کے اسی کو اپنایا وہ ان کی جگہ دوسرے کسی ذکر کا جواز نہیں سمجھتے اگر بالفرض کسی شخص نے اللہ اکبر کی جگہ اللہ اعظم یا اللہ اجل کہا تو وہ گناہگار ہوگا اسی طرح اگر کسی نے اس تشہد کے علاوہ تشہد پڑھا جو آثار نبویہ میں وارد ہے وہ شخص گناہگار ہوگا اور آخری تشہد سے فراغت کے بعد اسے ہر اس دعا کی اجازت ہے جو وہ پسند کرتا ہو تشہد ابن مسعودؓ پڑھے اور دعا مانگے۔

حاصل کلام: یہ ہوا کہ ہر مقام کے لئے ایک ذکر متعین ہے جس سے نمازی کو تجاوز جائز نہیں اگر چہ معنوی اعتبار سے اسی طرح ہو جب اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع و سجدہ دونوں میں ذکر کے وجود پر سب کا اتفاق ہے اور اس پر اتفاق نہیں کہ ان دونوں میں ان کے علاوہ بھی کوئی ذکر مباح ہو تو نظر و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ یہ ذکر بھی نماز کے دوسرے مقامات کی طرح مثلاً تکبیر' تشہد وغیرہ کی طرح نہ بدلے اور سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کا قول ربنا ولک الحمد یہ بھی خاص کلمہ ہے کسی کو اس سے تجاوز جائز نہیں جیسے دوسرے اذکار سے تجاوز درست نہیں اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان پر مداومت فرمائی پس اس سے ان لوگوں کی بات اظہر من الشمس کی طرح ثابت ہوگئی جنہوں نے خاص مواقع میں اذکار کو خاص مانا ہے اور اس سے مراد وہ ہیں جو حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو دلیل بنانے والے ہیں یعنی فریق ثانی واعوانہم۔

ہمارے ائمہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

اہم اشکال:

یہ بات کہاں سے ثابت ہے کہ تشہد کے بعد اپنی پسندیدہ دعا پڑھے۔؟

جواب: پسندیدہ دعا کا ثبوت روایت ابن مسعودؓ میں مذکور ہے ملاحظہ ہو۔

١٣٨٣: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كُنَّا نَقُوْلُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلَاةِ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، وَعَلٰى عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَلَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا : فَذَكَرُوْا التَّشَهُّدَ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ثُمَّ لِيَخْتَرْ أَحَدُكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ أَطْيَبَ الْكَلَامِ أَوْ مَا أَحَبَّ مِنَ الْكَلَامِ.

١٣٨٣: ابوعوانہ نے سلیمان سے اور انہوں نے شقیق سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تشہد میں بیٹھ کر اس طرح کہتے **السلام علی اللہ وعلی عبادہ السلام علی جبرئیل و میکائیل' السلام علی فلان و فلان** تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ کی ذات السلام ہے تم اس طرح مت کہا کرو بلکہ اس طرح کہو: **السلام علیك ایها النبی......** آخر تک جیسا تشہد ابن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں پڑھا جاتا ہے پھر فرمایا تم میں سے ہر ایک پاکیزہ کلمات یا جو کلام یعنی دعا وہ پسند کرتا ہو وہ کہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب١٤٨/٩٥٠ مسلم فی الصلاۃ نمبر٥٦' ابو داؤد فی الصلاۃ باب١٧٨' نمبر٩٦٨' نسائی فی التطبیق باب١٠٠' ابن ماجہ فی الاقامہ باب٢٤' نمبر٨٩٩' مسند احمد ٤١٣/١۔

۱۳۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، غَيْرَ أَنَّا نُسَبِّحُ وَنُكَبِّرُ وَنَحْمَدُ رَبَّنَا، وَإِنَّ مُحَمَّدًا أُوْتِيَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَجَوَامِعَهُ، أَوْ قَالَ : خَوَاتِمَهُ فَقَالَ : إِذَا قَعَدْتُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ، فَيَدْعُوْا بِهِ رَبَّهُ).

۱۳۸۴: ابوالاحوص نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ ہم پہلے نہ جانتے تھے کہ دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں ہم فقط تسبیح و تکبیر وحمد پڑھتے تھے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو واضح کلمات اور جامع کلمات یا انتہائی کامل کلمات دیئے گئے ہیں (ہم کہتے تھے) اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو رکعات کے بعد قعدہ کرو تو تم اس طرح کہو پھر تشہد ابن مسعودؓ ذکر کیا (یعنی التحیات للہ والصلوات والطیبات آخر تک) پھر فرمایا تم اپنی پسندیدہ دعا پڑھو جس میں اپنے رب سے مانگو۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۵۰' مسلم فی الصلاۃ ۵۸/۵۷' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۷۸' مسند احمد ۴۳۱/۴۲۸'۴۱۳/۳۸۲/۱۔

۱۳۸۵ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ ِالْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الْكَلَامِ بَعْدُ مَا شَاءَ). فَأُبِيْحَ لَهُ هَاهُنَا أَنْ يَخْتَارَ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ، لِأَنَّ مَا سِوَاهُ مِنَ الصَّلَاةِ بِخِلَافِهِ .مِنْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّكْبِيْرِ فِيْ مَوَاضِعِهِ، وَمِنَ التَّشَهُّدِ فِيْ مَوَاضِعِهِ، وَمِنَ الْإِسْتِفْتَاحِ فِيْ مَوْضِعِهِ' وَمِنَ التَّسْلِيْمِ فِيْ مَوْضِعِهِ' فَجُعِلَ ذٰلِكَ ذِكْرًا خَاصًّا غَيْرَ مُتَعَدٍّ إِلَى غَيْرِهِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ، الذِّكْرُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، ذِكْرًا خَاصًّا، لَا يَتَعَدّٰى إِلَى غَيْرِهِ .

۱۳۸۵: شقیق نے عبداللہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بات فرمائی جیسے اوپر والی روایت میں فرمایا گیا ہے البتہ اس قدر فرق ہے: "ثم یتخیر من الکلام بعد ماشاء" ۔ پس ان کے لیے مباح کیا گیا کہ وہ پسندیدہ دعا کا چناؤ کرے اس کے علاوہ اذکار کا مسئلہ اس سے مختلف ہے کہ وہ تکبیر' تشہد' استفتاح' تسلیم اپنے اپنے مقام پر ادا کیے جائیں گے۔ پس اس کو بھی خاص ذکر بنایا گیا جو دوسرے مقام کی طرف کرنے والا نہیں ہے۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل ہر دو روایات یہ ہے کہ وہ پسندیدہ دعا کا چناؤ کرے کیونکہ بقیہ نماز اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے کہا تکبیر اپنے مقام پر تشہد اپنے مقام پر اور استفتاح کی تکبیر اپنے مقام پر اور سلام اپنے مقام پر پس ان تمام کو ایسا ذکر قرار دیا گیا جو دوسرے کی طرف متعدی نہیں ہے۔

نتیجہ کلام:

تقاضہ نظر وفکر یہ ہے کہ رکوع وسجود کا ذکر بھی ایک ذکر ہے جو دوسرے کی طرف متعدی نہ ہوگا بلکہ اس کے ساتھ مخصوص رہے گا۔

نوٹ: اس باب میں فریق ثانی کا مؤقف جو امام کو پسند ہے اس کی موافقت کرتے ہوئے طویل نظری دلیل پیش کی کہ جس کے بعض حصوں کی وضاحت کے لئے روایات بھی ذکر کیں۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ هَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَقُوْلَ بَعْدَهَا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ أَمْ لَا؟

تحمید وتسمیع میں امام ومقتدی کا وظیفہ کیا ہے؟

امام کا وظیفہ سمع الله لمن حمده ہے یا وہ ربنا ولك الحمد بھی کہہ سکتا ہے۔

نمبر①: اس میں امام ابوحنیفہ و مالک سفیان رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ امام سمع الله لمن حمده پر مامور ہے اور مقتدی کا وظیفہ ربنا ولك الحمد ہے ایک دوسرے کے وظیفہ کو بدلنا درست نہیں۔

نمبر②: مؤقف ثانی امام شافعی' ابو یوسف' محمد' طحاوی رحمہم اللہ کے ہاں امام ربنا ولك الحمد بھی کہے البتہ مقتدی صرف ربنا ولك الحمد کہے گا۔

مؤقفِ اوّل:

امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے مقتدی صرف ربنا ولک الحمد کہے جیسا کہ یہ روایات دلالت کرتی ہیں۔

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، وَأَبُوْ عَوَانَةَ، وَأَبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ : عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَقَالَ : إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا : اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ).

۱۳۸۶: حطان بن عبداللہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھائی اور فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی

سجدہ کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اللھم ربنا ولك الحمد کہو اللہ تعالیٰ تمہاری فریادوں کو سننے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کی زبان سے فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب۱۸' الاذان باب۸۲' ۱۲۸' التقصیر باب۱۷' مسلم فی الصلاۃ ۶۲/۷۷' ۸۶/۸۷' ۸۹' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۶۸' ۱۷۸' ترمذی فی الصلاۃ باب۱۵۰' نسائی فی الامامه باب۳۸' والافتتاح باب۳۰' والتطبیق باب۲۳' ۱۰۱' والسھو باب۴۴' ابن ماجه فی الاقامه باب۱۳' ۴۱/۱۴۴' دارمی فی الصلاۃ باب۷۱' ۹۲' مسند احمد ۲/۲۳۰/۳۱۴' ۳۱۴/۳۷۶' ۴۲۰/۴۳۸' ۴۴۰/۴۵۲' ۳/۱۱۰' ۴/۴۰۱/۴۰۵۔

۱۳۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۳۸۷: سعید بن عامر نے سعید بن ابی عروبہ سے اور انہوں نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ : (يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ) إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ .

۱۳۸۸: یعلی بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابو علقمہ کو بیان کرتے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے البتہ یسمع اللہ لکم کا جملہ ذکر نہیں کیا۔

تخریج : مسلم ۱/۱۷۷۔

۱۳۸۹ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۳۸۹: محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارمی ۱/۲۱۷۔

۱۳۹۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۳۹۰: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۳۹۱ :حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهُ عَنْ سُمَیٍّ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ قَدْ دَلَّتْهُمْ عَلٰی مَا یَقُوْلُ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُوْمُ جَمِیْعًا وَأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا : اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) دَلِیْلٌ عَلٰی أَنَّ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "یَقُوْلُهَا الْإِمَامُ دُوْنَ الْمَأْمُوْمِ، وَأَنَّ "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ "یَقُوْلُهَا الْمَأْمُوْمُ دُوْنَ الْإِمَامِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰی هٰذَا الْقَوْلِ، أَبُوْ حَنِیْفَةَ، وَمَالِكٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ یَقُوْلُ الْإِمَامُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ "ثُمَّ یَقُوْلُ الْمَأْمُوْمُ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ "خَاصَّةً .وَقَالُوْا : لَیْسَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) دَلِیْلٌ عَلٰی أَنَّ ذٰلِكَ یَقُوْلُهُ الْمَأْمُوْمُ دُوْنَ غَیْرِهِ .وَلَوْ کَانَ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ، لَاسْتَحَالَ أَنْ یَقُوْلَهَا، مَنْ لَیْسَ بِمَأْمُوْمٍ .فَقَدْ رَأَیْنَاکُمْ تُجْمِعُوْنَ أَنَّ الْمُصَلِّیَ وَحْدَهُ یَقُوْلُهَا مَعَ قَوْلِهِ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) فَکَمَا کَانَ مَنْ یُصَلِّیْ وَحْدَهُ یَقُوْلُهَا وَلَیْسَ بِمَأْمُوْمٍ، وَلَمْ یَنْفِ ذٰلِكَ مَا ذَکَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ الْإِمَامُ أَیْضًا یَقُوْلُهَا کَذٰلِكَ، وَلَا یَنْفِیْ ذٰلِكَ مَا ذَکَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ .

۱۳۹۱: سمی نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، کہے تو تم: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو پس جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہوا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ کچھ علماء نے یہ فرمایا کہ ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ومقتدی کیا کہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اس سے یہ دلیل میسر آ گئی کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا اور مقتدی ربنا لک الحمد فقط کہیں گے۔ اس قول کو امام ابو حنیفہ و مالک رحمہما اللہ نے اختیار کیا۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ساتھ کہے مقتدی صرف ربنا ولک الحمد صرف کہے۔ فریق اوّل کہتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "اذا قال الامام سمع اللّٰہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد" میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ یہ صرف امام کہے دوسرا نہ کہے۔ اگر اسی طرح ہوتا تو ناممکن کہ اس کو وہ شخص بھی کہے جو مقتدی نہ ہو۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا اس بات پر تو اتفاق ہے اکیلا نماز پڑھنے والے اسے سمع اللہ سمیت کہے۔ پس جب اکیلا نماز ادا کرنے والا جو کہ مقتدی نہیں۔ اور

جناب رسول اللہ ﷺ کا قول جو ہم نے ذکر کیا وہ اس کی نفی نہیں کرتا۔اسی طرح امام کے متعلق بھی ارشادِ رسول اللہ ﷺ میں نفی نہیں، پس وہ بھی کہے۔اورانہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

تخریج : بخاری ۲۷٤/۱، مسلم ۱۷٦/۱، ابو داؤد ۱۲۳/۱، ترمذی ٦۱/۱، نسائی ۱٦۲/۱۔

حاصلِ روایات: کہ امام کا وظیفہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور مقتدی کا وظیفہ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ہے اور اس وظیفے کو بدلنا جائز نہیں ہے۔اس قول کو امام ابوحنیفہ و مالک رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نوٹ: یہ پہلا موقعہ ہے کہ امام ابوحنیفہ اور مالک رحمہما اللہ کا نام ذکر کیا ورنہ اب فریق اوّل کا تذکرہ بغیر نام کے کرتے رہے کیا خوب احترام امام رحمہ اللہ کا انداز ہے۔

موقفِ ثانی:

امام سمع الله لمن حمده اور ربنا ولك الحمد دونوں کہے گا پھر مقتدی ربنا لك الحمد صرف کہے گا ان روایات سے انہوں نے استدلال کیا ہے روایات کو بیان کرنے سے پہلے فریق اوّل کی روایات کا جواب دیا جاتا ہے۔

جواب: روایت ابوموسیٰؓ میں کوئی ایسی عبارت نہیں کہ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ تحمید صرف مقتدی کا وظیفہ ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا اگر اس کو مان لیا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ کوئی غیر مقتدی اس کو نہ کہے حالانکہ اس بات پر اجماع ہے کہ منفرد دونوں کو کہے گا جب منفرد دونوں کو کہے گا تو امام بھی منفرد کی طرح ہے اور غیر مقتدی بھی ہے۔تو اسے ان دونوں کا کہنا کیونکر ممنوع ہوگا۔

موقفِ ثانی:

امام ہر دو کو کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہے گا یہ روایات اس کی دلیل ہیں۔

۱۳۹۲ :بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ ِالْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِی الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ : (اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ).

۱۳۹۲: عبداللہ بن ابی رافع نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

تخریج : مسلم فی صلاۃ المسافرین نمبر ۲۰۱، مصنف عبدالرزاق نمبر ۲۹۰۳۔

۱۳۹۳ :وَبِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ

قَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۹۳: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر۲۰۶، نسائی فی التطبیق باب۱۱۵، مسند احمد ۱۷۶/۱، مصنف عبدالرزاق نمبر۲۹۰۸، بیهقی فی السنن الکبریٰ ۹۴/۲، مصنف ابن ابی شیبه ۲۴۷/۲۴۶/۱۔

۱۳۹۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدٌ هُوَ ابْنُ حَسَنٍ أَبُو الْحَسَنِ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۹۴: ابوالحسن انہوں نے ابن ابی اوفی سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر۲۰۲۔

۱۳۹۵ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ : أَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، وَزَادَ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا نَازِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

۱۳۹۵: قزعہ بن یحییٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ لفظ زائد ہیں: ؟؟؟۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر۲۰۵، ابو داؤد فی الصلاة باب۱۴۰، ۸۴۷، نسائی فی التطبیق باب۱۱۵، مسند احمد ۸۷/۳۔

۱۳۹۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو هُوَ الْمُنَبِّهِيُّ، عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ : (ذُكِرَتُ الْجُدُوْدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْإِبِلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الْخَيْلِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّيْ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، قَالَ : اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ) فَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَهُوَ إِمَامٌ، وَلَا فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ. غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ : بِهَا، أَنَّ مَنْ صَلّٰى وَحْدَهُ يَقُوْلُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ". فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ : هَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى حُكْمِ الْإِمَامِ فِيْ ذٰلِكَ

كَيْفَ هُوَ؟ وَهَلْ يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ أَمْ لَا؟

۱۳۹۶: ابوعمرو المنبھی نے ابوجحیفہؓ سے روایت نقل کی کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس نصیب کا ذکر کیا بعض لوگوں نے کہا فلاں کے نصیب میں تو اونٹ اور بعض کے نصیب میں گھوڑے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ خاموش رہے جب آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو اس طرح کہا اللھم ربنا لك الحمد مل السماء وملء الارض وملء ماشئت من شئی بعد لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد اے اللہ جو کہ ہمارا رب ہے تیرے لئے تعریف آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور اس کے بعد جو چیز آپ کی پسند ہو وہ بھر کر جو آپ دینا چاہیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو آپ روک دیں اسے کوئی دینے والا نہیں کسی نصیب والے کو آپ کے عذاب سے چھڑانے کے لئے اس کا نصیب کام نہ دے گا۔ ان آثار میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ آپ امامت کی حالت میں یہ کہتے تھے اور نہ اس میں سے کسی بھی چیز پر دلالت کرتا ہے۔ البتہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اکیلا نماز ادا کرے وہ ''سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد'' کہے۔ پس ہم جانتے ہیں کہ اس پر غور کریں کیا جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز مروی ہے جو امام کے متعلق اس کا حکم واضح کر دے کہ آیا وہ تنہا نماز پڑھنے والے کی طرح کہے یا نہ۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب۱۸۔

حاصل آثار:

ان روایات سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ آپ سمع اللہ لمن حمدہ کے ربنا لك الحمد کہا کرتے تھے اگرچہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ آپ اس کو اس وقت پڑھتے تھے جب آپ امام ہوتے اور نہ ان آثار میں کوئی ایسی دلیل ہے جو اس میں سے کسی بھی چیز پر دلالت کرے البتہ ان روایات سے یہ بات تو ثابت ہوتی ہے کہ جو اکیلا نماز ادا کرے وہ سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لك الحمد کہے۔

اب اس کے بعد ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس بات کو دیکھیں کہ آیا جناب نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلہ میں کوئی بات مروی ہے کہ امام کا کیا حکم ہے؟ کیا اکیلے نماز پڑھنے والا بھی اس کو کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

منفرد کے لئے روایات ملاحظہ ہوں:

۱۳۹۷ : فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُوْلُ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَفْرَغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ) ثُمَّ ذَكَرَ

الْحَدِيْثَ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ مِنَ الْقُنُوْتِ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدُ، لَمَّا تَرَكَ الْقُنُوْتَ، فَرَجَعْنَا إِلٰى غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ هَلْ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا.

۱۳۹۷: سعید بن المسیّب اور ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم دونوں نے ان کو کہتے سنا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی قراءت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ' ربنا ولک الحمد' اللھم انج الولید بن الولید پھر حدیث کو مکمل طور پر ذکر کیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے اس کو قنوت کے طور پر پڑھا ہو پھر جب قنوت کو ترک کیا تو اسے بھی ترک کر دیا۔ ہم اس کے علاوہ روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ آیا ان میں سے کسی چیز پر دلالت کرتی ہیں' چنانچہ ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۲۸' والاستسقاء باب۲' والجهاد باب۹۸' احادیث الانبیاء باب۱۹' تفسیر سوره نمبر۳' باب۹' الادب باب ۱۱۰' والدعوات باب۵۸' مسلم فی المساجد ۲۹۴/۲۹۵' نسائی فی التطبیق باب۲۷' ابن ماجه فی الاقامة باب۱۴۵' دارمی فی الصلاة باب۲۱۶' مسند احمد ۲۳۹/۲' ۲۵۵/ ۲۷۱' ۲۹۶۔

ضمنی اشکال اور اس کا حل:

ممکن ہے کہ یہ آپ نے قنوت کے موقع پر کہا پھر بعد میں قنوت کی طرح اسے بھی ترک کر دیا اس کا جواب یہ ہے کہ دیگر روایات میں اس کا قنوت کے علاوہ پڑھنا موجود ہے جس کا ثبوت یہ روایات ہیں۔

قنوت کے علاوہ پڑھنے کی روایات:

۱۳۹۸: فَإِذَا رَبِيْعُ ، الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : أَنَا أَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ (اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ).

۱۳۹۸: مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں تم میں سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ مشابہت کرنے والا ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اللھم ربنا لك الحمد کہتے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۱۵' مسلم فی الصلاة ۲۷/ ۳۰' ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۴۰' نمبر۸۴۸' ترمذی فی الصلاة باب۸۳' نمبر۲۶۷' نسائی فی الافتتاح باب۲۱/ ۸۴' والتطبیق باب۹۴' مالك فی النداء نمبر۱۹' مسند احمد ۲۳۶/۲ /۲۷۰' ۳۰۰/ ۳۱۹' ۴۵۲/ ۴۹۷' ۵۰۲/ ۵۲۷' ۵۳۲۔

۱۳۹۹: وَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ أَخْبَرَنِيْ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).

۱۳۹۹: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج کو گرہن لگ گئی آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سمع الله لمن حمده' ربنا ولك الحمد۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب ٤' مسلم فی الکسوف نمبر٦۔

۱۴۰۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ ذٰلِكَ .فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِمَامَ يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى وَحْدَهُ، لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ .وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا أَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ .فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ، هُوَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فِيْ صَلَاتِهِ لَا يَفْعَلُ غَيْرَهُ .وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ وَهُوَ أَيْضًا فِيْهِ إِخْبَارٌ عَنْ صِفَةِ صَلَاتِهِ كَيْفَ كَانَتْ .فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ وَهُوَ إِمَامٌ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) ثَبَتَ أَنَّ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ، اتِّبَاعًا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا فِيْمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ، عَلَى أَنَّهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْإِمَامِ هَلْ حُكْمُهُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ أَمْ لَا؟ فَوَجَدْنَا الْإِمَامَ يَفْعَلُ فِيْ كُلِّ صَلَاتِهِ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ وَالتَّشَهُّدِ، مِثْلَ مَا يَفْعَلُهُ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ .وَوَجَدْنَا أَحْكَامَهُ فِيْمَا يَطْرَأُ عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِهِ، كَأَحْكَامِ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ فِيْمَا يَطْرَأُ عَلَيْهِ، مِنْ صَلَاتِهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ تُوْجِبُ فَسَادَهَا، وَمَا يُوْجِبُ سُجُوْدَ السَّهْوِ فِيْهَا، وَغَيْرَ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْإِمَامُ وَمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً، بِخِلَافِ الْمَأْمُوْمِ .فَلَمَّا ثَبَتَ بِاتِّفَاقِهِمْ أَنَّ الْمُصَلِّيَ وَحْدَهُ يَقُوْلُ بَعْدَ قَوْلِهِ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ " "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ "ثَبَتَ أَنَّ الْإِمَامَ أَيْضًا يَقُوْلُهَا بَعْدَ قَوْلِهِ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . "فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ أَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ، فَبِهٰذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَكَانَ يَذْهَبُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ .

۱۴۰۰: سالم نے اپنے والد عبداللہ سے انہوں نے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اٹھتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ ان آثار میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ امام ان کو اسی طرح کہے جیسا کہ اکیلا نماز پڑھنے والا

کہتا ہے اس لیے کہ حضرت امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو یہ کہتے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ میری نماز تم میں سے سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ نہیں کرتا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی آپ کی نماز کی کیفیت مذکور ہے۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ اسے امامت کی حالت میں کہتے تھے جبکہ آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو **سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد** کہتے تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ امام کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اسی طرح کہنا چاہیے۔ روایات کے طریقہ پر اس بات کا یہی حکم ہے۔ البتہ نظر وفکر کے لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اکیلا نماز پڑھنے والا اسے کہے۔ اب ہم غور کرنا چاہتے ہیں کہ آیا امام کا حکم بھی تنہا نماز پڑھنے والے کا ہے' تو ہم نے اس طرح پایا کہ امام اپنی نماز میں وہ تمام چیزیں کرتا ہے جو تنہا نماز پڑھنے والا یعنی تکبیر' قراءت' قیام' قعود' تشہد وغیرہ اور جو حالت اس کو پیش آئے اس کا حکم اسی طرح ہے جس طرح تنہاء نماز پڑھنے والے کو نماز میں کوئی پیش آنے پر ہوتا ہے۔ اس کو سجدہ سہو جن چیزوں سے پیش آتا ہے اور جن چیزوں سے اس کی نماز فاسد ہوتی ہے اس میں امام اور تنہا برابر ہیں البتہ مقتدی کے احکام مختلف ہیں۔ پس جب یہ بالاتفاق ثابت ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والا سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا ولک الحمد کہے۔ پس اس سے ثابت ہوگیا کہ امام بھی اس کو سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہے۔ اس باب میں غور وفکر کا تقاضا یہی ہے۔ اور ہم اسی کو اس باب میں اختیار کرتے ہیں یہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ باقی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں قول اوّل کو اختیار کیا ہے۔

حاصل روایات: ان روایات میں **سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لك الحمد** کا قنوت کے علاوہ موقع پر کہنا بھی ثابت ہوگیا بلکہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے کہنا ثابت ہوگیا اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہہ کر اس کو بیان کرنا کہ میری نماز تم میں سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہے اس بات کو اور پختگی سے ثابت کرتا ہے کہ یہ افعال بعینہٖ وہی ہیں جو جناب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کیا کرتے تھے نہ کہ کوئی اور۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما والی روایت میں بھی آپ کی نماز کی کیفیت بتلائی گئی ہے کہ وہ کس طرح تھی۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ امام ہونے کی حالت میں جب رکوع سے سر اٹھاتے تو **سمع اللہ لمن حمدہ' ربنا ولك الحمد** کہتے تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ امام کو اسی طرح ہی کرنا چاہئے تاکہ اصل اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو سکے آثار کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا حکم عرض کر دیا۔

نوٹ: مگر باوجود جلالت شان کے ہم عرض کریں گے کہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے جتنی روایات اپنے مستدل کی حمایت میں پیش کی ہیں ان میں کوئی ایک بھی امامت پر دلالت نہیں کرتی صرف ایک روایت ہے اور وہ بھی صلاۃ کسوف سے متعلق ہے جس کی کیفیت الگ نوعیت رکھتی ہے کما لا یخفی علی من تدبر قلیلاً واللہ اعلم۔ مترجم

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

غور فرمائیں کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جو شخص اکیلے نماز ادا کرے وہ سمع اللہ لمن حمدہ' ربنا لک الحمد کہے اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ امام منفرد کا حکم یکساں ہے یا مختلف چنانچہ سوچ بچار سے معلوم ہوا کہ کہ امام اپنی تمام نماز میں یعنی تکبیر قرات' قیام' قعود' تشہد وغیرہ میں منفرد جیسے افعال کرتا ہے اور احکام میں بھی دونوں کی حالت یکساں ہے ان حالات میں جو مختلف اوقات میں اس پر طاری ہوتی ہیں اور نماز کو فاسد کرتی اور نماز میں سجدہ سہو کو لازم کرتی ہیں وغیرہ۔ اس میں منفرد و امام برابر ہیں مقتدی کی حالت ان سے مختلف ہے جب یہ بات بالاتفاق ثابت ہے کہ اکیلے نماز پڑھنے والا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہے گا تو اس سے خود ثابت ہو گیا کہ امام بھی یہ دونوں کلمات کہے گا۔

یہ بات بطریق نظر بھی ثابت ہو گئی۔

ہم اسی کو اختیار کرنے والے ہیں اور یہی امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کا قول ہے البتہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان قول اول کی طرف ہے۔

نوٹ: اس بات میں امام طحاوی کا رجحان دوسرے قول کی طرف تھا اس کے لئے دلائل پیش کرتے ہوئے زیادہ زور دیا گیا آخر میں امام صاحب کا تذکرہ دوسری مرتبہ نام لے کر فرمایا جیسے کوئی معذرت کر رہا ہو۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَغَيْرِهَا

قنوت کہاں پڑھی جائے.

خلاصۃ المرام: قنوت کے متعلق طویل کلام ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

نمبر①: احناف وحنابلہ کے ہاں وتر میں تمام سال قنوت ہے مگر امام شافعی صرف رمضان میں مانتے ہیں امام مالک وتر میں قنوت نہیں مانتے۔

نمبر②: ہر قنوت شوافع وحنابلہ کے ہاں رکوع کے بعد مگر احناف قنوت وتر رکوع سے پہلے اور قنوت فجر رکوع کے بعد قرار دیتے ہیں۔

نمبر③: احناف قنوت میں اللھم انا نستعینک اور شوافع وحنابلہ قنوت نازلہ کے الفاظ کو مسنون کہتے ہیں امام مالک قنوت نازلہ مانتے ہیں۔

نمبر④: قنوت کی مشروعیت شوافع و مالکیہ کے ہاں پورا سال فجر میں ہے مگر احناف وتر میں ہمیشہ قنوت اور آفات کے وقت فجر میں رکوع کے بعد قنوت نازلہ کے قائل ہیں یہاں اسی سے متعلق بحث آئے گی۔

موقف اول: امام شافعی و احمد رحمہما اللہ نماز فجر میں قنوت کو تمام سال مشروع کہتے ہیں جو مندرجہ ذیل روایات سے ماخوذ ہے۔

مستدل روایات:

۱۴۰۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرَغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَ ةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوْسُفَ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ).

۱۴۰۱: سعید اور ابوسلمہ دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قراءت سے فارغ ہو جاتے اور تکبیر کہتے اور اپنا سر اٹھا کر سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد کہتے اور آپ اس وقت حالت قیام میں ہوتے تو یہ کلمات کہتے اللهم انج الوليد بن الوليد' سلمه بن هشام و عياش بن ربيعه والمستضعفين اللهم اشد وطأتك على مضر واجعلها عليهم كسني يوسف اللهم العن لحيان ورعلا وذكوان وعصية عصت الله ورسوله' اے اللہ! ولید بن ولید سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ اور کمزوروں کو نجات عنایت فرما۔ اے اللہ! اپنے بندھن کو مضر پر سخت کر دے اور ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے والا قحط مسلط فرما۔ اے اللہ! لحیان' رعل و ذکوان' عصیہ پر لعنت فرما جنہوں نے آپ کی اور آپ کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

تخریج : روایت ۱۳۹۸ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۴۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، قَالَ (اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

۱۴۰۲: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز ادا فرماتے ہوئے رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا کرتے اللهم انج الوليد بن الوليد پھر اسی طرح روایت نقل کی۔

تخریج : روایت ۱۳۹۸ والی روایت سے ملاحظہ کرلیں۔

۱۴۰۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُرِيَنَّكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلِمَةً نَحْوَهَا. فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ : (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ دَعَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَعَنِ الْكَافِرِيْنَ)

۱۴۰۳: ابوسلمہ نے نقل کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں ضرور بضرور تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سکھاؤں گا اور یا اسی طرح کے کلمات کہے پس جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اور مؤمنین کے لئے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۲۹۵۔

۱۴۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ (كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ .

۱۴۰۴: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ نماز عشاء کی آخری رکعت میں کہتے تو یہ دعا بھی کرتے "اللھم انج الولید" پھر ابوداؤد نے جوابوبکرہ س روایت نقل کی ہے اس میں ہے کہ وہ اسی جیسے کلمات کہتے ہیں۔

تخریج : روایت ۱۳۹۸ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۱۴۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ : أَوَ مَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا.

۱۴۰۵: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن صبح کے وقت آپ نے نام لے کر دعا نہیں کی میں نے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ آ گئے ہیں۔

۱۴۰۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ، وَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ) ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (فَأَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ) إِلَى

آخِرِ الْحَدِيْثِ .وَزَادَ قَالَ : (يَجْهَرُ بِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ) اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا أَحْيَاءً مِنَ الْعَرَبِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ). [آل عمران : ۱۳۸]

۱۴۰۶: سعید بن المسیّب اور ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لئے دعا کا ارادہ فرماتے یا بددعا کرتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور بسا اوقات جب سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہہ لیتے تو فرماتے: اللھم انج الولید پھر بقیہ روایت اسی طرح نقل کی ہے مگر ''فاصبح ذات یوم ولم یدع لھم'' سے آخر روایت تک کے الفاظ نقل نہیں اور یہ الفاظ اس روایت میں زائد ہیں یجھر بہ (کہ آپ یہ دعا جہراً پڑھتے) اور بعض نمازوں میں اللھم العن فلانا فلانا کہ اے اللہ عرب کے فلاں قبیلہ پر لعنت کر پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ لیس لک من الامر شیٔ او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون (آل عمران)۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ ۳ باب ۹ والاستسقاء باب ۳' والدعوات باب ۵۸۔

۱۴۰۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : اَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ (سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا) عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى:(لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ). [آل عمران : ۱۲۸]

۱۴۰۷: سالم نے اپنے والد عبداللہ سے نقل کیا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز صبح میں یہ رکوع کے بعد یہ سنا ربنا ولك الحمد اور دوسری رکعت میں بھی پھر کہا اللهم العن فلان وفلان منافقین میں سے فلاں فلاں پر لعنت کر تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ''ليس لك منا الامر شئ او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون (آل عمران۔ ۱۲۸)

تخریج : بخاری فی تفسیر سورۃ ۳' باب ۹' الاستسقاء والدعوات باب ۵۸۔

۱۴۰۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ .قَالَ : اَللّٰهُمَّ أَنْجِ). ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، وَزَادَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ).قَالَ : فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ

عَلٰی أَحَدٍ).

۱۴۰۸: عبداللہ بن کعب نے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب اپنا سر مبارک دوسری رکعت کے رکوع سے اٹھاتے تو یہ دعا کرتے اللھم انج پھر ابو ہریرہ ؓ جیسی روایت ذکر کی جس کا ہم شروع باب میں ذکر کر آئے البتہ یہ الفاظ زائد ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "لیس لك من الامر شیء۔ (آل عمران) راوی کہتے ہیں کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے کسی کے حق میں بددعا نہیں فرمائی۔

تخریج : روایت ۱۳۹۸ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۴۰۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَیْلٰی، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدَّثَهٗ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

۱۴۰۹: ابن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ صبح اور مغرب میں قنوت پڑھتے تھے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۳۰۵' ابو داؤد فی الوتر باب ۱۰' نمبر ۱۴۴۱' ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۷۷' نمبر ۴۰۱ نسائی فی التطبیق باب ۳۰' ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۴۵' دارمی فی الصلاۃ باب ۲۱۶' مسند احمد ۲۸۰/۴'۲۹۹۔

۱۴۱۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ، وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلٰی، عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

۱۴۱۰: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے براء بن عازبؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ صبح و مغرب میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۴۱۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنْ نُصَیْرٍ، عَنْ أَبِیْ حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا.

۱۴۱۱: علقمہ سے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تیس روز تک قنوت پڑھی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۳۱۰/۲۔

۱۴۱۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَکْرِ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِیْمَاءٍ قَالَ : (رَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَیَّةُ، عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَکْوَانَ،

اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا).

۱۴۱۲: حارث بن خفاف نے خفاف بن ایماءؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور فرمایا غفار کو اللہ تعالیٰ بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اے اللہ! بنی لحیان پر لعنت فرما اے اللہ رعل وذکوان پر لعنت کر۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر آپ سجدہ میں پڑ گئے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۳۰۸' مسند احمد ۵۸/٤۔

۱۴۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُثَيْرِيُّ الْمَدَنِيُّ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمُدْلِجِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءِ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ لَمَّا خَرَّ سَاجِدًا قَالَ (اللّٰهُ أَكْبَرُ) وَزَادَ فَقَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ .

۱۴۱۳: خالد بن عبداللہ المدلجی نے حارث بن خفاف غفاری ؓ سے روایت نقل کی ہے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ مذکور نہیں کہ جب آپ سجدہ میں گئے تو اللہ اکبر کہا اور یہ الفاظ زائد ہیں خفاف کہتے ہیں اسی لئے کفار کے لئے لعنت مقرر کی گئی۔

تخریج : مسلم ۲۳۷/۱۔

۱۴۱۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۴۱۴: اسماعیل بن ابی کثیر نے محمد بن عمرو سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۲۹٤/۲۔

۱۴۱۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ، (سُئِلَ أَنَسٌ : أَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ؟ قَالَ : نَعَمْ .فَقِيلَ لَهُ -أَوْ فَقُلْتُ لَهُ - : قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ : بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا).

۱۴۱۵: ایوب نے محمد سے نقل کیا کہ انس ؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے نماز فجر میں قنوت پڑھی؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ پھر ان سے پوچھا گیا یا میں نے ان سے کہا کیا رکوع سے پہلے یا بعد تو انہوں نے جواب دیا رکوع سے ذرا سی دیر بعد۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب۷' دارمی فی الصلاۃ باب۲۱۶۔

۱۴۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ،

عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتّٰى فَارَقْتُهُ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتّٰى فَارَقْتُهُ.

۱۴۱۶: حسن نے انس بن مالک ؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی آپ دنیا سے جانے تک نماز صبح میں قنوت پڑھتے رہے۔ میں نے اور میں نے عمر بن الخطاب ؓ کے ساتھ نماز ادا کی وہ نماز صبح میں وفات تک قنوت پڑھتے رہے۔

تخریج : دار قطنی ۱/۲۹۲۔

۱۴۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحِ الْوُحَاظِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ وَرِعْلٍ وَلِحْيَانَ).

۱۴۱۷: قتادہ نے حضرت انس ؓ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے عصیہ و ذکوان اور رعل ولحیان کے خلاف بددعا کرتے ہوئے ایک ماہ تک نماز فجر میں قنوت پڑھی۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب۷' مسلم فی المساجد نمبر۲۹۹' نسائی فی التطبیق باب۲۶' ابن ماجه فی الاقامامة باب ۱۲۰' دارمی فی الصلاة باب۱۲۶' مسند احمد ۳/۱۶۷/۱۸۴' ۲۳۲/۲۴۹۔

۱۴۱۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ شَهْرًا . قَالَ : قُلْتُ، فَكَيْفَ الْقُنُوْتُ؟ قَالَ : قَبْلَ الرُّكُوْعِ).

۱۴۱۸: عاصم نے حضرت انس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی ہے میں نے پوچھا وہ قنوت کیسی تھی؟ آپ نے فرمایا وہ رکوع سے پہلے تھی۔

تخریج : نمبر ۱۴۱۸ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ الْقُنُوْتِ : قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ؟ فَقَالَ : لَا، بَلْ قَبْلَ الرُّكُوْعِ . قُلْتُ : إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ . قَالَ : إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، يَدْعُوْ عَلٰى نَاسٍ قَتَلُوْا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ).

۱۴۱۹: عاصم نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے قنوت کے متعلق سوال کیا کہ آیا وہ رکوع سے

پہلے ہے یا بعد؟ تو فرمایا وہ رکوع سے پہلے ہے بعد نہیں۔ میں نے کہا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی تو انہوں نے جواب دیا جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اس میں قراء کو قتل کرنے والوں کے متعلق بددعا کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب۷۔

۱۴۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا شَاذُّ بْنُ فَيَّاضٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ : (كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ).

۱۴۲۰: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ قنوت فجر و مغرب میں تھی۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۲۶' وتر باب۷۔

۱۴۲۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْ مَخْلَدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ).

۱۴۲۱: ابی مخلد نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک رعل ذکوان پر بددعا کے لئے قنوت پڑھی۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب۷' والمغازی باب۲۸' والدعوات باب۵۸' مسلم فی المساحد ۳۰۱/۳۰۳' ۳۰۴' ابو داؤد فی الوتر باب۱۰' مسند احمد ۳' ۱۶۲/۱۶۷' ۲۰۴/۲۱۶' ۲۵۵/۲۵۹۔

۱۴۲۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ : ثَنَا حَنْظَلَةُ السَّدُوْسِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ عَلٰى قُلُوْبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَ).

۱۴۲۲: حنظلہ سدوسی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی قنوت: واجعل قلوبھم علی قلوب نساء کوافر۔ ان کے دلوں کو کافروں کی عورتوں کے دلوں کی طرح کردے۔

۱۴۲۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقِيْلَ لَهٗ : إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا .فَقَالَ : مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا).

۱۴۲۳: ابوجعفر رازی نے بیان کیا کہ ربیع بن انس کہنے لگے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ان سے پوچھا گیا کہ کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ قنوت پڑھی؟ تو کہنے لگے آپ ﷺ فجر کی نماز میں وفات تک

قنوت پڑھتے رہے۔

تخریج : دارقطنی ۱/۲ ص۲۸۔

۱۴۲۴ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ : (سَأَلْتُ أَنَسًا أَقَنَتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ فَقَالَ : قَدْ قَنَتَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ).

۱۴۲۴: شعبہ نے مروان اصفر سے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس ؓ سے سوال کیا کیا حضرت عمر ؓ نے قنوت پڑھی؟ تو کہنے لگے اس ہستی نے قنوت پڑھی جو عمر سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ ﷺ۔

تخریج : حازمی فی الناسخ والمنسوخ ابو یعلیٰ ۳۸/۳۔

۱۴۲۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا).

۱۴۲۵: حمید نے انس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیس دن قنوت پڑھی۔

۱۴۲۶ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْبَالِسِيُّ قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوْسِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يُكَبِّرُ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَدَعَا).

۱۴۲۶: حنظلہ سدوسی نے حضرت انس ؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو صبح کی نماز میں آپ ﷺ کو فجر کی نماز میں دیکھا کہ آپ تکبیر کہتے جب قراءت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر اٹھاتے اور سجدہ کرتے پھر دوسری میں کھڑے ہو کر قراءت کرتے جب اس سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو دعا کرتے۔

۱۴۲۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ).

۱۴۲۷: اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالک ؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رعل و ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تیس روز تک دعا فرمائی۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر۲۹۷۔

۱۴۲۸ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ قَالَ : قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ، يَدْعُوْ عَلٰى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَرَكَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى إِثْبَاتِ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ افْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ .فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ هُوَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ قَبْلَ الرُّكُوْعِ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۱۴۲۸: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی آپ اس میں عرب کے بعض قبائل کے متعلق دعا فرماتے تھے پھر آپ نے چھوڑ دی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ نمازِ فجر میں قنوت کو ثابت کرتے ہیں پھر وہ دو جماعتوں میں تقسیم ہو گئے ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ یہ رکوع کے بعد ہے جبکہ دوسرے گروہ نے کہا کہ یہ رکوع سے پہلے ہے اور جنہوں نے یہ کہا وہ ابن ابی لیلیٰ اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ ہیں۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب۷' مسلم فی المساجد نمبر ۳۰۰۔

حاصلِ روایات: ان روایات میں فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا ثابت ہو رہا ہے اور بعض روایات سے دوام اور بعض سے آپ کا کچھ وقت تک کے لئے پڑھنا ثابت ہوتا ہے بعد الرکوع کی روایات کثرت سے ہیں جبکہ رکوع سے پہلے بھی ثابت ہے اسی وجہ سے ابن ابی لیلیٰ اور امام مالک رحمہ اللہ نے رکوع سے پہلے پڑھنے کا کہا ہے چنانچہ امام مالک کا قول اس طرح منقول ہے۔

۱۴۲۹ : كَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الَّذِيْ أَخَذْتُهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِي الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ مِنْهُمْ إِلٰى أَنَّهُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ .وَكَانَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ لِلْفَرِيْقِ الْآخَرِ، مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا، وَإِنَّمَا الْقُنُوْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا لَا نَرَى الْقُنُوْتَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ أَصْلًا قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَلَا بَعْدَهُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الْمَرْوِيَّةَ فِي الْقُنُوْتِ، قَدْ رُوِيَتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَكَانَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا). فَكَانَ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ قُنُوْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِلْمُهُ ثُمَّ قَدْ وَجَدْنَا عَنْهُ.

۱۴۲۹: ابن وہب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ کو یہ کہتے سنا کہ میرے دل میں جو بات بیٹھی ہے وہ یہ ہے کہ قنوت فجر میں رکوع سے پہلے پڑھی جائے۔ جن حضرات کے ہاں رکوع کے بعد قنوت ہے ان کی مستدل

روایات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ان کے خلاف دوسری جماعت کا کہنا ہے قنوت صرف ایک ماہ پڑھی گئی اور قنوت رکوع سے پہلے ہے ان کی مستدل روایات میں انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قنوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ پڑھی اور رکوع سے پہلے پڑھی ان دونوں کو فریق اوّل کے عنوان سے ذکر کر کے یہ روایات ذکر کر دی گئی ہیں۔ دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے یہ دلیل دی کہ قنوت کے سلسلہ میں آنے والی روایات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں سے ایک راوی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان کی روایت بھی نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس روز تک قنوت پڑھی۔ پس ان کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ثابت و معلوم تھا۔ پھر ہم نے یہ روایت پائی۔

فریق ثانی کا موقف:

فجر میں قنوت نہ رکوع سے پہلے ہے اور نہ بعد میں باقی ان روایات کے بالتفصیل جواب ملاحظہ فرمائیں۔

جواب روایت ابن مسعودؓ:

اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک قنوت پڑھی گویا انہوں نے آپ کی قنوت معلوم کی اب انہی سے مروی دیگر روایات ملاحظہ فرمائیں تا کہ اس روایت کا موقوف ہونا معلوم ہو جائے۔

۱۴۳۰ : مَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (لَمْ يَقْنُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا شَهْرًا لَمْ يَقْنُتْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ).

۱۴۳۰: علقمہ نے عبداللہؓ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ قنوت پڑھی اس سے پہلے اور بعد نہیں پڑھی۔

تخریج : طبرانی معجم کبیر ۸۳/۱۰۔

۱۴۳۱ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ .فَلَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ تَرَكَ الْقُنُوْتَ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ قُنُوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ أَجْلِ مَنْ كَانَ يَدْعُوْ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَرَكَ ذٰلِكَ فَصَارَ الْقُنُوْتُ مَنْسُوْخًا فَلَمْ يَكُنْ هُوَ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ .وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ثُمَّ قَدْ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ -نَسَخَ ذٰلِكَ حِيْنَ أَنْزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ. فَصَارَ ذٰلِكَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْسُوْخًا أَيْضًا، فَلَمْ يَكُنْ هُوَ يَقْنُتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَكَانَ يُنْكِرُ عَلٰى مَنْ كَانَ يَقْنُتُ۔

۱۴۳۱: علقمہ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک عصیہ و ذکوان کے متعلق بددعا کے لئے قنوت پڑھی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا قنوت تو کفار کے خلاف بددعا کے لیے تھا اور آپ نے اس کو چھوڑ دیا تو قنوت منسوخ ہوگئی۔ چنانچہ آپ جناب رسول اللہ ﷺ سے قنوت کے رواۃ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ وہ بتلا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿ليس لك من الامر شيء﴾ کو اُتار کر قنوت کو منسوخ کر دیا۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں بھی منسوخ ہوچکی۔ پس اسی بناء پر جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد قنوت نہ پڑھتے تھے۔ بلکہ پڑھنے والوں پر اعتراض کرتے تھے۔

تخریج : طبرانی فی المعجم الکبیر ۸٤/۱۰۔

قنوت بلاشبہ پڑھی گئی مگر جب ان کو غالب معلوم ہوگیا یہ کہ حکم منسوخ ہوگیا تو انہوں نے قنوت ترک کر دی چنانچہ ابن مسعودؓ فجر کی نماز میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں ابن مسعودؓ بتلا رہے ہیں کہ آپ کا قنوت پڑھنا ایک حادثاتی معاملے کی وجہ سے ہوا پھر آپ نے چھوڑ دیا تو قنوت کا پڑھنا منسوخ ہوگیا اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ قنوت نہ پڑھتے تھے۔

جواب روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم منسوخ کر دیا جبکہ اپنے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت اتاری "**ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون**" (آل عمران) گویا نماز فجر میں رکوع کے بعد جو قنوت آپ ﷺ خصوصی حوادث کی وجہ سے پڑھتے تھے وہ بھی اس آیت سے منسوخ ہوگئی یہی وجہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فجر میں قنوت پڑھنے والوں پر نکیر فرماتے کہ خلفاء راشدین اور اجلّہ صحابہ کرام نے تو یہ قنوت نہیں پڑھی جیسا کہ ان روایات و آثار سے معلوم ہوتا ہے۔

۱۴۳۲ : كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ فَقُلْتُ آلْكِبَرُ يَمْنَعُكَ؟ فَقَالَ : مَا أَحْفَظُهُ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِيْ.

۱۴۳۲: قتادہ نے ابومجلز سے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی انہوں نے قنوت نہ پڑھی تو میں نے کہا کیا بڑھاپے کی وجہ سے آپ نے قنوت نہیں پڑھی! تو فرمانے لگے مجھے تو اپنے ساتھیوں میں سے کسی کے متعلق یاد نہیں کہ وہ قنوت پڑھتا ہو۔

تخریج : مجمع الزوائد ۳۸۲/۲۔

۱۴۳۳: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ وَمُؤَمَّلٌ، قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ : مَا شَهِدْتُ وَمَا رَأَيْتُ هٰكَذَا فِيْ حَدِيْثِ وَهْبٍ وَفِيْ حَدِيْثِ مُؤَمَّلٍ وَلَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ).

۱۴۳۳: ابوالشعثاء کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا نہ میں نے اسے دیکھا اور نہ اس کا مشاہدہ کیا۔ یہ وہب و مؤمل کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔ نہ میں نے اکابر صحابہ میں سے کسی کو ایسا کرتے پایا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۰۹/۲۔

۱۴۳۴: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ ؛ فَقَالَ : وَمَا الْقُنُوْتُ فَقَالَ : إِذَا فَرَغَ الْإِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، قَامَ يَدْعُوْ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ وَإِنِّيْ لَأَظُنُّكُمْ -مَعَاشِرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَفْعَلُوْنَهُ.

۱۴۳۴: اشعث نے اپنے والد سے نقل کیا کہ ابن عمر سے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا قنوت کیا ہے؟ اس نے کہا جب امام دوسری رکعت کی قراءت سے فراغت پالے تو کھڑے ہو کر دعا کرے ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے میں نے تو نہیں دیکھا کہ کوئی اسے کرتا ہو اور میرے خیال میں تو اہل عراق اس کو کرتے ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۲/۲

۱۴۳۵: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ وَلَا عَلِمْتُ .فَوَجْهُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَنَتَ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ فَتَرَكَ لِذٰلِكَ الْقُنُوْتَ الَّذِيْ كَانَ يَقْنُتُهُ). وَسَأَلَهُ أَبُوْ مِجْلَزٍ فَقَالَ اَلْكِبَرُ يَمْنَعُكَ مِنَ الْقُنُوْتِ؟ فَقَالَ : مَا أَحْفَظُهُ مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِيْ يَعْنِيْ مِنْ

أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَیْ أَنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوْهُ بَعْدَ تَرْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ .وَسَأَلَهُ أَبُو الشَّعْثَاءِ عَنِ الْقُنُوْتِ وَسَأَلَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ الْقُنُوْتِ مَا هُوَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِی الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَامَ يَدْعُو .فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ لِأَنَّ مَا كَانَ هُوَ عَلِمَهُ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الدُّعَاءُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَأَمَّا قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَلَمْ يَرَهُ مِنْهُ وَلَا مِنْ غَيْرِهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِهِ. فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا عَنْهُ، نَسْخُ قُنُوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ، وَنَفْیُ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَصْلًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ وَلَا خُلَفَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ .وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِیَ عَنْهُ الْقُنُوْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِی بَكْرٍ فَأَخْبَرَ فِیْ حَدِيْثِهِ الَّذِیْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ بِأَنَّ مَا كَانَ يَقْنُتُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاءٌ عَلٰى مَنْ كَانَ يَدْعُوْ عَلَيْهِ، وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَسَخَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَیْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ) الْآيَةَ، فَفِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا وُجُوْبُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ فِی الْفَجْرِ وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِیَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَيْضًا خُفَافُ بْنُ إِيْمَاءٍ فَذَكَرَ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِی لِحْيَانَ وَمَنْ ذُكِرَ مَعَهُمْ). فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَعَنَ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِیْ حَدِيْثَیِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ بَكْرٍ وَقَدْ أَخْبَرَاهُمَا فِیْ حَدِيْثِهِمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِيْنَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ الَّتِیْ ذَكَرْنَا .فَفِیْ حَدِيْثِهِمَا النَّسْخُ كَمَا فِیْ حَدِيْثِ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءٍ فَهُمَا أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ إِيْمَاءٍ، وَفِیْ ذٰلِكَ وُجُوْبُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ أَيْضًا .وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِیَ عَنْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا الْبَرَاءُ، فَرُوِیَ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِی الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ) ، وَلَمْ يُخْبِرْ بِقُنُوْتِهِ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ الَّذِیْ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِیْ بَكْرٍ وَمَنْ رَوٰی ذٰلِكَ مَعَهُمَا، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ أَيْضًا وَقَدْ قَرَنَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ فَذَكَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْهِمَا .فَفِیْ إِجْمَاعِ مُخَالِفِنَا لَنَا، عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهُ فِی الْمَغْرِبِ مِنْ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ، لَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهُ فِی الْفَجْرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَكَانَ أَحَدُ مَنْ

رُوِیَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا الْقُنُوْتَ فِی الْفَجْرِ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ .فَرَوٰی عَمْرُو بْنُ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَزَلْ یَقْنُتُ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فِیْ صَلَاۃِ الْغَدَاۃِ، حَتّٰی فَارَقَہٗ). فَاَثْبَتَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الْقُنُوْتَ فِیْ صَلَاۃِ الْغَدَاۃِ وَاَنَّ ذٰلِکَ لَمْ یُنْسَخْ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْہُ مِنْ وُجُوْہٍ، خِلَافُ ذٰلِکَ، فَرَوٰی اَیُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ : سُئِلَ اَنَسٌ اَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاۃِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ .فَقِیْلَ لَہٗ : قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَہٗ .فَقَالَ : بَعْدَ الرُّکُوْعِ یَسِیْرًا. وَرَوٰی اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ : (قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِیْنَ صَبَاحًا، عَلٰی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ). وَرَوٰی قَتَادَۃُ عَنْہُ نَحْوًا مِنْ ذٰلِکَ .وَرَوٰی عَنْہُ حُمَیْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَنَتَ عِشْرِیْنَ یَوْمًا .فَھٰؤُلَاءِ کُلُّھُمْ قَدْ اَخْبَرُوْا عَنْہُ خِلَافَ مَا رَوٰی عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ، وَقَدْ رَوٰی عَاصِمٌ عَنْہُ اِنْکَارَ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّکُوْعِ اَصْلًا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِکَ شَھْرًا وَلٰکِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ فَضَادَّ ذٰلِکَ اَیْضًا مَا رَوٰی عَمْرُو بْنُ عُبَیْدٍ وَخَالَفَہٗ .فَلَمْ یَجُزْ لِاَحَدٍ اَنْ یَحْتَجَّ فِیْ حَدِیْثِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِاَحَدِ الْوَجْھَیْنِ مِمَّا رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِاَنَّ لِخَصْمِہٖ اَنْ یَحْتَجَّ عَلَیْہِ بِمَا رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ مِمَّا یُخَالِفُ ذٰلِکَ .وَاَمَّا قَوْلُہٗ : وَلٰکِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ فَلَمْ یَذْکُرْ ذٰلِکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ اَخَذَہٗ عَمَّنْ بَعْدَہٗ اَوْ رَاْیًا رَآہُ .فَقَدْ رَاٰی غَیْرُہٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِکَ، فَلَا یَکُوْنُ قَوْلُہٗ اَوْلٰی مِنْ قَوْلِ مَنْ خَالَفَہٗ اِلَّا بِحُجَّۃٍ تُبَیِّنُ لَنَا .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوٰی اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ (کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقِیْلَ لَہٗ : اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا .فَقَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْنُتُ فِیْ صَلَاۃِ الْغَدَاۃِ، حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا. قِیْلَ لَہٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ الْقُنُوْتُ ھُوَ الْقُنُوْتَ الَّذِیْ رَوَاہُ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ کَذٰلِکَ فَقَدْ ضَادَّہٗ مَا قَدْ ذَکَرْنَا .وَیَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ الْقُنُوْتُ ھُوَ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ الَّذِیْ ذَکَرَہٗ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ حَدِیْثِ عَاصِمٍ .فَلَمْ یَثْبُتْ لَنَا عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ شَیْءٌ، وَقَدْ ثَبَتَ عَنْہُ النَّسْخُ لِلْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّکُوْعِ. وَکَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَحَدَ مَنْ رُوِیَ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا الْقُنُوْتُ فِی الْفَجْرِ، فَذٰلِکَ

الْقُنُوْتُ هُوَ دُعَاءٌ لِقَوْمٍ وَدُعَاءٌ عَلَى آخَرِيْنَ .وَفِي حَدِيْثِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) الْآيَةَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا هٰكَذَا، وَقَدْ كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح .

۱۴۳۵: نعیم بن سلمہ کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے متعلق سوال ہوا تو انہوں نے اسی طرح کی بات فرمائی جو پہلی روایت میں گزری صرف فرق یہ تھا "مارایت ولا علمت" نہ میں نے یہ دیکھا اور نہ میں اسے جانتا ہوں۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی وضاحت اس سلسلہ میں اس طرح ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ جب آپ دوسری رکعت کے رکوع سے اُٹھتے تو قنوت پڑھتے' یہاں تک کہ ﴿لیس لك من الامر القرآن﴾ آیت نازل ہوئی۔اس وقت آپ نے اس قنوت کو ترک کر دیا۔چنانچہ ابومجلز نے ان سے دریافت کیا آپ بڑھاپے کی وجہ سے قنوت نہیں پڑھتے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ مجھے تو تو اپنے کسی دوست کے متعلق بھی یہ بات یاد نہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوڑنے کے بعد اس کو اختیار کیا ہو۔ ابوشعثاء نے جب ان سے قنوت کے متعلق دریافت کیا اور خود ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کے سوال پر فرمایا وہ قنوت کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب بتلایا کہ امام جب دوسری رکعت کی قراءت سے فارغ ہو جائے تو وہ دعا مانگے۔وہ فرمانے لگے میں نے تو کسی کو یہ عمل کرتے نہیں دیکھا اس لیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت تو رکوع کے بعد دعا کی صورت میں تھی۔مگر رکوع سے پہلے انہوں نے نہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور نہ کسی اور کو اس وجہ سے انہوں نے تعجب کرتے ہوئے انکار فرمایا۔ہم نے ان کی جو روایت ذکر کی ہے اس سے رکوع کے بعد والی قنوت کا نسخ ثابت ہو گیا۔اور رکوع ما قبل قنوت کی انہوں نے خود نفی کر دی اور یہ واضح کر دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء کا یہ طرزِ عمل نہ تھا۔قنوت کے منجملہ رواۃ میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔انہوں نے اپنی اس روایت میں جو ہم نے ذکر کی' یہ واضح کر دیا کہ آپ کی قنوت تو کفار کے خلاف بد دعا تھی۔اور اللہ تعالیٰ نے ﴿لیس لك من الامر القرآن﴾ کے ذریعے اس کو منسوخ کر دیا۔اس روایت سے بھی نمازِ فجر میں قنوت کے ترک کا وجوب ثابت ہوا۔قنوت کے رواۃ میں حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ کا نام بھی آتا ہے ان کی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے جب رکوع سے سر اُٹھایا تو فرمایا کہ اللہ قبیلہ اسلم والوں کو سلامت رکھے اور غفار کی بخشش فرمائے اور عصیہ قبیلہ کے لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی' اے اللہ بنولحیان اور ان کے ساتھ جو مذکور ہوئے ان پر لعنت کر۔اس روایت کے مطابق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض افراد و قبائل پر لعنت کی اور ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اپنی روایات میں بتلایا کہ آیت لیس لك اُترنے پر اس لعنت کرنے کو ترک کر دیا تھا۔پس ان دونوں روایات میں خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح نسخ ہے۔یہ دونوں روایات اس روایت سے اعلیٰ ہیں

اگر حضرت خفاف رضی اللہ عنہ کی روایت قنوت کے چھوڑنے کو لازم کر رہی ہے۔ اور قنوت کو روایت کرنے والوں میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بھی ہیں' ان کی روایت کا حاصل یہ ہے کہ آپ نماز فجر و مغرب میں قنوت پڑھتے تھے' مگر اس قنوت کی حقیقت روایت میں مذکور نہیں۔ تو ممکن ہے کہ یہ وہی قنوت ہو جس کو ابن عمر اور عبدالرحمن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اپنی روایات میں ذکر کیا' اور ان سے یہ منقول ہوئی پھر منسوخ ہو گئی اور اس کا نسخ بھی اس آیت سے ہوا اور اس میں فجر و مغرب کا اکٹھا ذکر کیا کہ ان میں قنوت پڑھی جاتی تھی۔ مغرب کے بارے میں تو ہمارے مخالفین کو بھی اتفاق ہے کہ وہ منسوخ ہو چکی۔ تو ہم کہتے ہیں فجر کے متعلق بھی یہی حکم ہے کسی نسخ کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔

قنوت کے رواۃ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نام بھی آتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز رکوع کے بعد وفات تک قنوت پڑھتے رہے۔ اس روایت میں یہ فجر میں قنوت کا عدم نسخ ثابت ہو رہا ہے۔ اور اس روایت کے رواۃ اس کو مختلف انداز سے بیان کیا' چنانچہ ہم عرض کرتے ہیں: (۱) ابن سیرین کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر میں قنوت پڑھی تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ پھر میں نے پوچھا کیا رکوع سے پہلے یا بعد۔ تو انہوں نے فرمایا ذرا بعد میں۔ (۲) اسحاق کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک صبح کی نماز میں رعل و ذکوان کے لیے قنوت پڑھی۔ (۳) قتادہ کی روایت بھی اسی طرح ہے۔ (۴) حمید کی روایت میں ہے کہ بیس دن قنوت پڑھنے کا تذکرہ ہے۔ یہ تمام حضرات حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے خلاف ذکر کر رہے ہیں جو حسن نے ان سے نقل کی ہے۔ عاصم تو رکوع کے بعد قنوت کا بالکل انکار کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ نے صرف ایک ماہ قنوت پڑھی اور وہ بھی رکوع سے پہلے تھی۔ چنانچہ یہ روایت بھی عمرو کی روایت کے برعکس ہے۔ پس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کسی کو استدلال کا حق نہیں کیونکہ دوسرا فریق انہی کی دوسری سند والی روایت کو پیش کر دے گا۔ باقی روایت کا یہ جملہ ''لکن القنوت قبل الرکوع'' انہوں نے اسے مرفوع نقل نہیں کیا' عین ممکن ہے کہ یہ ان کی رائے ہو یا بعد والوں سے لیا ہو۔ اس لیے کہ دیگر صحابہ کرام کی رائے اس کے خلاف ہے۔ پس ان کا قول ان کے بالمقابل دوسرے لوگوں سے واضح دلیل کے بغیر اولیت اختیار نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے حضرت ربیع بن انس کہتے ہیں میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ان سے پوچھا کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ قنوت پڑھی ہے تو انس کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک قنوت پڑھی ہے۔ ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ یہ حسن کی روایت والی قنوت ہے اگر بات اسی طرح ہو۔ تو یہ مذکورہ بالا روایت سے متضاد ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ رکوع سے پہلے والی قنوت ہو جو عاصم کی روایت میں ہے۔ حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی رکوع سے پہلے قنوت میں ایک رویت بھی ان سے ثابت نہیں بلکہ رکوع کے بعد قنوت کا نسخ ان سے ثابت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی قنوت کے رواۃ سے ہیں اور قنوت فجر کے راوی ہیں جو کہ ایک قوم کے خلاف بددعا تھی اور اسی روایت میں موجود ہے کہ آیت ﴿لیس لک من الامر القرآن﴾ کے نزول کے بعد آپ نے اسے ترک کر دیا اگر کوئی یہ اعتراض کرلے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ اس

طرح ہو جبکہ خود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ جیسا کہ یونس کی یہ روایت ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ مثلہ ٦٩٧٧۔

حاصلِ روایات: ان روایات سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ان لوگوں کے بارے میں انکار ظاہر ہوتا ہے جو قنوت فجر کے قائل تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ دوسری رکعت سے سر اٹھاتے تو قنوت پڑھتے تھے اور یہ اس وقت تک پڑھتے رہے یہاں تک کہ یہ آیت: لیس لك من الامر شیء (آل عمران)" نازل ہوئی تو آپ نے یہ ترک فرمادیا کیونکہ سبب قنوت ختم ہو گیا غور فرمائیں کہ آپ سے ابومجلز نے سوال کیا کہ کیا آپ بڑھاپے کی وجہ سے قنوت ترک کرتے ہیں تو فرمایا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ چیز میں نے ترک کے بعد نہیں دیکھی۔ پس ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو قنوت کے ثبوت میں اس انکار کے ہوتے ہوئے پیش کرنا درست نہیں پھر مزید توجہ فرمائیں کہ ابوالشعثاء نے قنوت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ابومجلز سے دریافت کیا قنوت کیا ہے؟ ابومجلز سے کہا کہ دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے نماز صبح میں دعا کرتے ہیں اس کو قنوت کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں نے تو کسی کو کرتے نہیں دیکھا اس کہنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے جو کچھ دیکھا تھا وہ رکوع کے بعد تھا اور وہ بھی ایک ماہ کے محدود وقت کے لئے تھا باقی رکوع سے پہلے انہوں نے نہ دیکھا تھا اس لئے انکار فرمایا اب اس انکار سے خود یہ ثابت ہوا کہ انہوں نے نسخ سے پہلے کا تو اقرار کیا نسخ کے بعد رکوع کے بعد والا قنوت بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے انہوں نے نہ دیکھا اور رکوع سے پہلے تو انہوں نے بالکل نہ دیکھا نہ جانا پس ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے قنوت پر استدلال بے جا ضد ہوگی۔

جواب روایت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما:

ان کی روایت میں جس قنوت کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت مل رہا ہے وہ ان قبائل عرب سے متعلق تھی جب اللہ تعالیٰ نے لیس لك الایہ اتاری تو اسے بھی منسوخ کر دیا اور آپ نے بددعا کو موقوف فرمادیا پس ان کی روایت سے استدلال بھی درست نہیں ہے۔

جواب روایت حضرت خفاف بن ایماءؓ:

اس روایت میں مذکور ہے کہ جب آپ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو بعض قبائل کے نام لے کر دعا اور بعض کے نام لے کر بددعا فرماتے اس سے معلوم ہوا کہ ان کی روایت کا مصداق روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما 'عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا مصداق ایک ہے تو جب روایت ابن مسعودؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما آیت کریمہ لیس لك الایہ سے منسوخ ہے تو خفاف بن ایماءؓ کی روایت بدرجہ اولیٰ منسوخ ہے۔ پس اس سے ثبوت قنوت پر استدلال درست نہیں۔

روایت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا جواب:

ان کی روایت میں مطلق قنوت کا ذکر ہے ممکن ہے اس سے قنوت فجر مراد لیا جائے تو آیت سے جس طرح دوسری روایات

منسوخ میں یہ بھی منسوخ نیز اس روایت میں قنوت مغرب کا بھی تذکرہ ہے جو کہ سب کے ہاں منسوخ ہے تو جب ایک چیز منسوخ ہوا تو دوسرا بدرجہ اولیٰ منسوخ ہوگا پس اس سے استدلال تام نہ ہوا اس سے قنوت کا وجوب ثابت ہوا نہ کہ وجوب۔

ترک وجوب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے چھ شاگرد ہیں۔

نمبر①: عمرو بن عبید عن حسن اس میں وفات تک نماز فجر میں قنوت کا تذکرہ ہے۔

نمبر②: ابن سیرین کی روایت میں رکوع کے بعد مختصر قنوت کا ثبوت ہے۔

نمبر③: اسحاق بن عبداللہ کی روایت میں ایک ماہ کے لئے رعل ذکوان کے لئے بددعا کے موقعہ پر قنوت کا تذکرہ ہے۔

نمبر④: قتادہ کی روایت میں بھی انہی قبائل کے لئے اس کا پڑھنا ثابت ہے۔

نمبر⑤: حمید بن ابی حمید کی روایت میں بیس روز کے لئے قنوت کا تذکرہ ہے گویا ان تمام نے عمرو بن عبید کی روایت کے خلاف نقل کیا ہے اور قنوت کو وفات تک نہیں بلکہ چند روز کے لئے تسلیم کیا ہے۔

نمبر⑥ عاصم بن کلیب کی روایت میں رکوع کے بعد والی قنوت کا سرے سے انکار ہے اور صرف ایک ماہ تک پڑھنا ثابت ہے البتہ عام حالات میں رکوع سے پہلے قنوت کا پڑھنا انہوں نے سب کے خلاف نقل کیا ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے موافق و مخالف ہر دو استدلال کر سکتے ہیں پس یہ بنیادی استدلال کے مناسب نہ ٹھہری اب رہی رکوع سے پہلے قنوت والی بات تو یہ عین ممکن ہے ان کی اجتہادی رائے ہو اور ان کی اجتہادی رائے دیگر جمہور صحابہ کے بالمقابل تسلیم نہیں کی جاسکتی کیونکہ اس کے حق میں کوئی شرعی دلیل نہیں۔

فان قال قائل:

سے اشکال ذکر کیا کہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کا زندگی کے آخری لمحات تک پڑھنا ثابت ہے تو اس کو محدود سے ماننا کس طرح درست ہوا۔

جواب: روایت ربیع بن انس میں جس قنوت کا تذکرہ آخری لمحات تک بتلایا گیا اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبر①: یہ وہی قنوت ہے جس کا تذکرہ روایت عمرو عن الحسن میں آچکا تو یہ روایت دیگر ثقات کی روایت کے خلاف ہے۔

نمبر②: دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس سے قنوت قبل الرکوع مراد ہو جو کہ عاصم بن کلیب کی روایت میں وارد ہے حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت قبل الرکوع کی کوئی روایت ثابت نہیں اس کا نسخ تو سب مانتے ہیں اور بعد الرکوع کا نسخ خود روایت انس میں ثابت ہے پس اس روایت سے استدلال مضبوط بنیاد نہیں رکھتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:

اس روایت میں بھی جس قنوت کا تذکرہ ہے وہ بعض قبائل کے لئے دعا اور دوسروں کے لئے بددعا کے ذکر والی ہے اور اس

کا نسخ لیس لك من الامر شیء (آل عمران) والی آیت سے ہو چکا ہے پس استدلال میں پیش نہیں کی جا سکتی۔

فان قال قائل سے اشکال ذکر کیا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کو عبداللہ بن یوسف اور اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۱۴۳۶ :وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَا : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ : كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِىْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْمَنْسُوْخَ عِنْدَ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا كَانَ هُوَ الدُّعَاءَ عَلٰى مَنْ دَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَمَّا الْقُنُوْتُ الَّذِىْ كَانَ مَعَ ذٰلِكَ، فَلَا .قِيْلَ لَهُ : إِنَّ يُوْنُسَ بْنَ يَزِيْدَ قَدْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ فِىْ حَدِيْثِ الْقُنُوْتِ الَّذِىْ رَوَيْنَاهُ فِىْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .ثُمَّ قَالَ فِيْهِ : ثُمَّ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ حِيْنَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَیْءٌ) الْآيَةَ "، فَصَارَ ذِكْرُ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ الَّذِىْ كَانَ بِهِ النَّسْخُ، مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ، لَا مِمَّا رَوَاهُ عَنْ سَعِيْدٍ، وَأَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ نُزُوْلُ هٰذِهِ الْآيَةِ لَمْ يَكُنْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلِمَهُ، فَكَانَ يَعْمَلُ عَلٰى مَا عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُنُوْتِهِ إِلٰى أَنْ مَاتَ لِأَنَّ الْحُجَّةَ لَمْ تَثْبُتْ عِنْدَهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ .وَعَلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِىْ بَكْرٍ أَنَّ نُزُوْلَ هٰذِهِ الْآيَةِ كَانَ نَسْخًا لِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَانْتَهَيَا إِلٰى ذٰلِكَ وَتَرَكَا بِهِ الْمَنْسُوْخَ الْمُتَقَدِّمَ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ إِيْمَاءٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ -حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا حَتّٰى ذَكَرَ مَا ذَكَرَ فِىْ حَدِيْثِهِ ثُمَّ قَالَ "اللّٰهُ أَكْبَرُ "وَخَرَّ سَاجِدًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ يَقُوْلُهُ هُوَ مَا تَرَكَ بِنُزُوْلِ تِلْكَ الْآيَةِ وَمَا كَانَ يَدْعُوْ بِهِ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ دُعَائِهِ لِلْأَسْرٰى الَّذِيْنَ كَانُوْا بِمَكَّةَ، ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ عِنْدَمَا قَدِمُوْا .وَقَدْ رَوٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا، فِىْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ الَّذِىْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنْهُ، عَنْ أَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ الْقُنُوْتَ .وَفِيْهِ قَالَ : أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، (وَأَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ : أَوَ مَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا عَلَیَّ؟) فَفِىْ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتَ فِى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، كَمَا

كَانَ يَقُوْلُهُ فِي الصُّبْحِ، وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِكَمَالِهِ لَا إِلٰى قُنُوْتٍ غَيْرِهِ، فَالْفَجْرُ أَيْضًا فِي النَّسْخِ كَذٰلِكَ .فَلَمَّا كَشَفْنَا وُجُوْهَ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوْتِ، فَلَمْ نَجِدْهَا تَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِهِ الْآنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ نَأْمُرْ بِهِ فِيْهَا وَأَمَرْنَا بِتَرْكِهِ، مَعَ أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْكَرَهُ أَصْلًا.

۱۴۳۶: جعفر بن ربیعہ نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بددعا تو منسوخ ہوئی مگر اصل قنوت اسی طرح باقی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت سے یہ دلالت مل گئی کہ منسوخ بددعا ہوئی' قنوت منسوخ نہیں ہوئی۔تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ یونس نے زہری سے اس باب کے شروع میں جو طویل روایت نقل کی اس میں یہ ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ آیت ﴿ليس لك من الامر﴾ کے نزول کے بعد اس کو چھوڑ دیا تھا۔تو اس کے مطابق آیت سے نسخ والا کلام زہری کا ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام نہ بنا۔اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نزول آیت کا علم نہ ہوا ہو اور وہ آپ کی وفات تک آپ کے گزشتہ فعل اور قنوت پر عمل کرتے رہے ہوں' کیونکہ ان کے ہاں اس کے خلاف دلیل نہیں ملی۔جب کہ ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو یہ معلوم تھا کہ یہ آیت ﴿ليس لك﴾ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی ناسخ ہے۔اسی وجہ سے وہ اس پر عمل پیرا رہے اور اس کے ذریعہ جس عمل کو منسوخ کیا گیا تھا اسے چھوڑ دیا۔دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت خفاف رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ غفار قبیلہ کی مغفرت کرے —— روایت کے آخر تک' پھر آپ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے گئے۔اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول آیت کے بعد ان کلمات کو نہیں چھوڑا بلکہ آپ مکہ مکرمہ میں مقید و پابند لوگوں کے لیے دعا کا سلسلہ جاری رہا۔جب وہ رہا ہو کر آ گئے تو آپ نے اس دعا کو ترک کر دیا۔باقی اس سے قبل یحییٰ بن کثیر کی منقولہ روایت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آئی ہے اس میں بھی قنوت کا تذکرہ موجود ہے۔اس میں یہ ہے کہ ایک صبح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیوں کے لیے دعا مانگی۔میں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ میرے پاس آ چکے ہیں۔اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اسی طرح عشاء کی نماز میں بھی پڑھتے تھے۔اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے۔کہ عشاء کی نماز میں یہ قنوت مکمل طور پر منسوخ ہے۔کسی اور قنوت کو بھی اس کی جگہ اختیار نہیں کیا۔پس فجر کی قنوت بھی اسی حکم میں ہے۔جب ہم نے قنوت کے سلسلہ ان روایات کی حقیقت کو کھول دیا تو اب ہم فجر میں قنوت کے واجب ہونے کی کوئی دلیل نہیں پاتے' اسی وجہ سے ہم اس نماز میں اس کے پڑھنے کا حکم نہیں دیتے بلکہ

چھوڑنے کا کہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ بات اپنے مقام پر ہے کہ بعض صحابہ کرام اس کا بالکل انکار کرتے ہیں۔ جیسا یہ روایت ہے۔

جواب: اس روایت میں ترک قنوت بوجہ نزول آیت یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام نہیں بلکہ زہری کا مدرج جملہ ہے زہری نے دیگر صحابہ سے سن کر اس کو درمیان میں نقل کر دیا اس لئے عین ممکن ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ ہوا ہو اور زمانہ نبوت کے بعد انہوں نے اپنی معلومات کے مطابق قنوت فجر کا سلسلہ باقی رکھا ہو اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہونے کی وجہ سے انہوں نے قنوت کو ترک کر دیا پس ان کے عمل سے استدلال درست نہیں۔

جواب نمبر ②: حجة اخری سے دیا گیا ہے کہ خفاف ابن ایماءؓ کی روایت میں موجود ہے کہ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا غفار غفر الله الی آخر الحدیث پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کیا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ وہی ہے جس کو نزول آیت سے چھوڑ دیا گیا اور وہ مکہ کے اساریٰ کے حق میں دعا تھی جس کو ان کی آمد پر ترک کر دیا اس کے متعلق ابوسلمہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ قنوت پڑھی پھر ایک صبح کو آپ نے قنوت نہ پڑھی میں نے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ آ گئے ہیں اور اس روایت میں یہ بات بھی موجود ہے کہ آپ نے عشاء کی نماز میں قنوت پڑھی جیسا کہ صبح میں پڑھتے تھے اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ عشاء والی قنوت تو منسوخ ہو چکی تو پھر فجر والی کو بھی منسوخ سمجھنا چاہئے۔

خلاصۃ الاجوبہ:

قنوت کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آثار مرویہ کی واضح توجیہات ذکر کر دی گئیں جن سے ثابت ہو گیا کہ قنوت کے صلاۃ فجر میں وجوب کی کوئی دلیل پورے طور پر ثابت نہیں پس ہم فجر میں قنوت کے ترک کا حکم دیں گے وجوب کا قول نہ کریں گے اس لئے کہ بعض صحابہ کرامؓ نے قنوت کا اصلاً انکار کیا ہے جیسا کہ یہ روایت ابو مالک اشجعیؓ ہے۔

۱۴۳۷: كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا أَبُوْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ: (قُلْتُ لِأَبِيْ يَا أَبَتِ، إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَخَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ هَاهُنَا بِالْكُوْفَةِ، قَرِيْبًا مِنْ خَمْسِ سِنِيْنَ، أَفَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْفَجْرِ. فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ، مُحْدَثٌ) .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَلَسْنَا نَقُوْلُ: إِنَّهُ مُحْدَثٌ، عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَدْ كَانَ، وَلٰكِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْدَهُ مَا رَوَيْنَاهُ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ قَبْلَهُ .فَلَمَّا لَمْ يَثْبُتْ لَنَا الْقُنُوْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهٖ فِيْ ذٰلِكَ .

۱۴۳۷: ابو مالک سعد بن طارق کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کی ابا جی! آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر، عمر و عثمان، علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز ادا کی ہو گی یہاں کوفہ میں آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز

پڑھتے پانچ سال گزرے کیا وہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے تو وہ فرمانے لگے اے بیٹے۔ یہ نو ایجاد چیز (یعنی منسوخ کو دوبارہ کیا جا رہا ہے)۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس معنی میں اس کو محدث نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا پہلے وجود نہ تھا اور اب ایجاد کر لی گئی بلکہ یہاں معنی یہ ہے کہ پہلے تھی پھر منسوخ ہو گئی اب منسوخ پر عمل احداث کی طرح ہے اور ہم نے روایات کا نسخ خوب اچھے طریقے سے واضح کر دیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو اس معنی نو ایجاد شدہ نہیں کہتے کہ اس کی اصل نہیں' بلکہ اس کی اصل تھی جیسا کہ روایاتِ سابقہ میں مذکور ہوا۔ ان میں قنوت کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوخ ہونے کے بعد پڑھنا ثابت نہ ہوا۔ تو اب ہم صحابہ کرام کے اقوال کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

عمل اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

فلما لم یثبت: سے اسی کو بیان کیا گیا ہے حضرت عمر' علی' ابن عباس رضی اللہ عنہم حالت جنگ میں فجر میں قنوت کے قائل ہیں اور حضرت ابن مسعود' ابو الدرداء' ابن عمر' ابن زبیر رضی اللہ عنہم صلح و جنگ کسی صورت میں بھی قنوت فجر کے قائل نہیں ہیں۔

روایات ملاحظہ ہوں:

۱۴۳۸ : فَإِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَقَنَتَ فِيْهَا بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ : فِيْ قُنُوْتِهٖ (اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ، وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

۱۴۳۸: عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی تو آپ نے رکوع کے بعد اس طرح کہا اللهم انا نستعينك و نستغفرك تا ملحق اے اللہ! ہم آپ سے مدد مانگتے ہیں اور آپ سے بخشش کے طالب ہیں اور آپ کی تمام اچھی تعریف کرتے ہیں اور آپ کے شکر گزار ہیں اور آپ کی ناشکری نہیں کرتے اور ہم الگ ہوتے اور آپ کے نافرمانوں کو ترک کرتے ہیں اے اللہ! ہم آپ ہی کی عبادت کرتے اور آپ کے لئے نماز پڑھتے ہیں آپ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے اور آپ کی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور آپ کی رحمت کے امیدوار اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں بلاشبہ آپ کا عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۶/۲۔

۱۴۳۹ : وَإِذَا صَالِحٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ

اللّٰهِ الْهَمْدَانِيّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ "نُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ. "

۱۴۳۹: سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ الخزاعی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے اپنی روایت سابقہ روایت کی طرح نقل کی صرف یہ الفاظ مختلف تھے: "نثني عليك ولا نكفرك و نخشٰى عذابك الجد"۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۳۱٤/۲۔

۱۴۴۰: وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "قَنَتَ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ بِالسُّوْرَتَيْنِ . "

۱۴۴۰: سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے دو سورتوں کے ساتھ قنوت پڑھی (اس سے مراد دعا اللهم انا نستعينك ہے یہ منسوخ شدہ دو سورتیں ہیں كذا قال المفسرون)

تخریج : بیهقی ۲۹۹/۲۔

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِسُوْرَتَيْنِ : " اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ " وَ "اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ . "

۱۴۴۱: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نماز صبح میں دو سورتوں یعنی اللهم انا نستعينك اور اللهم اياك نعبد سے قنوت کرتے تھے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۱۲/۳۔

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ بِالْأَحْزَابِ، فَسَمِعْتُ قُنُوْتَهٗ، وَأَنَا فِيْ آخِرِ الصُّفُوْفِ .

۱۴۴۲: ابورافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی آپ نے فجر کی نماز میں سورۃ احزاب پڑھی میں نے آپ کی قنوت کو سنا جبکہ میں آخری صفوں میں تھا (یہاں تو قنوت سے قراءت مراد ہے)

تخریج : معرفة السنن نمبر ۱۲۵۳

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ح

۱۴۴۳: ابوبکرہ نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے نقل کیا۔

تخریج : بیھقی ۲۸۸/۲۔

۱۴۴۴ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، كِلَاهُمَا عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَ ةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ .

۱۴۴۴: طارق بن شہاب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی جب وہ دوسری رکعت کی قراءت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

۱۴۴۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُخَارِقٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۴۴۵: وہب نے شعبہ سے انہوں نے مخارق سے پھر مخارق سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۰۹/۳۔

۱۴۴۶ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ذُكِرَ لَهُ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْقُنُوْتِ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ قَدْ قَنَتَ مَعَ أَبِيْهِ ، وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا ذَكَرْنَا ، وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۱۴۴۶: محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب کے سامنے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول قنوت کے سلسلہ میں ذکر کیا گیا تو کہنے لگے اچھی طرح سنو! انہوں نے اپنے والد کے ساتھ قنوت پڑھی ہے مگر وہ بھول گئے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مذکورہ روایت بھی آئی ہے مگر اس کے خلاف روایت بھی مروی ہے۔

خلاصہ اقوال:

ان سابقہ تمام آثار سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فجر میں قنوت پڑھنا ثابت ہو رہا ہے اور وہ قنوت اللھم انا نستعینک...... ہے۔

عمل عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا انداز:

اس طرح مروی ہے۔

۱۴۴۷ : فَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ .

۱۴۴۷: ابراہیم نے اسود سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ نماز فجر میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۰۶/۳۔

۱۴۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَا : صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ .

۱۴۴۸: اسود اور عمرو بن میمون دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر ادا کی انہوں نے قنوت نہ پڑھی۔

تخریج : بیهقی ۲۹۰/۲۔

۱۴۴۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ، أَنَّهُمْ قَالُوْا : " كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ . "

۱۴۴۹: علقمہ، اسود و مسروق سب نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر ادا کرتے تھے آپ اس میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

۱۴۵۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهٖ هٰذَا أَنَّهُمْ قَالُوْا : كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْفَظُ رُكُوْعَهٗ وَسُجُوْدَهٗ، وَلَا نَحْفَظُ قِيَامَ سَاعَةٍ، يَعْنُوْنَ : الْقُنُوْتَ .

۱۴۵۰: ابن شہاب نے اپنی سند سے نقل کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے ہمیں ان کا رکوع، سجدہ بالکل یاد ہے ہمیں اس کے علاوہ ذرا سا قیام یعنی قنوت کے لئے یاد نہیں۔

۱۴۵۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَا : صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ .

۱۴۵۱: اسود اور عمرو بن میمون دونوں نے نقل کیا کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے فجر میں قنوت نہ پڑھی۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۰۱/۲۔

۱۴۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ نَحْوَهٗ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْاُوَلِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ كَانَ فَعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْاَمْرَيْنِ فِيْ وَقْتٍ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۴۵۲: ابراہیم نے عمرو بن میمون سے اسی طرح کا مضمون بیان کیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات ان روایات کے مخالف ہیں جو انہی حضرات سے شروع باب میں آئی ہیں۔ پس اس میں یہ احتمال ہے کہ آپ نے دونوں کام ایک الگ الگ وقت میں کیے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں دیکھا تو یہ روایات سامنے آئیں۔

تخریج: تهذيب الآثار طبری۔

خلاصہ اقوال بالا:

عمر رضی اللہ عنہ فجر میں قنوت نہ پڑھتے تھے یہ پہلے عمل کے بالکل خلاف ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس میں دونوں احتمال ہیں کہ کبھی قنوت کو اختیار کیا اور کبھی ترک کر دیا جیسا اس اثر سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱۴۵۳: فَإِذَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ : رُبَّمَا قَنَتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَأَخْبَرَ زَيْدٌ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا قَنَتَ، وَرُبَّمَا لَمْ يَقْنُتْ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ كَانَ يَقْنُتُ مَا هُوَ؟

۱۴۵۳: زید بن وہب نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے بسا اوقات قنوت کی ہے۔ پس حضرت زید نے یہ بتلایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی قنوت پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے۔ پس اب دیکھنا چاہیے کہ آپ کی قنوت کس سبب سے تھی، تو یہ روایت مل گئی۔

تخریج: ابن ابی شیبه ۱۰۴/۳۔

حاصل اثر:

کہ بعض اوقات قنوت کی اور بعض اوقات اس کو ترک کیا۔

نوٹ: قابل توجہ بات یہ ہے کہ جو قنوت آپ نے کی ہے اس کی کیا حقیقت ہے مندرجہ روایت اس بات کو ظاہر کرتی ہے۔

۱۴۵۴: فَإِذَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا حَارَبَ قَنَتَ، وَإِذَا لَمْ يُحَارِبْ لَمْ يَقْنُتْ .فَأَخْبَرَ الْأَسْوَدُ بِالْمَعْنَى الَّذِي لَهُ كَانَ يَقْنُتُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ إِذَا حَارَبَ يَدْعُوْ عَلَى أَعْدَائِهِ، وَيَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ وَيَسْتَنْصِرُهُ، كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ، لَمَّا قُتِلَ مَنْ قُتِلَ، مِنْ أَصْحَابِهٖ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ). قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ : فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ بَعْدُ .فَكَانَتْ هٰذِهٖ

الْآيَةُ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَنْ وَافَقَهُمَا، تَنْسَخُ الدُّعَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى أَحَدٍ .وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَاسِخَةٍ مَا كَانَ الْقِتَالُ، وَإِنَّمَا نَسَخَتْ -عِنْدَهُ- الدُّعَاءَ فِي حَالِ عَدَمِ الْقِتَالِ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ بُطْلَانُ قَوْلِ مَنْ يَرَى الدَّوَامَ عَلَى الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ .فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۴۵۴: ابراہیم نے اسود سے نقل کیا کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ جب کفار سے جنگ میں مصروف ہوتے تو قنوت پڑھتے اور جب محاربہ کے ایام نہ ہوتے تو قنوت نہ پڑھتے تھے۔تو حضرت اسود رحمہ اللہ نے جناب فاروق رضی اللہ عنہ کے قنوت کا سبب بتلایا کہ محاربہ اور جنگ کی حالت میں آپ دشمن کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے اور استعانت طلب کرتے جس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور آپ یہ کرتے رہے یہاں تک کہ ﴿لیس لك من الامر شیء﴾ آیت نازل ہوئی۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بد دعا نہیں فرمائی۔ پس حضرت عبدالرحمٰن اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آیت ﴿لیس لك﴾ نے نماز میں کسی کے لیے بھی بد دعا کو منسوخ کر دیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک یہ آیت لڑائی سے قبل مانگی جانے والی دعا کو منسوخ نہیں کرتی۔ البتہ جنگ کے علاوہ دشمن کے لیے بد دعا منسوخ ہوگئی' مگر اس بات سے ان حضرات کے قول کا ابطال ضرور ہوگیا کہ نمازِ فجر میں قنوت پڑھنے کا قول کرتے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تشریح اسی طرح ہے۔مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں اس طرح روایت آئی ہے۔

تخریج : مسند ابو حنیفہ ۸۳/۱۔

عمری قنوت کی حقیقت:

اس روایت اسود۔نے اس بات کی نشاندہی کر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ قنوت اس وقت کرتے جب دشمن سے لڑائی کا موقعہ ہوتا دشمنان دین کے لئے بد دعا فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے مسلمانوں کے لئے استعانت ونصرت طلب کرتے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جبکہ آپ کے اصحاب میں سے ستر قراء کو مظلومانہ طور پر شہید کر دیا گیا اور یہ دعا اس آیت کے نزول تک مانگتے رہے: **لیس لك من الامر شیء او یتوب علیهم او یعذبهم فانهم ظالمون** (آل عمران)

عبدالرحمٰن بن ابی بکر کہتے ہیں کہ اس کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے حق میں بد دعا نہیں فرمائی گویا یہ آیت عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور بعض دیگر حضرات کے ہاں قنوت والے حکم کی ناسخ تھی مگر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں قتال سے پہلے جتنا حکم تھا اس کی ناسخ نہیں تھی ان کے ہاں دشمن سے لڑائی نہ ہونے کی حالت میں بد دعا منسوخ ہوئی تھی۔

حاصل کلام: یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں قنوت ایام محاربہ کے لئے اب بھی باقی ہے البتہ ہمیشہ نماز فجر میں قنوت درست

نہیں۔پس فریق اوّل کے ہاں ہمیشہ نماز فجر میں قنوت کا قول درست نہ رہا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل:

۱۴۵۵ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ.

۱۴۵۵: ابوعبدالرحمن نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ نماز صبح میں رکوع سے پہلے قنوت کرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۰۵/۲۔

۱۴۵۶ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَأَبُوْ دَاوُدَ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ ح .

۱۴۵۶: عبدالصمد بن عبدالوارث اورابوداؤد نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : الی الطیالسی عزاہ البدر العینی۔

۱۴۵۷ :وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فِیْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبُوْ مُوْسٰی يَقْنُتَانِ فِیْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَفِیْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَنَتَ بِنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبُوْ مُوْسٰی.

۱۴۵۷: عبداللہ بن معقل نے حدیث سفیان میں نقل کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اورابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ ہمارے ساتھ علی اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے قنوت پڑھی۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۰٤/۲۔

۱۴۵۸ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ :صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصُّبْحَ فَقَنَتَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرَى الْقُنُوْتَ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِیْ سَائِرِ الدَّهْرِ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ فِیْ وَقْتٍ خَاصٍّ لِلْمَعْنَى الَّذِیْ كَانَ فَعَلَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَجْلِهٖ. فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ.

۱۴۵۸: عبید بن حسین کہتے ہیں کہ میں نے ابن معقل کو کہتے سنا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی پس انہوں نے اس میں قنوت پڑھی۔قابل توجہ بات یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ آیا ہمیشہ نماز فجر میں قنوت پڑھتے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح دشمن سے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے چنانچہ مندرجہ ذیل آثار سے اس کی نشاندہی ہوتی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ نماز فجر میں قنوت کو جائز قرار دیتے ہوں اور یہ

بھی عین ممکن ہے کہ یہ آپ نے ایک خاص وقت میں کیا اور اس کی وجہ وہی ہو جس کی بناء پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلے میں غور کرنے پر یہ روایات سامنے آئیں۔

۱۴۵۹ : فَإِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ، وَأَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِيهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ كَانَ مُحَارِبًا .

۱۴۵۹: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ عبداللہ فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فجر میں پہلے پہل قنوت پڑھی ان کا خیال یہ تھا کہ آپ نے یہ قنوت اس لئے پڑھی کہ آپ اس وقت حالت جنگ میں تھے (ہم سے مراد اصحاب ابراہیم ہیں)

۱۴۶۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحْرِزُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِنَّمَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِيهَا هَاهُنَا لِأَنَّهُ كَانَ مُحَارِبًا، فَكَانَ يَدْعُو عَلَى أَعْدَائِهِ فِي الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَذْهَبَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْقُنُوتِ، هُوَ مَذْهَبُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي وَصَفْنَا .وَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يَقْصِدُ بِذٰلِكَ إِلَى الْفَجْرِ خَاصَّةً لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ فِيمَا ذَكَرَ إِبْرَاهِيمُ .

۱۴۶۰: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ علی رضی اللہ عنہ یہاں اس لئے قنوت پڑھتے تھے کہ وہ اس وقت حالت جنگ میں تھے چنانچہ وہ اپنے مخالفین کے لئے فجر و مغرب میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔ مندرجہ بالا روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جناب علی رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا تھا۔ جناب علی رضی اللہ عنہ اس کو نماز فجر میں مقصود بنا کر نہ پڑھتے تھے بلکہ ابراہیم کے بیان کے مطابق آپ مغرب میں بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۹/۲۔

خلاصہ آثار:

ان دونوں آثار سے یہ بات ثابت کر دی کہ علی رضی اللہ عنہ کا موقف قنوت کے سلسلہ میں عمر رضی اللہ عنہ والا تھا وہ بھی فجر میں قنوت کو خاص طور پر نہ پڑھتے تھے بلکہ بقول ابراہیم ایام حرب میں مغرب میں بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔

مزید تائیدی آثار:

۱۴۶۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَعْقِلٍ يَقُولُ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَغْرِبَ فَقَنَتَ وَدَعَا

فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الْمَغْرِبَ لَا يُقْنَتُ فِيهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ حَرْبٌ، وَأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا كَانَ قَنَتَ فِيهَا مِنْ أَجْلِ الْحَرْبِ، فَقُنُوتُهُ فِي الْفَجْرِ أَيْضًا عِنْدَنَا - كَذٰلِكَ. وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ، فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ.

۱۴۶۱: عبدالرحمن بن معقل کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے اس میں قنوت پڑھی اور دعا کی۔ سب کا اس بات پر اتفاق ہوا ہے کہ مغرب کی نماز میں قنوت حالت جنگ کے علاوہ میں نہ پڑھی جائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی بناء پر پڑھی۔ پس ثابت ہو گیا کہ آپ کا نماز فجر میں قنوت پڑھنا اسی بناء پر تھا' البتہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات یہ ہیں۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۱۰۹/۲۔

اس پر تو فریق اوّل کو بھی اتفاق ہے کہ مغرب میں جنگ کے علاوہ اوقات میں قنوت نہیں اور علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کے حالات میں مغرب کی نماز میں قنوت کی ہے پس ان کی قنوت فجر بھی ہمارے احناف کے ہاں اسی حکم میں ہے اس کی مشروعیت کے متعلق مغرب کی طرح آپ کو بھی اتفاق کرنا چاہیے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قنوت کے متعلق طرزِ عمل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی قنوت کے متعلق دو قسم کی روایات وارد ہیں ملاحظہ ہوں۔

قسم اول: قنوت پڑھتے تھے۔

۱۴۶۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَهُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ.

۱۴۶۲: ابورجاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔

اللُّغَاتُ: الرکعة۔ ان تمام روایات میں رکوع کے معنی میں مستعمل ہے۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۲۰۷/۲۔

۱۴۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: ثَنَا عَوْفٌ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَالَ: هٰذِهِ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى. فَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا فِي أَمْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا جَازَ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَنَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافٌ لِهٰذَا.

۱۴۶۳: ابوعاصم کہتے ہیں ہمیں عوف نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کیا صرف اس میں یہ اضافہ ہے ہذہ الصلوۃ الوسطی یہی صلاۃ وسطی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق وہ کہنا درست ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

سلسلہ میں کہا۔اب ہم یہ دینا چاہتے ہیں کہ آیا اس کے خلاف بھی کوئی روایت موجود ہے۔

تخریج : بیهقی۔

قسم ثانی:

عدم ثبوت قنوت کے آثار۔

۱۴۶۴ :فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ وَاقِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَانَا لَا يَقْنُتَانِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ .

۱۴۶۴:سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر ﷠ اور ابن عباس ﷠ کے پیچھے نماز پڑھی وہ دونوں نماز صبح میں قنوت نہ کرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۰۲/۲۔

۱۴۶۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا مُجَاهِدٌ أَوْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ .

۱۴۶۵:مجاہد یا سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس ﷠ نماز فجر میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۰۳/۲۔

۱۴۶۶ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِيِّ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي دَارِهِ الصُّبْحَ، فَلَمْ يَقْنُتْ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَلَا بَعْدَهُ .

۱۴۶۶:عمران بن حارث سلمی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس ﷠ کے ساتھ ان کے گھر میں نماز صبح ادا کی انہوں نے رکوع سے پہلے اور بعد قنوت نہ پڑھی۔

تخریج : ابن ابی شیبه نمبر ۶۹۹۱۔

۱۴۶۷ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : أَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحَارِثِ السُّلَمِيُّ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الصُّبْحَ، فَلَمْ يَقْنُتْ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَكَانَ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنْهُ الْقُنُوْتَ هُوَ أَبُوْ رَجَاءٍ، وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ وَالِيًا عَلَيْهَا لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ أَحَدُ مَنْ يَرْوِيْ عَنْهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَإِنَّمَا كَانَتْ صَلَاتُهُ مَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ، فَكَانَ، مَذْهَبُهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَذْهَبَ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ

اللّٰہُ عَنْهُمَا .فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُمَ الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِلْعَارِضِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَقَنَتُوْا فِيْهَا وَفِيْ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ فِيْ حَالِ عَدَمِ ذٰلِكَ الْعَارِضِ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ آخَرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْقُنُوْتِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ.

۱۴۶۷: عمران بن حارث سلمی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز صبح ادا کی تو انہوں نے قنوت نہ پڑھی۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو رجاءؒ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قنوت کی روایت نقل کرنے والے ہیں اور یہ اس زمانے کی بات ہے جب وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بصرہ کے عامل تھے اور ان سے مخالف روایت نقل کرنے والے ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ وہ ان کے ساتھ مکہ میں رہے۔ ان کا مذہب بھی ابن عمر اور علی رضی اللہ عنہما جیسا ہے۔ پس ان میں سے جن حضرات سے ہم نے قنوت نقل کی وہ مذکورہ عارضہ کی وجہ سے ہے جو اس کے پیش آنے وقت پڑھی گئی' عارضہ جاتا رہا تو قنوت بھی جاتی رہی اور ہم دیگر اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر چکے جنہوں نے ہمیشہ کے لیے قنوت ترک کی ہے۔ بعض روایات یہ ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ٦۔

فیصلہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قنوت کی روایت کرنے والے ابو رجاء ہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب ابن عباس رضی اللہ عنہما وعلیؓ کی جانب سے بصرہ کے حاکم تھے اور اس کے مخالف روایت والی روایت کو ناقل سعید بن جبیر ہیں اور ان کی یہ روایت مکی دور سے متعلق ہے گویا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا آخری عمل ہے پہلے والے کو اسی پر محمول کریں گے جس پر حضرت عمر وعلی رضی اللہ عنہما کے فعل کو محمول کیا گیا کہ وہ قنوت کسی عارضہ کی وجہ سے تھی اور عارضہ کے علاوہ ان کا فجر میں قنوت نہ پڑھنا اصل عمل ہے۔

فجر میں عدم قراءت قنوت کے دلائل:

قدروینا عن آخرین سے ان روایات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو گزشتہ اوراق میں قنوت نہ پڑھنے کی وارد ہوئیں۔

عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کی تائید:

۱۴۶۸ :فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

۱۴۶۸: ابو اسحاق نے علقمہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۱/۲۔

۱۴۶۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا الْوِتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ .

۱۴۶۹: عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ کسی بھی نماز میں قنوت نہ پڑھتے تھے البتہ وتر میں رکوع سے پہلے وہ قنوت پڑھتے تھے۔

تخريج : ابن ابی شیبه ۱۰۲/۲۔

۱۴۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

۱۴۷۰: ابواسحاق سے علقمہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

تخريج : ابن ابی شیبه۔

۱۴۷۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِإِسْنَادِهٖ.

۱۴۷۱: ابن رجاء نے کہا کہ ہمیں مسعودی نے خبر دی اور اپنی سند سے ابوبکرہ عن ابی داؤد جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخريج : المعجم الكبير ۲۸٤/۹۔

۱۴۷۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : لَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ بِالشَّامِ فَسَأَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوْتِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ .

۱۴۷۲: علقمہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں ابوالدرداء کو شام میں ملا تو میں نے ان سے قنوت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے قنوت کو نہ پہچانا۔

تخريج : عبدالرزاق۔

۱۴۷۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ح.

۱۴۷۳: ابن وہب نے مالک سے روایت نقل کی ہے۔

۱۴۷۴ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ .

۱۴۷۴: نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے نقل کیا کہ وہ کسی بھی نماز میں قنوت نہ کرتے تھے۔

۱۴۷۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ بِنَا الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ قَالَ أَبُوْ

جَعْفَرٍ : فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ یَكُنْ یَقْنُتُ فِیْ دَهْرِهٖ كُلِّهٖ وَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ فِیْ قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فِیْ كُلِّ وِلَایَةِ عُمَرَ، أَوْ فِیْ أَكْثَرِهَا، فَلَمْ یَكُنْ یَقْنُتُ لِذٰلِكَ، وَهٰذَا أَبُو الدَّرْدَاءِ یُنْكِرُ الْقُنُوْتَ، وَابْنُ الزُّبَیْرِ لَا یَفْعَلُهٗ، وَقَدْ كَانَ مُحَارِبًا حِیْنَئِذٍ ؛ لِأَنَّهٗ لَمْ نَعْلَمْهُ أَمَّ النَّاسَ إِلَّا فِیْ وَقْتٍ مَا كَانَ الْأَمْرُ صَارَ إِلَیْهِ .فَقَدْ خَالَفَ هٰؤُلَاءِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فِیْمَا ذَهَبُوْا إِلَیْهِ مِنَ الْقُنُوْتِ فِیْ حَالِ الْمُحَارَبَةِ بَعْدَ ثُبُوْتِ زَوَالِ الْقُنُوْتِ فِیْ حَالِ عَدَمِ الْمُحَارَبَةِ .فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِیْ ذٰلِكَ وَجَبَ كَشْفُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْمَعْنَیَیْنِ مَعْنًی صَحِیْحًا، فَكَانَ مَا رَوَیْنَا عَنْهُمْ أَنَّهُمْ قَنَتُوْا فِیْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ لِذٰلِكَ الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ خَلَا مَا رَوَیْنَا عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ یَقْنُتُ فِیْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ)، فَإِنَّ فِیْ ذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَیْضًا أَنْ یَكُوْنَ هِیَ الْمَغْرِبَ، وَیُحْتَمَلُ أَنْ یَكُوْنَ هِیَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَلَمْ نَعْلَمْ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّهٗ قَنَتَ فِیْ ظُهْرٍ وَلَا عَصْرٍ فِیْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَیْرِهٖ .فَلَمَّا كَانَتْ هَاتَانِ الصَّلَاتَانِ لَا قُنُوْتَ فِیْهِمَا فِیْ حَالِ الْحَرْبِ أَیْضًا وَفِیْ حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ، وَكَانَتِ الْفَجْرُ وَالْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ لَا قُنُوْتَ فِیْهِنَّ فِیْ حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ ثَبَتَ أَنْ لَا قُنُوْتَ فِیْهِنَّ فِیْ حَالِ الْحَرْبِ أَیْضًا، وَقَدْ رَأَیْنَا الْوِتْرَ فِیْهَا الْقُنُوْتُ عِنْدَ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ فِیْ سَائِرِ الدَّهْرِ وَعِنْدَ خَاصٍّ مِنْهُمْ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً، فَكَانُوْا جَمِیْعًا إِنَّمَا یَقْنُتُوْنَ لِتِلْكَ الصَّلَاةِ خَاصَّةً لَا لِحَرْبٍ وَلَا لِغَیْرِهٖ .فَلَمَّا انْتَفٰی أَنْ یَكُوْنَ الْقُنُوْتُ فِیْمَا سِوَاهَا یَجِبُ لِعِلَّةِ الصَّلَاةِ خَاصَّةً لَا لِعِلَّةٍ غَیْرِهَا، انْتَفٰی أَنْ یَكُوْنَ یَجِبُ لِمَعْنًی سِوٰی ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهٗ لَا یَنْبَغِی الْقُنُوْتُ فِی الْفَجْرِ، فِیْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَیْرِهٖ، قِیَاسًا وَنَظَرًا عَلٰی مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَأَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

۱۴۷۵: حضرت عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن الزبیر ہمیں مکہ میں فجر کی نماز پڑھاتے اور قنوت نہ کرتے تھے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو کبھی بھی کسی زمانہ میں بھی قنوت نہ پڑھتے تھے۔ اور مسلمان کفار کے خلاف تو ہر وقت زمانہ فاروقی میں برسر پیکار رہتے اور اس کے لیے انہوں نے قنوت نہ پڑھی۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ قنوت کا انکار کر رہے ہیں اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی اسے نہیں کرتے اور جنگ کی حالت میں نہ کرتے تھے حالانکہ وہ اس وقت حالت جنگ میں تھے اور ان تک نماز پڑھانے کی نوبت اسی وقت آئی جب یہ امر خلافت ان کے پاس آیا۔ان حضرات کی رائے حضرت عمرؓ علیؓ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مختلف ٹھہری اس لیے کہ یہ حضرات جنگ کی حالت میں قنوت کے قائل اور لڑائی نہ ہونے کی حالت میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔اب

جبکہ صحابہ کرام ؓ کی روایات میں اختلاف ہوا تو غور وفکر کی راہ سے صحیح معنی کی تلاش لازم ہوئی۔ پس ان حضرات نے صبح ومغرب میں قنوت پڑھی۔ البتہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت میں وارد ہوا کہ وہ نمازِ عشاء میں قنوت پڑھتے تھے۔ اوراس میں بھی احتمال ہے کہ یہ عشاء اولیٰ (مغرب ہو یا پچھلی عشاء ہی ہو۔ اور ہمارے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ صحابی نے بھی لڑائی اور امن کی کسی بھی حالت میں ظہر وعصر میں قنوت پڑھی ہو۔ جب یہ دو نمازیں ایسی ہیں کہ ان میں جنگ اور عدم جنگ کسی بھی حالت میں قنوت جائز نہیں ہے اور مغرب' عشاء وفجر میں امن کی حالت میں قنوت ثابت نہیں۔ ہم نے وتروں کی نماز پر نگاہ ڈالی کہ اکثر فقہاء کے ہاں ان میں ہمیشہ قنوت پڑھی جائے گی۔ اور بعض علماء کے نزدیک رمضان آخری نصف میں صرف پڑھی جائے گی۔ یہ تمام حضرات خاص طور پر اس نماز کے لیے قنوت پڑھتے اس میں جنگ اور غیر جنگ کا کوئی دخل نہیں۔ پس جب دوسری نمازوں سے خاص نماز کے لحاظ سے نفی ہوگئی' کسی اور سبب کی بناء پر نہیں' تو وہ کسی اور وقت کی بناء پر لازم نہیں۔ ہم نے جو ذکر کیا اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ نماز فجر میں قنوت تو جنگ کی حالت میں پڑھی جائے اور نہ جنگ کے علاوہ حالت میں پڑھی جائے۔ نظر وقیاس کا یہی تقاضا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۲/۲۔

حاصل آثار:

زمانہ خلافت فاروقی میں مسلمان کافروں سے نبرد آزما تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ اس کے باوجود قنوت نہ پڑھا کرتے تھے اور یہ دوسرے صحابی ابوالدرداءؓ قنوت سے ناواقفیت کا اظہار کر رہے ہیں اور تیسرے صحابی ابن الزبیر اس کو بالکل نہیں کرتے حالانکہ یہ خود اس وقت حجاج اور خوارج کے خلاف لڑ رہے تھے کیونکہ مکہ شریف میں انہوں نے اسی وقت امامت کرائی جبکہ ان کو خلافت سپرد ہوئی۔

ادھر دوسری طرف حضرت عمر بن خطاب' علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ہیں جو زمانہ قتال میں قنوت پڑھتے اور دوسرے اوقات میں چھوڑتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

فلما اختلفو : اب جبکہ روایات بھی مختلف ہیں اور عمل صحابہ میں بھی اختلاف موجود ہے تو نظر وفکر سے ہم صحیح معنی تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں سابقہ روایات مین عمومی روایات فجر ومغرب سے متعلق قنوت کو ظاہر کر رہی ہیں حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت میں صرف صلاۃ عشاء کا ذکر آتا ہے اس صلاۃ عشاء کے لفظ میں دو احتمال ہیں۔

نمبر: اس سے مراد عشاء اول یعنی مغرب ہو تو پھر یہ سابقہ روایات کے مطابق ہوگئی جن میں مغرب کا ذکر ہے اور اگر دوسرا احتمال عشاء آخر کا ہو تو پھر یہ روایت ان سے مختلف رہے گی۔

باقی اتنی بات تو مسلم ہے کہ ظہر و عصر جو کہ سری نمازیں ہیں ان سے متعلق کسی بھی روایت میں مذکور نہیں ہے کہ اس میں قنوت پڑھی گئی ہو نہ تو زمانہ جنگ اور نہ زمانہ غیر جنگ میں۔

پس جبکہ ان دونوں نمازوں میں جنگ و صلح کسی صورت میں بھی قنوت نہیں تو فجر و مغرب و عشاء میں بھی قنوت عدم جنگ کی صورت میں نہیں ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حالت حرب میں بھی ان میں قنوت نہیں ہے۔

ایک اہم سوال:

جب قنوت کی روایات میں عدم قنوت فجر کو ترجیح دی گئی تو پھر وتر میں قنوت کہاں سے ثابت ہوگئی۔

جواب: قنوت کا ایک سبب تو جنگ ہے اور دوسرا نماز تو قنوت وتر تو نماز کی وجہ سے ہے اسی لئے فقہاء احناف' حنابلہ اور جمہور تمام سال اس کو درست قرار دیتے ہیں اور شوافع اور مالکیہ نصف رمضان میں جائز قرار دیتے ہیں ان تمام کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ اس قنوت کا جنگ یا عدم جنگ سے تعلق نہیں بلکہ یہ صلاۃ سے متعلق ہے اس لئے سارا سال پڑھی جائے گی۔

جب علت صلاۃ کے علاوہ قنوت کی نفی ہوگئی تو علت محاربہ کی وجہ سے بھی اب نہ پڑھی جائے گی پس قیاس و نظر کے تقاضے سے قنوت فجر کی نماز میں حالت حرب و ضرب یا صلح آشتی میں بھی نہ پڑھی جائے گی یہی ہمارے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نظر پر ایک ہلکی نظر:

یہاں بھی احناف کی طرف محاربہ کی صورت میں فجر میں قنوت نہ پڑھنے کی نسبت درست نہیں بلکہ احناف کے ہاں جنگ کے حالات میں فجر میں قنوت پڑھی جائے گی یہاں بھی اس نسبت احناف میں ان سے چوک ہوئی ہے۔

نوٹ: اس باب میں پوری قوت و زور سے امام طحاوی رحمہ اللہ سے عدم مشروعیت قنوت کسی بھی وقت میں ثابت کرنے کی کوشش کی مگر بعض روایات میں بالکل تاویل نہیں چلتی اس لئے قنوت نازلہ کے فجر میں تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَا يُبْدَأُ بِوَضْعِهِ فِي السُّجُوْدِ، الْيَدَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ؟

سجدہ میں ہاتھوں اور گھٹنوں میں کسے پہلے رکھا جائے؟

سجدہ اعضاء سبعہ پر ہوگا مگر ان میں کس کو پہلے اور کسے بعد میں رکھا جائے اس میں اختلاف ہے۔

فریق اوّل:

جس میں امام مالک و اوزاعی و حسن بصری رحمہم اللہ ہیں گھٹنوں سے ہاتھوں کو مقدم کرنے کو افضل قرار دیتے ہیں اور فریق دوم جس میں احناف و شوافع و حنابلہ اور جمہور فقہاء شامل ہیں وہ رکبتین کو مقدم کرنا افضل قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اوران کے دلائل:

ہاتھوں کوزمین پر سجدہ کی حالت میں پہلے رکھنا افضل ہے جیسا یہ روایات اس کوظاہر کرتی ہیں۔

۱۴۷۶ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ قَالَ : ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِوَضْعِ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَكَانَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ.

۱۴۷۶: نافع نے حضرت ابن عمر ﷠ سے نقل کیا کہ جب وہ سجدہ کرتے پہلے اپنے دو ہاتھ رکھتے پھر گھٹنے اور کہا کرتے تھے کہ جناب نبی اکرم ﷺ اس طرح کیا کرتے تھے۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۳۴۴/۱۔

۱۴۷۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَأَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَا : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۴۷۷: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے نقل کیا اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : روایت نمبر ۱۴۷۸ کی تخریج کو سامنے رکھیں۔

۱۴۷۸ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ). فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا الْكَلَامُ مُحَالٌ ؛ لِأَنَّهٗ قَالَ : (لَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ) ، وَالْبَعِيْرُ إِنَّمَا يَبْرُكُ عَلٰى يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ فَأَمَرَهٗ هَاهُنَا أَنْ يَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ الْبَعِيْرُ، وَنَهَاهُ فِیْ أَوَّلِ الْكَلَامِ أَنْ يَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيْرُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ فِیْ تَثْبِيْتِ هٰذَا الْكَلَامِ وَتَصْحِيْحِهٖ وَنَفْيِ الْإِحَالَةِ مِنْهُ أَنَّ الْبَعِيْرَ رُكْبَتَاهُ فِیْ يَدَيْهِ وَكَذٰلِكَ فِیْ سَائِرِ الْبَهَائِمِ، وَبَنُوْ آدَمَ لَيْسُوْا كَذٰلِكَ، فَقَالَ : لَا يَبْرُكُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِیْ رِجْلَيْهِ، كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِیْ يَدَيْهِ، وَلٰكِنْ يَبْدَأُ فَيَضَعُ أَوَّلًا يَدَيْهِ اللَّتَيْنِ لَيْسَ فِيْهِمَا رُكْبَتَانِ ثُمَّ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ، فَيَكُوْنُ مَا يَفْعَلُ فِیْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيْرُ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْيَدَيْنِ

يُبْدَأُ بِوَضْعِهِمَا فِي السُّجُوْدِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ يَبْدَأُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۴۷۸: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اونٹ کی طرح مت بیٹھو بلکہ پہلے پہلے اپنے دو ہاتھ رکھو پھر دونوں گھٹنے رکھو۔ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ بات ناممکن ہے کیونکہ آپ نے اونٹ کی طرح بیٹھنے کی ممانعت فرمائی۔ وہ تو اگلی ٹانگوں پر بیٹھتا ہے۔ پھر فرمایا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔ پس اس کو یہاں حکم دیا کہ وہ اس طرح کرے جیسے اونٹ کرتا ہے۔ اور پہلی کلام میں اونٹ جیسے عمل سے منع فرمایا۔ اس کلام کی تصحیح اور ثابت رکھنے اور ناممکن کو ممکن بنانے کی صورت یہ ہوگی کہ اونٹ کے گھٹنے اس کی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں اور تمام بہائم اسی طرح ہیں۔ جبکہ انسان کی حالت اس سے مختلف ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ان دو گھٹنوں کے بل نہ بیٹھے جو اس کی ٹانگوں میں ہیں۔ جیسا کہ اونٹ اپنے ان دو گھٹنوں پر بیٹھتا ہے جو اس کی اگلی ٹانگوں میں ہیں۔ بلکہ پہلے ہاتھ رکھے جن میں گھٹنے نہیں پھر گھٹنے رکھے۔ پس اس کا یہ فعل اونٹ کے فعل کے مخالف ہوگا۔ دوسری جماعت کا خیال ہے کہ سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں' انہوں نے اس سلسلے میں مندرجہ بالا روایات کو اپنا مستدل قرار دیا۔ مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا بلکہ اس طرح کرے کہ گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور ان کی دلیل مندرجہ روایات سے استدلال کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۳۷' نمبر ۸۴۰' ترمذی فی الصلاۃ باب۸۵' نمبر۲٦۹' نسائی فی التطبیق باب۱۲۸' دارقطنی فی السنن ۳٤٤/۱' بیهقی فی السنن ۹۹/۲' مسند احمد ۳۸۱/۲۔

ایک اشکال:

بعض لوگوں نے روایت کے الفاظ لا یبرك كما یبرك البعیر لكن یضع یدیه قبل ركبتیه ان دونوں جملوں کو باہم متضاد قرار دیا کیونکہ اونٹ بیٹھتے وقت اپنے اگلے گھٹنوں کو مقدم کرتا ہے۔

مگر اس کا جواب یہ ہے انسانی اور حیوانی اعضاء کے نام کا اور کام کا فرق ہے اونٹ کے گھٹنے اس کے ہاتھ ہیں گویا ارشاد میں ہاتھ کو مقدم کرنے کی ممانعت ہے هذا هو المقصود۔ بیٹھنے کی کیفیت کو اونٹ کے بیٹھنے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھوں کو سجدہ میں گھٹنوں سے پہلے رکھا جائے گا۔

فریق ثانی کا موقف:

گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھا جائے گا جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے ثبوت ملتا ہے۔

۱۴۷۹: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سَعِيْدٍ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ). وَبِمَا.

۱۴۷۹: عبداللہ بن سعید نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جاتے تو ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے رکھتے۔

۱۴۸۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ ن الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (اِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْفَحْلِ). فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوٰى الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَعْنٰى هٰذَا لَا يَبْرُكُ عَلٰى يَدَيْهِ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ عَلٰى يَدَيْهِ.

۱۴۸۰: عبداللہ بن سعید نے اپنے دادا سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو وہ ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے رکھے اور نر اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ان کی اعرج والی روایت کے خلاف ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں پر بوجھ ڈال کر نہ بیٹھے جیسے کہ اونٹ اپنے ہاتھوں پر بیٹھتا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه ۲٦٣/١۔

نوٹ : یہ روایت اعرج کی اس روایت کے خلاف ہے جس کو اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کیونکہ اس روایت کا معنی یہ ہے اپنے ہاتھ کو پہلے نہ رکھے جیسے اونٹ اپنے ہاتھوں پر بیٹھتا ہے۔

۱۴۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِيْ إِسْرَائِيْلَ، قَالَ أَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ن الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِوَضْعِ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

۱۴۸۱: عاصم بن کلیب جرمی نے اپنے والد سے انہوں نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۳۷، نمبر۸۳۸، ترمذی فی الصلاة باب ٨٤، نمبر۲٦٨، نسائی فی التطبیق باب۳۸، ۹۳، ابن ماجه فی الاقامه نمبر۲۸۲، دارمی فی الصلاة باب ٧٤۔

۱۴۸۲: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، وَلَمْ يَذْكُرْ وَائِلًا، كَذَا قَالَ ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ مِنْ حِفْظِهٖ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَدْ غَلِطَ وَالصَّوَابُ شَقِيْقٌ وَهُوَ أَبُوْ لَيْثٍ كَذٰلِكَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ شَقِيْقٍ أَبِيْ

لَيْثٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ وَشَقِيْقٌ أَبُوْ لَيْثٍ هٰذَا فَلَا يُعْرَفُ .فَلَمَّا اُخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَبْدَأُ بِوَضْعِهِ فِيْ ذٰلِكَ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَكَانَ سَبِيْلُ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ : أَنَّ وَائِلًا لَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ وَإِنَّمَا الْإِخْتِلَافُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْهُ لَمَّا تَكَافَأَتِ الرِّوَايَاتُ فِيْهِ ارْتَفَعَ وَثَبَتَ مَا رَوٰى وَائِلٌ فَهٰذَا حُكْمُ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ فِيْ ذٰلِكَ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَعْضَاءَ الَّتِيْ أُمِرَ بِالسُّجُوْدِ عَلَيْهَا هِيَ سَبْعَةُ أَعْضَاءٍ بِذٰلِكَ جَاءَ تَ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۴۸۲: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ سے واردشدہ روایات میں اختلاف ہے کہ ہاتھوں یا پاؤں میں سے پہلے کس کو رکھا جائے تو ہم نے اس میں تصحیح معانی کی خاطر غور کیا کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف نہیں۔ اختلاف اس روایت میں ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ پس تقابل کی وجہ سے روایات کو چھوڑ دیا جائے اور حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہو جائے۔ البتہ معانی آثار کی تصحیح اس طرح بھی ممکن ہے۔ البتہ غور وفکر کے انداز سے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ سجدہ کے اعضاء سات ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایات وارد ہوئی ہے۔

تقید سند: اس نے وائل کا ذکر نہیں کیا اسی طرح ابن ابی داؤد نے اپنے حافظہ سے سفیان ثوری کہا حالانکہ اس نے غلطی کی ہے درست شقیق ہے جو کہ ابولیث ہے ہمیں اسی طرح یزید بن سنان نے اپنی کتاب سے بیان کیا: **حدثنا حبان بن هلال قال ثنا همام عن شقيق ابی ليث عن عاصم بن كليب عن ابيه**۔ یہ شقیق ابولیث غیر معروف ہے۔

حاصل روایات: گزشتہ روایات اور موجودہ روایات کے مضامین میں اختلاف ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دونوں روایتیں باہمی متضاد ہیں البتہ وائل بن حجر کی روایت وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے موافق ہے اب تصحیح آثار کے پیش نظر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو لیا جائے گا جو وائل بن حجر کی روایت کے موافق ہے اور وہ گھٹنوں کا سجدہ میں ہاتھوں سے پہلے رکھنا ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

بطریق نظر اگر دیکھا جائے تو جن اعضاء میں سجدے کا حکم ہے وہ سات اعضاء ہیں جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کئی روایات وارد ہیں جن میں چند یہ ہیں۔

۱۴۸۳: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : أُمِرَ الْعَبْدُ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ آرَابٍ وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ أَيُّهَا لَمْ يَقَعْ فَقَدِ انْتَقَصَ.

۱۴۸۳: عامر بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ بندے کو سات اعضاء پر سجدے کا حکم دیا گیا ہے چہرہ' دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے اور دونوں قدم' ان میں سے جو زمین پر نہ لگ سکا اتنی سجدہ میں کمی آ گئی۔

اللغات: آراب۔ جمع ارب۔ عضو۔

تخریج : مسند عبد بن حمید ۸۲/۱۔

۱۴۸۴ :وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ عَلٰى سَبْعَةِ آرَابٍ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۱۴۸۴: عامر بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جب بندہ سجدہ کرے تو سات اعضاء پر سجدہ کرے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۸۰/۲

۱۴۸۵ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح.

۱۴۸۵: عبداللہ بن صالح کہتے ہیں مجھے اللیث نے اسی طرح اپنی سند سے نقل کیا۔

۱۴۸۶ :وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :(اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ).

۱۴۸۶: عامر بن سعد بن ابی وقاص نے عباس بن عبدالمطلب سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں چہرہ' دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے' دونوں قدم۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۵۱' نمبر ۹۸۱' ترمذی فی الصلاۃ باب ۸۷' نمبر ۲۷۲' نسائی فی التطبیق باب ۴۱' ۴۶' ابن ماجه فی الاقامة باب ۱۹' نمبر ۸۸۵' مسند احمد ۱' ۲۰۶/۲۰۸' مسلم فی الصلاۃ نمبر ۴۹۱' باختلاف یسیر من اللفظ۔

۱۴۸۷ :وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۴۸۷: عبدالعزیز بن محمد نے یزید بن الھاد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۴۸۸ :وَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ.

۱۴۸۸: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پر سجدہ کا حکم دیا۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۳۳‘ ۱۳۸/۱۳٤‘ مسلم فی الصلاۃ ۲۲۹/۲۲۷‘ ۲۳۰‘ ترمذی فی المواقیت باب۸۷‘ ۲۷۳‘ نسائی فی التطبیق باب٤٤‘ ۵۸‘ ابن ماجه فی الاقامه باب۱۹‘ دارمی فی الصلاۃ باب۷۳‘ مسند احمد ۲۷۹/۱‘ ۲۸٦/۲۸۱‘ ۳۰۵/۲۹۲۔

۱۴۸۹ : وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَکَانَتْ هٰذِهِ الْاَعْضَاءُ هِیَ الَّتِیْ عَلَیْهَا السُّجُوْدُ .فَنَظَرْنَا کَیْفَ حُکْمُ مَا اتُّفِقَ عَلَیْهِ مِنْهَا لِیُعْلَمَ بِهٖ کَیْفَ حُکْمُ مَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنْهَا فَرَأَیْنَا الرَّجُلَ اِذَا سَجَدَ یَبْدَأُ بِوَضْعِ أَحَدِ هٰذَیْنِ إِمَّا رُکْبَتَاهُ وَإِمَّا یَدَاهُ ثُمَّ رَأْسُهٗ بَعْدَ هُمَا وَرَأَیْنَاهُ اِذَا رَفَعَ بَدَأَ بِرَأْسِهٖ فَکَانَ الرَّأْسُ مُقَدَّمًا فِی الرَّفْعِ مُؤَخَّرًا فِی الْوَضْعِ ثُمَّ یُثَنِّیْ بَعْدَ رَفْعِ رَأْسِهٖ بِرَفْعِ یَدَیْهِ ثُمَّ رُکْبَتَیْهِ وَهٰذَا اتِّفَاقٌ مِنْهُمْ جَمِیْعًا فَکَانَ النَّظَرُ عَلٰی مَا وَصَفْنَا فِیْ حُکْمِ الرَّأْسِ اِذَا کَانَ مُؤَخَّرًا فِی الْوَضْعِ لَمَّا کَانَ مُقَدَّمًا فِی الرَّفْعِ أَنْ یَکُوْنَ الْیَدَانِ کَذٰلِكَ لَمَّا کَانَتَا مُقَدَّمَتَیْنِ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ فِی الرَّفْعِ أَنْ تَکُوْنَا مُؤَخَّرَتَیْنِ عَنْهُمَا فِی الْوَضْعِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوٰی وَائِلٌ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَأَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ أَیْضًا عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَغَیْرِهِمَا.

۱۴۸۹: عطاء نے ابن عباس ؓ اورانہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے پس یہ وہ اعضاء ہیں جن پر سجدے کا دارومدار ہے۔پس ہم نے غور کیا کہ ان میں متفق علیہ کا حکم کیا ہے تا کہ اختلافی بات کا حکم اس سے جان سکیں۔چنانچہ غور سے معلوم ہوا کہ مرد سجدے کے وقت گھٹنوں یا ہاتھوں میں سے ایک کو رکھتا ہے۔اور اپنا سر رکھتا ہے۔اور اُٹھانے کی حالت اس کے برعکس ہے کہ پہلے سر اُٹھایا جاتا ہے جو رکھنے میں سب سے آخر میں تھا۔پھر وہ اپنے ہاتھ اور پھر گھٹنے اُٹھاتا ہے۔اس اُٹھنے کی حالت پر سب متفق ہیں۔پس غور وفکر اس بات کے متقاضی ہیں کہ جس طرح سر رکھنے میں مؤخر اور اُٹھانے میں مقدم ہوتا ہے۔اسی طرح ہاتھ جب گھٹنوں سے پہلے اُٹھائے جاتے ہیں تو رکھنے میں ان سے مؤخر ہونے چاہئیں۔فلہٰذا اس سے تو حضرت وائل ؓ کی روایت والا عمل ثابت ہوگیا۔قیاس اسی کو چاہتا ہے۔ہمارے امام ابوحنیفہ‘ ابو یوسف ومحمد ؒ کا قول اس کے مطابق ہے۔اور صحابہ کرام میں سے حضرت عمر‘ ابن مسعود ؓ کا قول اس کے موافق ہے۔

حاصلِ روایات: اعضاء سجدہ سات ہیں اور انہی سے کامل سجدہ ادا ہوتا ہے جتنا اس میں سے کم رہ جائے گا اتنی اس میں کمی آ جائے گی۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

فنظرنا کیف سے یہی بیان کرنا چاہتے ہیں ہم نے غور فکر کیا تا کہ اس اختلاف میں سے نکلنے کا راستہ مل جائے چنانچہ ہم نے دیکھا کہ آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو ان دو اعضاء میں سے کسی ایک سے ابتداء کرتا ہے خواہ ہاتھ ہوں یا گھٹنے پھر سر ان کے بعد۔ اور جب سجدے سے سر اٹھاتا ہے تو سر اٹھانے میں سب سے پہلے ہے حالانکہ رکھنے میں سب سے مؤخر تھا پھر ہاتھوں اور پھر گھٹنوں کو اٹھاتا ہے اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے۔

اب ہم نے غور کیا کہ سر کا حکم رکھنے میں سب سے مؤخر ہے اور اٹھانے میں سب سے مقدم ہے تو اٹھانے میں ہاتھ اس کے بعد اور پھر گھٹنے تو رکھنے میں بھی اسی بات کا لحاظ ہونا چاہئے گھٹنے دوسرے نمبر اور ہاتھ تیسرے نمبر پر ہوں تا کہ رکھنے کی ترتیب اٹھانے کی ترتیب کا عکس ہو اور اسی بات کو وائل بن حجرؓ کی روایت میں ذکر کر دیا گیا ہے بطریق نظر یہی بات ثابت ہوتی ہے اور یہی امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

مزید تائید:

حضرت عمر، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور دیگر کئی حضرات سے بھی یہ بات ثابت ہے چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۴۹۰ : كَمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَقَالَا : حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ فِيْ صَلَاتِهِ أَنَّهُ خَرَّ بَعْدَ رُكُوْعِهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخِرُّ الْبَعِيْرُ وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ .

۱۴۹۰: علقمہ واسود کہتے ہیں ہمیں عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق خوب یاد ہے کہ وہ رکوع کے بعد سجدہ میں جاتے ہوئے اپنے گھٹنے اونٹ کی طرح پہلے رکھتے اور پھر ہاتھ۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۶۳/۱۔

۱۴۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ أَخْبَرَهُمْ قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ حُفِظَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رُكْبَتَيْهِ كَانَتَا تَقَعَانِ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ يَدَيْهِ .

۱۴۹۱: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن مسعودؓ کی نماز کے متعلق اچھی طرح یاد ہے کہ ان کے گھٹنے سجدہ میں جاتے ہوئے زمین پر ہاتھوں سے پہلے پڑتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۶٤/۱۔

۱۴۹۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِيَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ أَوَ يَضَعُ ذٰلِكَ إِلَّا أَحْمَقُ أَوْ مَجْنُوْنٌ.

۱۴۹۲: مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے دریافت کیا کہ اس آدمی کا کیا حکم ہے جو سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھتا اور پھر اپنے گھٹنے رکھتا ہے تو وہ کہنے لگے یہ تو کوئی مجنون اور احمق کرتا ہوگا۔ (باقی جن آثار میں وارد ہے وہ بڑھاپے والے لوگ ہیں جو کہ اس حکم سے بڑھاپے کی وجہ سے مستثنیٰ ہیں)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۶۳/۱۔

اِس باب میں بھی امام طحاوی رحمہ اللہ نے آثار و دلائل سے مسئلہ کو ثابت کرنے کے بعد نظر سے کام لیا مگر عام عادت کے خلاف اپنی عقلی دلیل کے بعد تائید کے لئے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کے اقوال وافعال تائید مزید کے لئے پیش کئے۔ للہ درہ ما دق نظرہ۔

بَابُ وَضْعُ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ، أَيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُوْنَ؟

سجدہ میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟

خلاصۃ المرام : سجدہ میں ہاتھ تو زمین پر رکھے جاتے ہیں اس سے پہلے باب میں ان کا گھٹنوں سے مؤخر کرنا ثابت کیا اب یہاں سجدہ میں رکھنے کی جگہ بتلانا چاہتے ہیں۔

نمبر①: امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے ہاں کندھوں کے برابر رکھے جائیں گے۔

نمبر②: اور احناف وسفیان ثوری رحمہ اللہ کے ہاں کانوں کے برابر رکھے جائیں گے۔

مؤقف اوّل اور اس کے دلائل:

ہاتھوں کو سجدہ میں کندھوں کے برابر رکھا جائے گا جیسا کہ ابوحمید ساعدیؓ کی روایت میں وارد ہے۔

۱۴۹۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ، وَأَبُوْ أُسَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ : أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوْا: الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَجْعَلَ يَدَيْهِ فِيْ سُجُوْدِهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ يَجْعَلُ يَدَيْهِ فِيْ سُجُوْدِهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۴۹۳: عباس بن سہل روایت کرتے ہیں کہ ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد جمع ہوئے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید کہنے لگے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم میں سب سے زیادہ

جاننے والا ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر جماتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور اپنی دو ہتھیلیوں کو اپنے کندھوں کے برابر رکھتے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ نمازی کو چاہیے کہ وہ سجدے میں اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر رکھے۔ مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا سجدے میں اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھے۔ اور ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۶' نمبر ۷۳۰' باب۱۷۷' نمبر۹۶۳' ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۱۰' نمبر ۳۰۴' نسائی فی السهو باب ۲۹' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۲' ۷۳/۲۶' ۱۱۶' مصنف ابن ابی شیبه ۲۳۵/۱۔

حاصل روایات: سجدہ میں اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھا جائے گا۔

مؤقف ثانی:

ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا جائے گا جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱۴۹۴ : بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ.

۱۴۹۴: عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے کانوں کے برابر ہوتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۵' ۷۲۶' نسائی فی التطبیق باب ۴۹' ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۵' نمبر۸۶۷۔

۱۴۹۵ : وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ، قَالَ : ثَنَا عَاصِمٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۴۹۵: خالد نے بیان کیا کہ ہمیں عاصم نے بیان کیا اور انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۱۴۹۶ : وَبِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا لَا أَعْقِلُ صَلَاةَ أَبِيْ فَحَدَّثَنِيْ وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِيْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ.

۱۴۹۶: عبدالجبار بن وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اپنے والد کی نماز کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا تھا مجھے وائل بن علقمہ نے اپنے والد وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ سجدہ

کرتے اپنا چہرہ اپنی ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۵' نمبر ۷۲۳۔

۱۴۹۷ : وَبِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ : سَأَلْتُهُ أَيْنَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ جَبْهَتَهُ إِذَا صَلّٰى قَالَ : بَيْنَ كَفَّيْهِ. فَكَانَ كُلُّ مَنْ ذَهَبَ فِي الرَّفْعِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ يَجْعَلُ وَضْعَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ حِيَالَ الْمَنْكِبَيْنِ أَيْضًا وَكُلُّ مَنْ ذَهَبَ فِي الرَّفْعِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ إِلَى الْأُذُنَيْنِ يَجْعَلُ وَضْعَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ حِيَالَ الْأُذُنَيْنِ أَيْضًا .وَقَدْ ثَبَتَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ تَصْحِيْحُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ فِي الرَّفْعِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ إِلٰى حِيَالِ الْأُذُنَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَيْضًا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ حِيَالَ الْأُذُنَيْنِ أَيْضًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

۱۴۹۷: ابواسحاق نے براءؓ سے نقل کیا کہ میں نے خود ان سے سوال کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے وقت سجدہ میں پیشانی کہاں رکھتے تو انہوں نے جواب دیا اپنی دونوں ہتھیلوں کے مابین۔ پس جولوگ نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانے کے قائل ہیں انہی کا قول یہ ہے سجدے میں بھی ہاتھ کندھوں کے برابر رکھے جائیں گے۔ اور جو ابتداء نماز میں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانے کا حکم دیتے ہیں وہ سجدے میں بھی ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کو اختیار کرنے والے ہیں۔ اور کتاب الصلوۃ میں کانوں کو ہاتھوں تک اُٹھانے والا موقف ثابت کیا جا چکا ہے۔ اس سے سجدہ میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کا موقف خود ثابت ہو گیا۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۸۷' ۲۷۱۔

حاصل روایات: ان چار روایات میں سجدہ کے دوران ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنا معلوم ہو رہا ہے پس اس سے ثابت ہو گیا کہ یہی افضل ہے۔

لطیفہ: اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جو حضرات افتتاح صلاۃ میں کندھوں تک ہاتھ لے جانے کے قائل ہیں وہی سجدہ میں کندھوں کے برابر ہاتھوں کو رکھنے کے قائل ہیں اور جو تکبیر افتتاح میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے قائل ہیں وہ سجدہ میں کانوں کے برابر ہاتھوں کو رکھنے کے قائل ہیں۔

اور گزشتہ ابواب میں ہم ثابت کر چکے کہ افتتاحی تکبیر میں کون کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانے والا ہے چنانچہ ہمارے ائمہ کے ہاں تکبیر افتتاح میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا جاتا ہے اس لئے سجدہ میں بھی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے کہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا جائے۔

نوٹ: یہ باب بھی نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ سے خالی ہے البتہ ایک لطیفہ افتتاحی تکبیر اور سجدہ میں ہاتھوں کے رکھنے کا یہاں ذکر کر دیا اور افتتاحی تکبیر میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے دلائل اس باب میں کافی گزرے تھے یہاں ان کی طرف اشارہ کر کے چند دلائل پر اکتفاء کیا۔ للہ ما تبصرہ۔

بَابُ صِفَةُ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ هُوَ؟

نماز میں بیٹھنے کی کیفیت کیا ہوگی؟

خلاصۃ المرام: تشہد قعدہ اولیٰ اور قعدہ ثانیہ جلسہ بین السجدتین میں تورک مسنون ہے یا دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں کے اوپر بیٹھا جائے۔

فریق اوّل:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہر سہ حالات میں تورک مسنون ہے۔

فریق ثانی:

امام شافعی واحمد رحمہما اللہ قعدہ اولیٰ اور جلسہ میں دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھنا مسنون ہے اور قعدہ اخیرہ میں تورک مسنون ہے۔

فریق ثالث:

احناف، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ہر سہ مواقع میں دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھنا مسنون ہے۔

فریق اوّل کا موقف:

قعدہ اولیٰ، جلسہ اور قعدہ اخیرہ ہر سہ مقام پر تورک یعنی دائیں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو بچھا کر زمین پر بیٹھنا مسنون ہے۔

دلیل تورک ملاحظہ ہو:

۱۴۹۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ : اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَرَاهُمَ الْجُلُوْسَ فَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى وَلَمْ يَجْلِسْ عَلٰى قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَرَانِيْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنِيْ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۱۴۹۸: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد نے ہمیں تشہد میں بیٹھنا دکھایا پس انہوں نے دایاں پاؤں کھڑا کیا اور بایاں موڑ کر دوہرا کیا اور اپنی بائیں سرین کو زمین پر ٹیک کر بیٹھ گئے اور دونوں قدموں کے زور پر نہ بیٹھے پھر کہنے لگے یہ کیفیت مجھے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کر کے دکھلائی ہے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ میرے والد عبداللہ اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۷۶' نمبر ۹۶۱۔

۱۴۹۹ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ قَالَ : فَفَعَلْتُهُ يَوْمَئِذٍ وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ : إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ لَهُ : فَإِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ : إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي .قَالَ : أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْقُعُوْدَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا أَنْ يَنْصِبَ الرَّجُلُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيَثْنِيَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدَ بِالْأَرْضِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا وَصَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ حَدِيْثِهِ مِنَ الْقُعُوْدِ وَبِقَوْلِ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ إِنَّ ذٰلِكَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ قَالُوْا : وَالسُّنَّةُ لَا تَكُوْنُ إِلَّا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَقَالُوْا: أَمَّا الْقُعُوْدُ فِيْ آخِرِ الصَّلَاةِ فَكَمَا ذَكَرْتُمْ وَأَمَّا الْقُعُوْدُ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ مِنْهَا فَعَلَى الرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمَ الْفَرِيْقُ الْأَوَّلُ أَنَّ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّ سُنَّةَ الصَّلَاةِ فَذَكَرَ مَا فِي الْحَدِيْثِ لَا يَدُلُّ ذٰلِكَ أَنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَأٰى ذٰلِكَ أَوْ أَخَذَهُ مِمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ بَعْدِي) ، وَقَالَ : سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لَمَّا سَأَلَهُ رَبِيْعَةُ، عَنْ أُرُوْشِ أَصَابِعِ الْمَرْأَةِ إِنَّهَا السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِيْ وَلَمْ يَكُنْ مَخْرَجُ ذٰلِكَ إِلَّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَمّٰى سَعِيْدٌ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سُنَّةً فَكَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سُنَّةً وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيْ ذٰلِكَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ .وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَرَى الْقَاسِمَ الْجُلُوْسَ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِهِ وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ لَمَّا قَالَ لَهُ : فَإِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ : إِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِيْ فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ أَنَّهُمَا لَوْ حَمَلَتَانِيْ

قَعَدْتُ عَلٰى إِحْدَاهُمَا وَأَقَمْتُ الْأُخْرٰى، لِأَنَّ ذِكْرَهُ لَهُمَا لَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ إِحْدَاهُمَا تُسْتَعْمَلُ دُوْنَ الْأُخْرَى وَلٰكِنْ تُسْتَعْمَلَانِ جَمِيْعًا، فَيَقْعُدُ عَلٰى إِحْدَاهُمَا وَيَنْصِبُ الْأُخْرٰى، فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ .وَقَدْ رَوٰى أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا.

۱۴۹۹: عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد عبداللہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں جب تشہد کے لئے بیٹھتے ہیں تو چوکڑی مار کر بیٹھتے ہیں میں نوعمر تھا میں نے ان کو دیکھ کر ایسا ہی کیا تو (نماز سے فارغ ہو کر) مجھے منع فرمایا اور کہنے لگے نماز میں تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تم اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے اور بائیں پاؤں دوہرا کر دو میں نے کہا آپ ایسا کیوں نہیں کرتے تو فرمانے لگے میرے پاؤں کو میرے جسم کے بوجھ کو اٹھا نہیں سکتے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا خیال یہ ہے کہ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کر کے اور بائیں پاؤں کو دوہرا کر کے زمین پر بچھا کر بیٹھے اور ان کی دلیل اس سلسلہ میں یحییٰ بن سعید کا نماز کے متعلق بیان اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عبدالرحمٰن بن قاسم والی روایت میں یہ قول ''ان ذلك سنة الصلاة'' ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سنت تو صرف عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے۔ مگر دوسرے علماء نے کہا نماز میں بیٹھنے کا آخر میں طریقہ تو وہی ہے جو تم نے بیان کیا۔ مگر اول قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے۔ انہوں نے بھی اپنا مستدل اسی روایت کو قرار دیا۔ جو پہلے فریق کی دلیل ہے۔ کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ''ان ذلك سنة الصلاة'' ہے۔ پس سنت کا لفظ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ اس سے مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے بعد والوں کو اس طرح کرتے دیکھا یا ان سے معلوم کیا ہو۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علیکم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين...... '' (الحدیث)۔ تو خلفاء کی سنت کو بھی سنت کہا گیا ہے۔ اسی طرح ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے ربیعہ نے عورت کی انگلیوں کی دیت دریافت کی تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے یہ سنت ہے۔ حالانکہ وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔ تو سعید نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول سنت فرمایا۔ پس اسی طرح اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس قسم کی بات کو سنت فرمایا۔ اگرچہ ان کے ہاں اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کچھ بھی مروی نہ ہو۔ اس سلسلے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے قاسم کو نماز کے اندر بیٹھنے کے متعلق بتلایا جیسا کہ ان کی روایت میں ہے۔ عبداللہ نے اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا کہ آپ تو التی پالتی مار کر بیٹھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وہ بوجھ برداشت کرتے تو میں ایک پاؤں پر بیٹھتا کیونکہ ان کا دونوں پاؤں کے متعلق ذکر نہ کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا تا کہ ان میں سے ایک استعمال کیا جائے اور دوسرا استعمال کیا جائے بلکہ دونوں کو استعمال کرتے ہوئے ایک پر بیٹھتے اور دوسرے کو کھڑا کر لے۔ یہ یحییٰ بن سعید والی روایت کے خلاف ہے اور

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح ذکر کیا ہے۔

حاصل روایات: تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں کو دوہرا کرے اور بیٹھ جائے اگر زمین پر بیٹھے تو تورک کی صورت ثابت ہوگئی۔

طریق استدلال:

روایت میں یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ اس انداز سے بیٹھنا سنت صلاۃ ہے اور سنت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی ہے پس تورک کا سنت ہونا ثابت ہوگیا۔

الجواب نمبر ①: فریق ثانی کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ آخری قعدہ میں تو اسی طرح بیٹھا جائے گا جیسا تم نے بیان کیا البتہ تشہد اول اور جلسہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھا جائے گا رہی تمہاری دلیل تو اس میں آپ نے سنت کے لفظ سے استدلال کیا ہے اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ سنت سے مراد ابن عمر رضی اللہ عنہما یا خلفاء راشدین کی رائے اور طریقہ ہے ضروری نہیں کہ اس سے مراد سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء کے طریقہ کے بارے میں بتلایا **علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین** (الحدیث)۔ جب ربیعہ نے سعید بن المسیب سے پوچھا کہ عورت کی انگلیوں کی دیت کیا ہے تو انہوں نے فرمایا یہ سنت ہے حالانکہ یہ تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا اجتہاد ورائے تھی۔ اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس کو اسی اعتبار سے سنت قرار دیا خواہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس میں کوئی چیز مروی نہ ہو پس سنت کہنے سے تورک کا مسنون ہونا ثابت نہیں ہوسکتا۔

جواب نمبر ②: عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ ابا جی! آپ خود تو تربع کرتے ہیں تو انہوں نے جواباً فرمایا میرے پاؤں میرے جسم کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے مطلب یہ ہے کہ اگر اٹھا سکتے تو میں اسی طرح بیٹھتا کہ دائیں کو کھڑا کرتا اور بائیں کو موڑ کر بیٹھتا تو دونوں پاؤں کا تذکرہ کرنا اس بات کا ثبوت نہیں کہ دونوں کو کھڑا کرتے بلکہ ایک کو کھڑا کرنے اور دوسرے پر بیٹھنے پر زیادہ دلالت کرتا ہے اور یہ بات روایت یحییٰ بن سعید کے خلاف ہے۔

پس مدعا ثابت نہ ہوا (یہ دونوں جواب کافی کمزور ہیں فتدبر)

فریق ثانی کا موقف اور دلائل:

قعدہ اولیٰ اور جلسہ میں تو دائیں پاؤں کو کھڑا کریں گے اور قعدہ اخیرہ میں تورک کیا جائے گا اس کا ثبوت ان روایات میں ملتا ہے۔

۱۵۰۰: قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ .سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ (أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهٗ تَبَعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً، فَقَالَ : بَلٰى، قَالُوْا :

فَاعْرِضْ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجِلْسَةِ الْأُوْلَى يَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي يَكُوْنُ فِيْ آخِرِهَا التَّسْلِيْمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالَ : فَقَالُوْا جَمِيْعًا : صَدَقْتَ).

۱۵۰۰: محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں میں نے حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے اس وقت یہ بات سنی جبکہ وہ دس اصحاب رسول اللہ ﷺ میں تشریف فرما تھے ان اصحاب عشرہ میں ابوقتادہؓ بھی تھے ابوحمید ان کو مخاطب ہو کر فرمانے لگے میں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں انہوں نے کہا کیوں۔ اللہ کی قسم تم آپ کی اتباع میں ہم سے آگے بڑھنے والے نہیں اور صحبت رسول ﷺ میں بھی ہم سے مقدم نہیں انہوں نے کہا کیوں نہیں وہ ابوحمید سے کہنے لگے بہر طور جو کچھ ہے تم تو حضور کریم ﷺ کی نماز کا تذکرہ کرو۔ (محبوب کے اعمال میں محبوب کی خوشبو رچی بسی ہے) ابوحمید کہنے لگے جلسہ اولیٰ (قعدہ اولیٰ) میں آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے جب آپ قعدہ اخیرہ کرتے تو بائیں پاؤں کو مؤخر کرتے اور زمین پر اپنی سرین کے سہارے سے بائیں طرف بیٹھ جاتے تو اس پر تمام نے کہا تم نے سچ کہا۔

تخریج : روایت نمبر ۱۴۹۳ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۱۵۰۱ : وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ .ح قَالَ : وَأَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ.

۱۵۰۱: محمد بن عمرو بن حلحلہ نے محمد بن عمرو بن عطاء سے اور دوسری سند عبدالکریم بن حارث نے محمد بن عمرو بن عطاء سے اور انہوں نے ابوحمیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے صرف "فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ" کے الفاظ نقل نہیں کئے۔

۱۵۰۲ : حَدَّثَنِيْ أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ .وَقَدْ خَالَفَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : الْقُعُوْدُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا سَوَاءٌ عَلٰى مِثْلِ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ فِيْ قَوْلِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ يَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۵۰۲: عبدالسلام بن حفص نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ اس کے موافق ہے جو پہلے قول والوں نے اختیار کیا اور لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نماز میں پہلے قعدہ اسی طرح ہے جیسا دوسرے قول والوں نے کہا ہے کہ اپنے دائیں کو کھڑا کرلے اور بائیں کو بچھائے اور اس پر بیٹھ جائے۔ ان کی دلیل یہ روایت ہے۔

حاصل روایات: آپ ﷺ نے قعدہ اخیرہ میں اسی طرح تورک فرمایا جیسا کہ فریق اوّل کہتا ہے اور قعدہ اولیٰ میں آپ دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے۔

فریق ثالث کا موقف:

نماز میں تمام قعود ایک ہی کیفیت کے حامل ہیں۔

دلائل ملاحظہ ہوں:

۱۵۰۳: بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا : حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ : (صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَأَحْفَظَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَلَمَّا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ فَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ عَقَدَ أَصَابِعَهُ وَجَعَلَ حَلْقَةَ الْإِبْهَامِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ بِالْأُخْرٰى).

۱۵۰۳: عاصم بن کلیب جرمی نے اپنے والد سے انہوں نے وائل بن حجر حضرمیؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی اور میں نے عزم کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کو خوب یاد کروں گا کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے تشہد کے لئے قعدہ کیا تو بائیں پاؤں کو بچھایا پھر اس پر بیٹھ گئے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھا اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھا اپنی انگلیوں کو ہتھیلی سے ملا کر عقد کیا اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا اور سبابہ سے دعا کا اشارہ کرنے لگے۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۵' نمبر ۷۲۶' نسائی فی التطبیق باب ۴۹' ابن ماجہ فی الاقامه باب ۱۵' نمبر ۸۶۷۔

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ. وَفِيْ قَوْلِ وَائِلٍ، ثُمَّ عَقَدَ أَصَابِعَهُ يَدْعُوْ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ فِيْ آخِرِ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ فَنَظَرْنَا فِيْ صِحَّةِ مَجِيْئِهِمَا وَاسْتِقَامَةِ أَسَانِيْدِهِمَا .

۱۵۰۴: خالد نے عاصم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔

حاصل روایات: یہ روایات اس کے بالکل مطابق ہے جس کی طرف فریق ثالث گئے ہیں اس میں ایک چیز ابوحمید والی روایت کے خلاف ہے۔

ایک اشکال:

جب دونوں صحیح روایات معارض ہیں تو آپ نے کس بناء پر وائل بن حجرؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔

الجواب نمبر ①: ابوحمیدؓ والی روایت سند کے لحاظ سے نہایت کمزور ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۰۵: فَإِذَا فَهْدٌ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِىْ مَرْيَمَ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : حَدَّثَنِىْ رَجُلٌ أَنَّهٗ وَجَدَ عَشْرَةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِىْ عَاصِمٍ سَوَاءً .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ فَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا حَدِيْثُ أَبِىْ حُمَيْدٍ ؛ لِأَنَّهٗ صَارَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ، وَأَهْلُ الْإِسْنَادِ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِمِثْلِ هٰذَا فَإِنْ ذَكَرُوْا فِىْ ذٰلِكَ ضَعْفَ الْعَطَّافِ بْنِ خَالِدٍ قِيْلَ لَهُمْ : وَأَنْتُمْ أَيْضًا تُضَعِّفُوْنَ عَبْدَ الْحَمِيْدِ أَكْثَرَ مِنْ تَضْعِيْفِكُمْ لِلْعَطَّافِ مَعَ أَنَّكُمْ لَا تَطْرَحُوْنَ حَدِيْثَ الْعَطَّافِ كُلَّهٗ إِنَّمَا تَزْعُمُوْنَ أَنَّ حَدِيْثَهٗ فِى الْقَدِيْمِ صَحِيْحٌ كُلُّهٗ وَأَنَّ حَدِيْثَهٗ بِآخِرِهٖ قَدْ دَخَلَهٗ شَىْءٌ .هٰكَذَا قَالَ : يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ فِىْ كِتَابِهٖ، فَأَبُوْ صَالِحٍ سَمَاعُهٗ مِنَ الْعَطَّافِ قَدِيْمٌ جِدًّا فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ فِيْمَا صَحَّحَهٗ يَحْيٰى مِنْ حَدِيْثِهٖ مَعَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَا يَحْتَمِلُ مِثْلَ هٰذَا، وَلَيْسَ أَحَدٌ يَجْعَلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ سَمَاعًا لِمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ أَبِىْ حُمَيْدٍ إِلَّا عَبْدَ الْحَمِيْدِ وَهُوَ عِنْدَكُمْ أَضْعَفُ وَلٰكِنَّ الَّذِىْ رَوٰى حَدِيْثَ أَبِىْ حُمَيْدٍ وَوَصَلَهٗ لَمْ يُفَصِّلْ حُكْمَ الْجُلُوْسِ كَمَا فَصَّلَهٗ عَبْدُ الْحَمِيْدِ.

۱۵۰۵: عطاف بن خالد کہتے ہیں ہمیں محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا اور کہا مجھے ایک آدمی نے بیان کیا کہ اس نے دس اصحاب نبی ﷺ کو بیٹھے ہوئے پایا پھر انہوں نے بالکل ابوعاصم جیسی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ہم نے جو روایات ذکر کی ہیں اس سے ابوحمید والی روایت فاسد ہوگئی۔ کیونکہ محمد بن عمرو کے بعد ایک مجہول آدمی ہے۔ اور محدثین ایسی روایات کو قابل حجت قرار نہیں دیتے اگر بالفرض وہ عطاف بن خالد کے متعلق کہیں کہ وہ ضعیف ہے تو ہم کہیں گے کہ تم عبدالحمید کو عطاف سے بڑھ کر ضعیف قرار دیتے ہو مگر اس کی تمام روایات کو نہیں چھوڑتے۔ بلکہ تمہارا خیال یہ ہے کہ اس کی تمام قدیم روایات تو درست ہیں اور اس کی آخری دور والی روایات میں کچھ کمزوری آ چکی ہے۔ یہ بات یحییٰ بن معینؒ نے اپنی کتب میں کہی ہے۔ اور ابوصالح نے عطاف سے ابتدائی

زمانہ میں حدیث سماعت کی ہے۔ یہ ان روایات میں داخل ہوگئی جن کو یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا حالانکہ محمد بن عمرو کی عمر اس بات کا احتمال بھی نہیں رکھتی اور کسی نے اس روایت میں محمد بن عمرو کا ابوحمید سے سماع عبدالحمید کے سوا ثابت نہیں کیا اور وہ تمہارے ہاں ضعیف ترین رواۃ سے ہیں۔ مگر جس نے ابوحمید کی حدیث متصل روایت کی ہے اس نے بیٹھنے کا حکم اس قدر تفصیل سے بیان نہیں کیا جس قدر عبدالحمید نے بیان کیا ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۱۶، نمبر ۷۳۰، ترمذی فی الصلاة باب ۱۱۰، نمبر ۳۰٤، نسائی فی السهو باب ۲۹۔

وجۂ اوّل:

اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ یہ روایت منقطع ہے کیونکہ محمد بن عمرو بن عطاء کا ابوحمید ساعدیؓ سے سماع ثابت نہیں کیونکہ یہاں رجل کا لفظ آ رہا ہے ایسی روایت قابل حجت نہیں۔

وجۂ دوم:

عطاف بن خالد بھی ضعیف راوی ہے ہم نے اس کے ابتدائی دور کی روایت لی اس کی ابتدائی روایات کو درست کہا گیا اور ہم نے آخری دور کی روایت لی۔ حالانکہ ان میں گڑبڑ بتلائی جاتی ہے (کذا قال یحییٰ بن معین فی کتابہ)

وجہ سوم:

محمد بن عمرو بن عطاء کا ابوحمیدؓ سے اتصال و سماع صرف عبدالحمید کی سند میں پایا جاتا ہے وہ ضعیف ترین راوی ہے لیکن جس نے ابوحمید کی روایت کو وصل سے بیان کیا اس سے حکم جلوس میں کوئی تفصیل ذکر نہیں کی جیسا عبدالحمید نے تفصیل کی اور عبدالحمید اضعف راوی کی روایت کس طرح قابل حجت ہوگی۔

روایت ملاحظہ ہو:

۱۵۰۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، قَالَ : حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَحَدِ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَيَّاشٍ أَوْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ (أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا الصَّلَاةَ فَقَالَ : أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوا : وَكَيْفَ؟ فَقَالَ : اتَّبَعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : فَأَرِنَا، قَالَ: فَقَامَ يُصَلِّي وَهُمْ يَنْظُرُونَ فَبَدَأَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ نَحْوَ الْمَنْكِبَيْنِ، ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ أَيْضًا، ثُمَّ

أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا مُصَوِّبَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلٰى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرٰى، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ، فَلَمْ يَتَوَرَّكْ، ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرَى وَكَبَّرَ كَذٰلِكَ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ، حَتّٰى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيْرٍ، ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَسَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ أَيْضًا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)

۱۵۰۶: محمد بن عمرو بن عطاء نے بنی مالک کے کسی آدمی سے اس نے عیاش یا عباس بن سہل ساعدی سے بیان کیا کہ میں ایک مجلس میں تھا جس میں میرے والد بھی موجود تھے میرے والد خود صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں اور اس مجلس میں ابو ہریرہ ابو اسید ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہم انصار میں سے تھے انہوں نے باہمی نماز کا مذاکرہ کیا تو ابو حمید نے کہا میں تم میں سب سے بڑھ کر جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جاننے والا ہوں انہوں نے کہا یہ کیسے؟ تو وہ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے حاصل کی ہے انہوں نے کہا ہمیں دکھلاؤ چنانچہ ابو حمید کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور وہ تمام دیکھ رہے تھے انہوں نے نماز کی ابتداء میں کندھوں کے برابر ہاتھوں کو بلند کیا پھر رکوع کی تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا پھر اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے تھام لیا سر کو نہ تو کمر سے بلند کرنے والے اور نہ نیچے جھکانے والے تھے (بلکہ برابر رکھنے والے تھے) پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا ولک الحمد کہا پھر رفع یدین کیا پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے گئے اور سجدہ میں اپنی ہتھیلیوں کے سہارے دونوں گھٹنوں اور پاؤں کو کھڑا رکھا پھر تکبیر کہی اور جلسہ کیا اور ایک پاؤں کو کھڑا رکھا جبکہ دوسرے سے تورک کیا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا اور تکبیر کہہ کر قیام کے لئے اٹھ گئے اور تورک نہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کی قراءت پوری کر کے رکوع کیا اور اسی طرح تکبیر کہی پھر دو رکعت کے بعد بیٹھے جب قیام کے لئے اٹھنے کا ارادہ کیا تو تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے پھر دو رکعت مکمل کر کے دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۶ نمبر ۷۳۰ بیہقی ۱۴۶/۲ تخریج روایت ۱۵۰۵ ملاحظہ ہو۔

۱۵۰۷ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَدْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰكَذَا، أَوْ نَحْوَهُ وَحَدِيْثُ عِيْسٰى أَنَّ مِمَّا حَدَّثَهُ أَيْضًا فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَيَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ يُشِيْرَ فِي الدُّعَاءِ بِأُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ.

۱۵۰۷: حسن بن حر کہتے ہیں عیسیٰ نے اس روایت کو اسی طرح بیان کیا یا اس جیسا بیان کیا اور عیسیٰ کی حدیث ان میں سے ہے جن کو اس نے بیان کیا اس حدیث میں تشہد بیٹھنے کا اس طرح تذکرہ ہے کہ اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر

رکھا جائے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا جائے پھر دعا میں ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

تخریج : بیهقی ۱٤٦/۲۔

۱۵۰۸ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ، قَالَ : ثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلٍ، قَالَ : اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَاَبُوْ اُسَیْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا الْقُعُوْدَ عَلٰی مَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الْحَمِیْدِ فِیْ حَدِیْثِهٖ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی وَلَمْ یَذْكُرْ غَیْرَ ذٰلِكَ.

۱۵۰۸: عباس بن سہل کہتے ہیں کہ ابوحمید' ابواسید' سہل بن سعید اکٹھے بیٹھے تھے انہوں نے باہمی جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا اور انہوں نے اپنی روایت میں عبدالحمید کے بیان کے مطابق قعدہ اولیٰ کا تذکرہ کیا ہے اور کسی چیز کا تذکرہ اس میں موجود نہیں۔

تخریج : ابو داؤد ۱۰٦/۱۔

۱۵۰۹ : حَدَّثَنِیْ اَبُو الْحُسَیْنِ الْاَصْبَهَانِیُّ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ : ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ، قَالَ : ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ حَكِیْمٍ، عَنْ عِیْسَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِیِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ، اَنَّهُ (كَانَ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا : مِنْ اَیْنَ؟ قَالَ : رَقَبْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰی حَفِظْتُ صَلَاتَهُ .قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حِذَاءَ وَجْهِهٖ، فَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَیْنَ فَخِذَیْهِ غَیْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلٰی شَیْءٍ مِنْ فَخِذَیْهِ، وَلَا مُفْتَرِشٍ ذِرَاعَیْهِ، فَاِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ، اَضْجَعَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی عَلٰی صَدْرِهَا، وَیَتَشَهَّدُ). فَهٰذَا اَصْلُ حَدِیْثِ اَبِیْ حُمَیْدٍ هٰذَا لَیْسَ فِیْهِ ذِكْرُ الْقُعُوْدِ اِلَّا عَلٰی مِثْلِ مَا فِیْ حَدِیْثِ وَائِلٍ وَالَّذِیْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، فَغَیْرُ مَعْرُوْفٍ وَلَا مُتَّصِلٍ عِنْدَنَا عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ ؛ لِاَنَّ فِیْ حَدِیْثِهٖ اَنَّهُ حَضَرَ اَبَا حُمَیْدٍ وَاَبَا قَتَادَةَ، وَوَفَاةُ اَبِیْ قَتَادَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِدَهْرٍ طَوِیْلٍ ؛ لِاَنَّهُ قُتِلَ مَعَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَصَلّٰی عَلَیْهِ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَیْنَ سِنُّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ مِنْ هٰذَا .فَلَمَّا كَانَ الْمُتَّصِلُ، عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰی وَائِلٌ، ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ وَلَمْ یَجُزْ خِلَافُهُ مَعَ مَا شَدَّهُ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَیْنَا الْقُعُوْدَ الْاَوَّلَ فِی الصَّلَاةِ وَفِیْمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ، هُوَ اَنْ یَفْتَرِشَ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدَ عَلَیْهَا .ثُمَّ اخْتَلَفُوْا

فِي الْقُعُوْدِ الْآخِيْرِ، فَلَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ، أَنْ يَكُوْنَ سُنَّةً أَوْ فَرِيْضَةً .فَإِنْ كَانَ سُنَّةً، فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ، وَإِنْ كَانَ فَرِيْضَةً، فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْقُعُوْدِ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوٰى وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا، إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۱۵۰۹: عیسیٰ بن عبدالرحمٰن عدوی نے عباس بن سہل سے انہوں نے ابوحمید ساعدیؓ سے روایت کی ہے کہ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کو کہنے لگے میں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں انہوں نے کہا یہ کیسے؟ تو وہ کہنے لگے کہ میں نے خوب جانچ کر دیکھا یہاں تک کہ میں نے آپ کی نماز کو خوب محفوظ کر لیا ابوحمید کہنے لگے جب جناب رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو چہرے کے برابر اٹھاتے پھر جب رکوع کی تکبیر کہتے تو دوبارہ اسی طرح کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ربنا ولک الحمد کہتے جب سجدہ کرتے تو اپنی رانوں کو پیٹ سے الگ رکھتے اس کا بوجھ کسی ران پر نہ ڈالتے اور اپنے دونوں بازوؤں کو زمین پر نہ بچھاتے جب تشہد کے لئے بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو لٹاتے اور دائیں پاؤں کو ٹھیک وسیدھا اور تشہد پڑھتے۔ یہ ابوحمید کی روایت کی اصل ہے اور اس میں بھی بیٹھنے کا تذکرہ اسی انداز سے ہے جیسا حضرت وائل ؓ کی روایت میں ہے اور وہ جس کو ابوحمید سے محمد بن عمرو نے بیان کیا وہ نہ تو معروف ہے اور نہ متصل ہے کیونکہ اس روایت میں یہ ہے کہ وہ خود ابوحمید اور ابوقتادہ کی خدمت میں حاضر ہوا حالانکہ ابوقتادہ کی وفات تو اس سے عرصہ پہلے ہو چکی تھی کیونکہ وہ حضرت علی کے ساتھ لڑائی میں شریک ہو کر شہید ہوئے اور حضرت علی ؓ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی محمد بن عمرو کی عمر ہی اس وقت کیا تھی کہ وہ ان کی مجلس میں حاضر ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابوحمید کی متصل روایت وائل کی رایت کے موافق ہے۔ پس اسی کو اختیار کرنا ضروری ہے اُس کی مخالفت درست نہیں جبکہ نظر وفکر کے لحاظ سے بھی اسی کی پختگی ثابت ہوتی ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں نماز میں پہلا قاعدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی پایا جاتا ہے اور وہ اسی طرح ہے کہ بائیں پاؤں کو بٹھا کر اسی پر بیٹھتے ہیں صرف آخری قعدہ میں اختلاف ہے۔ تو وہ دو حالتوں سے خالی نہیں یا وہ سنت ہے یا فرض اگر وہ سنت ہے تو اس کا حکم پہلے قعدہ کی طرح ہے اور اگر وہ فرض ہے تو اس کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان والے قعدہ کی طرح ہے۔ پس اس سے وائل ابن حجر والی روایت میں جو مذکور ہے وہ ثابت ہو گیا اور وہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور محمد ؒ کا قول ہے اور ابراہیم نخعی ؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ ابوحمید ساعدیؓ کی روایات میں سے اصل ہے اس میں قعود کا تذکرہ اسی طرح سے ہے جس طرح کہ وائل بن حجرؓ کی روایت میں ہے اور جس کو محمد بن عمرو نے بیان کیا ہے وہ غیر معروف ہے اور ہمارے ہاں ابوحمید سے اس کا اتصال بھی نہیں ہے۔

عدم اتصال کے وجوہ:

نمبر①: اس میں یہ مذکور ہے کہ وہ ابوحمید اور ابوقتادہ کی خدمت میں حاضر ہوا حالانکہ ابوقتادہؓ کی وفات اس سے طویل زمانہ پہلے ۴۰ھ میں ہو چکی تھی۔

نمبر②: ابوقتادہؓ جن کی خدمت میں حاضری بتلائی جارہی ہے وہ علی ؓ کے ساتھ ان کے زمانہ میں شہید ہوئے اس وقت تو محمد بن عمرو بن عطاء کی پیدائش بھی نہ ہوئی تھی سماع حدیث تو بہت دور کی بات ہے۔اس کی پیدائش ۴۴ھ میں ہوئی۔

فیصلہ کن مرحلہ:

جب ابوحمید ساعدیؓ کی متصل روایت وائل بن حجرؓ کی روایت کے موافق ہے تو فریق ثالث کی بات اس سے ثابت ہوگئی اسی کو اپنانا چاہئے اس کی خلاف ورزی نہ ہونی چاہئے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

قعدۂ اولیٰ نماز کا حصہ ہے اس پر غور کیا اور جلسہ میں غور کیا کہ جب اس میں بالاتفاق بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے ہیں۔ اب رہا قعدہ اخیرہ جس میں اختلاف کیا گیا تو اس کی دو حالتیں ہیں یا وہ فرض ہے یا سنت اگر وہ سنت ہے تو اس کا حکم قعدہ اولیٰ جیسا ہوگا اور اگر وہ فرض ہے تو اس کا حکم جلسہ جیسا ہونا چاہئے تو ہر دو صورت میں نظر بھی وائل بن حجرؓ کی روایت ہی کے موافق ہے۔

یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تائید تابعین رحمۃ اللہ علیہم:

۱۵۱۰ : كَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَفْرِشَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَجْلِسَ عَلَيْهَا .

۱۵۱۰: مغیرہ نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ وہ اس کو مستحب و مستحسن قرار دیتے تھے کہ آدمی جب نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے (گویا تورک نہ کرے)۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۵٤/۱۔

گویا کبار تابعین کے ہاں بھی وائل بن حجرؓ والی روایت پر عمل تھا۔

نوٹ: اس باب میں امام نے فریق ثالث کے لئے ایک دلیل ہی پیش کی مگر ضمنی طور پر کئی دیگر روایات پیش کر دیں جن سے اس عنوان کو تقویت ملتی تھی۔

بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ هُوَ؟

تشہد کی کیفیت

خلاصۃ المرام: قعدہ اولیٰ اور ثانیہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے یا مسنون۔

نمبر①: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں دونوں میں تشہد پڑھنا مسنون ہے۔

نمبر② امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں دونوں میں پڑھنا واجب ہے۔

نمبر③ احناف کے ہاں قعدہ اولیٰ میں مسنون اور اخیرہ میں واجب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ مگر عام کتب احناف میں قعدہ اولیٰ میں بھی اس کو واجب کہا گیا ہے اب رہا یہ مسئلہ کہ تشہد کون سا پڑھا جائے گا امام مالک کے ہاں تشہد عمر رضی اللہ عنہ اور امام شافعی کے نزدیک تشہد ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

یہاں تشہد کی کیفیت پر بحث ہے:

نمبر④: احناف و حنابلہ کے ہاں تشہد ابن مسعودؓ ہے۔

مؤقف اول: تشہد عمر رضی اللہ عنہ پڑھا جائے گا انہوں نے برسر منبر یہ بات فرمائی اور کسی نے نکیر نہیں فرمائی اس سے تشہد عمری پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوگیا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمَا، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيْ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ : قُوْلُوْا : التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

۱۵۱۱: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر لوگوں کو تشہد کی تعلیم دے رہے اور کہہ رہے تھے تم اس طرح کہو! **التحیات للہ الزاکیات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ** تمام بدنی مالی اور زبانی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۳/۱۔

۱۵۱۲ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِي فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۵۱۲: عروہ نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۰۲/۲۔

۱۵۱۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ : لِنَافِعٍ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَشَهَّدُ، قَالَ : كَانَ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ فَيَقُوْلُ : شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ.

۱۵۱۳: ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے کہا ابن عمر ؓ تشہد کیسے پڑھتے تھے تو اس نے کہا وہ اس طرح پڑھتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۔پھر شہادتین اس طرح پڑھتے: شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

تخریج : موطا مالك فی الصلاة نمبر ٥٤۔

۱۵۱۴ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ .ح

۱۵۱۴: نصر بن مرزوق نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے اپنی سند سے نقل کیا۔

۱۵۱۵ :وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَا : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ : ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۱۵۱۵: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو اس طرح کہے پھر تشہد عمری کی طرح نقل کیا۔

۱۵۱۶ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَفَهْدٌ قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَتُشِيْرُ بِيَدِهَا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ، وَقَالُوْا: هٰكَذَا

التَّشَهُّدُ فِی الصَّلَاةِ ؛ لِأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ عَلَّمَ ذٰلِكَ النَّاسَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ، فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِكَ عَلَیْهِ مِنْهُمْ مُنْکِرٌ .وَخَالَفَهُمْ، فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَوْ وَجَبَ مَا ذَکَرْتُمُوْهُ عِنْدَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذًا لَمَا خَالَفَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ فَقَدْ خَالَفُوْهُ فِیْهِ وَعَمِلُوْا بِخِلَافِهِ .وَرَوٰی أَکْثَرُهُمْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَمِمَّنْ خَالَفَهٗ فِیْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۱۶: یحییٰ بن سعید نے قاسم سے انہوں نے نقل کیا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمیں تشہد سکھاتیں اور اپنے ہاتھ سے اس کا اشارہ بتلاتی تھیں پھر اس طرح کا تشہد نقل کیا۔ بعض علماء کا رجحان ان روایات کی طرف گیا اور انہوں نے کہا کہ تشہد اسی طرح ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ممبر پر انصار و مہاجرین کی موجودگی میں سکھایا اور کسی نے بھی انکار نہیں کیا مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نزدیک اگر یہی لازم ہوتا جیسا تم کہہ رہے ہو تو پھر کوئی صحابی بھی ان کی مخالفت نہ کرتا حالانکہ کئی حضرات نے ان کی نہ صرف مخالفت کی بلکہ اس کے خلاف عمل کیا اور ان کی اکثریت نے وہ تشہد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نقل کیا' ان مخالفت کرنے والوں میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں' انہوں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد نقل کیا ہے جو یہ مذکور ہے۔

تخریج : موطا مالك فی الصلاة نمبر٥٦' مصنف ابن ابی شیبه ٢٩٣/١۔

حاصل روایات: نماز میں اسی تشہد کا پڑھنا افضل ہے کیونکہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ تشہد مہاجرین و انصار کے مجمع میں سکھایا اور ان پر کسی نے نکیر نہ کی پس اس کی افضلیت پر اجماع ہو گیا۔

مؤقف فریق ثانی وثالث:

کہ اس کے علاوہ تشہد بھی موجود ہیں جن کا احادیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھانا منقول ہے جیسا آئندہ روایات سے ثابت ہوگا۔

جواب دلیل فریق اوّل:

وخالفھم فی ذلك تمہارا یہ کہنا درست نہیں کہ یہ تشہد ضروری ہے اگر ایسا ہوتا تو دیگر صحابہ میں سے کسی سے بھی اس کے خلاف تشہد منقول نہ ہوتا سب سے پہلے عبداللہ بن مسعود جنہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے مختلف تشہد نقل کیا ہے۔ روایت ابن مسعودؓ ملاحظہ ہو۔

۱۵۱۷: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، وَوَهْبٌ، وَأَبُوْ عَامِرٍ، قَالُوْا : ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِیُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِیْ سُلَیْمَانَ، عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (کُنَّا إِذَا صَلَّیْنَا

خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيْلَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : لَا تَقُوْلُوْا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ).

۱۵۱۷: ابووائل نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا کہ ہم جب نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے السلام علی اللہ السلام علی جبرائیل السلام علی میکائیل۔ (جب آپ نے یہ سنا) تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس طرح نہ کہو السلام علی اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات السلام ہے بلکہ تم اس طرح کہا کرو۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہ ورسولہ تمام قولی فعلی و مالی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں تم پر سلام ہوا ے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۴۸، نمبر۱۵۰، الاستیذان باب۳، والدعوات باب۱۶، التوحید باب۵، مسلم فی الصلاۃ نمبر۵۶، ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۷۸، نمبر۹۶۸، ترمذی فی الدعوات باب۸۲، نسائی فی التطبیق باب۱۰۰، والسہو باب۵۶، ابن ماجہ فی الاقامہ باب۲۴، نمبر۸۹۹، مسند احمد ۴۱۳/۱۔

۱۵۱۸ :وَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

۱۵۱۸: شعبہ نے حماد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ مسند احمد ۱۶۴/۱۔

۱۵۱۹ :وَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ.

۱۵۱۹: ابوعوانہ نے سلیمان سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۴۱۳/۱۔

۱۵۲۰ :وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ.

۱۵۲۰: منصور بن معتمر نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو عبداللہ العدنی فی مسندہ۔

۱۵۲۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ الضَّبِّيُّ .

۱۵۲۱: ابواحمد نے محل بن محرز ضبی سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : طبرانی کبیر ۳۹/۱۰۔

۱۵۲۲ : ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ قَالَ : ثَنَا شَقِيْقٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ حُسَيْنٌ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالُوْا : وَكَانُوْا يَتَعَلَّمُوْنَهَا كَمَا يَتَعَلَّمُ أَحَدُكُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۱۵۲۲: محل بن محرز نے شقیق سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے حسین کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ کانوا یتعلمونھا کما یتعلم احدکم السورۃ من القرآن وہ اس کو اسی طرح سکھاتے سیکھتے تھے جس طرح تم قرآن مجید کی سورت سیکھتے ہو۔

تخریج : ترمذی ۶۵/۱۔

۱۵۲۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ : أَخَذْتُ التَّشَهُّدَ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَّنَنِيْهَا كَلِمَةً كَلِمَةً ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ وَائِلٍ وَزَادَ قَالَ : (فَكَانُوْا يُخْفُوْنَ التَّشَهُّدَ وَلَا يُظْهِرُوْنَهُ.

۱۵۲۳: عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عبداللہؓ سے نقل کیا کہ میں نے خود زبان نبوت سے تشہد سیکھا ہے اور آپ نے ایک ایک کلمہ کر کے مجھے اس کی تلقین کی ہے پھر ابو وائل والی سابقہ روایت کے تشہد کو ذکر کیا اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ صحابہ کرام تشہد کو آہستہ پڑھتے جہراً نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۸۰' نمبر ۹۸۶' ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۰۱' نمبر ۲۹۱۔

۱۵۲۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : ثَنَا مُغِيْرَةُ الضَّبِّيُّ قَالَ : ثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَمَنْصُوْرٍ وَسُلَيْمَانَ وَمُحِلٍّ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَبَرَكَاتُهُ.

۱۵۲۴: مغیرہ ضبی کہتے ہیں کہ مجھے شقیق بن سلمہ نے بیان کیا پھر حماد' منصور' سلیمان' محل نے ابی وائل کی طرح روایت نقل کی۔ البتہ اس میں "برکاتہ" کا لفظ نہیں کہا۔

تخریج : سابقہ طبرانی فی الکبیر ۳۹/۱۰۔

۱۵۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ . ح

۱۵۲۵: سعید بن عامر نے کہا ہمیں شعبہ نے بیان کیا۔

۱۵۲۶: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ . ح

۱۵۲۶: دوسری سند میں وہب نے کہا ہمیں شعبہ نے بیان کیا۔

تخریج : نسائی ۱۷٤/۱۔

۱۵۲۷: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كُنَّا لَا نَدْرِیْ مَا نَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا -عَزَّ وَجَلَّ- وَإِنَّ مُحَمَّدًا عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ أَوْ قَالَ وَجَوَامِعَهُ فَقَالَ : إِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِی الرَّكْعَتَيْنِ فَلْيَقُلْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۵۲۷: ابواسحاق نے ابوالاحوص سے انہوں نے حضرت عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ ہم نہ جانتے تھے کہ دو رکعتوں کے درمیان کیا کہا کریں بس ہم سبحان اللہ اللہ اکبر الحمدللہ کہتے اور کہتے کہ حضرت محمد ﷺ کو کلمات کی ابتداء اور انتہاء والے کلمات سکھائے گئے ہیں یا خواتم کی بجائے جوامع کے لفظ فرمائے پھر فرمایا جب تم قعدہ اولیٰ میں بیٹھا کرو تو اس طرح کہو پھر التحیات کے آخر تک اسی طرح کلمات ذکر کئے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ ۱۷۸' نمبر ۹٦۹' ترمذی فی النکاح باب ۱۷' نمبر ۱۱۰۵' والصلاۃ باب ۹۹' نمبر ۲۸۹۔

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا : ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الصَّلَاةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَخَالَفَهُ فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَرُوِیَ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ .

۱۵۲۸: ابواسحاق نے ابوالاحوص سے انہوں نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز کا خطبہ سکھایا انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

تخریج : ترمذی فی النکاح باب ۱۷' نمبر ۱۱۰۵۔

حاصل روایات: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے دوسرا تشہد جس کو خود زبان نبوت سے سیکھا وہی اپنے شاگردوں کو سکھایا اور یہ تشہد حضرت عمر ؓ والے تشہد سے مختلف ہے اس سے ثابت ہوا کہ وہی تشہد واجب ولازم نہیں ہے۔

خالفه فی ذلك ایضًا عبدالله بن عباس۔ اس سے دوسرا تشہد نقل کریں گے جن سے یہ ثابت ہوگا تشہد عمری ہی سب سے افضل نہیں روایت ابن عباس ؓ ملاحظہ ہو۔

۱۵۲۹: مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ ۽ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، وَأَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ، كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، فَكَانَ يَقُوْلُ : اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ).

۱۵۲۹: سعید بن جبیر اور طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد ایسے سکھاتے جیسے قرآن مجید سکھاتے آپ اس طرح فرماتے التحيات المباركات' الصلوات الطيبات لله السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين۔ اشهد ان لااله الاالله وان محمدا رسول الله بابرکت قولی عبادات' پاکیزہ عملی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔اور اس سلسلے میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کی مخالفت کی اور انہوں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر ٦٠' ابو داؤد فی الصلاة باب١٧٨' نمبر٩٧٤' ترمذی فی الصلاة باب ١٠٠' نمبر٢٩٠' نسائی فی التطبیق باب١٩٣' ابن ماجه فی الاقامه نمبر٩٠٠' مسند احمد ٢٩٢/١' مصنف ابن ابی شیبه ٢٩٤/١' دارقطنی فی السنن ٣٥٠/١۔

۱۵۳۰ : وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ ، وَاَنَا اَسْمَعُ، عَنِ التَّشَهُّدِ فَقَالَ : اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُهُنَّ عَلَى الْمِنْبَرِ، يُعَلِّمُهُنَّ النَّاسَ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مِثْلَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ .قُلْتُ فَلَمْ يَخْتَلِفِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ : لَا .وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۵۳۰: ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا جبکہ میں یہ گفتگو سن رہا تھا کہ تشہد کون سا پڑھا جائے تو فرمایا اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، آخر تک جو گزشتہ روایت میں گزرا ہے۔اسی طرح نقل کیا پھر ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر لوگوں کو اسے سکھاتے سنا اور میں نے خود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح سنا جیسا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا میں نے عطاء سے کہا کیا ان دونوں کے تشہد کے کلمات مختلف ہیں تو انہوں نے کہا نہیں۔اور اس سلسلے میں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی۔

حاصل روایات: کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی یہ تشہد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے اور اسی کو حضرت عبداللہ بن زبیر نے برسر منبر صحابہ اور تابعین کے مجمع میں سنایا اور سکھایا جس سے اس کا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونا اور پختہ ہو گیا اس سے ثابت ہوا کہ

اگر تشہد عمری لازم ہوتا تو دونوں حضرات اور تشہد نقل نہ کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے تشہد کی روایت منقول ہے جس کے الفاظ تشہد عمر رضی اللہ عنہ سے مختلف ہیں روایت ملاحظہ ہو۔

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَابِي الْمَكِّيُّ قَالَ : صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ ضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِيْ، فَقَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ تَحِيَّةَ الصَّلَاةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا، قَالَ : فَتَلَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۳۱: عبداللہ بن بابی المکی کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی جب وہ نماز ادا کر چکے تو انہوں نے مجھے خبردار کرتے ہوئے میری ران پر ہاتھ سے ضرب لگائی اور فرمایا کیا تمہیں نماز کا تحیہ یعنی التحیات نہ سکھاؤں جس طرح ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے تھے چنانچہ انہوں نے یہ کلمات پڑھے جو حدیث ابن مسعودؓ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں۔

تخریج : طبرانی فی الکبیر ۱۱/۱٤۰، باختلاف الراوی۔

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، وَيَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْبُغْدَادِيُّ بِطَبَرِيَّةَ، قَالَا : ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، قَالَ : ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ مُجَاهِدٍ، وَقَالَ يَحْيٰى : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ : التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. إِلَّا أَنَّ يَحْيٰى زَادَ فِيْ حَدِيْثِهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيْهَا : وَبَرَكَاتُهُ ، وَزِدْتُ فِيْهَا : وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ.

۱۵۳۲: یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں اس طرح پڑھتے : التحیات للہ الصلوات الطیبات بقیہ الفاظ روایت ابن مسعود نمبر ۱۵۱۷ کی طرح ہیں البتہ یحییٰ نے اپنی روایت میں رحمۃ اللہ کے بعد برکاتہ کے لفظ زائد اور الا اللہ کے بعد وحدہ لاشریک لہ کا اضافہ کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۷۸، نمبر ۹۷۱۔

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

أَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ : كُنْتُ أَطُوْفُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِالْبَیْتِ وَهُوَ یُعَلِّمُنِی التَّشَهُّدَ، یَقُوْلُ : التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ .قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزِدْتُ فِیْهَا وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : وَزِدْتُ فِیْهَا وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

۱۵۳۳: مجاہد نے کہا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اور وہ مجھے تشہد سکھا رہے تھے التحیات لله الصلوات الطیبات' السلام علیك ایها النبی ورحمة الله اورحضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے اس میں برکاتہ کا اضافہ کر دیا ہے السلام علینا وعلی عبادالله الصالحین' اشهد ان لا الله الاالله کے بعد میں وحده لاشریك لهاوراشهد ان محمداً عبده ورسولهکااضافہ کر دیا ہے۔

تخریج : بیهقی ۱۹۹/۲۔

۱۵۳۴ :وَهٰكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَمْ یَذْكُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا أَنَّ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْهِ، وَزِدْتُ فِیْهَا، یَدُلُّ أَنَّهٗ أَخَذَ ذٰلِكَ عَنْ غَیْرِهٖ، مِمَّنْ هُوَ خِلَافُ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا أَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۱۵۳۴: مجاہد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور انہوں نے اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہیں کیا البتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جو یہ کہا زدت فیہا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ الفاظ انہوں نے براہ راست نہیں سیکھے بلکہ اور کسی سے سیکھے ہیں انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سیکھے ہوئے الفاظ سے یہ زائد لفظ پڑھے تو انہوں نے اپنے سیکھے ہوئے میں ان کا اضافہ کر لیا (یہ مطلب نہیں کہ اپنی طرف سے اضافہ کر لیا) خواہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔

۱۵۳۵ :وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زَیْدٍ الْعَمِّیِّ، عَنْ أَبِی الصِّدِّیْقِ النَّاجِیْ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ عَلَی الْمِنْبَرِ، كَمَا تُعَلِّمُوْنَ الصِّبْیَانَ فِی الْكِتَابِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَوَاءً .فَهٰذَا الَّذِیْ رَوَیْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یُخَالِفُ مَا رَوَاهُ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنْهُ، وَهٰذَا أَوْلٰی ؛ لِأَنَّهٗ حَكَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَّمَهٗ مُجَاهِدًا، فَمُحَالٌ أَنْ یَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَدَعُ مَا أَخَذَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخَذَهُ عَنْ غَيْرِهِ .وَخَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ۔

۱۵۳۵: ابوالصدیق الناجی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ابوبکرؓ ہمیں منبر پر اس طرح تشہد سکھاتے جیسا تم بچوں کو قرآن مجید سکھاتے ہو پھر حضرت ابن مسعودؓ کے تشہد کی طرح تشہد ذکر کیا۔ یہ جس کو ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا یہ سالم اور نافع کی روایت کے خلاف ہے لیکن ان سے یہ اولیٰ ہے کیونکہ انہوں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور مجاہد کو سکھلایا اس لیے ناممکن ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سکھلائی ہوئی بات کو چھوڑ کر دوسرے کی سکھلائی ہوئی بات کی طرف جائیں۔ اسی طرح ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ تشہد روایت کیا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۲۹۲/۱۔

خلاصہ: یہ روایت جو ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی اور مجاہد نے اس کو سیکھ کر ان سے نقل کیا یہ اس روایت سے اولیٰ ہے جس کو ان سے سالم و نافع نے نقل کیا ہے کیونکہ یہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ سے نقل کی ہے پس یہ ناممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو ترک کر دیں جس کو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہو اور اس کو اختیار کریں جس کو غیر سے لیا ہو پس فصل اوّل کی روایت موقوف ہونے کی وجہ سے اس مرفوع روایت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حاصل روایات: حاصل یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ابن مسعودؓ جیسا التحیات نقل کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ والا نقل نہیں کیا اگر وہ لازم ہوتا تو اسی کو نقل کرتے اور دوسرے کو اختیار نہ کرتے۔

حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ:

ان کے نقل کردہ تشہد کے الفاظ بھی تشہد ابن مسعودؓ سے سوائے چند الفاظ کے ملتے جلتے ہیں تشہد عمری ضروری ہوتا تو وہ اسی کو اختیار کرتے روایات ابوسعد رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۱۵۳۶ : مَاحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْدِيُّ قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ : ابْنُ أَبِي دَاوُدَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ : قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : كُنَّا نَتَعَلَّمُ التَّشَهُّدَ كَمَا نَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَوَاءً .وَخَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۳۶: ابوالمتوکل نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ ہم تشہد بھی اسی طرح سیکھتے جس طرح قرآن مجید کی سورۃ سیکھی جاتی ہے پھر بالکل ابن مسعودؓ جیسے تشہد کو نقل کیا۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے اس میں جناب نبی

اکرم ﷺ سے تشہد عمری سے مختلف تشہد نقل کیا۔

روایت جابر بن عبداللہ ملاحظہ ہو:

۱۵۳۷: مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ، ثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَاءً، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، وَأَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ .وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ، فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۳۷: محمد بن مسلم ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں اسی طرح تشہد سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورۃ سکھاتے ہیں۔ بسم الله وبالله پھر بعینہ تشہد ابن مسعود نقل کیا صرف الفاظ کا فرق ہے عبدالله ورسوله واسال الله الجنة واعوذبالله من النار۔ اوراس میں حضرت ابوموسیٰ اشعری نے ان کی مخالفت کی اورانہوں نے بھی جناب رسول اللہ ﷺ سے تشہد نقل کیا۔

تخریج: ابن ماجه فی الاقامه باب ۲٤' نمبر ۹۰۲' نسائی فی التطبیق باب ۱۰٤' مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۹۲/۱۔

نمبر ⑤: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اور تشہد نقل کیا ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۵۳۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا، فَقَالَ: إِذَا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ الثَّانِيَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ، التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ أَوْ قَالَ : سَلَامٌ شَكَّ سَعِيْدٌ، عَلَيْكَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

۱۵۳۸: حطان بن عبداللہ الرقاشی نے بیان کیا کہ میں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمیں ہماری نماز سکھلائی اور ہمارا طریقہ ہمارے سامنے کھول کر بیان کیا اور فرمایا جب تم قعدہ ثانیہ کرو تو اس طرح کہو التحيات الطيبات' الصلوات لله' السلام یا سلام کہا یہ سعید راوی کو شک ہے: عليك يايها النبی ورحمة الله' السلام علينا وعلى عبدالله الصالحين' اشهد ان لااله الا الله وان محمدًا عبده ورسوله۔

تخریج: مسلم فی الصلاة نمبر ٦٢۔

۱۵۳۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانَ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَلَّابٍ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ حِطَّانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيَّ حَدَّثَهُ، قَالَ : (قَالَ لِيْ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا، وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ : إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ، التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَرَوٰى عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۵۳۹:حطان بن عبداللہ الرقاشی نے بیان کیا کہ مجھے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمیں سنتیں بتلائیں اور ہمیں نماز کا طریقہ سکھایا اور فرمایا جب تم قعدہ کرو تو تم اس طرح کہو: التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، پھر گزشتہ روایت کی طرح آخر تک نقل کیا۔اوراس میں عبداللہ ابن زبیر نے ان کی مخالفت کی اور انہوں نے بھی تشہد جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا۔

تخریج : مسلم ١٢٢/٤۔

حاصل روایات: اگر تشہد عمر ؓ واجب ہوتا تو ابوموسیٰ اشعریؓ سے یہ تشہد منقول نہ ہوتا۔

نمبر۷:حضرت عبداللہ بن الزبیر ؓ سے بھی التحیات مختلف منقول ہے۔روایت ابن الزبیر ؓ ملاحظہ ہو۔

۱۵۴۰ :مَاقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُوْ قُرَّةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ، أَنَّ أَبَا أَسْلَمَ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ : (إِنَّ تَشَهُّدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٖ، بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ، التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا، وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ). فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُمْ وَخَالَفَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَدْ تَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّوَايَاتُ، فَلَمْ يُخَالِفْهَا شَيْءٌ ، فَلَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهَا وَلَا الْأَخْذُ بِغَيْرِهَا وَلَا الزِّيَادَةُ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا فِيْهَا إِلَّا أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَرْفًا يَزِيْدُ عَلٰى غَيْرِهٖ وَهُوَ الْمُبَارَكَاتُ .فَقَالَ قَائِلُوْنَ : هُوَ أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ غَيْرِهٖ، إِذَا كَانَ قَدْ زَادَ عَلَيْهِ، وَالزَّائِدُ أَوْلٰى مِنَ النَّاقِصِ .وَقَالَ

آخَرُوْنَ : بَلْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ رَوَاهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ وَابْنُ بَابِيْ أَوْلٰى لِاسْتِقَامَةِ طُرُقِهِمْ وَاتِّفَاقِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ، لِأَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ لَا يُكَافِءُ الْأَعْمَشَ، وَلَا مَنْصُوْرٌ، وَلَا مُغِيْرَةُ وَلَا أَشْبَاهُهُمْ مِمَّنْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَا يُكَافِءُ قَتَادَةَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى وَلَا يُكَافِءُ أَبَا بِشْرٍ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، وَلَوْ وَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ، وَإِنْ كَانَ دُوْنَهُمْ، لَوَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ عَنِ ابْنِ نَابِلٍ، عَنِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ أَيْضًا بِسْمِ اللّٰهِ، وَلَوَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ أَبُوْ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ أَيْضًا : بِسْمِ اللّٰهِ، وَزَادَ أَيْضًا عَلٰى مَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الزِّيَادَةِ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَلَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الزِّيَادَةُ غَيْرَ مَقْبُوْلَةٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَزِدْهَا عَلَى اللَّيْثِ مِثْلُهُ، لَمْ يَقْبَلْ زِيَادَةَ ابْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ لِأَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، مَوْقُوْفًا .وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَرْفُوْعًا، وَلَوْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ كُلُّهَا وَتَكَافَأَتْ فِيْ أَسَانِيْدِهَا لَكَانَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْلَاهَا، لِأَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَشَهَّدَ بِمَا شَاءَ مِنَ التَّشَهُّدِ غَيْرَ مَا رُوِيَ مِنْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ التَّشَهُّدَ بِخَاصٍّ مِنَ الذِّكْرِ، وَكَانَ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ وَافَقَهُ عَلَيْهِ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهُ وَزَادَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ مَا لَيْسَ فِيْ تَشَهُّدِهِ، كَانَ مَا قَدْ أُجْمِعَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ أَوْلٰى أَنْ يُتَشَهَّدَ بِهِ دُوْنَ الَّذِيْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ، شَدَّدَ فِيْ ذٰلِكَ، حَتّٰى أَخَذَ عَلٰى أَصْحَابِهِ الْوَاوَ فِيْهِ، كَيْ يُوَافِقُوْا لَفْظَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ غَيْرَهُ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلِهٰذَا اسْتَحْسَنَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ دُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْمَ ذَكَرْنَا .

۱۵۴۰: حارث بن یزید کہتے ہیں کہ ابو اسلم مؤذن نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا جناب رسول اللہ ﷺ کا تشہد جو آپ پڑھا کرتے تھے وہ یہ تھا: بسم الله و بالله خير الاسماء. التحيات الطيبات' الصلوات لله' اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشرا و نذيرا وان الساعة آتية لاريب فيها السلام عليك ايا النبى ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اللهم اغفرلي واهدني۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ کی مدد سے جو کہ سب سے بہترین نام ہے تمام پاکیزہ کلمات اور فعلی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے

اور اس کے ایسے رسول ہیں جن کو اس سے حق کے ساتھ بشارت دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ اے نبی ﷺ تم پر سلام اور اللہ تعالیٰ رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ اے اللہ مجھے بخش دے اور ہدایت پر ثابت قدمی نصیب فرما۔ ان سب نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ تشہد نقل کیا اور ان سب کا تشہد حضرت عمر والے تشہد سے مختلف ہے۔ جناب نبی اکرم ﷺ سے کثرت سے روایات اس سلسلے میں آئی ہیں ان کے خلاف کچھ بھی مروی نہیں۔ پس ان کی مخالفت کر کے ان کے علاوہ کو قبول کرنا اور ان پر اضافہ کرنا مناسب نہیں' صرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ایک لفظ دوسروں سے زائد ہے اور وہ المبارکت کا لفظ ہے۔ اس لیے کہنے والوں نے یہ کہا کہ وہ روایت دوسروں سے بہتر ہے۔ اس لیے کہ اس میں اضافہ ہے تو زائد ناقص سے بہتر ہے۔ مگر دوسروں نے کہا کہ ابن مسعود' ابو موسیٰ اور ابن عمر کی وہ روایات جن کو مجاہد اور ابن بابی نے نقل کیا' وہ اُن سے اولیٰ ہے کیونکہ ان کی سند پختہ اور متفق علیہ ہے کیونکہ ابوالزبیر اعمش' منصور' مغیرہ اور انہی جیسے دوسرے لوگ جنہوں نے ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے وہ ابو موسیٰ کی روایت نقل کرنے میں قتادہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی ابن عمر کی روایت نقل کرنے میں ابو بشر کا مقابلہ کر سکتے ہیں اگر بالفرض کم درجہ ہونے کے باوجود زائد الفاظ والی روایت کو قبول کر لیا جائے تو پھر ضروری ہے کہ ابن نابل کی ابو الزبیر سے اس سے زیادہ اضافے والی روایت قبول کر لی جائے کیونکہ اس نے تو تشہد میں بسم اللہ کو بھی شامل کیا ہے بلکہ یہ بھی لازم آئے گا کہ مزید اضافے والی روایت جس کو ابو اسلم نے عبداللہ بن زبیر سے نقل کیا ہے اُس کو قبول کر لیا جائے انہوں نے بسم اللہ کے علاوہ اور بھی اضافے کیا ہے۔ جب یہ اضافہ اس لیے قابل قبول نہیں کیونکہ لیث کی روایت پر اس قسم کے لوگوں کا اضافہ قابل قبول نہیں۔ بالکل اسی طرح ابو الزبیر کا حدیث ابن عباس میں عطاء پر اضافہ قابل قبول نہیں کیونکہ ابن جریج نے اسے عطاء سے موقوف نقل کیا ہے اور ابو الزبیر نے اسے ابن جبیر اور طاؤس کے واسطے سے مرفوع نقل کیا ہے اگر یہ روایات ثابت بھی ہو جائیں اور سندوں کے اعتبار سے برابر ہو جائیں تب بھی ابن مسعود کی روایت ان سب سے اولیٰ ہے کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ کوئی آدمی اپنی مرضی سے کوئی تشہد نہیں پڑھ سکتا جو ان روایات کے علاوہ ہو اور عبداللہ نے جو تشہد روایت کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے وارد ہونے والی تمام روایات کا تشہد اس کے موافق ہے اور ان دیگر روایات میں اضافے ہیں جو اس تشہد میں نہیں' تو جس تشہد پر سب کا اتفاق ہو وہ اختلافی روایات والی تشہد سے بہر حال اولیٰ ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عبداللہ نے اس سلسلے میں نہایت سختی سے کام لیا اور اپنے ساتھیوں کے واؤ کے نہ پڑھنے پر بھی ڈانٹ پلائی تا کہ اُن کا تشہد رسول اللہ ﷺ سے مختلف نہ ہو بلکہ موافق ہو جائے اور ہمارے علم میں تو اور کسی نے ایسا نہیں کیا۔ پس قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے دوسروں کے بجائے عبداللہ کے تشہد کو اختیار کیا جائے۔

تخریج : مجمع الزوائد ۳۳۶/۲۔

روایات: یہ التحیات بھی اس سے مختلف ہے۔

خُلاصَۃُ الْکَلام: یہ سات صحابہ کرام کے التحیات ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے نقل کر دیئے ان سب کے الفاظ تشہد عمری سے مختلف ہیں۔

ان تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جناب نبی اکرم ﷺ سے مرفوع روایات سے تشہد کو نقل کیا ہے اور ان میں باہمی الفاظ کا اختلاف بھی نہیں پس ان روایات کو چھوڑنا مناسب نہیں اور نہ کسی اور کو لینا مناسب ہے صرف روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں المبارکات کا لفظ دوسروں سے زائد ہے پس تشہد عمر رضی اللہ عنہ جو کسی مرفوع روایت سے بھی ثابت نہیں اس پر ان کو ترجیح حاصل ہوگی۔

فریق ثانی کی دو جماعتیں:

نمبر①: امام شافعی رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تشہد کو اختیار کیا۔

نمبر②: احناف نے ابن مسعودؓ کے تشہد کو اختیار کیا۔

جماعت نمبر اقوال قائلون سے بیان کیا۔

دلیل مؤقف:

یہ ہے کہ تشہد ابن عباس رضی اللہ عنہما میں دوسروں کے مقابلے میں الفاظ زائد ہیں اور زائد کو ناقص کے مقابلے میں اختیار کرنا اولیٰ و افضل ہے۔

فریق ثانی میں جماعت ثانیہ: ابن مسعودؓ والا تشہد افضل ہے۔

جواب جماعت نمبر①: ابن عباس رضی اللہ عنہما والا تشہد دو اسناد سے ثابت ہو رہا ہے۔

نمبر①: لیث بن سعد عن ابی الزبیر عن سعید بن جبیر و طاؤس۔

نمبر②: ابن جریج عن عطاء بن ابی رباح۔ اس کے بالمقابل۔

نمبر①: سلیمان بن مہران الاعمش۔ نمبر②: منصور بن معتمر۔ مغیرہ بن مقسم کی اسناد سے ثابت ہے۔

تبصرہ نمبر①:

ابوالزبیر امام اعمش کے مقابلے میں بہت کمزور ہیں اسی طرح دوسرے روات بھی ابوالزبیر سے ثقہ ہیں پس ان کے مقابلے میں ان کی روایت قابل استدلال کیسے ہوگی۔

نمبر②: سند نمبر۲ میں ابن جریج والی سند تو درست ہے مگر موقوف روایت ہے مرفوع کے مقابلے میں موقوف کیسے چل سکتی ہے۔

پس تشہد ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مقابلے میں تشہد ابن مسعود ہی افضل ہے۔

نمبر۲ دیگر روایات سے موازنہ: حضرت ابوموسیٰ ابوسعید خدری ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات تشہد ابن مسعودؓ کی موافقت کرتی ہیں پس تشہد ابن عباس رضی اللہ عنہما پر فوقیت کی یہ وجہ بھی ہوگی۔

نمبر③: ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت کو قتادہ اور روایت ابن عمر کو ابوالبشر سے روایت کیا گیا اور ان دونوں کے مقابلہ میں ابوالزبیر

کمزور ہے پس ان وجوہ ثلاثہ سے روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کمزور ہے۔

الزامی جواب:

اگر تمہارے بقول اضافے والی روایت کو لینا زیادہ اولیٰ ہے اور یہ چنداں دیکھنے کی ضرورت نہیں کہ راوی کمزور ہیں یا مضبوط۔ تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ تشہد جابر رضی اللہ عنہ جس کو ابن نابل نے نقل کیا ہے وہ تشہد ابن عباس رضی اللہ عنہما افضل ہو کیونکہ اس کی ابتداء بسم اللہ سے ہے اور تشہد ابن زبیر جس کو ابواسلم نے نقل کیا وہ بھی اضافہ کے ساتھ ہے وہ تشہد ابن عباس رضی اللہ عنہما سے افضل ہو حالانکہ آپ اس کو تسلیم نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ ہر اضافہ افضلیت کا سبب نہیں جب تک کہ ثقہ سے ثابت نہ ہو بالفرض اگر یہ تمام روایات اپنی اسانید میں برابر بھی ہوں تو پھر بھی روایت ابن مسعودؓ کو اولیت حاصل ہوگی اس کی وجوہ یہ ہیں۔

وجہ اول:

اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ تشہد جو چاہے اپنی مرضی سے نہیں پڑھ سکتا وہی پڑھا جائے گا جو مروی ہے اور روایات میں تو قوت وضعف کو دیکھنا مسلّم ہے پس روایت ابن مسعودؓ سب سے اولیٰ ہے۔

وجہ دوم:

تشہد خاص ذکر ہے اور عبداللہ نے جو تشہد نقل کیا دوسروں کی روایات میں موجود ہے اور ان کی روایات میں اضافہ بھی ہے مگر ان کی روایت میں اضافہ نہیں تو جس پر اتفاق ہو اس کو لینا مختلف فیہ کے مقابلے میں اولیٰ ہے۔

فریق ثانی کی جماعت ثانیہ کی خاص دلیل:

عبداللہ نے تشہد کے معاملے میں بڑے تشدد سے کام لیا ہے یہاں تک کہ اپنے شاگردوں پر واو کے نہ پڑھنے پر بھی مواخذہ کیا ہے تاکہ لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ ہونے پائے اس کے بالمقابل اور کسی سے بھی ایسی صورت سامنے نہیں آئی پس اسی تشہد ابن مسعود کو دوسروں کے مقابلہ میں افضل واولیٰ قرار دیا جائے گا۔

یہ روایات اس کی شاہد ہیں:

۱۵۴۱ : مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَأْخُذُ عَلَيْنَا الْوَاوَ فِي التَّشَهُّدِ .

۱۵۴۱: عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ ہم سے اس واو پر بھی مواخذہ کرتے جو تشہد میں پائی جاتی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۹٤/۱۔

۱۵۴۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى، عَنِ

الْمُسَيَّبِ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ : سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا يَقُوْلُ فِي التَّشَهُّدِ : بِسْمِ اللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، فَقَالَ لَهٗ : عَبْدُ اللّٰهِ أَتَأْكُلُ.

۱۵۴۲: مسیب بن رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعودؓ سے سنا کہ ایک آدمی نے ان کے سامنے بسم اللہ التحیات للہ پڑھا تو آپ نے فرمایا کیا تو کھانا کھا رہا ہے۔ (یا تشہد پڑھ رہا ہے)۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۵/۱۔

۱۵۴۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، أَنَّ الرَّبِيْعَ بْنَ خَيْثَمٍ لَقِيَ عَلْقَمَةَ، فَقَالَ : إِنَّهٗ قَدْ بَدَا لِيْ أَنْ أَزِيْدَ فِي التَّشَهُّدِ وَمَغْفِرَتُهٗ، فَقَالَ لَهٗ عَلْقَمَةُ : نَنْتَهِي إِلٰى مَا عُلِّمْنَاهُ.

۱۵۴۳: ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ ربیع بن خیثم علقمہ کو ملے اور کہنے لگے مجھے یہ بات بہتر معلوم ہوتی ہے کہ تشہد میں ومغفرتہ کا لفظ زائد پڑھوں علقمہ نے کہا ہمیں اسی پر اکتفاء کرنا چاہئے جو ہم نے سیکھا ہے۔ (خود بڑھانا نہ چاہئے)

تخریج : عبدالرزاق ۲۰۰/۲۔

۱۵۴۴ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، قَالَ : أَتَيْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ فَقُلْتُ : إِنَّ أَبَا الْأَحْوَصِ قَدْ زَادَ فِي خُطْبَةٍ : الصَّلَوٰتُ وَالْمُبَارَكَاتُ قَالَ : فَأْتِهِ فَقُلْ لَهٗ : إِنَّ الْأَسْوَدَ يَنْهَاكَ وَيَقُوْلُ لَكَ : إِنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ تَعَلَّمَهُنَّ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ كَمَا يَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، عَدَّهُنَّ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ يَدِهٖ، ثُمَّ ذَكَرَ تَشَهُّدَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَلِهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا اسْتَحْبَبْنَا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لِتَشْدِيْدِهٖ فِيْ ذٰلِكَ وَلِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَيْهِ إِذْ كَانُوْا قَدْ اتَّفَقُوْا عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَتَشَهَّدَ إِلَّا بِخَاصٍّ مِنَ التَّشَهُّدِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۵۴۴: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ ابوالاحوص نے خطبہ میں الصلوات والمبارکات کا اضافہ کر دیا ہے انہوں نے کہا اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ اسود تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ علقمہ بن قیس نے یہ کلمات عبداللہ سے اس طرح سیکھے ہیں جیسے قرآن مجید کی سورت سیکھی جاتی ہے۔ عبداللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے گن کر شمار کیا پھر عبداللہ نے ان کو بیان کیا۔ ان وجوہ کی وجہ سے جو مذکور ہوئیں اور اس سختی کی وجہ سے جو عبداللہ نے تشہد کے سلسلہ میں اختیار کی اور اس اتفاق کی بنیاد پر کہ اس مقام پر تشہد ہی پڑھا جا سکتا ہے اور کوئی چیز نہیں تو ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ کے تشہد کو افضل ہونے کی وجہ سے ترجیح دی ہے۔ یہی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ پس یہ جس کو ہم نے پسند کیا اس لیے کہ عبداللہ ابن مسعود اس کے متعلق

سختی کرتے تھے اور اس لیے بھی کہ اس پر سب کا اتفاق ہے اور اس وجہ سے بھی کہ سب اس پر متفق ہیں کہ خاص تشہد ہی پڑھنا چاہیے۔ یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد کا مسلک ہے۔

نوٹ: اس باب میں فریق اوّل کے موقف کی بڑے زوردار انداز سے تردید کی اور اس میں تفصیل کی راہ اپنائی اور پھر فریق ثانی میں سے اپنے موقف کو علمی انداز سے حل کیا جس سے تشہد ابن مسعودؓ کی افضلیت مبرہن ہوگئی۔

بَابُ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ هُوَ؟

سلام کتنے ہوں گے؟

خلاصۃ الزام: امام مالک رحمہ اللہ کے ہاں امام کو صرف سامنے کی طرف ایک سلام اور مقتدی کو دائیں بائیں اور سامنے تین سلام لازم ہیں۔ احناف شوافع وحنابلہ اور جمہور فقہاء کے ہاں امام ومنفرد پر دائیں اور بائیں صرف دو سلام ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل:

امام کو صرف سامنے کی طرف ایک سلام پھیرنا لازم ہے مستدل روایت یہ ہے۔

۱۵۴۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَا : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ يُسَلِّمُ فِي صَلَاتِهِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ يَنْبَغِي لَهٗ أَنْ يُسَلِّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَقُوْلُ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّسْلِيْمَتَيْنِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى أَنَّ حَدِيْثَ سَعْدٍ هٰذَا إِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ خَاصَّةً وَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ، عَنْ مُصْعَبٍ غَيْرُهُ .

۱۵۴۵: عامر بن سعد نے سعدؓ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نقل کیا ہے کہ آپ نماز کے آخر میں ایک سلام پھیرتے تھے جو السلام علیکم کے لفظ سے ہوتا تھا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا موقف یہ ہے کہ نمازی نماز میں ایک مرتبہ سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم کہے اور انہوں نے مذکورہ روایت کو اپنا مستدل بنایا۔ جبکہ دیگر علماء کی جماعت نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا نمازی کو چاہیے کہ وہ

دائیں بائیں سلام پھیرلے اور دونوں طرف سلام میں السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ کا کلمہ کہے۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت کا راوی صرف دراوردی ہے۔ جبکہ دیگر تمام روات نے مصعب سے روایت کرتے ہوئے اس کے مخالف روایت نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۱، ۳۰۱/۳۰۰۔

حاصل روایات: مقتدی امام نماز کے آخر میں ایک سلام پھیرے گا جو سامنے کی جانب ہوگا جیسا اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

مؤقف ثانی اور دلائل وجوابات:

دائیں وبائیں دو سلام امام ومقتدی پھیریں گے اور ہر سلام میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے گا۔

فریق اوّل کی دلیل کا جواب نمبر ①:

عبدالعزیز بن دراوردی کی روایت واہی ہے۔

نمبر ②: مصعب کے شاگردوں میں سے جس نے بھی اس کے علاوہ روایت کی اس نے دو سلام کا ذکر کیا پس ان کے مقابلے میں عبدالعزیز کی روایت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

دیگر روات کی روایات ملاحظہ ہوں:

۱۵۴۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰی، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ يَسَارِهٖ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدَّيْهِ مِنْ هَاهُنَا وَمِنْ هَاهُنَا).

۱۵۴۶: یہ حضرت عبداللہ بن مبارک کی روایت ہے جس کو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عامر بن سعد عن سعدؓ روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے اور گردن کو اس قدر سلام میں موڑتے کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دونوں اطراف میں نظر آجاتی اور سلام کے الفاظ السلام علیکم ورحمۃ اللہ تھے۔

تخریج: مسلم فی المساجد نمبر۱۱۹، نسائی فی التطبیق نمبر۸۳، السھو باب۶۸/۷۰، ۷۱، ابن ماجه فی الاقامة باب۲۸، نمبره۹۱۵، دارمی فی الصلاة باب۸۷، مسند احمد ۱، ۱۸۱/۱۸۰۔

۱۵۴۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَا : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعَ حِفْظِهٖ وَإِتْقَانِهٖ قَدْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْهُ. وَوَافَقَهٗ

عَلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، مَعَ تَقَدُّمِهِ وَجَلَالَتِهِ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ مُصْعَبٍ، كَمَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، وَابْنُ الْمُبَارَكِ لَا كَمَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ.

۱۵۴۷: محمد بن عمرو نے مصعب بن ثابت سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ جنہوں نے اپنے حافظہ واتقان کے ساتھ مصعب سے دراوردی کے خلاف روایت نقل کی ہے اور محمد بن عمرو نے جوان مقدم اور جلیل ہیں ان کی توثیق کی ہے۔ پھر اس روایت کو ان دونوں کی طرح اسماعیل بن محمد رحمہ اللہ نے بھی نقل کی ہے اور دراوردی کے خلاف روایت کی اور مصعب کے علاوہ سے روایت بھی۔

نوٹ: یہ ابن مبارک اور محمد بن عمرو دونوں کی روایت جلالت شان کے ساتھ ساتھ دراوردی کی روایت سے مختلف ہیں اور دو سلاموں کو ثابت کر رہی ہیں پس دراوردی کی روایت معتبر نہ ہوگی۔

وجہ دوم: اس روایت کو مصعب کے علاوہ اسماعیل بن محمد سے بھی اسی طرح روایت کیا گیا جس طرح ابن مبارک اور ابن عمرو کی روایات میں ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۵۴۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ .

۱۵۴۸: سند اول۔ یونس نے یحییٰ بن حسان سے پھر انہوں نے اپنی سند سے۔

۱۵۴۹: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ، قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ حَتّٰى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ). فَقَدْ انْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْهُ، وَثَبَتَ عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ .وَقَدْ وَافَقَهُ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۴۹: ابن مرزوق نے ابوعامر سے دونوں نے عبداللہ بن جعفر سے اسماعیل بن محمد عن عامر بن سعد عن سعد نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں جانب سلام پھیرتے تو میں آپ کے چہرے مبارک کی سفیدی کو دیکھتا اور بائیں طرف سلام پھیرتے تو آپ کے رخسار کی سفیدی پر خوش ہوتا۔ اس سے دراوردی کی سعد رضی اللہ عنہ والی روایت کی نفی ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کثیر اصحاب سے منقول دو سلام والی روایت ثابت ہوگئی' روایات یہ ہیں۔

تخریج: روایت نمبر ۱۵۴۶ کی تخریج پر اکتفاء کریں۔

حاصل روایات: ان روات کی روایات نے دراوردی کی روایت کی حقیقت کھول دی کہ سلام دو ہی ہیں نہ کہ ایک اس کی تائید میں بہت سی روایات وارد ہیں جو آئندہ صفحات پر مذکور ہوں گی۔

فریق ثانی کا موقف اور مستدل روایات اور اشکالات کے جوابات:

دائیں بائیں دو سلام ہیں۔ روایات یہ ہیں۔

۱۵۵۰ : فَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ : (صَلّٰى بِنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ صَلَاةً ذَكَّرَنَا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ نَسِيْنَاهَا أَوْ تَرَكْنَاهَا عَلٰى عَمْدٍ، فَكَانَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ).

۱۵۵۰: یزید بن ابی مریم نے ابوموسیٰؓ سے نقل کیا کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمل کے دن ایسی نماز پڑھائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز یاد دلا دی خواہ اس وجہ سے کہ ہم اس کو بھول گئے تھے یا ہم نے جان بوجھ کر چھوڑ دی تھی وہ ہر جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور انہوں نے اپنے دائیں بائیں سلام پھیرا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲٤١/١۔

۱۵۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبَسِيُّ، قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ، حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهٖ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

۱۵۵۱: ابوالاحوص نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے یہاں تک کہ چہرے کی سفیدی ظاہر ہو جاتی اور سلام کے لئے السلام علیکم ورحمة اللہ کے لفظ فرماتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب١٨٤، نمبر٩٩٦، ترمذی فی الصلاة باب١٠٥، نمبر٢٩٥، ابن ماجه الاقامه باب٢٨، نمبر٩١٥، مسند احمد ١٨٦/١۔

۱۵۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۵۵۲: ابوالاحوص نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ٢١٩/٢۔

۱۵۵۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ وَأَبُو الْأَحْوَصِ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۵۵۳: علقمہ' اسود بن یزید اور ابوالاحوص تینوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱۹۵/۱۔

۱۵۵۴ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۵۵۴: اسود نے حضرت ابن مسعودؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۴۳/۱۔

۱۵۵۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُسَلِّمُوْنَ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ فِي الصَّلَاةِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

۱۵۵۵: عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر ؓ نماز میں اپنے دائیں' بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲۹۹/۱۔

۱۵۵۶ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ح.

۱۵۵۶: شجاع بن الولید نے زہیر بن معاویہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : بیهقی ۲۵۳/۲۔

۱۵۵۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ : قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ ح.

۱۵۵۷: ابن مرزوق نے ابوالولید اس نے زہیر بن معاویہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۵۵۸ :وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، قَالَ : أَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ، وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ.

۱۵۵۸: عبدالرحمٰن بن اسود نے اسود' علقمہ دونوں کے واسطہ سے ابن مسعودؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر ؓ اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج : دارقطنی ۳۵۰/۱۔

۱۵۵۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

الْحَكَمِ، وَمَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (صَلّٰى أَمِيرٌ بِمَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : مِنْ أَيْنَ عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

۱۵۵۹: مجاہد نے ابومعمر کے واسطہ سے ابن مسعودؓ سے نقل کیا کہ ایک امیر نے مکہ میں نماز پڑھائی پس اس نے اپنے دائیں بائیں سلام پھیرا تو عبداللہ نے کہا اس نے اس سنت کو کہاں سے پایا ہے۔ حکم راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس کو کرتے تھے۔

اللغات: علق۔ حاصل کرنا۔ پالینا۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۱۱۷۔

۱۵۶۰ :حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۵۶۰: علی بن المدینی نے یحییٰ سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح سے نقل کیا ہے۔

تخریج : بیهقی ۲/۲۵۱۔

۱۵۶۱ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ عَمَّارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي صَلَاتِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

۱۵۶۱: ابواسحاق نے صلہ بن زفر سے انہوں نے عمارؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ اپنی نماز میں دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔

تخریج : ابن ماجه ۱/۶۵۔

۱۵۶۲ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ عَنْ عَمِّهِ، وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

۱۵۶۲: واسع بن حبان نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی تھی تو کہنے لگے ہر جھکنے اور اٹھنے پر تکبیر کہتے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔

تخریج : نسائی فی السهو باب ۷۱۔

۱۵۶۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ.

۱۵۶۳: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں دائیں بائیں دو سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ثَنَا مِسْعَرٌ ح.

۱۵۶۴: ابواحمد محمد بن عبداللہ بن زبیر نے مسعر سے روایت نقل کی ہے۔

۱۵۶۵: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ: ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمْنَا بِأَيْدِيْنَا، قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُسَلِّمُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ أَمَا يَكْفِيْ أَحَدَكُمْ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُشِيْرَ بِأُصْبُعِهٖ، وَيَقُوْلَ: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ).

۱۵۶۵: عبیداللہ بن قبطیہ نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے نقل کیا ہے جب ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں سے سلام کرتے اور زبان سے السلام علیکم کہتے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے ہاتھوں سے اس طرح سلام لیتے ہیں جیسے ترش رو گھوڑوں کی دمیں ہوں کیا تمہارے لئے اتنا کافی نہیں کہ جب وہ نماز میں بیٹھے تو اپنا دایاں بایاں ہاتھ ران پر رکھے اور انگلی سے اشارہ کرے اور السلام علیکم کہے۔ (یعنی یہ کافی ہے)

تخریج: مسلم ۱۸۱/۱۔

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا حُدَيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ).

۱۵۶۶: ابواسحاق نے براء سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز میں دو سلام کرتے تھے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۹/۱۔

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا مُسَدَّدٌ، وَأَبُو الرَّبِيْعِ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۵۶۷: حریث نے شعبی انہوں نے براءؓ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۵۶۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ .

۱۵۶۸: ابن مرزوق نے ابوالولید اور اس سے شعبہ سے نقل کیا۔

۱۵۶۹ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ سَمِعْتُ حُجْرًا أَبَا عَنْبَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ (صَلَّى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ).

۱۵۶۹: حجر ابو عنبس نے وائل بن حجرؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے اپنے دائیں بائیں سلام پھیرا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۸٤' نمبر۹۹۷۔

۱۵۷۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۵۷۰: ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن سے سنا کہ وہ وائل بن حجرؓ سے بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے۔

تخریج :مسند طیالسی ۱۳۸/۱۔

۱۵۷۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ : ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَرِيْزٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ أَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ عَمِيْرَةَ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهٗ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ أَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهٖ، وَيُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ).

۱۵۷۱: قیس بن ابوحازم نے بیان کیا کہ عدی بن عمیرہ حضرمیؓ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں سلام پھیرتے تو اپنے چہرے کے ساتھ دائیں طرف متوجہ ہوتے یہاں تک کہ ان کے رخسار کی سفیدی نظر آتی پھر اپنے بائیں طرف سلام پھیرتے اپنے چہرے کو اس قدر پھیرتے کہ آپ کے بائیں چہرے کی سفیدی نظر آجاتی۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲٦٥/۱۔

۱۵۷۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَيَّاشُ ن الرَّقَّامُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَ ثَنَا قُرَّةُ، قَالَ : ثَنَا بُدَيْلٌ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، قَالَ : قَالَ أَبُوْ مَالِكٍ ن الْأَشْعَرِيُّ لِقَوْمِهٖ

أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۷۲: شہر بن حوشب نے عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو مالک اشعریؓ نے اپنی قوم کو فرمایا کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں پھر انہوں نے نماز کا تذکرہ کیا اور اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرا پھر کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز اسی طرح تھی۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۸۱/۲۔

۱۵۷۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ : ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَبَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ.

۱۵۷۳: ہوذہ بن قیس بن طلق نے اپنے والد اپنے دادا طلق بن علی ؓ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی پس جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے آپ کے دائیں جانب کے رخسار کی سفیدی اور بائیں رخسار کی سفیدی (سلام) میں دیکھی۔

تخریج : المعجم الکبیر ۳۳۳/۸۔

۱۵۷۴ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الطَّائِفِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، أَوْ أَوْسِ بْنِ أُوَيْسٍ، قَالَ : أَقَمْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ، فَرَأَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ.

۱۵۷۴: عبدالملک بن مغیرہ طائفی نے اوس بن اوس یا اوس بن اویس سے روایت نقل کی کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نصف ماہ مقیم رہا پس میں آپ کو نماز پڑھتے دیکھتا اور دیکھتا کہ آپ دائیں اور بائیں سلام پھیرتے ہیں۔

۱۵۷۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ : ثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ صَلّٰى بِنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا وَقَدْ دَخَلَ فِيْمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ، فَإِنَّمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مَنْ يُخَالِفُهٗ إِلٰى حَدِيْثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ الَّذِيْ قَدْ بَيَّنَّا فَسَادَهٗ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ

احْتَجَّ قَوْمٌ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۱۵۷۵: ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ ہمیں ابواحیہؓ نے نماز پڑھائی پھر بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسی روایت معلوم نہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو اور وہ ان روایات میں موجود نہ ہو اور یہ روایات تمام حدیث دراوردی کے خلاف ہیں جس کی کمزوری ہم شروع باب میں نقل کر چکے ہیں۔ انہوں نے مندرجہ روایت کو بھی اپنا مستدل قرار دیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۸۸ نمبر۱۰۰۷۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نماز میں سلام پھیرنے کی صحیح روایات جو اس باب میں وارد ہیں وہ ہم نے یہاں بیان کر دیں اب ان روایات کے بالمقابل دراوردی کی روایت کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے جس کے اندر پائی جانے والی خرابیاں ہم نے ذکر کر دیں۔

دواہم اشکال:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ایک سلام کا تذکرہ موجود ہے پھر آپ کس طرح کہتے ہیں کہ ہم نے دوسلام کی تمام صحیح روایت نقل کر دیں۔ روایات عائشہ رضی اللہ عنہا یہ ہے۔

۱۵۷۶: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، قَالَا : ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً). قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ أَصْلُهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلًا ثِقَةً فَإِنَّ رِوَايَةَ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْهُ تَضْعُفُ جِدًّا .هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ فِيْمَا حَكٰى لَهُ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا لَا مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ إِلَيَّ وَزَعَمَ أَنَّ فِيْهَا تَخْلِيْطًا كَثِيْرًا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِذَا ثَبَتَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْمَا ذَكَرْتَ .فَمَنْ يُعَارِضُهَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قِيْلَ لَهُ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

۱۵۷۶: عمرو بن ابی سلمہ نے زہیر بن محمد سے انہوں نے ہشام بن عروہ انہوں نے اپنے والد عروہ سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک سلام کرتے تھے۔ ان کو جواب میں عرض کیا جائے گا۔ اس حدیث کی اصل تو یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔ حفاظِ حدیث نے اس کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقوف قرار دیا ہے۔ اس کے راوی زہیر بن محمد اگرچہ پختہ راوی ہیں مگر ان سے عمرو بن ابی سلمہ کی روایت کو نہایت کمزور کہا گیا

ہے۔ حضرت یحییٰ بن معینؒ سے ہمارے بہت سے احباب نے اسی طرح نقل کیا ہے۔ میرے ہاں ان میں علی بن عبدالرحمن زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ اس روایت میں شدید غلط ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ بات تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی ثابت ہے تو پھر اس روایت کا کس روایت سے معارضہ ہے۔ تو جواباً عرض کریں گے کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مؤقف سے اس کا تعارض ہے۔ جیسا کہ اس باب کے شروع میں گزرا۔

تخریج : ترمذی ٦٥/١۔

الجواب نمبر①: یہ روایت عمرو بن ابی سلمہ کی سند سے اگرچہ مرفوعاً نقل کی گئی ہے مگر اس روایت کو دیگر حفاظ حدیث نے نقل کیا مگر کسی نے بھی مرفوع قرار نہیں دیا بلکہ سب نے موقوف کہا ہے۔

نمبر②: عمرو بن ابی سلمہ خود متکلم فیہ اور ضعیف راوی ہے اور یحییٰ بن معین اور علی بن عبدالرحمن بن المغیرہ رحمہم اللہ کی نشان دہی کے مطابق اس روایت میں عمرو مذکور نے بہت خلط ملط کیا ہے۔

عبارت: قدیمی نسخہ کے مطابق ① لامنهم الی ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ② بعض سے لاء منهم منقول ہے جس کا معنی الگ کیا' متوجہ ہوا۔

اشکال نمبر②:

اس روایت کو تسلیم کرنے سے کن روایات سے معارضہ لازم آتا ہے۔

جواب: دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے معارضہ کے علاوہ حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی روایات سے معارضہ لازم آتا ہے۔

دلیل ثانی مزید تائیدی روایات:

۱۵۷۷ : وَقَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ : كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ يَنْتَقِلُ سَاعَتَئِذٍ كَأَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ .

۱۵۷۷: مسروق کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ دائیں طرف سلام پھیرتے اور بائیں طرف سلام پھیرتے پھر اسی وقت وہاں سے منتقل ہو کر نمازیوں کی طرف متوجہ ہو جاتے گویا کہ آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہوں۔

اللغات: الرضف۔ گرم پتھر۔

تخریج : عبدالرزاق ٢٤٢/٢۔

۱۵۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، وَوَهْبٌ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ ح.

۱۵۷۸: ابوداؤد و وہب دونوں نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ و ہشام نے اپنی سند سے بیان کیا۔

۱۵۷۹: ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَمَّادٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۵۷۹: ہشام نے حماد سے پھر اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِیْ رَزِيْنٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ .

۱۵۸۰: اعمش نے ابی رزین سے نقل کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی پس انہوں نے اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۱' ۲۹۹/۳۰۰۔

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِیْ رَزِيْنٍ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ .قِيْلَ لِسُفْيَانَ : عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ .

۱۵۸۱: عاصم نے ابورزین سے نقل کیا کہ علی رضی اللہ عنہ اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے سفیان سے کسی نے سوال کیا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کہتے ہو؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲٦٦/۱۔

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِیْ رَزِيْنٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَبْدِ اللّٰهِ فَسَلَّمَا تَسْلِيْمَتَيْنِ .

۱۵۸۲: عاصم نے ابورزین سے نقل کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پیچھے نماز ادا کی دونوں نے دونوں طرف سلام کیا۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۱۹/۲۔

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِی الصَّلَاةِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۱۵۸۳: شقیق بن سلمہ نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ نماز میں اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۹/۱۔

۱۵۸۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ فَكِلَاهُمَا يُسَلِّمُ

عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ : (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ).

۱۵۸۴: ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ میں نے جناب علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعودؓ کے پیچھے نماز پڑھی دونوں اپنے دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ سے سلام پھیرتے تھے۔ ابن مرزوق نے حکم سے نقل کیا کہ میں ابن ابی لیلیٰؒ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا وہ اپنے دائیں اور بائیں سلام "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے ساتھ پھیرتے تھے۔

تخریج : المحلی ۴۷/۳۔

۱۵۸۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ .

۱۵۸۵: شقیق نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ نماز میں اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

تخریج : المحلی۔

۱۵۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَمِيْرًا صَلّٰى بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّٰى عَلِقَهَا؟ فَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ دَاوُدَ يَقُوْلُ : قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ : هٰذَا مِنْ أَصَحِّ مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .

۱۵۸۶: عبدالرحمٰن بن یزید نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ ایک امیر نے مکہ میں نماز پڑھائی تو اس نے دو سلام کئے اس پر ابن مسعودؓ نے کہا تیرا کیا خیال ہے اس نے کہاں سے اس کو حاصل کیا ہے۔ میں نے ابن ابی داؤد کو فرماتے سنا ہے کہ یحییٰ بن معینؒ نے کہا کہ یہ روایت اس باب کی صحیح ترین روایات سے ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲۶۶/۱۔

ابن ابی داؤد رحمہ اللہ کا قول:

کہ یحییٰ بن معین کہا کرتے تھے کہ یہ اس سلسلہ کی اصح ترین روایات ہیں۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجلہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں دونوں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ سے سلام پھیرتے تھے اس لئے مقتدی امام ہر دو کو ہر دو طرف اسی طریق سے سلام لازم ہے۔

مزید روایات ملاحظہ ہوں:

۱۵۸۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ : كَانَ عَمَّارٌ أَمِيْرًا عَلَيْنَا سَنَةً، لَا يُصَلِّيْ صَلَاةً إِلَّا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ : (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ).

۱۵۸۷: حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ عمارؓ ہم پر ایک سال امیر رہے وہ ہر نماز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۱/۲۹۹۔

۱۵۸۸ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّهُ رَأَى سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ إِذْ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَعَمَّارٌ، وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُمْ يُسَلِّمُوْنَ عَنْ أَيْمَانِهِمْ، وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ بِرُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِفْظِهِمْ لِأَفْعَالِهِ .فَمَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ خِلَافُهُمْ لَوْ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ فِعْلَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ؟ فَإِنْ أَنْكَرَ مُنْكِرٌ مَا رَوَيْنَا عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ، وَمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاحْتَجَّ لِمَا أَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ح.

۱۵۸۸: عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ انہوں نے سہل بن سعد الساعدیؓ کو دیکھا کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت ابو بکر وعمر' علی' ابن مسعود' عمار رضی اللہ عنہم اور دیگر جن کا ہم نے ان کے ساتھ تذکرہ کیا ہے۔ یہ تمام دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرنے والے ہیں اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب ان کو اس حالت میں دیکھنے کے باوجود ان کی مخالفت نہ کرنے والے تھے' حالانکہ عہد نبوی کا بالکل قرب تھا۔ یہ ان کے فعل سے موافقت کے سلسلے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی مروی نہ ہوتا تب بھی ان کی مخالفت مناسب نہ تھی' تو اب جبکہ ان کی موافقت میں آپ کے ارشادات موجود ہیں تو ان کی مخالفت کیونکر درست ہوگی۔اگر کوئی انکار کرنے والا اس روایت کو تسلیم نہ کرے جو کہ ہم نے ابو وائل کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ آپ نماز میں دونوں طرف سلام پھیرتے تھے اور اس سلسلہ میں ان کی وساطت سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور منکر یہ کہے ایک سلام والی روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد۔

حاصل روایات : امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن میں ابو بکر وعمر' علی' ابن مسعود رضی اللہ عنہم اور عمارؓ جیسے اساطین امت شامل ہیں وہ دائیں بائیں دو سلام پھیرتے دوسرے تمام لوگ ان کو اس حال میں دیکھتے اور ان کے پیچھے نمازیں

ادا کرتے جناب رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا ان حضرات نے قریب ترین زمانہ پایا تھا اور آپ کے افعال واقوال کو خوب محفوظ کیا تھا ان کا یہ فعل کرنا اور کسی کا نکیر کے بغیر تسلیم کرنا اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم کی دلیل ہے پس ان کے افعال کی مخالفت کسی کو درست نہیں اور کیسے درست ہوسکتی ہے جبکہ ان کے افعال جناب رسول اللہ ﷺ کے افعال کے عین مطابق ہیں۔

ضمنی اشکال نمبر ①:

انکر منکر مارویناسے گزشتہ سطور میں ابووائل کی سند سے علی رضی اللہ عنہ کا عمل نقل کیا گیا کہ وہ دوسلام کرتے تھے اور اسی طرح ابن مسعودؓ کا عمل بھی دوسلام کا ابووائل شقیق بن سلمہ سے نقل کیا گیا وہ قابل تسلیم نہیں کیونکہ ابووائل کی دوسری روایت میں ایک سلام کا تذکرہ ہے۔ روایت یہ ہے۔

۱۵۸۹: وَبِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِيْ وَائِلٍ أَتَحْفَظُ التَّكْبِيْرَ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ قُلْتُ : فَالتَّسْلِيْمَ؟ قَالَ : وَاحِدَةً .قَالَ : فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَحْفَظَ هُوَ التَّسْلِيْمَ وَاحِدَةً وَقَدْ رَأَىْ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَبْدَ اللّٰهِ يُسَلِّمَانِ اثْنَتَيْنِ .أَفَتَرٰى عَمَّنْ حَفِظَ الْوَاحِدَةَ غَيْرَهُمَا، وَعَنْهُمَا كَانَ يَتَحَفَّظُ وَبِهِمَا كَانَ يَقْتَدِيْ .فَفِيْ ثُبُوْتِ هٰذَا عَنْهُ مَا يَجِبُ بِهٖ فَسَادُ مَا رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ .قِيْلَ لَهٗ : إِنَّ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ صَحِيْحٌ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ فِيْ إِسْنَادِهٖ، وَلَا فِيْ مَتْنِهٖ، وَذٰلِكَ عَلَى السَّلَامِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ذَوَاتِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، وَالَّذِيْ أَرَادَهُ أَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، مِنَ السَّلَامِ مَرَّةً وَاحِدَةً، هُوَ فِي الصَّلَاةِ ذَاتِ التَّكْبِيْرِ، فَإِنَّهٗ قَدْ كَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ، مِنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ يُسَلِّمُوْنَ فِيْ صَلَاتِهِمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ تَسْلِيْمَةً خَفِيَّةً وَيُسَلِّمُوْنَ فِيْ سَائِرِ صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيْمَتَيْنِ .فَهٰكَذَا مَعْنٰى، حَدِيْثِ أَبِيْ وَائِلٍ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ وَلِهٰذَا أَوْلٰى أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يُضَادَّ بَعْضُهٗ بَعْضًا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : .فَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ، يُسَلِّمُوْنَ فِيْ صَلَاتِهِمْ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً، وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۵۸۹: عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے پوچھا کیا تمہیں تکبیر یاد ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ میں نے پوچھا کیا تمہیں سلام یاد ہے انہوں نے کہا ایک۔ تو اس روایت میں وہ ایک سلام کو یاد رکھنے کا کہہ رہے ہیں اور آپ کی روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعودؓ سے دوسلام ذکر کرتے ہیں تو ان دونوں روایتوں میں تعارض ہوا پس اس سے دوسلام پر استدلال درست نہ رہا۔ تو یہ کس طرح درست ہے کہ ان کو ایک سلام محفوظ ہو اور انہوں نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو دوسلام کرتے دیکھا ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ان دو کے علاوہ انہوں نے یہ سلام کس سے یاد کیا' حالانکہ وہ انہی کی وہ باتیں یاد کرنے اور ان کی اقتداء کرنے والے تھے۔ پس اس

روایت کا ثبوت اور جو چیز اس روایت سے ثابت ہوتی ہے وہ اس روایت کے فساد کو ظاہر کر رہی ہے جو تم دو سلام کے سلسلے میں روایت کر چکے ہو۔اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ دو سلام کے سلسلے میں ہم نے جو روایت کی وہ بالکل درست ہے۔اس کی سند و متن بے غبار ہیں اور اس کا تعلق رکوع وسجدہ والی نماز کے سلام سے تعلق رکھتا ہے۔

رہی ابو وائل کی عمرو بن مرّہ والی روایت جس میں ایک سلام کا ذکر ہے۔اس کا تعلق تکبیرات والی نماز سے ہے۔
کوفہ کے علماء کی ایک جماعت جن میں ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں اپنے جنائز میں خفیف سلام پھیرتے اور اپنی بقیہ تمام نمازوں میں دو سلام پھیرتے تھے۔ ہمارے نزدیک ابو وائل کی روایت کا یہی معنی ہے۔پس زیادہ بہتر ہے کہ ان سے مروی دوسری روایت کو بھی اسی پر محمول کریں تا کہ روایات میں تضاد نہ ہو۔اگر کوئی یہ اعتراض کرلے کہ عمر بن عبدالعزیز، حسن اور ابن سیرین اپنی نمازوں میں ایک سلام پھیرتے تھے' جیسا ان روایات میں ہے۔

الجواب نمبر ①: دو سلام والی روایت صحیح ہے اس کا متن اور سند دونوں محفوظ ہیں اس روایت کا تعلق رکوع وسجود والی نماز سے ہے اور عمرو بن مرہ والی روایت کا تعلق نماز جنازہ کے سلام سے ہے اب اس سے دونوں روایات صحیحہ کا محمل درست نکل آیا۔

نمبر ②: وہ کثیر صحیح روایات کے خلاف ہونے کی وجہ سے شاذ شمار ہوگی۔

نوٹ: نماز جنازہ میں ابن مسعود' ابن عمر' ابن عباس رضی اللہ عنہم اور جمہور کے ہاں نماز جنازہ میں ایک سلام کافی ہے البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شوافع کے ہاں دو سلام ہیں۔(فتدبر)

اشکال نمبر ②:

تابعین میں عمر بن عبدالعزیز' حسن بصری' ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہم نمازوں میں ایک سلام پھیرتے تھے جیسا یہ روایات ظاہر کرتی ہیں۔

روایات ملاحظہ ہوں:

۱۵۹۰ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، وَعَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُمَا كَانَا يُسَلِّمَانِ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً حِيَالَ وُجُوْهِهِمَا .

۱۵۹۰: اشعب نے حسن رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ نماز میں سامنے طرف ایک سلام پھیرتے تھے۔جواب میں کہا جائے گا کہ ایسی روایات بلاشبہ ان سے مروی ہیں مگر ان کے بالمقابل صحابہ کرام کی کثیر روایات جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں وہ ان کے خلاف موجود ہیں۔جن کا تذکرہ ہم اس باب میں کر آئے ہیں۔
(دوسرا جواب یہ ہے) کہ حضرت سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہما جو کہ اکابر تابعین سے ہیں ان کی روایات ان کے خلاف ہیں (پس ان کی روایات سے استدلال کا کوئی جواز نہیں ہے)۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۱/۱ ۳۰۔

۱۵۹۱ : وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً.

۱۵۹۱: ابن عون نے محمد اور حسن بصری رحمہما اللہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ دونوں ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔ یہ دونوں جلیل القدر تابعی ہیں جن کو صحابہ کرام کی کثیر صحبت حاصل رہی جن کا تذکرہ اس باب میں ہوا۔ (مدینہ منورہ میں) صحابہ کرام کے درمیان رہنے کا شرف جو ان کو میسر ہوا وہ دوسروں کو نہیں ملا۔ ہم نے روایات میں جو نقل کیا وہ اولی ہے کیونکہ ان حضرات نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی موافقت میں پہلے حضرات کی پیروی کی' یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : عبدالرزاق نمبر ٣١٤٤۔

۱۵۹۲ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، مِثْلَهٗ .قِيْلَ لَهٗ صَدَقْتَ، قَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنْ هٰؤُلَاءِ وَقَدْ رُوِیَ عَمَّنْ قَبْلَهُمْ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ، مَعَ مَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِمَّا قَدَّمْتُ ذِكْرَهٗ فِیْ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَابْنِ أَبِیْ لَيْلٰى، وَهُمَا مِنَ التَّابِعِيْنَ أَكْبَرُ مِنْ أُوْلٰٓئِكَ خِلَافُ مَا رُوِیَ عَنْهُمْ

۱۵۹۲: سعید نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔ ابن مرزوق نے عمر بن عبدالعزیز سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ جواب میں کہا جائے گا کہ ایسی روایات بلاشبہ ان سے مروی ہیں مگر ان کے بالمقابل صحابہ کرام کی کثیر روایات جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں وہ ان کے خلاف موجود ہیں۔ جن کا تذکرہ ہم اس باب میں کر آئے ہیں۔ (دوسرا جواب یہ ہے) کہ حضرت سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ علیہما الرحمۃ جو کہ اکابر تابعین سے ہیں ان کی روایات ان کے خلاف ہیں (پس ان کی روایات سے استدلال کا کوئی جواز نہیں ہے)۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ٢٦٧/١۔

<u>الجواب بالصواب نمبر ①</u>: یہ تو اکابر تابعین کا عمل ہے ہم تو گزشتہ روایات میں اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا عمل پیش کر آئے بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک متواتر اسناد سے پیش کر دیا اس لئے اس کے ہوتے ہوئے ان روایات کی چنداں حیثیت نہ ہوگی۔

<u>نمبر ②</u>: ان سے جلیل القدر تابعین جنہوں نے ان سے زیادہ صحابہ کرام کی صحبت اٹھائی ان کا عمل پیش کیا جاتا ہے جو دو سلام ہی ہے پس ان کا عمل ان کے مقابلہ میں مرجوح ہوگا روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۵۹۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِیْ أَيُّوْبَ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ

مَعْبَدٍ، قَالَ : كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ .

۱۵۹۳: یونس نے اپنی اسناد کے ساتھ سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیر لے۔ زہرہ بن معبد کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دائیں بائیں (نماز میں) سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۹۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ : كُنْتُ أُصَلِّيْ مَعَ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، فَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ : (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ). فَهٰذَانِ تَابِعِيَّانِ مَعَهُمَا مِنَ الْقِدَمِ وَمِنَ الصُّحْبَةِ بِجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ لِلَّذِيْ يُخَالِفُهُمَا مِمَّنْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَالَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا مِنْ ذٰلِكَ أَوْلٰى، لِاقْتِدَائِهِمَا بِمَنْ قَبْلَهُمَا، وَلِمُوَافَقَتِهِمَا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا أَيْضًا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۵۹۴: حکم کہتے ہیں کہ میں ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا پس وہ اپنے دائیں بائیں جانب السلام علیکم ، ورحمۃ اللہ سے سلام پھیرتے۔ ابن مرزوق نے حکم سے نقل کیا کہ میں ابن ابی لیلیٰؒ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا وہ اپنے دائیں اور بائیں سلام ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کے ساتھ پھیرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۶۷/۱۔

حاصل یہ ہے کہ یہ دونوں قدیم صحبت پانے والے تابعی ہیں جو کہ ان مذکورہ حضرات کو اس قدر میسر نہیں ہے پس ان کا قول ان سے بڑھ کر وزن رکھتا ہے نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کے مطابق اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے موافقت رکھتا ہے۔

اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ : اس باب میں اگر چہ نظری دلیل ذکر نہیں ہے مگر آثار سے اس قدر دلائل پیش کیے ہیں کہ ایک سلام والی روایات سند اور کثیر عمل کے اعتبار سے ان کے سامنے کبھی ترجیح نہیں پا سکتیں وہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور اکابر تابعین رحمہم اللہ اور جمہور امت کا اجتماعی عمل ہے یعنی دو سلام سے نماز سے فراغت پانا۔

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ، هَلْ هُوَ مِنْ فُرُوْضِهَا أَوْ مِنْ سُنَنِهَا؟

نماز میں سلام فرض ہے یا سنت؟

خلاصۃ المرام : نماز سے فراغت کے لئے السلام کے لفظ کا کیا مقام ہے اس میں تین مذاہب ہیں:

نمبر①: امام احمد کے ہاں لفظ سلام اور دائیں بائیں دو سلام فرض ہیں۔

نمبر②: امام شافعی و مالک رحمہما اللہ کے ہاں نماز سے فراغت کے لئے لفظ سلام تو فرض ہے مگر دونوں میں سے ایک سلام فرض ہے اور قعدہ اخیرہ فرض نہیں۔

نمبر③: عطاء ابراہیم وابن مسیب رحمہم اللہ کے ہاں نہ سلام فرض نہ قعدہ اخیرہ۔

نمبر④: ابوحنیفہ وسفیان ثوری رحمہما اللہ کے ہاں قعدہ اخیرہ فرض مگر لفظ سلام واجب ثابت بالسنۃ ہے۔

مؤقف فریق نمبر اول: اس میں امام احمد، مالک وشافعی رحمہم اللہ سب شامل ہیں کہ لفظ سلام اور دونوں طرف سلام فرض ہے۔

دلیل

۱۵۹۵ :حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَإِحْرَامُهَا التَّكْبِيرُ، وَإِحْلَالُهَا التَّسْلِيمُ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ بِغَيْرِ تَسْلِيمٍ فَصَلَاتُهُ بَاطِلَةٌ ؛ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (تَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ) فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا بِغَيْرِهِ .خَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ، فَافْتَرَقُوا عَلَى قَوْلَيْنِ .فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ : إِذَا قَعَدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، وَإِنْ لَمْ يُسَلِّمْ .وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ : إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، وَإِنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَلَمْ يُسَلِّمْ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْفَرِيقَيْنِ جَمِيعًا عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ قَوْلِهِ (تَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ) ، إِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَهُ عَلَى غَيْرِ مَا حَمَلَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى .فَذَكَرُوا مَا قَدْ.

۱۵۹۵: محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اور اس کا تحریمہ تکبیر اور اس کی تحلیل (حلال ہونا' نکلنا) سلام ہے۔ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ آدمی جب اپنی نماز سے سلام کے بغیر باہر آجائے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام تحلیل صلاۃ قرار دیا۔ پس سلام کے بغیر نماز سے نکلنا جائز نہیں۔ جبکہ دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کیا پھر ان کی دو جماعتیں بن گئیں۔ بعض نے تو کہا کہ جب وہ تشہد کی مقدار بیٹھ جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی خواہ وہ سلام نہ پھیرے اور دیگر کا قول یہ ہے کہ جب وہ اپنی نماز کی آخری رکعت کے آخری سجدہ سے سر اُٹھائے گا تو اس کی نماز مکمل ہو گئی خواہ وہ سلام وتشہد نہ پڑھے۔ ان دونوں گروہوں نے پہلے قول کے قائلین کے خلاف دلیل

دیتے ہوئے کہا کہ روایت "تحلیلها التسلم" یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنا فتویٰ بھی خود اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا مطلب یہ ہوگا کہ ان کے ہاں اس قول کا وہ معنی نہیں جو پہلے قول والوں نے اختیار کیا ہے۔ پس انہوں نے یہ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۷۳' نمبر ۶۱۸' ترمذی فی الطهارة اب ۳' نمبر ۳' ابن ماجه فی الطهارة باب ۳۲' نمبر ۲۷۵' دارمی فی الوضوء باب ۲۲' مسند احمد ۱۲۳/۱' ۲۹۱۔

حاصل روایات: جب نماز کا تحریمہ تکبیر ہے اور نماز سے فراغت سلام سے ہے تو سلام کے بغیر جو نماز سے فارغ ہوگا اس کی نماز باطل ہو جائے گی کیونکہ زبان نبوت نے سلام کو تحلیل قرار دیا پس اس کے بغیر نکلنا جائز نہ ہوا۔

فریق ثانی: اس میں امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سب ہی مراد ہیں کیونکہ لفظ سلام کی عدم فرضیت میں سب برابر ہیں احناف کا قول یہ ہے کہ تشہد کے بعد نماز مکمل ہوگئی۔ **فمنهم اذا قعد مقدار التشهد** سے یہی مراد ہے اور عطاء رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ سجدہ سے سر اٹھایا تو نماز مکمل ہوگئی خواہ تشہد پڑھے یا نہ پڑھے۔

فریق ثانی کی طرف سے فریق اوّل کی دلیل کا جواب:

آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تحلیل والی روایت نقل کی ہے روایت بالکل درست ہے اس میں کلام نہیں مگر اس کا جو مطلب آپ نے لیا وہ درست نہیں۔ یہ روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۹۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ .فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ) وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِالتَّسْلِيْمِ ؛ إِذْ كَانَتْ تَتِمُّ عِنْدَهُ بِمَا هُوَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ، وَكَانَ مَعْنٰى (تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ) عِنْدَهُ أَيْضًا هُوَ التَّحْلِيْلُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يَحِلَّ بِهٖ لَا بِغَيْرِهٖ، وَالتَّمَامُ الَّذِيْ لَا يَجِبُ بِمَا يَحْدُثُ بَعْدَهُ إِعَادَةُ الصَّلَاةِ غَيْرُهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : قَدْ قَالَ : (تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ) ، فَكَانَ هُوَ الَّذِيْ لَا يُدْخَلُ فِيْهَا إِلَّا بِهٖ، فَكَذٰلِكَ لَمَّا قَالَ : (وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ) كَانَ كَهُوَ أَيْضًا لَا يُخْرَجُ مِنْهَا إِلَّا بِهٖ .قِيْلَ لَهُ : إِنَّهُ لَا يَجُوْزُ الدُّخُوْلُ فِي الْأَشْيَاءِ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهٖ مِنَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا، وَقَدْ يُخْرَجُ مِنَ الْأَشْيَاءِ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ أَنْ يُخْرَجَ بِهٖ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُعْقَدَ عَلَى الْمَرْأَةِ، وَهِيَ فِيْ عِدَّةٍ، وَكَانَ مَنْ عَقَدَهُ عَلَيْهَا، وَهِيَ كَذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ مَالِكًا لِبُضْعِهَا، وَلَا وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا نِكَاحٌ .فِيْ أَشْبَاهٍ لِذٰلِكَ كَثِيْرَةٍ يَطُوْلُ بِذِكْرِهَا الْكِتَابُ .وَأَمَرَ أَنْ لَا يُخْرَجَ مِنْهُ إِلَّا بِالطَّلَاقِ الَّذِيْ لَا إِثْمَ فِيْهِ، وَأَنْ تَكُوْنَ الْمُطَلَّقَةُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ

جِمَاعٍ فَكَانَ مَنْ طَلَّقَ عَلٰى غَيْرِ مَا أُمِرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَطَلَّقَ ثَلَاثًا أَوْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ إِثْمًا، وَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ مِنَ النِّكَاحِ الصَّحِيْحِ .فَكَانَ قَدْ تَثْبُتُ الْأَسْبَابُ الَّتِيْ تُمْلَكُ بِهَا الْأَبْضَاعُ كَيْفَ هِيَ؟ وَالْأَسْبَابُ الَّتِيْ تَزُوْلُ بِهَا الْإِمْلَاكُ عَنْهَا كَيْفَ هِيَ؟ وَنُهُوْا عَمَّا خَالَفَ ذٰلِكَ، أَوْ شَيْئًا مِنْهُ .فَكَانَ مَنْ فَعَلَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ لِيَدْخُلَ بِهٖ فِي النِّكَاحِ، لَمْ يَدْخُلْ بِهٖ فِيْهِ، وَإِذَا فَعَلَ شَيْئًا مِنْهُ لِيَخْرُجَ بِهٖ مِنَ النِّكَاحِ، خَرَجَ بِهٖ مِنْهُ .فَلَمَّا كَانَ لَا يَدْخُلُ فِي الْأَشْيَاءِ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهٖ. وَالْخُرُوْجُ مِنْهَا قَدْ يَكُوْنُ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهٖ، وَقَدْ يَكُوْنُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ .كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ، فَيَكُوْنُ الدُّخُوْلُ فِيْهَا غَيْرَ وَاجِبٍ إِلَّا بِمَا أُمِرَ بِهٖ مِنَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا، وَيَكُوْنُ الْخُرُوْجُ مِنْهَا بِمَا أُمِرَ بِهٖ مِمَّا يُخْرَجُ بِهٖ مِنْهَا، وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ .وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهٖ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ .

۱۵۹۶: عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا جب اس نے آخری سجدہ سے سر اٹھایا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔ تو یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہ ذکر کیا "تحليلها التسليم" ان کے ہاں تو سلام نماز کے لیے ضروری نہیں بلکہ سلام سے پہلے ان کے ہاں نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ پس تحليلها التسل کا مفہوم ان کے ہاں یہ ہے کہ سلام کے ذریعہ نماز سے فراغت حاصل کی جائے کسی اور عمل سے نہیں اور تکمیل نماز یہ ہے کہ اگر اس کے بعد کوئی چیز پیش آجائے (جس سے نماز سے نکل جائے) تو نماز کو لوٹانے کی حاجت نہ ہو۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو "تحريمها التكبير" تحریم صلاۃ وہ ہے کہ جس کے بغیر نماز میں داخلہ درست نہ ہو (اور یہ مسلّم ہے)۔ تو اسی طرح آپ نے فرمایا تحليلها التسلم کا بھی یہی معنی ہے کہ اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں۔ تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ کسی چیز کی ابتداء کے لیے وہی بات اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس کا حکم ہے مگر باہر آنے کے لیے بھی وہی بات اختیار کرتے ہیں جس کا حکم ملا ہو اور بعض اوقات اس کے علاوہ کو اختیار کرتے ہیں مثلاً یہ ہمارے سامنے ہے کہ معتدۃ کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو شخص عدت کے دوران نکاح کرے اس کو ملکیت بضعہ حاصل نہ ہوگی اور نہ نکاح منعقد ہوگا۔ اس کی مثالیں بہت ہیں جن کو اگر ہم ذکر کریں تو کتاب لمبی ہو جائے گی۔ نکاح سے باہر آنے کے لیے طلاق کا حکم ہے جس طلاق میں گناہ نہ ہو اس کی صورت یہ ہے کہ وہ عورت بھی حیض سے پاک ہو اور اس نے اس طہر میں جماع بھی نہ کیا ہو۔ پس جس نے اس طریقہ کو چھوڑ کر طلاق دی خواہ وہ تین طلاقیں دے یا حائضہ کو طلاق دے تو طلاق پڑ جائے گی مگر طلاق دینے والا گناہ کا مرتکب ہوگا اور اس طلاق ممنوعہ کے ذریعے صحیح نکاح جاتا رہے گا اور ایسے اسباب بھی واضح کر دیے گئے ہیں جن سے ملک بضعہ حاصل ہوتی ہے اور ایسے اسباب کو ظاہر کر دیا گیا کہ جن نے بالکل ملک بضعہ جاتی رہتی ہے اور

ان تمام اسباب کی مخالفت سے روکا گیا ہے یا ان میں سے بعض کی مخالفت سے بھی روکا گیا ہے۔ پس جو آدمی ممنوعہ طریقہ سے نکاح کرنا چاہے گا اس کا نکاح تو واقع نہ ہوگا مگر نکاح سے نکلنے کے لیے بتلائے ہوئے درست طریقے اور غیر درست طریقے دونوں سے نکل سکتا ہے۔ پس جب حاصل یہ ہوا کہ چیزوں میں داخلہ کے لیے تو مقررہ طریقوں کو اختیار کرنا پڑے گا مگر ان سے نکلنے کے لیے مقررہ یا غیر مقررہ دونوں طریقوں سے وہ نکل جائے گا۔ پس نماز کے متعلق یہی قیاس سامنے رہے کہ اس میں داخلے کے لیے تو وہی مقررہ طریقہ جس داخلے کا حکم ہے۔ مگر خارج ہونے کے لیے کبھی تو مقررہ طریقہ اختیار کیا جاتا اور کبھی اس کے علاوہ اور جو لوگ اس بات کے قائل کہ جونہی آخری سجدے سے اُٹھیں تو نماز پوری ہو جائے گی۔ ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایت ہے۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۱/۳٦۰۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کے ہاں **تحليلها التسليم** کا مطلب یہ نہیں کہ تسلیم کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوئی اس لئے کہ ان کے ہاں تو نماز اس سے پوری ہو جاتی ہے جو سلام سے پہلے ہے اور **تحليلها التسليم** کا مفہوم یہ ہوا کہ ایسی تحلیل جس کے ساتھ نماز سے باہر آنا مناسب ہے نہ کہ غیر سے اور وہ تکمیل کہ جس کے بعد جو کچھ بھی ہو نماز کا اعادہ لازم نہیں آتا وہ تسلیم کے علاوہ ہے پس معلوم ہوا کہ تسلیم فرض نہیں اور تسلیم کے ساتھ نماز سے باہر آنے کا مطلب یہ ہے کہ تسلیم وجوب ہے جس کے بغیر نماز پوری ہوگئی کامل نہ ہوئی۔

ایک اہم اشکال:

نماز میں داخلہ کے لئے تکبیر کی فرضیت تو مسلمہ ہے تسلیم میں اختلاف کیا گیا حالانکہ دونوں ایک سیاق میں واقع ہیں پھر حکم کیسے الگ ہوگئے۔

جواب: **قیل له له انه ص ۳۵۵** بہت سی اشیاء ایسی ہیں کہ جن میں داخل ہونے کے لئے خاص شرائط ہیں ان کے بغیر ان اشیاء میں داخلہ معتبر نہیں ہوتا اور خروج کے بھی اسباب ہیں مگر خروج کے لئے شرائط کی رعایت کرنے یا نہ کرنے ہر دو صورتوں میں خروج شمار کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً نکاح کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ عورت کسی کے نکاح میں نہ ہو اس کے محارم میں سے نہ ہو کسی کی عدت میں نہ ہو حالت عدت میں نکاح کالعدم ہے اس سے وہ عورت کے بضع کا مالک نہ بن سکے گا اور نہ نکاح کرنے والے کا کوئی حق منکوحہ کے ذمہ لازم ہوگا اس کی مثال بیان کریں تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ اور شوہر کو حکم ہوا کہ عورت کو اس نکاح سے ایسی طلاق سے فارغ کرے جس میں گناہ نہ ہو یعنی طہر میں ہو اس میں جماع نہ کیا گیا ہو اور تینوں طلاقوں کو اجتماعی طور پر نہ دے۔

مگر اس کے باوجود اپنی بیوی کو تین طلاق اکٹھی دے یا حیض میں طلاق دے تو طلاق بہر حال نافذ ہو جائے گی اگرچہ خاوند گناہگار ہوگا مگر اس ممنوعہ طلاق سے وہ عورت نکاح سے فارغ و خارج ہو جائے گی۔

تو اب اس سے ثابت ہو گیا کہ ملک بضع کے اسباب وہ اور انداز کے ہیں اور وہ اسباب بھی متعین ہیں جن سے ملک بضع تو

زائل ہوسکتا ہے مگران اسباب کی ممانعت ہے یا بعض کو اختیار کرنے کی ممانعت ہے پس جو ممنوعہ طریقہ سے نکاح میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ تو داخل نہیں ہوسکتا مگر ممنوعہ طریقہ سے خارج ہونا چاہے تو خارج ہو جائے گا اور خارج ہونا تسلیم کرلیا جائے گا ادھر منہی عنہ کے ذریعہ داخل ہونے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے اور جائز اور ممنوعہ دونوں طرق سے خارج ہونا درست قرار پایا۔ تو اس کو سامنے رکھتے ہوئے نماز کے مسئلہ کو سمجھنا چاہئے کہ تکبیر تحریمہ جو کہ مامور بہ ہے اس کے بغیر نماز میں داخلہ ممکن نہیں ہے اور دوسری طرف السلام کے لفظ سے جو کہ مامور بہ ہے یا اس کے بغیر نماز سے نکلنے والا نکلنے والا شمار ہو جائے گا۔ فتدبر۔

فریق ثانی کی جماعت اوّل کا مؤقف:

عطاء بن رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں آخری سجدہ سے سر اٹھاتے ہی اس کی نماز مکمل ہو جائے گی گویا نہ سلام فرض نہ آخری التحیات لازم۔ جیسا اس روایت میں ہے۔

۱۵۹۷ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ السُّجُوْدِ، فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ إِذَا هُوَ أَحْدَثَ).

۱۵۹۷: عبدالرحمن بن رافع اور بکر بن سوادہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آخری سجدہ سے سر اٹھائے تو اس کی نماز ختم ہوئی جبکہ وہ اس وقت بے وضو ہو جائے۔

تخریج : حلیة الاولیاء ۱۱۷/۵۔

۱۵۹۸ : وَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُؤِيُّ، قَالَا : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .قِيْلَ لَهُمْ : إِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ، فَرَوَاهُ قَوْمٌ هٰكَذَا، وَرَوَاهُ آخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

۱۵۹۸: معاذ بن حکم نے عبدالرحمن بن زیاد سے اسی طرح اس کی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ روایت مختلف فیہ ہے۔ بعض نے اس کو اسی طرح روایت کیا مگر دوسروں نے اور طریقے سے روایت کیا ہے۔

تخریج : ترمذی ۹۳/۱۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوا کہ آخری رکعت کے سجدہ سے نماز مکمل ہو جاتی ہے اس کے بعد لاحق ہونے والا حدث نماز میں مخل نہیں اور قعدہ اخیرہ بھی فرض نہیں ہے۔

جواب: قیل لھم سے دیا نمبرا یہ روایت مختلف فیہ ہے اس کو دوسری طرز سے بھی روایت کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۹۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ ابْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوْخِيِّ، وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلَاةَ، فَقَعَدَ، فَأَحْدَثَ هُوَ أَوْ أَحَدٌ مِمَّنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ مَعَهُ، قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، فَلَا يَعُوْدُ فِيْهَا). " قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ,وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا .

۱۵۹۹: عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی اور بکر بن سوادہ جذامی نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام نے نماز کو پورا کرلیا اور وہ بیٹھا رہا تو اس کو بے وضگی کی حالت پیش آئی یا اس کے مقتدی کو ایسی حالت میں حدث لاحق ہوگئی جبکہ اس کے امام نے ابھی سلام نہ پھیرا تھا تو اس نے اپنی نماز کو پورا کرلیا پس وہ اعادہ نہ کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۷۲' نمبر ۶۱۷' ترمذی فی الصلاة باب ۱۸۳' نمبر ۴۰۸۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ قعدہ کے بعد سلام سے پہلے حدث لاحق ہو تو نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس روایت کا مفہوم پہلی روایت سے مختلف ہے یہاں قعدہ کے بعد نماز کو کامل کہا گیا قعدہ اخیرہ کا لزوم ثابت ہو رہا ہے۔اس روایت کا تیسرا انداز بھی ہے۔

۱۶۰۰ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيْ دَاوٗدَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ .قَالَ مُعَاذٌ : فَلَقِيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، فَحَدَّثَنِيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، فَقُلْتُ لَهُ : لَقِيْتَهُمَا جَمِيْعًا، فَقَالَ : كِلَيْهِمَا حَدَّثَنِيْ بِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا رَفَعَ الْمُصَلِّيْ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ، وَقَضَى تَشَهُّدَهُ، ثُمَّ أَحْدَثَ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، فَلَا يَعُوْدُ لَهَا). وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا : لَا تَتِمُّ الصَّلَاةُ حَتّٰى يَقْعُدَ فِيْهَا قَدْرَ التَّشَهُّدِ بِمَا.

۱۶۰۰: عبدالرحمٰن بن زیاد نے ابوبکرہ جیسی روایت نقل کی ہے۔ابن مبارک کہتے ہیں کہ معاذ نے بتلایا کہ میں عبدالرحمٰن بن زیاد کو ملا انہوں نے عبدالرحمٰن بن رافع اور بکر بن سوادہ دونوں سے مجھے بیان کیا میں نے کہا کیا تو سب کو ملا ہے تو اس نے کہا دونوں نے مجھے عبداللہ بن عمروؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نمازی نے اپنی نماز کے اختتام پر سجدہ سے سر اٹھالیا اور تشہد پڑھ لیا پھر اس کا وضو ٹوٹ گیا تو گویا اس کی نماز پوری ہو گئی وہ اس کا اعادہ نہ کرے۔اس روایت کو ان لوگوں نے دلیل بنایا جن کا مقولہ یہ ہے کہ جب تک تشہد کی مقدار

قعدہ نہ کرے اس کی نماز مکمل نہ ہوگی۔

تخریج : روایت نمبر۱۵۹۹ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ جو نمازی آخری سجدہ کر کے تشہد بیٹھ گیا اس کی نماز پوری ہو گئی اگر اس وقت کوئی حدث لاحق ہو جائے تو اس پر اعادہ نہیں ہے یہ روایت سابقہ روایات پر مفصل ہونے کی وجہ سے قابل ترجیح ہوگی۔

فریق ثانی کی جماعت دوم کا مؤقف یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ فرض ہے اور مقدار تشہد بیٹھنے کی مقدار جب تک تشہد اختیار نہ کرے گا نماز پوری نہ ہوگی اوپر والی روایت بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مگر مستقل دلائل یہ روایات ہیں۔

۱۶۰۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، وَأَبُوْ غَسَّانَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ نُعَيْمٍ، قَالَا : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ : أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدَيَّ فَحَدَّثَنِيْ (أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ وَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ، فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ بَابِ التَّشَهُّدِ. وَقَالَ : فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ، أَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ.

۱۶۰۱: قاسم بن مخیمرہ کہتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھائی پھر وہ تشہد ذکر کیا جو ہم عبداللہ ؓ سے باب التشہد میں نقل کر آئے ہیں اور فرمایا جب تم نے اس کو کر لیا یا پورا کر دیا تو گویا تیری نماز مکمل ہو گئی اگر چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۷۸' نمبر ۹۷۰۔

۱۶۰۲ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۱۶۰۲: زہیر نے بیان کیا کہ ہمیں حسن بن حر نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کیا۔

تخریج : سابقه ابن حبان ۲۰۸/۳۔

۱۶۰۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ .ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ، وَقَالَ (: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِتَشَهُّدٍ). فَرَوَوْا مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَوْا مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ.

۱۶۰۳: علقمہ نے عبداللہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا پھر تشہد کا ذکر کیا اور کہا تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد روایت کیا پھر عبداللہ کا قول روایت کیا۔

تخریج : مسند البزاز ۱۷/۵، طبرانی الکبیر ۵۱/۱۰

ان روایات نے پہلے جناب رسول اللہ ﷺ کا قول ذکر کیا پھر انہوں نے عبداللہ کا قول نقل کیا جیسا اس روایت میں ہے۔

۱۶۰۴ : مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ وَكِيعٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : التَّشَهُّدُ انْقِضَاءُ الصَّلَاةِ، وَالتَّسْلِيْمُ إِذْنٌ بِانْقِضَائِهَا ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ تَرْكَ السَّلَامِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ، وَهُوَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَلَمْ يُسَلِّمْ، فَلَمَّا أُخْبِرَ بِصَنِيْعِهِ فَثَنٰى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ).

۱۶۰۴ : ابواسحاق نے ابوالاحوص سے انہوں نے عبداللہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا تشہد نماز کا اگر اختتام ہے تو تسلیم اختتام کا اعلان ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت کا معنی پہلی روایت سے مختلف ہے اور اس روایت کو دیگر الفاظ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی روایات وارد ہوتی ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ سلام کا چھوڑ دینا نماز کو نہیں توڑتا اور وہ اس طرح کہ آپ نے نماز ظہر پانچ رکعت پڑھائی اور سلام نہ پھیرا جب آپ کے عمل کی آپ کو اطلاع دی گئی تو آپ نے اپنے پاؤں کو موڑا اور دو سجدے ادا فرمائے۔

تخریج : بیهقی ۲٤۸/۲ موقوفاً۔

جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ترک سلام نماز کے لئے مفسد نہیں ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعت ادا کی اور سلام نہ پھیرا جب آپ کو اس بات کی اطلاع دی گئی تو آپ نے اپنے پاؤں کو موڑا پھر دو سجدے کئے۔روایت یہ ہے۔

۱۶۰۵ : كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ أَدْخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَكْعَةً مِنْ غَيْرِهَا قَبْلَ السَّلَامِ، وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلصَّلَاةِ، وَلَوْ رَآهُ مُفْسِدًا لَهَا إِذًا لَأَعَادَهَا فَلَمَّا لَمْ يُعِدْهَا، وَقَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَى الْخَامِسَةِ لَا بِتَسْلِيْمٍ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّلَامَ لَيْسَ مِنْ صُلْبِهَا .أَلَا تَرٰى أَنَّهُ لَوْ كَانَ جَاءَ بِالْخَامِسَةِ، وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِمَّا قَبْلَهَا سَجْدَةٌ، كَانَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلْأَرْبَعِ، لِأَنَّهُ خَلَطَهُنَّ بِمَا لَيْسَ مِنْهُنَّ فَلَوْ كَانَ السَّلَامُ وَاجِبًا كَوُجُوْبِ سُجُوْدِ الصَّلَاةِ، لَكَانَ حُكْمُهُ أَيْضًا كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُ بِخِلَافِهِ فَهُوَ سُنَّةٌ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَيَدَعِ الشَّكَّ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ نَقَصَتْ، فَقَدْ

أَتَمَّهَا، وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً، كَانَ مَا زَادَ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةً). فَقَدْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَامِسَةَ الزَّائِدَةَ وَالسَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ لِلسَّهْوِ تَطَوُّعًا، وَلَمْ يَجْعَلْ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ بِذٰلِكَ فَاسِدًا وَإِنْ كَانَ الْمُصَلِّيْ قَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَيْهِ. فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلَاةَ تَتِمُّ بِغَيْرِ تَسْلِيْمٍ وَأَنَّ التَّسْلِيْمَ مِنْ سُنَنِهَا لَا مِنْ صُلْبِهَا .فَكَانَ تَصْحِيْحُ مَعَانِي الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ يُوْجِبُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِيْنَ قَالُوْا : لَا تَتِمُّ الصَّلَاةُ حَتّٰى يَقْعُدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ لِأَنَّ حَدِيْثَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَهُوَ الَّذِيْ لَمْ يُخْتَلَفْ فِيْهِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا : إِنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهٖ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ .قَالُوْا : رَأَيْنَا هٰذَا الْقُعُوْدَ قُعُوْدَ التَّشَهُّدِ وَفِيْهِ ذِكْرٌ يَتَشَهَّدُ بِهٖ وَتَسْلِيْمٌ يُخْرَجُ بِهٖ مِنَ الصَّلَاةِ، وَقَدْ رَأَيْنَا قَبْلَهُ فِي الصَّلَاةِ قُعُوْدًا فِيْهِ ذِكْرٌ يَتَشَهَّدُ بِهٖ. فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ ذٰلِكَ الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ، وَمَا فِيْهِ مِنَ الذِّكْرِ، لَيْسَ هُوَ مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ، بَلْ هُوَ مِنْ سُنَنِهَا .وَاخْتُلِفَ فِي الْقُعُوْدِ الْأَخِيْرِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ كَالْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ، وَيَكُوْنُ مَا فِيْهِ كَمَا فِي الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ، فَيَكُوْنُ سُنَّةً، وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةٌ كَمَا كَانَ الْقُعُوْدُ الْأَوَّلُ سُنَّةً، وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةٌ، وَقَدْ رَأَيْنَا الْقِيَامَ الَّذِيْ فِيْ كُلِّ الصَّلَاةِ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ الَّذِيْ فِيْهَا أَيْضًا كُلَّهُ كَذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ الْقُعُوْدُ فِيْهَا أَيْضًا كُلُّهُ كَذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَ بَعْضُهُ بِاتِّفَاقِهِمْ سُنَّةً كَانَ مَا بَقِيَ مِنْهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ .وَاحْتَجَّ عَلَيْهِمُ الْآخَرُوْنَ فَقَالُوْا : قَدْ رَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ مَنْ قَامَ عَنْهُ سَاهِيًا فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالْمُضِيِّ فِيْ قِيَامِهٖ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِالرُّجُوْعِ إِلَى الْقُعُوْدِ، وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْآخِرِ سَاهِيًا حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلٰى قُعُوْدِهٖ .قَالُوْا فَمَا يُؤْمَرُ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ بَعْدَ الْقِيَامِ عَنْهُ فَهُوَ الْفَرْضُ، وَمَا لَا يُؤْمَرُ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ بَعْدَ الْقِيَامِ عَنْهُ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِفَرْضٍ .أَلَا تَرٰى أَنَّ مَنْ قَامَ وَعَلَيْهِ سَجْدَةٌ مِنْ صَلَاتِهٖ حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلٰى مَا قَامَ عَنْهُ لِأَنَّهُ قَامَ فَتَرَكَ فَرْضًا فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَيْهِ، وَكَذٰلِكَ الْقُعُوْدُ الْأَخِيْرُ، لَمَّا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ عَنْهُ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا أَنَّهُ فَرْضٌ، وَلَوْ كَانَ غَيْرَ فَرْضٍ إِذًا لَمَا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ كَمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالرُّجُوْعِ إِلَى الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ أَنَّهُ إِنَّمَا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا بِالْمُضِيِّ فِيْ قِيَامِهٖ، وَأَنْ

لَا يَرْجِعَ إِلَى قُعُودِهِ ؛ لِأَنَّهُ قَامَ مِنْ قُعُوْدٍ غَيْرِ فَرْضٍ فَدَخَلَ فِي قِيَامٍ فَرْضٍ فَلَمْ يُؤْمَرْ بِتَرْكِ الْفَرْضِ وَالرُّجُوْعِ إِلَى غَيْرِ الْفَرْضِ وَأُمِرَ بِالتَّمَادِيْ عَلَى الْفَرْضِ حَتَّى يُتِمَّهُ .فَكَانَ لَوْ قَامَ عَنِ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَى الْقُعُوْدِ لِأَنَّهُ مَا لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلَمْ يَدْخُلْ فِي فَرْضٍ فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ مِمَّا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرْضٍ إِلَى الْقُعُوْدِ الَّذِيْ هُوَ سُنَّةٌ، وَكَانَ يُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِمَّا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيْضَةٍ إِلَى مَا هُوَ سُنَّةٌ، وَيُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِنَ السُّنَّةِ إِلَى مَا هُوَ فَرِيْضَةٌ، وَكَانَ الَّذِيْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْآخِيْرِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا دَاخِلًا لَا فِيْ سُنَّةٍ وَلَا فِيْ فَرِيْضَةٍ وَقَدْ قَامَ مِنْ قُعُوْدٍ هُوَ سُنَّةٌ فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَيْهِ وَتَرْكِ التَّمَادِيْ فِيْمَا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيْضَةٍ .كَمَا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ الَّذِيْ هُوَ سُنَّةٌ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَيَدْخُلَ فِي الْفَرِيْضَةِ أَنْ يَرْجِعَ مِنْ ذٰلِكَ إِلَى الْقُعُوْدِ الَّذِيْ هُوَ سُنَّةٌ فَلِهٰذَا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْآخِيْرِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ لَا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُوْنَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ لَا مَا قَالَ الْآخَرُوْنَ .وَلٰكِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ، وَأَبَا يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدًا، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِ الَّذِيْنَ قَالُوْا : إِنَّ الْقُعُوْدَ الْآخِيْرَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ لِأَنَّهُ ثَبَتَ بِالنَّصِّ كَمَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ بِمَا قَالُوْا مِنْ ذٰلِكَ .

۱۶۰۵: ابراہیم نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے بیان کیا اور عبداللہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس بات کو بیان کیا۔ (جو اوپر ظہر کے واقعہ والی گزری) اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز سلام سے پہلے ایک اور پانچوں رکعت پڑھ دی اور اس کو نماز کے لیے مفسد قرار نہ دیا اگر آپ اسے نماز کے لیے مفسد قرار دیتے تو ضرور اس کا اعادہ کرتے جب آپ نے اعادہ نہ کیا اور پانچویں رکعت کی طرف بلا تسلیم نکل گئے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ یہ نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ پانچویں رکعت کی طرف اس حالت میں منتقل ہوتے کہ آپ کے ذمہ کوئی ایسی چیز باقی ہوتی جس سے پہلے سجدہ ہے تو یہ چاروں رکعات کے لیے مفسد بن جاتی کیونکہ اس سے ان رکعات کا ان چیزوں سے ملانا لازم آتا جو ان میں سے نہیں۔ پس اگر سلام واجب ہوتا جیسا کہ نماز میں سجدے لازم ہیں تو اس کا حکم بھی اسی طرح ہوتا مگر اس کے برعکس وہ سنت ہے اور یہ بات حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں آئی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے اور اس کو یہ یاد نہ رہے کہ اس سے تین پڑھی ہیں یا چار تو یقین پر عمل کرے اور شک کو ترک کر دے۔ پھر اگر اس کی نماز کم ہو تو اس کو (رکعت ملا کر) مکمل کر لے اور دو سجدے شیطان کی ناک رگڑنے کے لیے کرے اور اگر نماز مکمل ہو چکی تو جو زائد پڑھا ہے وہ اور دو سجدے اس کے لیے نفل بن جائیں گے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے

پانچویں زائد رکعت اور سہو کے دو سجدوں کو نفل قرار دیا اور اس سے پہلے والی رکعات کو فاسد قرار نہیں دیا خواہ نمازی اس فرض سے اس نفل کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ نماز بعد سلام بھی مکمل ہو جاتی ہے اور سلام نماز کی سنن سے ہے فرائض سے نہیں۔ پس اس باب کے آثار کے معنی کی درستی اس بات کو لازم کرتی ہے کہ جنہوں نے یہ کہا کہ مقدار تشہد بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے اس لیے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ والی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ہم نے تذکرہ کیا اور حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا۔ البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف نہیں۔ غور وفکر کے لحاظ سے اس کی وضاحت سنیے۔

جن لوگوں کا کہنا یہ ہے جب نماز کے آخری سجدہ سے سر اُٹھائے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ وہ بطور ثبوت کہتے ہیں کہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہ تشہد والا قعدہ ہے۔ اس تشہد والا ذکر اور سلام جس کے ذریعے نماز سے باہر آتے ہیں اور ہم یہ پاتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی اسی نماز میں ایک قعدہ ہے جس میں تشہد کا ذکر تو موجود ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ پہلا قعدہ اور اس میں تشہد کا پڑھنا فرائض نماز سے نہیں بلکہ سنن اور واجبات سے ہے۔ آخری قعدہ سے متعلق اختلاف ہے ہم نے جو کچھ کہا اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قعدہ کی طرح ہو اور اس میں جو کچھ ہے اس کا حکم وہی ہو جو پہلے قعدہ کے افعال واعمال کا ہے۔ اس لحاظ سے وہ سنت یا واجب ہوگا اور اس کے اعمال بھی سنت غیر فرض ہیں اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ قیام رکوع اور سجدہ یہ تمام چیزیں ہر نماز کا لازمی حصہ ہیں۔ پس جو بات ہم نے ذکر کی اس کے لحاظ سے غور وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ قعدہ کا حکم بھی نماز میں اسی طرح ہو جب اس کا ایک حصہ بالاتفاق سنت یا واجب ہے تو اس کے بقیہ کا بھی قیاس کے لحاظ سے وہی حکم ہے دوسروں نے ان کے خلاف یہ دلیل پیش کی کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قعدۂ اول سے جو شخص بھول کر کھڑا ہو جاتا ہے اگر وہ مکمل طور پر سیدھا کھڑا ہو جائے تو اس کے لیے قیام میں برقرار رہنے کا ہی حکم ہے اس کو قعد کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو شخص قعدہ اخیرہ میں بھول کر کھڑا ہو جائے اور مکمل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے تو جس قعدے میں مکمل قیام کے بعد لوٹنے کا حکم ہو وہ فرض ہے تبھی تو اس کی طرف لوٹنے کا حکم دیا گیا اور قعدۂ اول میں اس کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ ان کے خلاف دلیل دوسروں کی طرف سے یہ دی جاتی ہے پہلے قعدہ میں کھڑے ہونے کے بعد قیام میں برقرار رہنے کا حکم دیا گیا اور قعدے کی طرف لوٹنے کا نہیں کہا گیا کیونکہ وہ ایسے قعدہ سے کھڑا ہوا ہے جو فرض نہیں ہے اور دوسری طرف وہ ایسے قیام میں داخل ہو چکا جو کہ فرض ہے اس وجہ سے اس کے چھوڑنے اور غیر فرض کی طرف لوٹنے کی اجازت نہیں دی گئی اور فرض میں برقرار رہنے کا حکم دیا گیا تاکہ اس کی تکمیل کر لیں اگر وہ پہلا قعدہ کھڑا ہوا مگر مکمل طور پر سیدھا نہ ہوا تو اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیں گے کیونکہ وہ مکمل کھڑا نہیں ہوا جس سے وہ فرض میں داخل نہیں ہوا اسی لیے واپسی کا حکم ہو گیا جو نہ تو سنت ہے اور نہ فرض ہے اور یہ اس قعدے کی طرف واپس آیا جو کہ سنت سے ثابت ہے تو اس کو لوٹنے کا حکم اس کے لیے کہا گیا جو کہ سنت سے ثابت ہے اور سنت سے اس کی طرف لوٹا جاتا ہے جو کہ فرض ہوتا ہے اور اس کے بالمقابل وہ شخص جو کہ

آخری قعدہ میں سیدھا کھڑا ہوگیا تو وہ ایسی چیز میں داخل ہونے والا ہے جو نہ سنت ہے نہ فرض اور وہ ایسے قعدہ سے اُٹھا ہے جو کہ سنت ہے اور اس میں برقرار رہنے نہ دیا جائے گا جو کہ سنت وفرض میں سے کچھ بھی نہیں جیسا کہ اس شخص کو حکم دیا گیا جو کہ قعدۂ اول سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا جبکہ وہ سنت سے ثابت ہے اور مکمل سیدھا کھڑا نہیں ہوا تھا کہ وہ فرض میں داخل ہوتا اس لیے اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا جو کہ سنت ہے۔ بالکل اسی طرح قعدہ اخیرہ سے اُٹھ جانے والے کو حکم دیا جائے گا خواہ وہ مکمل کھڑا ہوگیا کہ وہ سنت کی طرف واپس لوٹ آئے اس بناء پر نہیں جس کی طرف دوسرے لوگ گئے ہیں۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں نظر وفکر کا تقاضا اس باب میں اسی طرح ہے اس طرح نہیں جس کی طرف دوسرے لوگ گئے ہیں۔ لیکن امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد ﷺ نے اس مقام پر ان لوگوں کا قول اختیار کیا جو یہ کہتے ہیں کہ آخری قعدہ تشہد کی مقدار نماز کے فرائض میں سے ہے کیونکہ یہ نص کے ساتھ ثابت ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور بعض متقدمین بھی اسی قول کی طرف گئے ہیں جیسے کہ یہ روایات سے ثابت کرتی ہیں۔

حاصل روایات: یہ ہے نماز میں پانچویں رکعت سلام سے پہلے آپ نے شامل کر دی اور اس کو مفسد نماز قرار نہ دیا اگر مفسد قرار دیا جاتا تو نماز کا اعادہ فرماتے پس جب اس کا اعادہ نہیں کیا بلکہ بلاتسلیم پانچویں کی طرف منتقل ہوگئے اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ سلام نماز کے فرائض سے نہیں ہے۔

ذرا غور فرمائیں اگر پانچویں رکعت اس طرح ادا فرماتے کہ آپ پر چوتھی کا ایک سجدہ باقی ہوتا تو اس سے چاروں رکعات فاسد ہو جاتیں کیونکہ ان رکعات میں (پانچویں رکعت) وہ چیز مل گئی جو ان میں سے نہیں پس اگر سلام بھی واجب وفرض ہوتا جیسا کہ سجدہ فرض ہے تو اس کا حکم بھی یہی ہوتا۔ لیکن اس کا حکم اس طرح نہیں پس وہ واجب ثابت بالسنہ ہوا۔

دلیل مزید: قد روی ایضاً سے اس کو بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور یہ بھول جائے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار تو اسے یقین پر عمل کرنا چاہئے اور شک کو چھوڑ دینا چاہئے (گویا ایک رکعت ملا کر سجدہ سہو سے نماز پوری کرے) اگر اس کی نماز حقیقت میں کم ہے (اس نے اپنے یقین کے مطابق ایک رکعت ملا کر اس کو پورا کر لیا) تو اس کی نماز مکمل ہوگئی اور سہو کے دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث ہوں گے اور اگر اس کی نماز پوری تھی (مگر اسے کم کا یقین تھا اس نے اور ملا کر سہو کے دو سجدوں سے نماز پوری کر لی) تو جو زائد رکعت ہوگی اور دو سجدے کئے یہ زائد (ثواب کا باعث) ہوں گے۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۹۱' نمبر ۱۰۲۴' نسائی فی السہو باب ۲۴' ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۳۲' ۱۳۷' مسند احمد ۳' ۸۳/۷۲۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پانچویں کو زائد قرار دیا اور سجدوں کو زائد نفل کہا اور اس گزشتہ نماز کو فاسد قرار نہیں دیا اگرچہ نمازی اسی سے پانچویں کی طرف نکلا ہے پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ نماز تو تسلیم کے بغیر مکمل ہوگئی اور سلام اس کے سنن سے ہے نہ کہ فرائض سے۔

خلاصۃ الکلام : آثار وروایات کے معانی کی درستی کا تقاضا ان لوگوں کی بات سے پورا ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک کہ تشہد کی مقدار نہ بیٹھا جائے یہ فریق ثانی کی جماعت ثانیہ (احناف) کا مؤقف ہے جن کے دلائل ابھی گزرے اور اس کی وجوہ یہ ہیں۔

وجوہ نمبر ①: روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ میں احتمالات ہیں جن کا تذکرہ ہم نے کر دیا سلام کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

نمبر ②: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت مختلف فیہ ہے جیسا کہ ہم نے گزشتہ سطور میں ذکر کر دیا قعدہ اخیرہ فرض ہے یا نہیں مگر سلام فرض نہیں۔

نمبر ③: روایت ابن مسعودؓ ہی ایک روایت رہ جاتی ہے جس میں اختلاف نہیں یہ قعدہ اخیرہ کی فرضیت اور سلام واجب ثابت بالسنۃ ہونے کی دلیل بن سکتی ہے قعدہ اخیرہ کو عطاء بن ابی رباح ابراہیم رحمہم اللہ فرض نہیں مانتے امام ابوحنیفہ، شافعی و دیگر ائمہ اس کو فرض جانتے ہیں سابقہ سطور میں دلائل گزرے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور رجحان طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس بات کو بطریق نظر اگر سامنے رکھا جائے تو جن کا قول یہ کہ جب نماز کے آخری سجدہ سے اس سے سر اٹھایا تو اس کی نماز پوری ہوگئی تو وہ کہتے ہیں کہ اس قعدہ میں تشہد پڑھی جاتی ہے اور گویا اس میں ایک تو ذکر ہے اور وہ تشہد ہے اور دوسرا تسلیم ہے جس کی وجہ سے وہ نماز سے خارج ہو جاتا ہے ہم نے نماز کے پہلے حصہ پر نگاہ ڈالی تو اس میں بھی دو چیزیں مشترک پالیں قعدہ اور اس میں ذکر تشہد، البتہ اس میں سلام نہیں تو تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قعدہ اول اور اس میں تشہد سنت یا واجب ہے فرض نہیں ہے۔ بس اختلاف تو قعدہ اخیرہ میں ہے پس پہلے قعدہ پر قیاس کا تقاضا یہ ہے یہ بھی قعدہ اول کی طرح واجب یا مسنون ہو اور جو کچھ اس میں پڑھا جاتا ہے وہ بھی اس کی طرح ہو اور حال یہ ہے کہ قعدہ اول میں جو کچھ کیا جاتا ہے وہ سنت یا واجب ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ قیام ہر نماز میں اور رکوع و سجدہ سب رکعات میں یکساں حکم رکھتے ہیں تو تقاضا نظر یہ ہے کہ قعدہ میں بھی ہر دو قعدوں کا حکم یکساں ہو مختلف نہ ہو پس جب قعدہ اول بالاتفاق سنت یا واجب ہے تو بتقاضائے نظر دوسرا قعدہ بھی اسی طرح ہونا چاہئے اس سے مختلف ہونا چہ معنی دارد پس قعدہ اخیرہ کی عدم فرضیت مسلم ہوگئی۔

فریق ثانی کا جواب ۞

اجتج علیھم الآخرون سے شروع کیا۔

آپ کی دلیل میں یہ دعویٰ محل نظر ہے کہ قعدہ اولیٰ اور اخیرہ قعدہ ہونے کی وجہ سے ایک حکم میں ہونے چاہئیں کیونکہ ان میں بہت فرق ہے۔

مثلاً اگر کوئی نمازی قعدہ اولیٰ چھوڑ کر کھڑا ہو جائے اور پھر اسے یاد آئے کہ میں نے قعدہ بیٹھنا تھا تو اسے قعدہ کی طرف لوٹنا جائز نہیں بلکہ اسے کھڑا رہنا ضروری قرار دیا جاتا ہے مگر قعدہ اخیرہ میں اگر کوئی پانچویں رکعت کی طرف کھڑا ہو گیا تو اسے قیام کو

برقرار رکھنا جائز نہیں بلکہ لوٹ کر واپس آنا ضروری ہے پس دونوں کے مابین واضح فرق کی وجہ سے ایک کو دوسرے پر قیاس کر کے حکم لگانا درست نہ ہوگا حاصل یہ ہوا کہ جس قعدہ میں لوٹنے کا حکم نہیں وہ سنت یا واجب رہے گا اور جس میں لوٹنے کا حکم ہے وہ فرض ہوگا بلکہ یہ تو اس طرح ہوگا جیسا کوئی آدمی سجدہ چھوڑ کر قیام کی طرف لوٹ گیا تو اسے سجدہ کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ اس نے ایک فرض کو ترک کر دیا پس فرض کی طرف لوٹنے کا حکم دیا بالکل اسی طرح قعدہ اخیرہ ہے جب اس سے وہ کھڑا ہوا تو تکمیل فرض کے لئے اس کی طرف لوٹنے کا حکم دیا گیا یہ واضح دلیل ہے کہ قعدہ اخیرہ فرض ہے اگر یہ فرض نہ ہوتا تو اس کی طرف لوٹنے کا چنداں حکم نہ دیا جاتا جیسا کہ قعدہ اول فرض نہ تھا تو اس کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

فریق اوّل کی طرف سے جواب الجواب:

فکان من الحجة سے دیا گیا آپ نے قعدہ اولیٰ اور ثانیہ میں فرق کی جو علت ذکر کی ہے ہم اس کو درست نہیں مانتے کیونکہ قعدہ اولیٰ میں لوٹنے کا حکم اس وجہ سے نہیں کہ یہ سنت یا واجب ہے بلکہ اس اصول کی وجہ سے ہے کہ جب کوئی فرض کی طرف منتقل ہو جائے اور اس نے سنت کو چھوڑا ہو تو سنت کی ادائیگی کے لئے فرض سے واپس نہیں ہوں گے پس قعدہ اولیٰ میں لوٹنے کی اجازت اس لئے نہیں' نہ کہ جو آپ کہتے ہیں اور قعدہ اخیرہ میں لوٹنے کا حکم اس لئے نہیں دیا کہ دونوں قعدوں کے حکم میں فرق ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیٹھنا سنت یا واجب تھا جب اس کو ترک کر کے ایسی حالت کی طرف منتقل ہوا جو فرض و واجب تو درکنار سنت بھی نہیں بلکہ خلاف سنت ہے تو اس سے سنت کی طرف لوٹنا لازم ہو گیا اس کی مثال اس طرح ہے کہ اگر نمازی قعدہ اولیٰ چھوڑ کر کھڑا ہونے لگا مگر مکمل کھڑا نہیں ہوا تو یہ حالت نہ سنت ہے نہ فرض پس نمازی کو قعدہ اولیٰ کی طرف لوٹنے کا حکم ہوتا ہے کیونکہ وہ کسی فرض میں داخل نہیں ہوا اسی طرح جب نمازی قعدۂ اخیرہ چھوڑ کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو پانچویں رکعت نہ سنت ہے نہ واجب نہ فرض اس لئے نمازی کو قعدہ اخیرہ کی طرف لوٹ آنا ہوتا ہے تو قعدہ اخیرہ میں لوٹ آنے کا حکم تمہاری بیان کردہ دلیل سے نہیں (تقاضہ نظر سے معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ کا رحجان بھی فریق اوّل کی طرف ہے)۔

اسی لئے فرماتے ہیں کہ بطریق نظر تو فریق اوّل کی بات راجح ہے۔

مگر امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ بمقدار تشہد فرض ہے کیونکہ اس کا ثبوت نص سے ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ بلکہ تابعین کا عمل بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

١٦٠٦ : كَمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ السَّجْدَةِ فَقَالَ : لَا يُجْزِيهِ حَتّٰى يَتَشَهَّدَ أَوْ يَقْعُدَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ.

١٦٠٦: یونس نے حسن سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنا سر اٹھانے کے بعد بات چیت کرے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا اس کی نماز درست نہیں ہوگی جب تک تشہد نہ پڑھے یا اسی کی مقدار بیٹھ نہ جائے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۳۳/۲۔

۱۶۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَابِقٍ الرَّشِيْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُوْلُ : إِذَا قَضَى الرَّجُلُ التَّشَهُّدَ الْآخِيْرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَأَحْدَثَ .وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ فَذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ : فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ، أَوْ قَالَ : فَلَا يَعُوْدُ إِلَيْهَا .

۱۶۰۷: ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء کہا کرتے تھے جب آدمی نے تشہد اخیر پورا کرلیا اور السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته' السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین کہہ چکا پھر اس کا وضوٹوٹ گیا اگرچہ اس نے دائیں بائیں سلام نہ پھیرا یا اس کے مشابہہ بات کہی تو اس کی نماز مکمل ہوگئی یا اس طرح فرمایا وہ نماز کا اعادہ نہ کرے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ نمبر ۸۴۷۶۔

حاصل اقوال

قعدہ اخیرہ بمقدار تشہد فرض ہے اور سلام لازم نہیں بلکہ مسنون ہے یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ : اس باب میں نظر کو پہلے سے نہایت مختلف انداز سے پیش کیا فریق اوّل کی طرف سے نظر پھر اس کا فریق ثانی کی طرف سے نظر میں جواب پھر فریق اوّل جن کا مسلک ان کے ہاں راجح تھا ان کی طرف سے اس نظر کا جواب الجواب دیا پھر ائمہ احناف کا راجح قول اور تابعین کے اقوال سے اس کی تائید ذکر کی۔

بَابُ الْوِتْرِ رَكْعَةٍ مِنْ اٰخِرَ اللَّيْلِ

رات کے آخر میں ایک رکعت وتر

خلاصۃ الزام : وتر کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وجوب کے قائل ہیں جبکہ تمام ائمہ ابو یوسف رحمہ اللہ ومحمد رحمہ اللہ سمیت ان کی سنیت کے قائل ہیں وتر کی تعداد میں اختلاف اول یہ ہے کہ ایک رکعت یا تین پھر تین رکعت ایک سلام سے یا دو سلاموں سے ہیں۔

نمبر ①: وتر ایک رکعت ہے یہ عطاء بن ابی رباح قتادہ کا مسلک ہے۔

نمبر ②: ائمہ ثلاثہ کے ہاں وتر تین رکعت ہے مگر دو رکعت پر سلام سے فاصلہ ہے۔

نمبر ③: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وابو یوسف رحمہ اللہ ومحمد رحمہ اللہ اور فقہاء سبعہ کا مسلک تین وتر ہے جو ایک سلام سے پڑھے جائیں گے۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل: وتر ایک رکعت ہے۔

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ ح

۱۶۰۸: علی بن جعد نے شعبہ سے نقل کیا۔

تخریج : نسائی ۲٤٧/١۔

۱۶۰۹: وَحَدَّثَنَا بَكَّارٌ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ).

۱۶۰۹: شعبہ نے ابوالتیاح سے انہوں نے ابومجلز سے اورانہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اورانہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ الوتر رکعۃ من آخر اللیل کہ وتر ایک رکعت ہے رات کے آخر میں۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر١٥٣' ابو داؤد فی الوتر باب٣' نسائی فی قیام اللیل باب ٣٤' احمد ٣٣/٢' ١٠٠/١٥٤۔

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۶۱۰: شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے ابومجلز سے پھرانہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ٢٥٧/١۔

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : (رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ) وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ) : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَلَّدُوهُ وَجَعَلُوهُ أَصْلًا .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ، فَافْتَرَقُوا عَلَى فِرْقَتَيْنِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ فِي الْاِثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ، وَفِي آخِرِهِنَّ .وَكَانَ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ) قَدْ يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ رَكْعَةً مِنْ شَفْعٍ قَدْ تَقَدَّمَهَا وَذٰلِكَ كُلُّهُ وِتْرٌ فَتَكُونُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ تُوتِرُ الشَّفْعَ الْمُتَقَدِّمَ لَهَا .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۱۶۱۱: قتادہ نے ابومجلز سے نقل کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ وتر کتنے ہیں توانہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وتر رات کے اخیر میں ایک رکعت ہے اور میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی سوال

کیا تو انہوں نے فرمایا وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کچھ لوگوں نے اس بات کو اختیار کیا اور اس کو اصل قرار دیا۔ جبکہ دوسروں نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ پھران کی دو جماعتیں ہوگئیں۔ ایک فریق نے یہ کہا کہ وتر تین رکعت ہیں سلام ان کے آخر میں پھیرا جائے گا اور دوسری جماعت کہتی ہے کہ وتر تین رکعت ہے مگر وہ دو رکعت کے بعد سلام پھیرلے اور پھر آخر میں سلام پھیرلے۔ رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ''الوتر رکعة ...... '' (الحدیث) کہ وتر ایک رکعت ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے۔ جو قول اول والوں نے کہی ہے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ وہ رکعت ان دو رکعتوں کے ساتھ ہو جو پہلے پڑھی گئیں اور یہ تمام وتر کہلائیں گی۔ تو یہ رکعت ان دو پہلی رکعتوں کو وتر بنا دے گی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جن حضرات نے یہ بات بیان کی اس میں اسی بات کا تذکرہ ہے۔

تخریج : مسلم ص ۷۵۳۔

حاصل روایات: تر ایک رکعت ہے اس کو فریق اوّل سے اختیار کیا اور اپنایا ہے امام طحاوی رحمہ اللہ نے مذہب قوم سے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف ✪

وتر تین رکعت ہے ان کی پھر دو جماعتیں ہیں۔

جماعت اول: تین وتر ایک سلام سے ہیں۔

جماعت دوم: تین وتر دو سلام سے ہیں۔

فریق اوّل کی دلیل کا جواب: **کان قول رسول اللہ ﷺ آخرہ الوتر رکعة**: اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبر①: وتر ایک رکعت ہے۔

نمبر②: وتر اس شفع کی ایک رکعت ہے جو اس سے پہلے ہے اور یہ تمام ملا کر وتر ہے پس وہ رکعت اس شفع کو جو اس سے پہلے ہے بنانے والی ہے اور یہ احتمال من گھڑت نہیں بلکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۱۲ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ : مَثْنٰى، مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ، فَصَلِّ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ صَلَاتَكَ) .

۱۶۱۲: نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ رات کی نماز کس طرح اور کتنی ہے تو آپ نے فرمایا مثنیٰ مثنیٰ دو دو پڑھتے رہو۔ جب صبح کا خدشہ ہو تو ایک رکعت پڑھو جو تیری ان رکعتوں کو طاق بنا دے یعنی دو کے ساتھ تیسری ملا لو یہ وتر بن جائیں گے۔

تخریج : بخاری باب الوتر، مسلم فی المسافرین ۱٤٥/۱٤٦، نسائی فی قیام اللیل باب ۳۵، مسند احمد ۱۳۳/۲، ابن ابی

شیبہ ۸۸/۲۔

۱۶۱۳ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۶۱۳: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ﷠ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۱۳۵/۱۔

۱۶۱۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَیْمُوْنٍ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِیْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنْ یَحْیٰی، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۱۶۱۴: نافع نے حضرت ابن عمر ﷠ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : موطا مالك ۳/۱۔

۱۶۱۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۶۱۵: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ﷠ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی فی السنن ۳۲/۳۔

۱۶۱۶ : حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۶۱۶: عمرو بن دینار نے طاؤس سے انہوں نے ابن عمر ﷠ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بقیہ ۳۲/۳۔

۱۶۱۷ : حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ هُشَیْمٍ، عَنْ أَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۶۱۷: عبداللہ بن حضرت شقیق نے حضرت ابن عمر ﷠ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۸۱/۲۔

۱۶۱۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ حَبِیْبٍ، عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۶۱۸: طاؤس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
تخریج : مسند احمد ۱۱۳/۲۔

۱۶۱۹ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا خَالِدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.
۱۶۱۹: عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
تخریج : طبرانی۔

۱۶۲۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا فِطْرٌ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.
۱۶۲۰: طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے تھے کہ رات کی نماز دو دو رکعت جب صبح کا خطرہ ہو تو ایک ملا لے۔
تخریج : المعجم الکبیر ۳۹٦/۱۲۔

۱۶۲۱ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَأَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.
۱۶۲۱: عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
تخریج : مسند ابو یعلیٰ ١٦٤/٥۔

۱۶۲۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.
۱۶۲۲: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح خبر دی ہے۔
تخریج : مسند احمد ۷۵/۲' نسائی ۲٤۸/۱۔

۱۶۲۳ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۶۲۳: سالم اور حمید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۱۳/۲۔

۱۶۲۴ : وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي (سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ بِتَسْلِيْمَةٍ، وَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ). فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي شَفْعًا وَوِتْرًا، وَذٰلِكَ فِي الْجُمْلَةِ كُلُّهٗ وِتْرٌ، وَقَوْلُهٗ : يَفْصِلُ بِتَسْلِيْمَةٍ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ التَّسْلِيْمَةُ يُرِيْدُ بِهَا التَّشَهُّدَ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ التَّسْلِيْمَ الَّذِيْ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ. فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا يُوْنُسُ.

۱۶۲۴: سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دو رکعت کے اور ایک رکعت کے مابین سلام سے فاصلہ کرتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ آپ شفع اور وتر ۳ رکعت پڑھتے تھے اور یہ مجموعہ بھی وتر تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول: ''كان يفصل بتسليمة'' عین ممکن ہے کہ تسلیم سے تشہد مراد ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ سلام جس سے نماز کو منقطع کرتے ہیں۔ پس اس میں ہم غور کرتے ہیں۔ روایات ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات : ان روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جفت و طاق دونوں طرح کی نماز پڑھتے اور وہ تمام کا تمام جفت سے ملا کر طاق ہو جاتا تھا اب رہی آخری روایت سالم کہ يفصل بتسليمة تو اس میں دو معنی کا احتمال ہے۔

نمبر ①: اس سلام سے مراد تشہد ہو۔

نمبر ②: نماز کو منقطع کرنے والا سلام ہو چنانچہ اس کی تعیین مندرجہ ذیل روایت سے ہو جائے گی۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۲۵ : قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ.

۱۶۲۵: نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دو رکعتوں اور اس رکعت کے درمیان سلام پھیرتے یہاں تک کہ اپنی بعض حاجات و ضروریات کا حکم فرماتے۔

تخریج : بخاری معلقاً ۱۳۵/۱' بیہقی ۳۸/۳۔

۱۶۲۶ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ : يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ

قَامَ فَأَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ .فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ وَالِاثْنَتَيْنِ، فَقَدْ اتُّفِقَ عَنْهُ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ .وَقَدْ جَاءَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ كَمَا وَصَفْنَا أَنَّهُ يَحْتَمِلُ مِنَ التَّأْوِيْلِ .

۱۶۲۶: بکر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر فرمایا اے لڑکے کجاوہ باندھو پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت سے اس کو وتر بنایا۔ یہ آثار واضح کر رہے ہیں کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔ مگر دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان فاصلہ کرتے تھے۔ پس آپ وتروں کی رکعات کے تین ہونے پر متفق ہیں اور آپ کی وہ رائے جو روایت میں وارد ہے وہ ہمارے بیان کے مطابق تاویل کا احتمال رکھتی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۸۸/۲۔

حاصل روایات : ان دو روایتوں سے ثابت ہوا کہ ابن عمر ؓ تین رکعت وتر پڑھتے مگر دو رکعت کے بعد سلام انقطاعی پھیرتے اور پھر ایک رکعت سے اس شفعہ کو طاق بنا لیتے یہ تین روایات فریق ثانی کی جماعت اول کے دلائل ہیں کہ وتر تو تین ہیں مگر دو سلام سے ہیں۔

جماعت دوم از فریق ثانی کی طرف سے جواب نمبر ①: اگرچہ ان روایات سے ابن عمر ؓ کا تین وتر دو سلام سے پڑھنا معلوم ہو رہا ہے مگر تین وتر ایک سلام سے ثابت ہیں۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۲۷ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ : أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، صَلَاةُ الْمَغْرِبِ قَالَ : صَدَقْتَ أَوْ أَحْسَنْتَ، ثُمَّ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ قَامَ رَجُلٌ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى، مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ). أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حِيْنَ سَأَلَهُ عُقْبَةُ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ : أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ؟ أَيْ هُوَ كَهُوَ، وَفِيْ ذٰلِكَ مَا يُنَبِّئُكَ أَنَّ الْوِتْرَ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ثَلَاثًا كَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ؛ إِذْ جَعَلَ جَوَابَهُ لِسَائِلِهِ عَنْ وِتْرِ اللَّيْلِ : أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ، صَلَاةَ الْمَغْرِبِ .ثُمَّ حَدَّثَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا، فَثَبَتَ أَنَّ قَوْلَهُ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ أَيْ مَعَ شَيْءٍ تُقَدِّمُهَا تُوْتِرُ بِتِلْكَ الْوَاحِدَةِ مَا صَلَّيْتَ قَبْلَهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ وِتْرٌ .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۱۶۲۷: عقبہ بن مسلم نے ابن عمر ؓ سے سوال کیا کہ وتر کس کیفیت سے؟ تو انہوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! وہ نماز مغرب ہے تو انہوں نے فرمایا تم نے درست جواب دیا یا فرمایا بہت خوب

جواب دیا پھر کہنے لگے ہم مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر جناب رسول اللہ ﷺ سے وتر یا رات کی نماز کا سوال کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو دو ہے جب تمہیں صبح کا خدشہ ہو تو ایک رکعت ساتھ ملا کر اس کو طاق بنالو۔ کیا یہ بات تمہارے سامنے نہیں کہ جب حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو۔ یعنی یہ بھی ان کے مشابہ ہیں۔ اس میں اس بات کی اطلاع ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں وتر تین رکعت نماز مغرب کی طرح ہیں کیوں کہ آپ نے رات کے وتروں سے متعلق سوال کرنے والے کو فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو اور وہ نماز مغرب ہے۔ اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ سے وہ بات بیان کی جس کو ہم ذکر کر آئے۔ پس اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ آپ کا یہ فرمان ایک کے ساتھ وتر بنالو۔ یعنی جو کچھ پہلے پڑھا ہے اس کے ساتھ ایک رکعت ملا کر ان کو وتر بنالو یہ مجموعہ طاق ہوگا۔ یہ بات آئندہ روایت میں واضح ہے۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب ۱' مسلم فی المسافرین حدیث ۱۴۵' ابو داؤد فی صلاۃ السفر باب ۲۴' نمبر ۱۳۲۶' نسائی فی قیام اللیل باب ۳۵' موطا و مالك قیام اللیل نمبر ۱۳' مسند احمد ۱۳۳/۲۔

حاصلِ روایات : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عقبہ بن مسلم کے سوال کے جواب وتر نہار کا حوالہ دیا اور بتلا دیا کہ ہر دو وتر ایک طرح ہیں تو اس سے واضح ہو رہا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں وتر کی نماز مغرب کی طرح تین پڑھی جائیں گی۔ اور ان میں سلام سے انقطاع نہ ہوگا پھر اس بات کو انہوں نے قول رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ ثابت فرمایا کہ دو رکعتوں کے ساتھ ایک کو ملا دو اور کل تین رکعت بن جائیں گی اور جس طرح مغرب میں سلام کا فاصلہ نہیں اسی طرح ان میں بھی فاصلہ بالسلام نہ ہوگا پس ثابت ہوا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی پہلی اور اس روایت میں تعارض ہے پس اس روایت کو محل استدلال میں پیش نہیں کر سکتے۔

جواب نمبر ②: قدبین سے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا وہی مطلب ہے جو ہم نے گزشتہ روایت کا بیان کیا جیسا عامر شعبہ رحمہ اللہ کی روایت بتلا رہی ہے۔ روایت شعبی رحمہ اللہ۔

۱۶۲۸ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ : (سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَ : ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثَمَانٍ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ). هٰكَذَا فِي النُّسَخِ.

۱۶۲۸: عامر شعبی کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا جناب رسول اللہ ﷺ کی رات والی نماز کس طرح تھی تو انہوں نے جواب دیا تیرہ رکعت ہوتی تھی۔ آٹھ اور تین وتر اور طلوع صبح صادق کے بعد دو رکعت۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۸۱' نمبر ۱۳۶۱' موطا مالك ۱۰' مسند احمد ۲۷/۵۔

اشکال جماعت اوّل

تم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کو ایک سلام سے ثابت کرنے کی کوشش کی حالانکہ یہ روایت اس کی تردید کر رہی ہے۔

۱۶۲۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفْصِلَ، فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّيْ لَأَخَافُ أَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ هِيَ الْبُتَيْرَاءُ .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تُرِيْدُ سُنَّةَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هٰذِهٖ سُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ ذِكْرِهَا وِتْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى حَقِيْقَةِ مَا ذَكَرْنَا .

۱۶۲۹: مطلب بن عبداللہ المخزومی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا درمیان میں فاصلہ کرے اس آدمی نے کہا تو لوگ وتر کو بتیراء (دم کٹی) کہنا شروع کریں گے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر تم وتر کا سنت طریقہ چاہتے ہو تو وہ یہی ہے اور سنت اللہ اور سنت رسول یہی ہے یعنی لوگ کچھ کہیں اس کو ترک نہیں کر سکتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کا تذکرہ فرمایا۔ اس میں حقیقت کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔

تخریج : ۳۸/۳' بیهقی۔

حل: سابقہ صحیح اسناد سے ثابت ہے جبکہ اس کا مرکزی راوی مطلب بن عبداللہ خود بہت زیادہ تدلیس کرنے والا راوی ہے پس یہ روایت اس کے مقابلے میں متروک ہوگی پس ہمارا احتمال ثابت ہو جائے گا کہ تین وتر ایک سلام سے ہیں اور یہ بات دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات سے ثابت ہے جو آئندہ سطور میں پیش کی جارہی ہیں۔

فریق ثانی کی جماعت دوم (احناف) کے دلائل

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

۱۶۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ .

۱۶۳۰: سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہ پھیرتے تھے۔

تخریج : نسائی قیام اللیل باب۳٦' ابن ابی شیبه فی الصلاة ۱/۲۹۵۔

۱۶۳۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ، عَنْ سَعِیْدٍ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ .فَأَخْبَرَتْ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثًا لَا یُسَلِّمُ بَیْنَ شَیْءٍ مِنْهُنَّ .ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ هٰذَا أَحَادِیْثُ فِی الْوِتْرِ اِذَا کُشِفَتْ رَجَعَتْ اِلٰی مَعْنٰی حَدِیْثِ سَعْدٍ هٰذَا. فَمِنْ ذٰلِكَ.

۱۶۳۱: محمد بن المنہال کہتے ہیں ہمیں یزید بن زریع نے انہوں نے سعید پھر سعید نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔پس حضرت امو المؤمنین عائشہ صدیقہ ؓ نے بتلایا کہ وتر تین رکعت ہیں اوران کے مابین بالکل سلام نہ پھیرے پھراس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ ؓ جب ان کو کھولا جائے تو ان کا مفہوم حضرت سعد ؓ والی روایت کی طرف لوٹ آتا ہے۔ان میں سے یہ روایت ہے۔

حاصل روایات: عائشہ ؓ نے یہ بتلایا کہ آپ وتروں کے مابین سلام نہ پھیرتے تھے پہلی روایات ابن عمر ؓ قول وفعل رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ میں مجمل ہیں اور یہ مفصل پس اسی کو ترجیح ہوگی۔مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

ان روایات کا مفہوم جاننے کے لئے روایت سعد بن ہشام کو سامنے رکھیں۔

۱۶۳۲ :مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَیْمٌ، قَالَ : أَنَا أَبُوْ حُرَّةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : (کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ). فَأَخْبَرَتْ هَاهُنَا أَنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ ثَمَانِیًا ثُمَّ یُوْتِرُ. فَکَانَ مَعْنٰی ثُمَّ یُوْتِرُ یَحْتَمِلُ ثُمَّ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ، مِنْهُنَّ رَکْعَتَانِ مِنَ الثَّمَانِ وَرَکْعَةٌ بَعْدَهَا فَکَوْنُ جَمِیْعُ مَا صَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً .وَیَحْتَمِلُ : ثُمَّ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ مُتَتَابِعَاتٍ .فَیَکُوْنُ جَمِیْعُ مَا صَلّٰی ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً .فَنَظَرْنَا فِیْمَا یُحْتَمَلُ مِنْ ذٰلِكَ، هَلْ جَاءَ شَیْءٌ یَدُلُّ عَلٰی شَیْءٍ مِنْهُ بِعَیْنِهٖ .

۱۶۳۲: سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو اپنی نماز دو ہلکی رکعات پڑھ کر شروع فرماتے پھر آٹھ رکعات پڑھتے پھر وتر پڑھتے۔حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے یہاں خبر دی کہ آپ رات کی نماز دو رکعت پڑھتے' پھر آٹھ رکعت ادا فرماتے' پھر وتر پڑھتے۔پس "ثم یوتر" کا معنی احتمال رکھتا ہے کہ تین رکعت وتر پڑھتے آٹھ میں دو رکعت اوران کے ساتھ ایک رکعت اور ملا' اس طرح تمام مل کر گیارہ رکعت پڑھتے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ تین مسلسل رکعات وتر پڑھتے اس طرح آپ کی مجموعی رکعات کی تعداد گیارہ رکعت ہو جاتی۔پھر ہم نے ان احتمالات میں غور کیا کہ آیا جناب نبی اکرم ﷺ سے کیا اس سلسلہ میں کوئی بات روایات میں وارد ہوئی ہے جو اس بات پر دلالت کرنے والی ہو۔

تخریج : مسلم فی المسافرین حدیث ۱۲۱' ابو داؤد فی الصلاۃ حدیث ۱۳۴۰' نسائی فی قیام اللیل باب ۵۵۔

حاصل روایات : پہلے آپ دو رکعت پڑھتے پھر آٹھ اور پھر وتر پڑھتے یوتر کا لفظ دو احتمال رکھتا ہے۔ کہ آٹھ میں سے آخری دو کو ایک رکعت ملا کر وتر بنا لیتے تو کل گیارہ رکعت بن گئیں اور یہ احتمال بھی ہے کہ تین الگ مسلسل پڑھتے ہیں۔
دونوں میں ایک احتمال کا تعین روایات سے ہوگا۔

۱۶۳۳ : فَإِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ، قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ : حَدِّثِيْنِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا بَدَّنَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَكُوْنَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ مَعَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِيْ قَبْلَهَا، حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ زُرَارَةَ وَلَا يَتَضَادَّانِ .

۱۶۳۳: سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق بتلائیے تو وہ کہنے لگیں جناب رسول اللہ ﷺ رات کو آٹھ رکعت ادا فرماتے اور نویں کو ساتھ ملا کر وتر بنا لیتے جب آپ کا بدن بھاری ہوگیا (بڑھاپا آگیا) تو چھ رکعت ساتویں ملا کر وتر بنا لیتے اور پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نویں رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے۔ پس اس میں یہ احتمال ہے آٹھوں میں آخری دو رکعت کے ساتھ تیسری ملا کر ان کو وتر بنا لیتے تاکہ یہ اور زرارہ والی روایت متفق ہو جائیں اور ان کا تضاد نہ رہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۳۵۲' نسائی فی قیام اللیل باب ۴۲۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہوا کہ نویں رکعت کو وتر بناتے اس میں دو احتمال ہیں نمبر ایک آٹھ میں سے آخری دو کے ساتھ ایک ملا کر وتر بنا لیتے یہ مفہوم ماقبل روایت اور اس روایت کو جمع کرتا ہے ورنہ وہ اس کے خلاف و متضاد ہو جائے گی۔

۱۶۳۴ : حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ (سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ، وَقَدْ أَعَدَّ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ، فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ .فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ، جَعَلَ

تِلْكَ الثَّمَانِيَ سِتًّا، ثُمَّ يُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الثَّمَانِي الَّتِيْ يُوْتِرُ بِتَاسِعَتِهِنَّ أَرْبَعًا فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ الَّذِيْ فَسَّرَهُ زُرَارَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهُوَ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ فَقَدْ صَحَّتْ رِوَايَةُ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَثَابِتٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۶۳۴: سعد بن ہشام انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے سلسلہ میں دریافت کیا تو وہ فرمانے لگیں آپ عشاء کی نماز ادا فرماتے پھر آپ مختصر دو رکعت ادا فرماتے آپ کی مسواک اور پانی والا لوٹا تیار رہتا پھر اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ کو بیدار کر دیتا آپ مسواک کرتے پھر وضو کرتے پھر دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر آپ کھڑے ہو کر آٹھ رکعت ادا فرماتے ان میں ایک جیسی قراءت فرماتے پھر نویں کو ساتھ ملا کر وتر بنا لیتے۔ اس روایت میں ہے کہ آپ جن آٹھ رکعات کے ساتھ نویں ملا کر ان کو وتر بناتے ان میں پہلے چار رکعت پڑھتے تھے' پھر یہ ملا کر تیرہ رکعت بن جاتیں جن میں وہ وتر بھی شامل تھے جن کا زرارہ نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے اور زرارہ نے وہ حضرت عائشہ صدیقہ اور سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور وہ تین رکعات ہیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرتے تھے۔ پس حضرت سعد کی روایت حضرت عائشہ صدیقہ اور ثابت رضی اللہ عنہما درست ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ وہ اس طرح ہے۔

تخریج : مسلم صلاة المسافرين نمبر۲۳۹' ابو داؤد فی الصلاة باب۳۰۷۱' نمبر۱۳۴۹' نسائی فی قیام اللیل باب۲' ۱۸' ۳۹' ابن ماجه فی الاقامه باب۱۲۳' نمبر۱۱۹' دارمی فی الصلاة ۱۶۵' مسند احمد ۵۴۱۳۲/۱۔

فیبعثہ اللہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ کو اٹھا دیتا پھر آپ مسواک اور وضو فرماتے پھر دو رکعت ادا فرماتے پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعت ادا فرماتے ان میں ایک جیسی قراءت کرتے پھر نویں کو ملا کر ان کو وتر بناتے پس جب آپ پر بڑھاپا آ گیا اور جسم مبارک گوشت سے بھاری ہو گیا تو ان آٹھ کو چھ میں بدل دیا اور ساتویں کو ملا کر آپ وتر بنا لیتے پھر بیٹھ کر دو رکعت ادا فرماتے اور ان میں قل یاایھا الکافرون اور اذا زلزلت الارض (الزلزال) تلاوت فرماتے۔

حاصل روایات : یہ ہے کہ پہلے آپ آٹھ رکعت ادا فرماتے رہے جن میں سے نویں کو ملا کر آپ چار کو وتر بنا لیتے پس یہ کل تیرہ رکعت ہوتیں جن میں وتر بھی ہیں۔ زرارہ نے سعد عن عائشہ رضی اللہ عنہا وتروں کی وضاحت تین سے کی ہے جن کے آخر میں آپ سلام پھیرتے تھے اور زرارہ کی روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے واضح طور پر ثابت ہے۔

۱۶۳۵ : مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ ,الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ، قَالَ : أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ، عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ : كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَتْ : وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ). فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَمِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فِيهِنَّ الْوِتْرُ .فَذٰلِكَ -عِنْدَنَا -عَلَى تِسْعٍ غَيْرِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُخَفِّفُهُمَا عَلَى مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ). وَإِنَّمَا حَمَلْنَا مَعْنَى حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى لِيَتَّفِقَ هُوَ وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ .وَقَدْ رَوٰى أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي ذٰلِكَ مَا

۱۶۳۵: عبداللہ بن شقیق نے بتلایا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز سے متعلق سوال کیا تو وہ کہنے لگیں جب آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھا لیتے گھر میں داخل ہو کر دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر رات کو نو رکعت نماز ادا فرماتے جن میں وتر تین عدد بھی ہوتے (جیسا گزشتہ روایت میں گزرا) جب فجر طلوع ہوتی تو میرے گھر میں دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کو فجر کی نماز پڑھانے کے لئے باہر تشریف لاتے۔ اس روایت میں اس طرح فرمایا کہ جب آپ رات کو گھر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے اور رات کو نو رکعت اور فرماتے جن میں وتر بھی ہوتے تھے۔ یہ نو رکعات ہمارے ہاں ان دو کے علاوہ ہیں جن کو ہلکا پھلکا ادا فرماتے۔ جیسا سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رات کی نماز دو خفیف رکعات سے شروع فرماتے۔ ہم عبداللہ بن شقیق کی روایت کا یہ معنی کیا ہے تا کہ یہ روایت اور سعد بن ہشام کی روایت میں تضاد نہ رہے۔

تخریج : مسند احمد ٦/ ٣٠۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ عشاء کے بعد آپ دو رکعت گھر میں داخل ہو کر پڑھتے اور رات کو ۹ رکعت ادا فرماتے جن میں وتر بھی تھے ہمارے ہاں اس روایت میں ۹ سے مراد ان دو کے علاوہ ہیں جن کو سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر فرمایا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کو دو ہلکی پھلکی رکعات سے شروع فرماتے جیسا کہ عبداللہ بن شقیق والی روایت ہے تا کہ روایات میں اختلاف نہ رہے اور سعد بن ہشام کی روایت سے اس کا معنی موافق ہو جائے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۳۶: قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ

بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَصَلَّى بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ). فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ الثَّمَانِ رَكَعَاتِ الَّتِيْ أَوْتَرَ بِتَاسِعَتِهِنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِيَ الثَّمَانِ رَكَعَاتِ الَّتِيْ ذَكَرَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَهُنَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لِيَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ سَعْدٍ، وَيَكُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ زَادَ عَلٰى حَدِيْثِ سَعْدٍ وَحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ تَطَوُّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ .وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ هٰذِهِ التِّسْعُ هِيَ التِّسْعَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا لَمَّا بَدَّنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ تِسْعَ رَكَعَاتٍ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهٗ، ثُمَّ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَدَلًا مِمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ قَبْلَ أَنْ يُبَدِّنَ قَائِمًا، وَهُوَ رَكْعَتَانِ، فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .

۱۶۳۶: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات ادا فرماتے آٹھ رکعت ادا فرماتے پھر ایک رکعت ملا کر ان کو وتر بنا لیتے یعنی آخری دو کے ساتھ تیسری ملا کر وتر بناتے پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے پس جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے اور فجر کی اذان واقامت کے درمیان دو رکعت (فجر کی سنتیں) پڑھتے ۔اس روایت میں احتمال ہے کہ وہ آٹھ رکعات جن کے ساتھ ایک ملا کر ان کو وتر بنایا یہ وہی آٹھ رکعات ہو جن کا تذکرہ سعد بن ہشام کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تا کہ یہ روایت سعد والی روایت سے متفق ہو جائے اور اس حدیث سے سعد والی روایت اور عبداللہ بن شقیق والی روایت پر اضافہ ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد نفل پڑھتے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ نو وہی نو رکعات ہوں جن کا تذکرہ سعد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں کیا ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ادا فرماتے رہے جب آپ کا بدن مبارک بھاری ہو گیا پس وہی نو رکعات دو خفیف رکعات سمیت رہیں جن سے آپ اپنی نماز کو شروع فرماتے' پھر وتروں کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ان کے بدلے میں ادا فرماتے جن کو آپ بدن کے بھاری ہونے سے پہلے ادا فرماتے تھے اور وہ دو رکعت ہوتیں اس طرح یہ بھی تیرہ رکعت کی طرف بات لوٹ گئی۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۲۶' ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۳۴۰' نسائی فی قیام اللیل باب ۵۵۔

اس روایت میں دو احتمال ہیں۔

نمبر ①: یہ آٹھ رکعات وہی ہیں جن کو سعد بن ہشام نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت ان سے پہلے پڑھتے تا کہ یہ روایت اس کے موافق ہو جائے اس روایت میں سعد اور عبداللہ بن شقیق کی روایت پر میں وتروں کے بعد

نوافل کا اضافہ پایا جاتا ہے۔

نمبر ②: ممکن ہے کہ یہ سعد والی روایت میں مذکور نو ۹ ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے تھے جب آپ کا بدن بھاری ہو گیا تو یہ نو ۹ رکعت ان خفیف رکعات سمیت ہوں گی جن سے آپ نماز شروع فرماتے تھے پھر وتروں کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے ان کے بدلے جو بدن کے بھاری ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے تو یہ ۱۳ رکعت بن گئیں۔

۱۶۳۷ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ : (سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ). فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَعْنَاهُ مَعْنَى حَدِيْثِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ سَهْلٍ، غَيْرَ أَنَّهُ تَرَكَ ذِكْرَ الْوِتْرِ .

۱۶۳۷: ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے سلسلہ میں سوال کیا تو کہنے لگیں آپ تیرہ رکعت پڑھا کرتے تھے اور آپ آٹھ رکعت پڑھتے پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے ان میں جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور دو رکعت (سنت فجر) نماز صبح کی اقامت واذان کے درمیان پڑھتے۔ پس یہ روایت اس کا وہی معنی ہے جو احمد بن داؤد کی سہل والی روایت کا ہے۔ البتہ اس میں وتر کا ذکر اس سے چھوڑ دیا۔

تخریج : روایت ۱۶۳۶ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات : اس روایت کا معنی احمد بن داؤد کی روایت جیسا ہے جو کہ اس نے سہل سے روایت کی ہے البتہ اس روایت میں وتر کا ذکر چھوٹ گیا ہے یعنی کل تیرہ دو پہلے والی خفیف دو آخر والی بیٹھ کر چھ رکعت مزید تین وتر۔ یہ معنی پہلی روایت سے موافقت کے لئے ہے۔

۱۶۳۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا رَكْعَتَانِ، وَهُوَ جَالِسٌ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً). فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا حَدِيْثَ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ وَقَوْلُهَا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ يَعْنِيْ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا أَحْمَدُ

بْنُ دَاوُدَ فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ .

۱۶۳۸: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے ان میں دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے اور دو رکعت نماز صبح سے پہلے یہ تیرہ رکعت ہوئیں۔ یہ روایت بھی احمد بن داؤد والی روایت کے موافق ہوگئی اور روایت کے یہ الفاظ "یصلی رکعتین قبل الصبح" کا مطلب یہ ہے کہ نماز صبح سے پہلے دو رکعت ادا فرماتے ہیں دو رکعات ہیں جن کا تذکرہ احمد بن داؤد نے اپنی روایت میں کیا' یہ وہی رکعات ہیں جن کو آپ اذان واقامت کے درمیان ادا فرماتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۳۵۰۔

حاصلِ روایات : یہ روایت بھی احمد بن داؤد کی روایت کے موافق ہے اور یصلی رکعتین قبل الصبح اس کا مطلب نماز صبح سے پہلے کی دو رکعت سنت ہیں اور ان کا تذکرہ احمد بن داؤد نے اس طرح کیا ہے کہ دو رکعت فجر کی اذان واقامت کے درمیان پڑھتے۔

۱۶۳۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ ح.

۱۶۳۹: احمد بن ابی عمران نے کہا کہ ہمیں القواریری نے بیان کیا۔ یہ روایت بھی ابوسلمہ والی روایت کے موافق ہے۔

۱۶۴۰ : وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَبِيْدٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ : دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ : كَانَتْ صَلَاتُهٗ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ. فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهٗ مِنْ أَحَادِيْثِ أَبِيْ سَلَمَةَ .

۱۶۴۰: ابن ابی الولید کہتے ہیں میں نے ابوسلمہ کو کہتے سنا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمانے لگیں آپ کی نماز رمضان اور غیر رمضان میں تیرہ رکعت ہوتی تھی ان میں فجر کی دو رکعت بھی تھیں۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۲۷۔

حاصلِ روایات : یہ روایت بھی ابوسلمہ کی پہلی روایت کے موافق ہے۔

۱۶۴۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ (كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ : مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ، وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ

أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلْ، عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا .قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ، قَالَ : يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي). فَيَحْتَمِلُ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهَا ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا تُرِيْدُ يُوْتِرُ بِإِحْدَاهُنَّ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ ثُمَّ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ .وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا أَبُوْ سَلَمَةَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِمَّا رَوَيْنَا عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَمَا تَقَدَّمَهُ مِنْ أَحَادِيْثِهِ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ الثَّلَاثُ وِتْرًا كُلُّهَا وَهُوَ أَغْلَبُ الْمَعْنَيَيْنِ ، لِأَنَّهَا قَدْ فَصَّلَتْ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا ثُمَّ أَرْبَعًا وَوَصَفَتْ ذٰلِكَ كُلَّهُ بِالْحُسْنِ وَالطُّوْلِ، ثُمَّ قَالَتْ : ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا وَلَمْ تَصِفْ ذٰلِكَ بِطُوْلٍ وَجَمَعَتِ الثَّلَاثَ بِالذِّكْرِ .فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى الْوِتْرِ فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ فِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ .وَهٰذَا أَشْبَهُ بِرِوَايَاتِ أَبِيْ سَلَمَةَ لِأَنَّ جَمِيْعَهَا تُخْبِرُ عَنْ صَلَاتِهِ بَعْدَمَا بَدَّنَ، وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ يُخْبِرُ عَنْ صَلَاتِهِ بَعْدَمَا بَدَّنَ، وَعَنْ صَلَاتِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ وَقَدْ رَوٰى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ ۔

۱۶۴۱: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتلایا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں کیسی ہوتی تھی تو فرمانے لگیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نماز ادا نہیں فرماتے تھے آپ چار رکعت پڑھتے ان کی خوبی کے متعلق مت پوچھو اور ان کی درازی مت پوچھو پھر چار پڑھتے ان کے حسن وطول کا مت سوال کرو۔ پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے۔ پس اس روایت میں احتمال ہے کہ روایت کے الفاظ "ثم یصلی ثلاثا" اس سے مراد ان آٹھ رکعات میں سے دو کے ساتھ ایک ملا کر وتر تین پڑھتے اور پھر وہ رکعات پڑھتے جن کا تذکرہ ابوسلمہ کی روایت میں پہلے گزرا کہ آپ ان کو بیٹھ کر ادا فرماتے تاکہ یہ روایت پہلی روایات کے موافق ہو جائے اور اس میں دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ تین وتر ہوں اور یہ مفہوم زیادہ شاندار ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی نماز کی تفصیل کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ چار رکعت اور ان کی پھر عمدگی اور طوالت میں تعریف فرمائی۔ پھر فرماتی ہیں کہ پھر آپ تین رکعت ادا فرماتے ان کے متعلق یہ بیان نہیں کیا کہ وہ لمبی ہوتی تھیں اور آپ نے تین رکعات کا اکٹھا ذکر کیا۔ ہمارے ہاں اس سے وتر مراد ہیں۔ اسی طرح آپ کی تمام نفلی نماز گیارہ رکعت ٹھہری اس کے ساتھ وہ دو خفیف رکعات ملائیں جن کا تذکرہ سعد بن ہشام کی روایت میں ہے۔ جن کو آپ وتروں کے بعد بیٹھ کر ادا فرماتے تو اس طرح تیرہ رکعت بن گئیں۔ یہ معنی ابوسلمہ کی روایت سے زیادہ مطابقت کرنے والا ہے کیونکہ تمام روایات میں آپ کے جسم کے بھاری ہونے کے بعد کی نماز کی خبر دی

ہے اور سعد بن ہشام کی روایت میں بدن کے بھاری ہونے سے پہلے اور بعد دونوں نمازوں کا ذکر کیا ہے۔ عروہ کی روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی صلاۃ التراویح باب۱' والتھجد باب۱۶' مسلم فی المسافرین نمبر۱۲۵' ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۳۴۱' نسائی فی قیام اللیل باب۳۶' والترمذی فی الصلاۃ باب۲۰۸' نمبر۴۳۹' مسند احمد ۳۶/۶' ۱۰۴/۷۳۔

حاصل روایات : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے سوال کیا کیا آپ وتروں سے پہلے سو جاتے ہیں فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

اس روایت میں ثم یصلی ثلاثا اس سے مراد اگر آٹھ میں سے وہ پچھلی رکعات ہوں جن کے ساتھ ایک ملا کر آپ ان کو تین بناتے پھر باقی دو رکعت پڑھتے تھے پھر یہ وہی دو رکعت بن جائیں گی جن کا تذکرہ ابو سلمہ نے اس روایت میں کیا جس کو ہم نے پہلے ذکر کیا کہ آپ بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے پس اس طرح یہ روایت اور ماقبل روایات موافق ہو جائیں گی۔

نمبر②: اور اگر تین وتر ہوں جیسا کہ غالب معنی یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے پڑھنے کو الگ ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں چار پڑھتے پھر چار پڑھتے اور وہ نہایت حسن وطول کے ساتھ ہوتیں پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر آپ تین رکعت پڑھتے ان کی صفت میں طوالت کا ذکر نہیں مگر تین کو نماز کے ذکر میں لایا گیا گویا یہ الگ نماز ہے۔

پس ہمارے ہاں اس سے مراد وتر ہی ہیں ان دو خفیف رکعات کے بغیر جن کا تذکرہ سعد بن ہشام کی روایت میں ہے یا ان دو رکعات کے بغیر جن کو بیٹھ کر ادا فرماتے اور وتر کے بعد ادا فرماتے کل گیارہ رکعت بن گئیں۔

یہ ابو سلمہ کی روایت کے ساتھ زیادہ مشابہہ ہے کیونکہ یہ روایات آپ کی اس وقت کی نماز جب کہ بدن بھاری ہو گیا اس کا تذکرہ کر رہی ہیں اور سعد بن ہشام کی روایت میں اس نماز کا ذکر ہے جو بدن کے بوجھل ہونے اور اس سے پہلے بدن کے خفیف ہونے کی حالت میں تھی۔

اب عروہ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۴۲ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ). فَهٰذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُبَدِّنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ هُوَ جَمِيْعَ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهُ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى صَلَاتِهِ بَعْدَمَا بَدَّنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ مِنْهَا تِسْعٌ فِيْهَا الْوِتْرُ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَلَمَةَ وَعَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ .غَيْرَ أَنَّ غَيْرَ مَالِكٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَزَادَ فِيْهِ شَيْئًا .

۱۶۴۲: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز گیارہ رکعت ادا فرماتے اور ایک کو شفعہ کے ساتھ ملا کر وتر بنا لیتے جب آپ فارغ ہو جاتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا تو دو خفیف رکعتیں (فجر کی سنتیں) ادا فرماتے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۲۱' ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۳۳۵' ترمذی فی الصلاۃ باب ۲۰۸' نمبر ۴۴۰' نسائی فی قیام اللیل باب ۳۵۔

حاصل روایات : اس روایت میں دو احتمال ہیں۔

نمبر ①: ممکن ہے کہ یہ اس زمانے کی نماز کا ذکر ہو جب آپ کا جسم مبارک بوجھل نہ ہوا تھا تو اس پر یہ ان دو خفیف رکعات کے ساتھ جو آپ ادا فرماتے جن سے آپ اپنی نماز شروع فرماتے کل گیارہ رکعت وتر سمیت ہوں گی۔

نمبر ②: اس میں آپ کی اس وقت کی نماز کا تذکرہ ہو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن بھاری ہو گیا تو پھر گیارہ میں نو رکعت وتر سمیت ہوئیں اور دو وہ رکعتیں ہیں جو بیٹھ کر ادا فرماتے تھے جیسا کہ ابو سلمہ اور سعد بن ہشام اور عبداللہ بن شقیق کی روایات میں آیا ہے۔

البتہ مالک نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کر دیا۔

۱۶۴۳ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجَ مَعَهُ). وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ.

۱۶۴۳: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کی فراغت سے لے کر نماز فجر تک کے دوران گیارہ رکعت ادا فرماتے ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور دو کے ساتھ ایک رکعت اور ملا کر وتر بنا لیتے اور تمہارے پچاس آیات پڑھنے کی مقدار ایک سجدہ یعنی رکعت ادا کرتے جب مؤذن نماز فجر سے خاموش ہو جاتا اور فجر روشن ہو جاتی تو دو ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا پس آپ نماز کے لئے نکلتے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۲۲' ابو داؤد فی الصلاۃ ۱۳۳۶/۱۳۳۷۔

حاصل روایات : حدیث کے واقعہ میں بعض راوی ایک دوسرے سے اضافہ کرتے ہیں۔

۱۶۴۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ

مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّ جَمِیْعَ مَا کَانَ یُصَلِّیْهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَی الْفَجْرِ إِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً .فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ إِلٰی حَدِیْثِ أَبِیْ سَلَمَةَ وَعَلِمْنَا بِهٖ أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِیَ صَلَاتُهٗ بَعْدَمَا بَدَّنَ .وَأَمَّا قَوْلُهَا یُسَلِّمُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ یَکُوْنَ کَانَ یُسَلِّمُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ فِی الْوِتْرِ وَغَیْرِهٖ فَیَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَا یَذْهَبُ إِلَیْهِ أَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنَ التَّسْلِیْمِ بَیْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ .وَیُحْتَمَلُ أَنْ یَکُوْنَ کَانَ یُسَلِّمُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ مِنْ ذٰلِكَ غَیْرَ الْوِتْرِ لِیَتَّفِقَ ذٰلِكَ، وَحَدِیْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، وَلَا یَتَضَادَّانِ، مَعَ أَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ عُرْوَةَ فِیْ هٰذَا خِلَافُ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِیُّ عَنْهُ .

۱۶۴۴: ابو عامر عقدی نے ابن ابی ذہب سے انہوں نے زہری سے اور زہری نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ عشاء کی نماز سے صبح صادق تک آپ کل گیارہ رکعت ادا فرماتے تھے پس اس روایت کا مفہوم روایت ابوسلمہ کی طرف لوٹ گیا کہ اس میں آپ کی اس وقت کی نماز کا تذکرہ ہے جب آپ کا جسم بھاری اور بوجھل ہو گیا تھا البتہ یسلم بین کل رکعتین اس میں دو احتمال ہیں۔اس روایت میں یہ ہے کہ عشاء کے بعد صبح تک آپ جو نماز ادا فرماتے اس کی تعداد گیارہ رکعت تھی۔ یہ مفہوم ابوسلمہ کی روایت والا ہے اور ہم یہ بخوبی جان چکے ہیں کہ آپ ک یہ نماز جسم کے بھاری ہو جانے کے بعد تھی۔ رہا روایت کے یہ الفاظ ''یسلم بین کل رکعتین '' اس میں احتمال ہے آپ وتر اور غیر وتر کی ہر دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے۔اس سے اہل مدینہ والے وتر ثابت ہو جائیں گے کہ دو رکعت اور ایک کے بعد سلام پھیرا۔دوسرا احتمال یہ ہے کہ ہر دو رکعتوں کے مابین سلام پھیرتے جو وتر کے علاوہ ہوتیں' تا کہ یہ روایت سعد کی روایت کے موافق ہو جائے اور ان میں تضاد نہ رہے اور اس بات کے ساتھ ساتھ کہ عروہ نے اس کے خلاف بھی روایت نقل کی ہے جو اس سے زہری نے نقل کی ہے۔(فتدبر)

نمبر ①: وتر وغیرہ اور ہر شفعہ کے بعد سلام پھیرتے تھے تو اس میں اہل مدینہ کا قول ثابت ہو جائے گا کہ وتروں میں دو سلام ہیں ایک شفعہ کے بعد اور ایک آخر میں۔

احتمال نمبر ②: وتر کے علاوہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اس سے یہ روایت سعد بن ہشام کی روایت کے عین مطابق ہو جائے گی اور ان میں تضاد نہ رہے گا حالانکہ عروہ کی دوسری روایت جس کو زہری نے نقل کیا ہے وہ اس کے خلاف ہے۔

۱۶۴۵: فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً ثُمَّ یُصَلِّی إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ). فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ أَبِیْ ذِئْبٍ وَعَمْرٍو وَیُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ یَکُوْنَ الرَّکْعَتَانِ الزَّائِدَتَانِ فِیْ

هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ هُمَا الرَّكْعَتَانِ الْخَفِيْفَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وِتْرِهٖ كَيْفَ كَانَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۶۴۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعات ادا فرماتے تھے پھر جب فجر کی اذان سنتے تو دو ہلکی پھلکی رکعات (فجر کی سنتیں) ادا فرماتے۔ اس میں احتمال ہے کہ اس سے آپ کی وہ نماز مراد ہو جو بدن کے بھاری ہونے سے پہلے تھی' تو اس لحاظ سے ان دو خفیف رکعات سمیت جن سے نماز کا اختتام فرماتے یہ رکعات مراد ہوں گی اور دوسرا احتمال یہ آپ کی جسم کے بھاری ہونے کے بعد والی نماز ہو۔ اس صورت میں گیارہ رکعت اس طرح ہوں گی کہ ان میں سے نو رکعات جن میں وتر بھی شامل ہیں اور دو خفیف رکعات جن کو آپ بیٹھ کر ادا فرماتے جن کا تذکرہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ جس کا تذکرہ سعد بن ہشام اور عبداللہ بن شقیق کی روایات میں بھی ہے۔ البتہ مالک نے اپنی روایت میں بعض اضافے نقل کیے۔ یہ اس روایت کے مخالف ہے جو ابن ابی ذئب اور عمرو یونس نے زہری سے نقل کی ہیں۔ پس اس لحاظ سے یہ روایت محتمل ہے کہ اس میں دو زائد رکعت مراد ہوں اور یہ وہی دو خفیف رکعات ہیں جن کا تذکرہ سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں کیا ہے۔ اس میں وتر کی کیفیت کا کچھ بھی تذکرہ نہیں کہ دلیل بن سکے۔ پس غور سے یہ روایت دیکھیں۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۲۱' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲۶' نمبر ۱۳۳۹۔

حاصل روایات : یہ روایت ابن ابی ذئب' عمرو بن یونس کی اس روایت کے مخالف ہے جو انہوں نے زہری سے نقل کی ہے اس میں ایک احتمال ہے کہ دو زائد رکعتیں ممکن ہے کہ وہ دو خفیف رکعتیں ہوں جن کا تذکرہ سعد بن ہشام کی روایت میں کیا گیا ہے مگر اس روایت وتروں کی کیفیت کچھ بھی مذکور نہیں ہے پس نتیجہ تک پہنچنے کے لئے ان روایات کو غور سے دیکھنا ہوگا ان میں پہلی شعبہ دوسری لیث کی ہشام عن عروہ اور تیسری محمد بن جعفر بن زبیر عن عروہ ہے۔ روایت اول شعبہ عن ہشام۔

۱۶۴۶: فَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ، عَنْ (يَعْنِيْ رَكَعَاتٍ).

۱۶۴۶: ہشام نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ نبی اکرم ﷺ پانچ سجدات یعنی رکعات کے ساتھ وتر بنالیا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۲۱' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲۶' نمبر ۱۳۳۹۔

روایت دوم: لیث عن ہشام:

۱۶۴۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ وَلَا يَجْلِسُ بَيْنَهَا حَتّٰى يَجْلِسَ فِي الْخَامِسَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

۱۶۴۷: لیث سے ہشام عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سجدات یعنی رکعات کے ساتھ وتر بناتے ان کے درمیان نہ بیٹھتے یہاں تک کہ پانچویں میں بیٹھتے پھر سلام پھیرتے۔

تخریج : مسند احمد ٦٤/٦۔

۱۶۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ. فَقَدْ خَالَفَ مَا رَوٰى هِشَامٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُرْوَةَ مَا رَوٰى الزُّهْرِيُّ مِنْ قَوْلِهِ (كَانَ يُصَلِّي إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ وَيُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ). فَلَمَّا اضْطَرَبَ مَا رُوِيَ، عَنْ عُرْوَةَ فِي هٰذَا، عَنْ عَائِشَةَ مِنْ صِفَةِ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيْمَا رَوٰى عَنْهَا فِي ذٰلِكَ حُجَّةٌ، وَرَجَعْنَا إِلٰى مَا رَوٰى عَنْهَا غَيْرُهُ. فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ.

۱۶۴۸: محمد بن جعفر بن زبیر عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کو وتر بناتے اور ان کے درمیان میں نہ بیٹھتے بس آخر میں بیٹھتے۔ زہری کی روایت ہشام اور محمد بن جعفر کی روایت کے مخالف ہے۔ کہ آپ گیارہ رکعت ادا فرماتے اور ان میں سے ایک کے ساتھ وتر بنا لیتے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔ پس جب عروہ سے وارد روایات مضطرب ہو گئیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کی کیفیت کیا تھی اور ان میں سے کسی روایت کو بطور اختیار نہیں کر سکتے تو ہم نے عروہ کے علاوہ روات کی روایات جو انہوں نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کیا ہے رجوع کیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٢٦' نمبر ١٣٥٩۔

حاصل روایات : ہشام اور محمد بن جعفر کی روایات عروہ سے اور زہری کی روایت عروہ سے مختلف ہو گئیں اس روایت میں گیارہ رکعت پڑھنا اور ایک کو ملا کر وتر بنانا اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا مذکور ہے اور یہاں پانچ وتروں کو ایک سلام سے پڑھنا مذکور ہے۔

نتیجہ: اب عروہ سے منقول روایات میں اضطراب پیدا ہوا تو ان روایات میں وتروں کے ثبوت کے لئے حجت نہ رہی۔

عروہ کے علاوہ دیگر روات کی روایات پر غور کرتے ہیں تا کہ کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکے۔

۱۶۴۹ : فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ أَعْيَنَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ.

۱۶۴۹: ابراہیم نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعتوں سے وتر بناتے تھے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۲۰، نمبر ۴۴۳، ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲۹۳/۲۔

۱۶۵۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُوسٰی بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ.

۱۶۵۰: ابراہیم نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات سے وتر بناتے تھے (۶ نفل تین وتر)

۱۶۵۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا وَثَقُلَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ.

۱۶۵۱: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات سے وتر بناتے تھے (۶ نفل تین وتر) جب بڑھاپا آگیا اور بدن بوجھل ہوگیا تو سات سے وتر بنانے لگے یعنی (۴ نفل تین وتر)

تخریج : نسائی فی قیام اللیل باب ۴۰، ابن ماجہ فی الاقامہ نمبر ۱۱۹۰، طبرانی فی المعجم الکبیر ۱۴۷/۴، ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲۹۳/۲۔

۱۶۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أَيُّوْبَ يَعْنِي ابْنَ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيَّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ وِتْرَهُ كَانَ تِسْعًا .إِلَّا أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فِيْمَا أَظُنُّ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ) فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ تِلْكَ التِّسْعَ هِيَ صَلَاتُهُ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي اللَّيْلِ فَخَالَفَ هٰذَا مَا قَبْلَهُ مِنْ حَدِيْثِ الْأَسْوَدِ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ جَمِيْعُ مَا سَمَّاهُ وِتْرًا هُوَ جَمِيْعَ صَلَاتِهِ الَّتِيْ فِيْهَا الْوِتْرُ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ أَنْ يَضْعُفَ تِسْعًا فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا صَلَّى سَبْعًا فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوٰى سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهِ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهِنَّ أَوَّلًا وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَلَمَّا بَدَّنَ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانِ سِتًّا، وَأَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ .فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّهُ سَمّٰى جَمِيْعَ صَلَاتِهِ فِي اللَّيْلِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا الْوِتْرُ وِتْرًا حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْآثَارُ فَلَا تَتَضَادُّ غَيْرَ

أَنَّا لَمْ نَقِفْ بَعْدُ عَلٰى حَقِيْقَةِ الْوِتْرِ إِلَّا فِيْ حَدِيْثِ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ خَاصَّةً .فَنَظَرْنَا هَلْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى كَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ أَيْضًا كَيْفَ هِيَ؟

۱۶۵۲: یحییٰ بن جزار نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں ہے کہ آپ کے وتر نو رکعت تھے البتہ فہد نے ابراہیم سے جو روایت کی وہ اس سے مختلف ہے۔امام طحاوی فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح نقل کیا کہ آپ کی نماز رات کو نو رکعت ہوا کرتی تھی۔تو اس روایت میں اس طرح ہے کہ آپ کی رات والی نماز نو رکعت تھی۔اس نے اسود والی روایت کی مخالفت کی ہے۔اس میں یہ احتمال ہے کہ وہ تمام نماز جس کو اس نے وتر سے تعبیر کیا ہے وہ وتر سمیت مکمل نماز تھی اور اس کی دلیل یحییٰ کی روایت میں ہے کہ آپ کی ضعف سے پہلے کی نماز نو رکعت تھی جب آپ کو بڑھاپا آ گیا تو آپ نے سات رکعت ادا فرمائیں۔پس یہ ہشام کی اس روایت کے موافق ہوگئی جس میں آٹھ رکعات کا تذکرہ جن کو پہلے ادا فرماتے اور پھر ایک ملا کر ان کو وتر بنا لیتے۔پھر جب آپ کا جسم بھاری ہو گیا تو آپ نے ان آٹھ کو چھ میں بدل دیا اور ایک ملا کر سات کو وتر بنا لیا۔یہ اس طور پر ہے کہ آپ کی تمام نماز جس میں وتر بھی شامل تھے انہوں نے اس کا نام وتر رکھا تا کہ یہ آثار متفق ہو کہ ان میں تضاد جاتا رہے۔البتہ اتنی بات رہے گی کہ وتر کی حقیقت پر روشنی زرارہ کی روایت کے بغیر نہیں پڑ سکتی۔پس ہم نے اس مین غور و فکر کیا کہ آیا کوئی روایت ایسی ملتی ہے جس میں وتر کی کیفیت مذکور ہو تو یہ روایات مل گئیں۔

تخریج : نسائی ۲٤۹/۱۔

حاصل روایات : ان روایات سے وتر کی تعداد نو معلوم ہو رہی ہے البتہ فہد کی روایت جو حسن بن ربیع عن ابوالاحوص عن اعمش ہے اس میں بقول طحاوی رحمہ اللہ ابراہیم عن اسود عن عائشہ رضی اللہ عنہا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات پڑھا کرتے تھے۔تو اس روایت نے ظاہر کر دیا کہ آپ کی رات کے وقت ادا کی جانے والی نماز کی رکعات کل نو تھیں پس یہ اسود کی پہلی روایات سے مختلف ہوئی۔

اس میں ایک احتمال یہ ہے کہ وہ تمام رکعات جو رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرماتے ان کو وتر کہہ دیا گیا ان میں نفل و وتر سب شامل تھے (۶ نفل ۳ وتر) اس کی دلیل یحییٰ بن جزار کی روایت ہے آپ پر بڑھاپا آنے سے پہلے نو رکعات ادا فرماتے رہے جب آپ کی عمر بڑھاپے والی آ گئی تو آپ سات رکعت ادا فرمانے لگے اب اس طرح یہ روایت سعد بن ہشام کی آٹھ رکعت والی اس روایت کے موافق ہو گئی جس میں مذکور ہے کہ پہلے آپ آٹھ رکعت ادا فرماتے رہتے پھر ایک کو ملا کر وتر بنا لیتے پس جب آپ کا جسم مبارک بوجھل ہو گیا تو آٹھ کو چھ سے بدل لیا اور ساتویں سے وتر بنانے لگے (۴ نفل تین وتر)

تنبیہ: پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ کی رات والی تمام نماز کو وتر سے تعبیر کر دیا یہ **تسمية الكل باسم الجزء** کی قسم سے ہے ان سات رکعات میں وتر بھی تھے تا کہ ان آثار میں تضاد واقع نہ ہو اور جو بظاہر پیدا ہو رہا ہے وہ ختم ہو جائے۔

کیفیت وتر:

اب تک جس قدر روایات گزر چکیں ان میں حقیقت وتر سے آگاہی نہیں ہوئی البتہ صرف روایت زرارہ بن اوفی عن سعد بن ہشام میں یہ مذکور ہے ہم یہاں اور روایات بھی پیش کرتے ہیں جو کیفیت وتر کی نشاندہی کریں گی۔

۱۶۵۳: فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَيَقْرَأُ فِي الَّتِيْ فِي الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ.

۱۶۵۳: یحییٰ بن سعید نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں میں جن میں آخری رکعت کو ملا کر وتر بنانا ہوتا تو اول میں سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری جس سے ان کو وتر بناتے اس میں کمل ھواللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے۔

سنتِ فجر کی قراءت

خلاصۃ المرام: نماز فجر سے پہلے دو رکعت نماز واجب ہے یا سنت' حسن بصری رحمہ اللہ اس کو واجب کہتے ہیں جبکہ تمام ائمہ اس کو سنت کہتے ہیں فجر کی ان دو رکعتوں میں امام مالک صرف فاتحہ پڑھتے اور دیگر تمام ائمہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ کا پڑھنا فرماتے ہیں شافعی رحمہ اللہ واحمد رحمہ اللہ تو پڑھنے کو لاباس بہ قرار دیتے ہیں اور احناف قراءت کو واجب مانتے ہیں۔

موقف فریق اوّل وثانی: امام حسن بصری رحمہ اللہ بالکل قراءت نہ کرنے کے قائل ہیں جبکہ امام مالک رحمہ اللہ صرف فاتحہ کے قائل ہیں۔ روایات یہ ہیں۔

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، قَالَ: ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْ أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ). فَأَخْبَرَتْ عَمْرَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِكَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ كَيْفَ كَانَتْ وَوَافَقَتْ عَلٰى ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ وَزَادَ عَلَيْهَا سَعْدٌ أَنَّهٗ كَانَ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ.

۱۶۵۴: حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر پڑھے' پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ' دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھے''۔ اس روایت میں عمرہ نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وتروں کی کیفیت ذکر کی ہے۔ سعد بن ہشام کی روایت اس کے موافق ہے اور سعد کی روایت میں یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ وہ آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

۱۶۵۵ :حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ :ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ ، عَنْ أَبِيْ مُوسَى ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ وِتْرِهِ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ).فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا مَا رَوَى سَعْدٌ وَعَمْرَةُ .

۱۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تین وتروں میں قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھتے۔ یہ روایت سعد وعمرہ کی روایت کے موافق ہے۔

۱۶۵۶ :وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ قَالَ :(قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ ؟ قَالَتْ : كَانَ يُوْتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ ، وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ ، وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ).فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُهَا لَمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مِنَ التَّطَوُّعِ وَتَسْمِيَتُهَا إِيَّاهُ وِتْرًا إِلَّا أَنَّهَا قَدْ فَصَلَتْ بَيْنَ الثَّلَاثِ وَبَيْنَ مَا ذَكَرَتْ مَعَهَا وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَّا لِأَنَّ الثَّلَاثَ كَانَ لَهَا مَعْنًى بَائِنٌ مِنْ مَعْنَى مَا قَبْلَهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مَعْنَى حَدِيْثِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ كَذٰلِكَ .وَالدَّلِيْلُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا رُوِيَ عَنْهَا مِنْ قَوْلِهَا .

۱۶۵۶: عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے وتر پڑھتے۔ انہوں نے فرمایا آپ چار اور تین پڑھتے' کبھی آٹھ اور تین پڑھتے' کبھی دس اور تین پڑھتے' سات سے کم کو وتر نہ بناتے اور نہ تیرہ سے زیادہ کو وتر بناتے۔ اس روایت میں آپ کی رات کی نفل نماز ذکر کی اور اس کا نام وتر رکھا' البتہ تین اور اس کے ساتھ مذکورہ رکعات میں فاصلہ کیا اور اس کی وجہ واضح ہے کہ تین دوسری رکعات سے معنوی اعتبار سے جدا ہیں۔ اور اس کا معنی روایت اسود' مسروق' یحییٰ جو انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی' جیسا ہے۔ اور اس کی دلیل ان کا یہ قول بھی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۶۵۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ :كَانَ الْوِتْرُ سَبْعًا وَخَمْسًا ، وَالثَّلَاثُ بُتَيْرَاءُ).فَكَرِهَتْ أَنْ تَجْعَلَ الْوِتْرَ ثَلَاثًا لَمْ يَتَقَدَّمْهُنَّ شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ قَبْلَهُنَّ غَيْرُهُنَّ ، فَلَمَّا كَانَ الْوِتْرُ عِنْدَهَا أَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ هُوَ أَنْ يَتَقَدَّمَهُ تَطَوُّعٌ إِمَّا أَرْبَعٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ جَمَعَتْ بِذٰلِكَ تَطَوُّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ الَّذِي صَلَّحَ بِهِ الْوِتْرُ الَّذِي بَعْدَهَا وَالْوِتْرَ فَسَمَّتْ ذٰلِكَ بِذٰلِكَ وِتْرًا .إِلَّا أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ فِي جُمْلَةِ ذٰلِكَ عَنْهَا أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثًا فَثَبَتَ مِنْ رِوَايَتِهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَاهُ عَنْهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ لِمُوَافَقَةِ قَوْلِهَا مِنْ رَأْيِهَا إِيَّاهُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثًا لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ .غَيْرَ أَنَّ مَا رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ فِي ذٰلِكَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ) لَمْ نَجِدْ لَهُ مَعْنًى .وَقَدْ جَاءَتِ الْعَامَّةُ عَنْ أَبِيْهِ وَعَنْ غَيْرِهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، بِخِلَافِ ذٰلِكَ ، فَمَا رَوَتْهُ الْعَامَّةُ أَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ هُوَ وَحْدَهُ وَانْفَرَدَ بِهِ .وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ آثَارٌ يَعُوْدُ مَعْنَاهَا أَيْضًا إِلَى الْمَعْنَى الَّذِي عَادَ إِلَيْهِ مَعْنَى حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .فَمِنْ ذٰلِكَ.

۱۶۵۷: ابن مسیب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا آپ کے وتر سات' پانچ' تین رکعت تھے اور تین رکعت بُتیرا ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو ناپسند کیا کہ صرف وتر تین ادا کرے اور ان سے پہلے کچھ نفل نہ پڑھے۔ جب ان کے نزدیک بہترین وتر وہ ہیں جن سے قبل نفل چار رکعت یا دو رکعت ہوانہوں نے اس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات والی نماز کو جمع کر کے تمام کو وتر کہا۔ مگر اس کے ضمن میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ وتروں کی تین رکعات ہیں۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس مرفوع روایت سے وہی بات ثابت ہوئی۔ تو سعد بن ہشام نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ کیونکہ ان کا قول ان کے اجتہاد کے موافق ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وتر تین ہیں اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے گا' بلکہ آخر میں پھیریں گے۔ البتہ عروہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ پانچ وتر پڑھتے اور ان کے آخر میں بیٹھتے' ہمیں اس کی تاویل نہیں مل سکی۔ عام روایات جو خود عروہ یا اوروں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہیں وہ اس کے خلاف ہیں۔ پس کثیر رواۃ کی روایت عروہ کی منفرد روایت سے اولیٰ ہے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ روایات نقل کی ہیں جن کا مفہوم وہی ہے جو روایت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ ان میں سے یہ روایات ہیں۔

۱۶۵۸ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَبَكَّارٌ ، قَالَا :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا ، قَالَ :(كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً).وَمِنْ ذٰلِكَ

۱۶۵۸: ابوحمزہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت ادا فرماتے۔

۱۶۵۹ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، (عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ، ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَذَبَنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ ، فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، قِيَامُهُ فِيْهِنَّ سَوَاءٌ).وَمِنْ ذٰلِكَ

۱۶۵۹: دوسری روایت جس کو عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ کے ہاں رات گزاری۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی وضوء کر کے آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا' تو آپ نے کھینچ کر مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا' پھر آپ نے تیرہ رکعت نماز ادا فرمائی جن میں آپ کا قیام برابر تھا۔

۱۶۶۰ :مَا حَدَّثَنَا بَكَّارٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَقَالَ :فَتَكَامَلَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .فَقَدْ اتَّفَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا فِيْ جُمْلَةِ صَلَاتِهِ أَنَّهَا كَانَتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .إِلَّا أَنَّهُ لَا تَفْصِيْلَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا فِيْ تَفْصِيْلِ ذٰلِكَ شَيْءٌ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ

۱۶۶۰: ایک روایت یہ ہے جس کو کریب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح نقل کیا۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں ''فتکاملت...... کہ آپ کی تیرہ رکعت نماز مکمل ہوئی۔ پس یہ روایت اور روایت حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی مجموعی نماز میں متفق ہو گئیں کہ وہ تیرہ رکعت تھی' البتہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں تفصیل نہیں۔ پس ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی اس کی تفصیل چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔

۱۶۶۱ :فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (أَمَرَنِي الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ أَبِيْتَ بِآلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا تَنَامَ حَتّٰى تَحْفَظَ لِي صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ :فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ نَامَ ، ثُمَّ قَامَ ، فَبَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، لَيْسَتَا بِطَوِيْلَتَيْنِ وَلَا بِقَصِيْرَتَيْنِ ، ثُمَّ عَادَ إِلَى فِرَاشِهِ ، ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ أَوْ خَطِيْطَهُ ثُمَّ اسْتَوَى وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ).

۱۶۶۱: علی بن معبد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ مجھے میرے والد عباس نے حکم دیا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کے ہاں رات گزاروں اور مجھے یہ فرمایا کہ رات کو نہ سوؤں یہاں تک کہ میرے لیے آپ کی رات کی نماز کو محفوظ کرلوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی' پھر آپ سو گئے۔ پھر اُٹھے اور پیشاب و وضو کیا' پھر دو رکعت ادا کیں جو کچھ طویل نہ تھیں اور نہ بالکل چھوٹی تھیں۔ پھر اپنے بستر کی طرف لوٹ آئے پھر سو گئے' یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی' پھر آپ اُٹھے اور اسی طرح کیا یہاں تک کہ چھ رکعات ادا کیں اور تین سے ان کو وتر بنایا۔

۱۶۶۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۱۶۶۲: ابن داؤد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔ صالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ البتہ یہ فرق کہ پھر آپ نے وتر ادا کیے مگر تین عدد اس روایت مذکور نہیں ہوا۔

۱۶۶۳ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ :ثُمَّ أَوْتَرَ وَلَمْ يَقُلْ بِثَلَاثٍ .فَأَخْبَرَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فِيْ صَلَاتِهِ تِلْكَ وَأَنَّهُ ثَلَاثٌ وَخَالَفَ أَبَا جَمْرَةَ وَعِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ وَكُرَيْبًا فِيْ عَدَدِ التَّطَوُّعِ .وَأَمَّا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ

۱۶۶۳: علی نے ابن والد سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کی کیفیت ذکر کی کہ کس طرح تھی اور یہ بھی بتلایا کہ وہ تین رکعت تھیں مگر انہوں نے نوافل کے متعلق ابوجمرہ' عقبہ' عکرمہ اور کریب سے مختلف بیان کیا۔

۱۶۶۴ : مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ح .

۱۶۶۴: ابوبکر نے ابن جبیر کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

۱۶۶۵ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ح

۱۶۶۵: ابوبکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت ادا کرتے۔

۱۶۶۶ : وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ (ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعًا ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ أَوْ خَطِيْطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ).فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْوِتْرِ .فَقَدْ وَافَقَ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي التِّسْعِ الَّتِي مِنَ الْوِتْرِ وَزَادَ عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفْرَدًا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ ثَلَاثٌ .فَمِنْ ذٰلِكَ

۱۶۶۶: ابوبکر نے ابن جبیر کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ کے ہاں رات گزاری۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد تشریف لائے اور چار رکعت نماز ادا کی پھر آپ اُٹھے اور پانچ رکعات ادا کیں پھر دو رکعت پڑھیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے۔ پھر آپ صبح کی نماز کے لیے نکلے۔ اس روایت میں ہے کہ آپ نے گیارہ رکعت ادا فرمائیں۔ جن میں دو رکعت وتر کے بعد تھیں۔ پس علی بن عبداللہ کی روایت میں نو رکعت ہیں' جن میں وتر بھی ہیں البتہ وتروں کے بعد دو رکعتوں کا اضافہ ہے۔ اور ابن جبیر' یحییٰ بن جزار سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سے الگ روایت کی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ وتر تین ہیں۔ ان میں سے بعض روایات یہ ہیں۔

۱۶۶۷ : مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ).

۱۶۶۷: روح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر ادا فرماتے اول رکعت میں سورہ اعلیٰ' دوسری میں کافروں اور تیسری میں قل ھو اللہ پڑھتے تھے۔

۱۶۶۸ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا لُوَيْنٌ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۶۶۸: روح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۱۶۶۹ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا لُوَيْنٌ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِيْنِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :(كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ ، يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ).

۱۶۶۹: روح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۱۶۷۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَهٰذَا فِيْهِ تَحْقِيْقُ مَا رَوٰى عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ مِنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ ثَلَاثًا .وَأَمَّا كُرَيْبٌ فَرَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۱۶۷۰: ابن خزیمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس روایت سے علی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ والی بات پختہ ہوگئی کہ آپ تین رکعت وتر ادا فرماتے۔

۱۶۷۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ أَبِيْ نَمِرٍ أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ (ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ انْصَرَفْتُ مَعَهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ، رُكُوْعُهُمَا مِثْلُ سُجُوْدِهِمَا .وَسُجُوْدُهُمَا مِثْلُ قِيَامِهِمَا ، ثُمَّ اضْطَجَعَ مَكَانَهُ فِيْ مُصَلَّاهُ ، حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ ، ثُمَّ تَعَارَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَذٰلِكَ ، ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهُ فَرَقَدَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ ، ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ، وَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصُّبْحِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ).فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ مَعَ ثِنْتَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَتَاهَا ، فَتَكُوْنَانِ مَعَ هٰذِهِ الْوَاحِدَةِ ثَلَاثًا لِيَسْتَوِيَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَعْنٰى حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ .ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ .فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَدْ

۱۶۷۱: کریب نے بتلایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں نے ایک رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱۶۷۱: کریب نے بتلایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں نے ایک رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری۔ پس جب آپ عشاء سے واپس لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ چلدیا۔ پس گھر میں داخل ہو کر آپ نے دو ہلکے پھلکے رکوع والی رکعات ادا فرمائیں ان کے رکوع' سجدے اور قیام تمام یکساں تھے۔ پھر اپنی نماز کی جگہ آپ نے آرام فرمایا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر آپ نے نیند سے بیدار ہو کر وضو کیا اور دو رکعت اسی طرح کی ادا فرمائیں۔ پھر دوبارہ اپنی اسی جگہ آرام فرمانے لگے اور سو گئے' میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔ پھر آپ نے پانچ مرتبہ کیا اور اس طرح دس رکعات ادا فرمائیں' پھر ایک کو ملا کر ان کو وتر بنایا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ آگئے اور نماز صبح کی اطلاع دی تو آپ نے دو رکعت ادا فرما کر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ اس روایت میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ آپ نے دس رکعات ادا فرمائیں اور ایک کو ساتھ ملا کر ان کو وتر بنایا۔ پس اس میں یہ احتمال ہے کہ ان دو آخری رکعات کے ساتھ ایک کو ملا کر وتر ادا کیے جن دو رکعتوں کو ادا کر چکے تھے تو وہ اس ایک سے ملکر تین ہو گئیں۔ یہ معنی اس بناء پر کیا تا کہ اس روایت اور علی بن عبداللہ' ابن جبیر اور یحییٰ بن جزار والی روایات کا مفہوم ایک ہو جائے۔ پھر ہم نے غور کیا کہ آیا ان کا اس سلسلہ میں کوئی بیان مروی ہے۔ روایت یہ ہے۔

۱۶۷۲ : حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا الْمُقْرِی ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِیْ أَيُّوبَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدِ ، عَنْ قَيْسٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ :(فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ). فَاتَّفَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ ابْنِ أَبِیْ دَاوٗدَ ، عَلٰی أَنَّ جَمِيْعَ مَا صَلّٰی إِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً ، وَبَيَّنَ هٰذَا أَنَّ الْوِتْرَ فِيْهَا ثَلَاثٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَعْنٰی حَدِيْثِ ابْنِ أَبِیْ دَاوٗدَ ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ، أَیْ مَعَ اثْنَتَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَتَاهَا هُمَا مَعَهَا وِتْرٌ .

۱۶۷۲: حضرت کریب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابن عباس کہنے لگے کہ "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کے بعد دو رکعت نماز ادا کی' پھر دو رکعت پھر دو رکعت' پھر تین وتر ادا کیے"۔ پس یہ روایت اور ابن ابی داؤد کی روایت اس بات میں متفق ہو گئیں کہ آپ نے کل گیارہ رکعت ادا فرمائی۔ اور یہ بھی واضح ہوا کہ اس میں تین رکعت وتر تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابن ابی داؤد والی روایت "ثم اوتر بواحدة" کا مطلب یہ ہے دو کے ساتھ ایک اور ملائی جن کو پہلے پڑھا اور وتر بھی اس کے ساتھ شامل ہیں۔

۱۶۷۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِیَ خَالَتُهُ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَوْتَرَ ، ثُمَّ اضْطَجَعَ ، ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ).فَقَدْ زَادَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُخَالِفْهُ فِي الْوِتْرِ فَكَانَ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا جُمِعَتْ مَعَانِيهِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ قَوْلِهِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ

۱۶۷۳: کریب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے ہاں گزاری۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر دو رکعت' پھر دو' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر آپ نے وتر ادا فرمائے پھر آپ پہلو کے بل لیٹ گئے پھر آپ کی خدمت میں مؤذن آیا تو آپ نے کھڑے ہو کر دو ہلکی رکعات ادا فرمائی پھر نکل کر صبح کی نماز پڑھائی۔ اس روایت میں دو رکعات کا اضافہ ہے البتہ وتروں کے سلسلہ میں مخالف نہیں۔ پس جو کچھ ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اگر ان کے معانی کو جمع کیا جائے تو وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر ادا فرماتے تھے۔ اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا قول بھی اسی طرح منقول ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۶۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ بَتْرَاءَ ثَلَاثًا ، وَلٰكِنْ سَبْعًا أَوْ خَمْسًا .

۱۶۷۴: ابن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تین وتر الگ قرار پائیں بلکہ وہ سات یا پانچ رکعت ہونا چاہیے یعنی دو چار نفل بھی ساتھ ہو۔

۱۶۷۵ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .

۱۶۷۵: سفیان بن عیینہ نے حضرت اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ كَرِهَ أَنَّهُ يُوتِرُ وِتْرًا لَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ ، وَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهُ تَطَوُّعٌ ، إِمَّا رَكْعَتَانِ وَإِمَّا أَرْبَعٌ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خِلَافُ هٰذَا .فَذَكَرَ .

۱۶۷۶: حضرت شعبہ رحمہ اللہ نے حضرت اعمش سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے

کہ آپ وتروں کو اکیلا پڑھنا ناپسند کرتے تھے کہ اس سے پہلے نفل نہ ہوں بلکہ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے نفل ہوں خواہ وہ دو رکعت ہوں یا چار۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرلے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تو اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۷۷ :مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنِ الْبُغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ الْاَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ :قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هَلْ لَكَ فِيْ مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ، وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَعِيْبَ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَصَابَ مُعَاوِيَةُ .قِيْلَ لَهُ :قَدْ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ فِعْلِ مُعَاوِيَةَ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى إِنْكَارِهِ إِيَّاهُ عَلَيْهِ .وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا غَسَّانَ مَالِكَ بْنَ يَحْيَى الْهَمْدَانِيَّ

۱۶۷۷: عطاء نے نقل کیا کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کیا آپ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس بات پر اعتراض ہے کہ انہوں نے ایک وتر پڑھا۔ تو اس آدمی کا مقصد معاویہ رضی اللہ عنہ پر عیب لگانا تھا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ نے درست کیا۔ (ابن ابی شیبہ ۲/۲۹۱) اس کے جواب میں یہ کہیں گے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ روایت بھی وارد ہے جس میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس فعل پر نکیر کی گئی ہے۔

۱۶۷۸ :حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ قَالَ :كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ نَتَحَدَّثُ حَتّٰى ذَهَبَ هَزِيْعٌ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَامَ مُعَاوِيَةُ ، فَرَكَعَ رَكْعَةً وَاحِدَةً ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مِنْ أَيْنَ تُرَى أَخَذَهَا الْحِمَارُ .

۱۶۷۸: روایت یہ ہے کہ عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ امیر معاویہ کے پاس تھا۔ ہمیں باتیں کرتے رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ پس معاویہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس حمار نے یہ چیز کہاں سے لی ہے؟

۱۶۷۹ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا عِمْرَانُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلِ الْحِمَارُ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَصَابَ مُعَاوِيَةُ" "عَلَى التَّقِيَّةِ لَهُ ، أَيْ أَصَابَ فِيْ شَيْءٍ آخَرَ لِأَنَّهُ كَانَ فِيْ زَمَنِهِ ، وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ -عِنْدَنَا -أَنْ يَكُوْنَ مَا خَالَفَ فِعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَدْ عَلِمَهُ عِنْدَهُ صَوَابًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ .

۱۶۷۹: ابوبکرہ نے عمران کی سند سے اسی طرح روایت کی' مگر اس میں ''حمار'' کا لفظ نہیں۔ عین ممکن ہے ابن عباس کا قول ''اصاب معاویہ'' بطور توریہ ہو اور کسی چیز کا پالینا مراد ہو کیونکہ یہ ان کی حکومت کے زمانے کا واقعہ ہے۔

مگر ہمارے نزدیک یہ درست نہیں کیونکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیے ہوئے فعل کو کبھی ترک کرنے والے نہ تھے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ تین وتروں کے سلسلہ میں روایات ذیل میں ہیں۔

۱۶۸۰ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ :ثَلَاثٌ ، قَالَ :ابْنُ لَهِيعَةَ :وَحَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ بِذٰلِكَ .

۱۶۸۰: ابومنصور کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وتر کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا تین ہیں۔

۱۶۸۱ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ :سَمَرَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ ثُمَّ نَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِأَصْوَاتِ أَهْلِ الزَّوْرَاءِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتَرَوْنَنِي أُدْرِكُ أُصَلِّي ثَلَاثًا ، يُرِيدُ الْوِتْرَ وَرَكْعَتَي الْفَجْرِ وَصَلَاةَ الصُّبْحِ ، قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالُوا :نَعَمْ ، فَصَلّٰى ، وَهٰذَا فِي آخِرِ وَقْتِ الْفَجْرِ فَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْوِتْرُ عِنْدَهُ يُجْزِءُ فِيهِ أَقَلُّ مِنْ ثَلَاثٍ ، ثُمَّ يُصَلِّيهِ حِينَئِذٍ ثَلَاثًا مَعَ مَا يَخَافُ مِنْ فَوْتِ الْفَجْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى صِحَّةِ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ مَعَانِيَ أَحَادِيثِهِ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ .وَقَدْ رُوِيَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْوِتْرِ أَيْضًا أَنَّهُ ثَلَاثٌ

۱۶۸۱: ابن لہیعہ نے یزید کی سند سے ابومنصور سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۶۸۱ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ :سَمَرَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ ثُمَّ نَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِأَصْوَاتِ أَهْلِ الزَّوْرَاءِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتَرَوْنَنِي أُدْرِكُ أُصَلِّي ثَلَاثًا ، يُرِيدُ الْوِتْرَ وَرَكْعَتَي الْفَجْرِ وَصَلَاةَ الصُّبْحِ ، قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالُوا :نَعَمْ ، فَصَلّٰى ، وَهٰذَا فِي آخِرِ وَقْتِ الْفَجْرِ فَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْوِتْرُ عِنْدَهُ يُجْزِءُ فِيهِ أَقَلُّ مِنْ ثَلَاثٍ ، ثُمَّ يُصَلِّيهِ حِينَئِذٍ ثَلَاثًا مَعَ مَا يَخَافُ مِنْ فَوْتِ الْفَجْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى صِحَّةِ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ مَعَانِيَ أَحَادِيثِهِ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ .وَقَدْ رُوِيَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْوِتْرِ أَيْضًا أَنَّهُ ثَلَاثٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی تین وتر منقول ہیں' روایات ذیل میں ہیں:

۱۶۸۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى (أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ) وَ (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ) وَ (إِذَا زُلْزِلَتْ) وَفِي الثَّانِيَةِ (وَالْعَصْرِ) وَ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ) وَ (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) وَفِي الثَّالِثَةِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (تَبَّتْ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد)). وَرَوَى عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

۱۶۸۲: حارث نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفصل کی تین سورتوں سے وتر ادا فرمائے' رکعت اولیٰ میں الھاکم' التکاثر اور انا انزلنٰہ اور اذا زلزلت اور دوسری میں عصر' نصر' کوثر اور تیسری میں کافرون' لہب' اخلاص پڑھتے۔ (ترمذی فی الوتر روایت نمبر 460) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

۱۶۸۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ).وَرُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ.

۱۶۸۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ وتروں اول رکعت سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایھا الکافرون اور تیسری میں سورہ اخلاص پڑھتے تھے۔

حضرت زید بن خالد جھنی رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی روایت کی ہے۔

۱۶۸۴ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ (زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ : لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ

ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، هُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، ثُمَّ أَوْتَرَ) ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .فَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْمَا تَقَدَّمَهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

۱۶۸۴: یونس نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے (اپنے دل میں کہا) کہ میں ضرور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کن انکھیوں سے دیکھوں گا۔ چنانچہ میں آپ چوکھٹ پر ٹیک لگائی یا خیمے سے ٹیک لگائی۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعات ادا فرمائیں' پھر دو طویل خوب طویل خوب لمبی رکعات تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر دو رکعت نماز ادا کیں جو ان دو پہلی سے کم تھیں' پھر دو رکع ادا کیں ان سے بھی مختصر تھیں۔ پھر وتر ادا کیے یہ تیرہ رکعت بن گئیں۔ اس کے متعلق بحث ما قبل روایت کی طرح ہے۔

تخریج: (مسلم فی المسافرین ۱۹۵' احمد ۱۶۸۵ مسالك فی صلاة اليل ۱۲' المسند ۱۹۳/۵' ابو داؤد فی التطوع باب ۲۶، ۱۳۶۶)

حضرت ابو امامہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کی ہے۔

۱۶۸۵ : مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ ، فَلَمَّا بَدَّنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا (إِذَا زُلْزِلَتْ) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ)). فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذَكَرَ شَفْعَهُ وَهُوَ التَّطَوُّعُ وَوِتْرَهُ ، فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ وِتْرًا كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَعْضِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ مِنْ فِعْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا .

۱۶۸۵: سلیمان نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو سے وتر بناتے۔ جب آپ کا بدن بھاری ہو گیا گوشت بڑھ گیا تو سات سے وتر بناتے اور دو رکعت بیٹھ کر ادا فرمائیں جن میں سورۂ زلزال اور کافرون کی تلاوت فرمائی۔ (احمد ۲۶۹/۵) اس میں ممکن ہے آپ کا شفعہ نفل اور وتر ہوں۔ پس انہوں نے ان تمام کو وتر کہا ان بعض روایات میں بھی جو پہلے مذکور ہوئیں۔ اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا فعل اس پر دلالت کرتا ہے۔

۱۶۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ عِنْدَ أَبِيْ أُمَامَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا ، وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ ، وَقَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ ،

۱۶۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا ، وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ ، وَقَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ ، وَلٰكِنْ مَا عَلِمَهُ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا.

۱۶۸۶: ابن مرزوق نے نقل کیا کہ ابوامامہ تین وتر ادا کرتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۲۹۳) اس سے یہ بات ثابت ہوگئی وتر ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے ہاں اتنے ہیں جو ہم نے ذکر کر دیے۔ اور یہ ناممکن ہے کہ یہ اسی طرح ہوں۔ اس لیے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل تو اس کے خلاف معلوم ہوا۔ لیکن جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل معلوم کیا اس کا معنی وہی ہے جس کی طرف ہم نے پھیرا اور موڑا ہے۔ واللہ اعلم

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نقل کیا ہے۔

۱۶۸۷ : قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :(كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ) .فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ أَيْضًا .وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۸۷: ابن خزیمہ نے ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ تیرہ رکعت سے وتر بناتے جب آپ کمزور ہو گئے سات وتر بنانے لگے۔ (ابن ابی شیبہ ۲/۲۹۳ طبرانی کبیر ۲۳/۳۴۴) اس روایت کے متعلق کلام ابوامامہ والی روایت کی طرح ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نے بھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۶۸۸ :مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ (كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا كَلَامٍ) .فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ يُحْكَمَ الْوِتْرُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ ، وَكَانَ إِنَّمَا يُرَادُ مِنْهُمْ أَنْ يُصَلُّوا وِتْرًا لَا عَدَدَ لَهُ مَعْلُومٌ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ .

۱۶۸۸: مقسم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ یا سات کو وتر بناتے اور ان کے مابین سلام و کلام سے فاصلہ نہ کرتے۔ اس میں یہ کہنا ممکن ہے کہ وتروں کے تعداد لازم ہونے سے پہلی کی بات

ہو۔اور جو چاہتا پانچ وتر پڑھتا اور جو چاہتا سات وتر پڑھتا اس وقت مقصود طاق عدد پورا کرنا ہوتا تھا اس کی تعداد معلوم نہ تھی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کرتی ہے کہ یہ معاملہ اسی طرح تھا۔

۱۶۸۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَوْتِرْ بِخَمْسٍ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِءْ إِيْمَاءً).

۱۶۸۹: یزید لیثی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وتر ادا کرو اگر اس کی طاقت نہیں تو تین اور اگر اس کی طاقت نہیں تو ایک پڑھو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اشارے سے پڑھو۔

۱۶۹۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ ، فَحَسَنٌ ، وَمَنْ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَقَدْ أَحْسَنَ ، وَمَنْ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَحَسَنٌ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُوْمِءْ إِيْمَاءً).

۱۶۹۰: یزید لیثی رحمہ اللہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔وتر حق ہیں پس جو چاہے پانچ پڑھے تو اچھا ہے اور جس نے تین پڑھے اس نے خوب کیا اور جس نے ایک وتر ادا کیا تو مناسب ہے اور جو طاقت نہ رکھے وہ اشارے سے پڑھے۔

۱۶۹۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ : ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ).

۱۶۹۱: یزید لیثی رحمہ اللہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق و ثابت ہیں جو چاہے پانچ وتر پڑھے اور جو چاہے تین پڑھے اور جو چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔

۱۶۹۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ ، قَالَ :(الْوِتْرُ حَقٌّ أَوْ وَاجِبٌ ، فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ، وَمَنْ غُلِبَ إِلٰى أَنْ يُوْمِءَ فَلْيُوْمِءْ).فَأَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ كَانُوْا مُخَيَّرِيْنَ فِيْ أَنْ يُوْتِرُوْا بِمَا أَحَبُّوْا ، لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ ، وَلَا

عَدَدَ ، بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ مَا يُصَلُّوْنَ وِتْرًا .وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ وَأَوْتَرُوْا وِتْرًا لَا يَجُوْزُ لِكُلِّ مَنْ أَوْتَرَ عِنْدَهُ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهُ .فَدَلَّ إِجْمَاعُهُمْ عَلٰى نَسْخِ مَا قَدْ تَقَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَهُمْ عَلٰى ضَلَالٍ .وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۶۹۲: یزید لیثی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وتر حق یا واجب ہیں۔ پس جو چاہے سات پڑھے اور جو چاہے پانچ پڑھے اور جو چاہے تین پڑھے اور جو چاہے ایک پڑھے اور جس پر تکلیف کا غلبہ ہو تو اشارے سے ادا کرے۔ ان روایات میں اس بات کی اطلاع دی گئی ہے کہ صحابہ کرام کو وتروں کے سلسلہ میں تعداد کی پابندی نہ تھی جس قدر چاہیں پڑھ لیں۔ نہ وقت تھا نہ تعداد متعین تھی۔ البتہ ان کا طاق تعداد میں پڑھنا لازم تھا۔ اس بات پر آپ کے بعد امت کا اتفاق ہو گیا کہ وہ وتر پڑھیں اور جو وتر پڑھے تو اسے اس میں سے کسی چیز کا ترک جائز نہیں۔ اُمت کا اجماع اس اختیار کے نسخ کی دلیل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔ عبدالرحمان بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح نقل کیا ہے۔

۱۶۹۳ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ (صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ فَقَرَأَ فِي الْأُوْلٰى :بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ :سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا ، يَمُدُّ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ).

۱۶۹۳: حضرت عبدالرحمان بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وتر ادا کیے۔ آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری میں الکافرون اور تیسری میں سورۂ اخلاص پڑھی۔ پس جب آپ فارغ ہو گئے تو آپ نے تین مرتبہ یہ کلمات سبحان الملك القدوس کہے اور تیسری مرتبہ میں آواز کو دراز کیا۔

۱۶۹۴ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۱۶۹۴: حضرت زبید رحمہ اللہ نے اپنے اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۶۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ،

فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ :وَفِي الثَّانِيَةِ (قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا) يَعْنِي :(قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) ، وَفِي الثَّالِثَةِ :اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ .فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ

۱۶۹۵: حضرت زید ﷺ نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ دوسری میں قل للذین کفروا یعنی الکافرون اور تیسری میں اللہ الواحد یعنی قل ھو اللہ پڑھی ہے۔اس سے یہ دلالت مل گئی کہ وہ تین وتر پڑھتے تھے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت کی ہے۔

۱۶۹۶ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (: لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ ، وَأَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ).

۱۶۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین کے ساتھ وتر نہ بناؤ بلکہ پانچ یا سات کے ساتھ وتر بناؤ اور نماز مغرب کی مشابہت مت کرو۔

۱۶۹۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ :ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدَّثَهُ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ ، قَالَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ تَشَبَّهُوْا بِالْمَغْرِبِ ، وَلَكِنْ أَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ أَوْ بِإِحْدَى عَشْرَةَ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ إِفْرَادَ الْوِتْرِ حَتّٰى يَكُوْنَ مَعَهُ شَفْعٌ عَلَى مَا قَدْ رَوَيْنَا قَبْلَ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ تَطَوُّعًا قَبْلَ الْوِتْرِ وَفِي ذٰلِكَ نَفْيُ الْوَاحِدَةِ أَنْ تَكُوْنَ وِتْرًا .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى مَعْنَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ أَيُّوبَ فِي التَّخْيِيْرِ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ إِبَاحَةُ الْوِتْرِ بِالْوَاحِدَةِ .فَقَدْ ثَبَتَ بِهَذِهِ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْوِتْرَ أَكْثَرُ مِنْ رَكْعَةٍ ، وَلَمْ يُرْوَ فِي الرَّكْعَةِ شَيْءٌ وَتَأْوِيْلُهُ يَحْتَمِلُ مَا قَدْ شَرَحْنَاهُ وَبَيَّنَّاهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هَذَا الْبَابِ ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَوَجَدْنَا الْوِتْرَ لَا يَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ ، إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ فَرْضًا أَوْ سُنَّةً ، فَإِنْ كَانَ فَرْضًا فَإِنَّا لَمْ نَرَ شَيْئًا مِنَ الْفَرَائِضِ إِلَّا عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ ، فَمِنْهُ مَا هُوَ رَكْعَتَانِ ، وَمِنْهُ مَا هُوَ أَرْبَعٌ وَمِنْهُ مَا هُوَ ثَلَاثٌ ، وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الْوِتْرَ لَا تَكُوْنُ اثْنَتَيْنِ وَلَا أَرْبَعًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ ثَلَاثٌ .هَذَا إِذَا كَانَ فَرْضًا ، وَأَمَّا إِذَا كَانَ سُنَّةً ، فَإِنَّا لَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنَ السُّنَنِ إِلَّا

وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ .مِنْ ذٰلِكَ الصَّلَاةُ مِنْهَا تَطَوُّعٌ ، وَمِنْهَا فَرْضٌ .وَمِنْ ذٰلِكَ :الصَّدَقَاتُ ، لَهَا أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ الزَّكَاةُ .وَمِنْ ذٰلِكَ :الصِّيَامُ ، وَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا أَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكَفَّارَاتِ .وَمِنْ ذٰلِكَ :الْحَجُّ ، يُتَطَوَّعُ بِهِ ، وَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ .وَمِنْ ذٰلِكَ الْعُمْرَةُ ، يُتَطَوَّعُ بِهَا ، وَوُجُوبُهَا فِيهِ اخْتِلَافٌ سَنُبَيِّنُهُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَمِنْ ذٰلِكَ الْعَتَاقُ ، لَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَالظِّهَارِ .فَكَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا يُتَطَوَّعُ بِهَا ، وَلَهَا أُصُولٌ فِي الْفَرْضِ ، فَلَمْ نَرَ شَيْئًا يُتَطَوَّعُ بِهِ ، إِلَّا وَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ .وَقَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ هِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بِهَا .مِنْهَا الصَّلَاةُ عَلَى الْجِنَازَةِ وَهِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بِهَا وَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مَيِّتٍ مَرَّتَيْنِ يَتَطَوَّعُ بِالْآخِرَةِ مِنْهُمَا .فَكَانَ الْفَرْضُ قَدْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بِمِثْلِهِ .وَلَمْ نَرَ شَيْئًا يُتَطَوَّعُ بِهِ إِلَّا وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ ، مِنْهُ أُخِذَ ، وَكَانَ الْوِتْرُ يُتَطَوَّعُ بِهِ ، فَلَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ إِلَّا وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَالْفَرْضُ لَمْ نَجِدْ فِيهِ وِتْرًا إِلَّا ثَلَاثًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ .هٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۶۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین رکعت سے وتر نہ بناؤ کہ جس سے نماز مغرب کی مشابہت اختیار کرو' بلکہ پانچ یا سات یا نو یا گیارہ سے وتر بناؤ۔ پس اس میں یہ احتمال ہے کہ انہوں نے اکیلے وتروں کا ادا کرنا مکروہ خیال کہ جب تا کہ اس کے ساتھ (دو یا چار) جفت نہ ہوں جیسا کہ ہم اس سے پہلے ابن عباس' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کر آئے وہ جفت رکعات وتر سے قبل نفل ہوں گے۔ اس میں ایک کے وتر ہونے کی نفی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا معنی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کی طرح اختیار کا ہو۔ اگر اس ایک وتر کے پڑھنے کا جواز نہ ہو گا۔ ان آثار مرویہ سے جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں یہ ثابت ہو گیا کہ وتروں کی تعداد ایک سے زائد ہے۔ اور ایک رکعت کے متعلق جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مروی نہیں۔ پس تاویل محتملہ ہے۔ جس کی وضاحت ہم نے کتاب ہٰذا میں اپنے موقع پر ذکر کر دی۔ پھر ہم نے چاہا کہ نظر وفکر کے لحاظ سے وتروں کا حکم تلاش کریں وہ صورتیں بنیں گی یا تو وہ فرض ہوں گے یا سنت۔ پس اگر وہ فرض ہو تو ہم فرائض کی تین صورتیں پاتے ہیں (۱) ایک صورت یہ ہے کہ وہ دو رکعت ہیں۔ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ وہ چار رکعت ہیں۔ (۳) تیسری صورت یہ ہے کہ وہ تین رکعت ہوں۔ اور سب اس بات پر متفق ہیں کہ وہ وتر دو یا چار تو نہیں۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو

گئی کہ وہ تین ہیں یہ اس صورت میں ہے جبکہ وہ فرض ہوں۔ اور اگر وہ سنت ہوں ہم تمام سنتوں کی مثالیں نماز کے فرائض میں پاتے ہیں ان میں سے نمازیں ہیں' بعض تو ان میں فرض ہیں اور بعض نفل ہیں۔ انہی میں جو فرض ہیں وہ صدقات کے لیے کچھ فرضیت میں اصل ہیں اور وہ زکوٰۃ ہے۔ اور اسی میں سے روزے ہیں ان کے لیے بھی اصل فرض ہیں اور وہ رمضان المبارک کے روزے ہیں اور وہ روزے جن کو کفارات میں لازم کیا ہے۔ اور ان اصل فرائض میں سے حج ہے۔ اور وہ نفلی بھی ہوتا ہے۔ اصل فرض تو حج اسلام (زندگی میں ایک مرتبہ) ہے اور اس میں سے نفل عمرہ ہے۔ اور اس کے واجب ہونے میں اختلاف ہے۔ عنقریب اسے بیان کیا جائے گا انشاء اللہ۔ اور اسی میں سے آزاد کرنا ہے۔ اور اس میں اصل تو فرض ہے اور وہ مختلف کفارات ہیں اور ظہار ہے۔ یہ جتنی چیزیں ہیں ان کی اصل فرض اور ان کو نفلی طور پر بھی انجام دیا جاتا ہے۔ تو ہم کوئی چیز نوافل کی ایسی نہیں پاتے جس کی اصل فرض میں موجود نہ ہو۔ البتہ ہم بہت سی ایسی فرض اشیاء پاتے ہیں مگر ان کو نفل کے طور پر ادا کرنا درست نہیں مثلاً ان میں سے نماز جنازہ ہے۔ یہ ایسا فرض ہے کہ اس کو نفل کے طور پر ادا نہیں کر سکتے اور کسی آدمی کو کسی میت پر دو مرتبہ جنازہ درست نہیں کہ دوسری مرتبہ کو وہ نفل قرار دے لے۔ تو گویا فرائض ایسے پائے جاتے ہیں کہ جن کی نفلی ادائیگی درست نہیں ہے اور نوافل میں ایسی کوئی چیز نہیں ملتی کہ جس کو نفلی طور پر ادا کیا جا سکتا ہو۔ مگر فرائض میں اس کی کوئی مثل نہ پائی جاتی ہو۔ اور وتروں کو بطور نفل ادا کیا جاتا ہے۔ مگر یہ جائز نہیں کہ وہ اس طرح ہوں اور ان کی فرائض میں کوئی مثال نہ ہو۔ فرائض ہم طاق تعداد تین ہی پاتے ہیں۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وتر تین ہیں نظر کا یہی تقاضا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

۱۶۹۸ : وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۹۸: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں روایات آئی ہیں۔

۱۶۹۹ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح .وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمَ الدَّارِيَّ أَنْ يَقُوْمَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ : فَكَانَ الْقَارِءُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنِ حَتّٰى يَعْتَمِدَ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ ، وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ .فَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُمْ كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ شَفْعًا وَاحِدًا ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَصِلُوْهُ بِشَفْعٍ آخَرَ.

۱۶۹۹: یونس نے اپنے استاد کے ساتھ سائب یزید نے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو گیارہ رکعت قیام اللیل کا حکم فرمایا۔ قاری سو سو آیات والی سورتیں تلاوت کرتے' لوگ لاٹھی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے کیونکہ قیام طویل ہوتا اور فجر قریب ہم گھروں کو لوٹتے۔ یہ روایت دلالت کر رہی ہے کہ وہ تین وتر

پڑھتے تھے کیونکہ یہ تو درست نہیں کہ وہ ایک شفعہ پڑھتے پھرلوٹ کر اسے دوسرے شفعہ کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوں۔

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ ، قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ هِلَالٍ ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ :دَفَنَّا أَبَا بَكْرٍ لَيْلًا ، فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَمْ أُوْتِرْ ، فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ ، فَصَلَّى بِنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ، لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ .

۱۷۰۰: ابن ابی داؤد نے مسور بن مخرمہ سے نقل کیا کہ ہم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں وتر نہیں پڑھ سکا' چنانچہ وہ کھڑے ہوئے' ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی۔ پس انہوں نے ہمیں تین رکعت پڑھائیں اور ان کے اختتام پر سلام پھیرا۔

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ خَلْدَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْوِتْرِ ، فَقَالَ :عَلَّمَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَلَّمُوْنَا أَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ، غَيْرَ أَنَّا نَقْرَأُ فِي الثَّالِثَةِ ، فَهٰذَا وِتْرُ اللَّيْلِ ، وَهٰذَا وِتْرُ النَّهَارِ .

۱۷۰۱: ابوبکرہ نے ابوخالد سے نقل کیا کہ میں نے ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم نے اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا اور تم ہم سے سیکھ لو کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں سوائے اس بات کے کہ مغرب کی تیسری میں ہم قرأت نہیں کرتے۔ پس یہ دن کے وتر ہیں اور وہ رات کے وتر ہیں (ان کی تیسری رکعت میں قرأت کرتے ہیں)۔

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ :الْوِتْرُ ثَلَاثٌ ، كَوِتْرِ النَّهَارِ ، صَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

۱۷۰۲: یزید نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ وتر تین رکعت ہیں جیسا کہ دن کی طاق نماز مغرب ہے۔

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۱۷۰۳: ابن مرزوق نے مالک بن حارث رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا :الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ ، وَكَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ .

۱۷۰۴: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وتر تین رکعت ہیں

۱۷۰۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :ثَنَا ثَابِتٌ، قَالَ صَلَّى بِيْ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْوِتْرَ أَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَأُمُّ وَلَدِهِ خَلْفَنَا ، ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ ، ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُعَلِّمَنِي .

۱۷۰۵: اور حضرت انس رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ ثابت کہتے ہیں کہ ہمیں انس رضی اللہ عنہ وتر پڑھاتے' میں ان کی دائیں جانب اور ان کی ام ولدہ ہمارے پیچھے تھی۔ انہوں نے تین رکعت انکے آخر میں سلام پھیرا۔

۱۷۰۶ :حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ نَافِعٍ وَالْمَقْبُرِيِّ ، سَمِعَا مُعَاذًا الْقَارِءَ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ الْوِتْرِ .

۱۷۰۶: میں نے گمان کیا کہ انہوں نے مجھے سکھانے کے لیے ایسا کیا۔ نافع اور مقبری نے معاذ القاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ وتر کی دو رکعت پر سلام پھرتے تھے۔

۱۷۰۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ ، قَالَ :كَانَ مُعَاذٌ يَقْرَأُ لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ، يَفْصِلُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الثِّنْتَيْنِ بِالسَّلَامِ ، حَتّٰى يَسْمَعَ مَنْ خَلْفَهُ تَسْلِيْمَهُ .فَلَمَّا تُوُفِّيَ قَامَ لِلنَّاسِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، فَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ ، لَمْ يُسَلِّمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُنَّ .فَقَالَ لَهُ النَّاسُ :أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ صَاحِبِكَ ؟ فَقَالَ :لَا ، وَلٰكِنْ إِنْ سَلَّمْتُ انْفَضَّ النَّاسُ .فَهٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ ، فَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ لَا يُسَلِّمُ .فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُمْ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ ، نَظَرْنَا فِيْ حُكْمِ التَّسْلِيْمِ بَيْنَ الْاِثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ ، كَيْفَ هُوَ ؟ فَرَأَيْنَا التَّسْلِيْمَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَيَخْرُجُ الْمُسْلِمُ بِهِ مِنْهَا ، حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْ غَيْرِ صَلَاةٍ .وَقَدْ رَأَيْنَا مَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنَ الْفَرْضِ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفْصَلَ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ .فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، الْوِتْرُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفْصَلَ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ، فَذَكَرَ.

۱۷۰۷: حنش صنعانی کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو قرآن سناتے وہ ایک وتر پڑھا کرتے وہ پہلی دو رکعتوں اور اس میں سلام سے فاصلہ کرتے یہاں تک کہ ان کے پیچھے لوگ سن لیتے۔ جب ان کی وفات ہو گئی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کی جگہ کھڑے ہوئے وہ لوگوں کو وتر پڑھاتے اور ان کے مابین سلام سے فاصلہ نہ کرتے

بلکہ فراغت پر سلام پھیرتے لوگوں نے کہا کیا تم نے اپنے ساتھی کے طریقہ کو ترک کر دیا۔ انہوں نے کہا: نہیں لیکن اگر میں سلام پھروں تو لوگ بکھر جائیں گے۔ یہ تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تین وتر ادا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض دو پر سلام پھیرتے جبکہ دوسرے درمیان میں سلام نہ پھیرتے۔ پس جب ان سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وتر تین ہیں تو اب ہم دو کے بعد سلام پھیرنے کے مسئلہ کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کی صورت کیا ہے۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ سلام سے نماز منقطع ہو جاتی ہے اور سلام کرنے والا نماز سے نکل جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور ہم نے غور سے دیکھا کہ فرائض کے سلسلہ میں اس پر اتفاق ہے کہ ان کے مابین سلام سے فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ وتر کا حکم یہی ہو۔ اور ان میں بھی سلام سے فاصلہ مناسب نہ ہو۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ بہت سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ ایک وتر پڑھتے تھے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۷۰۸: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْخُزَاعِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ :لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةَ عَلَى الْقِيَامِ أَحَدٌ ، فَقُمْتُ أُصَلِّي فَوَجَدْتُ حِسَّ رَجُلٍ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، فَتَنَحَّيْتُ لَهٗ فَتَقَدَّمَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْآنَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ أَوْهَمَ الشَّيْخُ ، فَلَمَّا صَلّٰى قُلْتُ :يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، إِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً وَاحِدَةً ، فَقَالَ :أَجَلْ ، هِيَ وِتْرِي .قِيْلَ لَهٗ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عُثْمَانُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ فَيَكُوْنُ قَدْ صَلّٰى شَفْعَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ أَوْتَرَ فِيْ وَقْتِ مَا رَآهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ .وَفِيْ إِنْكَارِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِعْلَ عُثْمَانَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْعَادَةَ الَّتِيْ قَدْ كَانَ جَرٰى عَلَيْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَعَرَفَهَا عَلٰى غَيْرِ مَا فَعَلَ عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَهٗ صُحْبَةٌ .فَقَدْ دَخَلَ بِذٰلِكَ هٰذَا الْمَعْنٰى فِي الْمَعْنَى الْأَوَّلِ .وَإِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ مُحْتَجٌّ بِمَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ.

۱۷۰۸: ابو بکرہ نے حضرت عبدالرحمان تیمی سے نقل کیا کہ میں نے اپنے طور فیصلہ کیا کہ آج رات کے قیام پر مجھ پر کوئی چیز غالب نہ آسکے گی۔ پس میں نماز پڑھنے لگا میں نے اپنے پیچھے ایک آدمی کی آہٹ محسوس کی' تو میں نے دیکھا کہ وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے ان کے لیے جگہ چھوڑ دی وہ آگے بڑھے اور قرآن مجید کو شروع کر کے مکمل کیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا' میں نے کہا شیخ کو وہم ہوگیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین تم نے ایک رکعت ادا کی ہے۔ آپؓ نے فرمایا ہاں وہ میرے وتر ہیں۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ ممکن ہے حضرت عثمان اپنے وتر اور شفعہ کے درمیان فاصلہ کرتے ہوں۔ پس انہوں نے اس سے پہلے شفعہ پڑھا ہوگا پھر جب اس وقت میں جب عبدالرحمان نے ان کو دیکھا تو انہوں نے اس کو طاق بنالیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ عبدالرحمان کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمل پر انکار سے یہ دلیل مل گئی کہ عام عادت تو اس سے پہلے ان

کے ہاں معروف تھی وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل سے مختلف تھی اور حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔ اس سے یہ مفہوم بھی پہلے معنی میں شامل ہوگیا۔ اگر کوئی معترض حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت سے حجت و دلیل پکڑ لے۔ روایت یہ ہے۔

۱۷۰۹ : فَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، حَدَّثَهُمْ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : شَهِدَ عِنْدِي مِنْ شُيُبٍ مِنْ آلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ.

۱۷۰۹: یونس نے اپنی سند سے ابن المسیبؒ سے بیان کیا کہ میرے پاس آل سعد بن وقاص کے ایک بوڑھے نے گواہی دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک وتر پڑھتے۔ (ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۲۹۲)

۱۷۱۰ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : ثَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ.

۱۷۱۰ :

۱۷۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : أَمَّنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، تَنَحَّى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ، فَصَلَّى رَكْعَةً فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا إِسْحَاقَ مَا هٰذِهِ الرَّكْعَةُ ؟ فَقَالَ : وِتْرٌ أَنَامُ عَلَيْهِ ، قَالَ عَمْرٌو : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ : كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ يَعْنِي سَعْدًا .قِيلَ لَهُ : قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَعْدٌ فَعَلَ فِي ذٰلِكَ مَا احْتَمَلَهُ مَا فَعَلَهُ عُثْمَانُ فِيمَا ذَكَرْنَا قَبْلَهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَفِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَالَ : صَلَّى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحَّى فَصَلَّى رَكْعَةً قِيلَ لَهُ : قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْإِنْصِرَافُ هُوَ الْإِنْصِرَافُ إِلَى مَنْزِلِهِ وَقَدْ صَلَّى قَبْلَ ذٰلِكَ بَعْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ .

۱۷۱۱: ابن خزیمہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن سلمہ سے بیان کیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز میں ہماری امامت کرائی۔ پس جب اس سے فارغ ہوئے تو وہ مسجد کے ایک کونے میں الگ چلے گئے اور ایک رکعت ادا کی۔ پس میں ان کے پیچھے چلدیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا اے ابواسحاق یہ رکعت کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ وتر ہیں جن کو پڑھ کر میں سوتا ہوں۔ عمرو کہنے لگے میں نے یہ مصعب بن سعد کے سامنے اس بات کا ذکر کیا

تو انہوں نے فرمایا سعد ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں۔ (ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲۹۲/۲)۔اس کے جواب میں کہا جائے گا ممکن ہے کہ وہ سعد رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا ہو جو احتمال ہم نے اوپر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ عمرو بن مرّہ کی روایت اس کے برعکس ہے کیونکہ اس میں کہا گیا ہے۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک طرف ہٹ کر انہوں نے ایک رکعت ادا کی۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ ممکن ہے کہ اس لوٹنے سے گھر کی طرف لوٹنا مراد ہو۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے نماز پڑھی ہو۔

۱۷۱۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ :ثَنَا دَاوٗدَ بْنُ أَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :كَانَ آلُ سَعْدٍ وَآلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُسَلِّمُوْنَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ وَيُوْتِرُوْنَ بِرَكْعَةٍ رَكْعَةٍ .فَقَدْ بَيَّنَ الشَّعْبِیُّ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَذْهَبَ آلِ سَعْدٍ فِی الْوِتْرِ ، وَهُمُ الْمُقْتَدُوْنَ بِسَعْدٍ ، الْمُتَّبِعُوْنَ لِفِعْلِهٖ ، وَإِنَّ وِتْرَهُمُ الَّذِی كَانَ رَكْعَةً رَكْعَةً إِنَّمَا هُوَ وِتْرٌ بَعْدَ صَلَاةٍ ، قَدْ فَصَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا بِتَسْلِيْمٍ .فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلَى أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ .

۱۷۱۲: ابوامیہ نے اپنے اسناد سے نقل کیا کہ آل سعد اور آل عبداللہ بن عمر وتر کی دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت اور ملا کر وتر بناتے۔ تو اس روایت میں شعبی رحمہ اللہ نے واضح کر دیا کہ وتروں میں آل سعد رضی اللہ عنہ کا طریقہ حضرت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے قول و فعل کی اتباع تھی۔ ان کے وتر وہ ایک ایک رکعت تھی اور وہ رکعت ایسی ہوتی کہ اس سے پہلے ایک شفعہ پڑھ کر سلام پھیرتے۔ پس اس معنی کو اختیار کرنے سے اس کا وہی مفہوم ہوا جو کہتے ہیں کہ وتر تین رکعت ہیں۔

۱۷۱۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَابَ ذٰلِكَ عَلَى سَعْدٍ وَمُحَالٌ -عِنْدَنَا -أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ عَابَ ذٰلِكَ عَلَى سَعْدٍ مَعَ نُبْلِ سَعْدٍ وَعِلْمِهٖ إِلَّا لِمَعْنًى قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ ، وَهُوَ أَوْلَى مِنْ فِعْلِهٖ ، وَلَوْ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا خَالَفَهٗ بِرَأْيِهٖ لَمَا كَانَ رَأْيُهٗ أَوْلَى مِنْ رَأْيِ سَعْدٍ ، وَلَمَا عَابَ ذٰلِكَ عَلَى سَعْدٍ ، إِذَا كَانَ مَا أَخَذَ ذٰلِكَ مِنْهُ هُوَ الرَّأْیُ ، وَلٰكِنَّ الَّذِی عَلِمَهٗ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا خَالَفَ فِعْلَ سَعْدٍ فِیْ ذٰلِكَ هُوَ غَيْرُ الرَّأْیِ .وَإِنِ احْتَجَّ فِیْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۷۱۳: ابراہیم نے بیان کیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد پر اس سلسلہ میں تنقید کی۔ اور ہمارے ہاں یہ بات ناممکن ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر باوجود ان کے عمل و فضل کے تنقید بلاوجہ

کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بات ان کے ہاں ثابت شدہ تھی۔ اور وہ بات حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فعل سے اولیٰ تھی۔ اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد سے ان پر تنقید کرتے تو ان کی بات سعد رضی اللہ عنہ کے فعل سے اولیٰ نہ ہوتی۔ جب انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ پر تنقید کی اس لیے کہ جس کو وہ اختیار کرنے والے تھے وہ اجتہاد تھا لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ جس بات کو سعد کے فعل کے خلاف جانتے تھے وہ صرف رائے نہ تھی (بلکہ ثابت شدہ عمل تھا)۔ اگر کوئی اس روایت کو بطور دلیل پیش کرے۔

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَفَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَيَتَنَحَّوْنَ إِلَى بَعْضِ السَّوَارِي فَيُوْتِرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ .قِيلَ لَهُ :قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُمْ بَعْدَمَا كَانُوْا صَلَّوْا فِي بُيُوْتِهِمْ أَشْفَاعًا كَثِيرَةً ؟ فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِي صَلَّوْا فِي بُيُوْتِهِمْ هُوَ الشَّفْعَ وَمَا صَلَّوْا فِي الْمَسْجِدِ هُوَ الْوِتْرَ فَيَعُوْدُ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلَى الْوِتْرِ ثَلَاثٌ .

۱۷۱۴: فہد نے اپنے اسناد سے ابوعبیداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوالدرداء' فضالہ بن عبید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہو رہے ہیں اس وقت تمام لوگ صبح کی نماز میں مشغول تھے وہ بعض ستونوں کی طرف گئے اور ہر ایک نے ایک وتر ادا کیا' پھر لوگوں کے ساتھ نماز صبح میں شامل ہو گئے''۔ اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ عین ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے گھروں میں کئی شفعات پڑھے ہوں۔ تو وہ نماز جو انہوں نے گھروں میں ادا کی وہ شفع ہوا اور جو انہوں نے مسجد میں ادا کی وہ وتر ہو۔ پس یہ بھی تین وتر کی طرف لوٹ جائے گی۔

۱۷۱۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلَاثًا ، لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ .

۱۷۱۵: ربیع نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوالزناد سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کے کہنے کے مطابق تین وتر جاری کر دیے جن کے آخر میں سلام پھیرتے۔

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ السَّبْعَةِ ، سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ،

وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، فِيْ مَشْيَخَةٍ سِوَاهُمْ أَهْلِ فِقْهٍ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ وَرُبَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي الشَّيْءِ فَأَخَذَ بِقَوْلِ أَكْثَرِهِمْ وَأَفْضَلِهِمْ رَأْيًا .فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ فَهٰذَا مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ فُقَهَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَعُلَمَائِهِمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ ، وَتَابَعَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ سِوَاهُمْ وَقَدْ عَلِمَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ مَا كَانَ مِنْ وِتْرِ سَعْدٍ ، فَأَفْتٰى بِغَيْرِهِ ، وَرَآهُ أَوْلٰى مِنْهُ وَقَدْ أَفْتٰى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِذٰلِكَ أَيْضًا ، وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَابْنُهُ هِشَامٌ فِي الْوِتْرِ مَا قَدْ تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا لَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَهٰذَا عِنْدَنَا مِمَّا لَا يَنْبَغِي خِلَافُهُ لِمَا قَدْ شَهِدَ لَهُ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِعْلِ أَصْحَابِهِ ، وَأَقْوَالِ أَكْثَرِهِمْ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ اتَّفَقَ عَلَيْهِ تَابِعُوْهُمْ .

۱۷۱۶: ابوالعوام محمد بن عبداللہ نے اپنے اسناد کے ساتھ ابوالزناد سے نقل کیا کہ مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ ابن المسیب' عروہ' قاسم' ابوبکر بن عبدالرحمان' خارجہ بن زید' عبداللہ بن عبداللہ' سلیمان بن یسار یہ اپنے علاوہ مشائخ اور فضیلت وصلاحیت والے فقہاء کے سامنے مسائل بیان کرتے۔ بسا اوقات کسی مسئلہ میں اختلاف کرتے تو پھر ان میں سے اکثریت کے قول کو اور افضل ترین کے قول کو لیتے۔ پس میں نے ان سے اس سلسلہ میں جو یاد کیا وہ یہی تھا کہ وتر تین ہیں اور ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔ پس یہ فقہاء وعلماء مدینہ منورہ جن کا ہم نے تذکرہ کیا ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وتر تین ہیں۔ آخر میں سلام پھیرتے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی متابعت کی اور کسی انکار کرنے والے نے آس کا انکار نہیں کیا۔ ابن میسّب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے وتروں کا علم تھا۔ اس کے باوجود انہوں نے اس کے خلاف فتویٰ دیا۔ اور ان کے عمل سے اس کو اولیٰ گردانا۔ اور عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کا فتویٰ دیا۔ اور ان سے زہری اور ان کے بیٹے ہشام نے بھی روایت کی جو اسی باب میں گزر چکی۔ یہ ہمارے ہاں ایسا عمل ہے کہ اس کی خلاف ورزی مناسب نہیں اس لیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اس کی شاہد ہے۔ اور پھر اس عمل کو آپ کے بعد آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے بھی اختیار کیا اور ان میں سے اکثریت کے اقوال بھی اس کی تائید میں ہیں پھر تابعین کرام کا اس پر اتفاق ہو گیا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ قَوْمٌ لَا يُقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، وَقَالَ آخَرُوْنَ يُقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً وَاحْتَجَّ الْفَرِيْقَانِ فِيْ ذٰلِكَ

فجر کی (سنتوں) میں قراءت کا بیان

۱۷۱۷: بِمَا قَدْ حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ أَوِ النِّدَاءِ بِالصُّبْحِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

۱۷۱۷: حضرت ابن عمر ﷠ نے ام المؤمنین حفصہ ﷝ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب مؤذن صبح کی اذان دے کر فارغ ہو جاتا تو نماز کے قائم کرنے سے پہلے ہلکی پھلکی دو رکعت ادا فرماتے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ فجر کی رکعات میں قراءت بالکل نہیں۔ دوسرے علماء کہتے ہیں اس کی دونوں رکعات میں سورۂ فاتحہ صرف پڑھیں گے۔ دونوں گروہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ۸۷ بخاری باب التهجد باب۲۸، ۱۵۶/۱۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْمَكِّيُّ، قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ. فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. فَذَهَبُوا إِلَى أَنَّ السُّنَّةَ فِيهِمَا هِيَ التَّخْفِيفُ. وَمِمَّنْ قَالَ : إِنَّهُ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً، مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۱۷۱۸: موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۱۲/۲۳۔

حاصل روایات : ان دو روایات میں خفیف قراءت کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قراءت کی ضرورت نہیں اگر پڑھنا چاہے تو فاتحہ الکتاب پڑھ لی جائے امام مالک ؒ کا قول یہی ہے۔

فاتحہ کے سلسلہ میں روایات:

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : قَالَ مَالِكٌ : بِذٰلِكَ آخُذُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِي أَنْ أَقْرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ.

۱۷۱۹: ابن وہب نے بیان کیا کہ امام مالک ؒ نے فرمایا میں ذاتی طور پر اس روایت سے استدلال کرتا ہوں کہ دونوں رکعتوں میں فاتحہ الکتاب پڑھتا ہوں۔

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حَتَّى أَقُوْلَ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ) ؟

۱۷۲۰: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں بہت خفیف پڑھتے یہاں تک کہ میں تعجب سے کہتی کیا ان دونوں میں آپ نے فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں؟

تخریج : بخاری باب ۲۸، مسلم فی المسافرین روایت نمبر ۹۲۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۱۷۲۱: یوسف بن عدی کہتے ہیں ہمیں علی بن مسہر نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ. ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۷۲۲: یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد عمرہ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر اوپر والی روایت جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۴۹/۶۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّتِيْ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ أَقُوْلُ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ هٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ غَيْرِهِ مِنْ أَحَادِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّتِيْ قَبْلَهُ لِأَنَّهُ قَالَ : قَالَتْ أَقُوْلُ قَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .فَفِيْ هٰذَا تَثْبِيْتُ قِرَاءَتِهِ فِيْهِمَا فَذٰلِكَ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ نَفَى الْقِرَاءَةَ مِنْهُمَا، وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهَا فَيُخَفِّفُ الْقِرَاءَةَ جِدًّا حَتّٰى تَقُوْلَ عَلَى التَّعَجُّبِ مِنْ تَخْفِيْفِهِ "هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؟". "وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا مُنْقَطِعًا مَا فِيْهِ أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۷۲۳: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو ہلکی پھلکی رکعات پڑھتے جن میں فاتحہ الکتاب پڑھتے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں شعبہ کی یہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے خلاف ہے۔کیونکہ اس میں یہ کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں کہتی ہوں

کہ آپ اس ان دو رکعات میں فاتحۃ الکتاب پڑھتے تھے تو اس روایت میں دونوں رکعات میں قراءت کا ثبوت ملتا ہے۔ اس میں اس کے خلاف دلیل ہے جو قراءت کی مطلق نفی کرتے ہیں اور یہ عین ممکن ہے کہ ان میں فاتحۃ الکتاب بمع دوسری سورت پڑھتے ہو اور قراءت نہایت ہلکی پھلکی فرماتے ہوں یہاں تک کہ تخفیف پر تعجب کرنے والا کہتا گویا آپ نے قراءت ہی نہیں کی اور آپ سے منقطع روایت میں ثابت ہے کہ آپ ان دونوں میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ بھی پڑھتے تھے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۹۳، مسند احمد ۴۰/۶، ۱۷۲، ۱۸۶۔

حاصل روایات : ان تمام روایات کا ماحصل یہ ہے کہ کم از کم فاتحہ تو پڑھی جاتی تھی اور ان دو کے ہلکے پھلکے ہونے کی وجہ سے اگر اس طرح کہہ لیا جائے کہ کچھ نہیں پڑھا تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

یہ شعبہ والی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دیگر روایات کے خلاف ہے اس میں فاتحۃ الکتاب کا پڑھنا واضح طور پر ثابت ہے اور دیگر میں موجود نہیں ہے کہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں۔

جواب: ان روایات میں تو نفی قراءت کی کوئی دلیل نہیں بلکہ فاتحۃ الکتاب اور اس کے علاوہ کا پڑھنا مراد ہو سکتا ہے تخفیف قراءت کو مبالغہ بطور تعجب کہہ دیا کہ آیا اس میں فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں پڑھی اس کا یہ معنی کس طرح ثابت ہو گیا کہ بالکل قراءت نہیں اور ختم سورت کا انکار بھی نہیں نکلتا۔

مؤقف ثالث: کہ ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت سمیت قراءت کی جائے گی جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات ثابت کرتی ہیں۔

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْفِي مَا يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَذَكَرَتْ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)). فَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّذِيْ رَوَاهُ شُعْبَةُ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَبِحَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ هٰذَا قِرَاءَةُ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ). فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ فِيْهِمَا مَا يَفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ مِنَ الْقِرَاءَةِ .ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ رَوَى غَيْرُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ .

۱۷۲۴: محمد نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں رکعتوں میں آہستہ قراءت فرماتے اور مجھے قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد یاد ہے۔ (کہ ان کو آپ پڑھتے)۔

تخریج : ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲۴۲/۲۔

حاصل روایات : شعبہ کی روایت سے فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوا اور اس روایت سے قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کا ثبوت ملا

اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان دو رکعات میں اسی طرح کرتے تھے جیسا بقیہ نمازوں میں کرتے تھے۔
دیگر روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۷۲۵: فَإِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (مَا أُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)).

۱۷۲۵: ابووائل نے عبداللہ سے بیان کیا کہ عبداللہ نے کہا کہ جو کچھ مجھے اس قراءت کے متعلق یاد ہے وہ میں نے فجر کی دو رکعتوں اور مغرب کے بعد تھے۔ دو رکعتوں کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ وہ یہ سورتیں تھیں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۲۰۲' نمبر ۴۳۱۔

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ ح .

۱۷۲۶: اسرائیل نے ابواسحق سے اور انہوں نے مجاہد سے اس کی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۷۲۷: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : (رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً أَوْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)).

۱۷۲۷: ابواسحق نے مجاہد سے' انہوں نے ابن عمر ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے اپنی انکھیوں کے کنارہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کو چوبیس یا پچیس مرتبہ دیکھا کہ آپ ﷺ چاشت کی دو رکعات اور مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں قل یایہا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ح .

۱۷۲۸: ربیع مؤذن نے اسد سے انہوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

۱۷۲۹: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا : ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ : أَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُوْلٰى مِنْهُمَا (قُوْلُوْا

آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا) ، الْآيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ).

۱۷۲۹: سعید بن یسار نے بتلایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی میں قولوا آمنا باللہ الآیہ اور دوسری میں قل آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون پڑھا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ۱۰۰/۹۹۔

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْغَيْثِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي السَّجْدَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، فِي السَّجْدَةِ الْأُوْلٰى (قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ) الْآيَةَ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ (رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ)).

۱۷۳۰: ابوالغیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الایہ اور دوسری رکعت میں ربنا آمنا بما انزلت پڑھا کرتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ روایت نمبر ۱۲۶۰۔

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ، قَالَ .ثَنَا أَخِي خَلَفُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)). "

۱۷۳۱: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَحْيَى بْنِ جُنَادَةَ الْبُغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ : سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ. عَنْ جَابِرٍ (أَنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِي الْأُوْلٰى (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ آمَنَ بِرَبِّهِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الْآخِرَةِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهُ) قَالَ طَلْحَةُ : فَأَنَا أَسْتَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ .فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ فِيْ بَعْضِهَا أَنَّهُ قَرَأَ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) وَفِيْ بَعْضِهَا أَنَّهُ قَرَأَ

بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ نَفْيُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَعَ مَا قَرَأَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ تَخْفِيْفَهُ ذٰلِكَ كَانَ تَخْفِيْفًا مَعَهُ قِرَاءَةٌ وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قِرَاءَتِهٖ غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ نَفْيُ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقْرَأَ فِيْهِمَا غَيْرُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَثَبَتَ أَنَّهُمَا كَسَائِرِ التَّطَوُّعِ وَأَنَّهٗ يَقْرَأُ فِيْهِمَا كَمَا يَقْرَأُ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ لَا يَقْرَأُ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَيَقْرَأُ فِيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً .وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنَ التَّطَوُّعِ كُرِهَ أَنْ يَمُدَّ فِيْهِ الْقِرَاءَةَ .بَلْ قَدْ اُسْتُحِبَّ طُوْلُ الْقُنُوْتِ، وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۳۲: طلحہ بن حراش نے حضرت جابر سے بیان کیا کہ ایک آدمی اٹھا اور فجر کی دو رکعت ادا کی اور پہلی میں قل ایہا الکافرون پڑھی جب سورہ مکمل ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اپنے ربّ پر ایمان لایا ہے پھر اٹھا اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھی جب سورۃ ختم ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس بندے نے اپنے رب کو پہچانا طلحہ کہنے لگے میں ان دو سورتوں کا ان دو رکعتوں میں پڑھنا مستحب خیال کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ اور تلاوت فرمائی۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ آن میں اسی طرح کرتے جیسا دیگر تمام نمازوں میں قراءت کرتے تھے۔ اب ہم جائزہ لیتے ہیں کہ کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ سے بھی کوئی روایت اس سلسلہ میں آئی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: بعض آثار میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد اور بعض میں دیگر آیات کا پڑھنا وارد ہے اور اس میں اس بات کی نفی نہیں کہ انہوں نے فاتحہ الکتاب اس سمیت پڑھی ہو جو کچھ کہ انہوں نے دوسری آیات سے پڑھا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ نے قراءت میں تخفیف کی اور فاتحہ کے علاوہ سورۃ یا آیات کے پڑھنے سے ان لوگوں کی بات کی نفی ہوگئی جو فاتحہ الکتاب کے علاوہ پڑھنے کے قائل نہیں پس اس سے ظاہر ہوا کہ یہ دوسرے نوافل کی طرح ہیں اور نوافل کی طرح ان میں قراء ت کو طویل و قصیر کر سکتا ہے ہمیں تو کوئی ایسی نفلی نماز نہیں ملی جس میں کوئی قراءت نہ کی جائے صرف فاتحہ الکتاب پڑھی جائے اور نوافل میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتے جس میں قراءت دراز کرنا مکروہ ہو بلکہ طویل قراءت تو اس میں مستحب ہے جیسا کہ یہ روایات ثابت کر رہی ہیں۔

نوافل میں طول قیام کی روایات:

۱۷۳۳: فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ ح .

۱۷۳۳: شجاع بن ولید کہتے ہیں کہ سلیمان بن مہران نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۷۳۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، أَتٰى رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : طُوْلُ الْقُنُوْتِ.

۱۷۳۴: اعمش نے ابوسفیان سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھنے لگا کون سی نفل نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا طویل قیام والی۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱٦٥۔

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : (أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقِيَامِ).

۱۷۳۵: سفیان نے کہا کہ میں نے ابوالزبیر کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کرتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل نماز طویل قیام والی ہے۔

تخریج : ترمذی فی المواقیت باب ١٦٨، نمبر ٣٨٧۔

۱۷۳٦: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقِيَامِ).

۱۷۳٦: ابن جریج نے ابوالزبیر سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل نماز طویل قیام والی ہے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ١٦٤۔

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبَشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : طُوْلُ الْقِيَامِ).

۱۷۳۷: عبید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے تو آپ نے فرمایا طویل قیام والی۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب ٢، نمبر ١٤٤٩۔

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ، قَالَ : ثَنَا سُوَيْدٌ أَبُوْ حَاتِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : طُوْلُ الْقُنُوْتِ." وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ عِمْرَانَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ ابْنَ سِمَاعَةَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ : بِذٰلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ أَفْضَلُ عِنْدَنَا مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

مَعَ قِلَّةِ طُوْلِ الْقِيَامِ، فَلَمَّا كَانَ هٰذَا حُكْمَ التَّطَوُّعِ وَقَدْ جُعِلَتْ رَكْعَتَا الْفَجْرِ مِنْ أَشْرَفِ التَّطَوُّعِ وَأُكِّدَ أَمْرُهُمَا مَا لَمْ يُؤَكَّدْ أَمْرُ غَيْرِهِمَا مِنَ التَّطَوُّعِ .وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا.

۱۷۳۸: عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی نے اپنے والد اور دادا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا طویل قیام والی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابن ابی عمران کو کہتے سنا کہ میں نے ابن سماعہ کو کہتے سنا کہ محمد بن الحسن کہا کرتے تھے کہ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ہمارے ہاں یہ کثرت سجود رکوع سے جس میں قیام طویل نہ ہو افضل ہے جب یہ نوافل کا حکم ہے تو نماز فجر کی سنتیں تو افضل ترین نوافل سے ہیں جن کی اس قدر تاکید ہے جو اور کسی نفل نماز کی نہیں ملتی۔ ان میں سے بعض آثار میں سورہ کافرون اور اخلاص کا تذکرہ ہے اور بعض میں اس کے علاوہ آیات کا ذکر ہے اور ان میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ قرآن کا حصہ پڑھنے کی نفی نہیں ہے۔ پس اس بیان سے یہ واضح ہو گیا کہ آپ کی یہ تخفیف ایسی تھی کہ جس ساتھ قراءت تھی اور ہم نے آپ کی قراءت سے فاتحہ کے ساتھ حصہ قرآن کا پڑھنا ثابت کر دیا۔ پس اس نے ان لوگوں کا قول خود غلط ہو گیا جو صرف فاتحہ ہی پڑھتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ دو رکعت عام نوافل کی طرح ہیں اور ان میں اسی طرح مکمل قراءت ہے جیسا کہ دیگر نوافل میں ہوتی ہے۔ ہمیں کوئی ایسی نفلی نماز نہیں مل سکی کہ جس میں کوئی چیز نہ پڑھی جاتی ہو یا صرف فاتحۃ الکتاب پڑھی جاتی ہو۔ البتہ طویل قراءت ان میں کراہت سے خالی نہیں۔ البتہ طویل قیام مستحب ہے اور یہ جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تاکید سنت فجر کی روایات:

۱۷۳۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ، عَنِ ابْنِ سِيْلَانَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَتْرُكُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَوْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ).

۱۷۳۹: محمد بن زید بن قنفذ نے ابن سیلان سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کی دو رکعتوں کو مت چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۲۵۸۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ).

۱۷۴۰: عطاء نے عبید بن عمیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر فجر کی دو رکعتوں کا اہتمام فرماتے اور کسی نفل کا اس قدر اہتمام کرنے والے نہ تھے۔

تخریج : بخاری فی التهجد باب۲۷' مسلم فی المسافرین نمبر۹٤۔

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۱۷۴۱: ابن جریج نے عطاء سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَلَمَّا كَانَتْ أَشْرَفَ التَّطَوُّعِ كَانَ أَوْلَى بِهِمَا أَنْ يُفْعَلَ فِيهِمَا أَشْرَفُ مَا يُفْعَلُ فِي التَّطَوُّعِ.

۱۷۴۲: سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے افضل ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ دو رکعات اعلیٰ ترین نوافل سے ہیں تو ان میں بدرجہ اولیٰ نوافل کا اعلیٰ طریق اختیار کرنا چاہیے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر۹٦' ترمذی فی الصلاة باب ۱۹۰' نمبر٤١٦۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا نوٹ:

ان روایات سے فجر کی دو رکعت کا افضل النوافل ہونا ثابت ہوگیا تو اس میں افضل ترین عمل کرنا ہی افضل ہوگا۔ مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۷۴۳: وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُولُ رُبَّمَا قَرَأْتُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حِزْبَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ أَنْ يُطَالَ فِيهِمَا الْقِرَاءَةُ؟ وَهِيَ عِنْدَنَا أَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِيرِ لِأَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طُولِ الْقُنُوتِ الَّذِي فَضَّلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّطَوُّعِ عَلٰى غَيْرِهِ. وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَامِرٍ، ح.

۱۷۴۳: حسن بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ میں بسا اوقات فجر کی دو رکعتوں میں دو پارے پڑھتا ہوں۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ان میں طویل قراءت کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ یہ چھوٹی

قراءت سے ہمارے نزدیک افضل ہے کیونکہ طویل قیام ہی وہ چیز ہے جس پر نوافل کی فضیلت کا دارومدار ہے اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایت آئی۔ ملاحظہ ہو۔

ہم احناف تو اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ ان دونوں رکعتوں میں قراءت میں طوالت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ہمارے نزدیک یہ مختصر قراءت سے افضل ہے کیونکہ یہی وہ علت ہے جس کی بنیاد پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوافل کی فضیلت کا دارومدار رکھا ہے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایات:

۱۷۴۴: وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ، أُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَ ةَ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنْ شِئْتَ .وَقَدْ رُوِيَتْ آثَارٌ عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِرَاءَ ةِ فِيْهِمَا أَرَدْتُ بِذِكْرِهَا الْحُجَّةَ عَلٰى مَنْ قَالَ : لَا قِرَاءَ ةَ فِيْهِمَا .فَمِنْ ذٰلِكَ

۱۷۴۴: حماد نے ابراہیم سے نقل کیا کہ جب فجر طلوع ہو جائے تو دو رکعت فجر کے علاوہ کوئی نفل نماز نہیں میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا میں ان میں قراءت کو طویل کروں تو فرمایا اگر پسند کرو تو طویل کرلو۔

عدم قراءت والوں پر اتمام حجت بآثار الصحابہؓ والتابعینؒ:

۱۷۴۵: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ).

۱۷۴۵: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابن مسعودؓ دو رکعتوں میں فجر کے بعد اور دو رکعتوں میں صبح سے پہلے قل یاایہاالکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَصْحَابِهٖ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ.

۱۷۴۶: مغیرہ نے ابراہیم سے اور انہوں نے اپنے اساتذہ سے نقل کیا کہ وہ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ أَنَّ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ .

۱۷۴۷: اعمش نے ابراہیم سے نقل کیا کہ اصحاب ابن مسعودؓ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ قَرَأَ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِآيَةٍ .

۱۷۴۸: سفیان نے علاء بن مسیب سے روایت کی ہے کہ ابووائل نے فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ مع دیگر آیات کے پڑھیں۔

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَفَهْدٌ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ لَا يَزِيْدُ مَعَهَا شَيْئًا

۱۷۴۹: عقبہ بن مسلم نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کو سنا کہ وہ فجر کی دو رکعتوں میں ام القرآن پڑھتے اور اس کے ساتھ کسی اور چیز کا اضافہ نہ فرماتے تھے۔

اس روایت کو عدم قراءت کی تردید کے لئے پیش کیا گیا فقط اس سے ضم سورۃ پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

ان روایات سے آفتاب نیم روز کی طرح ثابت ہو گیا کہ فجر کی دونوں رکعتوں میں فاتحہ سمیت قراءت بھی کی جائے گی جو قراءت کے مطلقاً قائل نہیں ان کے پاس بھی روایت سے کوئی دلیل نہیں ہے۔

ائمہ ثلاثہ اور تمام فقہاء کا متفقہ فیصلہ فجر کی دو رکعتوں میں حسب طبع مختصر یا طویل قراءت ہے واللہ اعلم۔ یہ باب نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے خود دلائل مانعین کے خلاف اس قدر مضبوط ہیں کہ کسی معاون دلیل کی حاجت نہیں۔

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد دو نفل کا حکم

خلاصۃ البرام: عصر کے بعد دو رکعت نفل کو اہل ظواہر جائز قرار دیتے ہیں اور ائمہ اربعہ جمہور فقہاء امت اس کے قائل نہیں بلکہ مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل:

عصر کے بعد نفل پڑھنے درست ہیں اس کا ثبوت ان روایات سے واضح ہے۔

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : مَا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِیْ يَكُوْنُ عِنْدِیْ فِيْهِ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۷۵۰: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ جس دن بھی میرے گھر میں ہوتے تو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۳۴' مسلم فی المسافرین نمبر ۳۰۱۔

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً، رَكْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۷۵۱: عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ دو رکعتوں کو پوشیدہ اور سرعام کسی حالت میں بھی آپ ترک نہ فرماتے نمبر صبح سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کے بعد دو رکعتیں۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۳۴' مسلم فی المسافرین نمبر ۳۰۰۔

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۷۵۲: محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں کہ ہمیں حفص نے شیبانی سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

تخریج : عزاه البدر الى ابن ابى شيبه۔

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۷۵۳: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد والی دو رکعتوں کو ترک نہ فرماتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۳۵۲۔

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدِي بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ.

۱۷۵۴: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد کی دو رکعت کبھی نہیں چھوڑیں۔

تخریج : مسلم فی المسافرین روایت نمبر ۲۹۹' ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۵۱/۲۔

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي قَطُّ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ).

۱۷۵۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں کہتی ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد جب بھی آپ میرے گھر میں تشریف لاتے تو آپ دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۳٤۔

۱۷۵٦: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَحْوَهُ.

۱۷۵٦: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْحَوْضِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوْسٰى قَالَتْ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَذَكَرَتْ عَنْهَا مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۱۷۵۷: مغیرہ نے ام موسیٰ سے نقل کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے اسی طرح بات ذکر فرمائی۔

تخریج : مسند احمد ۱۰۹/٦۔

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ.

۱۷۵۸: مقدام بن شریح نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا فرماتے پھر اس کے بعد دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

تخریج : مسند اسحق بن راھویہ۔ (نخب الافکار)

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ الْأَعْمٰى يُحَدِّثُ، عَنْ (رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ مَوْلَى الْقَارِيِّيْنَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ رَآهُ رَكَعَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ : لَا أَدَعُهُمَا بَعْدَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَلِّيهِمَا .) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا وَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا مِنَ السُّنَّةِ عِنْدَهُمْ .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .فَخَالَفَهُمْ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ فِي ذٰلِكَ وَكَرِهُوْهُمَا .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا۔

۱۷۵۹: سائب مولی القارئین نے حضرت زید بن خالد الجہنیؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے زید کو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا اور زید کہنے لگے میں ان کو اس وقت سے نہیں چھوڑتا جب سے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے دیکھا۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے میں حرج نہیں بلکہ یہ ان کے ہاں سنت ہیں اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔مگر علماء کی اکثریت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا یہ دو رکعت مکروہ ہیں اور انہوں نے یہ روایاتِ ذیل سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۲۸/۵۔

حاصلِ روایات : ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان کو عصر کے بعد صرف پڑھنے کا ثبوت ہی نہیں بلکہ ان کی سنیت ثابت ہو رہی ہے پس ان کا انکار کیسے درست ہو سکتا ہے؟

فریق ثانی کا موقف اور دلائل:

عصر کے بعد نوافل درست نہیں بلکہ مکروہ تحریمی ہیں اس کی تائید مندرجہ ذیل روایات سے ہو رہی ہے یہ سابقہ روایات کا جواب بھی ہے اور مستقل دلیل بھی۔

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبْسِيُّ، قَالَ : أَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَرْسَلَ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ رَكَعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَتْ : نَعَمْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقُلْتُ : أُمِرْتَ بِهِمَا؟ قَالَ : لَا، وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ.

۱۷۶۰: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمیٰؓ کی طرف پیغام بھیجا ان سے سوال کیا آپ ﷺ عصر کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتے تھے یا نہیں انہوں نے جواب دیا جی ہاں جناب رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں تو میں نے گزارش کی کیا آپ کو ان دو رکعتوں کا حکم ملا ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں ظہر کے بعد پڑھا کرتا تھا آج مشغولیت کی وجہ سے رہ گئیں پس میں نے اب پڑھ لیں۔

تخریج : نسائی فی المواقیت باب ۳۳۔

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ

اللّٰهِ ابْنِ أَبِیْ لَبِیْدٍ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِیْ سُفْيَانَ، قَالَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ لِكَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ اذْهَبْ إِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاسْأَلْهَا عَنْ رَكْعَتَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ : فَقُمْتُ مَعَهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ : اذْهَبْ مَعَهُ، فَجِئْنَاهَا فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ: لَا أَدْرِیْ سَلُوْا أُمَّ سَلَمَةَ فَسَأَلْنَاهَا : فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كُنْتَ تُصَلِّیْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ؟ فَقَالَ : قَدِمَ عَلَیَّ وَفْدٌ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ أَوْ جَاءَتْنِیْ صَدَقَةٌ فَشَغَلُوْنِیْ عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ أُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ وَهُمَا هَاتَانِ).

۱۷۶۱: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے کثیر بن صلت کو منبر پر فرمایا تم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عصر کے بعد ان دو رکعتوں کے متعلق پوچھو جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ چل دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن الحارث کو کہا کہ تم بھی اس کے ساتھ جاؤ پس ہم ان کی خدمت میں پہنچے اور ان سے ان کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تم امّ سلمہ سے دریافت کرو۔ چنانچہ ہم نے ان سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ایک دن تشریف لائے یہ عصر کے بعد کا وقت تھا آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ یہ رکعتیں پہلے تو نہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا میرے پاس بنو تمیم کا وفد آ گیا یا صدقہ آ گیا پس انہوں نے ظہر کے بعد ان کے پڑھنے سے مجھے مشغول کر دیا اور یہ وہ دونوں رکعتیں ہیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب۱۰۷' نمبر۱۱۵۹۔

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ الْفَضْلِ الْبَصْرِیُّ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَی الْقَطَّانُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ سُفْيَانَ (أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَرْسَلَ إِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا يَسْأَلُهَا عَنِ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَتْ : لَيْسَ عِنْدِیْ صَلَّاهُمَا وَلٰكِنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْنِیْ أَنَّهُ صَلَّاهُمَا عِنْدَهَا فَأَرْسَلَ إِلٰی أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِیْ لَمْ أَرَهُ صَلَّاهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سَجْدَتَانِ رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ مَا صَلَّيْتَهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ؟ فَقَالَ : هُمَا سَجْدَتَانِ كُنْتُ أُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَدِمَ عَلَیَّ قَلَائِصُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَنَسِيْتُهُمَا حَتّٰی صَلَّيْتُ الْعَصْرَ، ثُمَّ ذَكَرْتُهُمَا، فَكَرِهْتُ أَنْ أُصَلِّيَهُمَا فِی الْمَسْجِدِ

وَالنَّاسُ يَرَوْنِيْ فَصَلَّيْتُهُمَا عِنْدَكِ).

۱۷۶۲: عبدالرحمٰن بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا ان سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے ہاں آپ نے وہ دو رکعت نہیں پڑھیں لیکن امّ سلمہ نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ان کے ہاں پڑھا پس انہوں نے امّ سلمہ کی طرف پیغام بھیجا تو انہوں نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں دو رکعت پڑھیں میں نے وہ دو رکعتیں اس سے پہلے اور بعد پڑھتے نہیں پایا اس پر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال کیا یہ کیا رکعتیں ہیں جن کو آپ نے پڑھا ہے اس سے پہلے اور بعد میں نے آپ کو پڑھتے نہ دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ دو رکعت میں ظہر کے بعد پڑھا کرتا تھا میرے پاس صدقہ کی اونٹنیاں آئیں (قلائص جمع قلوص۔ جواں سال اونٹنی) (ان کی تقسیم میں مشغول ہو کر) میں پڑھنا بھول گیا یعنی پڑھنے سے رہ گئیں پھر ابھی مجھے یاد آئیں تو میں نے ان کو مسجد میں پڑھنا ناپسند کیا کہ لوگ مجھے دیکھیں (اور وہ پڑھنا شروع کر دیں) پس میں نے تمہارے گھر میں ادا کیں۔

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيْ بَيْتِهَا رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ؟ فَقَالَ : كُنْتُ أُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَجَاءَ نِيْ مَالٌ فَشَغَلَنِيْ فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ.

۱۷۶۳: ذکوان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں دو رکعت نماز عصر کے بعد ادا فرمائی میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دو رکعت کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا میں ان کو ظہر کے بعد پڑھا کرتا تھا پس میرے پاس مال آیا (اس کی تقسیم سے) مجھے مشغول کر دیا (جس کی وجہ سے میں ادا نہ کر سکا) پس میں نے ان کو اب پڑھا ہے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۳۳۔

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ (أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوْهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالُوْا : أَقْرِئْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ عَلَيْهِمَا، قَالَ : كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ، فَقَالَتْ:

سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُوْنِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ صَلَّاهُمَا، أَمَّا حِيْنَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِي إِلَى جَنْبِهِ فَقُوْلِي تَقُوْلُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمٍ فَشَغَلُوْنِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ). فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَوْ فِي بَعْضِهَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا سُئِلَتْ عَمَّا حُكِيَ عَنْهَا مِمَّا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيْهَا فِي بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَضَافَتْ ذٰلِكَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَانْتَفَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ الْأُوَلُ كُلُّهَا الْمَرْوِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمَّا سُئِلَتْ عَنْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا. وَوَافَقَهَا عَلَى ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَزْهَرِ إِلَّا أَنَّهُمْ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ بَلَاغًا وَلَمْ يَذْكُرُوْهُ سَمَاعًا. وَوَافَقَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ حَكَوْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ

۱۷۶۴: کریب مولیٰ ابن عباس ﷺ نے بیان کیا کہ ابن عباس، عبدالرحمٰن بن ازہر، مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے مجھے حضرت عائشہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ ان کو ہمارا سلام عرض کرو اور ان سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے متعلق دریافت کرو اور ان سے کہو کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم یہ رکعتیں پڑھتی ہو اور ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے ابن عباس ﷺ کہنے لگے میں تو لوگوں کو اس پر عمر ﷺ کے ساتھ مل کر مارا کرتا تھا کریب کہتے ہیں میں حضرت عائشہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور میں نے وہ بات ان تک پہنچائی جس کی خاطر انہوں نے مجھے بھیجا تھا تو وہ کہنے لگیں تم ام سلمہ ﷺ سے دریافت کرو چنانچہ میں نکل کر ان کی خدمت میں پہنچا اور ان کو اس بات کی اطلاع دی تو انہوں نے مجھے ام سلمہ ﷺ کی طرف وہ پیغام دے کر بھیجا جو پیغام حضرت عائشہ ﷺ کی خدمت میں بھیجتے وقت دیا تھا (میں ان کی خدمت میں پہنچا اور ان کا پیغام دیا) تو ام سلمہ ﷺ فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے پھر میں

نے دیکھا کہ آپ نے خود ان کو پڑھا ہے سنو! جب ان کو پڑھا تو آپ نے عصر کی جماعت کرائی پھر ذرا دیر بعد میرے گھر تشریف لائے اور میرے ہاں قبیلہ انصار بنی حرام کی عورتیں بیٹھی تھیں تو آپ نے یہ دو رکعت ادا فرمائی ہیں میں نے آپ کی طرف لونڈی کو بھیجا اور اسے کہا آپ کے پہلو میں جا کر رک جاؤ اور عرض کرو آپ کی خدمت میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا گزارش کرتی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو سنتی تھی کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع فرماتے ہیں اور اب میں آپ کو دیکھتی رہی ہوں کہ آپ ان کو خود ادا فرما رہے ہیں یہ کیوں ہے؟ پس اگر آپ دست اقدس سے اشارہ فرما دیں تو پیچھے ہٹ جانا پس لونڈی نے اسی طرح کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا چنانچہ لونڈی پیچھے ہٹ گئی جب آپ نماز مکمل کر چکے تو فرمایا اے ابو امیہ کی بیٹی (یعنی ام سلمہ) تم نے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے معاملہ یہ ہے کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے لوگ اسلام لانے کے لئے آئے تھے ان کی وجہ سے میں ظہر کے بعد والی دو رکعتوں سے میں مشغول ہو کر ادا نہ کر سکا یہ وہی دونوں رکعات ہیں۔

تخریج: بخاری فی السهو باب۸' مسلم فی المسافرین روایت نمبر۲۹۷۔

حاصل روایات: ان روایات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر کے بعد دو رکعت والا واقعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ پیش نہیں آیا بلکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ پیش آیا اور خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عصر کے بعد دو رکعت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں ادا نہیں فرمائیں اور اس کے متعلق استفسار کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف پھیر رہی ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا صاف ممانعت کر رہی ہیں۔ اس سے صاف واضح ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعلق فصل اول کی تمام روایات منسوخ ہیں اور ان روایات کے ہوتے ہوئے ساقط الاعتبار ہیں پس ان روایات سے عصر کے بعد کی دو رکعت پر استدلال درست نہیں نیز ابن عباس' مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہم کی بلاغیات فصل دوم کی روایات کی تائید کر رہی ہیں اور ان تمام صحابہ و تابعین کی تائید بھی فصل اول کی روایات کی تائید نہیں کرتیں۔

جواب نمبر ②: زید بن خالد جہنیؓ کی روایت کا جواب یہ ہے کہ سنت کی قضا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے پس اس سے سنت کی قضاء پر استدلال بھی درست نہیں۔

جواب نمبر ③: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات میں آپ کے عمل کا تذکرہ ہے جس میں خصوصیت کا قوی احتمال ہے نیز جب اس کے مقابلے میں ممانعت تصریح سے ثابت ہوگئی اور ان دو روایات کی تاویل بھی تصریح سے سامنے آگئی تو فریق اوّل کی پیش کردہ روایات پر عمل کی گنجائش نہ رہی واللہ اعلم۔ ان جوابات والی روایات کے بعد اب ہم فریق ثانی کے مثبت دلائل پیش کرتے ہیں۔

فریق ثانی کے دلائل

١٧٦٥: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْاَيْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حِزَامُ بْنُ دَرَّاجٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبَّحَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، فَدَعَاهُ عُمَرُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ : وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهُمَا.

۱۷۶۵: حرام بن وراج نے بتلایا کہ علی بن ابی طالبؓ نے عصر کے بعد راہ مکہ میں دو رکعت نماز ادا کی تو ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے بلا کران پر ناراضگی کا اظہار کیا اور کہنے لگے اللہ کی قسم تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان سے منع فرمایا کرتے تھے۔ان آثار میں یا ان میں سے بعض میں مذکور ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان روایات کے متعلق پوچھا گیا جو ان سے بیان کی جاتی ہیں جو پہلی فصل ہم نقل کر آئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں عصر کے بعد جب تشریف لاتے تو اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔انہوں نے اس بات کی نسبت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف کی۔اس سے وہ تمام منسوبہ آثار کی نفی ہوگئی جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی تھے' اس لیے کہ جب حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بتلایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ممانعت سن رکھی تھی اور ان کی اس بات میں ابن عباس اور مسور بن مخرمہ' عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہم نے موافقت کی۔البتہ انہوں نے بطور بلاغ یہ روایات کی ہیں بطور سماع نہیں' اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کی موافقت کی جنہوں نے اس بات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر دیا۔

تخریج : بخاری ۸۲/۱' باب الصلاۃ بعدالفجر۔

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَتَّابِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۷۶۶: قتادہ نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میرے ہاں میرے پسندیدہ لوگ آئے اور ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہستی حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور وہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد نماز سے منع فرمایا جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے اور عصر کے بعد (نفل نماز) سے منع فرمایا جب تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۳۱' مسلم فی المسافرین نمبر۲۸۶۔

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : ثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۷۶۷: ابوالعالیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ بہت سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیان کیا پھر اس کی مثل روایت بیان کی۔

تخریج : ابو داؤد ۱۸۱/۱۔

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۷۶۸: مسلم بن ابراہیم نے کہا کہ ہمیں ابان نے قتادہ سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ح .

۱۷۶۹: اسماعیل بن اسحاق کوفی نے ابراہیم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۷۷۰: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ .

۱۷۷۰: عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دو رکعت پڑھا کرتے تھے سوائے فجر و عصر کے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة ۱۲۷۵۔

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِیْ كَثِيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ .

۱۷۷۱: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد طلوع آفتاب تک (نفل) نماز سے منع فرمایا ہے اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز سے منع فرمایا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۳۱/۲۔

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ : ثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ مِصْدَعٌ أَبُوْ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَبَيْنِیْ وَبَيْنَهَا سِتْرٌ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّیْ صَلَاةً إِلَّا تَبِعَهَا رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ الْعَصْرِ وَالْغَدَاةِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَهُمَا) .

۱۷۷۲: مصدع ابو یحییٰ نے بیان کیا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا جبکہ میرے اور ان کے درمیان پردہ لٹکا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہر نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے سوائے فجر اور عصر کے پس آپ وہ دو رکعت ان سے پہلے ادا کرلیا کرتے تھے۔

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهُ طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ أَوْ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ، فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۷۷۳: نصر بن عبدالرحمٰن نے معاذ بن عفراء سے نقل کیا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد طواف کیا یا نماز صبح کے بعد طواف کیا مگر طواف کی نماز نہ پڑھی پس اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا تو فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۳۱/۲۔

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرَهُ مُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۷۴: عطیہ عوفی نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ان دونوں نمازوں کے بعد نماز سے منع فرمایا جیسا کہ معاذ بن عفراءؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

تخریج : مسندالطیاسی ۱۷۰/۱، بخاری فی المواقیت باب ۳۲، مسلم فی المسافرین نمبر ۲۸۸۔

۱۷۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۷۷۵: ابونضرہ نے اب سعید سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : مسند ابی حنیفه ۱۶۳/۱۔

۱۷۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ .عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۷۷۶: عطاء بن یزید لیثی نے ابوسعید سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۸۲/۱، مسلم ۲۷۵/۱۔

۱۷۷۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۷۷۷: عمرو بن یحییٰ نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۹۶/۳۔

۱۷۷۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيّ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۷۷۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۷۳' مسلم فی المسافرین ۲۸۹۔

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ، قَالَ : ثَنَا حُمْرَانُ بْنُ أَبَانَ، قَالَ : خَطَبَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلَاةً قَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا، وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهَا، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۷۷۹: حمران بن ابان کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا اور کہا اے لوگو! تم ایک نماز پڑھتے ہو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی مگر ہم نے وہ نماز آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے یعنی عصر کے بعد دو رکعت۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۳۲۔

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ). فَقَدْ جَاءَ تَ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَمِلَ بِذٰلِكَ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهٖ، فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُخَالِفَ ذٰلِكَ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مَا

۱۷۸۰: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز (نفل) سے منع فرمایا ہے۔ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک نفل نماز کی ممانعت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے متواتر آثار وارد ہوتے ہیں۔ پس کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ان روایاتِ صحابہ کرام کی مخالفت کرے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۲۸۵۔

حاصلِ روایات : جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر آثار کے ساتھ عصر کے بعد نماز (نفل) کی ممانعت منقول ہے جیسا کہ اُن روایات میں مذکور ہوا پس ہرگز ہرگز اس کی مخالفت درست نہیں۔ مزید آثار صحابہ ملاحظہ ہوں۔

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ، قَالَ : اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ رَاٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ فِی الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

۱۷۸۱: سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ منکدر کو عصر کے بعد نماز (نفل) پڑھنے پر مار رہے ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲/۳۵۰، ۳۵۱، موطا مالك ۱/۷۷۔

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ .

۱۷۸۲: عقیل نے ابن شہاب سے نقل کیا اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : تخریج ابن ابی شیبه ۲/۱۳۲، عبدالرزاق ۲/۴۲۹۔

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ : ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ یَكْرَهُ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاَنَا اَكْرَهُ مَا كَرِهَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۱۷۸۳: ابووائل نے عبداللہ سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز سے منع کرتے اور میں بھی اسی چیز کو ناپسند کرتا ہوں جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲/۳۵۰۔

۱۷۸۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۷۸۴: ابوعوانہ نے سلیمان سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲/۳۵۰۔

۱۷۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ : رَاَیْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَضْرِبُ الرَّجُلَ اِذَا رَاٰهُ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهٖ .

۱۷۸۵: جبلہ بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جب کسی آدمی کو عصر کے بعد نماز پڑھتا دیکھتے تو اس وقت تک مارتے رہتے یہاں تک کہ وہ نماز چھوڑ دیتا۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲/۳۴۹۔

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ : سَاَلْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ يَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَآهُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ .

۱۷۸۶: ابوجمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ کسی آدمی کو عصر کے بعد نماز پڑھتا دیکھتے تو اس کو مارتے۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ۱/۳۵۰۔

۱۷۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ : بَعَثَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ بَرِيدًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي : لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتْرُكُوهَا إِلَى غَيْرِهَا .

۱۷۸۷: ایاد بن لقیط نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مجھے سلیمان بن ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط دے کر بھیجا جو کسی ضرورت کے سلسلہ میں تھا میں ان کی خدمت میں آیا تو مجھے فرمایا عصر کے بعد نماز مت پڑھا کرو مجھے خدشہ ہو گیا ہے کہ کہیں اس کو تم دوسروں کے لئے نہ چھوڑ جاؤ۔

۱۷۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَنْبَأَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : فَاتَتْنِي رَكْعَتَانِ مِنَ الْعَصْرِ فَقُمْتُ أَقْضِيهِمَا، وَجَاءَ إِلَيَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ وَمَعَهُ الدِّرَّةُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ، قَالَ : مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ فَقُلْتُ : فَاتَتْنِي رَكْعَتَانِ فَقُمْتُ أَقْضِيهِمَا، فَقَالَ : ظَنَنْتُكَ تُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ، وَلَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ، لَفَعَلْتُ بِكَ وَفَعَلْتُ .

۱۷۸۸: عبداللہ بن رافع کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد رافع سے سنا کہ مجھ سے عصر سے پہلی دو رکعت فوت ہو گئیں میں ان کو پورا کرنے کھڑا ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور ان کے پاس درہ تھا جب میں نے سلام پھیرا تو انہوں نے پوچھا یہ کیا نماز ہے جس کو تو ادا کر رہا تھا؟ میں نے کہا یہ میری پہلی رہی ہوئی رکعتیں تھیں جن کو میں قضاء کر رہا تھا کہنے لگے میں نے خیال کیا کہ تو عصر کے بعد نماز پڑھ رہا ہے اگر تو ایسا کرتا تو میں درے سے تیری مرمت کرتا۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ۱/۳۵۰۔

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۷۸۹: عبیداللہ بن رافع نے اپنے والد سے نقل کیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۷۹۰: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ أَضْرِبَ مَنْ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ بِالدِّرَّةِ .

۱۷۹۰: عمر بن عبدالملک بن مغیرہ بن نوفل نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ جس کو عصر کے بعد نماز پڑھتا دیکھوں اس کو درے سے ماروں۔

تخریج : ثقات ابن حبان ۱۷۰/۷۔

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا سَعْدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْأَشْتَرِ، قَالَ : كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

۱۷۹۱: عبدالرحمٰن بن یزید نے اشتر سے نقل کیا کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنے والوں کو درے مارتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۳۲/۲۔

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَنَهَاهُ، وَقَالَ : (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ) الْآيَةَ .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنْهُمَا، وَيَضْرِبُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيْهِمَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ أَصْحَابِهِ عَلَى قُرْبِ عَهْدِهِمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ أَخْبَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نَهَى عَنْهُمَا ثُمَّ صَلَّاهُمَا بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَّا تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ .فَهٰكَذَا أَقُولُ : يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ مَنْ تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ بَعْدَ الْعَصْرِ شَيْئًا مِنَ التَّطَوُّعِ غَيْرَهُمَا .قِيلَ لَهُ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّاهُمَا حِينَئِذٍ قَدْ نَهَى عَنْهُمَا أَنْ يَقْضِيَهُمَا أَحَدٌ.

۱۷۹۲: طاؤس کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے منع فرمایا اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ [الاحزاب : ۳۶] یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو ان نوافل سے روکتے ہیں

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کی موجودگی میں عہد نبوت کے قرب کے باوجود ان کی پٹائی کرتے ہیں اور کوئی اس کا انکار نہیں کرتا۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے تو یہ خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے روکا ہے۔ پھر ظہر کے بعد رہ جانے والے نوافل کو اس کے بعد ادا کیا۔ اسی طرح میں یہ کہتا ہوں کہ عصر کے بعد وہ شخص پڑھے جو ظہر کے بعد نوافل چھوڑنے والا ہو۔ البتہ کوئی شخص عصر کے بعد نوافل میں سے کوئی چیز نہ پڑھے۔

اس سے کہا جائے گا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان رکعات کو ادا فرمایا تو اسی وقت ان کی قضاء سے بھی منع فرما دیا۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : بیهقی ٦٣٥/٢، باب النهی عن الصلاۃ۔

حاصل آثار صحابہ رضی اللہ عنہم:

ان روایات سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل واضح ہو گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم عصر کے بعد (نوافل) نماز پڑھنے والے کو درے لگاتے اور یہ دیگر صحابہ کرام اور تابعین کی موجودگی میں درے لگاتے کسی کو انکار کی مجال نہ تھی۔ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قرب کا زمانہ ہے اتنا جلد تو وہ احکام کو بھول نہیں گئے پس ثابت ہو گیا کہ عصر کے بعد نفل نماز نہیں ہے۔

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع تھا کہ عصر کے بعد نماز نفل نہیں۔

اشکال: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے کہ آپ نے ظہر کے بعد والی رکعات کو چھوڑ دیا پھر ان کو عصر کے بعد پڑھا آپ نے ان کو چھوڑا ہی کیوں تھا؟ کیا پھر ہمارے لئے بھی ظہر کی چھوڑی گئی رکعات کو عصر کے بعد ادا کرنا درست ہوگا جبکہ عصر کے بعد نوافل کی ممانعت ہے۔

جواب: اس کو کہا جائے گا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو ادا کیا تو قضاء سے آئندہ منع فرما دیا جیسا کہ اس روایت میں وارد ہے۔

۱۷۹۳: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ : (صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ بَيْتِيْ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا، قَالَ : قَدِمَ عَلَيَّ مَالٌ فَشَغَلَنِيْ عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ أُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ .قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَنَقْضِيْهِمَا إِذَا فَاتَتَا، قَالَ : لَا). فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ قَضَاءً عَمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ بَعْدَ الظُّهْرِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى، أَنَّ حُكْمَ غَيْرِهٖ فِيْهِمَا، إِذَا فَاتَتَاهُ خِلَافُ حُكْمِهٖ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، وَلَا أَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَ

الْعَصْرِ أَصْلًا .وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا، وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ لَيْسَتَا فَرْضًا، فَإِذَا تُرِكَتَا حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَإِنْ صُلِّيَتَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا تَطَوَّعَ بِهِمَا مُصَلِّيهِمَا فِيْ غَيْرِ وَقْتِ تَطَوُّعٍ فَلِذٰلِكَ نَهَيْنَا أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْعَصْرِ تَطَوُّعًا وَجَعَلْنَا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَغَيْرَهُمَا مِنْ سَائِرِ التَّطَوُّعِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۷۹۳: ذکوان نے امّ سلمہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز ادا فرمائی پھر میرے گھر تشریف لائے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسی نماز پڑھی جو آپ پہلے نہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا میرے پاس (صدقہ کا) مال آیا جس کی تقسیم نے مجھے مشغول کر دیا یہ رکعتیں میں ظہر کے بعد پڑھا کرتا تھا پس اب میں نے ان کو پڑھا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم بھی سنت کے فوت ہونے پر ان کو قضاء کر لیا کریں آپ نے فرمایا نہیں۔ اس ارشاد میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کے بعد والی نماز کے قضاء کی بھی ممانعت فرمائی ہے۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ ظہر کے بعد رکعات فوت شدہ کا حکم رسول اللہ ﷺ کے لیے دوسروں سے الگ ہے۔ فلہٰذا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد قضاءِ نفل ادا کرے اور عصر کے بعد نفل تو بالکل نہ پڑھے۔ غور وفکر کا تقاضا بھی یہ ہے کیونکہ ظہر کے بعد والی رکعات فرض نہیں جب وہ رہ گئیں یہاں تک کہ عصر پڑھ چکا تو اب ان کو پڑھا جائے تو وہ نفل ہیں جو اپنے وقت کے علاوہ ادا کیے جا رہے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم عصر کے بعد نوافل سے منع کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں ان دو رکعتوں اور دیگر نوافل کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ۲۹۷' مسند احمد ۳۰۰/۶' ۳۱۵۔

پس اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ آپ ﷺ نے قضا نوافل سنن سے بھی منع فرما دیا پس کسی کو سنت کی قضا بھی درست نہیں۔ ان کا پڑھنا یہ آپ کی خصوصیت ہوئی اب کسی کو جائز نہیں کہ وہ ان کو قضاء ہونے پر اس وقت ادا کرے اور نہ ہی عصر کے بعد نوافل پڑھے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

تقاضائے نظر بھی یہی ہے کہ ظہر کے بعد وہ رکعات فرض نہیں جب وہ چھوٹ گئیں اور عصر کی نماز ادا کر چکا اگر عصر کے بعد پڑھے گا تو وہ سنت اپنے وقت میں سنت تھی وقت کے بعد نفل بن گئی اور نفل کا بالاتفاق عصر کے بعد پڑھنا ممنوع ہے پس ان دو رکعات کا عصر کے بعد ادا کرنا درست نہ ہوا امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول بھی یہی ہے۔

حاصل: اس باب میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے عصر کے بعد پڑھے جانے والے نوافل یا سنت قضا کے مسئلہ کو دلائل سے خوب مبرہن کر دیا اور صحابہ کرام' تابعین کے اقوال و اعمال اور جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے اس کی ممانعت ثابت کر دی۔

واللہ یھدی الی سبیل الرشاد۔

بَابُ الرَّجُلُ يُصَلِّي بِالرَّجُلَيْنِ، أَيْنَ يُقِيمُهُمَا؟ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَابِ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے باب تطبیق فی الرکوع حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ عمل نقل کیا ہے جو روایت ۱۷۹۲ میں مذکور ہے۔ دو مقتدی کہاں کھڑے ہوں؟

خلاصۃ البرام: دو مقتدی سے کم ہو تو امام کے دائیں جانب کھڑے ہوں اور تین مقتدی بالاتفاق پیچھے کھڑے ہوں البتہ دو مقتدی امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ وابراہیم کے ہاں امام کے دائیں بائیں کھڑے ہوں اور ائمہ اربعہ کے ہاں دو مقتدی بھی امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔

مؤقف فریق اوّل: دو مقتدی ہوں تو امام اپنے دائیں بائیں کھڑا کرے دلیل مندرجہ ذیل روایت ہے۔

۱۷۹۴: عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلّٰى بِعَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ، قَالَ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا، فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا بِيَدِهٖ وَطَبَّقَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا- أَنْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ فَعَلَهٗ، هُوَ التَّطْبِيْقُ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ التَّطْبِيْقَ، وَإِقَامَةَ أَحَدِ الْمَأْمُوْمِيْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ، هَلْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ؟ .

۱۷۹۴: باب التطبیق فی الرکوع میں یہ روایت گزری کہ علقمہ اور اسود دونوں کو عبداللہ بن مسعودؓ نے نماز پڑھائی ایک کو دائیں اور دوسرے کو اپنے بائیں جانب کھڑا کیا پھر رکوع میں گئے اور ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تو انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر ضرب لگائی اور تطبیق کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔ اس روایت میں ہمارے نزدیک یہ احتمال ہے کہ جو انہوں نے بیان کیا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہو اور وہ تطبیق ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ مقتدیوں میں سے ایک کو دائیں دوسرے کو بائیں کھڑا کرنا مراد ہو۔ پس ہم اس سلسلہ میں روایات پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔ روایات ملاحظہ ہو۔

تخریج : باب التطبیق میں ملاحظہ کریں مسلم فی المساجد ۲۶۔

اس روایت کے متعلق دو احتمال ہیں۔

نمبر①: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس فعل کی نسبت کی ہے اس سے مراد تطبیق ہے۔

نمبر ④: اس سے مراد تطبیق اور دونوں کو امامت میں دائیں بائیں کھڑے کرنا مراد ہو۔ روایات پر نظر ڈالتے ہیں تا کہ ایک احتمال متعین ہو سکے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۷۹۵: فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّيْ، عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بِالْهَاجِرَةِ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَأَخَّرْنَا خَلْفَهُ، فَأَخَذَ أَحَدَنَا بِيَمِيْنِهٖ وَالْآخَرَ بِشِمَالِهٖ، فَجَعَلَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ : هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً). فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخْبِرُ أَنَّ قَوْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلٰى قِيَامِ الرَّجُلَيْنِ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ، وَعَلَى التَّطْبِيْقِ.

۱۷۹۵: عبدالرحمن بن الاسود اپنے والد اسود سے بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے چچا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دھوپ کے وقت حاضر ہوئے تو انہوں نے امامت کرائی ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے کے لئے پیچھے ہٹے تو انہوں نے ایک کو اپنے دائیں اور دوسرے کو بائیں کھڑا کیا پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے جب آپ مل کر تین ہوتے تو آپ اسی طرح کرتے۔ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول "هكذا فعل رسول الله ﷺ" سے مراد دو آدمیوں کا دائیں بائیں کھڑا کرنا اور تطبیق یدین ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ٦٩' نمبر ٦١٣' بیهقی فی السنن ٨٣/٢۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ جب امام کے ساتھ دو اور ہوں تو امام ان کو دائیں بائیں کھڑا کرے اور اسی کو جناب ابن مسعودؓ نے فعل رسول اللہ ﷺ قرار دیا۔ مزید روایت ملاحظہ ہو۔

۱۷۹۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَشُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عِنْدَ إِبْرَاهِيْمَ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَصَلّٰى بِنَا إِبْرَاهِيْمُ، فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَجَرَّنَا فَجَعَلَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ، قَالَ : فَلَمَّا صَلَّيْنَا وَخَرَجْنَا إِلَى الدَّارِ، قَالَ : إِبْرَاهِيْمُ، قَالَ : ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "هٰكَذَا، فَصَلُّوْا وَلَا تُصَلُّوْا كَمَا يُصَلِّيْ فُلَانٌ . "قَالَ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، وَلَمْ أُسَمِّ لَهٗ إِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ : هٰذَا إِبْرَاهِيْمُ، قَدْ قَالَ ذَاكَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَلَا أَرَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلَهٗ إِلَّا لِضِيْقٍ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ، أَوْ لِعُذْرٍ رَآهُ فِيْهِ لَا عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ مِنَ السُّنَّةِ .قَالَ : وَذَكَرْتُهٗ لِلشَّعْبِيِّ، فَقَالَ : قَدْ زَعَمَ ذَاكَ عَلْقَمَةُ، ابْنُ عَوْنٍ الْقَائِلُ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِضَافَةُ الْفِعْلِ إِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا يَذْكُرُهُ الشَّعْبِيُّ وَلَا ابْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ عَلْقَمَةُ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ

لِلشَّعْبِيِّ وَلَابْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَهُ الْاَسْوَدُ لِابْنِهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَكَيْفَ كَانَ الْمَعْنٰى فِيْ هٰذَا فَقَدْ عُوْرِضَ ذٰلِكَ.

۱۷۹۶: ابن عون کہتے ہیں کہ میں اور شعیب بن حبحاب ابراہیم کے پاس تھے نماز عصر کا وقت ہوا تو ابراہیم نے ہمیں جماعت کرائی ہم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تو انہوں نے ہمیں اپنے دائیں بائیں کر دیا جب ہم نماز پڑھ چکے اور گھر کی طرف نکلنے لگے تو ابراہیم کہنے لگے ابن مسعودؓ نے اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اور فرمایا فلاں کی طرح مت پڑھو۔ ابوالبشر البرقی کہتے ہیں کہ یہ بات میں نے ابن سیرین کو کہی اور میں نے ابراہیم کا نام نہ لیا تو ابن سیرین کہنے لگے یہ بات ابراہیم نے علقمہ سے نقل کی ہے اور میرے خیال میں ابن مسعودؓ نے یہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے کیا ہے یا اور کسی عذر کی وجہ سے کیا جوان کے سامنے تھے اس وجہ سے نہیں کہ یہ سنت طریقہ ہے گویا یہ روایت خاص علت سے معلول ہے۔ اور میں نے شعبی کے سامنے تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ علقمہ بن عون کا زعم ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں ابن مسعودؓ کی طرف اس کی نسبت کرنے میں شعبی اور ابن سیرین نے علقمہ عن النبی ﷺ کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ علقمہ نے اسے شعبی اور ابن سیرین کے سامنے ذکر نہ کیا ہو کہ ابن مسعودؓ نے اس کو نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہو پھر اس کو اسود نے اپنے بیٹے کے سامنے بیان کر دیا ہو ابن سیرین اور عامر شعبی اس روایت کو مرفوع نہیں مانتے بلکہ یہ منقطع ہونے کی وجہ سے مرفوع روایات کی کیسے مقابل ہو سکتی ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور سابقہ دلائل کا معارضہ:

دو آدمی ہوں تو امام آگے کھڑا ہوگا یہی مسنون طریقہ ہے۔ یہ روایات اس کی تائید کرتی ہیں۔

۱۷۹۷: بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ أَبِيْ حَزْرَةَ الْمَدِيْنِيِّ يَعْقُوْبَ بْنَ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ : جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَأَخَذَنِيْ بِيَدِهٖ فَأَدَارَنِيْ حَتّٰى أَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَجَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِهٖ، فَدَفَعَنَا بِيَدِهٖ جَمِيْعًا حَتّٰى أَقَمْنَا خَلْفَهُ.

۱۷۹۷: عبادہ بن الولید بن عبادہ بن الصامت کہتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے جابر کہنے لگے ایک دن میں خدمت نبوی میں ایسے حال میں گیا کہ آپ نماز میں مصروف تھے میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے ہاتھ پکڑ کر مجھے گھمایا یہاں تک کہ میں آپ کے دائیں جانب کھڑا ہو گیا جابر بن صخر آئے تو وہ آپ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے پس آپ نے ہم دونوں کو دھکیلا یہاں تک کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے

ہو گئے۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ٤٤، نمبر ٩٧٤۔

١٧٩٨: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ : قُوْمُوْا فَلَأُصَلِّ لَكُمْ، قَالَ أَنَسٌ : فَقُمْتُ إِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ). فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِنَّ فِعْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مَا عَمِلَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ .قِيْلَ لَهُ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رَوٰى جَابِرٌ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَإِنْ كَانَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلًا عِنْدَكَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ، كَانَ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عِنْدَ خَصْمِكَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ. فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح .

١٧٩٨: عبداللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا ہے کہ میری دادی ملیکہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آپ کے لئے تیار کیا تھا آپ نے وہ کھانا کھایا پھر فرمایا تم اٹھو تا کہ میں تمہارے لئے نماز پڑھ دوں۔ انس کہتے ہیں میں نے چٹائی اٹھائی جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر ذرا سا پانی چھڑکا پس جناب رسول اللہ ﷺ اٹھے اور میں نے اور یتیم نے صف بندی کی اور بڑھیا ہمارے پیچھے صف میں تھی آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر آپ واپس تشریف لے گئے۔ اگر کسی شخص کو یہ اعتراض ہو کہ جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ عمل حضرت نبی اکرم ﷺ کے بعد کا عمل ہے۔ یہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یہ عمل ماقبل کی روایات کا ناسخ ہے۔ ہم اس معترض کے جواب میں کہیں گے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے یہ عمل جناب نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد یہ عمل کیا جیسا کہ جابر اور انس رضی اللہ عنہما۔ پس اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فعل جناب نبی اکرم ﷺ کے بعد ناسخ ہونے کا ثبوت ہے تو پھر ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے مروی عمل بھی آپ کے مخالف کے ہاں ناسخ ہونے کی دلیل ہے۔ پس ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ جن سے منقول ہے وہ ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری ١/٥٥، مسلم ١/٢٣٤، ابو داؤد ١/٩٠، ترمذی ١/٥٥۔

اشکال:

ان روایات میں جو کچھ مذکور ہے یہ پہلے کے اعمال ہیں اور روایت حضرت ابن مسعودؓ میں ان کا جو فعل ثابت ہو رہا ہے وہ زمانہ نبوت کے بعد کا ہے پس وہ اس کے لئے اس لئے ناسخ ہے کہ وہ آخری عمل ہے۔

جواب: ابن مسعودؓ کے علاوہ بہت سے صحابہ کرام سے اس عمل کا کرنا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ جابر اور انس رضی اللہ عنہم کے اعمال ظاہر کرتے ہیں تو اب اگر روایت ابن مسعودؓ ناسخ ہے تو ان کے اعمال مذکورہ بھی نبوت کے زمانہ کے بعد ثابت ہیں تو وہ کیونکر ناسخ نہیں۔ ماهو جوابكم فهو جوابنا۔

دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال ملاحظہ ہوں:

۱۷۹۹: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : جِئْتُ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى عُمَرَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ، فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَأَخْلَفَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَاءَ يَرْفَأُ فَتَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ أَنَا وَهُوَ خَلْفَهُ.

۱۷۹۹: عبیداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ نماز پڑھ رہے تھے میں بھی ان کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو انہوں نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر کے دائیں جانب کر لیا پھر یرفا (غلام عمر رضی اللہ عنہ) آ گئے تو میں پیچھے ہٹ گیا پس میں نے اور اس نے ان کے پیچھے نماز ادا کی۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ۸۷/۲۔

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ غَنِبَّةَ يَقُوْلُ : أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدٌ إِلَّا الْمُؤَذِّنُ وَرَجُلٌ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَجَعَلَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَلْفَهُ، فَصَلّٰى بِهِمَا .ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَرَأَيْنَا الْأَصْلَ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا صَلّٰى بِرَجُلٍ وَاحِدٍ أَقَامَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۸۰۰: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابن عتبہ کو کہتے سنا جماعت کھڑی ہو گئی حالانکہ مسجد میں مؤذن اور ایک آدمی اور عمر رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا پس ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے کھڑا کیا اور ان کو نماز پڑھائی۔ پھر ہم نے غور و فکر سے اس کا حکم ڈھونڈا' چنانچہ ہم نے یہ اصول پایا کہ جب امام ایک شخص کو نماز پڑھائے تو اسے دائیں جانب کھڑا کر لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنت طریقہ یہی وارد ہوا ہے۔

اس اثر سے سابقہ جواب کی تاکید و تائید ہو گئی۔

الْأُمِّ السُّدُسَ وَفَرَضَ لِلْجَمِيعِ الثُّلُثَ وَكَذٰلِكَ فَرَضَ لِلِاثْنَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ النِّصْفَ وَلِلِاثْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ، وَكَذٰلِكَ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ يَكُوْنُ الثُّلُثَ وَأَجْمَعُوْا أَنَّ لِلِابْنَةِ النِّصْفَ وَلِلْبَنَاتِ الثُّلُثَيْنِ، قَالَ أَكْثَرُهُمْ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْهِمْ : إِنَّ لِلِاثْنَتَيْنِ أَيْضًا الثُّلُثَيْنِ .فَكَذٰلِكَ هُوَ فِي النَّظَرِ، لِأَنَّ الْإِبْنَةَ لَمَّا كَانَتْ فِيْ مِيْرَاثِهَا مِنْ أَبِيْهَا كَالْأُخْتِ فِيْ مِيْرَاثِهَا مِنْ أَخِيْهَا، كَانَتْ الْاِبْنَتَانِ أَيْضًا فِيْ مِيْرَاثِهِمَا مِنْ أَبِيْهِمَا كَالْأُخْتَيْنِ فِيْ مِيْرَاثِهِمَا مِنْ أَخِيْهِمَا .فَكَانَ حُكْمُ لِاثْنَيْنِ فِيْمَا وَصَفْنَا، حُكْمَ الْجَمَاعَةِ، لَا حُكْمَ الْوَاحِدِ. فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ، أَنْ يَكُوْنَا فِيْ مَقَامِهِمَا مَعَ الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ مَقَامَ الْجَمَاعَةِ لَا مَقَامَ الْوَاحِدِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوٰى جَابِرٌ وَأَنَسٌ، وَفَعَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .غَيْرَ أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ قَالَ : الْإِمَامُ بِالْخِيَارِ، إِنْ شَاءَ فَعَلَ كَمَا رَوٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ فَعَلَ كَمَا رَوٰى أَنَسٌ وَجَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَقَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ هٰذَا، أَحَبُّ إِلَيْنَا.

۱۸۰۲: ربیع بن بدر نے اپنے والد و دادا سے انہوں نے موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کو جماعت قرار دیا۔ پس ان کا حکم بھی دو سے زیادہ کا ہوا ان کا نہیں جو ان سے کم ہیں۔ ہم نے غور کیا کہ وراثت میں ماں کی طرف سے بھائی یا بہن کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے اور دو سے زائد ہوں یا دو ہوں ان کو ثلث 1/3 مقرر فرمایا۔ اسی طرح دو کے لیے بھی یہی مقرر کیا۔ باپ کی طرف سے بہن کے لیے آدھا اور دو بہنوں کے لیے دو ثلث مقرر فرمایا۔ اسی طرح اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تین کے لیے بھی اتنا ہی ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ ایک بیٹی کے لیے آدھا اور زیادہ بیٹیوں کے لیے دو تہائی ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ ہے کہ دو بیٹیوں کے لیے بھی دو تہائی ہے۔ غور و فکر کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کیونکہ بیٹی وراثت میں اپنے والد کے لیے بہن کی طرح ہے جو اپنے بھائی کے لیے ہو۔ چنانچہ باپ کی وراثت میں دو بیٹیوں کو وہی کچھ ملے گا جو دو بہنوں کو اپنے بھائی کی طرف سے ملتا ہے۔ ہمارے اس بیان میں دو کا حکم ایک جماعت والا ہے ایک شخص والا نہیں۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ امام کے ساتھ دو مقتدی جماعت کی طرح کھڑے ہوں ایک کی جگہ پر کھڑے نہ ہوں۔ اس سے حضرت جابر' انس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل ثابت ہوگا اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام اختیار ہے کہ وہ اگر چاہے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرح بھی کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو حضرت جابر و انس رضی اللہ عنہما کے روایت کردہ فعل پر عمل کرے۔ ہمارے ہاں اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ' محمد رحمہما اللہ کا قول زیادہ قابل ترجیح ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان ـ ابن ماجه فی الاقامة باب ۲۴' ح ۹۷۲

نظر طحاوی رحمہ اللہ نمبر ①: امام جب ایک آدمی کو نماز پڑھائے تو وہ اسے دائیں جانب کھڑا کرتا ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی ہے جیسا اس روایت میں ہے۔

۱۸۰۱: وَفِيمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : (أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخْلَفَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ). فَهٰذَا مَقَامُ الْوَاحِدِ مَعَ الْإِمَامِ .وَكَانَ إِذَا صَلّٰى بِثَلَاثَةٍ أَقَامَهُمْ خَلْفَهُ .هٰذَا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ، وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْاِثْنَيْنِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : يُقِيْمُهُمَا حَيْثُ يُقِيْمُ الْوَاحِدَ .وَقَالَ : بَعْضُهُمْ يُقِيْمُهُمَا، حَيْثُ يُقِيْمُ الثَّلَاثَةَ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ، هَلْ حُكْمُ الْاِثْنَيْنِ فِيْ ذٰلِكَ كَحُكْمِ الثَّلَاثَةِ؟ أَوْ كَحُكْمِ الْوَاحِدِ؟ فَرَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ : (الْاِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ).

۱۸۰۱: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت آیا جب آپ نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا پس آپ نے مجھے اپنے پیچھے سے گزار کر اپنے دائیں جانب کر لیا۔ تو امام کے ساتھ ایک آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ یہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین اشخاص کو نماز پڑھاتے تو ان کو پیچھے کھڑا کرتے۔ اس میں علماء کے درمیان کسی کو اختلاف نہیں' اختلاف صرف دو کے متعلق ہے۔ بعض نے کہا کہ ان کو وہاں کھڑا کیا جائے جہاں ایک کو کھڑا کیا جاتا ہے اور دوسروں کا کہنا یہ ہے کہ ان دو کو تین کے کھڑے ہونے کی جگہ کھڑا کرے۔ پس ہم نے نظر و فکر سے اس کا حکم معلوم کرنا چاہا کہ دو اور تین کے حکم میں فرق ہے یا ایک جیسا ہے۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((الْاِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ)) کہ دو اور ان سے اوپر جماعت کے حکم میں ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۷۷' ابن ماجه فی الاقامه باب ٤٤' نمبر ۹۷۳۔

اس روایت اور اس طرح کی دیگر روایات سے ایک مقتدی کے متعلق تو تمام کا اتفاق ہے اور تین کے متعلق بھی اتفاق ہے علماء کا اختلاف دو سے متعلق ہے بعض نے ایک کی جگہ کھڑا کرنے کا قول کیا اور دوسروں نے تین کی جگہ کھڑا کرنے کو کہا اب غور کرتے ہیں کہ دو کا حکم عام حالات میں کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا دو سے زائد کو جماعت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ وَمُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَا : ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَجَعَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً، فَصَارَ حُكْمُهُمَا كَحُكْمِ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُمَا، لَا حُكْمِ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُمَا .وَرَأَيْنَا اللّٰهَ -عَزَّ وَجَلَّ- فَرَضَ لِلْأَخِ أَوْ لِلْأُخْتِ مِنْ قِبَلِ

تو اب ان کا حکم بھی جماعت والا ہونا چاہئے نہ کر واحد و فرد والا۔ پس دو کو جماعت قرار دے کر پیچھے کھڑا کرنا مسنون ہوگا۔

نمبر④: ہم غور کرتے ہیں کہ قرآن مجید نے میراث کے معاملات میں ہر دو کو تین کے برابر قرار دیا مثلاً اخیافی بھائیوں اور بہنوں میں سے ہر ایک کا سدس مقرر فرمایا مگر دو ہوں تو ثلث مقرر فرمایا اگر دو سے زائد ہوں تب بھی ان کا حصہ دو ثلث سے نہ بڑھے گا اور ایک لڑکی کا نصف ہے اور اگر دو لڑکیاں ہوں تو ان کو دو ثلث ملیں گے اور دو سے زائد ہو جائیں تب بھی ان کا حصہ دو ثلث سے زائد نہ ہوگا اور یہی حکم علاتی بھائیوں اور حقیقی اور علاتی بہنوں کا ہے تو اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ باب الامامت میں بھی دو پر تین کا حکم لگے گا اور دو کو پیچھے کھڑا کیا جائے گا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے۔

نوٹ: (اس باب میں مذاہب کی طرف اشارہ نہیں ہے خصوصاً فریق ثانی البتہ دلائل کو خوب پیش کیا اور نظر کو دو نظری دلیلوں سے نوازا امام طحاوی غیر قیاسی مسائل کو بھی ذوق سے قیاسی بنا لیتے ہیں)۔

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ كَيْفَ هِيَ؟

نمازِ خوف کی کیفیت

خلاصۃ المرام: نماز خوف کی مشروعیت ۴ھ غزوہ ذات الرقاع ۷ھ میں ہوئی اس میں دشمن کا خطرہ اور ایک امام کے پیچھے نماز پر اصرار تو ہو یہ طریقہ درست ہے بعض نے فاقمت کے خطاب کے پیش نظر آپ کے ساتھ خاص کیا جبکہ جمہور فقہاء بعد والے زمانے میں بقاء کے قائل ہیں جمہور فقہاء کے ہاں سفر و حضر ہر دو موقعہ پر جائز ہے۔ تعداد رکعات اور کیفیت میں خاصا اختلاف ہے۔

نمبر①: عطاء بن ابی رباح و قتادہ رحمہما اللہ وغیرہ ایک رکعت مانتے ہیں۔

نمبر②: امام ابوحنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے ہاں خوف کی وجہ سے تعداد میں فرق نہیں اگر ایک امام ہو تو ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھائے اور سفر نہ ہو تو چار رکعت میں دو دو پڑھائے دوسرا گروہ مسبوق کی طرح پڑھے اور پہلا گروہ لاحق کی طرح پڑھے۔

نمبر③: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تعداد میں کمی سفر کی وجہ سے ہوگی طریقہ یہ ہوگا امام ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے امام انتظار کرے اور وہ اپنی دوسری رکعت سجدہ تک مکمل کر کے دشمن کے مقابل جائے پھر دوسرا گروہ آئے تو امام ان کو ایک رکعت پڑھائے پھر امام التحیات میں انتظار کرے یہ لوگ دوسری رکعت سجدے تک مکمل کر کے دشمن کے سامنے جائیں اور پہلا آ کر التحیات پڑھے امام ان کے ساتھ سلام پھیرے پھر یہ دشمن کے سامنے جائیں دوسرا گروہ آ کر التحیات پڑھ کر اکیلے سلام پھیر دے۔

نمبر④: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام پہلے گروہ کو دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے پھر دوسرے گروہ کو دو پڑھا کر سلام پھیر دے چار رکعت امام پر لازم ہوں گی۔

نمبر⑤: ابن ابی لیلیٰ وغیرہ کہتے ہیں امام کے پیچھے دونوں صف بنا کر ہتھیاروں سے لیس کھڑے ہوں جب امام سجدہ کرے تو صف اول سجدہ کرے دوسری صف کھڑی رہے جب یہ سجدہ سے سر اٹھالیں تو صف ثانی سجدہ کرے پھر صف ثانی اول کی جگہ آ

جائے جب امام سجدہ کرے تو یہ لوگ سجدہ کریں صف اول والے پیچھے کھڑے رہیں جب سجدہ کرلیں تو پہلا گروہ اپنا سجدہ کرے پھر ایک ساتھ تمام سلام پھیر دیں۔

نمبر ۴۸ ⑨ امام ابو یوسف وطحاوی رحمۃ اللہ علیہما کے ہاں دونوں گروہوں کو امام ایک ساتھ نماز پڑھائے جب طائفہ اولیٰ امام کے ساتھ سجدہ سے فارغ ہو تو دوسرا گروہ خود سجدہ کرے پھر دوسرا گروہ صف اول میں چلا جائے دونوں کو امام ایک ساتھ پڑھائے پھر امام کے ساتھ سجدہ کرلیں اولیٰ گروہ اپنا سجدہ کرے اب سلام امام ساتھ پھیر لیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: صلاۃ خوف ایک رکعت ہے یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہے۔

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ح.

۱۸۰۳: عاصم بن علی اور خلف بن ہشام دونوں نے ابوعوانہ سے روایت ان کی سند سے نقل کی۔

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ .ح .

۱۸۰۴: ابن مرزوق کہتے ہیں ہمیں ابواسحاق الضریر نے اپنی سند سے روایت کی ہے۔

۱۸۰۵: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ .

۱۸۰۵: عبدالعزیز بن معاویہؒ نے یحییٰ بن حماد انہوں نے ابوعوانہ سے روایت نقل کی۔

۱۸۰۶: وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : فَرَضَ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا فِي الْحَضَرِ، وَرَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ، وَرَكْعَةً فِي الْخَوْفِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ، وَجَعَلُوْهُ أَصْلًا فَجَعَلُوْا صَلَاةَ الْخَوْفِ رَكْعَةً .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ -عَزَّ وَجَلَّ- قَالَ : (وَإِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ) فَفَرَضَ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- صَلَاةَ الْخَوْفِ، وَنَصَّ فَرْضَهَا فِيْ كِتَابِهِ هٰكَذَا .وَجَعَلَ صَلَاةَ الطَّائِفَةِ بَعْدَ تَمَامِ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مَعَ الْإِمَامِ .فَثَبَتَ بِهٰذَا أَنَّ الْإِمَامَ يُصَلِّيْهَا فِيْ حَالِ الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ، وَهٰذَا خِلَافُ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُؤْخَذَ بِحَدِيْثٍ يَدْفَعُهُ نَصُّ الْكِتَابِ .ثُمَّ قَدْ عَارَضَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غَيْرُهُ .

۱۸۰۶: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے چار رکعت حضر میں لازم کیں اور دو رکعت سفر اور خوف میں ایک رکعت لازم کی ہیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے اس روایت کو اختیار کر کے اسے اصل قرار دیا اور انہوں نے نمازِ خوف کو ایک رکعت کہا۔ ان کے

خلاف اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دلیل ہے: ﴿و اذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلاۃ.....﴾ (القرآن)۔ ''اور جب آپ ان میں ہوں اور ان کو نماز پڑھانے لگیں تو ان کی ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو اور وہ اپنے ہتھیاروں کو تھامے رہیں۔ پس جب وہ سجدہ (ثانیہ) کر چکیں تو وہ پیچھے چلے جائیں تو دوسرا گروہ آ جائے جنہوں کہ اب تک نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں۔'' (القرآن)۔ اللہ تعالیٰ نے نمازِ خوف کو فرض قرار دیا اور قرآن مجید میں اس کی فرضیت اس طرح ذکر فرمائی اور اس طرح بتایا کہ ایک گروہ امام کے ساتھ پہلی رکعت کو اس طرح مکمل کر لے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ امام حالت خوف میں دو رکعت پڑھے اور یہ بات اس حدیث کے خلاف ہے اور ایسی روایت کو اختیار کرنا جائز نہیں جس کو قرآن مجید کی نص قبول نہ کرے۔ پھر اس کے معارض حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام کی روایات ہیں۔

تخریج : صحیح مسلم فی المسافرین نمبر ٥، نسائی فی الصلاۃ باب ٣، صلاۃ خوف باب ٤۔

حاصلِ روایات : اس روایت میں صلاۃ خوف کی ایک رکعت کا صراحۃً ذکر ہے پس صلاۃ خوف ایک رکعت ہوگی۔

جواب : اللہ تعالیٰ نے نماز خوف کا قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ امام ایک ایک طائفہ کو ایک ایک رکعت پڑھاتے تو صاف لفظوں میں نماز کا دو رکعت ہونا ثابت ہو گیا پس یہ روایت نص قرآنی کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہیں۔

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ : ثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ أَبِیْ بَکْرِ بْنِ أَبِی الْجَهْمِ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذِیْ قَرَدٍ، صَلَاةَ الْخَوْفِ .وَالْمُشْرِکُوْنَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ، فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِیَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰی مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَرَجَعَ هٰؤُلَاءِ إِلٰی مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ فَکَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ وَلِکُلِّ طَائِفَةٍ رَکْعَةٌ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ رَوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا خَالَفَ مَا رَوٰی مُجَاهِدٌ عَنْهُ، وَمُحَالٌ أَنْ یَکُوْنَ الْفَرْضُ عَلَی الْإِمَامِ رَکْعَةً فَیُصَلِّیَهَا بِأُخْرٰی بِلَا قُعُوْدٍ لِلتَّشَهُّدِ، وَلَا تَسْلِیْمٍ .فَلَمَّا تَضَادَّ الْخَبَرَانِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَنَافَیَا، وَلَمْ یَکُنْ لِأَحَدٍ أَنْ یَحْتَجَّ فِیْ ذٰلِکَ بِمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا؛ لِأَنَّ خَصْمَهٗ یَحْتَجُّ عَلَیْهِ بِعُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِخِلَافِ ذٰلِکَ .فَإِنْ قَالُوْا : فَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَیْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا یُوَافِقُ مَا قُلْنَا فَذَکَرُوْا.

۱۸۰۷: عبیداللہ بن عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد میں نمازِ خوف پڑھائی۔ اس وقت مشرک اور قبلہ کے درمیان حائل تھے۔ ایک صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے صف آراء ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی جماعت کو ایک رکعت پڑھائی پھر دشمن کے

سامنے چلے گئے اور دشمن کے مقابل صف نے آ کر آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھی۔ آپ ﷺ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو جناب رسول اللہ ﷺ کی دو رکعت ہوئیں اور ہر جماعت کی ایک ایک رکعت ہوئی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ عبیداللہ بن عبداللہ ہیں جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مجاہد کی روایت کے خلاف روایت کررہے ہیں اور یہ بات ناممکن ہے کہ امام پر ایک رکعت فرض ہو مگر وہ اسے دوسری رکعت ملا کر بغیر تشہد وتسلیم کے ادا کرلے۔ جب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے والی دونوں روایات متضاد اور ایک دوسرے سے منافی ہیں تو کسی کو مجاہد والی روایت سے دلیل کا حق نہیں کیونکہ اس کا مقابل عبیداللہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہ والی مخالف روایت سے استدلال کرے گا۔ اگر بالفرض وہ یہ کہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور حضرات نے بھی مجاہد والی روایت کی طرح روایت کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبریٰ' کتاب صلوۃ الخوف : ۱۹۲۱

نمبر ②: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عبیداللہ بن عبداللہ کی سند سے اس کے خلاف روایت منقول ہے۔

امام طحاوی کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دو روایتیں ایک دوسرے سے متضاد ہو گئیں ان میں کسی ایک کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

نمبر ③: یہ بات ناممکن ہے کہ امام پر فرض ایک ہو اور وہ دو پڑھالے اور اس ایک میں نہ قعدہ نہ تشہد نہ سلام۔

فان قالوا سے ایک سوال کا تذکرہ ہے۔

فقط اس روایت کی بات نہیں حذیفہ بن یمان' زید بن ثابت' جابر سہیل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہم سے اس قسم کی روایات منقول ہیں۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۸۰۸: مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ : ثَنَا قَبِیْصَةُ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الرُّکَیْنِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانٍ، قَالَ : (أَتَیْت ابْنَ وَدِیْعَةَ فَسَأَلْته عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَالَ : إِیْت زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاسْأَلْهُ، فَلَقِیْتُهُ، فَسَأَلْته، فَقَالَ : صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِیْ بَعْضِ أَیَّامِهٖ، فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ، وَصَفًّا مُوَازِیَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً، ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰی مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰی مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ)

۱۸۰۸: قاسم بن حسان کہتے ہیں کہ میں ابن ودیعہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے صلاۃ خوف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا تم زید بن ثابت کے پاس جا کر ان سے سوال کرو چنانچہ میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ نے نماز خوف بعض اوقات پڑھائی پس آپ کے پیچھے ایک جماعت نے صف باندھی اور ایک جماعت نے دشمن کے سامنے آپ ﷺ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ چلی گئی اور ان کی جگہ صف بستہ ہو گئے دوسرا گروہ آیا اور ان کی جگہ صف بستہ ہوا تو آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیرا۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب صلاۃ الخوف نمبر ۱۹۱۹۔

۱۸۰۹: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَدِيعَةَ وَزَادَ (فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ)

۱۸۰۹: مؤمل بن اسماعیل نے سفیان سے پھر سفیان نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔عبداللہ بن ودیعہ نے اس روایت میں اضافہ کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی تو دو رکعت تھیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہوئی (یعنی جماعت کے ساتھ)

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ .ح .

۱۸۱۰: علی بن شیبہ نے قبیصہ سے اپنی سند سے نقل کیا۔

۱۸۱۱: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْحَنْظَلِيِّ، قَالَ : (كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ : أَيُّكُمْ شَهِدَ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَامَ حُذَيْفَةُ، فَقَالَ : أَنَا، ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ الَّذِيْ ذَكَرَ زَيْدٌ سَوَاءً).

۱۸۱۱: ثعلبہ بن زہدم حنظلی کہتے ہیں کہ ہم سعید بن العاص کے ساتھ طبرستان میں تھے تو انہوں نے اعلان کیا تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز خوف میں شامل تھا تو حضرت حذیفہؓ نے کہا میں موجود تھا پھر انہوں نے اسی طرح کیا جیسا زید نے ذکر کیا بالکل فرق نہ تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۲۴۶' نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب صلاۃ الخوف نمبر ۱۹۱۷۔

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ : ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ دُهَاثٍ قَالَ : (غَزَوْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَسَأَلَ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ).

۱۸۱۲: محمد بن دھاث کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن العاص کے ساتھ غزوہ میں شریک تھا انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا تم میں سے کون جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف میں شامل رہا ہے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ). ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۸۱۳: یزید الفقیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمن کے مقابل تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب صلاۃ الخوف ۱۹۳۳۔

۱۸۱۴: حَدَّثَنِیْ أَبُوْ حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَبُوْ حَفْصٍ الْفَلَّاسُ، قَالَ : حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِیْ حَثْمَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِأَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ) فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .قِیْلَ لَهُمْ : هٰذَا غَیْرُ مُوَافِقٍ لِمَا رَوٰی مُجَاهِدٌ وَلٰكِنَّهٗ مُوَافِقٌ لِمَا رَوٰی عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ تَقَدَّمَتْ حُجَّتُنَا فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لِأَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحَالٌ أَنْ یَكُوْنَ الْفَرْضُ عَلَیْهِ فِی تِلْكَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ یَصِلُهَا بِأُخْرٰی لَا یُسَلِّمُ بَیْنَهُمَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ فَرْضَ صَلَاةِ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ عَلَی الْإِمَامِ ثُمَّ لَمْ یُذْكَرِ الْمَأْمُوْمِیْنَ بِقَضَاءٍ وَلَا غَیْرِهٖ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ یَكُوْنُوْا قَضَوْا وَلَا بُدَّ فِیْمَا یُوْجِبُهُ النَّظَرُ مِنْ أَنْ یَكُوْنُوْا قَدْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً لِأَنَّا رَأَیْنَا الْفَرْضَ عَلَی الْإِمَامِ فِیْ صَلَاةِ الْأَمْنِ، وَالْإِقَامَةِ مِثْلَ الْفَرْضِ عَلَی الْمَأْمُوْمِ سَوَاءً، وَكَذٰلِكَ الْفَرْضُ عَلَیْهِمَا فِیْ صَلَاةِ الْأَمْنِ فِی السَّفَرِ سَوَاءٌ ، وَمُحَالٌ أَنْ یَكُوْنَ الْمَأْمُوْمُ فَرْضُهٗ رَكْعَةً فَیَدْخُلُ مَعَ غَیْرِهٖ مِمَّنْ فَرْضُهٗ رَكْعَتَانِ إِلَّا وَجَبَ عَلَیْهِ مَا وَجَبَ عَلٰی إِمَامِهٖ .أَلَا تَرٰی أَنَّ مُسَافِرًا لَوْ دَخَلَ فِیْ صَلَاةِ مُقِیْمٍ صَلّٰی أَرْبَعًا فَكَانَ الْمَأْمُوْمُ یَجِبُ عَلَیْهِ مَا یَجِبُ عَلٰی إِمَامِهٖ ، وَیَزِیْدُ فَرْضُهٗ بِزِیَادَةِ فَرْضِ إِمَامِهٖ ، وَقَدْ یَكُوْنُ عَلَی الْمَأْمُوْمِ مَا لَیْسَ عَلٰی إِمَامِهٖ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَیْنَا الْمُقِیْمَ یُصَلِّی خَلْفَ الْمُسَافِرِ فَیُصَلِّیْ بِصَلَاتِهٖ، ثُمَّ یَقُوْمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَیَقْضِی تَمَامَ صَلَاةِ الْمُقِیْمِ فَكَانَ الْمَأْمُوْمُ قَدْ یَجِبُ عَلَیْهِ مَا لَیْسَ عَلٰی إِمَامِهٖ وَلَا یَجِبُ عَلٰی إِمَامِهٖ مَا لَا یَجِبُ عَلَیْهِ .فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوْبُ الرَّكْعَتَیْنِ عَلَی الْإِمَامِ ثَبَتَ أَنَّ مِثْلَهُمَا عَلَی الْمَأْمُوْمِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ حُذَیْفَةَ مِنْ قَوْلِهٖ مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا تَأَوَّلْنَا فِیْ حَدِیْثِهٖ وَحَدِیْثِ زَیْدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً .

۱۸۱۴: صالح بن خوات نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو صلاۃ خوف پڑھائی پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ ان کے جواب میں کہا جائے گا یہ روایت مجاہد والی روایت کی موافقت کی بجائے عبیداللہ والی روایت کی تائید کرتی ہے۔ شروع باب میں ہم اپنی دلیل ذکر کر آئے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ناممکن ہے کہ آپ پر لازم تو ایک رکعت ہو اور آپ اسے دوسری ملا کر پڑھیں اور ان کے مابین

سلام نہ پھیریں۔ پس اس سے یہ بات تو ثابت ہوگیا کہ نمازِ خوف کی امام پر فرض ہی دو رکعت ہیں۔ پھر ان روایات میں مقتدیوں کی قضاء یا اور کسی چیز کا تذکرہ نہیں۔ پس اس میں پورا کر لینے کا احتمال ہے اور نظر وفکر تو یہی چاہتے کہ وہ ایک ایک رکعت پوری کریں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ امام ومقتدی پر نماز کے فرائض امن واقامت کی حالت میں ایک طرح کے ہیں اسی طرح امن والے سفر میں امام ومقتدی کا حال برابر ہے اور یہ بات ناممکن ہے کہ مقتدی پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ ایسے شخص کے ساتھ نماز میں داخل ہو جائے جس پر دو فرض ہوں اگر ایسا ہوگا تو مقتدی پر وہی فرض ہوگا جو امام پر فرض تھا۔ کیا تم ایسا نہیں پاتے کہ اگر مقیم کسی مسافر کی نماز میں داخل ہو تو چار رکعت ادا کرے گا۔ تو مقتدی پر وہ چیز واجب تھی جو اس کے امام پر واجب تھی اور امام کے فرض میں اضافہ سے اس کے فرض بھی بڑھ جاتے ہیں اور بعض اوقات مقتدی پر ایسی چیز لازم ہو جاتی ہے جو اس کے امام پر لازم نہیں ہوتی۔ اس سے ہم نے یہ سمجھ لیا کہ جب مقیم نے مسافر کے پیچھے نماز ادا کی تو اسی جیسی نماز ادا کرتا ہے۔ پھر کھڑے ہو کر وہ مقیم والی نماز کی تکمیل کرتا ہے۔ پس یہاں مقتدی پر ایسی چیز لازم تھی جو امام پر نہ تھی اور اس کے امام پر وہ چیز لازم نہیں جو اس مقتدی پر لازم نہیں۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی جو بیان کر آئے کہ امام پر دو رکعت لازم ہیں تو انہی جیسی دو رکعت مقتدی پر بھی لازم ہیں اور ہم نے جو تاویل حضرت حذیفہ کی روایت اور زید اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی اس روایت میں کی ہے کہ انہوں نے ایک ایک رکعت ادا کی وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب صلاۃ خوف نمبر۱۹۳۴' بخاری فی المغازی باب۳۱' نمبر۴۱۳' مسلم فی المسافرین ۳۰۹/۳۱۰۔

حاصل روایات : ان تمام روایات سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو رکعت پڑھنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک رکعت پڑھنا معلوم ہوتا ہے۔

جواب :قیل لھم سے جواب دیا گیا ہے۔

نمبر ①: ہم پہلے بھی کہہ چکے کہ جب امام کے لئے دو رکعت ثابت ہوئی تو مقتدی کے لئے بدرجہ اولیٰ ثابت ہو جائیں گی اور اگر یہ کہا جائے کہ امام کی ایک رکعت فرض اور دوسری نفل ہے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ امام نے ایک فرض رکعت پڑھ کر اس کے ساتھ بغیر قعدہ وسلام تشہد کے دوسری نفل ملالی اور یہ نماز کی صحت کے خلاف ہے اور نماز کی صحت کے لئے محال ہے۔

نمبر ②: نظری استدلال اور عقلی جواب جس کو فثبت کے لفظ سے بیان کیا۔

روایات میں اگرچہ امام کے لئے دو رکعت اور مقتدی کے لئے صرف ایک رکعت کا تذکرہ ہے اور دوسری رکعت کے پورا کرنے یا نہ کرنے کا بالکل ذکر نہیں اور احتمال اگرچہ دونوں ہیں لیکن نظر وفکر کو استعمال کیا جائے تو یہ بات مسلمہ ہے کہ امن کی حالت میں امام ومقتدی ہر دو کی نمازیں ایک جیسی ہوتی ہیں اور اسی طرح سفر کی حالت میں جب امن ہو تو دونوں کی نمازوں میں چنداں فرق نہیں تو یہ بات عقلاً ناممکن ہے کہ مقتدی کی نماز تو ایک رکعت ہو اور امام کی نماز دو رکعت ہو حالانکہ صریح نص تو اس بات کی پابند بناتی ہے کہ امام ومقتدی متضاد نماز والے نہ ہوں بلکہ یکساں ہوں۔ انما جعل الامام لیؤتم بہ الحدیث۔ اس

طرح کے ارشادات سے امام کی پوری اقتداء مقتدی پر لازم ہوتی ہے پس یہ ماننا پڑے گا کہ جتنی رکعت امام پر لازم ہیں اسی قدر مقتدی پر بھی لازم ہیں اسی لئے تو اگر مسافر مقیم کی اقتداء کرے تو اس کو امام کی اقتداء میں چار پڑھنی پڑتی ہیں اور یہ نہیں ہوسکتا کہ امام کی رکعتیں مقتدی سے زائد ہوں یہ تو ہوسکتا ہے کہ مقتدی کی رکعتیں امام سے زائد ہوں جیسا کہ جب مقیم ہو اور مسافر امام کی اقتداء کرے تو امام دو پڑھے گا مگر مقتدی اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا اور وہ چار ہوں گی پس عقلی اعتبار سے بھی یہ اشکال کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ثابت ہوا کہ مقتدیوں نے دو رکعت ہی پوری کی ہوں گی اگرچہ تذکرہ ایک کا ہے۔

نمبر③: فتاویٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ بات صاف کردی جن حضرات کی روایات مذکور ہوئیں ان میں سے حضرت حذیفہؓ نے دو رکعت پورا کرنے کا حکم دیا پس یہ کہنا بالکل درست ہے کہ ان تمام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھی ہیں چونکہ ایک ایک رکعت آپ کی اقتداء میں پڑھی گئی اسی کا تذکرہ ہے جو انہوں نے الگ پڑھی اس کا تذکرہ نہیں کیا کہ وہ کالمذکور ہے۔ روایت حذیفہ ملاحظہ ہو۔

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : صَلَاةُ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا فَعَلُوْا كَذٰلِكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ ثُمَّ اعْتَبَرْنَا الْآثَارَ، هَلْ نَجِدُ فِيْهَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ .

۱۸۱۵: سلیم بن عبد نے حضرت حذیفہ سے نقل کیا ہے کہ نماز خوف دو رکعت ہیں اور چار سجدے ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس سے یہ دلیل مل گئی کہ پہلی روایات میں بھی یہی بات ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح کیا۔ اب ہم روایات کو جانچتے ہیں کہ آیا ان میں کوئی ایسی روایت ملتی ہے۔ چنانچہ وہ رایت میسر آگئی۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۱۵/۲۔

حاصل روایات : اس روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس طرح حضرت حذیفہؓ کا عمل ظاہر کر رہا ہے بالکل اسی طرح دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی کیا ہوگا ان سابقہ روایات کا مفہوم اسی فتویٰ کے مطابق ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل:

اگر حضر ہو تو طائفہ اولیٰ کو دو رکعتیں اور سفر ہو تو ایک رکعت پڑھائی جائے گی طائفہ اولیٰ کی نماز لاحق کی طرح اور دوسرے گروہ کی نماز مسبوق کی طرح ہوگی یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے دلائل یہ آثار ہیں۔ آثار میں دو رکعت پڑھنے کا ثبوت۔

۱۸۱۶: فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوْسٰى (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَةً،

وَكَانَتْ طَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً سَلَّمَ، فَنَكَصُوْا عَلٰى أَعْقَابِهِمْ حَتّٰى انْتَهَوْا إِلٰى إِخْوَانِهِمْ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ فَرِيْقٍ، فَصَلَّوْا رَكْعَةً رَكْعَةً). فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ قَضَوْا، وَبَيَّنَ مَا وَصَفْنَا أَنَّهُ يُحْتَمَلُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ وَكَانَ قَوْلُهُ (ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى) يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ سَلَامًا لَا يُرِيْدُ بِهٖ قَطْعَ الصَّلَاةِ وَلٰكِنْ يُرِيْدُ بِهٖ إِعْلَامَ الْمَأْمُوْمِيْنَ مَوْضِعَ الْإِنْصِرَافِ.

۱۸۱۶: حسن نے حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خوف کی نماز پڑھائی پس ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائی ایک گروہ دشمن کے مقابل تھا جب آپ نے ایک رکعت پڑھائی اور سلام پھیرا پھر ایک گروہ کھڑا ہوا اور انہوں نے ایک ایک رکعت ادا کی۔ اس حدیث سے یہ اطلاع میسر آ گئی کہ انہوں نے بقیہ نماز کو پورا کیا۔ ہم نے پہلی روایات میں جو احتمال نقل کیا ہے وہ بھی مذکور ہے۔ باقی روایت میں ''ثم سلّم بعد الرکعة الاولٰی'' میں یہ احتمال ہے کہ اس سلام سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ مقتدیوں کو لوٹنے کا مقام بتلانے کے لیے سلام فرمایا۔

تخریج : طیالسی ۲٤٧/۱' ابن ابی شیبه ۲۱٥/۲۔

حاصل روایات : اس روایت میں ایک ایک رکعت امام کے ساتھ ادا کرنے کے بعد دوسری رکعت پوری کرنے کی صراحت ہے اور اس روایت نے اس بات کو کھول دیا جو کہ پہلی روایات کے سلسلہ میں ہم بیان کر آئے اس روایت میں سلام کا تذکرہ ہے ممکن ہے کہ یہ سلام انقطاع صلاۃ کے لئے نہ ہو بلکہ مقتدیوں کو واپسی کی اطلاع کے لئے ہوتا کہ وہ دشمن کے سامنے لوٹ جائیں اور دوسرا گروہ ان کی جگہ آ جائے۔

مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۸۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ : سُفْيَانُ ح .

۱۸۱۷: علی بن شیبہ کہتے ہیں ہمیں قبیصہ نے سفیان سے روایت بیان کی۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ٤٠٨۔

۱۸۱۸: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهٖ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، وَكُلُّهُمْ فِيْ صَلَاةٍ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَقَضَوْا رَكْعَةً).

۱۸۱۸: ابوعبیدہ نے عبداللہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز خوف پڑھائی آپ کے پیچھے ایک

صف بنائی گئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی کر دی گئی تمام نماز میں شامل تھے آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے چلے گئے اور صف بستہ گروہ آیا پس ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر ایک ایک رکعت انہوں نے ادا کی پھر یہ گروہ ان کی جگہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا۔ انہوں نے ایک ایک رکعت پوری کی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ ۱۲٤٤۔

۱۸۱۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ : ثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : لَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِيْ حَرَّةِ بَنِيْ سُلَيْمٍ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ (وَكُلُّهُمْ فِيْ صَلَاةٍ) وَزَادَ : (وَكَانُوْا فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً، وَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ دَخَلُوْا فِي الصَّلَاةِ جَمِيْعًا .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ فِيْهِ دُخُوْلَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مَعًا .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ، هَلْ عَارَضَ هٰذَا الْحَدِيْثُ غَيْرَهُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنَى؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۸۱۹: ابوعبیدہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرہ بنی سلیم میں صلاۃ الخوف پڑھائی پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس روایت میں وکلہم فی صلاۃ کا جملہ نقل نہیں کیا اور یہ اضافہ نقل کیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں صاف بتلایا گیا ہے کہ انہوں نے ایک ایک رکعت مزید ادا کی اور یہ بھی بتلایا گیا کہ وہ تمام ایک نماز میں داخل ہوئے۔ پس ان روایاتِ مذکورہ سے ثابت ہو گیا کہ نمازِ خوف کی دو رکعت ہیں البتہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان تمام کے نماز میں ایک ہی وقت میں داخلے کا ذکر ہے۔ پس ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ مندرجہ مفہوم میں یہ روایت دوسری روایات کے خلاف تو نہیں، تو تلاش کرنے پر روایات مل گئیں۔

وکانوا فی غیر القبلہ'' حرۃ سیاہ پتھریلی زمین۔

تخریج : سابقہ تخریج کو سامنے رکھیں۔ ابو داؤد ۱/۱۷٦۔

حاصلِ روایات : ان روایات میں امام کے ساتھ پڑھنے کے علاوہ ایک ایک رکعت کے پورا کرنے کا تذکرہ موجود ہے جس سے سابقہ روایات کا حل نکل رہا ہے۔

ایک اعتراض:

روایت ابن مسعودؓ کا جملہ دخولھم فی الصلوٰۃ معاً'' بقیہ روایت تو موقف ثانی کے موافق ہے مگر یہ جملہ اس کے خلاف ہے۔

الجواب نمبر ①: ہم اس جملے کی پڑتال کے لئے دیگر روایات پر غور کرتے ہیں تا کہ راوی کے اس اضافہ کی حقیقت ظاہر ہو جائے

ملاحظہ فرمائیں۔روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

۱۸۲۰: فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ : يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً، وَيَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوا فَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَيَتَأَخَّرُ الْآخَرُونَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ، وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُونَ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ .قَالَ نَافِعٌ : لَا أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ دُخُولَ الثَّانِيَةِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ أَنْ يُصَلِّيَ الْإِمَامُ بِالطَّائِفَةِ الْأُوْلٰى رَكْعَةً .وَالْكِتَابُ شَاهِدٌ لِهٰذَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ : (وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ) فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ دُخُولَ الثَّانِيَةِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى .وَهٰذَا الْخَبَرُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَأَصْلُهُ مَرْفُوعٌ، وَإِنْ كَانَ نَافِعٌ قَدْ شَكَّ فِيهِ فِي وَقْتِ مَا حَدَّثَ بِهِ مَالِكٌ .وَهٰكَذَا رَوَاهُ عَنْهُ أَصْحَابُهُ الْأَكَابِرُ .

۱۸۲۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ جب ان سے صلاۃ خوف کے متعلق دریافت کیا جاتا تو فرماتے امام اور ایک گروہ نماز شروع کرے امام ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ایک جماعت ان کے اور دشمنوں کے درمیان حائل رہے اور نماز میں شامل نہ ہو پھر وہ لوگ آگے آئیں جنہوں نے ابھی ایک رکعت بھی ادا نہیں کی اور پہلی جماعت پیچھے ہٹ جائے ان کو امام ایک رکعت پڑھائے پھر امام لوٹ جائے کیونکہ وہ دو رکعت پوری کر چکا پھر ہر طائفہ اپنی اپنی ایک ایک رکعت ادا کرلیں اس کے بعد کہ امام نماز سے فارغ ہو چکا پس اس طرح ہر گروہ دو دو رکعت ادا کرنے والا بن جائے گا۔نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نقل کر کے بتلاتے تھے۔پس اس روایت میں یہ خبر دی کہ دوسرا گروہ نماز میں اس وقت شامل ہو جبکہ امام ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھا لے اور قرآن مجید کی آیت بھی اسی کی شہادت دیتی ہے۔چنانچہ فرمایا: ﴿ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك﴾ (القرآن)۔''اور دوسرے گروہ کو آنا چاہیے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز ادا کریں''۔اس بیان سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گئی کہ دوسری جماعت اس وقت نماز میں شامل ہو گی جب امام رکعت اوّل سے فارغ ہو چکے گا۔یہ روایت صحیح ہے اور اصل کے لحاظ سے مرفوع ہے۔اگرچہ نافع سے مالک سے بیان کرتے ہوئے اس کے رفع میں شک کیا مگر ان کے اکابر شاگردوں نے ان سے مرفوع نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورة ۲' باب ٤٤' مسلم فی المسافرین نمبر۳۰٦' ابو داؤد فی الصلاة نمبر۱۲٤۳' نسائی فی

السنن کتاب صلاۃ الخوف نمبر ۱۹۳۰' ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۵۱' نمبر ۱۲۵۸۔

امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں بلکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر فرمائی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت نے ثابت کر دیا کہ دوسرے گروہ نے شروع میں امام کے ساتھ شرکت نہیں کی بلکہ پہلے گروہ کے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لینے کے بعد شرکت کی ہے پس یہ روایت کا حصہ اگر روات کا تصرف نہ ہو تو دوسری صحیح روایات کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہیں۔

الجواب نمبر ②: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولتات طائفة اخرىٰ لم يصلوا فليصلوا معك۔ (النساء) نص کے الفاظ لم یصلوا معك شروع میں امام کے ساتھ ان کی شرکت کی صاف نفی کر رہے ہیں وہ ٹکڑا نظم قرآن کے مخالف ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہیں بلکہ تصرف روات شمار ہوگا ابن مسعودؓ کی طرف اس کی نسبت درست نہ ہوگی۔

تصرف روات کی کھلی دلیل:

الجواب نمبر ③: ابن مسعودؓ کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جملے کو نقل نہیں کرتے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً).

۱۸۲۱: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کے موقعہ پر صلاۃ خوف پڑھائی ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک دشمن اور آپ کے درمیان حائل تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک رکعت نماز پڑھائی پھر یہ لوگ دشمن کی طرف گئے اور دوسرے آ کر نماز کے لئے صف بستہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیر دیا پھر دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت (الگ الگ) ادا کی۔

تخریج : بخاری فی صلاۃ الخوف باب ۲' مسلم فی المسافرین حدیث ۳۰۶' نسائی فی السنن الکبرٰی کتاب صلاۃ الخوف نمبر ۱۹۳۰۔

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ، قَالَا : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ .وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا سَالِمٌ عَنْ أَبِيْهِ مَرْفُوْعًا .

۱۸۲۲: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ رَبِيْعٍ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلَّاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ .

۱۸۲۳: سالم نے اپنے والد سے مرفوعاً نقل کیا کہ میں صلوٰۃ خوف کو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نے اسی طرح ادا کیا ہے۔

۱۸۲۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ : أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَتَهُ قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ. ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .وَذَهَبَ آخَرُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى.

۱۸۲۴: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس غزوہ میں شرکت کی جو نجد کی جانب کیا پس دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہوا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ دیگر علماء ان روایات کی طرف گئے ہیں۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب ۳۲۔

حاصل روایات : کہ نماز خوف کا طریقہ یہی ہے کہ امام ایک ایک رکعت دونوں گروہوں کو پڑھائے اور ایک ایک رکعت وہ الگ الگ پڑھیں گے کہ ایک گروہ پہلی رکعت میں شامل ہوا اور دوسرا گروہ دوسری رکعت میں شامل ہوگا اس روایت کو ایک سند میں نافع نے شک سے نقل کیا مگر بعد والی روایات نے ثابت کر دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ سب جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔

فریق ثالث کا موقف اور مستدل روایات اور ان کے اجوبہ:

یہ قول امام مالک و شافعی و احمد رحمہم اللہ کا ہے کہ امام ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے پھر یہ ایک رکعت ملا کر سلام کے بغیر دشمن کی طرف جائیں امام منتظر رہے پھر دوسرا گروہ آ کر نماز میں شامل ہو۔ وہ ایک رکعت پڑھ کر دوسری رکعت خود ملائے پھر امام کے ساتھ سلام پھیریں پھر دوسرا گروہ آ کر تشہد سے الگ سلام پھیریں۔

۱۸۲۵: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ (عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا، وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ).

۱۸۲۵: یزید رومان نے صالح بن خوات رحمہ اللہ سے نقل کیا یہ ان لوگوں سے ہیں جنہوں نے غزوہ ذات الرقاع میں صلاۃ خوف میں خود شمولیت کی ہے کہ ایک جماعت نے آپ کے ساتھ صف بندی کی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے

رہی آپ نے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر آپ کھڑے رہے اور انہوں نے اپنی رکعت ملا کر نماز پوری کر لی پھر یہ دشمن کی طرف چلے گئے اور صف بستہ ہو گئے دوسری جماعت آئی آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی جو آپ کی نماز سے باقی تھی پھر آپ تشہد میں ٹھہرے رہے انہوں نے اپنی ایک رکعت مکمل کر لی پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۳۳۔

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيْ ذِكْرِ الْآخِرَةِ قَالَ (فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يُسَلِّمُ، فَيَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُوْنَ).

۱۸۲۶: محمد بن ابی بکر نے حضرت صالح بن خوات انصاریؓ سے نقل کیا کہ سہل بن ابی حثمہ نے ان کو بتلایا کہ نماز خوف اس طرح ہے پھر روایت بالا کی طرح روایت نقل کی ہے اور اس روایت کو انہوں نے مرفوعاً نقل نہیں کیا البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے فیرکع بہم ویسجد ثم یسلم کہ امام رکوع اور سجدہ کرائے گا پھر امام سلام پھیر دے گا فیقومون فیرکعون لانفسہم الرکعۃ الباقیۃ ثم یسلمون پھر وہ خود کھڑے ہو کر رکوع سجدہ کر کے اپنی بقیہ رکعت مکمل کریں گے اور سلام پھیریں گے۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب ۳۱' مسلم فی المسافرین ۳۰۹/۳۱۰' نسائی فی السنن کتاب صلاۃ الخوف ۱۹۳٤۔

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .قِيْلَ لَهُمْ : إِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْهِ أَنَّهُمْ صَلَّوْا وَهُمْ مَأْمُوْمُوْنَ قَبْلَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ .وَقَدْ رَوَيْنَا مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ خِلَافًا لِذٰلِكَ ؛ لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ ثَبَتَ (بَعْدَمَا صَلَّى الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى قَائِمًا، وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا ثُمَّ جَاءَ تِ الْأُخْرٰى بَعْدَ ذٰلِكَ) .وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، (أَنَّهُ صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ) وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُمْ صَلَّوْا قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفُوْا .فَقَدْ خَالَفَ الْقَاسِمُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ الْإِسْنَادِ فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ مِنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ وَإِنْ تَكَافَئَا تَضَادَّا، وَإِذَا تَضَادَّا لَمْ يَكُنْ لِأَحَدِ

الْخَصْمَيْنِ فِيْ أَحَدِهِمَا حُجَّةٌ ؛ إِذْ كَانَ لِخَصْمِهِ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا لَهُ عَلٰى خَصْمِهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَدْ رَوٰى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَيْسَ بِدُوْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فِي الضَّبْطِ وَالْحِفْظِ .قِيْلَ لَهُ : يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَمَا ذَكَرْتَ وَلٰكِنْ لَمْ يَرْفَعِ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا أَوْقَفَهُ عَلٰى سَهْلٍ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحٍ هُوَ الَّذِيْ كَذٰلِكَ .كَانَ عِنْدَ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْ رَأْيِهِ مَا بَقِيَ فَصَارَ ذٰلِكَ رَأْيًا مِنْهُ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِذٰلِكَ لَمْ يَرْفَعْهُ يَحْيَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا، ارْتَفَعَ أَنْ يَقُوْمَ بِهِ حُجَّةٌ أَيْضًا .وَالنَّظَرُ يَدْفَعُ ذٰلِكَ ؛ لِأَنَّا لَمْ نَجِدْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ يُصَلِّي شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ الْإِمَامِ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُوْمُ مَعَ فِعْلِ الْإِمَامِ أَوْ بَعْدَ فِعْلِ الْإِمَامِ، وَإِنَّمَا يُلْتَمَسُ عِلْمُ مَا اُخْتُلِفَ فِيْهِ مِمَّا أُجْمِعَ عَلَيْهِ .فَإِنْ قَالُوْا : قَدْ رَأَيْنَا تَحْوِيْلَ الْوَجْهِ عَنِ الْقِبْلَةِ قَدْ يَجُوْزُ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ، وَلَا يَجُوْزُ فِيْ غَيْرِهَا، فَمَا يُنْكِرُوْنَ قَضَاءَ الْمَأْمُوْمِ قَبْلَ فَرَاغِ الْإِمَامِ كَذٰلِكَ جُوِّزَ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يُجَوَّزْ فِيْ غَيْرِهَا قِيْلَ لَهُ : إِنَّ تَحْوِيْلَ الْوَجْهِ عَنِ الْقِبْلَةِ قَدْ رَأَيْنَاهُ أُبِيْحَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ لِلْعُذْرِ فَأُبِيْحَ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ كَمَا أُبِيْحَ فِيْ غَيْرِهَا، وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ مَنْ كَانَ مُنْهَزِمًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَإِنَّهُ يُصَلِّيْ، وَإِنْ كَانَ عَلٰى غَيْرِ قِبْلَةٍ .فَلَمَّا كَانَ قَدْ يُصَلِّي كُلَّ الصَّلَاةِ عَلٰى غَيْرِ قِبْلَةٍ لِعِلَّةِ الْعَدُوِّ، وَلَا يُفْسِدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ، كَانَ انْصِرَافُهُ عَلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ مِنْ بَعْضِ صَلَاتِهِ، أَحْرٰى أَنْ لَا يَضُرَّهُ ذٰلِكَ .فَلَمَّا وَجَدْنَا أَصْلًا فِي الصَّلَاةِ إِلَىْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ مُجْمَعًا عَلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ بِالْعُذْرِ، عَطَفْنَا عَلَيْهِ مَا اُخْتُلِفَ فِيْهِ مِنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ فِي لِانْصِرَافِ لِلْعُذْرِ، وَلَمَّا لَمْ نَجِدْ لِقَضَاءِ الْمَأْمُوْمِ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنَ الصَّلَاةِ أَصْلًا فِيْمَا أُجْمِعَ عَلَيْهِ يَدُلُّ عَلَيْهِ فَنَعْطِفُهُ عَلَيْهِ، أَبْطَلْنَا الْعَمَلَ بِهِ وَرَجَعْنَا إِلَى الْآثَارِ الْأُخَرِ الَّتِيْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا، الَّتِيْ مَعَهَا التَّوَاتُرُ وَشَوَاهِدُ الْإِجْمَاعِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ كُلِّهِ.

۱۸۲۷: سفیان نے یحییٰ بن سعید سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ان کے جواب میں کہا جائے گا۔اس حدیث میں تو یہ ہے کہ انہوں نے مقتدی ہونے کی حیثیت سے امام کی فراغت سے پہلے نماز ادا کی اور یزید بن رومان کی روایت میں بھی ہے اور شعبہ والی روایت اس کے خلاف ہے۔ کیونکہ یزید بن رومان کی

روایت بتلاتی ہے کہ آپ رکعت اوّل ادا کرنے کے بعد کھڑے رہے اور لوگوں نے اپنے طور پر دوسری رکعت مکمل کی۔ پھر وہ دشمن کی طرف چلے گئے تو دوسری جماعت آئی۔ شعبہ والی روایت اس طرح ہے کہ "آپ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ ان کی جگہ دشمن کے سامنے چلے گئے"۔ اس روایت میں یہ مذکور نہیں کہ انہوں نے لوٹنے سے پہلے نماز مکمل کی۔ تو قاسم نے روایت میں یزید کے خلاف روایت نقل کی ہے۔ اگر سند کے لحاظ سے لیا جائے تو عبدالرحمٰن نے اپنے والد کی وساطت سے ابوحصمہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت مرفوع نقل کی وہ یزید بن رومان کی صالح والی روایت سے زیادہ عمدہ ہے۔ اگر ان میں برابر مانی جائے تو تضاد ہوا تو کسی فریق کے لیے اس روایت میں استدلال کا موقع نہ رہا' اس لیے کہ اس کے مقابل کے پاس اسی جیسی روایت موجود ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کر لے کہ یحییٰ بن سعید نے قاسم سے یزید بن رومان کے موافق روایت کی ہے اور یحییٰ کوئی عبدالرحمٰن سے ثقاہت میں کم نہیں۔ تو جواب میں ہم عرض کریں گے کہ بلاشبہ یحییٰ کا مقام تو وہی ہے جو تم نے بیان کر دیا مگر انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت ذکر نہیں کی بلکہ انہوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت نقل کی ہے۔ یہ عین ممکن ہے کہ جو عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہے وہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی مخصوص روایت کی طرح ہو اور باقی انہوں نے اپنی رائے سے کہا ہو۔ پس یہ ان کا اجتہاد ہو نہ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد۔ اسی وجہ سے یحییٰ رحمہ اللہ نے اس کو مرفوع نقل نہیں کیا۔ جب اس بات کا احتمال موجود ہے تو پھر اس روایت سے استدلال کرنا درست نہ رہا اور غور و فکر بھی اس کے خلاف ہے کیونکہ ہم کوئی ایسی نماز نہیں پاتے جس کو مقتدی امام سے پہلے ادا کر لیں۔ مقتدی کی ادائیگی تو اس کی معیت یا اس کے بعد ہوتی ہے۔ اگر وہ یہ اعتراض کریں کہ ہم نے غور سے دیکھا کہ اس نماز میں تو قبلہ سے رُخ موڑنا جائز ہے جبکہ دوسری کسی نماز میں درست نہیں تو جو لوگ امام سے پہلے نماز پوری رنے پر معترض ہیں وہ بھی اسی طرح اس نماز میں جائز ہے دوسری نمازوں میں نہیں۔ اس کے جواب میں کہیں گے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری نمازوں میں عذر کی بناء پر رُخ پھیرنا جائز ہے۔ پس دوسری نمازوں کی طرح یہاں بھی جائز ہوگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سب کا اس بات پر اجماع ہے۔ کہ جو شخص دشمن سے بھاگنے والا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اسی طرح نماز پڑھے خواہ وہ قبلہ کی طرف رُخ نہ کرنے والا ہو۔ پس جب ہر نماز دشمن کی وجہ سے قبلہ کے علاوہ پڑھی جا سکتی ہے اور اس سے نماز میں فرق نہیں پڑتا تو نماز کے بعد قبلہ سے رُخ موڑ لینا اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے نماز کو نقصان نہ پہنچے۔ جب یہ قاعدہ اجماعی ہے کہ عذر کی وجہ سے غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ سکتے ہیں تو واپس مڑنے کے لیے قبلے سے رُخ موڑ لینے کو بھی ہم نے اسی پر قیاس کیا۔ جب ہمیں کوئی اصل اجماعی نہ مل سکی جس سے امام سے پہلے فراغت ثابت ہو سکے کہ اس پر قیاس کیا جائے اسی وجہ سے ہم نے اس پر عمل کو باطل قرار دے کر دوسری روایات کی طرف رجوع کیا جن کا تذکرہ ہو چکا' وہ روایات تواتر سے ثابت ہیں اور ان پر اجماع کی گواہی بھی موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے برعکس روایت ملاحظہ کریں۔

الجواب نمبر ①: یزید بن رومان نے صالح بن خوات سے جو روایت اوپر نقل کی ہے اس میں ہے کہ امام کے نماز سے فارغ ہونے

سے پہلے وہ رکعت پڑھ کر فارغ ہو جائیں گے حالانکہ وہ مقتدی ہیں عبدالرحمٰن اور بن قاسم اپنے والد کی وساطت سے صالح بن خوات سے جو روایت نقل کی ہے وہ اس کے خلاف ہے اس میں ان کی فراغت امام کے بعد ہے اور اس بات کا اس میں تذکرہ نہیں کہ وہ لوٹنے سے نماز پوری کرلیں۔

قاسم' یزید بن رومان کے مقابلے میں قوی راوی ہے قاسم نے صالح بن خوات عن سہل بن ابی حثمہ نقل کی جبکہ یزید نے صالح بن خوات سے براہ راست نقل کی حالانکہ تمام سہل بن ابی حثمہ سے ہیں پس یزید کی روایت منقطع ومتروک ہے پس روایت قابل استدلال نہیں۔

ایک ضمنی اشکال: یزید بن رومان تو متروک ہے مگر یحییٰ بن سعید تو معتبر راوی ہے اس کی روایت یزید بن رومان کی روایت کے موافق ہے۔

ضمنی جواب: یحییٰ بن سعید کی روایت سہل پر موقوف ہے اور دوسری سہل کی روایت مرفوع ہے پس وہی قابل ترجیح ہوگی اور یہ سہل کا اجتہاد یا نچلے راوی کا تصرف قرار دیا جائے گا اسی وجہ سے تو وہ مرفوع بیان نہیں کی گئی پس اب اس روایت سے استدلال درست نہ رہا۔

نظری جواب: ہمارے سامنے ایسا کوئی نمونہ نہیں کہ امام ومقتدی نماز اکٹھی شروع کریں اور مقتدی امام سے پہلے فراغت پالے مقتدی تو امام کے ساتھ پڑھتا ہے یا بعد میں ادا کرتا ہے پس خلافیات کا علم اجتماعیات سے لینا چاہئے۔ فتدبر وتشکر۔

سرسری اشکال: یہاں تحویل قبلہ پایا گیا حالانکہ یہ اور کسی نماز میں نہیں ہے پس جس طرح امام سے پہلے فراغت نادر ہے تو یہ بھی نادر ہے فما قولکم فیہ پھر ہم پر اعتراض کیوں؟

جواب تحویل قبلہ اعذار کے مقامات میں دوسرے مقامات میں بھی جائز ہے پس یہ مباح وجائز رہا اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ جو آدمی شکست کھا کر بھاگ رہا ہو اور نماز کا وقت آ جائے تو وہ غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھتا جائے گا پس جب مکمل نماز غیر قبلہ کی طرف دشمن کے خطرہ سے درست ہوگئی اور نماز فاسد نہ ہوئی تو یہاں تو فقط انصراف للصف ہے تو یہ بدرجہ اولیٰ درست ہونا چاہئے جب وہاں قبلہ سے رخ موڑنے میں دشمن کے عذر کی وجہ سے بالاتفاق حرج نہیں تو یہاں بھی یہی حکم ہوا۔

البتہ امام سے پہلے مقتدی کے فراغت پالینے کی کوئی اصل موجود نہیں ہے کہ جس طرف ہم اس کو موڑ سکیں اس لئے ہم نے اس کو باطل قرار دے کر آثار کی طرف رجوع کیا جو کہ متواتر اور اجماع کے شواہد سے بھی مزین ہیں۔

روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آخری جواب:

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ : ثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَا : أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ (سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ مَرْوَانُ مَتٰى؟ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى مُقَابِلُو الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا مَعَهُ وَالَّذِيْنَ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ، وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ مَعَهُ فَذَهَبُوْا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ، وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِيْ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَهُ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِيْ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ، فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ).

۱۸۲۸: عروہ بن زبیر مروان بن الحکم سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلاۃ خوف پڑھی ہے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ مروان نے سوال کیا کب؟ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا غزوہ نجد کے موقعہ پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے لئے کھڑے ہوئے اور ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور دوسری جماعت دشمن کے بالمقابل کھڑی تھی ان کی پشتیں قبلہ کی طرف تھیں پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ان تمام نے آپ کے ساتھ تکبیر کہی ان سمیت جو دشمن کے مقابلے تھے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ایک رکعت اپنے ساتھ والی جماعت کو مکمل کرائی اور سجدہ کیا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ والا گروہ بھی کھڑا ہوا اور دشمن کی طرف جا کر اس کے مقابل صف بستہ ہو گئے اور دوسرا گروہ آیا جو کہ پہلے دشمن کے سامنے کھڑا تھا پس انہوں نے آ کر رکوع کیا اور سجدہ کیا اس حال میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں تھے پھر یہ رکعت مکمل کر کے کھڑے ہو گئے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت ادا فرمائی اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی پھر انہوں نے آپ کے سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا اور پہلا گروہ جو دشمن کے سامنے تھا وہ آیا اور انہوں نے رکوع سجدہ کیا اس حال میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت تشہد میں تھے اور دوسری جماعت بھی آپ کے ساتھ تھی پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئی اور ہر گروہ کی بھی دو دو رکعت ہوئیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ ۱۲۴۰' نسائی فی السنن' کتاب صلاۃ الخوف ۱۹۳۔

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَدَعَ النَّاسَ صَدْعَيْنِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ تُجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ وَقَامُوا مَعَهُ فَلَمَّا اسْتَوَوْا قِيَامًا، رَجَعَ الَّذِينَ خَلْفَهُ وَرَاءَ هُمَ الْقَهْقَرَى فَقَامُوا وَرَاءَ الَّذِينَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ .وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَامُوا فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ أُخْرٰى فَكَانَتْ لَهُمْ وَلِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ .وَجَاءَ الَّذِينَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسُوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ بِهِمْ جَمِيعًا). فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ تَحَوُّلُ الْإِمَامِ إِلَى الْعَدُوِّ، وَبِالطَّائِفَةِ الَّتِي صَلَّتْ مَعَهُ الرَّكْعَةَ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْآثَارِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ .وَفِي كِتَابِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- مَا يَدُلُّ عَلٰى دَفْعِ ذٰلِكَ ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : (فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ) . فَفِي هٰذِهِ الْآيَةِ مَعْنَيَانِ مُوجِبَانِ لِدَفْعِ هٰذَا الْحَدِيثِ، أَحَدُهُمَا : قَوْلُهُ (لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ) فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ دُخُولَهُمْ فِي الصَّلَاةِ إِنَّمَا هُوَ فِي حِينِ مَجِيئِهِمْ لَا قَبْلَ ذٰلِكَ، وَقَوْلُهُ (فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ). ثُمَّ قَالَ :(وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ) [النساء : ۱۰۲] فَذَكَرَ الْإِتْيَانَ لِلطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْإِمَامِ .وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ الَّتِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهَا، فَهِيَ أَوْلٰى مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ .وَذَهَبَ آخَرُونَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ إِلَى.

۱۸۲۹: عروہ بن زبیر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھائی اور لشکر کی دو جماعتیں بنائیں پس ایک جماعت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت نماز ادا کی پھر یہ جماعت آپ کے ساتھ جب دوسری رکعت کے قیام کے لئے اٹھ گئے تو یہ پیچھے کی طرف الٹے قدموں ہٹ گئے اور ان لوگوں کی جگہ لے لی جو دشمن کے سامنے تھے اور دوسری جماعت ان کی جگہ آئی اور انہوں نے ایک رکعت اپنی ادا کی اس حال میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں تھے پھر یہ جماعت دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے پس آپ نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی پس ان کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت ہو گئیں اور وہ لوگ بھی آئے جو دشمن کے بالمقابل تھے پس انہوں نے اپنی ایک رکعت دو سجدوں سمیت مکمل کی پھر یہ تشہد میں بیٹھ گئے پس آپ نے

سب کے ساتھ سلام پھیرا۔اس روایت میں امام کا پہلی رکعت ادا کرنے والی جماعت کے ساتھ دشمن کی طرف پھر جانا مذکور ہے یہ صرف اسی روایت میں مذکور ہے اور کسی روایت میں وارد نہیں اور قرآن مجید کی آیت بھی غلط ہونے پر دلالت کرتی ہے چنانچہ فرمایا: ﴿فلتقم طائفة منهم معك ولياخذوا اسلحتهم فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم والتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك﴾ (القرآن)۔''پس ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز میں کھڑی ہو اور وہ اپنا اسلحہ بھی لیے رہیں' پس جب وہ رکعت مکمل کرلیں تو وہ پیچھے چلے جائیں اور دوسری جماعت آ جائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی' پس وہ آپکے ساتھ نماز پڑھیں''۔اس آیت میں دو ایسی باتیں ہیں جو اس روایت کورد کر رہی ہیں۔(۱) لم يصلوا فليصلوا معك' اس سے یہ دلالت مل رہی ہے کہ ان کا نماز میں داخلہ اسی وقت ہے جب وہ آئے ہیں اس سے پہلے نہیں۔(۲) فلتقم طائفة منهم معك' تو دونوں گروہوں کا امام کی طرف آنا ثابت ہو رہا ہے اور یہ چیز جناب رسول اللہ ﷺ سے وارد متواتر آثار کے موافق ہے جن میں آپ کا فعل مذکور ہے۔شروع باب میں بیان کر چکے وہ اس حدیث سے ہر اعتبار سے اولیٰ ہیں۔دوسرے علماء نے نمازِ خوف میں ایک اور راہ اپنائی ہے۔مستدل روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۲۱٤۔

نقد و تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: اس روایت میں دوسرے گروہ کا بھی محاذ کو چھوڑ کر آ جانا مذکور ہے دیگر روایات اس حصہ کی مؤید نہیں اور قرآن مجید میں جو طریقہ مذکور ہے اس کے خلاف ہے پس یہ حصہ محل استدلال نہیں تصرف راوی ہے۔

حاصل روایات : اس روایت سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ امام سے پہلے کوئی گروہ بھی نماز مکمل نہیں کرے گا بلکہ امام کے بعد مکمل کریں گے البتہ نماز میں تمام کا شروع میں داخل ہونا بھی ثابت ہو رہا ہے یہ بھی روایات مشہورہ کے خلاف ہے نیز قرآن مجید کے اندر مذکورہ صورت کے بھی خلاف قرآن مجید میں فلتقم طائفة منهم معك (النساء ۱۰۲) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے لئے ایک جماعت ہے جو آپ کے ساتھ کھڑی۔دوسری جماعت نماز شروع کرنے والی نہیں ہے نیز آیت کے الفاظ لم يصلوا فليصلوا معك (النساء) بتلاتے ہیں کہ یہ نماز میں پہلے شامل نہیں ورنہ ان کو لم يصلوا نہ کہا جاتا کیونکہ تحریمہ میں شریک ہونے والا تو نماز میں شامل ہو جاتا ہے پس معلوم ہوا کہ دوسرا گروہ نماز میں آ کر شریک ہوا ہے پہلے وہ داخل نہ تھا اور پھر ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك تو اس آیت میں دونوں جماعتوں کا یکے بعد دیگرے آنا مذکور ہے پس اس صورت کے ساتھ یہ روایت آثار عامہ کے ساتھ مل جائے گی۔

فریق ثالث کا جواب:

اس روایت اور سیاق آیت سے ان کا جواب بھی ہو گیا جو امام سے پہلے دوسری رکعت کو مکمل کرنے کے قائل ہیں فریق ثانی کا مؤقف جو مبرہن ہو گیا۔

فریق رابع کا موقف اور استدلال:

امام حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں صلاۃ خوف امام کے لئے چار رکعت اور مقتدیوں کے لئے دو دو رکعت ہے دلیل یہ روایت ابوبکرہ و جابر رضی اللہ عنہما ہے۔

۱۸۳۰: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا، وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا، وَصَلّٰى كُلُّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ.

۱۸۳۰: حسن نے ابوبکرہؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صلاۃ خوف پڑھائی پس ایک طائفہ کو دو رکعت پڑھائی پھر وہ لوٹ گئے (دشمن کے سامنے جا کر کھڑے ہوئے) اب دوسرا گروہ آیا پس انکو دو رکعت پڑھائی اس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت ادا فرمائی اور ہر جماعت نے دو دو رکعت ادا کی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ ۱۲۴۸' نسائی فی السنن الکبرٰی کتاب صلاۃ الخوف ۱۹۳۹۔

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۸۳۱: ابو حرہ نے حسن سے انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا أَبَانُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ. ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۸۳۲: ابو سلمہ نے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے کہ ہم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں تھے پس جماعت کرائی گئی پھر اس کا طریقہ مندرجہ بالا روایت والا نقل کیا ہے۔

تخریج : نسائی فی المغازی باب۳۳' مسلم فی المسافرین ۳۱۱۔

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَارِبَ خَصَفَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ) فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا .فَقَالَ قَوْمٌ بِهٰذَا، وَزَعَمُوْا أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ كَذٰلِكَ .وَلَا حُجَّةَ لَهُمْ -عِنْدَنَا -فِي هٰذِهِ الْآثَارِ، لِأَنَّهُ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا كَذٰلِكَ، لِأَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ فِیْ سَفَرٍ یُقْصَرُ فِیْ مِثْلِهِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰی بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ قَضَوْا بَعْدَ ذٰلِكَ رَكْعَتَیْنِ رَكْعَتَیْنِ .وَهٰكَذَا نَقُوْلُ نَحْنُ اِذَا حَضَرَ الْعَدُوُّ فِیْ مِصْرٍ فَأَرَادَ أَهْلُ ذٰلِكَ الْمِصْرِ أَنْ یُصَلُّوْا صَلَاةَ الْخَوْفِ فَعَلُوْا هٰكَذَا .یَعْنِیْ بَعْدَ أَنْ یَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلَاةُ ظُهْرًا أَوْ عَصْرًا أَوْ عِشَاءً .قَالُوْا : فَإِنَّ الْقَضَاءَ مَا ذُكِرَ .قِیْلَ لَهُمْ : قَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَكُوْنُوْا قَدْ قَضَوْا وَلَمْ یُنْقَلْ ذٰلِكَ فِی الْخَبَرِ، وَقَدْ یَجِیْءُ فِی الْأَخْبَارِ مِثْلُ هٰذَا كَثِیْرًا وَإِنْ كَانُوْا لَمْ یَقْضُوْا، فَإِنَّ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا- لَا حُجَّةَ فِیْهِ أَیْضًا لِأَنَّهٗ یَجُوْزُ أَنْ یَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَرِیْضَةُ تُصَلّٰی -حِیْنَئِذٍ- مَرَّتَیْنِ فَیَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَرِیْضَةً، وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ یُفْعَلُ فِیْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ .

۱۸۴۳: سلیمان بن قیس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصفہ کے ساتھ جنگ میں مصروف تھے پس صحابہ کو نماز خوف پڑھائی پس اسی طرح روایت نقل کی جیسے اوپر گزری۔ کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ نمازِ خوف اسی طرح ہے۔ ہمارے ہاں ان آچار میں ہمارے لیے کوئی حجت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ادا کیا ہو اور آپ سفر میں نہ ہوں کہ جس میں قصر کی جاتی ہے۔ اس سے آپ نے ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائیں اور بقیہ دو دو رکعتیں بعد میں انہوں نے پوری کر لیں۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جب دشمن شہر میں حملہ کر دے اور شہر کے لوگ نمازِ خوف ادا کرنا چاہتے ہوں تو وہ اسی طرح کریں یعنی اس کے بعد کہ وہ نماز ظہر یا عصر یا عشاء ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ قضاء کا تو یہاں تذکرہ نہیں تو ان سے کہا جائے گا ممکن ہے کہ انہوں نے قضاء کی ہو مگر روایت میں مذکور نہیں اور روایات میں ایسا کثرت سے آتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ قضاء نہ کی ہو مگر ہمارے ہاں اس کے لیے بھی کوئی دلیل روایت میں موجود نہیں۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور اس زمانے میں فریضہ دو مرتبہ ادا کیا جاتا ہو۔ پس ان میں سے ہر ایک فرض ہو ابتداء اسلام میں ایسا کیا گیا پھر منسوخ ہو گیا۔ چنانچہ آئندہ روایت ملاحظہ کریں۔

تخریج : سابقہ تخریج کو ملاحظہ کریں۔ نسائی فی المغازی۔

حاصل روایات : ان روایتوں سے بظاہر آپ کا چار رکعت پڑھنا اور مقتدیوں کا دو دو رکعت پڑھنا ثابت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام پر تو چار رکعت اور مقتدیوں پر دو دو رکعت ہے۔

جواب: ان چاروں روایات میں آپ کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں یہ قوی احتمال ہے کہ یہ صلاۃ خوف حالت حضر میں ادا کی گئی اور حالت حضر میں تو امام چار رکعت پڑھتا اور مقتدیوں کو دو دو رکعت پڑھاتا اور بقیہ نماز مقتدی خود پوری کرتے ہیں اس کا تذکرہ اس روایت میں اگرچہ نہیں مگر دیگر روایات میں بقیہ کی قضا کا تذکرہ موجود ہے اور حضر میں تو سب کے نزدیک امام کا چار رکعت پڑھنا ضروری ہے اور مقتدی دو دو رکعت امام کے ساتھ پڑھ کر بقیہ پوری کریں گے جبکہ وہ نماز ظہر، عصر یا عشاء ہو۔

ضمنی اشکال: بقیہ نماز کی ادائیگی کا تذکرہ روایات میں موجود نہیں ہے۔
الجواب نمبر ①: ممکن ہے کہ انہوں نے پوری کی ہو اگرچہ اس روایت میں مذکور نہیں مگر دیگر روایات میں تو موجود ہے گویا ان روایات میں اجمال ہے۔
نمبر ②: اگر بالفرض انہوں نے نہ پوری کی ہوں تو یہ عین ممکن ہے کہ یہ ابتداء اسلام کا زمانہ ہو جبکہ فرض کو ایک وقت میں دو مرتبہ پڑھا جا سکتا تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ظاہر کر رہی ہے۔
روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما ملاحظہ ہو۔

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا حُسَيْنُ ِالْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرٍو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ : (أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَقُلْتُ : أَلَا تُصَلِّيْ مَعَ النَّاسِ؟ فَقَالَ : قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ رَحْلِيْ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُصَلّٰى فَرِيْضَةٌ مَرَّتَيْنِ). فَالنَّهْيُ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بَعْدَ الْإِبَاحَةِ .فَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ هٰكَذَا يَصْنَعُوْنَ فِيْ بَدْءِ الْإِسْلَامِ، يُصَلُّوْنَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ ثُمَّ يَأْتُوْنَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلُّوْنَ تِلْكَ الصَّلَاةَ الَّتِيْ أَدْرَكُوْهَا عَلٰى أَنَّهَا فَرِيْضَةٌ فَيَكُوْنُوْا قَدْ صَلَّوْا فَرِيْضَةً مَرَّتَيْنِ حَتّٰى نَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، وَأَمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ أَنْ يُصَلِّيَهَا وَيَجْعَلَهَا نَافِلَةً .وَتَرْكُ ابْنِ عُمَرَ الصَّلَاةَ مَعَ الْقَوْمِ يُحْتَمَلُ -عِنْدَنَا -ضَرْبَيْنِ .يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلَاةُ، صَلَاةً لَا يُتَطَوَّعُ بَعْدَهَا فَلَمْ يَكُنْ يَجُوْزُ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِلَّا عَلٰى أَنَّهَا فَرِيْضَةٌ، فَقَالَ : (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلّٰى فَرِيْضَةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ) ، أَيْ فَلَا يَجُوْزُ أَنْ أُصَلِّيَهَا فَرِيْضَةً لِأَنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُهَا مَرَّةً، وَلَا أَدْخُلُ مَعَهُمْ لِأَنِّيْ لَا يَجُوْزُ لِيَ التَّطَوُّعُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ، عَنْ إِعَادَتِهَا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ، ثُمَّ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ تُصَلّٰى عَلٰى أَنَّهَا نَافِلَةٌ فَلَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۸۳۴: سلیمان مولیٰ میمونہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں آیا اور میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہیں جبکہ دوسرے لوگ نماز میں مشغول ہیں تو میں نے کہا کیا آپ لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑھیں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرض کو دو مرتبہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ ممانعت کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ اباحت کے بعد ہوا کرتی ہے ابتداء اسلام میں مسلمان اسی طرح کرتے تھے وہ اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے پھر وہ مسجد میں آتے اور جو نماز وہ جماعت کے ساتھ پاتے وہ فرض کے طور پر ادا

کرتے۔ پس وہ دومرتبہ فرض ادا نے والے ہوتے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس سے روک دیا اوران کو حکم دیا کہ جو شخص مسجد میں آئے (جبکہ وہ پہلے گھر میں نماز ادا کر چکا ہو) تو اس نماز میں شامل ہو کر اس کو نفل بنائے۔ باقی اس روایت میں مذکور ہے "ابن عمر ؓ نے لوگوں کے ساتھ نماز کو چھوڑ دیا" اس میں دو احتمال ہیں۔

(ا) ممکن ہے کہ وہ نماز ایسی ہو جس کے بعد نوافل نہیں پڑھے جاتے۔ پس یہ جائز نہیں کہ اسے فرض کے علاوہ کسی دوسری نیت سے ادا کرلے۔ اس وجہ سے انہوں نے فرمایا "**نهی رسول الله ﷺ ان یصلی فریضة فی یوم مرتین**" یعنی یہ جائز نہیں ہے کہ میں اسے فرض کی نیت سے ادا کروں کیونکہ میں اسے اس طور پر تو ایک مرتبہ ادا کر چکا اور ان کے ساتھ میں فرض میں شامل نہ ہوں گا کیونکہ اس وقت میں نفل میرے لیے جائز نہیں اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس کے لوٹانے کی ممانعت اس معنی میں سنی ہو جس پر آپ نے ممانعت فرمائی اور بعد میں آپ نے نفلی طور پر اجازت مرحمت فرمائی وہ انہوں نے نہ سنی ہو۔ پس دونوں احتمالات کو روایات کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد و فی الصلاة باب ۵۷' نمبر ۵۷۹۔

حاصل روایت یہ ہے کہ نہی اباحت کے بعد ہوا کرتی ہے ابتداء اسلام میں لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کر لیتے تھے پھر مسجد نبوی میں آتے اور وہی نماز دوبارہ جماعت سے پڑھ لیتے تو گویا فرض دومرتبہ ادا کرنے والے ہوتے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا اور یہ حکم دیا کہ اگر وہ نماز ادا کرلے پھر وہ مسجد میں آجائے تو اس کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور اس کو نفل بنالے (بشرطیکہ وہ ان نمازوں سے نہ ہو جن کے اوقات میں نوافل مکروہ تحریمی ہیں مثلاً نماز فجر کے بعد سورج طلوع تک کا وقت یا عصر کے بعد غروب آفتاب تک کا وقت۔

حضرت ابن عمر ؓ کے عمل میں دو احتمال ہیں۔

احتمال نمبر ①: ابن عمر ؓ نے جس نماز کو ترک کیا ہے وہ وہی نماز ہو جس کے بعد نفل نہیں پڑھے جا سکتے اسی وجہ سے انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک فرض کو دومرتبہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ میں فرض تو ادا کر چکا اور یہ نفل اس وقت جائز نہیں اس لئے میں ان کے ساتھ نماز میں داخل نہیں ہو رہا۔

احتمال نمبر ②: ممکن ہے کہ یہ نماز تو ایسی ہو جس کے بعد نفل نماز جائز ہو مگر ابن عمر ؓ نے ابھی تک جواز نفل والا ارشاد نہ سنا ہو۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ اس کی فرض نماز پہلے والی ہے یا یہ دوسری اس میں فتویٰ حضرت ابن عمر ؓ ملاحظہ ہو۔

۱۸۳۵: فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ، قَالَ : ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ : أَرْسَلَنِي مُحْرِزُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَسْأَلُهُ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ فِي بَيْتِهٖ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ فَصَلّٰى مَعَهُمْ، أَيَّتُهُمَا صَلَاتُهٗ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : صَلَاتُهُ الْأُوْلٰى. فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَاٰى أَنَّ

الْغَائِبَةَ تَكُوْنُ تَطَوُّعًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ تَرْكَهُ لِلصَّلَاةِ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهَا صَلَاةٌ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَهَا فَإِنْ كَانَتْ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ وَجَابِرٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا كَانَ أَوْلَى الْحُكْمِ مَا وَصَفْنَا أَنَّ مَنْ صَلّٰى فَرِيْضَةً جَازَ أَنْ يُعِيْدَهَا فَتَكُوْنَ فَرِيْضَةً فَلِذٰلِكَ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ بِالطَّائِفَتَيْنِ، وَذٰلِكَ هُوَ جَائِزٌ لَوْ بَقِيَ الْحُكْمُ عَلٰى ذٰلِكَ .فَأَمَّا إِذَا نُسِخَ فَنَهَى أَنْ تُصَلّٰى فَرِيْضَةٌ مَرَّتَيْنِ فَقَدْ ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ صَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَبَطَلَ الْعَمَلُ بِهٖ .فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ، وَجَابِرٍ لِاحْتِمَالِهِمَا مَا ذَكَرْنَا .

۱۸۳۵: عثمان بن سعید بن ابی رافع کہتے ہیں کہ مجھے محرز بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا کہ (میں ان سے یہ مسئلہ دریافت کروں) جب آدمی ظہر اپنے گھر میں ادا کرے پھر مسجد میں آئے اور لوگ ابھی نماز میں مصروف ہوں اور وہ ان کے ساتھ مل کر بھی نماز پڑھے تو اس کے فرض کون سے شمار ہوں گے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا فرض پہلی نماز والے ہوں گے۔اس روایت میں یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ خیال فرمایا کہ دوسری نماز نفل ہوگی۔پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ ان کا نماز چھوڑنا جس کا تذکرہ سلیمان رحمہ اللہ کی روایت میں آیا ہے۔وہ اس بناء پر تھا کہ وہ ایسی نماز تھی کہ جس کے بعد نفل ادا نہیں ہو سکتے۔پس اگر ابوبکرہ اور جابر رضی اللہ عنہما والی روایات جن کا ہم نے تذکرہ کیا ان میں پہلا معنی مراد لیا جائے جو ہم نے بیان کیا کہ ''جو شخص فرض نماز ادا کر لے اس کو اسے دوبارہ پڑھنا درست ہے''۔ پس اس صورت میں یہ فرض قرار پائیں گے۔اسی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ دو جماعتوں کو نماز پڑھائی اور یہ جائز بشرطیکہ اس پر حکم باقی ہے اور اگر منسوخ ہو چکا ہو اور فرض کو دو مرتبہ پڑھنا ممنوع قرار دیا گیا ہو تو یہ مفہوم خود ختم ہو گیا جس کی وجہ سے دو گروہوں کو دو دو رکعت پڑھائیں اور اس پر عمل کرنا جائز نہ ہوا۔پس ان دو احتمالات کی وجہ سے حضرت ابوبکرہ اور جابر رضی اللہ عنہما کی روایات سے استدلال کی گنجائش نہ رہی۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۷۵/۲۔

اس روایت سے یہ بات تو ظاہر ہو گئی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس وقت جس جماعت میں شمولیت نہیں کی وہ ایسی نماز تھی جس کے بعد نفل نماز درست نہیں پس احتمال اول متعین ہو گیا۔

حدیث ابوبکرہ اور جابر رضی اللہ عنہما کا جواب نمبر ①: ان روایات میں مذکور ہے یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ فرض دو مرتبہ پڑھنے کی اجازت بھی اسی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو دو رکعت پڑھائیں اور دوسرے گروہ کو بھی دو رکعت پڑھائیں اور یہ حکم پہلے تھا جب یہ حکم منسوخ ہوا تو اس روایت پر عمل بھی درست نہ رہا۔

ایک فرض کے دن میں دو مرتبہ پڑھنے کے نسخ کی دلیل یہ روایت ہے۔

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ يَعْنِي : ابْنَ هِلَالٍ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ

عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَيْمَنَ الْمَعَافِرِيِّ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْعَوَالِيْ يُصَلُّوْنَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْدُوْا الصَّلَاةَ فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ. قَالَ عَمْرٌو : قَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ : صَدَقَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنَى .

۱۸۳۶: عمرو بن شعیب نے خالد بن ایمن المعافریؒ سے نقل کیا کہ اہل موالی اپنے گھروں میں نماز پڑھتے اور (پھر آ کر) جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے پھر آپ ﷺ نے ان کو دن میں دو مرتبہ ایک فرض نماز پڑھنے سے منع فرمایا عمرو کہتے ہیں میں نے یہ بات سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو نقل کی تو انہوں نے کہا خالد نے سچ فرمایا ہے۔اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت آئی ہے جو اور مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

ایک اور انداز سے ابوبکر و جابر رضی اللہ عنہما کی روایت کا جواب:

خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اس مفہوم کو نادرست قرار دیتی ہے جو فریق رابع نے روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اخذ کیا ہے۔روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِقْصَارِ الصَّلَاةِ فِي الْخَوْفِ أَيُّ يَوْمٍ أُنْزِلَ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ انْطَلَقْنَا نَتَلَقَّى عِيْرَ قُرَيْشٍ آتِيَةً مِنَ الشَّامِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِنَخْلٍ، جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَنْتَ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ : نَعَمْ .قَالَ : أَلَا تَخَافُنِيْ؟ قَالَ : لَا .قَالَ : فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ : اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ .قَالَ : فَسَلَّ السَّيْفَ، قَالَ : فَتَهَدَّدَهُ الْقَوْمُ وَأَوْعَدُوْهُ .فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيْلِ وَأَخَذُوْا السِّلَاحَ ثُمَّ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ، وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى يَحْرُسُوْنَهُمْ .فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ تَأَخَّرَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ فَقَامُوْا فِيْ مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ، وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، وَالْآخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ .فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ .فَفِيْ يَوْمَئِذٍ أَنْزَلَ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- إِقْصَارَ الصَّلَاةِ، وَأَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَخْذِ السِّلَاحِ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعًا يَوْمَئِذٍ، قَبْلَ إِنْزَالِ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ قَصْرِ الصَّلَاةِ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، وَأَنَّ قَصْرَ الصَّلَاةِ إِنَّمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ -تَعَالٰى -بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَكَانَتِ الْأَرْبَعُ يَوْمَئِذٍ مَفْرُوْضَةً عَلٰى

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُؤْتَمُّوْنَ بِهِ فَرْضُهُمْ أَيْضًا فِيْهَا كَذٰلِكَ ؛ لِأَنَّ حُكْمَهُمْ حِيْنَئِذٍ كَانَ فِيْ سَفَرِهِمْ كَحُكْمِهِمْ فِيْ حَضَرِهِمْ، وَلَا بُدَّ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ كُلُّ طَائِفَةٍ مِنْ هَاتَيْنِ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ قَضَتْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، كَمَا تَفْعَلُ لَوْ كَانَتْ فِي الْحَضَرِ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ صَلَّاهُمَا بِالطَّائِفَةِ الْأُوْلٰى وَاسْتِقْبَالِهِ الصَّلَاةَ فِيْ وَقْتِ دُخُوْلِ الطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ مَعَهُ فِيْهَا ؛ لِأَنَّ فِي الْحَدِيْثِ (ثُمَّ سَلَّمَ). قِيْلَ لَهُ : قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ السَّلَامُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ، هُوَ سَلَامُ التَّشَهُّدِ الَّذِيْ لَا يُرَادُ بِهِ قَطْعُ الصَّلَاةِ . وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ سَلَامًا أَرَادَ بِهِ إِعْلَامَ الطَّائِفَةِ الْأُوْلٰى بِأَوَانِ انْصِرَافِهَا . وَالْكَلَامُ حِيْنَئِذٍ مُبَاحٌ لَهُ فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ قَاطِعٍ لَهَا عَلٰى مَا قَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي الْبَابِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْهِ وُجُوْهَ حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّاهَا عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى .

۱۸۳۷: سلیمان یشکری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نماز خوف میں قصد کا سوال کیا کہ یہ حکم کب نازل ہوا اور کہاں نازل ہوا؟ تو جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم شام سے آنے والے قریش کے قافلہ کا سامنا کرنے نکلے جب ہم مقام نخل میں پہنچے تو ایک آدمی ایک قبیلے سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے سوال کیا کیا تم محمد ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں! اس نے کہا کیا تم مجھ سے نہیں ڈرتے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ تو اس نے کہا تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بچائے گا۔ پھر اس نے تلوار سونت لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو ڈانٹا اور دھمکایا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا حکم فرمایا انہوں نے ہتھیار تھام لئے پھر اذان دی گئی پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کو نماز پڑھائی اور ایک جماعت ان کی حفاظت کرتی رہی جو جماعت آپ کے قریب تھی ان کو دو رکعت پڑھائی سلام پھیرا (علامتی سلام) پھر یہ جماعت الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئی اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کھڑے ہوئے اور دوسری جماعت آئی پس ان کو دو رکعت پڑھائی اور پہلی جماعت ان کی حفاظت کر رہی تھی پھر آپ نے سلام پھیرا (یہ سلام انقطاع صلاۃ والا تھا) پس اس طرح جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعت ہو گئیں اور ہر گروہ کی دو دو رکعت ہوئیں پس اسی دن اللہ تعالیٰ نے نماز قصر اتاری اور مسلمانوں کو اسلحہ سمیت نماز کا حکم دیا۔

تخریج : ابن حبان ۳ ج ٤ س ۲۳۷۔

اَللُّغَاتُ:عیر۔ قافلہ۔سل۔سونتنا۔تہردد۔ ڈرانا۔اوعد۔ دھمکانا۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انکو چار رکعت پڑھائیں اور یہ نماز قصر کے نزول سے پہلے کی بات ہے پس اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ پر بھی چار لازم تھیں اور مقتدیوں پر بھی چار لازم تھیں اور سفر و حضر کی نماز یکساں تھی۔ پس لازم ہے کہ جب جابر اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہم میں یہی حکم ہو اور مقتدیوں نے دو دو بعد میں پوری کی ہوں جیسا کہ حضر میں اگر صلاۃ خوف ہو تو اس کے سب قائل ہیں۔

ایک اشکال:

اس روایت میں تو جناب رسول اللہ ﷺ کا دو دو رکعت الگ پڑھانا ثابت ہو رہا ہے کیونکہ روایت میں (ثم سلم) کے الفاظ موجود ہیں۔

جواب: یہ سلام قطع صلاۃ والا نہ تھا بلکہ طائفہ اولیٰ کو خبردار کرنے کے لئے تھا کہ اب ان کے لوٹنے کا وقت ہو گیا اور یہ اس زمانے کی بات ہے جبکہ نماز میں کلام ممنوع نہ تھا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں مذکور ہے اور ہم عنقریب ابوسعید الخدری، زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے بھی باب صلاۃ الوسطیٰ میں گزری اور آئندہ باب العلوم فی الصلاۃ تحت روایۃ ذوالندین آئے گی۔اس میں ہم ذکر کریں گے۔

جواب روایت جابر رضی اللہ عنہ عن طریق آخر: ہم روایت پیش کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے ایک ایک رکعت پڑھائی ملاحظہ ہو۔

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ سَعْدٍ أَبُوْ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ خَلْفِهِ مِنْ وَرَاءِ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُعُوْدٌ وُجُوْهُهُمْ كُلُّهُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ وَرَكَعَ وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ خَلْفَهُ وَالْآخَرُوْنَ قُعُوْدٌ ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا أَيْضًا، وَالْآخَرُوْنَ قُعُوْدٌ ثُمَّ قَامَ وَقَامُوْا فَنَكَصُوْا خَلْفَهُ حَتّٰى كَانُوْا مَكَانَ أَصْحَابِهِمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ وَالْآخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ). فَهٰذَا الْحَدِيْثُ -عِنْدَنَا -مِنَ الْمُحَالِ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ كَوْنُهُ ؛ لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّهُمْ دَخَلُوْا فِي الصَّلَاةِ، وَهُمْ قُعُوْدٌ .وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ رَجُلًا لَوِ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَأَتَمَّهَا قَائِمًا، وَلَا عُذْرَ لَهٗ

فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ، أَنَّ صَلَاتَهُ بَاطِلَةٌ، فَكَانَ الدُّخُوْلُ لَا يَجُوْزُ إِلَّا عَلٰى مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ، فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ، دَخَلُوْا فِي الصَّلَاةِ، وَهُمْ قُعُوْدٌ .فَبَتَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَذَهَبَ آخَرُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ إِلٰى مَا

۱۸۳۸: شرحبیل بن سعد ابوسعد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے سلسلہ میں نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک جماعت آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ایک گروہ اس گروہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا جو آپ کے پیچھے تھا مگر ان کے چہرے آپ کی طرف تھے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور دونوں گروہوں نے تکبیر کہی آپ نے رکوع کیا اور اس جماعت نے بھی رکوع کیا جو آپ کے پیچھے تھی اور دوسری جماعت نے آپ کے پیچھے بیٹھے تھے پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر آپ نے قیام کیا اور انہوں نے بھی قیام کیا اور پیچھے کی طرف ہٹ گئے اور بیٹھنے والوں کی جگہ پہنچ گئے دوسرا گروہ آیا اور ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدوں سمیت مکمل رکعت پڑھائی اور دوسرے بیٹھے تھے پھر آپ نے سلام پھیرا پھر دونوں جماعتیں کھڑی ہوئیں اور اپنی ایک ایک رکعت دو سجدوں سمیت ادا کی۔ اس روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نمازِ قصر کے نزول سے پہلے ان کو چار رکعت نماز پڑھائی۔ قصر کا حکم اس کے بعد نازل ہوا۔ پس اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چار رکعت ہی فرض تھیں اور آپ کے مقتدیوں کی فرض نماز بھی اسی طرح تھی۔ اس لیے کہ اس وقت تک ان کے حق میں سفر وحضر کا حکم برابر تھا۔ جب ایسی صورت تھی تو دونوں گروہوں نے دو دو رکعات پوری کیں۔ جیسا کہ اگر مقیم ہوتے تو دو دو رکعت کو پورا کرنا لازم آتا۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ یہ حدیث دلالت کر رہی ہے کہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد آپ نماز سے باہر ہے' کیونکہ حدیث پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت پر سلام پھیرنا مذکور ہے۔ اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ یہ مذکورہ سلام تشہد والا ہو جس سے نماز سے نکلنے کا ارادہ نہیں ہوتا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے اس جماعت کو نماز سے لوٹنے کا مقام بتانا ہو اور اس زمانے میں گفتگو جائز تھی اس سے نماز قطع نہ ہوتی تھی۔ جیسا کہ حضرت ابن مسعود' ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ ہم نے کسی دوسرے موقع پر اس کتاب میں ان روایات کو ذکر کیا ہے جہاں حدیث ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی وجوہ ذکر کی گئی ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نمازِ خوف کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقہ کے علاوہ طریق سے بھی نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : المستدرک ۴۸۶/۱' ۱۲۴۶۔

تنقید بروایت جابر رضی اللہ عنہ:

اس روایت میں یہ ہے کہ وہ نماز میں بیٹھنے کی حالت میں داخل ہوئے تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جس آدمی نے

بالعذر بیٹھ کر نماز شروع کی پھر وہ کھڑا ہو گیا اور نماز کو مکمل کیا تو اس کی نماز باطل ہے کیونکہ اس نے بلاعذر قیام کو ترک کیا اس کا نماز میں داخلہ ہی درست نہیں کہ جس پر رکوع و سجود کا دارومدار ہے پس یہ بات ناممکن ہے آپ کے پیچھے دوسری صف میں بیٹھ کر وہ نماز میں داخل ہوئے پس جب یہ روایت قابل استدلال نہ ہوئی تو جابر رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جو دوسری روایات کے مطابق ہے وہی محل استدلال رہی۔

فریق خامس کا موقف اور مستدل:

یہ ابن ابی لیلیٰ اور مجاہد رحمہ اللہ کا موقف ہے امام کے ساتھ دونوں فریق اسلحہ سمیت صف بستہ ہوں جب امام سجدہ کرے تو صف اول سجدہ کرے پھر دونوں سجدوں سے جب فارغ ہوں تو دوسرا گروہ سجدہ کرے پھر تو یہ گروہ پیچھے ہٹ جائے اور دوسرا گروہ ان کی جگہ آئے اور امام جب سجدہ کرے تو یہ اس کے ساتھ سجدے کریں جب یہ سجدہ کر چکیں تو دوسرا گروہ ان کے بعد خود سجدہ کرے اور سلام دونوں امام کے ساتھ پھیریں۔

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ : (صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِ عُسْفَانَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فِيهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ، خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ : لَقَدْ كَانُوْا فِيْ صَلَاةٍ لَوْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ لَكَانَتِ الْغَنِيمَةُ .فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّهَا سَتَجِيْءُ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْآيَاتِ فِيْمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ .قَالَ : فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، وَصَفَّ النَّاسُ صَفَّيْنِ، وَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلُوْنَهُ، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ يَحْرُسُوْنَهُمْ بِسِلَاحِهِمْ، ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الْآخَرُ ثُمَّ رَفَعُوْا .وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَصَلَّاهَا مَرَّةً أُخْرٰى فِيْ أَرْضِ بَنِيْ سُلَيْمٍ).

۱۸۳۹: مجاہد نے ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام عسفان میں ظہر کی نماز پڑھائی جبکہ مشرکین آپ کے سامنے قبلہ والی جانب تھے ان کے کمانڈر خالد بن ولید تھے (جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے) مشرکین نے کہا یہ لوگ نماز میں تھے اگر ہم ان پر حملہ کرتے تو بڑی غنیمت بات تھی پھر مشرکین کہنے لگے ابھی ان کی دوسری نماز آ رہی ہے وہ ان کو اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ظہر و عصر کے درمیان جبرائیل علیہ السلام نماز خوف کا حکم لے کر نازل ہوئے ابو عیاش کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی

نماز پڑھائی لوگوں کی دو جماعتیں بنادیں آپ نے تکبیر کہی اور تمام نے آپ کے ساتھ تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا اور سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا سب نے رکوع سے سر اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا تو صف اول نے سجدہ کیا اور پچھلی صف کھڑی رہی وہ اپنے ہتھیاروں سے ان کی حفاظت کر رہی تھی پھر آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور انہوں نے بھی سجدہ سے سر اٹھایا پھر دوسری صف والوں نے سجدے کر کے اس سے سر اٹھایا۔

اب پہلی صف پیچھے ہٹ گئی اور دوسری آگے آ گئی آپ نے دوسری رکعت کی تکبیر کہی تمام نے آپ کے ساتھ تکبیر کہی پھر جب آپ نے رکوع کیا تو تمام نے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا تو تمام نے آپ کے ساتھ سر اٹھایا پھر آپ نے سلام پھیرا۔ پھر آپ نے دوسری مرتبہ سرزمین بنی سلیم میں یہ نماز ادا فرمائی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۲۳۶' نسائی فی السنن کتاب صلاۃ الخوف نمبر ۱۹۳۷۔

۱۸۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّاهَا فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى مِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَتَرَكَهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ -عَزَّ وَجَلَّ- قَالَ: (وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ) وَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ صَلَّوْا جَمِيْعًا .وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَفِي حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ دُخُوْلُ الطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ لَمْ يَكُوْنُوْا صَلَّوْا قَبْلَ ذٰلِكَ، فَالْقُرْآنُ يَدُلُّ عَلٰى مَا جَاءَتْ بِهِ الرِّوَايَةُ عَنْهُمْ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ أَبِي عَيَّاشٍ، وَجَابِرٍ، هٰذَيْنِ .وَذَهَبَ أَبُوْ يُوْسُفَ إِلٰى أَنَّ الْعَدُوَّ إِذَا كَانَ فِي الْقِبْلَةِ، فَالصَّلَاةُ كَمَا رَوٰى أَبُوْ عَيَّاشٍ وَجَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَإِنْ كَانُوْا فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ، فَالصَّلَاةُ كَمَا رَوٰى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحُذَيْفَةُ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ .لِأَنَّ فِي حَدِيْثِ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ، وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ، وَحُذَيْفَةَ، وَزَيْدٍ، لَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَوْا وَقَالَ : كَانَ الْعَدُوُّ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ .قَالَ : أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَأَصَحِّحُ الْحَدِيْثَيْنِ فَأَجْعَلُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَا وَافَقَهُ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَحَدِيْثَ أَبِي عَيَّاشٍ، وَجَابِرٍ، إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ .وَلَيْسَ هٰذَا بِخِلَافِ التَّنْزِيْلِ -عِنْدَنَا- لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ (وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ) إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ .ثُمَّ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الصَّلَاةِ إِذَا كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ فَفَعَلَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيْعًا كَمَا جَاءَ الْخَبَرَانِ .وَهٰذَا أَصَحُّ الْأَقَاوِيْلِ

عِنْدَنَا فِیْ ذٰلِكَ وَأَوْلَاهَا ؛ لِأَنَّ تَصْحِيْحَ الْآثَارِ يَشْهَدُ لَهُ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رُوِیَ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الْخَوْفِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِیْ قَرَدٍ فَكَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَحُذَيْفَةُ، وَزَيْدٌ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ .ثُمَّ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهٖ.

۱۸۴۰: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے نماز خوف اسی طرح ادا فرمائی۔ ہمارے نزدیک اس روایت کا ہونا ناممکنات سے ہے۔ کیونکہ اس میں مذکور ہے کہ وہ قعدہ کی حالت میں نماز میں داخل ہوئے۔ حالانکہ اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی بیٹھنے کی حالت نماز کو شروع پھر وہ کھڑا ہو جائے اور اس کا بیٹھنا عذر کی وجہ سے نہ ہو وہ نماز کو مکمل کرے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ پس ایسی حالت کے ساتھ داخل ہونا جائز ہے۔ جس میں رکوع اور سجدہ ادا کیا جا سکے۔ پس جو لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوسری صف میں شامل تھے ان کا قعدے کی حالت میں نماز میں داخلہ ناممکن ہے۔ جو کچھ ہم نے روایت کیا یہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے علاوہ دوسری روایت میں موجود ہے۔ نمازِ خوف کے متعلق دوسرے حضرات نے اور راہ اپنایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: نماز کو اکٹھا شروع کیا جائے اور اکٹھا سلام پھیرا جائے آپ نے اسی طرح کیا معلوم ہوا یہی افضل ہے۔

الجواب نمبر ①: اس روایت میں جو طریقہ مذکور ہے وہ نص قرآنی میں ایک گروہ کو نماز شروع کرانا اور ایک رکعت ادا کر لینے پر دوسرے کا آنا مذکور ہے۔ پس یہ روایت اس کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہ ہوگی۔

جواب نمبر ②: ابن عمر' ابن عباس' حذیفہ بن یمان' زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کی متواتر روایات کے مقابلے میں اس روایت سے استدلال نہ کیا جا سکے گا۔ پس ان روایات میں جو طریقہ مذکور ہے وہی نص قرآنی کے مطابق ہے اس کو لیا جائے گا۔

فریق سادس کا مؤقف:

جب دشمن سامنے ہو تو ابو عیاش اور جابر رضی اللہ عنہم والا طریقہ اور جب قبلہ کی طرف نہ ہو تو ابن عمر' حذیفہ' زید بن ثابت رضی اللہ عنہم والی روایت کو لیا جائے گا۔

طریق استدلال نمبر ①: ابو عیاش اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایات میں دشمن کا سامنے ہونا صاف مذکور ہے جبکہ زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنہم و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات اس سے خالی ہیں پس مطابقت کے لئے ابو عیاش رضی اللہ عنہ کی روایات کو دشمن کے سامنے ہونے کی صورت پر محمول کریں گے۔

نمبر ②: ابن مسعودؓ سے جو روایت منقول ہے اس میں دشمن کا غیر قبلہ میں ہونا معلوم ہوتا ہے پس زید بن ثابت اور دیگر صحابہؓ کی روایات کو ابن مسعودؓ کے مطابق تسلیم کر کے سب روایات میں تطبیق دے لیں گے یہ تطبیق کا بہترین انداز ہے۔

نمبر ③: اور آیت: ولتأت طائفة اخرى الاية تو اس میں خاص اس حالت کا ذکر ہے جبکہ دشمن غیر قبلہ میں ہو پھر جب دشمن کے قبلہ والی جانب ہونے والی صورت پیش آئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر وہ طریقہ نماز نازل فرما دیا جو اس موقعہ کے موافق تھا پس دونوں خبروں کا محمل الگ الگ نکل آیا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان:

تمام اقاویل میں سب سے اولیٰ اور اصح اور احوط یہی مذہب ہے کیونکہ آثار کو اس کے ساتھ بآسانی جمع کیا جا سکتا ہے اور اس کی تائید ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل سے ہوتی ہے کہ مقام ذی قرد میں پیش آنے والے واقعہ کے سلسلہ میں انہوں نے وہی نقل کیا جو زید بن ثابت، ابن عمر، ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے منقول ہے گویا جبکہ دشمن قبلہ کی طرف نہ تھا تو وہی حکم دیا اور جب دشمن قبلہ کی طرف تھا تو انہوں نے یہ فتویٰ دیا ملاحظہ ہو۔

۱۸۴۱: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : (كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ عَيَّاشٍ، وَحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ وَافَقَهُ .فَلَمَّا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَقَالَ : كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ قَالَ هٰذَا بِرَأْيِهِ : اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلُّوْنَ هٰكَذَا، وَالْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ، وَيُصَلُّوْنَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ .كَمَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدٌ ,لِأَنَّهُمْ إِذَا كَانُوْا لَا يَسْتَدْبِرُوْنَ الْقِبْلَةَ وَالْعَدُوُّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ، كَانَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَسْتَدْبِرُوْهَا إِذَا كَانُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمْ .وَلٰكِنْ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ تَرْكِ الْإِسْتِدْبَارِ هُوَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا كَذٰلِكَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ أَيْضًا فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ، قَالَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى فَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُنَا بِقَوْلِهِ بِخِلَافِ مَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ .وَلَمْ يَكُنْ لِيَقُوْلَ ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَجَعَلْنَا هٰذَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ هُوَ، فِي الْعَدُوِّ إِذَا كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ، وَتَرَكْنَا حُكْمَ الْعَدُوِّ إِذَا كَانُوْا فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ، عَلٰى مِثْلِ مَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَرَّةً : لَا يُصَلّٰى صَلَاةُ الْخَوْفِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا صَلَّوْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَلَّوْهَا لِفَضْلِ الصَّلَاةِ مَعَهُ، وَهٰذَا الْقَوْلُ -عِنْدَنَا -لَيْسَ بِشَيْءٍ ؛ لِأَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّوْهَا بَعْدَهُ، قَدْ صَلَّاهَا حُذَيْفَةُ، بِطَبَرِسْتَانَ، وَمَا فِي ذٰلِكَ فَأَشْهَرُ مِنْ أَنْ يَحْتَاجَ إِلٰى أَنْ نَذْكُرَهُ هَاهُنَا .فَإِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ (وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ) الْآيَةَ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَمَرَ بِذٰلِكَ، إِذَا كَانَ فِيهِمْ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ، انْقَطَعَ مَا أَمَرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُ : فَقَدْ قَالَ -عَزَّ وَجَلَّ - : (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ) الْآيَةَ، فَكَانَ الْخِطَابُ هَاهُنَا لَهُ، وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مَعْمُوْلًا بِهِ مِنْ بَعْدِهِ، كَمَا كَانَ يُعْمَلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِهِ .وَلَقَدْ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ شُجَاعٍ الثَّلْجِيَّ يَعِيْبُ قَوْلَ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا وَيَقُوْلُ : إِنَّ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَتْ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ النَّاسِ جَمِيْعًا فَإِنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيْهَا بِكَلَامٍ يَقْطَعُهَا فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفْعَلَ فِيْهَا شَيْءٌ لَا يَفْعَلُهُ فِي الصَّلَاةِ مَعَ غَيْرِهِ وَأَنْ يَقْطَعَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ خَلْفَ غَيْرِهِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كُلِّهَا .فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ خَلْفَهُ لَا يَقْطَعُهَا الذَّهَابُ وَالْمَجِيْءُ وَاسْتِدْبَارُ الْقِبْلَةِ إِذَا كَانَتْ صَلَاةَ خَوْفٍ كَانَتْ خَلْفَ غَيْرِهِ كَذٰلِكَ أَيْضًا .

۱۸۴۱: اعرج نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صلاۃ خوف کے سلسلہ میں اسی طریق کو نقل کیا جو ابو عیاشؓ کی روایت میں مذکور ہے۔

جب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فعل رسول اللہ ﷺ کو وہی جانا جو ہم نے حدیث عبیداللہ میں نقل کیا تو اس روایت میں یہ صاف موجود ہے کہ دشمن آپ کے اور قبلہ کے درمیان حائل تھے پھر یہ فتویٰ انہوں نے اپنے اجتہاد سے دیا جو کہ بظاہر فعل رسول کے خلاف ہے حالانکہ وہ فعل رسول کی اصل صورت کو خوب جانتے تھے تو ایک ساتھ نیت باندھنے پر انکار فتویٰ ناممکن ہے کیونکہ دشمن غیر قبلہ کی طرف ہو اور سب لوگ ایک ساتھ نیت باندھ لیں حالانکہ دشمن سے حفاظت بھی مقصود ہو تو یہ ناممکن ہے اور یہ بھی ناممکن ہے کہ دشمن قبلہ کی جانب ہو اور نماز اسی طرح ادا کی جائے جیسا عبیداللہ کی روایت میں مذکور ہے جب دشمن غیر قبلہ میں ہو تو تب بھی مسلمان قبلہ سے پشت نہیں پھیرتے پھر دشمن قبلہ کی جانب ہو تو پھر ان کا پشت نہ پھیرنا بطریق اولیٰ ہے۔

مگر مطلب وہی درست ہے جو ہم کہہ رہے ہیں کہ جب دشمن قبلہ کی جانب ہو تو قبلہ سے رخ موڑنے کی ضرورت نہیں بلکہ دونوں گروہ ایک ساتھ نیت کر لیں بس سجدہ آگے پیچھے کریں گے ایک گروہ امام کے ساتھ سجدہ کرے اور دوسرا اس کے بعد لیکن ترک استدبار اس وقت ہو جبکہ دشمن قبلہ کی طرف ہو اور غیر قبلہ میں ابن ابی لیلیٰ والی روایت کا بھی احتمال ہے رجعت قہقری۔ ہم

اس کی وضاحت اور جواب ذکر کر آئے ہیں البتہ عبیداللہ عن النبی ﷺ سے جو روایت ثابت ہے وہ ان سے ثبوت نسخ کی صورت میں ہے یہ روایت عبیداللہ تو دشمن کے قبلہ کی طرف ہونے سے متعلق ہے ہم نے غیر قبلہ میں دشمن کے پائے جانے والی صورت کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ عبیداللہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

خلاصۃ الکلام: یہ ہے کہ قبلہ کی جانب دشمن ہو تو ابو عیاش والی روایت اور غیر قبلہ کی جانب ہو تو ابن عمر زید بن ثابت والی روایات پر عمل ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول پر تنقید:

امام ابو یوسف بھی صلاۃ خوف کو زمانہ نبوت سے خاص مانتے ہیں اور دلیل یہ دی کہ لوگوں نے آپ کے ساتھ اس لئے پڑھی کہ آپ کے پیچھے نماز فضیلت والی ہے اور بس۔ مگر یہ قول ہمارے نزدیک کوئی وزن نہیں رکھتا کیونکہ صحابہ رسول اللہ ﷺ نے اس نماز کو آپ کے بعد ادا کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے طبرستان میں پڑھائی اور اسی طرح دیگر حضرات نے۔

ایک اشکال:

اذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلاۃ۔ الایۃ اس آیت میں صیغہ خطاب کا ہے کہ جب آپ ان میں ہوں تو نماز پڑھائیں جب نہ ہوں تو وہ حکم نہ ہوگا۔

جواب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم الایۃ (التوبہ)** اس میں بھی صیغہ خطاب موجود ہے مگر اس پر اجماع ہے کہ یہ آیت اس وقت سے لے کر آج تک معمول بھا ہے۔ بلکہ علامہ محمد بن شجاع ثلجی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی اس بات پر کہ انہوں نے تو فضیلت کی وجہ سے آپ کے ساتھ نماز پڑھی یہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ یہ افضل ہے مگر نماز میں گفتگو کرنا اور ایسے افعال کرنا جو نماز کو منقطع کرنے والے ہوں یہ تو کسی کے لئے درست نہیں اور جو احداث دوسروں کے ساتھ نماز کو منقطع کرنے والے ہیں وہ آپ کے ساتھ بھی نماز کو قطع کرنے والے ہیں پس جب آپ کے پیچھے نماز آنے جانے سے منقطع نہیں ہوئی اور استدبار قبلہ سے انقطاع نہیں ہوا تو دوسروں کے ساتھ صلاۃ خوف میں یہی حکم ہوگا اور صلاۃ خوف میں یہ سب حالتیں درست ہوں گی۔ فتدبر۔

اور آپ کے بعد بھی اسی طرح جائز ہوگی جیسا آپ کے زمانے میں جائز تھی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں ورنہ صحابہ وتابعین سے اس کا پڑھنا ثابت نہ ہوتا۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے مزاج کے خلاف فریق ثانی احناف کے مسلک کو خوب واضح کیا اور اس پر پیش آمدہ اعتراضات کے جوابات اور عقلی دلائل بھی پیش کئے اور اس کو درمیان میں ذکر کیا البتہ اپنے ہاں جس قول کو راجح خیال کیا اسے سب سے آخر میں لائے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول دراصل ان کے مزاج سے بہت موافق تھا کہ روایات میں تطبیق زیادہ سے زیادہ پیدا ہو کر عملی شکل میں زیادہ سے زیادہ احادیث پر عمل ہو سکے اس کو ملحوظ رکھا مگر جس بات میں ان سے اختلاف تھا

اس کی دلیل سے تردید کردی کیونکہ بات تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے جلالت شان کی نہیں بلکہ احادیث رسول اللہ ﷺ کی ہے جس پر ایمان کا مدار ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِي الْحَرْبِ فَتَحْضُرُهُ الصَّلَاةُ وَهُوَ رَاكِبٌ هَلْ يُصَلِّيْ أَمْ لَا؟

مجاہد سواری پر نماز پڑھے یا نہ؟

خلاصۃ المرام: سوار ہونے کی حالت میں مجاہد یا مسافر کو اشارہ سے نماز جائز ہے یا نہیں۔ تعاقب دشمن کے عذر کے باوجود سواری پر اشارہ سے نماز درست نہیں یہ ابن ابی لیلیٰ کا قول ہے۔

نمبر ②: جبکہ امام مالک و شافعی واحمد رحمہم اللہ اور اکثر احناف سواری پر عذر کی حالت میں فرض نماز کو جائز قرار دیتے ہیں۔

مؤقف اول اور اس کے دلائل: سوار کو فرض نماز سواری کی حالت میں بالکل درست نہیں کیونکہ جناب نبی اکرم ﷺ یوم خندق میں سواری کی حالت میں نماز نہیں پڑھی۔ دلیل۔

ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جو اس حدیث کی طرف گئے ہیں۔ اسے ابوحنیفہ اور محمد بن حسن رحمہما اللہ نے اس کو چھوڑ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ولتأت طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك﴾ ''اور چاہیے کہ دوسری جماعت آئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز ادا کریں''۔ اس روایت میں ہے کہ ''انهم صلّوا جميعًا'' کہ ان تمام نے اکٹھی نماز پڑھی اور ابن عمر اور عبیداللہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہ والی روایت اسی طرح حضرت حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ میں اس طرح مذکور ہے کہ وہ دوسری رکعت میں اس دوسرے گروہ کے داخل ہونے کا ذکر ہے جنہوں نے اب تک نماز نہیں پڑھی قرآن مجید کی دلالت بھی ان کی روایت کے مضمون کا مؤید ہے۔ جو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔ پس ان دونوں کے نزدیک یہ روایت حضرت ابو عیاش اور جابر رضی اللہ عنہما کی روایت سے اولیٰ و افضل ہے۔ مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں تو پھر نماز حضرت ابو عیاش و جابر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق ہوگی اور دشمن اگر قبلہ کے علاوہ ہوں تو پھر اس طرح نماز پڑھی جائے جیسے حضرت ابن عمر، ابن عباس، زید بن ثابت اور حذیفہ رضی اللہ عنہم کی روایت میں مذکور ہے۔ کیونکہ حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ کی روایت صاف موجود ہے کہ دشمن قبلہ کی طرف تھا اور حضرت اب عمر، حذیفہ اور زید رضی اللہ عنہم کی روایت میں کسی بھی ایسی بات کا تذکرہ نہیں ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کے موافق روایت موجود ہے اور اس میں مذکور ہے کہ دشمن غیر قبلہ کی طرف تھا۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ میرے ہاں دونوں روایات درست ہیں اس لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور جو ان کے موافق ہیں اس بات پر محمول کرتا ہوں جب دشمن قبلہ کی سمت میں نہ ہوں اور رہی روایت ابو عیاش اور جابر رضی اللہ عنہما اس صورت سے تعلق رکھتی ہے جبکہ دشمن قبلہ کی جانب ہو اور یہ صورت ہمارے نزدیک بھی

قرآن مجید کے مخالف نہیں۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ﴿ولتأت طائفة اخرىٰ﴾ (القرآن) کی آیت اس صورت سے متعلق ہے جب دشمن قبلہ والی جانب نہ ہو۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ جب دشمن قبلہ والی جانب ہو تو نماز کس طرح ادا کی جائے۔ پس آپ نے دونوں پر عمل کیا جیسا کہ دونوں طرح کی روایات وارد ہیں۔ ہمارے نزدیک تمام اقوال میں سے زیادہ صحیح یہ قول ہے۔ کیونکہ روایات کی صحت اس پر گواہ ہے اور اس کی مؤید وہ روایت ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے سلسلہ میں نقل کی ہے۔ جس کو اس باب کی ابتداء میں ہم نے ذکر کیا۔ اس کو ان سے عبید اللہ بن عبداللہ نے مقام ذی قرد میں نقل کیا ہے اور وہ ابن مسعود، ابن عمر، حذیفہ اور زید رضی اللہ عنہم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں روایات کی ہیں، ان کے موافق ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بھی اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کبھی تو اس طرح فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز خوف نہ پڑھی جائے، بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے ساتھ صلاۃ خوف فضیلت کو حاصل کرنے کو پڑھی تھی۔ مگر یہ قول ہمارے ہاں کچھ حیثیت نہیں رکھتی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے بھی یہ نماز پڑھی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے طبرستان میں یہ نماز ادا کی اس میں جو کچھ تذکرہ ہو وہ اس قدر شہرت یافتہ ہے کہ ہمیں دوبارہ ذکر کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر بالفرض وہ اس سلسلہ میں اس ارشادِ گرامی سے استدلال کریں ﴿و اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوٰة﴾ (القرآن) کہ ''جب آپ ان میں ہوں تو آپ ان کو نماز اس طرح پڑھائیں''۔ انہوں نے کہا یہ حکم آپ کی موجودگی کے ساتھ خاص ہے، جب آپ نہ رہے ہوں گے تو یہ حکم بھی منقطع ہو جائے گا۔ اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿خذ من اموالهم صدقة......﴾ (الآیة) کہ ''آپ ان کے اموال سے زکوٰۃ وصول کریں اور ان کو پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں''۔ یہاں اگرچہ خطاب تو آپ کو فرمایا مگر اس پر تمام کا اتفاق ہے کہ آپ کے بعد بھی اس پر عمل کیا جائے گا۔ جیسا کہ ظاہری حیاتِ طیبہ میں اس پر عمل کیا گیا۔ مجھے احمد بن ابی عمران نے محمد بن شجاع ثلجی کے متعلق بتلایا کہ وہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کو ناپسند کرتے اور اس پر عیب لگاتے اور فرماتے اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنا سب سے افضل ہے مگر اس نماز میں ایسا کلام کسی کو جائز نہیں جو نماز کو توڑ دے۔ اسے نماز میں وہ عمل نہ کرنا چاہیے جو وہ دوسرے کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے نہیں کرتا۔ آپ کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو وہ عمل توڑ دیتا ہے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز کو توڑ دیتا ہے مثلاً حدث کا پیش آنا۔ پس جب آپ کے پیچھے نمازِ خوف میں آنا جانا اور قبلہ کی طرف پشت کرنا نماز کو نہیں توڑتا تو کسی دوسرے کے پیچھے بھی نمازِ خوف کا یہی حکم ہے۔

۱۸۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ هُوَ ابْنُ نُوحٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ : (سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ : وَلَمْ يُصَلِّهَا يَوْمَئِذٍ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ نَارًا وَقُلُوْبَهُمْ نَارًا وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّاكِبَ لَا يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ عَلٰى دَابَّتِهٖ، وَإِنْ كَانَ فِيْ حَالٍ لَا يُمْكِنُهُ فِيْهَا النُّزُوْلُ، قَالُوْا : لِأَنَّ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُصَلِّ یَوْمَئِذٍ رَاکِبًا .وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : اِنْ کَانَ ھٰذَا الرَّاکِبُ یُقَاتِلُ، فَلَا یُصَلِّیْ وَاِنْ کَانَ الرَّاکِبُ لَا یُقَاتِلُ وَلَا یُمْکِنُهُ النُّزُوْلُ صَلّٰی، وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُصَلِّ یَوْمَئِذٍ ؛ لِاَنَّہٗ کَانَ یُقَاتِلُ، فَالْقِتَالُ عَمَلٌ، وَالصَّلَاۃُ لَا یَکُوْنُ فِیْھَا عَمَلٌ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ لَمْ یُصَلِّ یَوْمَئِذٍ، لِاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ اُمِرَ -حِیْنَئِذٍ -اَنْ یُصَلِّیَ رَاکِبًا .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَاِذَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ.

۱۸۴۲: زر نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ خندق کے روز فرما رہے تھے ان کفار نے ہمیں نماز عصر سے مشغول کر دیا یعنی نہ پڑھنے دی آپ عصر کی نماز ادا نہ فرما سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا آپ نے یہ بددعا فرمائی اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو آگ سے بھر دے اور ان کے دلوں کو آگ سے بھر دے اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ سوار اس سواری پر فرض نماز نہ پڑھے جبکہ وہ ایسی حالت میں بھی ہو کہ اس سے اترنا اسے ممکن نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سواری کی حالت میں نماز ادا نہ فرمائی۔ دوسروں نے ان کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اگر سوار لڑائی میں مصروف ہو تو پھر نماز نہ پڑھے اور اگر سوار لڑائی نہ کر رہا ہو اور اُترنا بھی ممکن نہ ہو تو نماز پڑھ لے۔ یہ کہنا درست ہے کہ آپ نے نماز اس وجہ سے نہ پڑھی ہو کہ آپ لڑائی میں مصروف ہو۔ لڑائی ایک خارجی عمل ہے اور نماز میں کوئی خارجی عمل نہیں ہوتا اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے نماز اس لیے نہ پڑھی ہو کہ سواری کی حالت میں نماز کا حکم نہ دیا گیا تھا۔ پس ہم نے اس پر غور کیا تو یہ روایات سامنے آئیں۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۹۸، والمغازی باب۲۹، مسلم فی المساجد ۲۰۳/۲۰۲، ترمذی فی تفسیر سوره نمبر۲، باب۳۱، نسائی فی الصلاة باب ۱٤، ابن ماجه فی الصلاة باب٦، مسند احمد ۷۹/۱، ۸۱، ۱۱۳۔

مؤقف ثانی: اگر سوار لڑائی میں مصروف ہو تو نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی میں مصروف نہ ہو مگر اترنا ممکن نہ ہو تو سواری کی حالت میں فرض ادا کرے۔

جواب نمبر ①: قد یجوز سے دیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کفار کے ساتھ مقابلے میں مصروف رہے اور مقابلہ تو عمل کثیر ہے اس کے ہوتے ہوئے نماز ممکن نہیں تھی۔

نمبر ②: اس لئے آپ نے نماز ادا نہیں کی کیونکہ سواری کی حالت میں نماز کا حکم نہ ملا تھا جیسا کہ اس روایت سے واضح ہوتا ہے۔

۱۸۴۳: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ ح .

۱۸۴۳: ابو عامر اور بشر بن عمر نے ابن ابی ذئب سے نقل کیا۔

۱۸۴۴: وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : اَنَا ابْنُ وَھْبٍ، قَالَ : اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِیْدِ ۣالْمَقْبُرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ ۣالْخُدْرِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ : (حُبِسْنَا یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی کَانَ بَعْدَ

الْمَغْرِبِ بِهَوِيٍّ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى إِذَا كُفِينَا، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا)، قَالَ : فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَقَامَ الظُّهْرَ فَأَحْسَنَ صَلَاتَهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا كَذٰلِكَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا كَذٰلِكَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزِلَ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ (فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا) .فَأَخْبَرَ أَبُوْ سَعِيْدٍ أَنَّ تَرْكَهُمْ لِلصَّلَاةِ يَوْمَئِذٍ رُكْبَانًا إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُبَاحَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ أُبِيْحَ لَهُمْ بِهٰذِهِ الْآيَةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَانَ فِي الْحَرْبِ -وَلَا يُمْكِنُهُ النُّزُوْلُ عَنْ دَابَّتِهِ- أَنَّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا إِيْمَاءً وَكَذٰلِكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ، فَخَافَ إِنْ سَجَدَ أَنْ يَفْتَرِسَهُ سَبُعٌ أَوْ يَضْرِبَهُ رَجُلٌ بِسَيْفٍ، فَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا، إِنْ كَانَ يَخَافُ ذٰلِكَ فِي الْقِيَامِ وَيُوْمِئُ إِيْمَاءً، وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۸۴۴: عبدالرحمن بن ابی سعید الخدری نے اپنے والد سے نقل کیا کہ نقل کیا ہم نماز سے مشغول رہے یہاں تک کہ جب مغرب کے بعد رات کا ایک حصہ گزرا اور ہم دشمن سے محفوظ کر دیئے گئے جیسا کہ اس ارشاد میں فرمایا وکفی اللہ المؤمنین القتال (الاحزاب: ۲۵) تو جناب رسول اللہ ﷺ نے بلال کو بلایا پس (اذان دی) اور اقامت کہی اور ظہر کی نماز اسی طرح پڑھائی جیسے اس کے وقت میں آپ پڑھاتے تھے پھر اس کو حکم دیا اس نے عصر کے لئے اقامت کہی آپ نے عصر کو اسی طرح ادا فرمایا پھر اس کی اقامت کا حکم دیا اور مغرب کی نماز بھی اسی طرح ادا فرمائی اور یہ اس آیت کے نزول سے پہلے کی بات ہے جو صلاۃ خوف کے سلسلہ میں اتری۔ فرجالا اور کبانا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ اس دن سواری کی حالت میں نماز پڑھنا لڑائی کی حالت میں نماز کے چھوڑنے کے جائز ہونے سے پہلے تھا۔ پھر اس آیت کے ذریعہ ان کے لیے جائز کر دیا گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب کوئی شخص لڑائی کی حالت میں ہو اور وہ سواری سے بھی نہ اُتر سکتا ہو تو اس کے لیے اشارے سے پہلے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص زمین پر ہو اور اسے ڈر ہو کہ وہ سجدہ میں پڑنے کی وجہ سے کوئی درندہ اسے شکار کر لے گا یا کوئی اس پر تلوار کا وار کر کے مار دے گا اور قیام کی حالت میں یہ خوف دامن گیر ہو تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ تمام امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

تخریج : نسائی ۱۰۷/۱۔

اللغات: ھوی حصہ ٹکڑا۔ کفی یکفی :کفایت کرنا کافی ہونا۔

حاصل روایات : اس روایت میں ابوسعیدؓ نے اطلاع دی ہے کہ اس نے دن سواری کی حالت میں نماز ترک فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ سواری پر نماز کا حکم ابھی نازل نہ ہوا تھا۔

پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جب آدمی میدان جنگ میں مصروف ہو اور سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اسے اشارہ

کے ساتھ سواری پر نماز درست ہے۔ بالکل اسی طرح جب آدمی زمین پر ہو اور اسے خطرہ ہو کہ اگر وہ سجدہ کرے گا تو اس کو کوئی درندہ پھاڑ ڈالے گا یا کوئی آدمی حملہ کر کے تلوار سے قتل کر دے گا تو اسے بیٹھے بیٹھے اشارے سے نماز پڑھ لینی چاہئے اور قیام کی حالت میں خطرہ ہو تو اشارہ سے نماز قیام کی حالت میں ادا کرے۔

اسی طرح امام ابوحنیفہ‘ ابویوسف‘ محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں بھی نظری دلیل پیش نہیں کی صرف نقلی پر اکتفاء کیا ہے اور مسلک راجح کو عادت کے مطابق اخیر میں ذکر کیا ہے۔

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ كَيْفَ هُوَ، وَهَلْ فِيْهِ صَلَاةٌ أَمْ لَا؟

نمازِ استسقاء کی حقیقت کیا ہے؟

خلاصۃ المرام: بارش کے لئے دعا مانگنے کو استسقاء کہتے ہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ دعا ہے یا اس میں مسنون نماز بھی ہے پھر اس نماز میں ایک خطبہ یا دو اور تحویل رداء مسنون ہے یا جائز‘ امام و مقتدی ہر دو یا صرف امام کرے۔

مؤقف اوّل: استسقاء میں مستقل نماز نہیں کبھی فقط دعا کی گئی کبھی نماز پڑھی گئی اور امام کے لئے تحویل رداء جائز ہے مسنون نہیں دلیل یہ ہے۔

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ، هُوَ أَبُوْ بِشْرٍ الْبُغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ (رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتَ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : اللّٰهُمَّ اسْقِنَا .قَالَ أَنَسٌ : فَوَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ .قَالَ : فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ، قَالَ : فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا .قَالَ : ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا .فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ : اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ .قَالَ :فَأَقْلَعَتْ، وَخَرَجَ يَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ).

۱۸۴۵: شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد میں اس دروازے سے داخل ہوا جو منبر کے سامنے والی جانب ہے اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے وہ سیدھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال تباہ ہو گئے اور منقطع ہو گئے یعنی جانور بھوک کی وجہ سے سواری کے قابل نہ رہے پس آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں بارش عنایت فرمائے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی اے اللہ ہمیں رحمت سے سیراب فرما حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! آسمان میں اس وقت کوئی بادل نہ تھا نہ چھوٹا نہ بڑا اور نہ ہی ہمارے اور جبل سلع کے درمیان کوئی گھر یا عمارت حائل تھی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سلع کے پچھلی جانب ڈھال جیسا بادل رونما ہوا جب وہ آسمان کے درمیان میں پہنچا تو پھیل گیا پھر بارش شروع ہوئی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک ہفتہ ہم نے سورج نہیں دیکھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر اسی دروازے سے ایک آدمی آئندہ جمعہ کے دن داخل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور سیدھا آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال تباہ ہو گئے اور راستے (پانی کی کثرت) سے رک گئے پس آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اس بارش کو روک دے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک اٹھائے اور یہ دعا فرمائی اے اللہ! ہمارے اطراف و جوانب اور ٹیلوں اور پہاڑوں پر برسا نہ کہ ہم پر۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بس بارش رک گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل کر دھوپ میں چلنے لگے۔

اللغات: وجاہ۔ سامنے۔ یغیثنا۔ بارش کر دے۔ قزعة۔ بادل کا ٹکڑا۔ حوالینا۔ یہ حول کی جمع ارد گرد اکام۔ اکمة کی جمع ٹیلہ۔ ظراب۔ ظرب کی جمع ہے پھیلا ہوا پہاڑ۔

تخریج: بخاری فی الاستسقاء باب ۶'۷'۹، مسلم فی الاستسقاء نمبر ۸' نسائی فی الاستسقاء باب ۱۰۔

۱۸۴۶: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : قُرِءَ عَلَى شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ أَخْبَرَكَ أَبُوكَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ شَرِيْكٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۱۸۴۶: سعید بن ابی سعید نے شریک سے اور انہوں نے اپنی سند سے نقل کی ہے۔

۱۸۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ (إِنِّي لَقَائِمٌ عِنْدَ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حُبِسَ الْمَطَرُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِيْنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ، فَأَلَّفَ اللّٰهُ بَيْنَ السَّحَابِ فَوَبَلَتْنَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُهِمُّهُ مِنْ نَفْسِهِ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ، فَمُطِرْنَا سَبْعًا، قَالَ : فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ ؛ إِذْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، فَادْعُ

اللّٰهَ أَنْ يَرْفَعَهَا عَنَّا، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ : اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَقَوَّرَ مَا فَوْقَ رُؤُسِنَا مِنْهَا، حَتَّى كَانَّا فِي إِكْلِيْلٍ يُمْطِرُ مَا حَوْلَنَا وَلَا نُمْطَرُ).

۱۸۴۷: ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ میں منبر کے پاس کھڑا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے مسجد میں سے کسی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بارش بند ہے مویشی (چارہ نہ ہونے کی وجہ سے) ہلاک ہوگئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش کردے پس آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اس وقت آسمان پر ذرہ بھر بادل نہ تھا اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جمع کر دیا پھر خوب بارش ہوئی یہاں تک کہ ہر شخص کو فکر تھی کہ وہ اپنے گھر جائے۔ پورا ہفتہ بارش رہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگلے جمعہ کو خطبہ دے رہے تھے جبکہ مسجد میں سے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکانات گر گئے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش کو ہٹا دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا فرمائی اے اللہ! ہمارے اطراف میں برسا۔ نہ کہ ہم پر چنانچہ بادل ہمارے سروں کے اوپر سے پھٹ گیا یہاں تک کہ گویا ہم چمکتے سورج کے مزین تاج میں ہیں کہ ہمارے اطراف میں تو بارش ہو رہی تھی مدینہ میں بارش نہ تھی۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ١٥٤' ابو داؤد فی الاستسقاء باب٢' نمبر ١١٧٤' نسائی فی الاستسقاء باب٩' ١٠' مسند احمد ١٠٤/٣۔

اللُّغَاتُ: وهم يهم۔ ياهم يهم۔ خیال کرنا' ارادہ کرنا۔ تقور۔ متفرق' منتشر ہونا۔ اکلیل۔ تاج۔

۱۸۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَأَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ : سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟ قَالَ : قِيْلَ لَهُ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَحَطَ الْمَطَرُ، وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ، قَالَ : فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ) ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ دَاوُدَ .

۱۸۴۸: حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہوں نے جواب دیا جمعہ کے دن آپ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بارش بند ہے زمین میں خشکی پیدا ہوگئی مال ہلاک ہوگئے (چارہ ختم ہوگیا) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک اتنے بلند کئے کہ مجھے آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آئی پھر اسی طرح روایت نقل کی جیسا کہ ابن ابی داؤد نمبر: ۱۸۴۷ نے بیان کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ١٩٤/٣۔

۱۸۴۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ .

۱۸۴۹: حمید نے انسؓ سے اورانہوں نے جناب نبی کریم ﷺ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۸۵۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : قُلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -لِلّٰهِ أَبُوْكَ وَاحْذَرْ -قَالَ : دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُضَرَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَصَرَكَ وَاسْتَجَابَ لَكَ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ فَقَالَ : اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مُرِيْعًا طَبَقًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ قَالَ : فَمَا كَانَ إِلَّا جُمُعَةٌ أَوْ نَحْوُهَا حَتَّى مُطِرُوْا)

.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ سُنَّةَ الْاِسْتِسْقَاءِ هُوَ لِاِبْتِهَالُ إِلَى اللّٰهِ -تَعَالَى -وَالتَّضَرُّعُ إِلَيْهِ، كَمَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ صَلَاةٌ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، مِنْهُمْ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالُوْا : بَلْ السُّنَّةُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ أَنْ يَخْرُجَ الْإِمَامُ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى وَيُصَلِّيَ بِهِمْ هُنَاكَ رَكْعَتَيْنِ وَيَجْهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ، ثُمَّ يَخْطُبَ وَيُحَوِّلَ رِدَاءَهُ فَيَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ وَأَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رِدَاءً ثَقِيْلًا لَا يُمْكِنُهُ قَلْبُهُ كَذٰلِكَ، أَوْ يَكُوْنَ طَيْلَسَانًا، فَيَجْعَلَ الشِّقَّ الْأَيْمَنَ مِنْهُ عَلَى الْكَتِفِ الْأَيْسَرِ، وَالشِّقَّ الْأَيْسَرَ مِنْهُ عَلَى الْكَتِفِ الْأَيْمَنِ .وَقَالُوْا : مَا ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُؤَالِهِ بِهِ، فَهُوَ جَائِزٌ أَيْضًا يُسْأَلُ اللّٰهُ ذٰلِكَ، فَلَيْسَ فِيْهِ دَفْعُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ سُنَّةِ الْإِمَامِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَسْقِيَ بِالنَّاسِ أَنْ يَفْعَلَ مَا ذَكَرْنَا .فَنَظَرْنَا فِيْمَا ذَكَرُوْا مِنْ ذٰلِكَ : هَلْ نَجِدُ لَهُ مِنَ الْآثَارِ دَلِيْلًا؟.

۱۸۵۰: شرحبیل بن السمط کہتے ہیں ہم نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب کو کہا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سناؤ جو تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اللہ تیرا بھلا کرے اور احتیاط کرنا کعب کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ مضر کے متعلق بددعا فرمائی چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد فرمائی اور آپ کی دعا قبول فرمائی آپ کی قوم ہلاک ہوا چاہتی ہے آپ ان کے لئے دعا فرما دیں تو آپ نے اس طرح دعا فرمائی اے اللہ! ہمیں ایسے بادل سے بارش عنایت فرما جو سیراب کرنے والا ہو اس کی بارش فائدہ مند ہو سبزہ اُگانے والی شادابی لانے والی ہو زمین کو پر کرنے والی موٹے قطرات والی جلد برسنے والی نہ کہ دیر سے آنے والی ہو وہ بارش نفع بخش ہو نقصان سے خالی ہو کعب کہتے ہیں ابھی ایک جمعہ یا اس کے برابر دن گزرنے نہ پائے کہ بارش ہوگئی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کہتی ہے کہ استسقاء سنت ہے اور اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑانا اور زاری کرنا ہے۔ جیسا کہ یہ روایت بتلا رہی ہیں۔ اس میں نماز مسنون

نہیں ہے۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔مگر دیگر علماء اس بات میں ان کی مخالفت کرتے ہیں۔امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ان میں ہیں۔وہ فرماتے ہیں کہ استقاء میں مسنون عمل یہ ہے کہ امام لوگوں کو لے کر عیدگاہ کی طرف جائے وہاں ان کو دو رکعت پڑھائے اور ان میں جہر سے قراءت کرے۔پھر خطبہ دے کر اپنی چادر کو الٹائے۔اس کے اوپر والے حصہ کو نیچے اور نیچے والے حصہ کو اوپر کرلے مگر چادر کے بھاری ہونے کی صورت میں اس کا پلٹنا ممکن نہ ہو یا طیلسانی ہو تو اس چادر کی دائیں جانب کو بائیں اور بائیں جانب کو دائیں جانب کرلے۔وہ کہتے ہیں جو کچھ ہم نے اس سلسلے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مبارک نقل کیا اور آپ کا بارگاہِ رب العالمین میں سوال کرنا مذکور ہے۔وہ بھی درست ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرے اگر امام کا لوگوں کو نمازِ استقاء پڑھانا سنت قرار دیا تو اس میں عمل دعا کی نفی نہیں۔انہوں نے اس سلسلہ میں جو روایات ذکر کی ہیں ہم نے ان میں غور کیا تاکہ یہ دیکھیں کہ کیا ان روایات میں ان کے مؤقف پر کوئی دلیل ہے۔چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

اللغات: غیث۔بارش'مغیثا۔سیرابی والی۔مرئیا بہتر انجام والی۔ریعا سبزہ اگانے والی۔طبقا زمین کو بھرنے والی۔غرقاً بڑے قطرات والی۔عاجلاً جلدی والی۔رائث۔دیر کرنا۔

تخریج: بیهقی ۴۹٦/۳۔

حاصل روایات: ان روایات میں بارش کے لئے دعا کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے کبھی فقط دعا فرمائی اور کبھی نماز بھی پڑھی پس مستقل نماز مسنون نہیں البتہ کبھی دعا فقط کبھی نماز پڑھی جاسکتی ہے ان آثار میں فقط دعا کا تذکرہ ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔

مؤقف ثانی: استقاء کے لئے نماز مسنون ہے جس میں خطبہ اور تحویل رداء بھی ہے البتہ ایک خطبہ یا دو خطبوں میں اختلاف ہے اسی طرح یہ نماز عیدین کی طرح زائد تکبیرات سے ہے یا جمعہ کی طرح علی اختلاف الاقوال۔یہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر تمام فقہاء کا مسلک ہے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام دو رکعت پڑھائے گا اور ان میں قراءت بالجہر ہوگی پھر خطبہ اور تحویل رداء ہوگی چادر کے اوپر والے حصہ کو نیچے اور نچلے کو اوپر تفاولاً کیا جائے گا جب ایسا کرنا مشکل ہو تو دائیں کو بائیں اور بائیں کو دائیں بدل لیا جائے گا۔

سابقہ روایات کا جواب: سابقہ روایات میں مذکور دعا بلاشبہ جائز ہے مگر دیگر روایات میں نماز کا تذکرہ بھی موجود ہے ان روایات میں مذکور نہ ہونا عدم کی علامت نہیں دیگر روایات کو سامنے رکھ کر نماز ادا کی جائے گی اور دعا بھی مانگی جائے گی مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔

۱۸۵۱: فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى، فَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ).

۱۸۵۱: عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عید گاہ کی طرف نکلے اور بارش کی دعا کی یا نماز پڑھی اور تحویل رداء فرمائی اور قبلہ کی طرف رخ (کر کے دعا فرمائی)۔

تخریج : بخاری فی الاستسقاء باب٤، ١١، ١٥، مسلم فی الاستسقاء نمبر٢،٣، ابو داؤد فی الاستسقاء باب١٢٠١، نمبر١١٦٦، ترمذی فی الاستسقاء باب٤٣، نمبر٥٥٦، نسائی فی الاستسقاء باب٢، ٥، ابن ماجه فی الاقامه باب١٥٣، نمبر١٢٦٧، دارمی فی الاستسقاء باب١٨٨، موطا مالك فی الاستسقاء نمبر، مسند احمد ٣٢٦/٢۔

۱۸۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی فَحَوَّلَ رِدَاءَ هٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ).

۱۸۵۲: عباد بن تمیم نے عبداللہ بن زیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عید گاہ کی طرف نکلے اور نماز استسقاء ادا فرمائی اور تحویل رداء کی اور قبلہ رو ہو کر دعا فرمائی۔

تخریج : سابقه تخریج ملاحظه هو۔ ابن ماجه ٩٠/١۔

۱۸۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْیَمَانِ قَالَ : أَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَبَّادُ بْنُ تَمِیْمٍ أَنَّ عَمَّهٗ وَکَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهٗ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَحَوَّلَ رِدَاءَ هٗ فَسُقُوْا.

۱۸۵۳: عباد بن تمیم نے بیان کیا کہ میرے چچا جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے انہوں نے بتلایا کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف گئے تاکہ بارش طلب کریں پس آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر قبلہ رو ہو کر تحویل رداء کیا پس اللہ تعالیٰ نے بارش کر دی۔

تخریج : بخاری ١٣٩/١، روایت نمبر ١٨٥١ کی تخریج ملاحظه هو۔

۱۸۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ أَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ : (خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰی فَقَلَبَ رِدَاءَ هٗ قَالَ : قُلْتُ جَعَلَ الْأَعْلٰی عَلَی الْأَسْفَلِ وَالْأَسْفَلَ عَلَی الْأَعْلٰی؟ قَالَ : لَا، بَلْ جَعَلَ الْأَیْسَرَ عَلَی الْأَیْمَنِ وَالْأَیْمَنَ عَلَی الْأَیْسَرِ).

۱۸۵۴: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ باہر نکلے نماز استسقاء پڑھی اور قلب رداء فرمائی قلب رداء کا مطلب کیا یہ ہے کہ چادر کے اوپر والے حصہ کو نیچے اور نیچے والے کو اوپر کر دیا جائے تو کہنے لگے نہیں بلکہ دائیں کو بائیں اور بائیں طرف کو دائیں طرف کر دیا جائے۔

تخریج : روایت نمبر۱۸۵۱کودیکھو۔بخاری ۱۴۰/۱۔

۱۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : (خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا، فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُحَوِّلَهَا قَلَّبَهَا عَلٰى عَاتِقِهٖ).

۱۸۵۵: عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ بارش طلب کرنے نکلے آپ نے سیاہ چادراوڑھ رکھی تھی آپ نے اس کے نچلے حصہ کو پکڑ کراوپر کرنا چاہا جب اس طرح کرنا مشکل ہوگیا تو آپ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں کندھے اور بائیں حصہ کو دائیں کندھے پر کرلیا۔

تخریج :روایت نمبر۱۸۵۱کوملاحظہ کریں۔ابو داؤد ۱۰۴/۱۔

۱۸۵٦: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَاءَهٗ). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ قَلْبُهٗ لِرِدَائِهٖ وَصِفَةُ قَلْبِ الرِّدَاءِ كَيْفَ كَانَ وَأَنَّهٗ إِنَّمَا جَعَلَ مَا عَلٰى يَمِيْنِهٖ مِنْهُ عَلٰى يَسَارِهٖ وَمَا عَلٰى يَسَارِهٖ عَلٰى يَمِيْنِهٖ لَمَّا ثَقُلَ عَلَيْهِ أَنْ يَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهٗ وَأَسْفَلَهٗ أَعْلَاهُ فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ مَا أَمْكَنَ أَنْ يَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهٗ وَأَسْفَلَهٗ أَعْلَاهُ فَقَلَبَهٗ كَذٰلِكَ هُوَ، وَمَا لَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ فِيْهِ حُوِّلَ، فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ مِنْهُ أَيْسَرَ وَالْأَيْسَرَ مِنْهُ أَيْمَنَ .فَقَدْ زَادَ مَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَلٰى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ فَيَنْبَغِيْ أَنْ يُسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ وَلَا يُتْرَكَ .

۱۸۵٦: عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ بارش کے لئے دعا کی یا نماز ادا کی پھر قلب رداء فرمائی۔ان آثار میں آپ کے چادر پلٹنے کا تذکرہ اوراس کی کیفیت مذکور ہے۔آپ اس کی دائیں طرف کو بائیں جانب اور بائیں کو دائیں کرلیا جبکہ آپ کے لیے اس کے اوپر کو نیچے اور نیچے کو اوپر کرنا مشکل ہوا۔ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب نیچے والے حصہ کو اوپر کرنا مشکل ہو جائے تو پھر اسی طرح چادر کو دائیں بائیں پلٹ لیا جائے۔ان آثار میں پہلے آثار پر اضافہ ہے۔پس اس کو عمل میں لانا چاہیے اور ترک نہ کیا جائے۔

تخریج : روایت نمبر۱۸۵۱کی تخریج سامنے رکھیں۔بخاری ۱۳۷/۱' باب تحول الرداء۔

حاصل روایات : ان روایات میں قلب رداء کا اضافہ ہے ثقہ راوی کا اضافہ قابل تسلیم ہے قلب رداء اول تو نیچے اوپر کو کی جائے اور اگر ممکن نہ ہو تو دائیں سے بائیں کندھے پر پلٹ لی جائے پس قلب رداء کو ترک نہ کیا جائے۔

۱۸۵۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ هِشَامٍ أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ مِنْ بَنِيْ مَالِكِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ : (أَرْسَلَنِيْ

الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ أَسْأَلُ لَهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ : إِنَّا تَمَارَيْنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ قَالَ : لَا، وَلٰكِنْ أَرْسَلَكَ ابْنُ أَخِيكُمَ الْوَلِيْدُ، وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ وَلَوْ أَنَّهُ أَرْسَلَ فَسَأَلَ مَا كَانَ بِذٰلِكَ بَأْسٌ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْتَذِلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى أَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ، وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ). فَقَوْلُهُ (كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ) يُحْتَمَلُ أَنَّهُ جَهَرَ فِيْهِمَا كَمَا يَجْهَرُ فِي الْعِيْدَيْنِ .

۱۸۵۷: ہشام نے بیان کیا کہ بنی مالک بن شرحبیل کے اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے بتلایا کہ مجھے ولید بن عقبہؓ نے بھیجا کہ میں ابن عباس ؓ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے استسقاء کے سلسلہ میں دریافت کروں چنانچہ میں ابن عباس ؓ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا ہم نے مسجد میں جناب رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ استسقاء کے متعلق اختلاف و بحث کی ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تمہیں تمہارے چچا زاد بھائی ولید نے بھیجا ہے وہ ان دنوں مدینہ کے گورنر تھے اگر وہ خود پیغام بھیج کر پوچھتا تو تب بھی اس میں قباحت نہ تھی پھر ابن عباس ؓ نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ پرانے کپڑوں میں تواضع اور تضرع کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ عید گاہ میں آئے اور تمہاری طرح کا خطبہ نہیں دیا بلکہ دعا اور گڑگڑانے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے رہے پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی جیسے عیدین کی نماز ہوتی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاستسقاء باب ۱، نمبر ۱۱۶۵، ترمذی فی الاستسقاء باب ۴۳، نمبر ۵۵۸۔

اللغات : کما یصلی فی العبدین۔ یہ جملہ دو احتمال رکھتا عیدین کے ساتھ جہر میں تشبیہ دی یا تکبیرات زوائد میں اور خطبہ میں تشبیہ دی ہے۔

۱۸۵۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ وَزَادَ : (فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ خَلْفَهُ، يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ، وَلَمْ يُؤَذِّنْ، وَلَمْ يُقِمْ). وَلَمْ يَقُلْ (مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ) فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَهُ مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ إِنَّمَا أَرَادَ بِهٖ هٰذَا الْمَعْنٰى، أَنَّهُ صَلّٰى بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، كَمَا يُفْعَلُ فِي الْعِيْدَيْنِ .

۱۸۵۸: عبید بن اسحاق عطار کہتے ہیں کہ حاتم بن اسماعیل نے ہمیں بیان کیا پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے۔ فصلی رکعتین الحدیث۔ کہ دو رکعت نماز ادا کی ہم آپ کے ساتھ تھے آپ نے اس میں جہراً قراءت فرمائی اذان نہیں دی گئی اور نہ اقامت کہی گئی اور اس روایت میں مثل صلاۃ العیدین کا جملہ بھی نہیں ہے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ روایت میں یہ الفاظ ''مثل صلاۃ العیدین'' ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے

عیدین کی طرح بغیر اقامت اور اذان کے نماز ادا کی۔

تخریج : بیهقی ۳/۴۸٤' ترمذی ۱/۱۲٤۔

حاصل روایت یہ ہے کہ صلاۃ عیدین سے تشبیہ کا مطلب وہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہے کہ آپ نے بلا اذان و اقامت اور جہری قراءت سے نماز ادا کی جس طرح کہ عیدین میں کیا جاتا ہے۔

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْ أَسَدٍ، قَالَ سُفْيَانُ : (فَقُلْتُ لِلشَّيْخِ : الْخُطْبَةُ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَوْ بَعْدَهَا .قَالَ : لَا أَدْرِى). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الصَّلَاةِ وَالْجَهْرِ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ وَدَلَّ جَهْرُهُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ أَنَّهَا كَصَلَاةِ الْعِيْدِ الَّتِيْ تُفْعَلُ نَهَارًا فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهَا الْجَهْرُ .وَكَذٰلِكَ أَيْضًا صَلَاةُ الْجُمُعَةِ هِيَ مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ وَلٰكِنَّهَا مَفْعُوْلَةٌ فِيْ يَوْمٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهُ الْجَهْرُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ تُصَلّٰى بِالنَّهَارِ، لَا فِيْ سَائِرِ الْأَيَّامِ، وَلٰكِنْ لِعَارِضٍ أَوْ فِيْ يَوْمٍ خَاصٍّ، فَحُكْمُهَا الْجَهْرُ .وَكُلُّ صَلَاةٍ تُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا، لَا لِعَارِضٍ وَلَا فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ، فَحُكْمُهَا الْمُخَافَتَةُ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ صَلَاةَ الْاِسْتِسْقَاءِ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهَا .وَقَدْ رُوِىَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۱۸۵۹: ہشام بن اسحاق نے اپنے والد اسحاق سے اس نے ربیع سے اسد جیسی روایت نقل کی ہے سفیان کہتے ہیں کہ میں نے شیخ یعنی ہشام سے پوچھا کہ خطبہ استسقاء نماز سے پہلے یا بعد ہے تو انہوں نے فرمایا یہ مجھے معلوم نہیں۔ اس روایت میں جہری قراءت کے ساتھ نماز کا ذکر ہے اور قراءت کو بلند آواز سے پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نماز عید کی طرح ہے۔ جو دن میں پڑھنے کے باوجود جہری قراءت سے ادا کی جاتی ہے اور اس کا وقت بھی مخصوص ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ جو نمازیں کسی عارضہ کی وجہ سے خاص دن میں پڑھی جائے ان کا حکم جہر کا ہے۔ اسی طرح جمعہ کی نماز بھی ایک خاص دن میں دن کے وقت ادا کی جاتی ہے تو اس کا حکم بھی جہر ہی کا ہے اور دن کی وہ نمازیں کہ جن میں نہ کوئی عارضہ ہے اور نہ ان کا خاص وقت ہے تو ان میں آہستہ قراءت کی جاتی ہے۔ پس اس سے ثابت ہو گیا نماز استسقاء قائم کی جانے والی سنت ہے۔ اس کا چھوڑنا مناسب نہیں ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے بہت سی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۱/۹۰' باب ماجاء فی صلاة الاستسقاء۔

حاصل روایات : اس روایت میں نماز میں جہری قراءت کا تذکرہ ہے پس معلوم ہوا کہ عید کے ساتھ جہر میں مشابہت ہے اگرچہ وہ دن کی نماز ہے مگر اس میں جہر ہے اسی طرح اس میں بھی جہر ہے اسی طرح نماز جمعہ وہ بھی خاص دن میں ہے دن کی نماز ہونے کے باوجود جہری ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ دن کی عام نمازوں کا حکم جہر کا نہیں سوائے ان نمازوں کے جو خاص حالات

یا خاص ایام میں پڑھی جائیں ان میں جہر کریں گے اس کے علاوہ دن کی نمازوں میں جہر نہیں ہے۔

ان روایات سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نماز استسقاء مسنون ہے اس کو ترک کرنا مناسب نہیں ہے ہم نماز کی اور روایات پیش کرتے ہیں۔

مزید تائیدی روایات:

۱۸۶۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْاَيْلِيُّ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَخْرُجُوْنَ يَوْمًا .قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ إِلَيَّ جَدْبَ جَنَابِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ، وَقَدْ أَمَرَكُمْ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ .ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِيْنٍ .ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ .ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ .ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابًا فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ وَأَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ - تَعَالٰى -فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ .فَلَمَّا رَأَى الْتِوَاءَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ وَتَسَرُّعَهُمْ إِلَى الْكِنِّ، ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَأَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ .

۱۸۶۰: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ ؓ سے نقل کیا کہ لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بارش کے نہ ہونے کی شکایت کی آپ ﷺ نے منبر منگوایا جو کہ عیدگاہ میں رکھ دیا گیا پھر لوگوں سے مقررہ دن میں جمع ہونے کا حکم فرمایا۔ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس وقت نکلے جب کہ سورج کا کنارہ نکل آیا پس آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا تم نے قحط کا شکوہ کیا اور اپنے علاقہ میں خشک سالی کا ذکر کیا بارش وقت سے مؤخر ہوئی اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم دعا کرو اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ قبولیت عنایت فرمائیں گے پھر اس طرح دعا فرمائی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو کہ جزاء کے دن کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اے اللہ! تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی

معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر بارش نازل فرمایا اور اس بارش کو ہماری قوت اور مقررہ وقت تک پہنچانے کا ذریعہ بنا دے۔ پھر آپ نے دعا کے لئے ہاتھ بلند فرماتے اس قدر بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہونے لگی پھر آپ نے اپنی پشت کو لوگوں کی طرف موڑ لیا اور قلب رداء فرمائی اس حال میں کہ آپ اپنے ہاتھوں کو بلند کرنے والے تھے۔ پھر لوگوں کی طرف رخ فرمایا اور منبر سے نیچے تشریف لائے پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس کے کلمات شروع کئے پھر تو بادل گرجنے لگا بجلی چمکنے لگی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش ہونے لگی آپ واپس مسجد میں تشریف نہ لائے تھے کہ وادیاں بہہ پڑیں جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کپڑوں کو سمیٹے جلد کوٹھڑیوں میں اور پناہ گاہوں میں گھس رہے ہیں تو یہ دیکھ کر آپ خوب ہنسے یہاں تک کہ آپ کے نواجز ظاہر ہو گئے اور زبان سے فرمایا

اشهد ان الله علی کل شئی قدیر وانی عبدالله ورسوله۔

تخریج : ابو داؤد فی الاستسقاء باب ۲' نمبر ۱۱۷۳۔

اللغات : جدب۔ قحط' خشک سالی' جنابه۔ جانب وطرف۔ استنخار۔ مؤخر ہونا۔

۱۸۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبِیْ قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، قَالَ : ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ، فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَی الْأَيْسَرِ، وَالْأَيْسَرَ عَلَی الْأَيْمَنِ.

۱۸۶۱: حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بارش طلب کرنے کے لئے باہر تشریف لائے پھر ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اس کے لئے اذان' اقامت نہ تھی پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور آپ نے اپنا چہرہ قبلہ رخ کیا اور اپنے ہاتھ دعا کے لئے بلند کئے اور قلب رداء کیا دائیں کندھے والے پلڑے کو بائیں اور بائیں والے کو دائیں پر کر دیا۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۵۳' نمبر ۱۲۶۸۔

۱۸۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ النُّعْمَانِ قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِیْ فُدَيْكٍ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ أَبِیْ ذِئْبٍ ح .

۱۸۶۲: محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک اور خالد بن عبدالرحمن نے ابن ابی الذئب سے روایت نقل کی ہے۔

۱۸۶۳: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهٖ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ (رَأَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا خَرَجَ يَسْتَسْقِیْ، فَحَوَّلَ إِلَی النَّاسِ ظَهْرَهٗ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ، ثُمَّ حَوَّلَ

رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ، قَرَأَ فِيهِمَا وَجَهَرَ).

۱۸۶۳: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے نقل کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ استسقاء کے لئے نکلے ہیں آپ نے اپنا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کیا اور دعا مانگنے لگے پھر تحویل رداء فرمائی پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی اور ان میں جہراً قراءت کی۔

تخریج : روایت نمبر ۱۸۵۱ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۸۶۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْجَهْرَ .فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ ذِكْرُ الْخُطْبَةِ مَعَ ذِكْرِ الصَّلَاةِ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ خُطْبَةً، غَيْرَ أَنَّهُ قَدِ اخْتُلِفَ فِي خُطْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى كَانَتْ .فَفِي حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ : أَنَّهُ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ، فَوَجَدْنَا الْجُمُعَةَ فِيهَا خُطْبَةٌ وَهِيَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَرَأَيْنَا الْعِيدَيْنِ فِيهِمَا خُطْبَةٌ وَهِيَ بَعْدَ الصَّلَاةِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي خُطْبَةِ الْإِسْتِسْقَاءِ بِأَيِّ الْخُطْبَتَيْنِ هِيَ أَشْبَهُ؟ فَنَعْطِفُ حُكْمَهَا عَلٰى حُكْمِهَا .فَرَأَيْنَا خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ فَرْضًا، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ مُضَمَّنَةٌ بِهَا لَا تُجْزِئُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا، وَرَأَيْنَا خُطْبَةَ الْعِيدَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ تُجْزِئُ أَيْضًا وَإِنْ لَمْ يَخْطُبْ، وَرَأَيْنَا صَلَاةَ الْإِسْتِسْقَاءِ تُجْزِئُ أَيْضًا وَإِنْ لَمْ يَخْطُبْ .أَلَا تَرٰى أَنَّ إِمَامًا لَوْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَلَمْ يَخْطُبْ كَانَتْ صَلَاتُهُ مُجْزِئَةً غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ أَسَاءَ فِي تَرْكِهِ الْخُطْبَةَ فَكَانَتْ بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْعِيدَيْنِ أَشْبَهَ مِنْهَا بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَوْضِعُهَا مِنْ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ مِثْلَ مَوْضِعِهَا مِنْ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ لَا قَبْلَهَا .وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِي يُوسُفَ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ .

۱۸۶۴: ابن ابی الذئب نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ اس میں جہراً قراءت کا ذکر نہیں۔ ان روایات میں نماز کے ساتھ خطبہ کا بھی تذکرہ ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ نماز استسقاء میں خطبہ بھی ہے۔ اتنی بات ضرور ہے کہ خطبہ میں اختلاف ہے کہ آپ نے کس وقت خطبہ دیا۔ حضرت عبداللہ بن زید اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ نماز سے پہلے دیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بتلاتی ہے کہ خطبہ نماز کے بعد ارشاد فرمایا۔ پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ جمعہ میں خطبہ ہے مگر نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا خطبہ

نماز کے بعد ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ پھر ہم نے غور کیا کہ خطبہ استسقاء ان میں سے کس کے ساتھ مشابہہ ہے۔ آیا وہ خطبہ جمعہ کے مشابہہ ہے یا عیدین کے تاکہ اس کے مطابق اس پر حکم لگائیں۔ ہم نے دیکھا کہ خطبہ جمعہ تو نماز میں شامل اور فرض ہے اس کے بغیر نماز جمعہ جائز نہیں اور عیدین کا خطبہ اس کی طرح نہیں ہے۔ کیونکہ نماز عیدین اس کے بغیر بھی درست ہے خواہ خطبہ نہ دیا جائے اسی طرح نماز استسقاء بھی خطبہ کے بغیر بھی درست ہے۔ ذرا غور تو کرو اگر امام لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائے اور خطبہ نہ بھی دے، تب بھی نماز درست ہو جاتی البتہ ترک خطبہ اس کی غلطی ہے اور گناہ ہے۔ پس یہ خطبہ جمعہ کی بجائے عیدین کے خطبہ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے اس لیے اس کا خطبہ بھی وقت عیدین میں ہونا چاہیے یعنی نماز کے بعد۔ پس اس نظر سے ثابت ہوا کہ یہ خطبہ نماز کے بعد ہے نہ کہ پہلے۔ یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور صحابہ کرام سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے نماز استسقاء میں بلند آواز قراءت کی اور قراءت بھی بلند آواز سے پڑھی۔

حاصل روایات: ان روایات میں خطبہ نماز، دعا، قلب رداء کا تذکرہ پایا جاتا ہے خطبہ شروع میں بھی مذکور ہے اور بعد میں بھی مذکور ہے روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعبداللہ بن زیدؓ میں خطبہ پہلے اور روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں بعد میں مذکور ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

جب ہم نے غور کیا تو ہم نے عبادات میں جمعہ اور عیدین کو پایا جن میں خطبہ پایا جاتا ہے جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے اور عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہے یہ خطبہ استسقاء کی کس کے ساتھ مشابہت زیادہ ہے تو غور سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور اس کے بغیر جمعہ ادا ہی نہیں ہوتا اور عیدین کا خطبہ مسنون ہے عید کی نماز اس کے بغیر بھی درست ہے اگرچہ خلاف سنت ہے چنانچہ نماز استسقاء کی زیادہ مشابہت خطبہ عید سے ہے کیونکہ یہ خطبہ کے بغیر بھی درست ہے اور (ایک صحابی نے بھی اس کو عیدین سے تشبیہ دی ہے) جب یہ خطبہ مقام وحیثیت میں عید کے مشابہہ ہے تو اس کی جگہ بھی وہی ہونی چاہئے جو خطبہ عیدین کا ہے کہ وہ نماز کے بعد دیا جاتا ہے نہ کہ پہلے اور یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔

استسقاء میں جہری قراءت اور نماز پر عمل صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ سے استشہاد:

۱۸۶۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ : خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ يَسْتَسْقِيْ، وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَخَرَجَ فِيْمَنْ كَانَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، قَالَ : أَبُوْ إِسْحَاقَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ فَقَامَ قَائِمًا عَلٰى رَاحِلَتِهِ عَلٰى غَيْرِ مِنْبَرٍ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَغْفَرَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ خَلْفَهُ فَجَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ يَوْمَئِذٍ وَلَمْ يُقِمْ.

۱۸۶۵: ابو اسحاق کہتے ہیں کہ عبداللہ بن یزیدؓ استسقاء کے لئے تشریف لائے یہ صحابی ہیں ان نکلنے والوں میں ان

کے ساتھ براء بن عازب، زید بن ارقم رضی اللہ عنہم بھی تھے اور ابواسحاق کہتے ہیں میں بھی اس مجمع میں تھا عبداللہ بن یزید اپنی اونٹنی کے کجاوے پر کھڑے ہوئے منبر نہ تھا اور بارش کی دعا مانگی اور دو رکعت نماز ادا کی اس میں جہری قراءت کی ہم نماز میں موجود تھے نماز کے لئے اذان و اقامت نہ کہی گئی۔

تخریج : بخاری فی الاستسقاء باب ١٤، مسلم فی الاستسقاء نمبر ١٧۔

١٨٦٦: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْدٍ قَالَ : أَنَا زُهَيْرٌ . فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ : كَانَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

١٨٦٦: علی بن جعد نے کہا ہمیں زہیر نے بتلایا پھر اپنی سند سے زہیر نے روایت بیان کی البتہ اس روایت میں یہ ذکر نہیں کہ عبداللہ بن یزید نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔

١٨٦٧: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ يَسْتَسْقِي بِالْكُوفَةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ .

١٨٦٧: ابواسحاق سے نقل کیا کہ عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ کوفہ میں طلب بارش کے لئے نکلے اور دو رکعت نماز پڑھائی۔

تخریج : بیہقی ٣/٤٨٥۔

حاصل روایات : ان آثار نے بھی تائید کر دی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا عمل بھی استسقاء کے لئے دعا اور نماز کا تھا اور نماز میں قراءت بھی جہری تھی۔

استدراک: امام طحاوی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کو نقل کرنے میں پوری توجہ سے کام نہیں لیا امام صاحب استسقاء میں نماز کا انکار نہیں کرتے البتہ نماز کو لازم قرار نہیں دیتے بلکہ دعا اور نماز دونوں کو جائز کہتے ہیں ان کی طرف نماز استسقاء کے انکار کا قول منسوب کرنا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

یہاں بھی امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان فریق ثانی کی طرف ہے اسی وجہ سے اس کے ہر جز کے لئے آثار و نظر سے دلائل لائے ہیں۔

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ كَيْفَ هِيَ؟

گرہن کی نماز کیونکر

نماز گرہن کا حکم مالکیہ کے ہاں تو فرض کفایہ ہے اور بقیہ تمام محدثین و فقہاء کے ہاں سنت علی الکفایہ ہے البتہ اسکی کیفیت میں۔

نمبر ①: امام مالک و شافعی و احمد رحمہم اللہ دو رکوع کہتے ہیں۔

نمبر ②: طاؤس ہر رکعت میں چار رکوع کہتے ہیں۔

نمبر③: عطاء وقتادہ رحمہما اللہ ہر رکعت میں تین رکوع کہتے ہیں۔
نمبر④: سعید بن جبیرؒ وغیرہ غیر متعین تعداد بتلاتے ہیں۔
نمبر⑤: احناف ایک رکوع اور دو سجدے کے ساتھ یہ نماز فجر کی طرح ادا کی جائے۔
مؤقف فریق اوّل: ہر رکعت میں دو رکوع ہوں گے تین صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ روایات وارد ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

۱۸۶۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ : الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَ ةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، غَيْرَ أَنَّ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى مِنْهُمَا أَطْوَلُ.

۱۸۶۸: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن گیا تو آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور طویل قراءت فرمائی پھر خوب طویل رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تر تھا پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تر تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر آپ اٹھے اور دوسری رکعت کا قیام اسی طرح فرمایا البتہ اول رکعت کا قیام زیادہ لمبا تھا۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب۲، مسلم فی الکسوف نمبر۲، مسند احمد ۳۵۱/۶۔

۱۸۶۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۸۶۹: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۸۷۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۸۷۰: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۸۷۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ "عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۱۸۷۱: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۸۷۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۸۷۲: عطاء بن یسار نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب ۹، مسلم فی الکسوف نمبر ۲۔

۱۸۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ الرُّكُوْعَ الثَّانِيَ كَانَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ وَلٰكِنْ ذَكَرَ أَنَّهٗ مِثْلُهٗ قَالَ : وَذٰلِكَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا : هٰكَذَا صَلَاةُ الْخُسُوْفِ، أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۸۷۳: ابن عمرو نے عروہ سے اور انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ مذکور نہیں کہ دوسرا رکوع پہلے رکوع سے کم تھا لیکن باقی روایت اسی طرح ہے اور یہ اضافہ ہے کہ یہ گہن اس دن ہوا جس دن ابراہیم سلام اللہ علیہ نے وفات پائی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ نماز کسوف میں چار رکوع اور چار سجدے ہیں' مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ یہ آٹھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں اس طرح استدلال کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب نمبر ۱۔

حاصل آثار و روایات:

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ گہن کی نماز میں ہر رکعت میں دو رکوع ہوں گے گویا کل چار رکوع اور چار سجدے ہوں گے۔

فریق ثانی کا مؤقف: ہر رکعت میں چار رکوع اور دو سجدے ہیں کل آٹھ رکوع اور چار سجدے ہوں گے یہ دو روایات ابن عباس اور علی رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔

۱۸۷۴: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوٗسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :(صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخُسُوْفِ فَقَامَ فَافْتَتَحَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ، فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى).

۱۸۷۴: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھائی قیام سے نماز کو شروع فرمایا پھر قراءت کی اور رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور قراءت کی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور قراءت کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

تخریج : مسلم فی الکسوف نمبر ۱۸'۱۹۔

۱۸۷۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

۱۸۷۵: یحییٰ بن قطان نے سفیان سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ۱۲۵/۱۔

۱۸۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ : ثَنَا حَبِيْبٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۸۷۶: سفیان نے حبیب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ۱۶۷/۱۔

۱۸۷۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى حَنَشًا عَنْ (عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ صَلَّى بِالنَّاسِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ كَذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَعَلَ). وَخَالَفَ هٰؤُلَاءِ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ هِيَ سِتُّ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ .

۱۸۷۷: حنش نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سورج گہن کی نماز اس طرح پڑھائی پھر ان کو فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔ دوسرے حضرات نے ان کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اس نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے ہیں اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حاصل روایات : ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ گہن کی نماز میں ہر رکعت میں چار رکوع اور دو سجدے ہیں۔

مؤقف فریق ثالث: ہر رکعت میں تین رکوع اور دو سجدے ہیں یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ان روایات سے ثابت ہے۔

۱۸۷۸: وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ، تَعْنِيْ فِيْ صَلَاةِ الْخُسُوْفِ).

۱۸۷۸: عبید بن عمیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرتے پھر رکوع کرتے آپ نے اس طرح تین رکروع کئے پھر دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت کے قیام میں تین رکوع کئے اور سجدے دو کئے یعنی نماز گہن سے یہ بات متعلق ہے۔

تخریج : مسلم فی الکسوف نمبر ٦۔

۱۸۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (فِيْ صَلَاةِ الْآيَاتِ قَالَ : سِتُّ رَكَعَاتٍ، وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ).

۱۸۷۹: عبید بن عمیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ گہن کی نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

۱۸۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : (أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ) ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ، عَنْ أَسَدٍ وَزَادَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ) قَالُوْا : وَقَدْ فَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ هٰذَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا.

۱۸۸۰: عطاء نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جس دن ابراہیم سلام اللہ علیہ کی وفات ہوئی اس دن سورج کو گہن لگ گیا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر ربیع مؤذن والی سابقہ روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ یہ اضافہ ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشمس والقمر الحدیث۔ کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت کی علامت ہیں ان کا گہن کسی کی زندگی و موت سے متعلق نہیں ہے جب تم ان میں سے کسی چیز کو دیکھو تو گہن کے ختم ہونے تک نماز ادا کرو۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس طرح کیا۔ پس انہوں نے اس طرح ذکر کیا۔

تخریج : مسلم فی الکسوف نمبر ١٠۔

۱۸۸۱: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : مَا أَدْرِيْ أَيَّ أَرْضٍ يَعْنِيْ مَا كَانَ بِهِ مِنَ التَّفَرُّسِ هٰكَذَا ذَكَرَ الْخَصِيْبُ أَوْ زُلْزِلَتَ الْأَرْضُ .فَقِيْلَ لَهُ : زُلْزِلَتَ الْأَرْضُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا، ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، وَكَبَّرَ فَرَكَعَ، ثُمَّ قَالَ : " سَمِعَ

اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا، فَكَبَّرَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَ ةَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ، ثُمَّ قَالَ : " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا، فَقَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَ ةَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ .فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : هٰكَذَا صَلَاةُ الْآيَاتِ، وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَفِي الْأُخْرٰى سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَقَالُوْا : بَلْ يُطِيْلُ الصَّلَاةَ كَذٰلِكَ أَبَدًا، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ، لَا تَوْقِيْتَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۸۸۱: عبداللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ ابن عباس ﷺ کے زمانہ میں زلزلہ آیا تو کہنے لگے مجھے معلوم نہیں کہ زمین میں زلزلہ کیوں ہے ان سے بتایا گیا کہ زمین میں زلزلہ آیا ہے تو آپ باہر نکلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور چار مرتبہ تکبیر کہی پھر قراءت کی اور قراءت خوب طویل فرمائی اور تکبیر کہہ کر رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیرات کہیں پھر تکبیر کہہ کر طویل قراءت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیرات کہیں اور طویل قراء ت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع پھر سجدہ کیا پھر قیام کر کے دوسری رکعت اسی طرح ادا فرمائی پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا حوادث کی نماز اسی طرح ہے پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ کی تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں سورہ آل عمران کی تلاوت کی۔اور دوسرے علماء نے ان سے مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نماز کی طوالت تو سورج گرہن سے چھٹ جانے تک ہے۔ پھر رکوع اور سجدے کرلے ان میں کوئی چیز مقرر نہیں ہے۔ان کا استدلال اس روایت سے ہے۔

حاصل روایات: یہ آخری اثر ابن عباس ﷺ ہے اور پہلی تین روایات ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر رکعت میں تین رکوع اور دو سجدے اور طویل قراءت ہے۔

مؤقف فریق رابع: رکوع وسجدات کی کوئی پابندی نہیں البتہ طویل نماز پڑھی جائے کہ سورج صاف ہو جائے۔ جیسا ابن عباس ﷺ کی اس روایت سے ثبوت ملتا ہے۔

۱۸۸۲: بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : لَوْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ، لَرَكَعَ وَسَجَدَ .فَهٰذَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَوْ تَجَلَّتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ وَالرَّابِعَةُ هِيَ الْأُوْلٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ .فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَقْصِدُ فِيْ ذٰلِكَ رُكُوْعًا مَعْلُوْمًا، وَإِنَّمَا يَرْكَعُ مَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُنْكَسِفَةً حَتّٰى تَنْجَلِيَ فَيَقْطَعَ الصَّلَاةَ وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ) وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :صَلَاةُ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَانِ كَسَائِرِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ إِنْ شِئْتَ طَوَّلْتَهُمَا وَإِنْ شِئْتَ قَصَّرْتَهُمَا ثُمَّ الدُّعَاءُ مِنْ بَعْدِهِمَا حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ .وَاخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۸۸۲: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ اگر سورج کا گہن سے صاف ہونا چوتھے رکوع میں ہو وہ بھی کرے گا یہ پہلی رکعت کی بات ہے دوسری رکعت اسی طرح پڑھی جائے گی۔ یہ ابن جبیر رحمہ اللہ ہیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق بتلا رہے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اگر چوتھی رکوع میں اگر سورج گرہن چھٹ جائے تو وہ رکوع اور سجدہ کرے گا اور چوتھا رکوع یہ دوسری رکعت کا پہلا رکوع ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ہاں رکوع معلوم و مقرر نہیں۔ یہ رکوع سورج کے روشن ہونے تک کرتا رہے جب وہ روشن ہو چکے تو پھر نماز کو منقطع کر لے اور اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے: ''فصلوا حتی تنجلی'' مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ سورج گرہن کی نماز بھی دو رکعت ہے' خواہ ان کو طویل کرو خواہ مختصر کر لو۔ پھر طویل دعا کی جائے یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔ ان کی اس سلسلہ میں یہ روایات مستدل ہیں۔

حاصل روایات: ابن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کر رہے ہیں کہ اگر انجلاء شمس تک ایک رکعت میں چار رکوع کرنے پڑیں تو وہ بھی کئے جائیں گے پس معلوم ہوا کہ رکوعات کی تعداد متعین نہیں ہے البتہ رکعات دو ہی ہوں گی۔

فریق خامس کا مؤقف: نماز گہن کی بھی دو رکعت ہیں اور جس طرح نفلی نمازوں میں طویل قراءت کے باوجود رکوع کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوتا اسی طرح یہاں بھی طویل قراءت ہوگی مگر رکوع کی تعداد اسی قدر ہوگی پھر انجلاء شمس تک دعا و استغفار میں مشغول رہیں گے جیسا کہ روایات سے ثابت ہوتا ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۸۸۳: لِمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : (كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ فَلَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ، ثُمَّ رَكَعَ، فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ، ثُمَّ رَفَعَ، فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ، فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ .وَفَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ وَقَدْ أَمْحَصَتِ الشَّمْسُ).

۱۸۸۳: سائب نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سورج کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہنا گیا آپ لوگوں کو لے کر نماز میں قیام فرمایا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ رکوع نہ کریں گے پھر رکوع کیا پس اتنا طویل رکوع کیا کہ ایسا لگتا تھا کہ اس سے سر نہ اٹھائیں گے پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اتنا طویل قومہ کیا قریب نہ تھا کہ سجد کریں۔ پھر سجدہ کیا تو ایسا لگتا تھا کہ سجدہ سے سر نہ اٹھائیں گے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اس وقت سورج گہن سے صاف ہو چکا تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی صلاة الكسوف ۱۱۹۴' ترمذی فی صلاة الكسوف باب ٤٤' نمبر ٥٦٠۔

۱۸۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

۱۸۸۴: حجاج نے حماد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی۔

۱۸۸۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ،

وَعَطَاءُ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۸۸۵: سائب نے حضرت عبداللہ بن عمرو عن النبی ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۸۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : (انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ).

۱۸۸۶: سائب نے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گہن گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔

۱۸۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ أَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ).

۱۸۸۷: سائب نے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورج گہن کے موقعہ پر لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اس میں چار سجدے کئے آپ نے اس میں طویل قیام فرمایا اسی طرح رکوع اور سجدہ بھی۔

۱۸۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ أَيُّوْبَ، عَنْ عَمِّهِ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ صَلَوَاتٍ : صَلَاةَ الْحَضَرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَصَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَاةَ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَاةَ الْمَنَاسِكِ رَكْعَتَيْنِ).

۱۸۸۸: ایاس بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے علی بن ابی طالبؓ کو فرماتے سنا آپ ﷺ نے چار نمازیں مقرر فرمائیں حضر کی نماز چار رکعت اور سفر کی نماز دو رکعت اور کسوف کی نماز دو رکعت اور طواف کی نماز دو رکعت۔

۱۸۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ : (انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى بِهِمْ) مِثْلَ مَا ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، سَوَاءً.

۱۸۸۹: ثعلبہ بن عباس نے سمرہ بن جندبؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گہن گیا پس آپ ﷺ کو بتلایا گیا تو آپ نے لوگوں کو اسی طرح نماز پڑھائی جیسا روایت میں عبداللہ میں مذکور ہے ٹھیک اسی طرح۔

تخریج : ابو داؤد فی صلاۃ الکسوف باب ٤: نمبر ١١٨٤ ' ترمذی فی صلاۃ الکسوف باب ٤٥ ' نمبر ٥٦٢۔

۱۸۹۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ : ثَنَا الْأَسْوَدُ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۱۸۹۰: زہیر نے اسود سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۸۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

۱۸۹۱: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا پس آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب نمبر ١۔

۱۸۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ : (كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلّٰى كَمَا تُصَلُّوْنَ).

۱۸۹۲: حسن نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ سورج کو گہن لگ گیا آپ جلدی میں اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے اٹھے اور لوگ آپ کی طرف لوٹ آئے پس آپ نے ان کو اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح تم (فرض) نماز پڑھتے ہو۔

۱۸۹۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ (أَنَّ الشَّمْسَ أَوِ الْقَمَرَ انْكَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ)

۱۸۹۳: حسن نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سورج یا چاند کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گہن لگ گیا تو آپ نے (خطبہ دیتے ہوئے) فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت کی علامات ہیں یہ کسی کی موت و زندگی سے گہنی نہیں جاتیں اور نہ کسی کی پیدائش سے ان کو تعلق ہے جب ان میں سے کوئی چیز پیش آجائے تو اس وقت تک نماز میں مصروف رہو یہاں تک کہ سورج چھٹ جائے۔

۱۸۹۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، هُوَ الْبَصْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ،

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ كَمَا تُصَلُّوْنَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ).

۱۸۹۴: ابوقلابہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے جیسا کہ تم ایک رکوع اور دو سجدے سے نماز پڑھتے ہو۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبری کتاب کسوف الشمس والقمر نمبر۱۸۷۳۔

۱۸۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ .ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ.

۱۸۹۵: ابوقلابہ نے نعمان بن بشیرؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گہن لگ گیا پس آپ رکوع اور سجدے کرتے رہے۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو نمبر۱۸۹٤۔

۱۸۹۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكُسُوْفِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ هٰذِهٖ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ.

۱۸۹۶: ابوقلابہ نے حضرت نعمان بن بشیرؓ سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف میں اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح تم رکوع وسجدہ سے پڑھتے ہو۔

۱۸۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَفَهْدٌ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَوْ غَيْرِهٖ، قَالَ : (كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيَسْأَلُ حَتَّى انْجَلَتْ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا تَجَلَّى اللّٰهُ لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ).

۱۸۹۷: ابوقلابہ نے حضرت نعمان بن بشیرؓ یا دوسرے کسی صحابی سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گہن لگ گیا پس آپ دو رکعت پڑھتے اور سلام پھیرتے اور پوچھتے رہے یہاں تک کہ گہن ختم ہو گیا پھر آپ نے فرمایا بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ سورج و چاند کو گہن کسی بڑے آدمی کی موت سے لگتا ہے حالانکہ یہ اس طرح درست نہیں بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق پر تجلی ڈالتے ہیں تو وہ اس

کی عظمت کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی صلاۃ الکسوف باب۹' نمبر۱۱۹۳' ابن ماجہ فی الاقامہ باب۱۵۲' نمبر۱۲۶۲۔

۱۸۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ : (انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ).

۱۸۹۸: زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا کہ سورج کو اس دن گہن لگا جس دن ابراہیم سلام اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت و زندگی سے گہن زدہ نہیں ہوتیں۔ پس جب تم ان کو اس حالت میں دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ گہن کھل جائے۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب۱۔

۱۸۹۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ح .

۱۸۹۹: سلیمان بن شعیب نے عبدالرحمٰن بن زیاد سے اپنی سند سے بیان کیا۔ اس سے یہ دلیل مل گئی کہ جن حضرات کو آپ کی نماز کا صحیح علم ہوا انہوں نے اس کو اسی طرح یاد رکھا۔

۱۹۰۰: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ عَلِمَهُ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَرَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۱۹۰۰: ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ سورج کو گہن لگ گیا تو مغیرہ بن شعبہؓ نے لوگوں کو دو رکعت نماز چار سجدات کے ساتھ پڑھائی۔ ان روایات و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ جن صحابہ کرام ؓ کو جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کا صحیح علم تھا اور وہ پہلی صفوں میں تھے انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی ہے کہ یہ نماز بھی عام نمازوں کی طرح ایک رکوع اور دو سجدوں والی تھی۔

۱۹۰۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيْصَةَ الْبَجَلِيِّ، قَالَ : (انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى كَمَا تُصَلُّوْنَ).

۱۹۰۱: ابو قلابہ نے قبیصہ بجلیؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا پس آپ ﷺ نے اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح تم نماز پڑھاتے ہو۔

تخریج : نسائی ۲۱۹/۱۔

۱۹۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ أَوْ غَيْرِهِ (أَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ : إِنَّمَا هٰذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ). فَكَانَ أَكْثَرُ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ هِيَ الْمُوَافَقَةَ لِهٰذَا الْمَذْهَبِ الْآخِيْرِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ مَعَانِي الْأَقْوَالِ الْأَوَّلِ فَكَانَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ قَدْ أَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِهِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيَسْأَلُ) فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النُّعْمَانُ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَةٍ وَعَلِمَهُ مَنْ وَافَقَهُ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَعْلَمِ الَّذِيْنَ قَالُوْا : رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَمَّا كَانَ مِنْ طُوْلِ صَلَاتِهِ فَتَصْحِيْحُ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ هٰذَا مَعَ هٰذِهِ الْآثَارِ هُوَ أَنْ يَجْعَلَ صَلَاتَهُ كَمَا قَالَ النُّعْمَانُ لِأَنَّ مَا رَوٰى عَلِيٌّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَدْخُلُ فِيْ ذٰلِكَ وَيَزِيْدُ عَلَيْهِ حَدِيْثُ النُّعْمَانِ، فَهُوَ أَوْلٰى، مِنْ كُلِّ مَا خَالَفَهُمْ .ثُمَّ قَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا حَكَاهُ قَبِيْصَةُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ). فَأَخْبَرَنَا إِنَّمَا يُصَلِّيْ فِي الْكُسُوْفِ كَمَا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ، ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى قَوْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يُوَقِّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لِمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ (فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ) دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ ذٰلِكَ مُؤَقَّتَةٌ مَعْلُوْمَةٌ لَهَا وَقْتٌ مَعْلُوْمٌ، وَعَدَدٌ مَعْلُوْمٌ، فَبَطَلَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُخَالِفُوْنَ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ .فَأَمَّا قَوْلُهُمْ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ) فَقَالُوْا فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَقْطَعَ الصَّلَاةَ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ .فَيُقَالُ لَهُمْ : فَقَدْ قَالَ فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ (فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى تَنْكَشِفَ).

۱۹۰۲: ابوقلابہ نے قبیصہ ہلالی یا کسی دوسرے صحابیؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا پس جناب رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اپنے کپڑوں کو کھینچتے ہوئے نکلے اور میں ان دنوں آپ کے ساتھ مدینہ میں مقیم تھا پس آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ ان دو رکعتوں کو خوب لمبا کیا پھر نماز سے اس وقت فارغ ہوئے

جبکہ سورج چھٹ چکا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ یہ نشانہائے قدرت ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں جب تم ان کو دیکھ پاؤ تو اس قریبی نماز کی طرح نماز پڑھو جو فرض تم نے پڑھی ہو۔اس باب کی اکثر روایات سے اس مسلک اخیرہ کی تائید ہوتی ہے۔پس ہم نے چاہا کہ اقوال و آثار کے معانی پر نگاہ ڈالیں۔چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز دو دو رکعت ادا کرتے پھر سلام پھیرتے اور دعا فرماتے۔اس سے یہ احتمال پیدا ہوا کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رکوع کے بعد سجدے کا علم ہوا۔اس طرح جنہوں نے ان کی موافقت کی ان کو بھی یہی معلوم ہوا کہ آپ نے دو رکعت ادا کی ہیں۔مگر وہ حضرات جنہوں نے یہ فرمایا کہ آپ نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے یا اس سے زیادہ رکوع کیے ان کو طوالت صلاۃ کی وجہ سے یہ علم نہ ہو سکا۔پس حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت ان روایات کے ساتھ اس وقت درست بیٹھ سکتی ہے کہ نماز تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق قرار دیں اس لیے کہ جو حضرت عائشہ صدیقہ، علی، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے وہ بھی اس میں داخل ہے اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت اضافے پر مشتمل ہے۔اس لیے یہ ان سے اولیٰ ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے اس کو مزید پختہ کر دیا۔ان کا فرمان یہ ہے جب بات پیش آ جائے تو قریب ترین فرض نماز کی طرح پڑھو۔پس انہوں نے یہ بتلایا کہ آپ نماز کسوف فرض نماز کی طرح پڑھتے تھے۔اب ہم نے ان لوگوں کے قول کی طرف توجہ کی جو اس روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مطابق اس میں رکوع کی کوئی تعداد مقرر نہیں کی۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ تھا کہ تم قریب ترین نماز کی طرح ادا کرو۔اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس نماز فرض کی تعداد رکعات اور وقت بھی معلوم ہے اور پس اس روایت کی وجہ سے مخالف کا مسلک باطل ہوا۔رہا ان کا یہ کہنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فاذا رایتم ذلك فصلوا حتی تنجلی'' میں یہ دلیل ہے کہ روشنی کے آنے تک نماز کو توڑنا مناسب نہیں۔انکے جواب میں ہم کہیں گے کہ تم نماز پڑھو اور دعا مانگو یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

تخریج : ابو داؤد فی صلاۃ الکسوف باب٤، نمبر١١٨٥، ابن ماجه فی الاقامه باب١٥٢، نمبر١٢٦٢، نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب کسوف الشمس والقمر ١٨٧٢/١٨٧١۔

حاصل روایات : ان تمام روایات سے نماز کسوف کا عام نفل نماز کی طرح مگر جہر قراءت وطویل قراءت سے ثبوت مل رہا ہے اور اکثر آثار و روایات اس مذہب اخیر کی موافقت کرتی ہیں ہمیں پہلی روایات میں غور کرنا ہوگا چنانچہ نعمان بن بشیرؓ کی روایت میں ہے کہ آپ دو دو رکعتیں پڑھتے اور سلام پھیرتے اور سوال کرتے رہے اس میں احتمال ہے کہ نعمان نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ جانا کہ ہر رکوع کے بعد سجدہ کیا اور جو ان سے موافقت کرنے والے تھے ان سے معلوم کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ہی پڑھی ہیں اور ان لوگوں کو جو مجمع کی کثرت کی وجہ سے پیچھے تھے معلوم نہ ہوا انہوں نے دو رکوع یا اس سے زیادہ نقل کر دیئے کیونکہ آپ نے طویل قیام فرمایا پس ان حضرات کی روایات تب درست بیٹھتی ہیں جبکہ ان کا معنی وہی لیا جائے جو نعمان بن بشیرؓ کی روایت کا ہے کہ یہ نماز آپ نے عام نمازوں کی طرح ادا کی پس نعمان کی روایت دوسروں سے اولیٰ ہے اور اس بات کو

مزید تقویت قبیصہؓ والی روایت سے ملتی ہے کہ اس نماز کو کسی قریبی فرض نماز کی طرح ادا کرو تو اس سے یہ فیصلہ تو آسان ہو گیا کہ صلاۃ کسوف فرض نماز کی طرح ہے اب رہا ان لوگوں کا قول جنہوں نے رکوعات وغیرہ کی کوئی تعداد متعین نہیں کی جیسا کہ روایت ابن عباس ؓ سے ظاہر ہوتا ہے تو حدیث قبیصہؓ میں جناب رسول اللہ ﷺ کا قول کہ تم قریبی فرض نماز کی طرح تم نماز پڑھ لو تو معلوم ہوا کہ اس میں نماز کی تعداد بھی معلوم ہے اور اس کا ایک وقت بھی معلوم ہے پس ان لوگوں کی بات باطل ہو گئی جو عدد معلوم کے قائل نہیں۔

ایک اشکال مہم:

فاذا رایتم ذلك فصلوا حتی تنجلی یہ قول بتلا رہا ہے کہ نماز انکشاف' آفتاب تک پڑھی جائے گی اس سے پہلے اس کا ترک درست نہیں۔

جواب: روایت نمبر ۱۸۹۸ میں فصلوا وادعوا حتی تنکشف کے الفاظ اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ نماز بھی پڑھی جائے اور دعا بھی کی جائے یہاں تک کہ سورج کھل جائے۔

اس کی تائید مندرجہ روایات سے بھی ہوتی ہے۔

۱۹۰۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، أَرَاهُ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَعَلَيْكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ).

۱۹۰۳: عبداللہ بن سائب نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی علامات قدرت سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت و پیدائش سے گہن زدہ نہیں ہوتیں۔ پس جب تم اس (گہن) کو دیکھو تو تم پر اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز لازم ہے۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبرٰی کتاب کسوف الشمس والقمر ۱۸۶۷۔

۱۹۰۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : (خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّيْ بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُهَا اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ) فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ عِنْدَهَا

وَالْإِسْتِغْفَارِ كَمَا أَمَرَ بِالصَّلَاةِ . فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ مِنْهُمْ عِنْدَ الْكُسُوْفِ الصَّلَاةَ خَاصَّةً وَلٰكِنْ أُرِيْدَ مِنْهُمْ مَا يَتَقَرَّبُوْنَ بِهٖ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الصَّلَاةِ وَالدُّعَاءِ وَالْإِسْتِغْفَارِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ .

۱۹۰۴: ابو بردہ نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا تو آپ گھبرا کر اٹھے کہ کہیں قیامت تو نہیں آ گئی یہاں تک کہ آپ مسجد میں پہنچے اور نماز پڑھنے کھڑے ہوئے آپ نے اس میں انتہائی طویل قیام رکوع اور سجدہ کیا جو کسی اور نماز میں دیکھنے میں نہ آیا تھا پھر ارشاد فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتے ہیں اس میں کسی کی موت و زندگی کا دخل نہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو بھیج کر اپنے بندوں کو خوف دلاتے ہیں جب تم ان میں سے کسی چیز کو دیکھو تو یاد الٰہی کی طرف اور دعا و استغفار کی طرف لپکو۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا' استغفار کا بھی اسی طرح حکم فرمایا جس طرح نماز کا فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ اس سے کوئی خاص قسم کی نماز مراد نہیں بلکہ مقصود ایسی چیزیں ہیں جن سے قرب الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ یعنی نماز دعا اور استغفار وغیرہ کرو۔

دیگر روایات جو عام تقرب پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۹۰۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ : (أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ عِنْدَ الْكُسُوْفِ). فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ .

۱۹۰۵: ہشام بن عروہ نے فاطمہؓ سے اس نے اسماء ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کسوف کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا (اس سے ثابت ہوا کہ اصل مقصود تقرب الٰہی کی چیزیں ہیں)

تخریج : بخاری فی الکسوف باب ۱۱' والعتق باب ۳' ابو داؤد فی الاستسقاء باب ۸' نمبر ۱۱۹۲' مسند احمد ۳۴۵/۷۔

۱۹۰۶: وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا) فَأُمِرُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِالْقِيَامِ عِنْدَ رُؤْيَتِهِمْ ذٰلِكَ لِلصَّلَاةِ وَأُمِرُوْا فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ بِالدُّعَاءِ وَالْإِسْتِغْفَارِ بَعْدَ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ لَمْ يُؤْمَرُوْا بِأَنْ لَا يَقْطَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ، وَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ لَهُمْ أَنْ يُطِيْلُوا الصَّلَاةَ إِنْ أَحَبُّوْا، وَإِنْ شَاءُوْا قَصَرُوْهَا، وَوَصَلُوْهَا بِالدُّعَاءِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ .

۱۹۰۶: قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مسعودؓ انصاری سے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت و پیدائش سے متعلق نہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ پس اس ارشاد میں اس وقت نماز کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا جبکہ پہلی روایات میں نماز کے بعد دعا اور استغفار کا بھی حکم ہے' یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کو سورج کے روشن ہونے تک نماز کے نہ توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس سے دوسری یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ وہ نماز کو چاہیں تو مختصر پڑھ لیں اور اسے دعا کے ساتھ ملائیں یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب ۱۳' مسلم فی الکسوف نمبر ۲۱۔

اس روایت میں نماز کے قیام کا کسوف کے وقت حکم فرمایا گیا ہے اور اس سے پہلی روایات میں دعا' استغفار' غلام آزاد کرنے کا حکم ہے معلوم ہوا کہ انکشاف آفتاب تک نماز دعا و استغفار میں مشغول رہنا چاہئے اسی وجہ سے طویل نماز زیادہ بہتر ہے اگر مختصر پڑھ کر دعا و استغفار کرتے رہیں تا آنکہ آفتاب چھٹ جائے تو یہ بھی مناسب ہے۔

غلطی کا ازالہ: روایت ملاحظہ ہو۔

۱۹۰۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا الْوُحَاظِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ، قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ : كَانَ كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ، يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ بِهٖ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ الزُّهْرِيُّ : فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ : فَإِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِيْنَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ : أَجَلْ إِنَّهٗ أَخْطَأَ السُّنَّةَ .فَهٰذَا عُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ قَدْ ذَكَرَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهٗ صَلّٰى لِكُسُوْفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَجُلٌ لَهٗ صُحْبَةٌ وَقَدْ حَضَرَهٗ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .فَأَمَّا قَوْلُ عُرْوَةَ (إِنَّهٗ أَخْطَأَ السُّنَّةَ) ذٰلِكَ عِنْدَنَا لَيْسَ لِشَيْءٍ .وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ أَنَّهَا رَكْعَتَانِ، وَأَنَّ الْمُصَلِّيَ إِنْ شَاءَ طَوَّلَهُمَا، وَإِنْ شَاءَ قَصَّرَهُمَا إِذَا وَصَلَهُمَا بِالدُّعَاءِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا ؛ لِأَنَّا رَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَاةِ مِنَ الْمَكْتُوْبَاتِ وَالتَّطَوُّعِ مَعَ كُلِّ رَكْعَةٍ سَجْدَتَيْنِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ هٰذِهِ الصَّلَاةُ كَذٰلِكَ.

۱۹۰۷: کثیر بن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کسوف آفتاب کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق بیان کرتے تھے اور وہ بیان بالکل عروہ عن عائشہ ؓ والی روایت کی طرح ہے زہری

کہنے لگے میں نے عروہ کو کہا کہ تمہارا بھائی عبداللہ جبکہ مدینہ میں تھا تو سورج گہن ہوا اس نے لوگوں کو صبح کی طرح دو رکعت نماز پڑھائی۔ تو عروہ نے کہا اس نے سنت ادا کرنے میں غلطی کی ہے۔ اس باب میں ہم نے جو نمازِ گہن کے متعلق بیان کیا ہے۔ کہ وہ دو رکعت ہیں نمازی کو اختیار ہے خواہ لمبی پڑھے یا مختصر جبکہ ان کے ساتھ دعا کو ملائے یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ہمارے ہاں قیاس بھی اسی بات کو چاہتا ہے۔ کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فرائض ونوافل کی تمام نمازوں میں ایک رکعت میں ایک رکوع اور دو سرے سجدے ہوا کرتے ہیں۔ پس قیاس اس بات کو متقاضی ہے کہ یہ نماز بھی اسی طرح ہو۔

یہ عروہ اور زہری بیان کر رہے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسوف شمس کی نماز دو رکعت پڑھائی اور عبداللہ تو صحابی ہیں اور اس نماز میں دیگر صحابہ کرام بھی شریک تھے کسی نے ان پر نکیر نہیں کی پس ثابت ہوا کہ عبداللہ بن زبیر کا فعل درست تھا باقی عروہ کی تنقید کی کوئی حیثیت نہیں عروہ کی بات وہم سے زائد حیثیت نہیں رکھتی۔

الحاصل: ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ صلاۃ کسوف دو رکعت ہے اور نمازی ان کو طویل وقصیر کر سکتا ہے اگر قصر کرے تو دعا کو اس کے ساتھ ملاتے یہاں تک کہ انکشاف شمس ہو جائے۔

یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم تمام فرض ونفل نمازوں پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہر ایک میں ایک رکوع اور دو سجدے نظر آتے ہیں پس تقاضائے نظر بھی یہی ہے کہ یہ نماز بھی ایک رکوع اور دو سجدوں والی ہونی چاہئے فتدبر۔

نوٹ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل قاہر اور آثار باہرہ سے نماز کسوف کا عام نماز کی طرح ہونا ثابت کر دیا اور جن روایات میں زیادہ رکوعات کا تذکرہ ہے ان کے جوابات بھی ذکر کر دیئے آخر میں عقلی دلیل بھی ذکر کی کیونکہ وما یذکر الا اولوا الالباب۔ اور اس انداز سے زیادہ سے زیادہ آثار بھی ہم معنی بن گئے ہیں کسی تاویل اور توڑ مروڑ کی چنداں ضرورت نہیں پڑی ہے۔ **ھذا ھو اقرب للصواب۔**

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلَاۃِ الْکُسُوْفِ کَیْفَ ھِیَ؟

نمازِ کسوف میں قراءت کی کیفیت کیا ہوگی؟

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: امام ابوحنیفہ' امام مالک' شافعی اور جمہور فقہاء رحمہم اللہ کسوف میں قراءت کو سراً مسنون قرار دیتے ہیں۔

نمبر ②: امام احمد' ابو یوسف' ومحمد جہری قراءت کو مسنون کہتے ہیں طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان اسی طرف ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: کسوف کی نماز میں جہراً قراءت مسنون نہیں ہے دلیل یہ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت سمرہ بن جندب کی روایات درج ذیل ہیں۔

۱۹۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ حَرْفًا.

۱۹۰۸: عکرمہ نے ابن عباس ﷢ سے نقل کیا ہے میں نے تو جناب رسول اللہ ﷺ سے صلاۃ کسوف میں ایک حرف نہیں سنا۔

تخریج : بيهقى ٤٦٦/٣' مسند احمد ١٤/٥۔

۱۹۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ح

۱۹۰۹: ابن مرزوق نے بیان کیا کہ ہمیں ابوالولید نے بیان کیا انہوں نے ابوعوانہ سے بیان کیا۔

۱۹۱۰: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا.

۱۹۱۰: ثعلبہ بن عباد نے سمرہ بن جندبؓ سے نقل کیا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ کسوف پڑھائی ہم نے آپ کی آواز نہ سنی۔

تخریج : ابو داؤد فى الاستسقاء باب٤' نمبر١١٨٤' ترمذى فى الجمعه باب٤٥' نمبر٥٦٢' نسائى فيالكسوف باب١٥' ابن ماجه فى الاقاماه باب١٥٢' نمبر١٢٦٤' مسند احمد ١٤/٥' ابن ابى شيبه فى الصلاة ٤٧٢/٢۔

۱۹۱۱: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْقَيْسِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۹۱۱: ابن عباد یہ نے سمرہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۹۱۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : ذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا : هٰكَذَا صَلَاةُ الْكُسُوْفِ يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ لِأَنَّهَا مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ. وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ، وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يَسْمَعَا مِنْ رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاتِهٖ تِلْكَ حَرْفًا، وَقَدْ جَهَرَ فِيهَا لِبُعْدِهِمَا مِنْهُ .فَهٰذَا لَا يَنْفِی الْجَهْرَ ؛ إِذْ كَانَ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ أَنَّهٗ قَدْ جَهَرَ فِيهَا .فَمِمَّا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ

۱۹۱۲: ثعلبہ نے سمرہ سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے اسی طرح نقل کی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کسوف کی نماز میں جب آپ کی آواز نہ سنی گئی تو معلوم ہوتا ہے کہ قراءت جہراً نہ تھی اگر ہوتی تو سنی جاتی ہے۔

الجواب: ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سمرہ بن جندب اصاغر صحابہ میں سے ہیں اور بچوں کی صفیں آخر میں ہوتی ہیں مجمع کی کثرت کی وجہ سے آواز آخر تک سنائی نہ دیتی تھی۔ پس ان کا حرف نہ سننا عدم جہر کی ہرگز علامت نہیں۔

موقف فریق ثانی: کسوف کی نماز میں جہراً قراءت کی جائے گی اور اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل روایات اس بات پر شاہد ہیں۔

۱۹۱۳: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَ ةِ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ).

۱۹۱۳: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ کسوف میں جہراً قراءت فرمائی۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب۱۹' مسلم فی الکسوف نمب٥' ترمذی فی الصلاة باب٤٥' نمبر٥٦٣۔

۱۹۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ تُخْبِرُ أَنَّهٗ قَدْ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَ ةِ، فَهِیَ أَوْلٰى لِمَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ فِیْ ذٰلِكَ لَمَّا اخْتَلَفُوْا أَنَّا رَأَيْنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يُصَلَّيَانِ نَهَارًا فِیْ سَائِرِ الْأَيَّامِ وَلَا يُجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَ ةِ وَرَأَيْنَا الْجُمُعَةَ تُصَلّٰى فِیْ خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ وَيُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَ ةِ فَكَانَتِ الْفَرَائِضُ هٰكَذَا حُكْمُهَا مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِیْ سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا خُوْفِتَ فِيهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِیْ خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ جُهِرَ فِيهِ .وَكَذٰلِكَ جُعِلَ حُكْمُ النَّوَافِلِ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِیْ سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا خُوْفِتَ فِيهِ بِالْقِرَاءَ ةِ، وَمَا كَانَ مَا يُفْعَلُ فِیْ خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ (مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ) يُجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَ ةِ .هٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ النَّاسِ فِيهِ، وَكَانَتْ صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ فِیْ قَوْلِ مَنْ يَرٰى فِی الْإِسْتِسْقَاءِ صَلَاةً، هٰكَذَا حُكْمُهَا عِنْدَهٗ يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَ ةِ .وَقَدْ شَدَّ قَوْلَهٗ فِیْ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِیْ جَهْرِهٖ بِالْقِرَاءَ ةِ فِیْ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ .فَلَمَّا ثَبَتَ مَا وَصَفْنَا فِی الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ ثَبَتَ أَنْ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ كَذٰلِكَ أَيْضًا لَمَّا كَانَتْ مِنَ السُّنَّةِ الْمَفْعُوْلَةِ فِیْ خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ

وَجَبَ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الْقِرَاءَةِ فِيهَا كَحُكْمِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّنَنِ الْمَفْعُوْلَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ، وَهُوَ الْجَهْرُ لَا الْمُخَافَتَةُ، قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا .وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۱۹۱۴: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو بتلاتی ہیں کہ آپ نے بلند آواز سے قراءت فرمائی۔ پس یہ روایت اسی وجہ کی بناء پر ہمارے ہاں اولیٰ ہے۔ جب روایات میں اختلاف ہوا تو نظر وفکر کی طرف رجوع کیا چنانچہ نظر کا تقاضا یہ ہے کہ غور فرمائیں دن کی نمازیں ظہر وعصر روزانہ پڑھی جاتی ہیں اور ان میں قراءت آہستہ ہے اور جمعۃ المبارک کی نماز جو مخصوص دن میں پڑھی جاتی ہے اس میں بآواز بلند قراءت کی جاتی ہے۔ پس فرائض کا حکم یہی ہے کہ ان میں سے جو دن کے وقت روزانہ ادا کیے جاتے ہیں ان میں قراءت آہستہ ہوگی اور جو مخصوص ایام میں ادا ہوں ان میں جہری قراءت ہوگی نوافل بھی اسی حکم میں ہیں۔ جو دن کے وقت روزانہ پڑھے جاتے ہیں ان میں قراءت آہستہ ہے اور جو خاص دنوں میں ادا ہوتے ہیں مثلاً عیدین وغیرہ ان میں قراءت بلند آواز سے پڑھی جائے گی۔ یہ ایسی بات ہے جس میں سب کا اتفاق ہے اور جن حضرات کے ہاں نماز استسقاء میں نماز ہے ان کے ہاں بھی یہی حکم ہے کہ قراءت بلند آواز سے ہو اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی جس کا تذکرہ ہم نے اس کتاب میں کیا ہے۔ اس میں ہے کہ نماز استسقاء میں بلند آواز سے قراءت ہوگی۔ اس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ پس وہ نظر بات جس کو فرائض وسنن کے سلسلہ میں ہم نے ذکر کیا ہے وہ ثابت ہوگئی تو اس سے خود ثابت ہوگیا کہ نماز کسوف بھی اس سے مختلف نہیں اس لیے کہ وہ بھی خاص وقت میں ادا کی جانے والی سنت ہے۔ اب لازم ہے کہ اس کی قراءت اسی طرح ہو جو مخصوص ایام میں ادا کرنے والی سنتوں کا ہے یعنی قراءت بلند آواز سے ہو آہستہ نہ پڑھی جائے قیاس اسی کو چاہتا ہے۔ امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور اس سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر بھی موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف میں جہراً قراءت فرمائی پس ثابت ہوا کہ کسوف میں جہراً قراءت ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ان روایات کے اختلاف کا فیصلہ کرنے کے لئے ہم جب غور کرتے ہیں تو دن کو پڑھی جانے والی نمازوں کو دیکھا جائے وہ ظہر وعصر ہیں ان دونوں نمازوں میں قراءت جہراً نہیں کی جاتی اور ہم دیکھتے ہیں کہ جمعہ خاص دنوں میں پڑھا جاتا ہے مگر اس میں جہراً قراءت کی جاتی ہے تو گویا فرائض میں سے جو دن کے وقت ہر روز معمول کے مطابق کئے جاتے ہیں ان میں جہر نہیں اور جو خاص ایام میں ادا کئے جاتے ہیں ان میں جہر ہے۔

بالکل اسی طرح نوافل میں سے جو تمام دنوں میں دن کے وقت ادا کئے جاتے ہیں ان میں جہر نہیں اور جو خاص ایام میں ادا

کئے جاتے ہیں ان میں جہر ہے مثلاً نماز عیدین۔ ان دونوں باتوں کے متعلق سب کا اتفاق ہے جو نماز استسقاء کو نماز مسنون مانتے ہیں وہ اس میں جہر کے قائل ہیں۔

اور اس بات کو ان آثار سے مزید تقویت حاصل ہو جاتی ہے جو جہر کے سلسلہ میں وارد ہیں جب فرائض وسنن میں یہ بات ثابت ہو گئی تو نماز کسوف چونکہ خاص ایام میں پڑھی جاتی ہے تو اس میں قراءت کا حکم جہر ہی کا ہونا چاہئے قیاس ونظر کا یہی تقاضا ہے ہمارے ائمہ میں سے ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ کا یہی مسلک ہے۔

مزید تائیدی روایت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمل سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۹۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَقَدْ صَلّٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ مِمَّا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .

۱۹۱۵: حنش نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے نماز کسوف شمس ادا فرمائی تو اس میں جہراً قراءت کی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۴۷۲/۲۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ علی مرتضیٰ کا جہر کرنا ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہر کرتے دیکھا اور نہ آپ کے فعل کی وہ مخالفت نہیں کر سکتے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان فریق ثانی کی طرف ہے کہ کسوف میں جہراً قراءت ہے مگر یہاں دوسرے ابواب کے خلاف دلائل بہت کم پیش گئے شاید کہ گزشتہ باب کی ان روایات پر اکتفاء کر کے جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سورۂ بقرہ پڑھنا اور آل عمران پڑھنا مذکور ہے یہاں صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو پیش کیا جس میں جہر کا تذکرہ ہے قراءت سننے کا تذکرہ نہیں جبکہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں عدم سماع کا صاف تذکرہ ہے۔ فتدبر۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ كَيْفَ هُوَ؟

دن رات میں نوافل کس طرح ادا ہوں؟

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: دن رات کے نوافل دو دو رکعت مسنون ومشروع ہے یہ امام شافعی، مالک، احمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نمبر②: امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کے ہاں دن رات کے نوافل چار چار جائز بلکہ افضل ہیں۔
نمبر③: امام ابوحنیفہ سفیان ثوری رات کے نوافل دو دو چار چار چھ بلکہ آٹھ رکعتیں ایک تحریمہ سے جائز ہیں۔
نمبر④: امام ابو یوسف ومحمد وطحاوی رحمہم اللہ رات کے نوافل ایک تحریمہ سے صرف دو دو مشروع ہیں زائد نہیں۔
فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: رات دن کے نوافل دو سے زائد مشروع نہیں۔

مستدل روایات:

۱۹۱۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى، مَثْنٰى).

۱۹۱۶: علی بن عبداللہ البارقی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا اور کہا رات کی نماز اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے ان روایات کو اختیار کرتے ہوئے کہا کہ سورج گرہن کی نماز دن کی نماز ہے اس لیے اس میں جہری قراءت نہ ہونی چاہیے۔حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی میلان انہی کی طرف ہے۔مگر علماء کی دوسری جماعت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں بلند آواز سے قراءت کی جائے۔اس سلسلہ میں ان کی دلیل یہ ہے عین ممکن ہے کہ حضرت سمرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دُور ہونے کی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت نہ سنی ہو اور آپ نے بلند آواز سے قراءت کی ہو۔پس یہ روایت جہر کی نفی نہیں کرتی جبکہ آپ سے اس نماز میں بلند آواز سے قراءت بھی روایات میں آئی ہے۔روایات ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب۲۴' نمبر۱۳۲۶' ترمذی فی الصلاة باب۱۶۶' نمبر۵۹۷' ابن ماجه فی الاقامه باب۱۱۶' نمبر۱۳۲۲' مالك فی صلاة اللیل نمبر۷' مسند احمد ۲/۱' ۵/۲۱۱' ۹' نسائی فی السنن کتاب قیام اللیل نمبر۱۳۸۰۔

۱۹۱۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحُنَيْنِيُّ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوْا : هٰكَذَا صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى، مَثْنٰى، يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ .وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : أَمَّا صَلَاةُ النَّهَارِ، فَإِنْ شِئْتَ تُصَلِّيْ بِتَكْبِيْرَةٍ مَثْنٰى، مَثْنٰى، تُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا، وَكَرِهُوْا أَنْ يَزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا، وَاخْتَلَفُوْا فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : إِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ بِتَكْبِيْرَةٍ رَكْعَتَيْنِ، وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا، وَإِنْ شِئْتَ سِتًّا، وَإِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا، وَكَرِهُوْا أَنْ يَزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ : أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَقَالَ

بَعْضُهُمْ : صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى، مَثْنٰى، يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ : أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا فِيْ صَلَاةِ النَّهَارِ، فَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى : أَنَّ كُلَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ سِوٰى عَلِيٍّ الْبَارِقِيِّ، وَسِوٰى مَا رَوَى الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّمَا يَقْصِدُ إِلٰى صَلَاةِ اللَّيْلِ خَاصَّةً دُوْنَ صَلَاةِ النَّهَارِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ الْوِتْرِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ فِعْلِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ أَيْضًا اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .

۱۹۱۷: نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سے روایت کی ہے۔امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا یہی خیال ہے کہ دن اور رات کی نمازیں دو دو رکعت ہیں اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے' مگر دیگر حضرات نے اس سلسلہ میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ دن کی نماز اگر پسند کرو تو دو رکعات پڑھو اور دو کے بعد سلام پھیرو اور چاہو تو چار پڑھو' مگر اس سے زائد کو وہ مکروہ خیال کرتے ہیں۔البتہ رات کی نماز کے سلسلہ میں ان میں اختلاف ہے۔ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ اگر تم چاہو تو ایک تکبیر سے دو رکعت اور اگر چاہو تو چار رکعت اور اگر چاہو تو چھ رکعت اور اگر چاہو تو آٹھ رکعت ادا کر سکتے ہو اس سے زیادہ ایک نیت سے مکروہ ہیں اور یہ امام ابوحنیفہ ؒ کا قول ہے۔دوسروں نے کہا کہ رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔یہ امام ابویوسف ؒ کا قول ہے۔باقی دن کی نماز کے سلسلہ میں ہم نے جو بیان کیا وہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد ؒ کا قول ہے۔پہلے قول کو جن حضرات نے اختیار کیا ہے ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جن حضرات سے ابن عمر ؓ کی روایت سوائے علی البارقی ؒ کے کی ہے' انہوں نے اس سے صرف رات کی نماز مراد لی ہے نہ کہ دن کی اور ہم نے اس کا تذکرہ باب الوتر میں کر دیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد ابن عمر ؓ کا عمل ان روایات کے فساد پر دلالت کرتا ہے جن روایات کو اس باب کے شروع میں ہم نقل کر آئے۔

حاصل روایات: رات و دن کی نفلی نماز دو دو رکعت مشروع ہے نہ کہ زائد جیسا کہ ان روایات سے ظاہر ہے۔

فریق ثانی: دن میں تو دو یا چار ایک تحریمہ سے اور رات کو دو' چار' چھ' آٹھ تک پڑھ سکتے ہیں اس سے زائد مکروہ ہیں یہ امام صاحب کا قول ہے البتہ ابو یوسف کے ہاں ہر دو رکعت پر سلام کرنا ضروری ہے۔

سابقہ روایت کا جواب نمبرا: اس روایت کو ابن عمر ؓ سے علی البارقی اور العمری نے نقل کیا اور صلاۃ اللیل کے بعد والنہار کے الفاظ یہ زائد ہیں جو حفاظ حدیث نے نقل نہیں کیے حفاظ کی روایات باب الوتر طحاوی میں موجود ہیں امام نسائی نے اس اضافے کو خطا قرار دیا ہے۔

نمبر ②: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا عمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کے خلاف نقل کیا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۹۱۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ وَبِالنَّهَارِ أَرْبَعًا .

۱۹۱۸: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ رات کو دو دو اور دن کو چار چار پڑھتے تھے۔

۱۹۱۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا، لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ، ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَرْبَعًا .فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوٰى عَنْهُ عَلِيٌّ الْبَارِقِيُّ، ثُمَّ يَفْعَلُ خِلَافَ ذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۱۹: جبلہ بن سحیم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت سلام کے فاصلہ کے بغیر پڑھتے تھے پھر جمعہ کے بعد دو رکعت اور پھر چار رکعت پڑھتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الجمعه ۷۰، ترمذی فی الصلاة باب ۲٤، نمبر ۵۲۳، ابن ابی شیبه فی الصلاة۔

حاصل روایات: ان دونوں آثار سے ظاہر ہوا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنا عمل رات کو دو دو اور دن کو چار چار ہے تو یہ ناممکن ہے کہ بارقی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نقل کریں اور خود ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل اس کے خلاف ہو پس بارقی کی نقل قابل اعتبار نہیں۔

اثباتی دلائل کی روایات:

۱۹۲۰: فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : أَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ ح .

۱۹۲۰: یزید بن ہارون نے خبر دی کہ ہمیں عبیدہ ضبی نے بیان کیا۔

۱۹۲۱: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ، عَنْ عُبَيْدَةَ ح .

۱۹۲۱: زید بن ابی انیسہ نے عبیدہ سے روایت کی۔

۱۹۲۲: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ هُوَ النَّخَعِيُّ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنِ الْقَرْثَعِ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ : (أَدْمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تُدْمِنُ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ .فَقَالَ : يَا أَبَا أَيُّوْبَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَلَنْ تُرْتَجَ حَتّٰى يُصَلَّى الظُّهْرُ، فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْهِنَّ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ أَنْ

تُرْتَجَ. فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَوْ فِيْ كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ. قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : بَيْنَهُنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ؟ قَالَ : لَا إِلَّا التَّشَهُّدُ).

۱۹۲۲: قزعہ نے قرثع سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زوال کے بعد ہمیشہ چار رکعت پڑھی ہیں میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ تو ہمیشہ یہ چار رکعات پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابوایوب! جب سورج زائل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ظہر تک بند نہیں کئے جاتے مجھے یہ پسند ہے کہ اس وقت میں دروازہ بند ہونے سے پہلے میرا کوئی نیک عمل آسمان میں چڑھ جائے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا ان چاروں میں قراءت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا ان کے مابین سلام سے فاصلہ بھی ہے آپ نے فرمایا نہیں فقط تشہد پڑھا جائے گا۔

۱۹۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا فَهْدُ بْنُ حِبَّانَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ الْمِنْجَابِ، عَنْ قَزْعَةَ، عَنْ قَرْثَعٍ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، لَا تَسْلِيْمَ فِيْهِنَّ يُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَتَطَوَّعَ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ بِالنَّهَارِ لَا تَسْلِيْمَ فِيْهِنَّ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَكَرْنَا أَنَّهُ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ. قَدْ رُوِيَ هٰذَا أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ.

۱۹۲۳: قزعہ نے قرثع سے انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا چار رکعت ظہر سے پہلے پڑھی جائیں جن میں سلام سے فاصلہ نہ ہو تو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ دن کے وقت چار رکعت ایک سلام سے پڑھنا درست ہے اس سے ان لوگوں کا مؤقف درست ہو گیا جو اس کے قائل ہیں اور متقدمین کی ایک جماعت سے یہ بات مروی ہے۔ یہ حاضر ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب۷' نمبر۱۲۷۰' ابن ماجه فی الاقامه باب۱۰۵' نمبر۱۵۷' مسند احمد ۴۱۶/۵' بيهقی ۶۸۷/۲۔

حاصل روایات : ان روایات سے ثابت ہوا کہ دن کے نوافل چار رکعت ایک سلام سے جائز ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کے عمل سے اس کی تائید۔

۱۹۲۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ، وَفِيْ كُلِّهِنَّ الْقِرَاءَةُ.

۱۹۲۴: عبیدہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے اور چار رکعت جمعہ کے بعد اور

چار افطار کے بعد اور چار چاشت کے بعد ان میں سلام سے فاصلہ نہ کرتے اور ان تمام رکعت میں قراءت کرتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۷/۲۔

۱۹۲۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ، عَنْ مُحِلٍّ الضَّبِّيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا، لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ.

۱۹۲۵: محل ضبی نے ابراہیم سے نقل کیا کہ حضرت ابن مسعودؓ جمعہ سے قبل چار اور اس کے بعد بھی چار رکعت پڑھتے ان میں سلام سے فاصلہ نہ کرتے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاة باب ٢٤' نمبر٥٢٣۔

۱۹۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : مَا كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ.

۱۹۲۶: حصین نے ابراہیم سے نقل کیا ظہر سے پہلی چار رکعت میں وہ سلام نہ پھیرتے تھے۔

۱۹۲۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، قَالَ : سَأَلَ مُحِلٌّ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّكَعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ، يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ اكْتَفَيْتُ بِتَسْلِيْمِ التَّشَهُّدِ، وَإِنْ شِئْتَ فَصَلْتَ.

۱۹۲۷: ابوالاحوص نے مغیرہ سے نقل کیا کہ محل نے ابراہیم نخعی سے سوال کیا کہ کیا ظہر سے پہلے چار رکعات میں سلام سے فاصلہ ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا اگر پسند کرو تو تشہد کے سلام پر اکتفا کرو اور اگر فاصلہ کرلو تو تمہاری مرضی ہے۔

۱۹۲۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ، أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى، مَثْنٰى، إِلَّا أَنَّكَ إِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ مِنَ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا تُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ ثَبَتَ حُكْمُ صَلَاةِ النَّهَارِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، لَمْ يَدْفَعْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُعَارِضْهُ شَيْءٌ ، وَأَمَّا صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْهَا مِنَ الْإِخْتِلَافِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ اللَّيْلَ ثَمَانِيًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ). فَقِيْلَ لَهُ فَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، (أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ). وَهٰذَا الْبَابُ إِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيفِ وَالْإِتِّبَاعِ لِمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِهٖ وَفَعَلَهُ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمْ نَجِدْ عِنْدَ مَنْ فَعَلَهُ

وَلَا مِنْ قَوْلِهٖ اَنَّهٗ اَبَاحَ اَنْ يُصَلّٰى فِى اللَّيْلِ بِتَكْبِيْرَةٍ اَكْثَرَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ وَبِذٰلِكَ نَاْخُذُ وَهُوَ اَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا فِىْ ذٰلِكَ .

۱۹۲۸: ابو معشر نے نقل کیا کہ ابراہیم نخعی کہنے لگے دن رات کی نماز دو دو ہے البتہ دن میں چار رکعات سلام کے فاصلہ کے بغیر پڑھو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دن کی نماز کا حکم اسی طرح ثابت ہو گیا جس طرح ہم نے ذکر کیا اور جو کچھ ہم نے ان روایات میں ذکر کیا ہے وہ اس کے منافی نہیں اور نہ اس کے مخالف ہے اور رات کی نماز کے سلسلہ کا اختلاف تو ہم اس باب کے شروع میں ذکر کر چکے۔ پس وہ حضرات جو رات کو ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعات کے قائل ہیں تو ان کی دلیل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت ہے کہ آپ رات کو گیارہ رکعت ادا کرتے جن میں سے تین رکعت وتر ہوتے۔ ان حضرات کے جواب میں کہا جائے کہ امام زہری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور یہ مسئلہ توقیفی ہے جس طرح سنا ہے اسی طرح آپ کے فعل اور صحابہ کرام کے فعل پر عمل پیرا ہونا ہے۔ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا فعل و قول نہیں ملا جس میں دو رکعت سے زائد نماز کو ادا کیا ہو۔ ہم اسی کو اختیار کرنے والے ہیں اور ہمارے ہاں دونوں اقوال میں سے زیادہ صحیح قول یہی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہو گیا کہ دن کی نماز چار چار درست ہے ان روایات کے معارض کوئی روایت نہی اور رات کی نماز دو دو ثابت ہو گئی اس میں اختلافی روایات پہلے بھی ذکر کی ہیں۔

فریق ثالث: البتہ جو لوگ رات کو دو سے آٹھ تک ایک سلام سے درست کہتے ہیں ان کی دلیل یہ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت ادا فرماتے ان میں تین وتر بھی تھے اس سے ثابت ہوا کہ آٹھ رکعت ایک سلام سے درست ہیں۔

الجواب نمبر ①: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت موجود ہے کہ (آپ رات کی نماز میں) ہر دو پر سلام پھیرتے تھے۔

جواب نمبر ②: اس باب میں توقیف پر دارومدار ہے اسی طرح آپ کا فعل اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فعل۔ ہمیں تو آپ کے اقوال و افعال میں رات کے اعمال میں کوئی روایت نہیں مل سکی جس میں دو رکعت سے زیادہ ایک تکبیر سے ادا کی گئی ہوں پس رات کو دو دو رکعت والا قول ہی ہر دو اقوال میں زیادہ صحیح و راجح ہے۔

باقی تمام نوافل و سنن کا حکم ایک ہے کہ اصل کے اعتبار سے وہ سب نوافل ہیں۔

نوٹ: اس باب میں نظری دلیل پیش نہیں کی گئی کیونکہ نوافل کی تعداد کے معاملے کو توقیفی قرار دیا پس اس میں عقل و قیاس کا دخل نہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے رات میں دو دو رکعت والے قول کو سب سے زیادہ اصح قرار دیا ہے اور اسی کو دلائل روایات و آثار سے مزین کیا ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ كَيْفَ هُوَ؟

جمعہ کے بعد نوافل کی تعداد کتنی ہے؟

نمبر①: جمعہ کے بعد نوافل یعنی سنن کی تعداد کتنی ہے امام ابوحنیفہ اور محمد' احمد رحمہم اللہ جمعہ کے بعد چار رکعت مسنون کہتے ہیں۔

نمبر②: امام مالک وزہری جمعہ کے بعد دو رکعت مسنون کہتے ہیں۔

نمبر③: امام ابو یوسف' شافعی' طحاوی رحمہم اللہ جمعہ کے بعد چھ رکعت مسنون کہتے ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: جمعہ کے بعد چار رکعت مسنون ہیں جیسا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۹۲۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا مِنكُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ التَّطَوُّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهُ هُوَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ التَّطَوُّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهُ، رَكْعَتَانِ، كَالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۹۲۹: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے جمعہ کے بعد پڑھے تو وہ چار رکعت پڑھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت کا خیال یہی ہے کہ جمعہ کے بعد جن رکعات کو چھوڑا نہیں جا سکتا وہ چار ہیں ان کے مابین سلام سے تفریق نہ کی جائے گی۔ ان کا مستدل یہی روایت ہے' مگر دوسروں نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمعہ کے بعد جن دو رکعات کو چھوڑنا درست نہیں وہ ظہر کے بعد کی طرح دو رکعت ہیں ان کا استدلال ان روایات سے ہے۔

تخریج : مسلم فی الجمعه ٦٩/٦٧' ابو داؤد فی الصلاة باب٢٣٨' نمبر١١٣١' ترمذی فی الجمعه باب ٢٤' نمبر٥٢٣' ابن ماجه فی الصلاة نمبر١٣٢' نسائی فی السنن کتاب الجمعه نمبر١٧٤٣' مسند احمد ٢' ٤٤٢/٢٤٩۔

حاصل روایت یہ ہے جمعہ کے بعد چار رکعت مسنون ہیں ان میں سلام سے فاصلہ نہ ہوگا۔

فریق ثانی: جمعہ کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں ان کا ترک جائز نہیں۔ جیسا کہ ظہر کی دو سنتیں۔ دلیل یہ روایت ہے۔

۱۹۳۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِيْ بَيْتِهِ)

۱۹۳۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الجمعه ۷۰/ ۷۱‘ ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲۳۸‘ ۱۱۲۷/ ۱۱۲۸‘ ترمذی فی الجمعه باب ۲۴‘ نمبر ۵۲۱‘ نسائی فی الجمعه باب ۴۳‘ السنن الکبرٰی کتاب الجمعه ۱۷۴۵/ ۱۷۴۶‘ ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۸۶‘ نمبر ۱۱۳۰‘ مسند احمد ۲/ ۶۔

۱۹۳۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَارِمٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ (ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَأٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، فَدَفَعَهُ وَقَالَ : أَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا؟ .قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَيَقُوْلُ : هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : التَّطَوُّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ سِتُّ رَكَعَاتٍ، أَرْبَعٌ ثُمَّ رَكْعَتَانِ .وَقَالُوْا : قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا رَوَاهُ عَنْهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوَّلًا ثُمَّ فَعَلَ مَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ. وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ.

۱۹۳۱: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا (اسی جگہ پر) تو انہوں نے اس کو دھکیلا کہ کیا تو جمعہ کو چار رکعت پڑھتا ہے؟ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے اور کہتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔ایک اور جماعت نے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن رکعات نوافل کو چھوڑنا درست نہیں وہ چھ رکعت ہیں پہلے چار پڑھی جائیں اور دو بعد میں اور انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ عمل کیا ہو جس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے نقل اور پھر وہ عمل کیا ہو جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے نقل کیا۔پس یہ ان کے پہلے قول میں اضافہ شمار ہوگا جیسا اس روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲۳۸‘ نمبر ۱۱۲۷۔

فریق ثالث کا موقف:

نفلی نماز جمعہ کے بعد چھ رکعت ہیں پہلے دونوں فریق کے دلائل کا جواب ملاحظہ ہو۔

جواب: قد یحتمل سے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو روایت کی ہے وہ پہلے ارشاد فرمایا پھر وہ کیا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے پس یہ قول پر اضافہ ہوا اسی وجہ سے دونوں روایات کی تطبیق کا تقاضا بھی چھ رکعت ہیں۔اس پر دلیل یہ ہے۔

۱۹۳۲: أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ : حَدَّثَنِيْ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ صَلَّيْتُ : مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ : فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَانَ يَتَطَوَّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَرْبَعٍ، فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ لِمَا قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَفِعْلِهِ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ .

١٩٣٢: عطاء نے ابواسحاق سے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی جب سلام پھیرا تو آپ نے کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کیں پھر ابواسحاق کہتے ہیں انہوں نے چار رکعت ادا کی پھر واپس لوٹے۔ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو جمعہ کے پہلے دو پھر چار رکعت نفل پڑھتے تھے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کا یہ عمل اس بنائے پر ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد و عمل ثابت ہوا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس سلسلہ میں مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ١٣٢/٢۔

حاصل روایات: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا چھ رکعت پڑھنا ثابت ہو رہا ہے اور راوی کا عمل اس کے قول سے قوی تر ہے پہلے دو پڑھتے تھے اس لئے کہ انہوں نے اسی طرح دیکھا تھا بعد میں چار کا بھی علم ہوا تو وہ چھ رکعت ادا کرنے لگے۔

اس کی تائید کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول و عمل ملاحظہ ہو۔

١٩٣٣: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا .

١٩٣٣: ابوعبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا جو آدمی جمعہ کے بعد (نفل) نماز پڑھے تو وہ چھ پڑھے۔

تخریج : ترمذی فی الجمعه باب ٢٤' نمبر ٥٢٣۔

١٩٣٤: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ .ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّاسَ أَنْ يُصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا فَلَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَّمَهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا سِتًّا .

١٩٣٤: ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے جمعہ کے بعد چار رکعات کی تعلیم دی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ (کوفہ) آئے تو انہوں نے چھ رکعات کی تعلیم دی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ١٢٣/٢۔

١٩٣٥: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ

أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ، قَالَ : قَدِمَ عَلَیْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَکَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا فَقَدِمَ بَعْدَهٗ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَکَانَ إِذَا صَلَّی الْجُمُعَةَ صَلّٰی بَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ وَأَرْبَعًا فَأَعْجَبَنَا فِعْلُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاخْتَرْنَاهُ .فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا أَنَّ التَّطَوُّعَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ تَرْکُهٗ بَعْدَ الْجُمُعَةِ سِتٌّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ : أَحَبُّ إِلَیَّ أَنْ یَبْدَأَ بِالْأَرْبَعِ ثُمَّ یُثَنِّیْ بِالرَّکْعَتَیْنِ لِأَنَّهٗ هُوَ أَبْعَدُ مِنْ أَنْ یَکُوْنَ قَدْ صَلّٰی بَعْدَ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا عَلٰی مَا قَدْ نُهِیَ عَنْهُ.

۱۹۳۵: ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں عبداللہ آئے تو وہ جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے پھر ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے پس جب وہ جمعہ پڑھتے تو اس کے بعد چھ رکعت (دو پہلے پھر چار) ادا کرتے ہم نے تعجب کیا ہمیں ان کا یہ عمل پسند آیا تو ہم نے اسی کو اختیار کر لیا (کیونکہ دونوں کا جامع تھا) جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نوافل کی وہ رکعات جن کو جمعہ کے بعد چھوڑنا مناسب نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ البتہ وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک پہلے چار اور پھر دو رکعت ادا کریں۔ اس لیے کہ طریقہ اس بات سے نہایت دُور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے جمعہ کی مثل دو رکعت سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : منفه ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۱۳۲/۲۔

حاصل روایات : حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول اور فعل سے چھ رکعات کا ثبوت مل رہا ہے پس ثابت ہوا کہ جمعہ کے بعد چھ رکعات ہیں اور یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے مگر وہ پہلے چار رکعت ادا کرتے پھر دو رکعت پڑھنے کو پسند کرتے ہیں۔

حکمت ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ:

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے فوراً بعد وہیں دو رکعت پڑھنے کو جمعہ کو چار رکعت بنانے کے مترادف قرار دیا پس پہلے چار پڑھی جائیں تا کہ تشابہہ ختم ہو پھر دو رکعت ادا کی جائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے فوراً بعد دو رکعت کی ممانعت مذکور ہے ملاحظہ ہو۔

۱۹۳۶: فَإِنَّهٗ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِیْمَ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ أَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ یَکْرَهُ أَنْ یُصَلِّیَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلِذٰلِكَ اسْتَحَبَّ أَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنْ یُقَدِّمَ الْأَرْبَعَ قَبْلَ الرَّکْعَتَیْنِ لِأَنَّهُنَّ لَسْنَ مِثْلَ الرَّکْعَتَیْنِ فَکَرِهَ أَنْ یُقَدِّمَ الرَّکْعَتَانِ لِأَنَّهُمَا مِثْلُ الْجُمُعَةِ .وَأَمَّا أَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَکَانَ یَذْهَبُ فِیْ ذٰلِكَ إِلَی الْقَوْلِ الَّذِیْ بَدَأْنَا بِذِکْرِهٖ فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .

۱۹۳۶: خرشہ بن حر کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نماز جمعہ کے بعد انہی جیسی (دو رکعت) نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ امام

طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے امام ابو یوسف نے چار رکعات کو دو رکعت سے پہلے پڑھنا پسند فرمایا کیونکہ وہ دو کی مثل نہیں۔ پس دو رکعات کو مقدم کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ وہ جمعہ کی مثل ہیں۔ البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک وہی ہے جو شروع باب میں مذکور ہوا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاة ۲/۲۰۶۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی وجہ سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ چار کو مقدم اور دو کو مؤخر کرنے کے قائل ہیں تاکہ مماثلت نہ رہے امام صاحب کا قول تو ہم پہلے ذکر کر آئے۔

نوٹ ...... **مسئلہ** : جمعہ سے قبل چار رکعات کے متعلق جو مرفوع روایات ابن ماجہ وغیرہ میں ہیں ان میں سقم امام صاحب کے زمانہ کے بعد والے روات کی طرف سے ہے امام صاحب سے اوپر تک کی سند میں کوئی سقم نہیں ہے پس وہ چار سنت ثابت ہو جائیں گی۔ (مقدمہ اوجز)

دو اور چار نوافل کی الگ روایات ملتی ہیں اور چھ رکعات فعل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہوئی اسی وجہ سے ائمہ میں اختلاف ہوا امام طحاوی رحمہ اللہ نے چھ والے قول کو راجح قرار دے کر وضاحت کر دی اور اپنی رائے بھی ان کی یہی معلوم ہوئی۔ آخر میں امام صاحب کے نام کا حوالہ دے کر معذرت کا طرز اختیار کیا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ قَاعِدًا هَلْ يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يَرْكَعَ قَائِمًا أَمْ لَا؟

نماز بیٹھ کر شروع کرے کیا رکوع کے لئے وہ کھڑا ہو سکتا ہے؟

خلاصۃ البرام :

نمبر ①: بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد کھڑے ہو کر رکوع کرنے کو ابن سیرین رحمہ اللہ و اہل ظواہر مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔

نمبر ②: دیگر تمام ائمہ اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔

مؤقف فریق اوّل: نماز اگر بیٹھ کر شروع کر چکا تو رکوع کے لئے اس کو اٹھنا جائز نہیں ہے دلیل یہ روایت ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

۱۹۳۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا

صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا).

۱۹۳۷: عبداللہ بن شقیق عقیلی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز کی تکبیر افتتاحی بیٹھ کر اور کبھی کھڑے ہو کر کرتے تھے پس جب آپ کھڑے ہو کر شروع کرتے تو کھڑا ہو کر نماز ادا کرتے اور کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر ابتداء کرتے تو بیٹھ کر رکوع کرتے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ۱۰۵/۱۰۶/۱۰۷/۱۰۹ نسائی ۲۴٤/۱۔

۱۹۳۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُ سَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَحَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۱۹۳۸: عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بالکل اسی طرح کی روایت نقل کی۔

تخریج : مسلم ۲۵۲/۱۔

۱۹۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْعَتَكِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۹۳۹: عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی۔

تخریج : مسند احمد ۲٦۲/۱۔

۱۹۴۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۹۴۰: عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ ﷺ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۵۲/۱۔

۱۹۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۱۹۴۱: ابراہیم بن طہمان نے بدیل سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۲۷/٦۔

۱۹۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

شَقِيْقٍ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۹۴۲: عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اسی جیسی بات فرمائی۔

تخریج : مسند احمد ۲۱۷/۶۔

۱۹۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَحُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۹۴۳: حمید نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۵۲/۱۔

۱۹۴۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ الرُّكُوْعِ قَائِمًا لِمَنِ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِهٖ بَأْسًا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۹۴۴: عبد بن معقل نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص بیٹھ کر نماز کی ابتداء کرلے اسے کھڑے ہو کر رکوع کرنا مکروہ ہے۔انہوں نے اس سلسلہ میں اسی روایت کو دلیل بنایا ہے۔جبکہ دوسروں نے اس میں کچھ حرج قرار نہیں دیا اس سلسلہ میں ان کی دلیل ان روایات سے ہے۔

تخریج : مسلم۔

حاصل روایات : ان روایات میں نماز کو کھڑے ہو کر شروع کر کے اسی حالت میں تکمیل کرنا اور بیٹھ کر شروع کیا جائے تو بیٹھ کر مکمل کرنا مذکور ہے معلوم ہوا کہ اگر بیٹھ کر شروع کریں تو رکوع کے لئے کھڑا ہونا درست نہیں سابقہ حالت میں تکمیل کی جائے گی۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف</u>: یہ ہے کہ بیٹھ کر شروع کرے تو رکوع کرنے کے لئے کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

مندرجہ ذیل روایات اس کی مؤید ہیں۔

۱۹۴۵: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ آيَةً

أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ.

۱۹۴۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر صلاۃ اللیل پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ بڑھاپا آ گیا تو آپ بیٹھ کر قراءت فرماتے جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو کر کچھ قراءت کرتے جو تقریباً تیس آیات یا چالیس آیات کے برابر ہوتی پھر رکوع کرتے۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاۃ باب ۲۰ ' مسلم فی المسافرین ۱۱۱/۱۱۲۔

۱۹۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۹۴۶: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۳۷/۱۔

۱۹۴۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۹۴۷: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۵۲/۱۔

۱۹۴۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ؛ لِأَنَّ فِيْ هٰذَا أَنَّهُ كَانَ يَرْكَعُ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا. وَهٰذَا أَوْلَى مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ الَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ شَقِيْقٍ لِأَنَّ صَبْرَهُ عَلَى الْقُعُوْدِ حَتّٰى يَرْكَعَ قَاعِدًا لَا يَدُلُّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَقُوْمَ فَيَرْكَعَ قَائِمًا وَقِيَامُهُ مِنْ قُعُوْدِهٖ حَتّٰى يَرْكَعَ قَائِمًا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ لَهُ أَنْ يَرْكَعَ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ قَاعِدًا : فَلِهٰذَا جَعَلْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ أَوْلَى مِمَّا قَبْلَهُ. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۹۴۸: ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
اس روایت میں عبداللہ بن شقیق والی روایت سے ذرا سا فرق ہے کہ بیٹھ کر نماز شروع کی ہوتی تو کھڑے ہو کر پھر رکوع میں جاتے۔ اس روایت میں عبداللہ بن شقیق کی روایت سے مختلف بات ہے کیونکہ اس روایت میں مذکور ہے کہ آپ کھڑے ہو کر رکوع کرتے جبکہ نماز آپ نے بیٹھ کر شروع فرمائی ہوتی اور یہ روایت ابن شقیق کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ اس میں مذکور ہے "آپ بیٹھے رہتے یہاں تک کہ بیٹھ کر رکوع کرتے"۔ یہ روایت اس بات پر

دلالت نہیں کرتی کہ آپ کے لیے کھڑے ہو کر رکوع میں جانا مناسب نہیں اور آپ کا بیٹھ کر اُٹھنا تا کہ کھڑے ہو کر پھر رکوع میں جائیں۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے لیے جائز ہے کہ جب اس نے بیٹھ کر نماز شروع کی ہے تو وہ کھڑے ہو کر رکوع کر لے۔ اسی وجہ سے اس روایت کو پہلی سے اولیٰ قرار دیا۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابویوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بخاری ۱۵۰/۱' مسلم ۲۵۲/۱' ابو داؤد ۱۳۷/۱۔

یہ روایت پہلی سے بہتر ہے کیونکہ اس میں بیٹھ کر نماز شروع کرنے اور رکوع سے پہلے اٹھ جانے کا صاف تذکرہ ہے کیونکہ زیادہ دیر بیٹھنا کھڑے ہو کر رکوع کرنے پر دلالت نہیں کرتا۔

حاصل روایات : یہ ہیں کہ بیٹھ کر نماز شروع کی جائے پھر رکوع سے پہلے اٹھ جائیں اور رکوع کریں اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں۔ تطبیق کی شاندار صورت جو بعض علماء نے پیش کی ہے۔

نمبر ①: جوانی اور کامل صحت کی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور اسی حالت میں رکوع کرتے۔

نمبر ②: بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز شروع کرتے اور رکوع سے پہلے اٹھ کر رکوع فرما لیتے۔

نمبر ③: عمر کے آخری حصہ میں بیٹھ کر نماز شروع فرماتے اور اسی طرح تکمیل فرماتے گویا یہ سب روایات اپنے اپنے مقام پر آپ کی زندگی کے ان گوشوں کو اجاگر کر رہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد رحمہم اللہ بیٹھ کر نماز شروع کر کے پھر رکوع سے پہلے اٹھ جاتے اور رکوع کرنے میں کوئی حرج قرار نہیں دیتے۔

نوٹ :اس باب میں بھی نظر کی ضرورت نہیں سمجھی گئی کیونکہ مقصود پر دلالت کی روایات بالکل واضح تر ہیں امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی دوسرے قول کی طرف ہے اسی وجہ سے عبداللہ بن شقیق کی روایت پر ابوسلمہ کی روایت کو ترجیح دے رہے ہیں۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِی الْمَسَاجِدِ

مساجد میں سنن کی ادائیگی کا حکم

خلاصۃ الزام :

نمبر ①: مغرب کی دو سنت اور تحیۃ المسجد کے علاوہ مسجد میں سنن و نوافل درست نہیں اس کو ابراہیم نخعی اور سوید بن غفلہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ' احمد' شافعی رحمہم اللہ مسجد میں مناسب ہے بلکہ بعض اوقات اولیٰ ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: مسجد کی بجائے گھروں میں نوافل کو آپ نے پسندیدہ قرار دیا جس سے ثابت ہوا کہ چند سنن کے علاوہ

نوافل مسجد میں درست نہیں۔دلیل یہ روایات ہیں:

١٩٤٩: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ الْمُطَرِّفِ بْنُ اَبِى الْوَزِيْرِ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ (اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِىْ مَسْجِدِ بَنِىْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَلَمَّا فَرَغَ رَاَى النَّاسَ يُسَبِّحُوْنَ فَقَالَ : اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ فِى الْبُيُوْتِ).

١٩٤٩: سعد بن اسحاق نے اپنے باپ اور دادا سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق نقل کیا کہ آپ نے مسجد بنو عبدالاشہل میں نماز مغرب ادا فرمائی جب آپ نے فارغ ہوئے تو لوگوں کو نفلی نماز پڑھتے پایا اس پر آپ نے فرمایا اے لوگو! یہ (نفلی) نماز گھروں میں پڑھا کرو۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب ١٥، نمبر ١٣٠٠، ترمذی فی ابواب الصلاة نمبر ٦٠٤۔

١٩٥٠: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : (سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِىْ بَيْتِىْ وَالصَّلَاةِ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ : قَدْ تَرٰى مَا اَقْرَبَ بَيْتِىْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّىَ فِىْ بَيْتِىْ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّىَ فِى الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً) .قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ التَّطَوُّعَ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُفْعَلَ فِى الْمَسَاجِدِ اِلَّا الَّذِىْ لَا يَنْبَغِىْ تَرْكُهٗ مِثْلُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ فَاَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِىْ اَنْ تُصَلّٰى فِى الْمَسَاجِدِ وَلٰكِنْ تُؤَخَّرُ ذٰلِكَ لِلْبُيُوْتِ .وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : التَّطَوُّعُ فِى الْمَسَاجِدِ حَسَنٌ، غَيْرَ اَنَّ التَّطَوُّعَ فِى الْمَنَازِلِ اَفْضَلُ مِنْهُ .وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ.

١٩٥٠: حضرت حرام بن حکیم نے اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سی نماز گھر میں اور کون سی نماز مسجد میں ادا کروں تو آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر بنی فلان مسجد سے کس قدر قریب ہے تو مسجد میں پڑھنے کی بجائے میں گھر میں (نفل نماز) پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں بس فرض نماز مسجد میں ادا کرتا ہوں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء رحمہم اللہ اس طرف گئے ہیں کہ عام نوافل مساجد میں نہ پڑھنے چاہئیں، البتہ وہ نوافل جن کو مسجد میں ادائیگی کے سواء چارہ نہیں وہ اس میں پڑھے جاسکتے ہیں مثلاً ظہر کے بعد کی دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اور تحیۃ المسجد کی دو رکعت۔پس اس کے علاوہ نوافل مساجد میں پڑھنا مناسب نہیں بلکہ ان کو گھروں کے لیے مؤخر کیا جائے گا۔دیگر علماء نے ان کی

بات سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ نفل مسجد میں پڑھنا خوب ہیں ہاں گھروں میں پڑھنا اس سے خوب تر ہیں۔ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ترمذی فی ابواب الصلاۃ نمبر ٤٥' ابن ماجه فی الاقامه باب ١٨٦۔

حاصل روایت یہ ہے کہ نفل نماز مسجد میں ادا نہ کی جائے سوائے ان سنن کے جن کے بغیر چارہ نہیں مثلاً ظہر کے بعد اور مغرب کے بعد دو رکعت اور تحیۃ المسجد کی دو رکعت پس نفلی نماز کو گھروں کے لئے مؤخر کیا جائے مساجد میں مناسب نہیں۔

مؤقف فریق دوم: مساجد میں نفلی نماز مناسب ہے البتہ گھروں میں اس کا پڑھنا افضل ہے دلیل یہ روایت ہے۔

١٩٥١ : بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ لِيَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : (بِتُّ اللَّيْلَةَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُهُ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي الْمَسْجِدِ هٰذَا التَّطَوُّعَ الطَّوِيْلَ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْبُيُوْتِ أَفْضَلُ مِنْهُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خَيْرُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ). وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

١٩٥١: علی بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کے گھر رات گزارنے کے لئے میرے والد نے حکم فرمایا (تاکہ میں ان کی رات کی نماز دیکھ کر وہ ان کو نقل کروں) چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء پڑھائی پھر اس کے بعد اتنی دیر نماز پڑھتے رہے کہ مسجد میں آپ کے سوائے کوئی نہ رہا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کبھی مسجد میں اس قدر طویل نفل ادا فرماتے' پس یہ ہمارے ہاں ثواب ہے البتہ ان کا گھروں میں پڑھنا اس سے افضل ہے اس لیے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خير صلاة المرء في بيته الا المكتوبة'' آدمی کی سب سے بہتر نماز (نفل) وہ ہے جو گھر میں ادا کی جائے سوائے فرض نماز کے۔یہ قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ترمذی ١/١٠١' و ابو داؤد ١/١٤٩ عن زید' البخاری عن ابن عمر ٢/١۔

حاصل روایات: یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ مسجد میں نوافل ادا فرماتے تھے ہمارے ہاں اسی لئے مسجد میں نفل مناسب ہے البتہ افضل ان کی گھروں میں ادائیگی ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمانا کہ آدمی کی بہترین (نفل نماز) وہ ہے جو گھر میں ہو سوائے فرائض کے (ان کو مسجد میں پڑھا جائے گا)

ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ اسی دوسری رائے کی طرف گئے طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی قرینے سے یہی

معلوم ہوتا ہے۔

اس مقام پر روایت میں احتمال ہے البتہ باب کے شروع والی روایت سے بھی نفل نماز کی مسجد میں ادائیگی کی واضح کراہت ثابت نہیں ہوتی چہ جائیکہ عدم جواز کہا جائے بلکہ وہ روایت نفل کی گھر میں پسندیدگی پر دلالت کرتی ہے اور آپ کا اکثر گھر میں نفل نماز پڑھنا اس کی علامت ہے۔ یہ باب بھی دلیل نظری سے خالی ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتروں کے بعد نفل کا حکم

خلاصۃ المرام:

نمبر①: نوافل کو اگر وتروں کے بعد پڑھ لیں تو امام اسحاق رحمہ اللہ و مکحول کے ہاں وتر باطل ہیں دوبارہ پڑھنے ہوں گے۔

نمبر②: ائمہ اربعہ اور تمام فقہاء و محدثین کے ہاں وتروں کے بعد نفل سے وتروں پر کچھ اثر نہ پڑے گا۔

فریق نمبر اول کا مؤقف اور دلائل: وتروں کے بعد نوافل نہ پڑھے جائیں اگر پڑھ لئے تو وتر باطل اور دہرائے جائیں۔ چھ صحابہ کی روایات اس کی شاہد ہیں۔

۱۹۵۲: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِي وَسَطِهِ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِي آخِرِهِ.

۱۹۵۲: عاصم بن ضمرہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء رات میں وتر پڑھتے اور درمیان رات اور آخر رات میں اور پھر آپ کے وتر آخر میں قائم ہوتے (یعنی آخری نماز وتر ہوتی)۔

تخریج : ابن ماجه فی الصلاة و السنة فيها باب ۱۲۱' نمبر۱۱۸۶۔

۱۹۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَعَفَّانُ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَا أَبُو إِسْحَاقَ : أَنْبَأَنِي غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۹۵۳: اسحاق کہتے ہیں میں نے عاصم بن ضمرہ سے بارہا سنا کہ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۸۳/۱۔

۱۹۵۴: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي عَبَّادٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۹۵۴: ابراہیم بن طہمان نے ابواسحاق سے پھر اس نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۹۵۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ، وَقَالَ : مَرَّةً أُخْرٰى أَنَا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ : (خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ : أَيْنَ السَّائِلُ، عَنِ الْوِتْرِ؟ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَأَوْتَرَ وَسَطَهُ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ، قَالَ : وَذَاكَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ). وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى قُرْبِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَمَعْنٰى حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يُجْعَلَ فِيْهِ الْوِتْرُ هُوَ السَّحَرُ وَأَنَّهُ لَا يُتَطَوَّعُ بَعْدَهُ، وَأَنَّ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَهُ فَقَدْ نَقَضَهُ، وَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيْدَ وِتْرًا آخَرَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِتَأْخِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ وَبِمَا رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَرَوْنَ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَ وِتْرٍ فَقَدْ نَقَضَهُ .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۱۹۵۵: سدی نے عبد خیر سے نقل کیا کہ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے مسجد میں تشریف لائے جبکہ ہم مسجد میں تھے آپ نے فرمایا وتروں کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ہم ان کو لے کر اس کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں وتر ادا فرمالیتے پھر اگر آپ نفل پڑھتے تو دوبارہ وتر پڑھ لیتے پھر یہ وتر آپ کے قائم رہتے (یعنی اس کے بعد کوئی نماز نہ پڑھتے) اور یہ بالکل فجر کے طلوع کے قریب کرتے۔ یہ ہمارے نزدیک طلوع فجر کیھ قریب ہونے پر محمول ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ طلوع ہوتا کہ اس روایت کا معنی اور عاصم بن ضمرہ کی روایت کا معنی مختلف نہ ہو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء اس طرف گئے ہیں کہ وتروں کا اصل وقت مناسب یہ ہے کہ سحری کا وہ وقت ہو کہ جس کے بعد نفل نہیں پڑھے جاسکتے اور جس نے اس کے بعد نفل پڑھے اس نے ان وتروں کو باطل کر دیا۔ اسے دوبارہ وتر پڑھنے ضروری ہیں۔ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عمل کو دلیل بنایا کہ آپ وتروں کو رات کے آخری حصے تک مؤخر فرماتے تھے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال یہ تھا کہ جس نے وتروں کے بعد نفل پڑھے انہوں نے وتروں کو باطل کر دیا اور انہوں نے ان روایات کو دلیل میں پیش کیا۔

یہاں عند طلوع الفجر سے قرب طلوع فجر مراد ہے تا کہ اس حدیث اور سابقہ روایت کا معنی مختلف نہ رہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ۱۲۰۔

حاصل روایات: ان دونوں روایتوں سے وتر کا آخر میں پڑھنا ثابت اگر وقت ہوتا تو آپ نوافل ادا فرماتے اور سابقہ وتروں سے

ایک رکعت ملا کر جفت بناتے پھر وتر دوبارہ پڑھتے اس سے معلوم ہوا کہ وتروں کے بعد طلوع فجر تک کوئی نفل نماز نہ پڑھے ورنہ باطل ہو جائیں گے دوبارہ پڑھنے ہوں گے اس مفہوم کو مزید تائید ان فتاویٰ جات صحابہؓ سے ہوتی ہے۔

حضرت ابوبکر وحضرت عثمان رضی اللہ عنہم کا فتویٰ:

۱۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : إِنِّيْ أُوْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَإِذَا قُمْتُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ صَلَّيْتُ رَكْعَةً فَمَا شَبَّهْتُهَا إِلَّا بِقَلُوْصٍ أُضُمُّهَا إِلَى الْإِبِلِ.

۱۹۵۶: موسیٰ بن طلحہ نے نقل کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھ لیتا ہوں جب رات کے آخر حصہ میں جاگ جاتا ہوں تو میں ایک رکعت ملا کر ان کو جفت کر لیتا ہوں جیسے اونٹنی اونٹوں سے ملائی جاتی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۲۸۴۔

۱۹۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۹۵۷: شعبہ نے عبدالملک بن عمیر سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۳/۵۳۔

۱۹۵۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

۱۹۵۸: سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج : بیهقی ایضًا۔

۱۹۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ هَارُوْنَ الْغَنَوِيِّ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ الْوِتْرُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ : رَجُلٌ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَرَجُلٌ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَاسْتَيْقَظَ فَوَصَلَ إِلٰى وِتْرِهٖ رَكْعَةً فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ، وَرَجُلٌ أَخَّرَ وِتْرَهٗ إِلٰى آخِرِ اللَّيْلِ.

۱۹۵۹: حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین قسم پر ہیں۔

نمبر ①: ایک آدمی جس سے رات کے شروع حصہ میں وتر پڑھ لئے پھر وہ بیدار ہوا تو اس نے دو رکعتیں پڑھ لیں۔

نمبر ②: وہ آدمی جس نے رات کو وتر پڑھ لئے پھر صبح کو بیدار ہو گیا تو اس نے اپنے وتر کے ساتھ ایک رکعت ملا کر نفل بنا لیا پھر دو

دو رکعت پڑھتا رہا پھر اس سے وتر دوبارہ پڑھے۔
نمبر③: وہ آدمی جو اپنے وتر رات کے پچھلے حصہ میں پڑھتا ہے۔
تخریج : بیہقی فی السنن الکبری ۳۷/۳۔

۱۹۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جُلَاسٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ تُوْتِرُ؟ قَالَ : أَتَرْضٰى بِمَا أَصْنَعُ، قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : أَحْسَبُ قَتَادَةَ قَالَ .فِيْ حَدِيْثِهٖ فَإِنِّيْ أُوْتِرُ بِلَيْلٍ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أَرْقُدُ فَإِذَا قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ شَفَعْتُ .

۱۹۶۰: جلاس کہتے ہیں کہ میں حضرت عمار کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا تم وتر کیسے ادا کرتے ہو؟ حضرت عمار کہنے لگے کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں جو کرتا ہوں وہ بتلاؤں اس نے ہاں میں جواب دیا۔ ہمام کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ قتادہ نے اپنی روایت میں اس طرح کہا میں رات کو پانچ رکعت وتر پڑھتا ہوں پھر میں سو جاتا ہوں پھر جب میں رات کو بیدار ہوتا ہوں تو شفعہ شفعہ پڑھتا ہوں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۸۳/۲۔

۱۹۶۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ .ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : مَنْ أَوْتَرَ فَبَدَا لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَشْفَعْ إِلَيْهَا بِأُخْرٰى حَتّٰى يُوْتِرَ بَعْدُ .

۱۹۶۱: ابو سلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جس نے وتر پڑھ لئے پھر اس کو نوافل کا موقع ملا تو وتروں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر شفعہ بنا لے پھر آخر میں وتر پڑھتے۔ امام مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل پر تعجب کرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۸۲/۲، سند آخر۔

۱۹۶۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْءٌ أَفْعَلُهُ بِرَأْيِيْ لَا أَرْوِيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ .قَالَ مَسْرُوْقٌ : وَكَانَ أَصْحَابُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ صُنْعِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۱۹۶۲: مسروق کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے ایک چیز میں اپنے اجتہاد سے کرتا ہوں اور اس کے لئے روایت نقل نہیں کرتا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔ امام مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل پر تعجب کرتے تھے۔

تخریج : عزاۃ العینی الی مسند الطیاسی۔

مسروق کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ کے شاگرد ابن عمر ؓ کے فعل پر تعجب کرتے۔

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَفْتَاهُ عَنْ رَجُلٍ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ : يَتِمُّهَا عَشْرًا .وَقَدْ رُوِيَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ .وَسَنَذْكُرُهُ بَعْدَ هٰذَا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ -تَعَالٰى -وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ، وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ نَاقِضًا لِلْوِتْرِ .وَرَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۹۶۳: ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوحارث غفاری نے ابوہریرہ ؓ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے ان سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو شروع رات میں وتر پڑھ لے پھر سو جائے پھر اٹھ جائے تو وہ کیا کرے گا؟ انہوں نے کہا ان کو ایک ملا کر دس پوری کرے گا۔اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے اس کے خلاف قول بھی مروی ہے جس کو ہم انشاء اللہ عنقریب ذکر کریں گے۔دوسرے علماء نے ان سے اس سلسلے میں اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ وتروں کے بعد نفل پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں اور اس سے اس کے وتر باطل بھی نہ ہوں گے۔ چنانچہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ روایات نقل کی ہیں۔

تخریج : مسند طیالسی۔

حاصل روایات : وتر کے بعد نوافل درست نہیں اسی وجہ سے کہ ان کو جفت بنا دیا گیا تو وتر دوبارہ پڑھے گئے اگر وتر پہلے کافی ہوتے تو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہ تھی معلوم ہوا کہ نفل پڑھنے سے وتر باطل ہو گئے اسی وجہ سے دوبارہ پڑھنے پڑے۔

موقف فریق دوم: کہ وتروں کے بعد نفل پڑھے جا سکتے ہیں اس سے وتروں کا بطلان لازم نہ آئے گا دلیل یہ ہے۔روایت نمبر ا۔

۱۹۶۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَابْلُتِّيُّ، قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ قَرَأَ فِيْهِمَا، وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ). وَقَدْ ذَكَرْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ (بَابِ الْوِتْرِ) فِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ .

۱۹۶۴: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد دو رکعت پڑھتے ان میں بیٹھ کر قراءت فرماتے جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے۔اور ہم نے اسی جیسی روایت باب الوتر میں سعد بن ہشام کی سند سے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۲۵' نمبر ۱۱۹۔

نوٹ: اس طرح کی ایک روایت باب الوتر میں سعد بن ہسام کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کر آئے ہیں۔

۱۹۶۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ بِ الرَّحْمٰنِ، وَالْوَاقِعَةِ).

۱۹۶۵: ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد والی دو رکعتوں میں سورۃ رحمٰن و واقعہ پڑھتے تھے۔

تخریج : بیهقی ۴۸/۳۔

۱۹۶۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ، وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا "إِذَا زُلْزِلَتْ "وَ "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ").

۱۹۶۶: ابو غالب نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے اور ان میں اذا زلزلت الارض اور قل یاایہا الکافرون پڑھتے تھے۔

تخریج : بیهقی ۴۹/۳۔

۱۹۶۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ : إِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جَهْدٌ وَثِقَلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ، اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ). فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَطَوَّعَ بَعْدَ الْوِتْرِ بِرَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ نَاقِضًا لِوِتْرِهِ الْمُتَقَدِّمِ، فَهٰذَا أَوْلَى مِمَّا تَأَوَّلَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى وَادَّعَوْهُ مِنْ مَعْنَى حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ مَعَ أَنَّ ذٰلِكَ أَيْضًا لَيْسَ بِهِ خِلَافٌ عِنْدَنَا لِهٰذَا، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ وِتْرُهُ يَنْتَهِي إِلَى السَّحَرِ ثُمَّ يَتَطَوَّعُ بَعْدَهُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ تِيْنِكَ الرَّكْعَتَانِ هُمَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ، فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ .قِيْلَ لَهُ : لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ مِنْ جِهَتَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا : فَلِأَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ إِنَّمَا سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْهَا جَوَابًا لِسُؤَالِهِ وَإِخْبَارًا مِنْهَا إِيَّاهُ، عَنْ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ كَيْفَ كَانَتْ .وَالْجِهَةُ الْأُخْرَى : أَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

جَالِسًا، وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ ، لِأَنَّهُ بِذٰلِكَ تَارِكٌ لِقِيَامِهَا، وَإِنَّمَا يَجُوْزُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ مَا لَهُ أَنْ لَا يُصَلِّيَهُ أَلْبَتَّةَ، وَيَكُوْنُ لَهُ تَرْكُهُ، فَهُوَ كَمَا لَهُ تَرْكُهُ بِكَمَالِهِ، يَكُوْنُ لَهُ تَرْكُ الْقِيَامِ فِيْهِ .فَأَمَّا مَا لَيْسَ لَهُ تَرْكُهُ فَلَيْسَ لَهُ تَرْكُ الْقِيَامِ فِيْهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَطَوَّعَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ كَانَتَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، وَفِيْ ذٰلِكَ مَا وَجَبَ بِهِ قَوْلُ الَّذِيْنَ لَمْ يَرَوْا بِالتَّطَوُّعِ فِي اللَّيْلِ بَعْدَ الْوِتْرِ بَأْسًا وَلَمْ يَنْقُضُوْا بِهِ الْوِتْرَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ ثَوْبَانَ .

۱۹۶۷: عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے کہ ہم ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا بلاشبہ یہ سفر مشقت اور بوجھ ہے پس جب تم میں سے کوئی وتر پڑھے تو وہ دو رکعت اس کے بعد پڑھ لیا کرے اگر وہ پچھلی رات بیدار ہو گیا فبہا ورنہ وہ اس کے لئے تہجد کی جگہ ہو جائیں گی۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں۔ بعض اوقات آپ وتروں کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا کرتے اور یہ آپ کے پہلے وتروں کو باطل نہیں کرتی تھیں۔ یہ مفہوم اس سے زیادہ بہتر ہے جو پہلے قول والوں نے اختیار کیا اور انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کو لے کر یہ دعویٰ کیا: ''انتھی وترہ الی السحر''۔ حالانکہ ہمارے نزدیک اس بات میں اختلاف نہیں کیونکہ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ بھی درست ہے کہ وتر آخری نماز ہو اور اس کو آپ سحر تک ختم کرتے ہوں' پھر اس کے بعد طلوع فجر سے پہلے نفل پڑھتے ہوں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ تو وہی فجر کی دو رکعتیں ہیں۔ پس یہ رات کی نماز تو نہ ہوئی۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ آپ کا یہ اعتراض دو وجہ سے درست نہیں۔ (۱) کیونکہ سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے یہ بات ان کے سوال کے جواب میں کہی اور اس بات کی اس کو خبر دی کہ آپ کی رات والی نماز کس طرح تھی۔ (۲) کسی کے لیے یہ درست نہیں کہ فجر کی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھے جبکہ کھڑے ہو کر پڑھنے پر قادر ہو۔ کیونکہ وہ اس طرح قیام کا تارک بن جائے گا۔ البتہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بیٹھ کر پڑھے اور وہ قیام کی بھی طاقت رکھتا ہو۔ جن کو اسے بالکل نہ ادا کرنا بھی درست ہے اور وہ ان کو چھوڑ بھی سکتا ہے' تو جیسے اس کا چھوڑنا اس کے کمال سے ساتھ درست ہے اسی طرح اس میں ترک قیام بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ رہی وہ نماز جس کا چھوڑنا اس کے لیے درست نہیں' تو اس کے قیام کا چھوڑنا بھی اس کے لیے درست نہیں۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وتروں کے بعد جو دو رکعت نفل ادا فرمائے وہ رات ہی کی نماز کا حصہ تھے اور اس سے ان لوگوں کا قول بھی ثابت ہو گیا جو وتروں کے بعد نفل پڑھنے کو حرج نہیں سمجھتے اور نہ ہی ان کے ہاں اس سے وتر باطل ہوتے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد جو حدیث ثوبان میں مذکور ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

تخریج : دارقطنی ۲۶/۲/۱۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو نفل ادا فرما رہے ہیں اور حکم فرما رہے ہیں اور بیٹھ کر ادا فرما رہے ہیں اس سے آپ کے وتر باطل نہ ہوئے اور ان لوگوں کے پہلی روایات میں بطلان کی تاویل کرنے سے یہ بہتر ہے کہ وتر کے بعد نوافل کو درست قرار دیا جائے رہی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی تاویل یہ ہے کہ سحری کے وقت تک آپ نوافل پڑھتے اور جب ختم کرتے تو وتر پڑھتے اور اس میں تو ہمارے ہاں بھی اختلاف کی گنجائش نہیں کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ آپ سحر کے قریب تک نفل پڑھتے ہوں پھر وتر ادا کر کے جو تھوڑا وقت ہوتا تو اس میں دو نفل ادا کرتے یہ طلوع سحر سے ذرا پہلے کی بات ہے۔

ایک اشکال:

ممکن ہے کہ یہ دو رکعت فجر کی سنتیں ہوں نفل نہ ہوں۔

جواب : یہ توجیہ درست نہیں ہے اس کی دو وجہ ہیں۔

وجہ نمبر ①: سعد بن ہشام نے جناب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کا سوال کیا اور یہ اس کا جواب اور اطلاع تھی تو فجر کی دو رکعت کس طرح بن گئیں۔

وجہ نمبر ②: یہ ہے کہ فجر کی دو رکعت اس کو بیٹھ کر جائز نہیں جو قیام کی قدرت رکھتا ہو البتہ جو قیام کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ بیٹھ کر ادا کرے اسے اس صورت میں تارک قیام بھی نہیں کہہ سکتے۔

پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ دو رکعت آپ نے نفل ادا کئے ہیں اور یہ دونوں صلاۃ لیل کا حصہ ہیں پس اس لئے ضروری ہے کہ کہا جائے کہ وتروں کے بعد نوافل میں حرج نہیں اور نہ ہی اس سے وتروں کا بطلان لازم ہوتا ہے گزشتہ روایات میں حدیث ثوبان والا مضمون اور کئی روایات میں پایا جاتا ہے۔ روایات ثوبان کے مشابہہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۹۶۸: وَقَدْ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ح.

۱۹۶۸: عمران بن موسیٰ طائی اور ابن ابی داؤد دونوں نے ابوالولید سے نقل کیا۔

۱۹۶۹: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَا : أَنَا أَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ).

۱۹۶۹: ایوب بن عتبہ نے قیس بن طلق سے اور انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں وتر دو مرتبہ نہیں۔

تخریج : دارمی فی الصلاۃ باب ۲۱۵، ابو داؤد فی الوتر باب ۹، نمبر ۱۴۲۹، ترمذی فی الوتر باب ۱۳، نمبر ۴۷۰، نسائی فی صلاۃ اللیل باب ۲۹، فی السنن الکبریٰ کتاب الوتر نمبر ۱۳۸۸، مسند احمد ۲۸/۴۔

۱۹۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۹۷۰: عبداللہ بن بدر نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ اسی طرح نقل کیا۔

۱۹۷۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ وَأَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَا : ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَدْرٍ. فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۹۷۱: ملازم نے عبداللہ بن بدر سے اپنی سند سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۹۷۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ : مَتٰى تُوْتِرُ؟ قَالَ : أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، قَالَ : أَخَذْتَ بِالْوُثْقٰى، ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ : مَتٰى تُوْتِرُ؟ قَالَ : آخِرَ اللَّيْلِ، قَالَ : أَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ)..

۱۹۷۲: عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر سے پوچھا تم وتر کب ادا کرتے ہو تو انہوں نے عرض کیا کہ رات کے شروع میں نماز عشاء کے بعد آپ نے فرمایا تم نے مضبوط کڑے کو تھام رکھا ہے پھر عمر سے پوچھا تم وتر کب ادا کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا رات کے آخری حصہ میں تو آپ نے فرمایا تم نے مضبوط چیز کو تھام رکھا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الوتر باب۷' نمبر ۱۴۳۴۔

۱۹۷۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ (أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّيْ ثُمَّ أَنَامُ عَلٰى وِتْرٍ، فَإِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لٰكِنِّيْ أَنَامُ عَلٰى شَفْعٍ، ثُمَّ أُوْتِرُ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : حَذِرَ هٰذَا، وَقَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : قَوِيَ هٰذَا). فَدَلَّ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ) عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ نَفْيِ إِعَادَةِ الْوِتْرِ وَوَافَقَ ذٰلِكَ قَوْلَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : (أَمَّا أَنَا فَأُوْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَإِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ وَتَرْكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّكِيْرَ عَلَيْهِ) دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ، وَأَنَّ الْوِتْرَ لَا يَنْقُضُهُ النَّوَافِلُ الَّتِيْ يَتَنَفَّلُ بِهَا بَعْدَهٗ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۹۷۳: ابن شہاب نے ابن المسیب سے بیان کیا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے وتر کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ

کی خدمت میں مذاکرہ کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نماز (عشاء) پڑھتا ہوں پھر وتر پڑھ کر سو رہتا ہوں پھر جب میں بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک دو دو رکعت پڑھتا رہتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں تو شفع پڑھ کر سو جاتا ہوں اور سو کر آخر میں وتر پڑھتا ہوں اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ تم نے احتیاط برتی اور عمر رضی اللہ عنہ تم نے مضبوط چیز کو پالیا۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "لا وتران فی لیلة" کہ ایک رات میں وتر دو مرتبہ نہیں' یہ وتروں کے اعادہ کی نفی کرتا ہے اور قول ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اس کی موافقت کر رہا ہے۔ کہ میں رات کے شروع میں وتر پڑھ لیتا ہوں پھر جب بیدار ہو جاتا ہوں تو صبح تک دو دو رکعت کر کے پڑھتا رہتا ہوں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو انکار نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا حکم اسی طرح ہے جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے اور ان کے بعد نوافل کا پڑھنا وتروں کو باطل نہیں کرتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ بات مروی ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مثلة فی ابن ابی شیبه ۸۰/۲' ابی داؤد ۲۰۳/۱۔

حاصل روایات : امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے لاوتران فی لیلة سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وتروں کو دوبارہ نہیں پڑھا جا سکتا اور یہ باب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق ہے کہ شروع رات میں وتر پڑھتا ہوں پھر جب بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک دو دو رکعت پڑھتا رہتا ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر انکار نہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ وتروں کا حکم وہی ہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے اور بات بھی واضح ہوگئی کہ وتروں کو بعد والے نوافل وتروں کو باطل نہیں کرتے۔

فتاویٰ جات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی تائید:

۱۹۷۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ : إِذَا أَوْتَرْتُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا تُوْتِرْ آخِرَهُ، وَإِذَا أَوْتَرْتَ آخِرَهُ، فَلَا تُوْتِرْ أَوَّلَهُ.

۱۹۷۴: ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے متعلق سوال کیا تو فرمانے لگے جب تم شروع رات میں وتر پڑھ لو تو رات کے آخر میں وتر مت پڑھو اور اگر تم نے رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنے ہیں تو شروع رات میں وتر مت پڑھو۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۸۳/۲۔

۱۹۷۵: قَالَ : وَسَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو، فَقَالَ مِثْلَهُ.

۱۹۷۵: ابو جمرہ کہتے ہیں میں نے عائذ بن عمرو سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح جواب دیا۔

۱۹۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا خِلَاسًا، قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ -وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ -فَقَالَ : أَمَّا أَنَا

فَأُوْتِرُ ثُمَّ أَنَامُ، فَإِنْ قُمْتُ، صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ .وَهٰذَا -عِنْدَنَا -مَعْنَىٰ حَدِيْثِ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ ؛ لِأَنَّ فِيْ ذٰلِكَ، فَإِذَا قُمْتُ شَفَعْتُ .فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ يَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ كَمَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّي شَفْعًا شَفْعًا .فَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ مَا قَدْ بَيَّنَ أَنَّ مَعْنَىٰ قَوْلِ : " شَفَعْتُ "، أَيْ صَلَّيْتُ شَفْعًا شَفْعًا، وَلَمْ أَنْقُضِ الْوِتْرَ .

۱۹۷۶: خلدس کہتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر سے سنا اور ایک آدمی نے ان سے وتر کے متعلق سوال کیا تھا تو کہنے لگے میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اگر میں بیدار ہو جاؤں تو دو رکعت کر کے نماز پڑھتا رہتا ہوں۔ ہمارے نزدیک حضرت ہمام کی روایت کا مفہوم یہی ہے۔ جس کو انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جس کو ہم فصل اوّل میں ذکر کر آئے ہیں۔ کیونکہ اس میں یہ مذکور ہے کہ ''جب میں جاگتا ہوں تو دو دو رکعت پڑھتا ہوں'' اور اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ ایک رکعت ملا کر شفعہ بنا لیتے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ دو دو رکعت کر کے پڑھتا ہوں۔ پس شعبہ رحمہ اللہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ ان کے قول ''شفعت'' کا معنی یہ ہے کہ میں شفع شفع پڑھتا ہوں اور وتر کو نہیں توڑتا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۸۳/۲۔

حاصل : طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمام کی وہ روایت جس کے الفاظ یہ ہیں ''فاذا قمت شفعت'' کا معنی ہمارے ہاں وہی ہے جو اثر نمبر ۱۹۷۶ کا ہے۔

نمبر ①: اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح ایک رکعت ملا کر وتر کو شفعہ بنا لیتے ہیں۔

نمبر ②: یہ بھی احتمال ہے کہ شفعہ شفعہ پڑھتے رہتے ہیں اور وتروں کو نہیں توڑتے اور شعبہ والی روایت کا مفہوم یہی ہے۔

۱۹۷۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَقْضُ الْوِتْرِ، فَقَالَتْ : " لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ. "

۱۹۷۷: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں وتروں کے بطلان کا تذکرہ ہوا تو فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں۔

تخریج : تخریج کے لئے نمبر ۱۹۷۰ کو ملاحظہ کریں۔

۱۹۷۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : " لَوْ جِئْتُ بِثَلَاثِ أَبْعِرَةٍ فَأَنَخْتُهَا، ثُمَّ جِئْتُ بِبَعِيْرَيْنِ فَأَنَخْتُهُمَا، أَلَيْسَ كَانَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ وِتْرًا؟ "، قَالَ : وَكَانَ يَضْرِبُهُ مَثَلًا لِنَقْضِ الْوِتْرِ .وَهٰذَا -عِنْدَنَا -كَلَامٌ صَحِيْحٌ، وَمَعْنَاهُ أَنَّ مَا صَلَّيْتَ بَعْدَ الْوِتْرِ مِنَ

الْاَشْفَاعِ، فَهُوَ مَعَ الْوِتْرِ الَّذِیْ اَوْتَرَتْه وِتْرًا .

۱۹۷۸: عمر بن حکم کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر میں تین اونٹ لا کر بیٹھاؤں پھر دو اور اونٹ لا کر بیٹھا دوں کیا یہ طاق نہ رہیں گے وہ یہ مثال ان لوگوں کے لئے بیان کرتے جو نقض وتر کے قائل ہیں کہ تین وتروں کا وتر ہونا اسی طرح نفل سے باطل نہیں ہوتا جس طرح کہ تین اونٹوں کا طاق ہونا دو اور اونٹ ملانے سے باطل نہیں ہوتا۔ ہمارے ہاں یہ کلام درست ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ میں جتنی جفت رکعات میں وتروں کے ساتھ پڑھوں وہ وتروں کے ساتھ ملا کر بھی طاق رہی ہیں۔ (یعنی وتر باطل نہیں ہوتے)

۱۹۷۹: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ، قَالَ : اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ، مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ (سَاَلَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَیْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ؟ فَقَالَ : اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ كَیْفَ اَصْنَعُ اَنَا، قُلْتُ : اَخْبِرْنِیْ .قَالَ : اِذَا صَلَّیْتُ الْعِشَاءَ، صَلَّیْتُ بَعْدَهَا خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ اَنَامُ، فَاِنْ قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ، صَلَّیْتُ مَثْنٰی، مَثْنٰی، وَاِنْ اَصْبَحْتُ، اَصْبَحْتُ عَلٰی وِتْرٍ). فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَائِذُ بْنُ عَمْرٍو، وَعَمَّارٌ، وَاَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، لَا یَرَوْنَ التَّطَوُّعَ بَعْدَ الْوِتْرِ، یَنْقُضُ الْوِتْرَ .فَهٰذَا اَوْلٰی -عِنْدَنَا -مِمَّا رُوِیَ عَمَّنْ خَالَفَهُمْ، اِذْ كَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِعْلِهٖ وَقَوْلِهٖ .وَالَّذِیْ رُوِیَ عَنِ الْاٰخَرِیْنَ اَیْضًا فَلَیْسَ لَهٗ اَصْلٌ فِی النَّظَرِ، لِاَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یَتَطَوَّعُوْا، صَلَّوْا رَكْعَةً، فَیَشْفَعُوْنَ بِهَا وِتْرًا مُتَقَدِّمًا، قَدْ قَطَعُوْا فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ مَا شَفَعُوْا بِهٖ، بِكَلَامٍ، وَعَمَلٍ، وَنَوْمٍ، وَهٰذَا لَا اَصْلَ لَهٗ اَیْضًا فِی الْاِجْمَاعِ، فَیُعْطَفُ عَلَیْهِ هٰذَا الْاِخْتِلَافُ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، وَخَالَفَهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ ذَكَرْنَا، وَرُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا خِلَافُهٗ، انْتَفٰی ذٰلِكَ، وَلَمْ یَجُزِ الْعَمَلُ بِهٖ .وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِیْ بَیَّنَّا، قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ .

۱۹۷۹: زید بن اسلم نے ابو مرہ سے جو عقیل بن ابی طالبؓ کے مولیٰ ہیں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وتر پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو میں اپنا عمل بتلاتا ہوں میں نے کہا فرمائیں کہنے لگے جب میں عشاء کی نماز پڑھ لیتا ہوں تو اس کے بعد پانچ رکعت پڑھتا ہوں (تین وتر دو نفل) پھر میں سو جاتا ہوں اگر رات کو جاگ گیا تو میں دو دو کر کے نماز پڑھتا رہتا ہوں اور اگر صبح کو بیدار ہوں تو وتروں کی حالت میں صبح کرتا ہوں یعنی میری آخری نماز وہ رات والے وتر ہوتے ہیں۔ یہ حضرت ابن عباسؓ عائذ بن عمروؓ عمارؓ ابو ہریرہؓ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم ہیں جو وتروں کے بعد نوافل پڑھنے سے وتروں کو باطل قرار نہیں دیتے۔ ہمارے ہاں صحابہ

کرام ؓ کے ارشادات ان کی پیش کردہ آثار سے بہت بہتر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل کے موافق ہے۔ باقی دیگر حضرات سے جو کچھ مروی ہے قیاس سے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب وہ نفل پڑھنے کا ارادہ کرتے تو ایک رکعت پڑھتے اس سے وہ گزشتہ......کو شفعہ بناتے حالانکہ اس شفعہ اور وتر کے درمیان کلام' نیند اور کلام سے انقطاع کر چکے اور اس کی بھی اجماع سے کوئی دلیل نہیں کہ جس کی طرف اس اختلاف کا رُخ موڑا جا سکے۔ جب یہ بات بالکل اسی طرح ہے اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کا عمل و قول مذکورہ روایات میں ان کے خلاف ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔ تو ان کی اس بات کی پوری نفی ہوگئی اس پر عمل جائز نہیں۔ یہ جو کچھ ہم نے واضح کیا امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد ؒ کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج : بیہقی ۵۳/۳۔

حاصل روایات : امام طحاوی ؒ کہتے ہیں یہ بات ابن عباس' عائذ بن عمرو' عمار بن یاسر' ابو ہریرہ' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ جات سے ثابت ہوگیا کہ یہ وتروں کے بعد نوافل سے بطلان وتر کے ہرگز قائل نہ تھے ہمارے ہاں ان کی یہ روایات ان روایات سے اولیٰ ہیں جن سے وتروں کے متعلق باطل ہونے کا شبہہ پڑتا ہے اس لئے کہ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل کے مطابق ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو بطریق نظر بھی اس بات کی کوئی اصل نظر نہیں آتی کیونکہ جب صبح کو نفل پڑھنا چاہتے تو ایک رکعت پڑھ کر وتروں کو طاق بنا لیتے حالانکہ ان کے اور اس شفعہ کے درمیان سلام کلام عمل کثیر نیند سے انقطاع ہو چکا ہوتا تھا اور بالاجماع اس کی کوئی اصل نہیں کہ اتنے انقطاع کے بعد یہ اس نماز کا حصہ بن جائے چہ جائیکہ کہ ہم اپنے اس اختلافی مسئلہ کی دلیل بنائیں جب یہ اسی طرح ہے اور دوسری جناب بہت سے اصحاب رسول اللہ ﷺ اس کے خلاف ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد بھی اس کے خلاف ہے تو ان روایات پر عمل درست نہیں نہ ان سے استدلال درست ہے۔

یہ قول جس کو روایات و آثار اور نظری دلائل سے واضح کیا ہے یہ ہمارے ائمہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد ؒ کا قول ہے۔

نوٹ :اس باب کو امام طحاوی ؒ نے ذکر کر کے فصل اول کی روایات کے بارے میں ثابت کیا کہ ان پر عمل جائز نہیں کیونکہ وہ بعض اجماعی اعمال کے خلاف ہیں ان میں بعض حضرات سے منقول ہے کہ میرا اجتہاد ہے (جیسے ابن عمر ؓ) تو قول و فعل رسول سے جو اجتہاد ٹکرائے اس کو ترک کر دیا جائے گا ان میں سے بعض قابل تاویل روایات کی جابجا تاویل بھی کی گئی ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، كَيْفَ هِيَ؟

تہجد میں قراءت کس طرح ہوگی؟

اس میں دو قول ہیں۔

خلاصۃ المرام:

نمبر①: حسن بصری وعلقمہ رحمہما اللہ کہتے ہیں جہراً قراءت ضروری ہے سراً مکروہ ہے۔
نمبر②: فقہاء اربعہ اور تمام محدثین ہر دو طرح قراءت کے جواز کے قائل ہیں۔
موقف اوّل اور اس کے دلائل: رات کی نماز میں جہراً قراءت لازم ہے مندرجہ ذیل روایات سے ثبوت ملتا ہے۔

۱۹۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ، فَيُسْمِعُ قِرَاءَتَهُ مِنْ وَرَاءِ الْحُجَرِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ).

۱۹۸۰: عکرمہؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب نماز ادا فرماتے تو آپ کی آواز حجرات کے باہر سنائی دیتی حالانکہ آپ اپنے گھر میں ہوتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب ۲۵، نمبر ۱۳۲۷۔

۱۹۸۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ : (كُنْتُ أَسْمَعُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَنَا نَائِمَةٌ عَلٰى عَرِيْشِيْ وَهُوَ يُصَلِّيْ يُرَجِّعُ بِالْقُرْآنِ).

۱۹۸۱: یحییٰ بن جعدہ نے اپنی نانی ام ہانیؓ سے نقل کیا کہ میں رات کے دوران جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتی تھی جبکہ میں اپنے چھپر کے نیچے سورہی ہوتی تھی اور آپ آواز کے زیر و بم نماز میں قرآن پڑھ رہے ہوتے تھے۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب ۸۱، ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۷۹، نمبر ۱۳۴۹، مسند احمد ۱/۳۴۲/۳۴۳۔

۱۹۸۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، قَالَ : (قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ : إِنِّيْ كُنْتُ أَسْمَعُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰى عَرِيْشِيْ).
قَالَ : أَبُوْ جَعْفَرٍ، فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْقِرَاءَةَ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ هٰكَذَا هِيَ، وَكَرِهُوا الْمُخَافَتَةَ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : إِنْ شَاءَ خَافَتَ، وَإِنْ شَاءَ جَهَرَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۹۸۲: یحییٰ بن جعدہ نے اپنی نانی ام ہانیؓ سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنا کرتی تھی اس حال

میں کہ اپنے چھپر میں سو رہی ہوتی تھی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ رات کی نماز میں قراءت (بلند آواز) سے ہے ان کے ہاں آہستہ آواز سے قراءت رات کو مکروہ ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اگر چاہے آہستہ آواز سے اور اگر چاہے تو بلند آواز سے قراءت کرے' ہر دو طرح درست ہے۔ ان کی مستدل مندرجہ روایات ہیں۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

اللغات : یرجع آواز تیز اور آہستہ کرنا۔

حاصل روایات : ان روایات سے تہجد کی نماز میں جہراً تلاوت کا ثبوت مل رہا ہے البتہ سراً کی نفی کہیں نہیں ملتی جنہوں نے اس سے استدلال کیا تو انہوں نے فرمایا جب آپ جہراً ہی پڑھتے تھے تو معلوم ہوا کہ اس میں جہراً ہی قراءت ہے نہ کہ سراً۔ پس سراً قراءت مکروہ ہوئی۔

موقف ثانی: جہر و سر ہر دو طرح درست ہے جہر کو ترک کرنے میں ذرا کراہیت نہیں۔ دلائل یہ ہیں۔

۱۹۸۳: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -يَعْنِي بِاللَّيْلِ- يَرْفَعُ طَوْرًا، وَيَخْفِضُ طَوْرًا).

۱۹۸۳: ابو خالد والبی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے رات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کبھی آپ آواز بلند فرماتے اور کبھی آپ ہلکی آواز سے پڑھتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب ۲۵' نمبر ۱۳۲۸' بیهقی ۱۹/۳۔

۱۹۸۴: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عِمْرَانَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ، وَمِثْلِهِ .

۱۹۸۴: حفص بن غیاث نے عمران سے پھر اس سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۲۲/۱۔

۱۹۸۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَهٰذَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فِي قِرَاءَتِهِ بِاللَّيْلِ طَوْرًا، وَيَخْفِضُهُ طَوْرًا). فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ لِلْمُصَلِّي فِي اللَّيْلِ، أَنْ يَرْفَعَ إِنْ أَحَبَّ، وَيَخْفِضَ إِنْ أَحَبَّ .وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا ذَكَرَتْ أُمُّ هَانِئٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ رَفْعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ، هُوَ رَفْعٌ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ بِعَقِبَةِ الْخَفْضِ .فَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، لَا يَنْفِي الْخَفْضَ، وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

يُبَيِّنُ أَنَّ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَخْفِضَ إِنْ أَحَبَّ، وَيَرْفَعَ إِنْ أَحَبَّ، فَهُوَ أَوْلَى مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ .وَبِهٖ يَقُوْلُ : أَبُوْ حَنِيفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۹۸۵: عمران بن زائدہ نے اپنے والد سے انہوں نے خالدؓ سے اور خالد نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر دے رہے ہیں کہ آپ رات کو کبھی بلند اور کبھی آہستہ آواز سے پڑھتے تھے۔تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نمازی کو رات کے وقت اختیار ہے کہ اگر وہ پسند کرے تو بلند آواز سے قراءت کرے اور اگر چاہے تو آہستہ آواز سے قراءت کرے اور عین ممکن ہے کہ حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت آپ کی قراءت میں آواز کو بلند کرنے سے متعلق ذکر کیا ہے وہ ایسا بلند کرنا ہو کہ جس کے بعد آہستہ کرنا ہو۔پس حضرت ابن عباسؓ، ام ھانیؓ والی آہستہ پڑھنے کی نفی نہیں کرتی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس بات کو بیان کر رہی ہے کہ نمازی کو آہستہ اور بلند آواز میں اختیار ہے۔تو ان آثار کی نسبت روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اولیٰ ہے۔امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج : بیهقی ۱۹/۳۔

حاصل روایت وجواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ وہ قراءت میں رات کو کبھی آواز بلند کرتے اور دوسرے موقعہ پر آواز آہستہ کرتے اس سے یہ ثابت ہوا کہ نماز نفل ادا کرنے والے کو اختیار ہے خواہ وہ رات کو قراءت بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ پس اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ابن عباس اور ام ہانیؓ کی روایات میں آواز کا بلند کرنا مذکور ہے وہ وہی حالت بلند صورت والی ہے اور کبھی آہستہ کے بعد بلند فرمانے۔ وہ دونوں روایات اس بات کی نفی نہیں کرتیں کہ ہلکی آواز ممنوع ہے اور روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز کی ہر دو حالت کو بیان کر رہی ہے پس یہ روایت جو دونوں اطراف کو بیان کرے وہ ایک حالت کو بیان کرنے والی روایت سے اولیٰ وارجح ہے۔

اور یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے۔

نوٹ : یہ باب بھی نظر سے خالی ہے ایک روایت لا کر دوسری روایات پر ترجیح دی ائمہ اربعہ کو امت سے تلقی بالقبول اس لئے بھی بخشی گئی ہے کہ ان کی فقہ احادیث و آثار صحابہ و تابعین کو زیادہ جامع ہے طحاوی رحمہ اللہ کا اپنا رجحان بھی دوسرے قول کی طرف ہے جس کو ترجیح دے رہے ہیں۔

بَابُ جَمْعِ السُّوَرِ فِيْ رَكْعَةٍ

ایک رکعت میں کیا کئی سورتوں کا جمع کرنا درست ہے؟

خلاصۃ المرام:

نمبر①: ایک رکعت میں متعدد سورتوں کو جمع کرنا شعبی اور ابوالعالیہ رحمہما اللہ کے ہاں مکروہ ہے۔
نمبر②: ائمہ اربعہ اور تمام فقہاء اس میں عدم کراہت کے قائل ہیں۔
مؤقف اوّل: ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کر کے پڑھنا مکروہ ہے۔
دلیل یہ روایت ہے۔

۱۹۸۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (لِكُلِّ سُوْرَةٍ رَكْعَةٌ).

۱۹۸۶: عاصم نے ابوالعالیہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں مجھے اس نے بتلایا جس نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہر سورۃ کے لئے ایک رکعت ہے۔

۱۹۸۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : أَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِكُلِّ سُوْرَةٍ رَكْعَةٌ). قَالَ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ سِيْرِيْنَ، فَقَالَ : أَسَمّٰى لَكَ مَنْ حَدَّثَهُ؟ قُلْتُ : لَا، قَالَ : أَفَلَا تَسْأَلُهُ؟ .فَسَأَلْتُهُ، فَقُلْتُ : مَنْ حَدَّثَكَ؟ فَقَالَ : إِنِّيْ لَأَعْلَمُ مَنْ حَدَّثَنِيْ، وَفِيْ أَيِّ مَكَانٍ حَدَّثَنِيْ، وَقَدْ كُنْتُ أُصَلِّيْ بَيْنَ عِشْرِيْنَ، حَتّٰى بَلَغَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ لِرَجُلٍ أَنْ يَزِيْدَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ عَلٰى سُوْرَةٍ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، وَبِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۹۸۷: عاصم احول نے ابوالعالیہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر سورہ کے لئے ایک رکعت ہے میں نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بیان کیا تو ابوالعالیہ کہنے لگے میں خوب جانتا ہوں جنہوں نے مجھے بیان کیا اور کسی جگہ میں مجھے بیان کیا میں بیس آدمیوں کے درمیان نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی کو یہ مناسب نہیں کہ وہ ہر رکعت میں فاتحہ الکتاب کے ساتھ ایک سورۃ سے زیادہ پڑھے انہوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا جس کو حضرت

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے۔

۱۹۸۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ لَبِيبَةَ قَالَ : قَالَ، رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ : إِنِّيْ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ، أَوْ قَالَ : " فِيْ لَيْلَةٍ " .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ لَأَنْزَلَهُ جُمْلَةً وَاحِدَةً، وَلٰكِنْ فَصَّلَهُ، لِتُعْطٰى كُلُّ سُوْرَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ، مَا بَدَا لَهُ مِنَ السُّوَرِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۹۸۸: ابن لبیبہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا میں نے ایک رکعت میں مفصل پڑھی یا کہا کہ ایک رات میں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو قرآن مجید کو ایک مرتبہ اتار دیتا لیکن جدا جدا کر کے پڑھو تا کہ تمہاری ہر سورۃ کو رکوع وسجدہ میں حصہ مل سکے۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کچھ بھی حرج نہیں کہ کوئی شخص اس میں جتنی سورتیں چاہے پڑھے۔ ان کا استدلال مندرجہ روایات سے ہے۔

تخریج : ۱٤٩/٢' عبدالرزاق۔

حاصل روایات : روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رکعت میں ایک سورۃ پڑھی جائے ورنہ سورۃ کو اس کے رکوع وسجود کا حصہ نہ ملے گا اسی وجہ سے کئی سورتوں کا جمع کرنا مکروہ ہے۔

مؤقف ثانی: جتنی سورتیں چاہے ایک رکعت میں پڑھی جاسکتی ہیں اس میں کوئی کراہیت نہیں۔ دلائل یہ ہیں۔

۱۹۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : أَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ : (قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ السُّوَرَ؟ قَالَتْ : الْمُفَصَّلَ).

۱۹۸۹: عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورتوں کو ملا کر پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا مفصل کو ملا کر پڑھتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۲۳/۱۔

۱۹۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ نَهِيكِ بْنِ سِنَانٍ السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ أَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ : قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِيْ رَكْعَةٍ .فَقَالَ : هَذًّا مِثْلَ هَذِّ الشِّعْرِ، وَنَثْرًا مِثْلَ نَثْرِ الدَّقَلِ، إِنَّمَا فَصَّلَ لِتُفَصِّلُوْا، (لَقَدْ عَلِمْنَا النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عِشْرِيْنَ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ وَ النَّجْمِ) عَلٰى تَأْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كُلُّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ، وَذَكَرَ "الدُّخَانَ "وَ "عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ "فِيْ رَكْعَةٍ .فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ : أَرَأَيْتَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ،

كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ : رُبَّمَا قَرَأْتُ أَرْبَعًا فِيْ رَكْعَةٍ .

۱۹۹۰: ابراہیم بن نھیک بن سنان سلمی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعودؓ کی خدمت میں آیا اور ان سے پوچھا کہ میں ایک رکعت میں رات کو مفصل پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا شعر کی طرح جلد بازی کرتا اور ردی کھجور کی طرح حروف کو بکھیرتا ہوگا مفصل تو فصل کے لئے ہے ہم تو ان مثالوں کو جانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ بیس سورتیں ملا کر پڑھتے مثلاً الرحمٰن والنجم۔ ابن مسعودؓ کے جمع شدہ نسخہ میں سورہ رحمٰن ونجم اکٹھی ہیں ہر دو سورتیں ایک ایک رکعت میں اس سلسلہ میں سورہ دخان اور عم یتساءلون کا بھی ذکر کیا ہے۔ میں نے ابراہیم سے کہا اس کے علاوہ میں میں کیا کروں؟ تو کہنے لگے میں بسا اوقات ایک رکعت میں چار سورتیں پڑھ لیتا ہوں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۰۶، مسلم فی المسافرین نمبر۲۷۵، ابن ابی شیبہ ۲۵۹/۲۔

اللُّغَاتِ: هذا جلدی کرنا۔ النشر بکھیرنا۔ الدقل ردی کھجور جو خشک ہو۔

۱۹۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ ح .

۱۹۹۱: ابن مرزوق کہتے ہیں ہمیں وہب نے بیان کیا۔

۱۹۹۲: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ : إِنِّيْ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ، فَقَالَ : هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ .

۱۹۹۲: ابو وائل کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبداللہ کو کہا میں مفصل ایک رکعت میں پڑھتا ہوں تو آپ نے فرمایا تو شعر پڑھنے کی طرح جلدی کرتا ہوگا مجھے وہ امثلہ معلوم ہیں کہ جن کو رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۰۶، مسلم فی المسافرین ۲۷۶/۲۷۵، ترمذی فی الجمعه باب۶۹، نمبر۶۰۲۔

۱۹۹۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا سَيَّارٌ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ، سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ).

۱۹۹۳: سیار نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔
صرف یہ لفظ مختلف ہیں وہ سورتیں جن دو کو جناب رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں جمع فرماتے۔

تخریج : مسند احمد ۴۲۷/۱۔

۱۹۹۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ح .

۱۹۹۴: ابوبکرہ نے کہا ہمیں ابوداؤد نے بیان کیا۔

تخریج : مسند احمد ۴۱۸/۱۔

۱۹۹۵: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَا : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ، قَالَا : (جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ : إِنِّيْ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ، فَقَالَ : نَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ، وَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ مَا فَعَلْتَ، كَانَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ سُوْرَتَيْنِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ النَّجْمَ وَ الرَّحْمٰنَ فِيْ رَكْعَةٍ، عِشْرُوْنَ سُوْرَةً، فِيْ عَشْرِ رَكَعَاتٍ).

۱۹۹۵: علقمہ واسود نے بیان کیا کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے ایک رکعت میں مفصل پڑھی ہے آپ نے فرمایا ردی کھجور کی طرح حروف کو پھینکتا اور شعر کی طرح جلدی پڑھتا ہوگا لیکن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے جو تو نے کیا ہے آپ دو سورتوں کو ملاتے اور ہر رکعت میں دو سورتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں سورۃ النجم اور الرحمٰن بیس سورتیں دس رکعات میں پڑھے۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ۴۱۸۔

۱۹۹۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ، قَالَ : أَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ : (صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا، اسْتَفْتَحَ آلَ عِمْرَانَ .فَكَانَ إِذَا أَتٰى عَلَى آيَةٍ فِيْهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ، وَقَفَ فَسَأَلَ، أَوْ تَعَوَّذَ، أَوْ قَالَ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ). فَقَدْ خَالَفَ هٰذَا، مَا رَوٰى أَبُو الْعَالِيَةِ، وَهُوَ أَوْلٰى، لِاسْتِقَامَةِ طَرِيْقِهِ وَصِحَّةِ مَجِيْئِهِ .وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ "إِنَّمَا سُمِّيَ الْمُفَصَّلَ لِتُفَصِّلُوْهُ" فَإِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَذْكُرْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ، فَقَدْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِيْ رَكْعَةٍ، وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِيْ آخِرِ هٰذَا الْبَابِ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِيْ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِبَعْضِ سُوْرَةٍ).

۱۹۹۶: صلہ بن زفر نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں ایک رات نماز ادا کی پس آپ نے سورہ بقرہ شروع فرمائی جب اس سے فارغ ہوئے تو آل عمران شروع کر دی جب آپ ایک آیت کو پڑھتے جس میں جنت و نار کا ذکر ہوتا تو رک کر جنت مانگتے یا آگ سے پناہ طلب کرتے یا اس سے ملتی جلتی بات حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہی۔ ان روایات سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو

سورتیں ملاتے تھے اور یہ اگرچہ ابوالعالیہ والی روایت کے خلاف ہے مگر یہ سند کی پختگی اور صحت میں اس سے اولیٰ ہے۔ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ان کو مفصل کہنے کی وجہ یہ ہے کہ تم ان کو الگ الگ کر کے پڑھو یہ بات انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع نقل نہیں کی' ممکن ہے ان کا اجتہاد ہو اور اگر یہ اجتہاد ہے تو اس سلسلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اجتہاد ان کے خلاف ہے کیونکہ وہ تو ایک رکعت میں پورا قرآن مجید پڑھتے تھے۔ ہم اس کو اس باب کے آخر میں انشاء اللہ ذکر کریں گے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی وارد ہے کہ آپ نے ایک رکعت صبح میں ایک سورت کا کچھ حصہ پڑھا۔

تخریج : نسائی ۱۵٦/۱' ابو داؤد ۱۲۷/۱' ابن ماجه ۹٦/۱' ترمذی ٦۰/۱۔

حاصل روایات : ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک رکعت میں دو سورتوں کا پڑھنا درست ہے اس میں کچھ کراہت نہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ والی روایت اس کے خلاف ہے اگر اس کو اولویت پر محمول کریں تو موافقت ہو جائے گی۔ (ورنہ وہ منقطع روایت ہے اور یہ سب مرفوع روایات ہیں)

ضمنی سوال: ابن مسعود رضی اللہ عنہ مفصل کی وجہ لتفصلوہ سے ذکر کی ہے تا کہ اس کو تم جدا جدا کر کے پڑھو۔

الجواب نمبر ①: ابن مسعودؓ نے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ذکر نہیں فرمایا۔

نمبر ②: اگر روایت کا بعد والا حصہ سامنے رکھا جائے تو لتفصلوا کا معنی ترتیل کرنا ہوگا اور ہر ایک رکعت میں ایک سورۃ پڑھنا مراد نہ ہوگا کیونکہ وہ مثال دے کر پھر دو سورتوں کا ایک رکعت میں جمع کرنا ثابت کر رہے ہیں اور اس معنی سے ابن مسعودؓ پر کوئی اعتراض نہیں عثمان رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اس کا مؤید ہے کہ وہ ایک رات میں قرآن مجید پڑھتے۔

ایک رکعت میں سورۃ کا کچھ حصہ پڑھنا:

۱۹۹۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح .

۱۹۹۷: ابن مرزوق نے عثمان بن عمر سے انہوں نے ابن جریج سے بیان کیا۔

تخریج : مسلم ۱۸٦/۱۔

۱۹۹۸: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ : (حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْفَتْحِ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِ، فَلَمَّا أَتٰى عَلٰى ذِكْرِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى، أَوْ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ). فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِلسَّعْلَةِ الَّتِيْ عَرَضَتْ لَهُ .قِيْلَ لَهُ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، بِآيَتَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ، قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ الْقِرَاءَةِ، فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ .

۱۹۹۸: ابوسلمہ بن سفیان نے عبداللہ بن سائبؓ سے نقل کیا کہ میں فتح مکہ کی صبح نماز صبح میں حاضر ہوا تو آپ نے سورۃ مؤمن پڑھنا شروع کی جب آپ موسیٰ وعیسیٰ یا موسیٰ وہارون کے واقعہ پر پہنچے تو آپ پر کھانسی کا غلبہ ہوا پس آپ نے رکوع کیا۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اسی قدر سورت پر رکوع کرنا کھانسی کے باعث تھا۔ تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ آپ نے فجر کی دو رکعتوں میں قرآن مجید کی دو آیات پڑھیں اور یہ بات ہم باب القراۃ فی رکعتی الفجر میں ذکر کر چکے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۰۶' مسلم فی الصلاۃ نمبر۱۶۳' نسائی فی الافتتاح نمبر۷۶' مسند احمد ۴۱۱/۳۔

ل : اس روایت میں کھانسی کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورۃ کا کچھ حصہ کھانسی کی مجبوری سے پڑھا نہ کہ یہ اصل حکم ہے۔

ج : باب القراۃ فی رکعتی الفجر میں ہم پہلے ذکر کر آئے کہ آپ فجر کی دو رکعتوں میں قرآن مجید کی دو آیتیں پڑھتے تھے پس یہ عذر کی بات نہیں بلکہ سورۃ کا بعض حصہ پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

۱۹۹۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ رَجُلٍ، هُوَ قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَوْ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دِجَاجَةَ، قَالَتْ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ : (جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، بِهَا يَرْكَعُ، وَبِهَا يَسْجُدُ، وَبِهَا يَدْعُوْ).

۱۹۹۹: جسرہ بنت دجاجہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی ایک ایک آیت پڑھتے اور اسی پر رکوع اور سجدہ اور اسی میں دعا مانگتے تھے (یعنی جنت ودوزخ سے متعلق)

تخریج : ابن ماجی فی الاقامه باب۱۷۹' نمبر ۱۳۵۰' نسائی فی السنن الکبرٰی صفة الصلاۃ نمبر۱۰۸۳۔

۲۰۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دِجَاجَةَ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِآيَةٍ حَتّٰى أَصْبَحَ (إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ)

[المائدة : ۱۱۸].

۲۰۰۰: جسرہ بنت دجاجہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت پر قیام کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی وہ آیت یہ تھی: (إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ) [المائدة : ۱۱۸].

تخریج : ابن ماجی فی الاقامه باب۱۷۹' نمبر ۱۳۵۰' نسائی فی السنن الکبرٰی صفة الصلاۃ بمبر ۱۰۸۳۔

۲۰۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ

الْقَطَّانُ، قَالَ : حَدَّثَنِي قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دِجَاجَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ بَعْضِ سُوْرَةٍ فِي رَكْعَةٍ .وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ ؛ لِمَا قَدْ ذَكَرْنَا، مِمَّا جَاءَ فِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقِيَامِ) فَذٰلِكَ يَنْفِي أَيْضًا مَا ذَكَرَ أَبُو الْعَالِيَةِ، لِأَنَّهُ يُوْجِبُ أَنَّ الْأَفْضَلَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا أُطِيْلَتِ الْقِرَاءَةُ فِيْهِ، وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْجَمْعِ بَيْنَ السُّوَرِ الْكَثِيْرَةِ فِي رَكْعَةٍ .وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ، وَأَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ .

۲۰۰۱: جسرہ بنت دجاجہ کہتی ہیں کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے سنا۔اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ کسی سورۃ کا بعض حصہ ایک رکعت میں پڑھ لیا جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں اور اس میں بھی کچھ حرج نہیں کہ پوری سورت ایک رکعت میں پڑھی جائے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات مذکور ہوئیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طولِ قیام کی ترغیب میں روایات آئی ہیں۔ ابوالعالیہ نے جو روایت ذکر کی ہے یہ طول قیام کے منافی ہے۔افضل ترین نماز لمبے قیام والی ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک قراءت کو کئی سورتیں پڑھ کر طویل نہ کیا جائے۔ یہ تمام امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس روایت کے خلاف روایت موجود ہے جو ہم فصل اوّل میں نقل کر آئے۔ جمع بین السورتین کی روایات یہ ہیں۔

حاصل روایات : ان روایات سے ایک رکعت میں سورۃ کے بعض حصہ کا پڑھنا ثابت ہوگیا اور یہ بات پہلے روایات سے ثابت کی جا چکی کہ ایک رکعت میں کئی سورتوں کے پڑھنے میں حرج نہیں ہے اور ان کے علاوہ آپ کا یہ ارشاد گرامی معروف ہے کہ افضل الصلاۃ......۔

تخریج : الصلاة طول القيام مسلم في الصلاة ١٦٤/١٦٥۔

اس روایت نے بھی ابوالعالیہ والی روایت کی صاف صاف نفی کر دی کیونکہ اس ارشاد کا مطلب یہی ہے کہ افضل نماز طویل قراءت والی ہے اور طویل قراءت تو کئی سورتوں کو جمع کرنے سے ہی ممکن ہے۔

یہی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی کی تائید میں مزید روایات:

ابوالعالیہ وغیرہ والی روایات کے خلاف حضرت ابن عمر، عمر، تمیم داری رضی اللہ عنہم سے روایات وارد ہیں جو ہم درج کر

رہے ہیں۔

۲۰۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا دَاوُدَ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ "كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ، مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ . "

۲۰۰۲: نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دو سورتوں کو ایک رکعت میں جمع فرماتے اور وہ نماز بھی مغرب کی ہوتی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاة ۳۶۹/۱۔

۲۰۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِالسُّوْرَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فِي رَكْعَةٍ .

۲۰۰۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ ایک رکعت میں دو یا تین سورتیں پڑھتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۲۳/۱۔

۲۰۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، مِثْلَهُ .وَزَادَ "وَكَانَ يَقْسِمُ السُّوْرَةَ الطَّوِيْلَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ . "وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ وَغَيْرِهِ، مَا دَلَّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .

۲۰۰۴: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت نقل کی اور یہ اضافہ ذکر کیا کہ طویل سورۃ کو فرائض کی دو رکعتوں میں تقسیم فرمالیتے اور ایسی روایات حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی آئی ہیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاة ۳۶۹/۱۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایات

۲۰۰۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِـ "سُوْرَةِ يُوْسُفَ "حَتّٰى بَلَغَ (وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ) [يوسف : ٨٤] ثُمَّ رَكَعَ .

۲۰۰۵: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی چنانچہ آپ نے پہلی رکعت میں سورۃ یوسف پڑھی جو اس آیت تک تھی۔ وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم (یوسف۔۸۴) پھر رکوع

کیا۔

تخریج : مصنف ابی ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۵۳/۱، ۳۵۴۔

۲۰۰۶: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ "أَلَمْ تَرَ "وَ "لِإِيلَافِ."

۲۰۰۶: عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا آپ نے مغرب کی پہلی رکعت میں الم ترکیف الفیل۔ اور ایلاف پڑھی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۵۸/۱۔

۲۰۰۷: وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَافْتَتَحَ "الْأَنْفَالَ" حَتَّى انْتَهَى إِلَى : (نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ) [الانفال : ٤٥] ثُمَّ رَكَعَ .

۲۰۰۷: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی آپ نے سورہ انفال شروع کی اور نعم المولی ونعم النصیر (الانفال۔۴۰) آخر تک پڑھی پھر رکوع کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۵۹/۱۔

۲۰۰۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ : كَانَ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهُ بِالْقُرْآنِ كُلِّهِ، فِي رَكْعَةٍ .

۲۰۰۸: ابن سیرین نقل کرتے ہیں کہ تمیم داری تمام رات قرآن مجید پڑھتے اور ایک رکعت میں سارا قرآن پڑھتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۵۰۲/۲۔

۲۰۰۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ : قَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ : (هٰذَا مَقَامُ أَخِيكَ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ أَوْ كَادَ أَنْ يُصْبِحَ، يَقْرَأُ آيَةً، يَرْكَعُ بِهَا وَيَسْجُدُ، وَيَبْكِي (أَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ) [الجاثية : ٢١] الْآيَةَ.

۲۰۰۹: مسروق کہتے ہیں کہ مجھے ایک مکی نے کہا یہ جگہ تمہارے بھائی تمیم داریؓ کی ہے میں نے ان کو دیکھا کہ ایک رات صبح تک قیام کیا یا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی وہ ایک ہی آیت پڑھتے اس پر رکوع اور سجدہ کرتے اور روتے۔ وہ آیت یہ تھی ام حسب الذین اجترحوا السیات (الجاثیہ ۲۱)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ٤٧٧/٢۔

۲۰۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِیُّ، قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ : أَنَّهٗ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِیْ رَکْعَةٍ .

۲۰۱۰: اسحاق بن سعید نے سعید سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہ ابن زبیر نے ایک رکعت میں قرآن مجید پڑھا۔

۲۰۱۱: حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ : أَنَّهٗ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِیْ رَکْعَةٍ، فِی الْبَیْتِ .

۲۰۱۱: حماد نے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ انہوں نے بیت اللہ میں ایک رکعت میں قرآن مجید پڑھا۔

تخریج : عبدالرزاق ١٤٨/٢۔

۲۰۱۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا یُوْسُفُ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْمُغِیْرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِیْمَ، قَالَ : (أَمَّنَا فِیْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَوَصَلَ بِ "سُوْرَةِ الْفِیْلِ (لِإِیْلَافِ قُرَیْشٍ) فِیْ رَکْعَةٍ) .وَهٰذَا الَّذِیْ ذَکَرْنَا، مَعَ تَوَاتُرِ الرِّوَایَةِ فِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَثْرَةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَیْهِ مِنْ أَصْحَابِهٖ، وَمِنْ تَابِعِیْهِمْ، هُوَ النَّظَرُ، لِأَنَّا قَدْ رَأَیْنَا فَاتِحَةَ الْکِتَابِ تُقْرَأُ، وَسُوْرَةٌ غَیْرُهَا فِیْ رَکْعَةٍ، وَلَا یَکُوْنُ بِذٰلِكَ بَأْسٌ، وَلَا یَجِبُ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ، لِأَنَّهَا سُوْرَةٌ، رَکْعَةٌ .فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ أَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِكَ مَا سِوَاهَا مِنَ السُّوَرِ، لَا یَجِبُ أَیْضًا لِکُلِّ سُوْرَةٍ مِنْهُ رَکْعَةٌ .وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

۲۰۱۲: مغیرہ نے ابراہیم کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے مغرب کی نماز میں ہماری امامت کرائی تو ایک رکعت میں سورۃ الفیل اور ایلاف پڑھی۔ یہ متواتر روایات جو ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وعمل اور کثیر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے نقل کیا اور انہوں نے اس پر عمل کیا اور تابعین نے اپنایا یہ قیاس ونظر کا تقاضا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ فاتحہ الکتاب اور اس کے علاوہ کوئی سورت ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں کسی کے ہاں بھی حرج نہیں اور وہ فاتحہ الکتاب کی وجہ سے لازم نہیں ہوئی کیونکہ یہ تو ہر رکعت کی سورت ہے۔ پس اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دیگر سورتوں کا یہی حکم ہو۔ ہر سورت کے لیے ایک رکعت کا ہونا واجب نہ ہو (بلکہ ایک رکعت میں کئی سورتیں پڑھی جاسکیں) یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

حاصلِ روایات : متواتر روایات اور صحابہ وتابعین کی اکثریت کے عمل سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دو سورتوں کا ایک رکعت میں جمع کرنا جائز ہے اس میں کوئی کراہت نہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر غور کریں تو عقلی تقاضہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے ہم سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ اس کے ساتھ ایک رکعت میں ملاتے ہیں اور اس میں ذرہ بھر حرج نہیں سمجھتے اور نہ فاتحہ الکتاب سے یہ لازم آتا ہے کیونکہ یہ ایک سورۃ ہے تو اس کے لئے ایک رکعت ضروری ہے اسی طرح باقی سورتوں کے لئے بھی لازم نہیں کہ ہر سورۃ کے لئے ایک رکعت ہو۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے۔

نوٹ: اس باب میں دلائل کی ترتیب عجیب ہے کہ دو سورتوں کا ایک رکعت میں پڑھنے کا ثبوت پیش کرتے ہوئے دو ضمنی مسئلے کہ سورۃ کا بعض حصہ پڑھنے سے بھی نماز میں فرق نہ پڑے گا اور ایک رکعت میں پورا قرآن مجید پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہ ہوگا ان مسائل کی روایات آثار صحابہ و تابعین سے واضح کیا اور آخر میں نظری دلیل بھی پیش کی۔ دراصل جب پورے قرآن مجید کے ایک رکعت میں پڑھنے کا ثبوت مل گیا جو کہ ۱۱۴ سورتیں ہیں تو دو سورتوں کے جمع کرنے میں کیا قباحت رہی۔ فتدبر ما اعجب فکرہ۔

بَابُ الْقِيَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَلْ هُوَ فِي الْمَنَازِلِ أَفْضَلُ أَمْ مَعَ الْإِمَامِ؟

تراویح گھر میں یا مسجد میں؟ یہ حضرات جن سے ہم نے یہ آثار روایت کیے یہ سب ماہِ رمضان میں علیحدہ نماز کو امام کی نماز سے افضل قرار دیتے تھے اور یہ صواب ہے

خلاصۃ المرام:

تراویح کی رکعات کی تعداد کتنی ہے اور تراویح مسجد میں افضل یا تنہا گھر میں۔

نمبر ①: اہل ظواہر آٹھ رکعت۔

نمبر ②: ائمہ اربعہ اور جمہور بیس رکعت تراویح مانتے ہیں تراویح مسجد میں افضل ہے یہ امام ابوحنیفہ شافعی احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔ امام مالک ابراہیم نخعی گھر میں افضل مانتے ہیں۔

تراویح کی تعداد کے متعلق صرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر الحدیث۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۴ ج۲۔

موقف اول: تراویح مسجد میں باجماعت افضل ہے دلیل یہ ہے۔

۲۰۱۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانَ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا دَاوُدَ، وَهُوَ ابْنُ أَبِىْ هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِىْ ذَرٍّ، قَالَ : (صُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ، وَلَمْ يَقُمْ بِنَا، حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ .فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ السَّابِعَةُ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا، حَتّٰى مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا السَّادِسَةَ، حَتّٰى خَرَجَ لَيْلَةَ الْخَامِسَةِ، فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ .فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ نَفَّلْتَنَا؟ فَقَالَ : إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا صَلَّوْا مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، كُتِبَ لَهُمْ قِيَامُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا الرَّابِعَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الثَّالِثَةِ، خَرَجَ وَخَرَجَ بِأَهْلِهِ، فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ، قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ .قَالَ : السُّحُوْرُ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْقِيَامَ مَعَ الْإِمَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَفْضَلُ مِنْهُ فِي الْمَنَازِلِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّهُ (مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهِ). وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ صَلَاتُهُ فِيْ بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الْإِمَامِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّ مَا احْتَجُّوْا بِهِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ (مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهِ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : وَلٰكِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّهُ قَالَ : (خَيْرُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ، إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ) ، فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ .وَذٰلِكَ لَمَّا كَانَ قَامَ بِهِمْ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ فَأَرَادُوْا أَنْ يَقُوْمَ بِهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُمْ هٰذَا الْقَوْلَ .فَأَعْلَمَهُمْ بِهٖ أَنَّ صَلَاتَهُمْ فِيْ مَنَازِلِهِمْ وُحْدَانًا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِمْ مَعَهُ فِيْ مَسْجِدِهِ، فَصَلَاتُهُمْ تِلْكَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ أَحْرٰى أَنْ يَكُوْنَ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ غَيْرِهٖ فِيْ غَيْرِ مَسْجِدِهٖ .فَتَصْحِيْحُ هٰذَيْنِ الْأَثَرَيْنِ، يُوْجِبُ أَنَّ حَدِيْثَ أَبِىْ ذَرٍّ هُوَ عَلٰى أَنْ يُكْتَبَ لَهُ بِالْقِيَامِ مَعَ الْإِمَامِ، قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهٖ .وَحَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، يُوْجِبُ أَنَّ مَا فَعَلَ فِيْ بَيْتِهٖ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هٰذَانِ الْأَثَرَانِ .

۲۰۱۳: جبیر بن نفیر حضرمی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا اور ہمیں قیام لیل کرایا یہاں تک کہ جب تیسویں رات آئی تو آپ نے نکل کر ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ رات کا ثلث گزر گیا پھر ہمیں اگلے روز (چوبیسویں کو نماز نہ پڑھائی یہاں تک کہ پچیس کی رات نکل کر نماز پڑھائی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کاش آپ ہمیں نفل نماز پڑھاتے آپ نے فرمایا جب لوگ امام کے ساتھ نماز پڑھ کر لوٹتے ہیں تو ان کے لئے اس رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے پھر چھبیس کی

رات آپ نے ہمیں نماز نہ پڑھائی جب ستائیسویں کی رات آئی آپ خود گھر والوں سمیت نکلے آپ نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ ہمیں خطرہ ہوگیا کہ سحری فوت ہو جائے گی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فلاح کا معنی سحری بتلایا ہے۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ رمضان کی رات مسجد میں قیام نسبت گھروں میں قیام کے افضل ہے۔ ان کا استدلال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہے کہ جو شخص مسجد میں قیام کر کے لوٹا تو اسے بقیہ رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔ مگر دوسری جماعت نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ گھر میں قیامِ رمضان، مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے۔ فریق اوّل کی یہ دلیل کو جو شخص امام کے ساتھ قیام کر کے لوٹا تو اس کو بقیہ رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے قولِ رسولؐ ہونے میں کلام نہیں، مگر آپ کا یہ ارشاد بھی تو ہے: ''خیر صلاۃ المرء فی بیتہٖ الا المکتوبۃ''، نفل نماز گھر میں افضل ہے البتہ فرض نماز۔ یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ نے ان کے ساتھ رمضان المبارک کی رات میں کیا اور ان کی چاہت یہ تھی کہ آپ اور بھی نماز پڑھائیں، اس وقت آپؐ نے یہ بات فرمائی۔ آپ نے تو ان کو بتلایا کہ ان کا گھر نماز پڑھنا ان کے مسجد میں نماز سے افضل ہے۔ تو یہ نماز اس لائق ہے کہ اسے گھر میں ادا کیا جائے۔ ان دونوں کو تضاد سے محفوظ کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ روایت ابوذر رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قیام سے بقیہ رات کے قیام کا ثواب ملنا ثابت ہوا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے گھر میں پڑھنے کی افضلیت ثابت ہوئی۔

اللغات: السادسہ سے ۲۴ رمضان السابعہ تئیس رمضان الخامسہ سے ۲۵ رمضان الفلاح سحری۔

تخریج: ابو داؤد فی رمضان باب ۱، نمبر ۱۳۷۵، ترمذی فی الصوم باب ۸۱، نمبر ۸۰۶، نسائی فی السهو باب ۱۰۳، قیام لیل باب ٤، ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۷۳، نمبر ۱۳۲۷ مسند احمد ۱۵۹/۵۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مسجد میں تراویح پڑھائی ہیں معلوم ہوا کہ مسجد میں پڑھنا افضل ہے اور اس سے قیام لیل کا ثواب بھی مفت میں مل جاتا ہے۔

موقف ثانی: رمضان میں تراویح گھر میں افضل ہے دلیل ملاحظہ ہو۔

۲۰۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَرَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ، فَصَلّٰى فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَالِيَ، حَتّٰى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ، فَظَنُّوْا أَنَّهٗ قَدْ نَامَ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ : مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ مُنْذُ اللَّيْلَةِ، حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ قِيَامُ اللَّيْلِ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ، مَا قُمْتُمْ بِهٖ، فَصَلُّوْا -أَيُّهَا النَّاسُ- فِيْ بُيُوْتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ، إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ).

۲۰۱۴: بشر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے مسجد میں چٹائی کا حجرہ بنایا اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی راتیں نماز ادا کی یہاں تک کہ لوگ جمع ہوئے تو انہوں نے آپ کی آواز کو گم پایا انہوں نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں بعض لوگ کھنگارنے لگے تاکہ آپ آواز سن کر نکل آئیں آپ نے فرمایا مجھے تمہاری طرف سے جو طرز عمل تھا وہ سامنے رہا یہاں تک کہ مجھے قیام لیل کے فرض ہونے کا خطرہ ہوا اگر وہ تم پر فرض ہو جاتا تو تم نہ کرتے۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز ادا کرو بے شک فرض نماز کے علاوہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو گھر میں ادا کی جائے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۸۱، واللباس باب۴۳، الادب باب۷۵، مسلم فی المسافرین نمبر۲۱۳، ابو داؤد فی الوتر باب۱۱، نمبر۱۰۴۴، نسائی فی القبلہ باب۱۳، مسند احمد ۱۸۷/۵۔

۲۰۱۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا الْوُحَاظِیُّ، قَالَ : ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ بَرْدَانُ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ أَبِیْ فُلَانٍ، وَهُوَ ابْنُ أَبِی النَّضْرِ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : (صَلَاةُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ).

۲۰۱۵: بشر بن سعید نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی نماز اپنے گھر میں میری اس مسجد میں نماز سے افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

تخریج : روایت نمبر ۲۰۱۴۔

۲۰۱۶: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ وَأَبُو الْأَسْوَدِ، قَالَا : أَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ، عَنْ أَبِی النَّضْرِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ، صَلَاتُهٗ فِیْ بَیْتِهٖ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ). وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَیْرِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِیْ ذٰلِكَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَیْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِیْ بَابِ التَّطَوُّعِ فِی الْمَسَاجِدِ .فَثَبَتَ بِتَصْحِیْحِ مَعَانِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ، مَا ذَكَرْنَاهُ .وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یُوَافِقُ مَا صَحَّحْنَاهَا عَلَیْهِ .

۲۰۱۶: بشیر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی فرض نماز کے علاوہ افضل ترین نماز گھر میں ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ روایت ثابت ہے جس کو ہم (باب التطوع فی المساجد) میں ذکر کر آئے ہیں۔ ان آثار کے معانی کی تصحیح کا تقاضا یہ ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ صحابہ کرام سے یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ثابت ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تخریج : ۲۰۱۴ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: خیر صلاۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبہ ثابت کررہا ہے کہ افضل نفل نماز گھر میں ہے اور وہ اکیلے پڑھی جائے گی آپ نے ان کو اپنے عمل سے سمجھایا کہ میرے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے سے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے اور زید بن ثابت والی روایت بتلا رہی ہے کہ جو آپ نے گھر میں کیا وہ اس سے افضل ہے (جو مسجد میں کیا) پس گھر میں نفل نماز کا ثواب زیادہ ہونا ثابت ہوا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کا عمل بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۲۰۱۷: فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّيْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ .

۲۰۱۷: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ ابن عمر رمضان میں امام کے پیچھے رمضان میں قیام نہ کرتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۹۶/۲۔

۲۰۱۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أُصَلِّيْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ : أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ .قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : صَلِّ فِيْ بَيْتِكَ .

۲۰۱۸: مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں رمضان امام کے پیچھے پڑھوں؟ تو انہوں نے پوچھا کیا تو قرآن پڑھ سکتا؟ یعنی قرآن یاد ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا پھر اپنے گھر میں پڑھو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۳۹۷/۲۔

۲۰۱۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ، وَمُغِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِيْ إِلَّا سُوْرَتَيْنِ لَرَدَّدْتُهُمَا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ.

۲۰۱۹: ابوحمزہ اور مغیرہ دونوں نے ابراہیم کے متعلق نقل کیا کہ وہ کہتے تھے اگر مجھے دو ہی سورتیں یاد ہوتیں تو میں ان کو دھراتا رہتا اور یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں امام کے پیچھے رمضان میں قیام کروں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۳۹۷/۲۔

۲۰۲۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : كَانَ الْمُتَهَجِّدُوْنَ يُصَلُّوْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، وَالْإِمَامُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ .

۲۰۲۰: مغیرہ نے ابراہیم کے متعلق نقل کیا کہ تہجد گزار مسجد کی ایک جانب نماز پڑھتے اور امام رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہوتا تھا۔

۲۰۲۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْ رَمَضَانَ، فَيَؤُمُّهُمُ الرَّجُلُ، وَبَعْضُ الْقَوْمِ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ .قَالَ شُعْبَةُ : سَأَلْتُ إِسْحَاقَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنْ هٰذَا، فَقَالَ : كَانَ الْإِمَامُ هَاهُنَا يَؤُمُّنَا، وَكَانَ لَنَا صَفٌّ يُقَالُ لَهُ : صَفُّ الْقُرَّاءِ، فَنُصَلِّي وُحْدَانًا وَالْإِمَامُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ .

۲۰۲۱: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ لوگ رمضان میں نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور ان کی امامت خاص آدمی کرا رہا ہوتا تھا ادھر بعض لوگ مسجد میں اکیلے نماز پڑھ رہے ہوتے تھے شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن سوید سے اس کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگے امام ہمیں یہاں امامت کراتا اور ہماری ایک صف ہوتی جس کو قراء کی صف کہا جاتا پس ہم اکیلے نماز پڑھتے جبکہ امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہوتا تھا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۹۶/۲۔

۲۰۲۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ .ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِي إِلَّا سُوْرَةٌ وَاحِدَةٌ، لَكُنْتُ أَنْ أُرَدِّدَهَا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ.

۲۰۲۲: ابوحمزہ نے ابراہیم سے نقل کیا اگر مجھے ایک سورت آتی ہوتی تو میں اسی کو دھراتا اور ایک سورت بار بار پڑھنا مجھے امام کے پیچھے رمضان میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔

۲۰۲۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلٰى مَنْزِلِهٖ، فَلَا يَقُوْمُ مَعَ النَّاسِ .

۲۰۲۳: ابوالاسود نے عروہ کے متعلق بیان کیا کہ وہ لوگوں کے ساتھ رمضان میں فرض نماز پڑھتے پھر اپنے گھر لوٹ آتے اور لوگوں کے ساتھ قیام نہ کرتے۔

۲۰۲۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، قَالَ : لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ، وَالْإِمَامُ يُصَلِّيْ بِهِمْ فِيْهِ .

۲۰۲۴: ابوبشر کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر رمضان میں مسجد میں اکیلے نماز پڑھتے جبکہ امام لوگوں کو اس میں نماز پڑھا رہا تھا۔

۲۰۲۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا أَنَسٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ، وَسَالِمًا، وَنَافِعًا يَنْصَرِفُوْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ فِيْ رَمَضَانَ، وَلَا يَقُوْمُوْنَ مَعَ النَّاسِ .

۲۰۲۵: عبیداللہ بن عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم' سالم' نافع کو دیکھا کہ وہ رمضان میں مسجد سے واپس لوٹ

رہے ہیں اور وہ لوگوں کے ساتھ قیام رمضان نہ کرتے تھے۔

۲۰۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ : أَتَيْتُ مَكَّةَ، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ، فِيْ زَمَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَكَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَوْمٌ يُصَلُّوْنَ عَلَى حِدَةٍ فِي الْمَسْجِدِ .بِهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ مَا رَوَيْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ، كُلُّهُمْ يُفَضِّلُ صَلَاتَهُ وَحْدَهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، عَلَى صَلَاتِهٖ مَعَ الْإِمَامِ، وَذٰلِكَ هُوَ الصَّوَابُ .

۲۰۲۶: اشعث بن سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا اور یہ رمضان المبارک کے دن تھے اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی حکومت کا زمانہ تھا مسجد میں امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا اور کچھ لوگ اکیلے مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔

حاصل روایات : آثار سے یہ بات واضح ہوئی کہ رمضان میں امام کے ساتھ نماز پڑھنے کی بجائے اکیلے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے اور یہی درست ہے۔

تنبیہ: ائمہ اربعہ جمہور صحابہ وتابعین کا مسلک یہی ہے کہ رمضان میں تراویح مسجد میں پڑھنا افضل ہے حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے زمانے میں مسجد میں الگ جماعتوں میں پڑھنے والے صحابہ وتابعین کو ابی بن کعب اور تمیم داری کے پیچھے جمع کر دیا تھا۔

نوٹ :اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کا خود اپنا رجحان فریق ثانی کی طرف ہے اس لئے ان کے دلائل خوب زوردار انداز سے پیش کئے اگرچہ یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ لوگوں کی اکثریت رمضان میں امام کے پیچھے ہی قیام رمضان کرتی تھی بعض افراد کا یہ طرز عمل تھا جو انہوں نے نقل کیا جمہور کا مسلک اور تابعین وصحابہ کی اکثریت وہ مسجد ہی میں قیام رمضان کرتے تھے ائمہ کے احترام کے طور پر اسماء گرامی ذکر کرنے کے بغیر اس باب میں مسالک کا تذکرہ کیا یہ باب بھی نظر سے خالی ہے۔

بَابُ الْمُفَصَّلِ هَلْ فِيْهِ سُجُوْدٌ أَمْ لَا

کیا مفصل میں سجدہ ہے؟

یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیتے۔ ہمارے نزدیک قیاس اسی بات کا متقاضی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ جب مسافر آیت سجدہ تلاوت کرلے اور وہ سواری پر ہو تو وہ اشارہ کرلے اس پر ضروری نہیں کہ وہ زمین پر اُتر کر سجدہ کرے اور یہ فصلت نفل میں ہے فرض میں نہیں' اس لیے فرض نماز تو بالاتفاق زمین پر ادا ہوتی ہے اور نفل تو سواری کی حالت میں کیف ما تفق ادا ہو جائے۔ ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کے ہاں سجدۂ تلاوت واجب ہے۔ہم نے جو بیان کیا اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی پیش کردہ روایت میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ مفصلات میں سجدہ نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے سجدہ سے متعلق کلام میں کئی احتمالات ہیں جو ہم فصل اوّل میں ذکر کر چکے ان میں سے ایک کے مطابق معنی ہوگا جس کو ہم نے حضرت عمر' سلمان' ابن الزبیر رضی اللہ عنہم سے بیان کیا ہے اور یہ بھی ممکن

ہے کہ مفصل کے علاوہ سجدات کو بھی ان وجوہ سے چھوڑا ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جو رائے اختیار کی ہے اس کے خلاف صحابہ کرام کی ایک جماعت کے اقوال موجود ہیں جو درج ذیل ہیں۔

سجدہ تلاوت میں تین اختلاف ہیں۔

اختلاف اول: سنت ہے یا واجب۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام مالک وشافعی واحمد رحمہم اللہ کے ہاں سنت ہے۔ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں واجب ہے۔

اختلاف دوم: کل قرآن میں کتنے سجدے ہیں امام احمد کے ہاں پندرہ۔ امام مالک کے ہاں گیارہ۔ امام ابوحنیفہ وشافعی کے ہاں چودہ ہیں۔ البتہ ابوحنیفہ حج میں ایک سجدہ اور ایک ص میں مانتے ہیں امام شافعی دونوں حج میں مانتے ہیں۔

اختلاف سوم: مقصود باب یہی مسئلہ ہے امام مالک وحسن بصری علیہما الرحمۃ مفصلات میں سجدہ کے قائل نہیں اسی لئے نجم، انشقاق، علق میں سجدہ نہیں امام ابوحنیفہ وشافعی واحمد رحمہم اللہ مفصلات میں سجدہ کو لازم قرار دیتے ہیں۔

اختلاف سوم میں مؤقف فریق اوّل: مفصلات میں سجدہ نہیں ہے دلیل ملاحظہ ہو۔

۲۰۲۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ صَخْرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : (عَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمُ فَلَمْ يَسْجُدْ أَحَدٌ مِنَّا) :

۲۰۲۷: خارجہ بن زید نے اپنے والد زید بن ثابت سے نقل کیا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ نجم سنائی پس ہم میں سے کسی ایک نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

تخریج : بخاری فی سجود القرآن باب ٦، مسلم فی المساجد نمبر ١٠٦۔

۲۰۲۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ : أَنَا أَبُوْ صَخْرٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۰۲۸: حیوہ بن شریح سے خبر دی کہ ابوصخرہ نے بتلایا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ١٤٦/١۔

۲۰۲۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ح .

۲۰۲۹: ابوبکرہ کہتے ہیں ہمیں روح نے اور وہ ابن ابی ذئب سے بیان کرتے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد ١٩٩/١، ترمذی ١٢٧/١۔

۲۰۳۰: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْمٌ فَقَلَّدُوْهُ، فَلَمْ يَرَوْا فِي "النَّجْمِ "سَجْدَةً. وَخَالَفَهُمْ فِيْ

ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ فِيْهَا سَجْدَةٌ، وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ -عِنْدَنَا -عَلٰى أَنَّهُ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا، لِأَنَّهُ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ تَرْكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ فِيْهَا حِيْنَئِذٍ ؛ لِأَنَّهُ كَانَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمْ يَسْجُدْ لِذٰلِكَ .وَيُحْتَمَلُ أَنَّهُ تَرَكَهُ لِأَنَّهُ كَانَ فِيْ وَقْتٍ لَا يَحِلُّ فِيْهِ السُّجُوْدُ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ تَرَكَهُ، لِأَنَّ الْحُكْمَ كَانَ عِنْدَهُ فِيْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ، أَنَّ مَنْ شَاءَ سَجَدَ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ تَرَكَهُ، لِأَنَّهُ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا .فَلَمَّا احْتَمَلَ تَرْكُهُ لِلسُّجُوْدِ كُلَّ مَعْنًى مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِيْ، لَمْ يَكُنْ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِمَعْنًى مِنْهَا، أَوْلٰى مِنْ صَاحِبِهٖ إِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِهٖ .وَلٰكِنَّا نَحْتَاجُ إِلٰى أَنْ نُفَتِّشَ مَا بَعْدَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْأَحَادِيْثِ لِنَلْتَمِسَ حُكْمَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، هَلْ فِيْهَا سُجُوْدٌ أَوْ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ .ح .

۲۰۳۰: عطاء بن یسار نے زید بن ثابتؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی ؒ کہتے ہیں کہ بعض علماء نے گزشتہ آثار کی پیروی کرتے ہوئے کہا کہ سورۂ نجم میں سجدہ نہیں ہے۔مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اس میں سجدہ لازم ہے اور روایات بالا میں سورۂ نجم میں سجدہ کے نہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔اس میں کئی احتمالات ہیں: (۱) آپ نے اس وقت سجدہ وضوء کی حالت نہ ہونے کی وجہ سے ترک کیا ہو (۲) وہ ایسا وقت ہو جس میں سجدہ جائز نہ ہو (۳) اس لیے چھوڑ دیا کہ آپ کے ہاں سجدہ کا اس وقت یہ ہو کہ جو چاہے اس کو کرلے اور جو چاہے چھوڑ دے (۴) یہ بھی احتمال ہے کہ اس میں سجدہ اس لیے ترک کیا کہ اس میں سجدہ نہیں۔جب سجدہ کے ترک میں یہ تمام احتمالات جاری ہیں اور یہ روایت دوسری روایات سے اولیٰ اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اس میں ایسی دلالت نہ ہو جو اسے دوسری سے راجح بنا دے۔لیکن اس کے لیے ان احادیث کو دیکھنا اور تلاش کرنا ہوگا جو اس میں سجدہ کے ہونے نہ ہونے پر دلالت کریں۔روایات ذیل پر نظر ڈالیں۔

تخریج : نسائی ۱۵۲/۱، مسلم ۲۱۵/۱ نحوہ۔

حاصلِ روایات : ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب جناب نبی اکرم ﷺ نے اور صحابہ کرام نے سجدہ نہیں کیا تو سورۃ نجم میں سجدہ نہیں کیا اور تمام مفصلات کا حکم یکساں ہے۔

جوابِ دلیل بالا: اس روایت میں ان کے مؤقف کی ہمارے نزدیک کوئی دلیل نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ دلیل میں احتمالات ہیں۔

احتمال نمبر ①: ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے سجدہ اس لئے چھوڑ دیا ہو کہ آپ وضو کی حالت میں نہ ہوں پس سجدہ نہیں کیا۔

احتمال نمبر ②: اس لئے چھوڑا کہ وہ ایسا وقت تھا جس میں سجدہ درست نہیں۔

احتمال نمبر ③: اس لئے چھوڑا کہ سجدہ تلاوت کا حکم آپ کے ہاں یہ ہو کہ جو چاہے سجدہ کرے جو چاہے چھوڑ دے۔

احتمال نمبر④: آپ نے اس لئے چھوڑا ہو کہ اس سورت میں سجدہ نہیں۔ جب اس روایت میں یہ چاروں احتمال یکساں طور پر ثابت ہو رہے ہیں تو کسی ایک احتمال کو ترجیح دینے کے لئے دلیل راجح کی ضرورت ہے۔

تعین احتمال کے لئے دلیل کی تلاش:

ہم نے ایک احتمال کے متعین کرنے کے لئے دلیل کی تلاش کی تو ایسی روایات مل گئیں جو سورۃ النجم میں سجدہ کو ثابت کرتی ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو۔

۲۰۳۱: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا، فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ، إِلَّا شَيْخٌ كَبِيْرٌ، أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَقَالَ : هٰذَا يَكْفِيْنِيْ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : وَلَقَدْ رَأَيْتُهٗ بَعْدُ، قُتِلَ كَافِرًا).

۲۰۳۱: اسود نے عبداللہ سے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے سورۃ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور جتنے لوگ موجود تھے سب نے سجدہ کیا پس ایک بڈھا رہ گیا جس نے مٹی کی ایک مٹھی لے کر اپنے ماتھے سے لگائی اور کہنے لگا مجھے یہی کافی ہے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو بعد میں کفر کی حالت میں قتل ہوتے دیکھا۔

تخریج : بخاری فی سجود القرآن باب ۱' مسلم فی المساجد نمبر ۱۰۵۔

۲۰۳۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ حَتّٰى سَجَدَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ، وَحَتّٰى سَجَدَ الرَّجُلُ عَلٰى شَيْءٍ رَفَعَهٗ إِلٰى وَجْهِهٖ بِكَفِّهٖ).

۲۰۳۲: نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سورہ نجم کی تلاوت فرمائی پھر سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمان اور کافر بھی سجدہ میں پڑ گئے یہاں تک کہ آدمیوں نے ایک دوسرے پر سجدہ کیا اور ایک آدمی نے اس چیز پر سجدہ کیا جو اس نے چہرے کی طرف اپنے ہاتھ سے بلند کی۔

تخریج : بخاری فی سجود القرآن باب ۱۲' مسلم فی المساجد نمبر ۱۰۳' طبرانی فی المعجم الکبیر ۳۶۵/۱۲۔

۲۰۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ إِلَّا رَجُلَيْنِ أَرَادَا الشُّهْرَةَ).

۲۰۳۳: محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سورۃ نجم کی

تلاوت فرمائی تو آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ سب نے سجدہ کیا مگر دو آدمیوں نے شہرت کی خاطر سجدہ نہ کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۸/۲۔

۲۰۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّجَرِ).

۲۰۳۴: ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم پڑھی پس آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ جو جن وانس اور درخت موجود تھے سب نے سجدہ کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۷، ۸۔

۲۰۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ ثَابِتٍ الْمَدَنِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، (أَنَّهُ رَأٰى أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَجَدَ فِيْ خَاتِمَةِ النَّجْمِ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا؟ قَالَ : لَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا لَمَا سَجَدْتُ فِيْهَا).

۲۰۳۵: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے سورۃ نجم کے اختتام پر سجدہ کیا ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے پوچھا۔ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ نجم میں سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۷۔

۲۰۳۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ : (سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً، مِنْهُنَّ النَّجْمُ).

۲۰۳۶: سعید بن بلال نے اس سے بیان جنہوں تے ان کو بتلایا کہ حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے جن میں ایک سورۃ نجم والا ہے۔

تخریج : ترمذی فی ابواب الوتر باب۴۷، ۵۶۸/۵۶۹۔

۲۰۳۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ وَدَاعَةَ، قَالَ : (رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ، فَسَجَدَ، فَلَمْ أَسْجُدْ مَعَهُ لِأَنِّيْ كُنْتُ عَلٰى غَيْرِ الْإِسْلَامِ، فَلَنْ أَدَعَهَا أَبَدًا). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ

تَحْقِيقُ السُّجُوْدِ فِيْهَا، وَلَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ، مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ فِيْهَا سَجْدَةٌ فَهٰذِهِ أَوْلَى، لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُسْجَدَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ سُجُوْدٍ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يُتْرَكَ السُّجُوْدُ فِيْ مَوْضِعِهٖ لِعَارِضٍ مِنَ الْعَوَارِضِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِنَّ فِيْ ذٰلِكَ دَلَالَةً أَيْضًا تَدُلُّ عَلٰى أَنْ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا، فَذَكَرَ .

۲۰۳۷: عکرمہ بن خالد نے مطلب بن وداعہؓ سے بیان کیا کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مکہ میں سورۃ نجم پڑھی اور سجدہ کیا پس میں نے آپ کے ساتھ سجدہ نہ کیا کیونکہ میں اسلام پر نہ تھا (اب) ہرگز میں اس کو نہ چھوڑوں گا۔ ان روایات سے اس میں سجدہ کا وجود ثابت ہوا۔ فصل اوّل میں جو روایات مذکور ہیں وہ سجدہ ہونے کے منافی نہیں ہیں۔ پس یہ بہتر ہے اس لیے کہ جو سجدے کا موقع نہ ہو وہاں سجدہ جائز نہیں اور یہ تو ممکن ہے کہ عارضہ کی وجہ سے کسی سجدہ کو چھوڑ دیا جائے وہ عوارض جن کا تذکرہ ہم فصل اول میں کر چکے۔ اگر کسی کو یہ اعتراض ہو اس میں بھی تو اس میں سجدہ نہ ہونے کی دلالت موجود ہے۔ روایت درج ذیل ہے۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب۴۹' مسند احمد ۴۲۰/۳' مصنف عبدالرزاق ۵۸۸۱' بیہقی فی السنن الکبری ۳۱۴/۲۔

سوال : سورۃ النجم کے متعلق سجدہ نہ ہونے کی دلالت واضحہ موجود ہے یہ روایت ملاحظہ ہو۔

۲۰۳۸: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللِّهْبِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ دَاوُدَ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ : هَلْ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ؟ قَالَ : لَا .قَالَ : فَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَدْ قَرَأَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ، فَلَوْ كَانَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُوْدٌ إِذًا لَعَلَّمَهُ سُجُوْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ، لِمَا أَتٰى عَلَيْهِ فِيْ تِلَاوَتِهٖ وَلَا حُجَّةَ لَهُ فِيْ هٰذَا -عِنْدَنَا -لِأَنَّهُ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ذٰلِكَ فِيْهِ، لِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ .وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ إِلٰى أَنَّهُ غَيْرُ وَاجِبٍ، وَإِلٰى أَنَّ التَّالِيَ لَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَهُ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ـ

۲۰۳۸: عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے پوچھا کیا مفصلات میں سجدہ ہے انہوں نے فرمایا نہیں۔ معترض کہتے ہیں یہ لو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں جن پر جناب نبی اکرم ﷺ نے سارا قرآن مجید پڑھا' اگر مفصل میں سجدہ ہوتا تو وہ اس سجدہ کو ضرور جناب نبی اکرم ﷺ کے سجدہ سے جان لیتے۔ (امام طحاویؒ فرماتے ہیں) ہمارے ہاں معترض کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے گزشتہ عوارض مذکورہ میں کسی کی بناء پر سجدہ کو ترک فرمایا ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ سجدہ تلاوت واجب نہیں اور اگر

تلاوت کرنے والا بھی نہ کرے تو تب بھی اس کو کچھ نقصان نہیں۔روایات ذیل میں ہیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۶/۲۔

یہ ابی بن کعب ہیں جنہوں نے مکمل قرآن مجید نبی اکرم ﷺ سے پڑھا اور آپ کو سنایا ہے اگر نجم میں سجدہ ہوتا تو ابن ابی کعب مفصلات میں سجدہ کا چنداں انکار نہ کرتے۔

الجواب نمبر①: اس اشکال کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ پڑھاتے یا سنتے وقت گزشتہ احتمالات میں سے کسی ایک کی وجہ سے سجدہ نہ کیا ہو تو یہ بات سجدہ نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔

جواب نمبر②: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ قول ہے کہ سجدہ تلاوت واجب نہیں اور تلاوت کرنے والا اگر اسے نہ کرے تو اس پر کچھ حرج نہیں شاید کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے اسی وجہ سے سجدہ نہ کیا ہو چنانچہ حضرت عمر' سلمان' ابن زبیر رضی اللہ عنہم کی روایات ہم پیش کرتے ہیں۔

۲۰۳۹: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ.

۲۰۳۹: یونس کہتے ہیں ہمیں ابن وہب نے اور ان کو مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا۔

۲۰۴۰: ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَنَزَلَ فَسَجَدَ، وَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، فَتَهَيَّئُوْا لِلسُّجُوْدِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رِسْلِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكْتُبْهَا عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ نَشَاءَ، فَقَرَأَهَا وَلَمْ يَسْجُدْ، وَمَنَعَهُمْ أَنْ يَسْجُدُوْا.

۲۰۴۰: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سورۃ سجدہ منبر پر تلاوت کی یہ جمعہ کا دن تھا پھر اترے اور سجدہ کیا اور سب نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ تلاوت فرمائی تو سب نے سجدہ کی تیاری کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہم پر فرض نہیں کیا مگر جب کہ ہم قصد کریں پس انہوں نے سورۃ سجدہ تو پڑھی مگر سجدہ نہ کیا اور سب کو سجدہ سے روک دیا۔

تخریج :بخاری فی ابواب سجود القرآن باب ۱۰۔

۲۰۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : مَرَّ سَلْمَانُ بِقَوْمٍ قَدْ قَرَؤُوْا بِالسَّجْدَةِ، فَقِيْلَ : أَلَا تَسْجُدُ؟ فَقَالَ : إِنَّا لَمْ نَقْصِدْ لَهَا.

۲۰۴۱: ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ سلمانؓ ان لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جنہوں نے سجدہ کی آیت تلاوت کی ان سے کہا گیا تم سجدہ کیوں نہیں کرتے؟ تو انہوں نے کہا ہم پر یہ لازم نہیں کیا گیا۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۵/۲۔

۲۰۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: لَقَدْ قَرَأَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السَّجْدَةَ، وَأَنَا شَاهِدٌ، فَلَمْ يَسْجُدْ. فَقَامَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ إِذْ قَرَأْتَ السَّجْدَةَ؟ فَقَالَ: " إِذَا كُنْتُ فِي صَلَاةٍ سَجَدْتُ، وَإِذَا لَمْ أَكُنْ فِي صَلَاةٍ فَإِنِّي لَا أَسْجُدُ " فَهٰؤُلَاءِ الْجِلَّةُ لَمْ يَرَوْهَا وَاجِبَةً. وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا، لِأَنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ الْمُسَافِرَ إِذَا قَرَأَهَا وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، أَوْمَأَ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَسْجُدَهَا عَلَى الْأَرْضِ، فَكَانَتْ هٰذِهِ صِفَةَ التَّطَوُّعِ، لَا صِفَةَ الْفَرْضِ، لِأَنَّ الْفَرْضَ لَا يُصَلَّى إِلَّا عَلَى الْأَرْضِ، وَالتَّطَوُّعُ يُصَلَّى عَلَى الرَّاحِلَةِ. وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ، وَأَبُو يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رحمہم اللہ يَذْهَبُونَ فِي السُّجُودِ إِلَى خِلَافِ ذٰلِكَ، وَيَقُولُونَ: هِيَ وَاجِبَةٌ فَثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ مَا ذَكَرُوا عَنْ أُبَيٍّ لَا دَلَالَةَ فِيهِ عَلَى أَنْ لَا سُجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْحُكْمُ كَانَ فِي السُّجُودِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى وَاحِدٍ مِنَ الْمَعَانِي الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ، وَسَلْمَانَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، فَتَرَكَ السُّجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ لِذٰلِكَ. وَلَعَلَّهُ أَيْضًا لَمْ يَسْجُدْ فِي تِلَاوَةِ مَا فِيهِ سُجُودٌ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ الْمُفَصَّلِ. وَقَدْ خَالَفَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ، جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۴۲: ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ ابن زبیر سے آیت سجدہ پڑھی اس وقت میں موجود تھا مگر انہوں نے سجدہ نہ کیا پھر حارث بن عبداللہ کھڑے ہوئے اور سجدہ کیا پھر کہا اے امیرالمؤمنین! تمہیں سجدہ سے کس بات نے منع کیا جب کہ تم نے آیت سجدہ پڑھی تو ابن زبیر نے جواب دیا جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو سجدہ کر لیتا ہوں اور اگر نماز میں نہیں ہوتا تو سجدہ نہیں کرتا۔ ایک جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی بات لا سجود فی المفصل کہ مفصل میں سجدہ نہیں' کے خلاف فرمایا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۸۱/۱۔

حاصل روایات : یہ ہوا کہ حضرت عمر' سلمان' ابن زبیر رضی اللہ عنہم کے ہاں سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے اس لئے انہوں نے کبھی سجدہ کر لیا جب خود قصد کیا اور کبھی نہ کیا اور ممکن ہے کہ ابی بن کعب بھی انہی سے ہوں۔

تقاضا نظر: تقاضہ عقل یہی ہے کیونکہ مسافر اگر سواری کی حالت میں سجدہ تلاوت ادا کرنا چاہے تو زمین پر اترنا اس کے لئے لازم نہیں بلکہ وہ اشارہ کر لے اور یہ کیفیت نفل کی ہے فرض کی نہیں کیونکہ فرض بہر صورت زمین پر پڑھا جاتا ہے اور نفل تو سواری پر بھی پڑھ سکتے ہیں ائمہ احناف اگرچہ سجدہ کو واجب قرار دیتے ہیں مگر اوپر والی تفصیل سے بھی یہ معلوم ہو گیا کہ ابی بن کعب والی روایت میں اس احتمال کی وجہ سے مفصلات میں سجدہ نہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

شاید انہوں نے مفصلات کے علاوہ سجود کے مقامات میں بھی سجدہ نہ کیا ہو۔

جواب نمبر ④: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک عظیم جماعت ابی بن کعبؓ کے اس عمل کے خلاف نظر آتی ہے۔

۲۰۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ ذِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ عَزَائِمَ السُّجُوْدِ (الم تَنْزِيْلُ "وَ "حم "وَ "النَّجْمِ "وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ)

۲۰۴۳: ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے جن سورتوں میں سجدہ ضروری ہے وہ یہ ہیں الم السجدۃ، النجم، اقرأ باسم ربک۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۷/۲۔

۲۰۴۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۲۰۴۴: سفیان نے عاصم سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۰۴۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِ "النَّجْمِ "، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ : (إِذَا زُلْزِلَتِ).

۲۰۴۵: عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں مکہ میں نماز فجر پڑھائی انہوں نے دوسری رکعت میں سورۃ النجم پڑھی پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر اذا زلزلت پڑھی۔

۲۰۴۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالُوْا : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : ثَنَا الْحَكَمُ أَنَّهٗ سَمِعَ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ .قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ، وَاللَّفْظُ لِرَوْحٍ .

۲۰۴۶: حکم نے بیان کیا کہ میں ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا' وہ اپنے والد سے بیان کرتے تھے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر اسی طرح روایت نقل کی اور یہ الفاظ روح راوی کے ہیں۔

۲۰۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ .ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ سَجَدَ فِيْ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ).

۲۰۴۷: ابورافع نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی نے اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کیا۔

تخریج : بخاری فی ابواب سجود القرآن باب۷' ابن ابی شیبه فی الصلاة ۷/۲۔

۲۰۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ عَلِيِّ بِنِ زَيْدٍ' عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى' عَنْ مَسْرُوْقٍ' قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ الصُّبْحَ' فَقَرَأَ "النَّجْمَ "فَسَجَدَ فِيْهَا' ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ سُوْرَةً أُخْرٰى .

۲۰۴۸: مسروق کہتے ہیں کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو انہوں نے سورۃ النجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر دوسری سورت پڑھی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۸/۲۔

۲۰۴۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' عَنْ شُعْبَةَ' عَنْ مَنْصُوْرٍ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' عَنِ الْأَسْوَدِ' أَنَّ عُمَرَ' وَعَبْدَ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا -سَجَدَا فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) قَالَ مَنْصُوْرٌ : أَوْ أَحَدُهُمَا .

۲۰۴۹: اسود کہتے ہیں کہ عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں نے اذا السماء انشقت میں سجدہ کیا۔ منصور نے کہا یا اس طرح کہا کہ ان دونوں میں سے ایک نے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۷/۲۔

۲۰۵۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۰۵۰: روح نے شعبہ سے انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۲۰۵۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ' عَنْ سُلَيْمَانَ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' عَنِ الْأَسْوَدِ' قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ' وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْجُدَانِ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ).

۲۰۵۱: اسود کہتے ہیں کہ میں نے عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ دونوں اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے تھے۔

۲۰۵۲: حَدَّثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ' عَنْ لَيْثٍ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِذٰلِكَ .

۲۰۵۲: عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ سے اسی طرح بیان کیا۔

۲۰۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

يَسْجُدُ فِي "النَّجْمِ "فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فِي سُوْرَةٍ أُخْرَى .

۲۰۵۳:عبدالرحمٰن الاعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ النجم میں نماز صبح میں پڑھتے ہوئے سجدہ کرتے پھر دوسری سورۃ سے شروع کرتے۔

۲۰۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : أَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَأَ النَّجْمَ، فَسَجَدَ فِيْهَا .

۲۰۵۴:اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو سورۃ النجم کی تلاوت کی پس اس میں سجدہ کیا۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب الافتتاح الصلاۃ نمبر۱۰۳۸۔

۲۰۵۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ .

۲۰۵۵: نافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ سورۃ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک کو نماز کے علاوہ بھی تلاوت کرتے تو سجدہ کرتے۔

۲۰۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ : سُئِلَ نَافِعٌ "أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ؟ "قَالَ : مَاتَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَلَمْ يَقْرَأْهَا، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي "النَّجْمِ "، وَفِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ .

۲۰۵۶:اسحاق بن سوید کہتے ہیں کہ نافع سے دریافت کیا گیا کیا ابن عمر سورہ حج میں دو سجدے کرتے تھے کہنے لگے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وفات تک ان کو پڑھا نہیں (یعنی میں نے ان کی قراءت ان سے نہیں سنی) لیکن وہ النجم اور اقرء میں سجدہ کرتے تھے۔

۲۰۵۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي "النَّجْمِ ."

۲۰۵۷: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ سورۃ النجم میں سجدہ کرتے تھے۔

۲۰۵۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

الْاَصْبَهَانِيّ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا كَانَ يَسْجُدُ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ).

۲۰۵۸: ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۷/۲۔

۲۰۵۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، وَالثَّوْرِيُّ، وَحَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذِرٍّ أَنَّ عَمَّارًا سَجَدَ فِيْهَا.

۲۰۵۹: حماد نے عاصم سے انہوں نے ذر سے بیان کیا کہ عمارؓ نے اذا السماء میں سجدہ کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه ۸/۲۔

۲۰۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِيْهَا. فَهٰؤُلَاءِ قَدْ خَالَفُوْا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِهٖ : "لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ."

۲۰۶۰: عبدالرحمٰن اعرج کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سورہ السماء میں سجدہ کرتے تھے۔ یہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے قول ''لا سجود فی المفصل'' کی مخالفت کی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۶/۲، ۷۔

حاصل روایات : ان روایات سے ثابت ہو رہا ہے کہ مفصلات میں سجدے ہیں گویا مفصلات میں سجدہ نہ ہونے کی نفی کردی ان کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ابن مسعودؓ جیسے حضرات بھی شامل ہیں جو ہر سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید سنتے سناتے تھے بلکہ وفات والے سال دو مرتبہ سنا سنایا۔ اس لئے وہ منسوخ و تبدیل سے خوب واقف تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ملاحظہ ہو۔

۲۰۶۱: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ (أَبِيْ ظَبْيَانَ، قَالَ : قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا أَيَّ قِرَاءَةٍ تَقْرَأُ؟ . قُلْتُ : الْقِرَاءَةَ الْاُوْلٰى قِرَاءَةَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ، فَقَالَ : هِيَ الْقِرَاءَةُ الْاٰخِرَةُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ فِيْ كُلِّ عَامٍ، قَالَ : أُرَاهُ، قَالَ : فِيْ كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، عَرَضَهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ، فَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا نُسِخَ وَمَا بُدِّلَ). فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَضَرَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ مَرَّتَيْنِ، فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ، فَعَلِمَ مَا نُسِخَ وَمَا بُدِّلَ. فَإِنْ كَانَ فِيْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّ أُبَيًّا قَدْ عَلِمَ مَا فِيْهِ مِنَ

السُّجُوْدِ مِنَ الْقُرْآنِ، حَتّٰى صَارَ قَوْلُهُ : "لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ "دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّهُ كَذٰلِكَ، كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ حُضُوْرَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ مَرَّتَيْنِ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ مَا فِيْهِ السُّجُوْدُ مِنَ الْقُرْآنِ، فَصَارَ قَوْلُهُ : "إِنَّ الْمُفَصَّلَ مِنَ السُّجُوْدِ "مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ حُجَّةٌ .وَقَالَ : قَوْمٌ قَدْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمُفَصَّلِ بِمَكَّةَ، فَلَمَّا هَاجَرَ، تَرَكَ ذٰلِكَ). وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ طَرِيْقٍ ضَعِيْفٍ، لَا يَثْبُتُ مِثْلُهُ، وَرَوَوْا عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ : " إِنَّهُ لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ . "

۲۰۶۱: ابوظبیان کہتے ہیں مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا تم کون سی قراۃ میں قرآن مجید پڑھتے ہو میں کہا پہلی قراءت یعنی قراءت ابن مسعودؓ تو اس پر انہوں نے فرمایا وہ پہلی نہیں سب سے آخری قراءت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ان کو قرآن مجید سناتے راوی کہتے ہیں شاید انہوں نے فی کل شہر رمضان کہا۔ جب آپ کا وفات والا سال آیا تو آپ نے ان کو دو مرتبہ قرآن مجید سنایا پس عبداللہ منسوخ اور تبدیل شدہ کے گواہ بن گئے۔ یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں جو اس بات کی اطلاع دے رہے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات والے سال میں جب قرآن مجید کے دو عرضات میں موجود تھے اس لیے ان کو اس میں منسوخ اور مبدل کا علم ہے۔ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت میں وہ بات ہوتی جس سے ابی رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا کہ قرآن میں سجدے نہیں، تب تو ان کا قول لا سجود فی المفصلات میں سجدہ نہ ہونے کی دلیل بنتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا دو عرضات قرآنیہ میں حاضر ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ان کو قرآن مجید کے علم ہوا پس ان کا قول کہ مفصلات میں سجدہ ہے یہ ثبوت بن گیا۔ ایک علماء کی جماعت کا کہنا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفصلات میں سجدہ مکی زندگی میں کیا مگر جب ہجرت فرمائی تو اسے چھوڑ دیا اور اس سلسلہ میں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک ضعیف روایت نقل کی، اس جیسی روایت دلیل میں پیش نہیں ہو سکتی اور انہوں سے ایک روایت یہ بھی نقل کی کہ مفصل میں سجدہ نہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۷۵/۱۔

<u>الزامی جواب</u>: اب خود غور کریں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ جن کے متعلق یہ کہہ رہے ہوں کہ وفات والے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دو مرتبہ قرآن مجید سنایا اور انہوں نے منسوخ و تبدیل کو خوب جان لیا اگر ابی بن کعبؓ کے متعلق یہ بات کہی جاتی ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید سنایا اس سے انہوں عبیہ جان لیا کہ مفصلات میں سجدہ نہیں ہے تو ابن مسعودؓ نے وفات والے سال دو مرتبہ سنایا اور ہر سال سناتے تھے تو ان کا مفصلات میں سجدے بتلانا درجہ اولیٰ دلیل ہوگی پس ان حضرات کی روایات کے مقابلے میں حضرت ابیؓ والی روایت چنداں حجت نہ بن سکے گی۔

ایک اشکال:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے سجود فی المفصل۔ مفصلات میں سجدے مکہ میں تھے مدینہ میں نہیں کئے گئے۔ اثر یہ ہے۔

۲۰۶۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَطِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ، فَلَمْ يَعُدَّ عَلَيْهِ فِي الْمُفَصَّلِ شَيْئًا . وَهٰذَا -عِنْدَنَا -لَوْ ثَبَتَ، لَكَانَ فَاسِدًا، وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هٰذَا الْبَابِ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَجَدَ فِي النَّجْمِ) وَأَنَّهُ كَانَ حَاضِرًا ذٰلِكَ، (وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ).). وَإِسْلَامُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلِقَاؤُهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ، وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِيْ مَوَاضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى فَسَادِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ تِلْكَ الْمَقَالَةِ . وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُجُوْدِهِ فِي الْمُفَصَّلِ .

۲۰۶۲: عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سجود قرآن کا سوال کیا انہوں نے مفصل میں کسی سجدہ کا شمار نہ کیا۔ اور یہ بات ان سے ہم کئی جگہ اپنی اس کتاب میں نقل کر چکے۔ پس اس سے ان لوگوں کی بات غلط ثابت ہوگئی۔

الجواب نمبر ①: یہ روایت ضعیف ہے جو ثابت ہی نہیں چہ جائیکہ مضبوط و مرفوع روایات کے مقابل حجت بن سکے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہم بیان کر آئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے النجم میں سجدہ کیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس مجلس میں موجود تھے اور اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا السماء انشقت میں سجدہ کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اسلام اور ان کی ملاقات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین سال پہلے کی ہے۔ (یا چار سال پہلے کی ہے)

تو اس سے ان لوگوں کی بات غلط ثابت ہوگئی جو مفصلات میں سجدہ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں یہ سجدہ نہ تھا صرف مکی زندگی میں تھا۔ نیز اس اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا راوی ابو قدامہ اور مطر وراق مجروح راوی ہیں پھر یہ مرفوع روایات کے مقابل ٹھہرنے کے کس طرح قابل ہے۔

مفصلات میں سجدہ کے متعلق متواتر روایات:

۲۰۶۳: فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَصَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ : (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) سَجْدَتَيْنِ).

۲۰۶۳: عبدالرحمن بن سعد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں دو سجدے کئے۔

تخریج: مسلم فی المساجد روایت نمبر ۱۰۹۔

۲۰۶۴: حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ، أَنَّهُ قَالَ : (صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوْقَ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَرَأَ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ فِيهَا، وَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا).

۲۰۶۴: نعیم المجمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس مسجد میں سجدہ کیا جبکہ انہوں نے سورۃ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا اور ساتھ ہی فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۲۔

۲۰۶۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ : (صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِينَةِ، فَقَرَأَ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ فِيهَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ لَقِيتُهُ، فَقُلْتُ : أَتَسْجُدُ فِيهَا؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا، فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ).

۲۰۶۵: ابو رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں نماز ادا کی تو انہوں نے اِذا السماء انشقت پڑھی اور اس میں سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں ان سے ملا اور کہا کیا آپ اس سورت میں سجدہ کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا پس میں ہرگز اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔

تخریج: مسلم فی المساجد نمبر ۱۱۰، ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۷/۲۔

۲۰۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ (فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ أَبَدًا).

۲۰۶۶: ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے صرف اس میں فلن ادع ذلک ابدا مذکور نہیں۔

۲۰۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ (فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَلْقَاهُ).

۲۰۶۷: مروان اصغر نے ابو رافع سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی اور اس روایت میں فَلَنْ

أَدَعَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَلْقَاهُ کے الفاظ کا اضافہ ہے۔

۲۰۶۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَا، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)).

۲۰۶۸: عطاء بن میناء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت میں سجدہ کیا۔

تخریج : مسلم فی المساجد روایت ۱۰۸/۱۰۷، ابو داؤد فی سجودالقرآن باب٤، نمبر۱٤۰۷، ترمذی فی ابواب الوتر باب۵۰، نمبر۵۷۳، نسائی فی السنن الکبری کتاب افتتاح الصلاۃ نمبر۱۰۳۹، ابن ماجہ فی الاقامہ باب۷۱، نمبر۱۰۵۸۔

۲۰۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا عَطَاءُ بْنُ مِيْنَاءَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ) وَ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)).

۲۰۶۹: عطاء بن میناء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۃ اقراء اور اذا السماء انشقت میں سجدے کئے ہیں۔

تخریج : تخریج میں سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۰۷۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوْحٌ، وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ دَاوُدَ، قَالَا : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ (أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَآهُ يَسْجُدُ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَقَالَ : لَوْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا لَمْ أَسْجُدْ).

۲۰۷۰: ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے دیکھا (پوچھنے پر فرمایا) اگر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

تخریج : بخاری فی سجودالقرآن باب۷، مسلم فی المساجد نمبر۱۰۷، ترمذی فی ابواب الوتر باب۵۰، نمبر۵۷٤، نسائی فی السنن الکبرٰی کتاب افتتاح نمبر۱۰۳۳، ابن ماجہ فی الاقامہ باب۷۱، نمبر۱۰۵۸۔

۲۰۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبُغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۰۷۱: یحییٰ نے ابو سلمہ سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ ح.

۲۰۷۲: ابو بکرہ نے کہا ہمیں روح نے بیان کیا۔

۲۰۷۳: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ' قَالَا : ثَنَا مَالِكٌ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ' عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ أَنَّ (أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَأَ بِهِمْ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ فِيْهَا' فَلَمَّا انْصَرَفَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا).

۲۰۷۳: ابن مرزوق ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا کہ انہوں نے ہمیں اذا السماء انشقت پڑھائی پس اس میں سجدہ کیا جب سجدے سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ کیا ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر۱۰۷' نسائی فی السنن الکبریٰ نمبر۱۰۳۳۔

۲۰۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ' وَفَهْدٌ' قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّيْثُ' قَالَ : حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ' عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ (رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَسْجُدُ فِیْ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَقَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ : فَقُلْتُ لَهُ -حِيْنَ انْصَرَفَ -سَجَدْتَ فِیْ سُوْرَةٍ' مَا رَأَيْتُ النَّاسَ يَسْجُدُوْنَ فِيْهَا .فَقَالَ : لَوْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا لَمْ أَسْجُدْ).

۲۰۷۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے ہیں ابوسلمہ نے ان کے سجدہ سے فراغت کے بعد دریافت کیا کہ آپ نے ایسی سورت میں سجدہ کیا کہ میں نے لوگوں کو اس میں سجدہ کرتے نہیں دیکھا تو جواباً فرمایا اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں اس میں سجدہ نہ کرتا۔

۲۰۷۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ' عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَيَّاشٍ' عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ' عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ' عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)).

۲۰۷۵: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا السماء انشقت میں سجدہ کیا۔

تخریج : ترمذی ابواب الوتر باب ۵۰' نمبر۵۷۴' نسائی فی السنن نمبر۱۰۵۳۔

۲۰۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ' عَنْ أَيُّوْبَ' عَنْ مُحَمَّدٍ' عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنْ رَجُلَيْنِ' كِلَاهُمَا خَيْرٌ مِنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَحَدَهُمَا سَجَدَ فِیْ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَفِیْ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ) وَكَانَ الَّذِیْ سَجَدَ أَفْضَلَ مِنَ الَّذِیْ لَمْ يَسْجُدْ' فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ' فَهُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ فَهٰذَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْهُ

الرِّوَايَاتُ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) .وَإِسْلَامُهُ إِنَّمَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ' فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَعْدَ مَا هَاجَرَ -لَمْ يَسْجُدْ فِي الْمُفَصَّلِ؟ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُجُوْدِ الْمُفَصَّلِ أَيْضًا.

۲۰۷۶: محمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے دو آدمیوں سے جو دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں کہ ایک نے اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں سجدہ کیا اور جس نے سجدہ کیا وہ اس سے بہتر ہے جس نے سجدہ نہیں کیا اگر وہ عمر نہ ہو وہ تو عمر سے بھی بہتر ہے (یعنی جناب رسول اللہ ﷺ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متواتر روایات اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ﴿اذا السمآء انشقت﴾ میں سجدہ کیا اور ان کا مسلمان ہونا مدینہ میں ہے۔ پس یہ کہنا کس طرح جائز ہے کہ آپ نے ہجرت کے بعد مفصلات میں سجدہ نہیں کیا اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت بھی مفصلات میں سجدۂ نبوی ﷺ کو ثابت کرتی ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تخریج : نسائی فی السنن اکبری ۱۰۳۷/۱۰۳۸۔

حاصل روایات : یہ تمام روایات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو مختلف اسناد سے مروی ہیں یہ مفصلات کے سجدہ کو ثابت کر رہی ہیں پس یہ کہنا کیونکر درست ہے کہ مفصلات میں سجدہ ہجرت سے پہلے تھا ہجرت کے بعد نہیں کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا ہی ۷ھ یا ۶ھ کا ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایات:

۲۰۷۷: مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ' عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَثِيْرٍ' عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيِّ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْيَحْصُبِيِّ' (أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ سَجَدَ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَفِيْ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ).

۲۰۷۷: عبداللہ بن نمیر یحصبی کہتے ہیں کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اذا السماء انشقت اور اقراء باسم ربک میں سجدہ کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی سجود القرآن باب ۱' ۱۴۰۱' ابن ماجه فی الاقامه باب ۷۱' ۱۰۵۵/۱۰۵۷۔

۲۰۷۸: حَدَّثَنَا فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ' فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهِمَا) .فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّجُوْدِ فِيْ (الْمُفَصَّلِ) فَبِهَا نَقُوْلُ' وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ'

فَعَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنَى، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا السُّجُوْدَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ، هُوَ عَشْرُ سَجَدَاتٍ .مِنْهُنَّ فِي (الْأَعْرَافِ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ فِيْهَا مِنْهَا قَوْلُهُ : (إِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ). وَمِنْهُنَّ (الرَّعْدُ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ عِنْدَ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ : (وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ). وَمِنْهُنَّ (النَّحْلُ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ) إِلٰى قَوْلِهٖ (يُؤْمَرُوْنَ). وَمِنْهُنَّ فِيْ سُوْرَةِ (بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : (وَيَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا) إِلٰى قَوْلِهٖ (خُشُوعًا). وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ (مَرْيَمَ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهٖ : (وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَبُكِيًّا). وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ (الْحَجِّ) فِيْهَا سَجْدَةٌ فِيْ أَوَّلِهَا عِنْدَ قَوْلِهٖ : (أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ .وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ (الْفُرْقَانِ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهٖ : (وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ .وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ (النَّمْلِ) فِيْهَا سَجْدَةٌ عِنْدَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : (أَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ .وَمِنْهُنَّ (الم تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ) فِيْهَا سَجْدَةٌ عِنْدَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : (إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِيْنَ) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ .وَمِنْهُنَّ (حم تَنْزِيْلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْهَا، فِيْهِ اخْتِلَافٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَوْضِعُهٗ "تَعْبُدُوْنَ "وَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَوْضِعُهٗ (فَإِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُوْنَ). وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ -تَعَالٰى : يَذْهَبُوْنَ إِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ الْآخِيْرِ .وَاخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ

۲۰۷۸: اسی سند سے مروی ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کیا آپ ان سورتوں میں سجدہ کرتے ہیں تو جواب میں فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ ان میں سجدہ کرتے تھے۔ ہمارا کہنا بھی یہ ہے اور ہمارے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ جہاں تک نظر وفکر کا تعلق ہے وہ اس کے خلاف ہے اور وہ اس طرح کہ اتفاقی سجدات گیارہ ہیں:

① سورۂ اعراف اور مقام سجدہ یہ ہے ﴿ان الذین عند ربك تا یسجدون﴾ (الایة)

② سورۂ رعد کی یہ آیت ﴿للّٰه یسجد تا والاصال﴾ (الایة)

③ سورۂ نحل کی اس آیت میں ﴿وللّٰه یسجد تا یؤمرون﴾ (الایة)

④ سورۂ اسراء کی آیت ﴿ویخرون تا خشوعًا﴾ (الایة)

⑤ سورۂ مریم کی آیت ﴿واذا تتلی علیهم تابکیًا﴾ (الایة)

⑥ سورۂ حج کی آیت ﴿الم ترتا ما یشاء﴾ (الایة)
⑦ سورۂ الفرقان کی آیت ﴿واذا قیل لھم تا نفورًا﴾ (الایة)
⑧ سورۂ النمل کی آیت ﴿الاّ یسجدوا تا رب العرش العظیم﴾ (الایة)
⑨ سورۂ الم تنزیل کی آیت ﴿انما یؤمن تا لا یستکبرون﴾ (الایة)
⑩ سورۂ حم تنزیل کے مقامِ سجدہ میں اختلاف ہے (الف) تعبدون یا (ب) لا یسئمون الایاتان۔ اس میں امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کے ہاں دوسرا مقام ہے۔

الحاصل: یہ کثیر روایات مفصلات میں سجدے کو ثابت کرتی ہیں۔

ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نظری اشکال:

نظر کا تقاضا کچھ اس سے مختلف ہے غور فرمائیں کہ دس مقامات قرآن مجید میں ایسے ہیں جن میں تمام ائمہ کے ہاں سجدہ ہے وہ یہ ہیں۔

نمبر①: سورة الاعراف آیات نمبر۲۰۶ وله یسجدون پر۔
نمبر②: سوره الرعد آیت۱۵ بالغدو والاصال پر۔
نمبر③: سورة النحل آیت۵۰ مایؤمرون والی آیت پر۔
نمبر④: سورة بنی اسرائیل آیت ۱۰۹ خشوعا پر۔
نمبر⑤: سورة مریم آیت ۵۸ بکیا پر۔
نمبر⑥: سورة الحج آیت۱۸ مایشاء پر۔
نمبر⑦: سورة الفرقان آیت۶۰ زادھم نفورا پر۔
نمبر⑧: سورة النمل آیت ۲۶ رب العرش العظیم پر۔
نمبر⑨: سورة الم تنزیل آیت ۱۵ ھم لا یستکبرون پر۔
نمبر⑩: سورة حم تنزیل آیت۳۷، ۳۸ تعبدون یا لا یسئمون پر

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ آیت نمبر ۳۸ پر سجدہ کو قرار دیتے ہیں دوسروں کے ہاں آیت نمبر۳۷ تعبدون پر سجدہ ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو ان آثار کی تائید حاصل ہے۔

۲۰۷۹: فَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْآيَةِ الْآخِرَةِ

مِنْ حم تَنْزِيْلٌ.

۲۰۷۹: مجاہد نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا کہ آپ حم تنزیل آخری آیت (لایسموٴن والی) پر سجدہ کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاة ۱۰/۲۔

۲۰۸۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا فِطْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِيْ فِيْ حم قَالَ : اُسْجُدْ بِآخِرِ الْآيَتَيْنِ.

۲۰۸۰: مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حم کے سجدہ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا دونوں آیتوں میں سے پچھلی آیت (لایسموٴن والی) پر سجدہ کرو۔

۲۰۸۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : سَجَدَ رَجُلٌ فِي الْآيَةِ الْأُوْلٰى مِنْ حم فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَجَّلَ هٰذَا بِالسُّجُوْدِ).

۲۰۸۱: مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حم کی پہلی آیت پر سجدہ کر دیا تو ابن عباس ؓ نے فرمایا اس نے سجدہ کرنے میں عجلت سے کام لیا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاة ۱۱/۲۔

۲۰۸۲: حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : ثَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْآيَةِ الْآخِيْرَةِ.

۲۰۸۲: مغیرہ نے ابووائل کے متعلق بیان کیا کہ وہ حم کی پچھلی آیت پر سجدہ کرتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاة ۱۰/۲۔

۲۰۸۳: حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِثْلَهٗ.

۲۰۸۳: ابن عون نے ابن سیرین سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۰۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهٗ.

۲۰۸۴: سفیان ثوری نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ.

۲۰۸۵: سعد نے قتادہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۰۸۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَذْكُرُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَسْجُدُ فِى الْآيَةِ الْأُوْلٰى مِنْ حمٓ.

۲۰۸۶: عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ حم کی پہلی آیت نمبر۳۷ پر سجدہ کرتے۔

۲۰۸۷: حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ، فَكَانَتْ هٰذِهِ السَّجْدَةُ الَّتِىْ فِىْ حمٓ مِمَّا قَدْ اتُّفِقَ عَلَيْهِ، وَاخْتُلِفَ فِىْ مَوْضِعِهَا .وَمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا مِنَ السُّجُوْدِ فِى السُّوَرِ الْأُخَرِ، فَقَدْ اتَّفَقُوْا عَلَيْهَا وَعَلٰى مَوَاضِعِهَا الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا، وَكَانَ مَوْضِعُ كُلِّ سَجْدَةٍ مِنْهَا، فَهُوَ مَوْضِعُ إِخْبَارٍ، وَلَيْسَ بِمَوْضِعِ أَمْرٍ .وَقَدْ رَأَيْنَا السُّجُوْدَ مَذْكُوْرًا فِىْ مَوَاضِعِ أَمْرٍ، مِنْهَا قَوْلُهُ تَعَالٰى : (يَا مَرْيَمُ اقْنُتِى لِرَبِّك وَاسْجُدِى) وَمِنْهَا قَوْلُهُ :(وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِيْنَ) فَكُلٌّ قَدْ اتَّفَقَ أَنْ لَا سُجُوْدَ فِىْ شَىْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ، أَنْ يَكُوْنَ كُلُّ مَوْضِعٍ مِمَّا اُخْتُلِفَ فِيْهِ، هَلْ فِيْهِ سُجُوْدٌ أَمْ لَا؟ أَنْ نَنْظُرَ فِيْهِ، فَإِنْ كَانَ مَوْضِعَ أَمْرٍ، فَإِنَّمَا هُوَ تَعْلِيْمٌ، فَلَا سُجُوْدَ فِيْهِ .وَكُلُّ مَوْضِعٍ فِيْهِ خَبَرٌ عَنِ السُّجُوْدِ، فَهُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ، فَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِىْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ، مِنْ سُوْرَةِ (النَّجْمِ). فَقَالَ قَوْمٌ : هُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ، وَقَالَ آخَرُوْنَ : هُوَ لَيْسَ مَوْضِعَ سَجْدَةِ تِلَاوَةٍ، وَهُوَ قَوْلُهُ :(فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا) فَذٰلِكَ أَمْرٌ وَلَيْسَ بِخَبَرٍ .فَكَانَ النَّظَرُ -عَلٰى مَا ذَكَرْنَا -أَنْ لَا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ، وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِىْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ أَيْضًا مِنْ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ) هُوَ قَوْلُهُ :(كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ) فَذٰلِكَ أَمْرٌ وَلَيْسَ بِخَبَرٍ .فَالنَّظَرُ -عَلٰى مَا ذَكَرْنَا -أَنْ لَا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ تِلَاوَةٍ .وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِىْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) هُوَ مَوْضِعَ سُجُوْدٍ أَوْ لَا هُوَ قَوْلُهُ :(فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَإِذَا قُرِءَ عَلَيْهِمَ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ) فَذٰلِكَ مَوْضِعُ إِخْبَارٍ لَا مَوْضِعُ أَمْرٍ .فَالنَّظَرُ -عَلٰى مَا ذَكَرْنَا -أَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ، وَيَكُوْنَ كُلُّ شَىْءٍ مِنَ السُّجُوْدِ يُرَدُّ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَمَا كَانَ مِنْهُ أَمْرًا رُدَّ إِلٰى شَكْلِهِ مِمَّا ذَكَرْنَا فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ سُجُوْدٌ، وَمَا كَانَ مِنْهُ خَبَرًا رُدَّ إِلٰى شَكْلِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ، فَكَانَ فِيْهِ سُجُوْدٌ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ .فَكَانَ يَجِىْءُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْ حم هُوَ الْمَوْضِعَ الَّذِىْ ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ -عِنْدَهُ -خَبَرٌ، هُوَ قَوْلُهُ :(فَإِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّك يُسَبِّحُوْنَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ) لَا كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ خَالَفَهُ، لِأَنَّ أُولٰئِكَ جَعَلُوْا السَّجْدَةَ عِنْدَ أَمْرٍ، وَهُوَ قَوْلُهُ :

(وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) فَكَانَ ذٰلِكَ مَوْضِعَ أَمْرٍ، وَكَانَ الْمَوْضِعُ الْآخَرُ، مَوْضِعَ خَبَرٍ، وَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ النَّظَرَ يُوْجِبُ أَنْ يَكُوْنَ السُّجُوْدُ فِیْ مَوَاضِعِ الْخَبَرِ، لَا فِیْ مَوَاضِعِ الْأَمْرِ .فَكَانَ يَجِیْءُ عَلٰی ذٰلِكَ أَنْ لَا يَكُوْنَ فِیْ سُوْرَةِ (الْحَجِّ) غَيْرُ سَجْدَةٍ وَاحِدَةٍ، لِأَنَّ الثَّانِيَةَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهَا إِنَّمَا مَوْضِعُهَا فِیْ قَوْلِ مَنْ يَجْعَلُهَا سَجْدَةً مَوْضِعَ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ :(ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ) الْآيَةَ وَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ مَوَاضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ، هِیَ مَوَاضِعُ الْأَخْبَارِ، لَا مَوَاضِعُ الْأَمْرِ .فَلَوْ خُلِّيْنَا وَالنَّظَرَ، لَكَانَ الْقَوْلُ فِیْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ أَنْ نَنْظُرَ، فَمَا كَانَ مِنْهُ مَوْضِعَ أَمْرٍ لَمْ نَجْعَلْ فِيْهِ سُجُوْدًا، وَمَا كَانَ مِنْهُ مَوْضِعَ خَبَرٍ جَعَلْنَا فِيْهِ سُجُوْدًا، وَلٰكِنَّ اتِّبَاعَ مَا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلٰی وَقَدْ اُخْتُلِفَ فِیْ سُوْرَةِ (ص) فَقَالَ قَوْمٌ : فِيْهَا سَجْدَةٌ، وَقَالَ آخَرُوْنَ : لَيْسَ فِيْهَا سَجْدَةٌ .فَكَانَ النَّظَرُ -عِنْدَنَا -فِیْ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ سَجْدَةٌ، لِأَنَّ الْمَوْضِعَ الَّذِیْ جَعَلَهُ مَنْ جَعَلَ فِيْهَا سَجْدَةً، وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ هُوَ مَوْضِعُ خَبَرٍ، لَا مَوْضِعُ أَمْرٍ، وَهُوَ قَوْلُهُ :(فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ) فَذٰلِكَ خَبَرٌ .فَالنَّظَرُ فِيْهِ أَنْ يُرَدَّ حُكْمُهُ إِلٰی حُكْمِ أَشْكَالِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ، فَيَكُوْنَ فِيْهِ سَجْدَةٌ كَمَا يَكُوْنُ فِيْهَا .وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۰۸۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ حم تنزیل کے اس سجدہ میں تو اتفاق ہے مگر مقامِ سجدہ میں اختلاف ہے۔ اس سے قبل جن سجدات کا ہم نے ذکر کیا ہے ان سجود اور ان مقامات دونوں پر اتفاق ہے۔ سجدات کے ان مقامات کی اطلاع دی گئی ہے حکم نہیں دیا گیا اور ہم کئی مقامات ایسے بھی پاتے ہیں جن میں لفظ سجدہ بھی مذکور ہے اور امر بھی ہے مگر وہاں بالاتفاق سجدہ نہیں مثلاً ﴿یا مریم اقنتی لربك واسجدی﴾ ''اے مریم اپنے ربّ کے حضور عاجزی کرو اور سجدہ کرو'' اور دوسرے مقام پر فرمایا ﴿وکن من الساجدین﴾ ''اور سجدہ والوں سے ہو جاؤ''۔ پس نظر و فکر اس بات میں کیا جائے گا کہ جن مقامات میں سجدوں کا حکم مختلف ہے وہاں امر سجدہ یا فقط سجدے کی خبر دی گئی ہے۔ اگر سجدے کا حکم ہے تو وہ تعلیم سجدہ ہے اور اگر خبر سجدہ ہو تو وہ مقام سجدۂ تلاوت ہے۔ وہ مقام سجدہ جہاں اختلاف کیا گیا وہ ''سورۃ النجم'' ہے۔ بعض حضرات نے اسے سجدۂ تلاوت کا مقام کہا جبکہ دوسروں نے اسے شامل نہیں کیا۔ اس لیے کہ وہ ﴿والسجدوا اللّٰه واعبدوا﴾ اس میں امر ہے خبر نہیں ہے۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ سجدہ کا مقام نہ ہو۔ وہ مقام جہاں جس کے مقامِ سجدہ ہونے میں اختلاف ہے سورۂ اقراء میں آیت ﴿کلآ تطعه واسجد اقترب﴾ ہے اس میں امر ہے اور خبر نہیں۔ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ مقام سجدہ تلاوت نہ ہو۔ ایک اور مختلف فیہ مقام جو سورہ انشقاق کی آیت ﴿فما لهم لا

یؤمنون......﴾ (الآیۃ) یہ خبر ہے امر نہیں۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ یہ سجدہ تلاوت کا مقام ہو۔ جو بات ہم نے ذکر کی اس کو اس بات کی طرف لوٹائیں گے جو ہم کہہ آئے اس میں سے جو امر ہے وہ ہم مثل کی طرف لوٹائیں گے اور اگر اس میں سجدہ نہ ہوگا اور اس میں جہاں خبر ہے اس کو خبر کی طرف لوٹایا جائے گا وہاں سجدہ کریں گے۔ اس باب میں تقاضا قیاس یہی ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق تو حم سجدہ میں سجدۂ تلاوت ہو چکا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو اختیار کیا کیونکہ ان کے ہاں وہ خبر ہے اور وہ یہ آیت ﴿فان استکبروا فالذین عند ربك یسبحون له باللیل والنهار وهم لا یسمعون﴾ ہے۔ اس جگہ نہیں جیسا ان سے اختلاف کرنے والوں نے موضع سجدہ قرار دیا کیونکہ وہ امر ہے اور وہ یہ آیت ہے: ﴿واسجدوا اللّٰہ الذی خلقهن ان کنتم ایاه تعبدون﴾ اور یہ تو امر کا مقام ہے اور پہلا مقام وہ مقام خبر ہے اور تقاضا نظر سے سجدہ مقام خبر میں ہے' مقام امر میں نہیں۔ پس اس کے مطابق سورۂ حج میں صرف ایک سجدہ ہوگا کیونکہ اختلاف کے مقام پر جنہوں نے سجدہ قرار دیا وہ مقام امر ہے اور وہ یہ آیت ہے: ﴿أرکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم......﴾ (الآیۃ) اور سجدہ تو مقام خبر میں ہے۔ موضع امر مقام سجدہ نہیں۔ اگر قیاس کا اعتبار کرتے تو ہم ہر موضع خبر کو سجدہ اور ہر موضع امر کو مقام غیر سجدہ قرار دیتے مگر جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حکم کی اتباع ضروری ہے (اسی کو اختیار کریں گے)۔ سجدہ صٓ میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس میں سجدہ ہے۔ دوسرے اس میں سجدہ نہیں مانتے۔ ہمارے ہاں کا قیاس یہ چاہتا ہے کہ یہاں سجدۂ تلاوت ہو۔ جو لوگ یہاں سجدہ کے قائل ہیں وہ مقام خبر کو مقام بتلاتے ہیں مقام امر پر نہیں اور وہ یہ آیت کا یہ حصہ ہے: ﴿فاستغفر ربه وخرّ راکعا واناب﴾ یہ خبر ہے۔ پس قیاس سجدے کا متقاضی ہے ہم مثلوں کا حکم لگے گا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ روایت وارد ہے۔ روایات ذیل میں ہیں۔

حاصل روایات: حٰمٓ کے سجدہ میں تو اتفاق ہے البتہ مقام سجدہ میں اختلاف ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما دوسری آیت اور ابن مسعودؓ پہلی آیت پر سجدہ کے قائل ہیں۔

نظری قاعدہ کلیہ: جن مقامات پر بالاتفاق سجدہ ہے وہ مقامات اخبار ہیں اور جن مقامات میں اختلاف ہے وہ مقامات امر ہیں موقع امر میں چونکہ موقع تعلیم ہے اس لئے مقام امر میں سجدہ لازم نہ ہوگا ہر وہ مقام جہاں خبر ہے وہاں سجدہ لازم ہے کیونکہ سجدہ کی خبر دی گئی ہے مثلاً یامریم اقنتی لربك واسجدی میں بالاتفاق سجدہ نہیں ہے اسی طرح کن من الساجدین میں بھی سجدہ نہیں بلکہ تعلیم مقصود ہے اب ان مختلف مقامات کو غور کے لئے ذکر کیا جاتا ہے۔

سجدہ کے اختلافی مقامات:

نمبر ①: سورۃ نجم فاسجدوا للہ واعبدوا آیت پر۔

نمبر ②: سورۃ انشقاق لایسجدون آیت پر۔

نمبر ③: سورۃ اقرأ واسجد واقترب آیت پر۔

نمبر④ سورة صٓ وخر راكعا واناب آيت پر۔
نمبر⑤:سورة حج مقام ثانی واركعوا واسجدوا آیت پر۔
اب نظری قاعدہ کے پیش نظر سورۃ نجم میں امر ہے خبر نہیں پس سجدہ تلاوت نہ ہونا چاہئے اسی طرح اقراء باسم ربک میں بھی امر ہے خبر نہیں۔پس یہ بھی سجدہ تلاوت کی جگہ نہ ہوئی اور سورۃ انشقت میں مقام خبر ہے پس سجدہ تلاوت ہونا چاہئے ہر ایک کو اس قاعدہ کے مطابق اس کے اشکال کی طرف لوٹایا جائے گا جہاں امر ہوگا سجدہ نہ ہوگا اور جہاں خبر ہوگی وہاں سجدہ ہوگا چنانچہ حم میں لایسئمون خبر ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اسی کو مقام سجدہ کہتے ہیں۔اوران کے خلاف جن کا قول ہے وہ موضع امر ہے اس لحاظ سے وہاں سجدہ بطریق نظر نہیں آتا بالکل اسی طرح سورۃ الحج لیں تو اس میں بھی پہلا مقام سجدہ کا بنتا ہے نہ کہ دوسرا کیونکہ وہ مقام امر ہے۔لیکن یہ لکن تردید یہ ہے۔
نظری قاعدہ تو محض قیاس ہے اور شروع میں اصل دلیل تو نقل ہے اس سے جن مقامات پر نقل وارد ہے خواہ نظر اس کی تائید کرے یا نہ کرے وہاں سجدہ ہوگا اور جہاں نقل کے مطابق نظر ہو تو وہ نور علی نور ہے۔
سورہ ص کا سجدہ:اس کے متعلق اختلاف ہے۔
نمبر①:اس میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو سجدہ کے قائل ہیں۔
نمبر②: جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سجدہ کے قائل نہیں ہیں۔نظر کے مطابق بھی یہاں سجدہ تلاوت لازم آتا ہے کیونکہ یہ موضع خبر ہے ملاحظہ کریں۔فاستغفر ربه وخر راكعا واناب اور دوسری طرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں موجود ہے ملاحظہ ہو۔

۲۰۸۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي ص).

۲۰۸۸: عبداللہ بن سعد نے ابوسعیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ص میں سجدہ کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی سجود القرآن باب ۵، نمبر ۱۴۱۰۔

۲۰۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السُّجُوْدِ فِي (ص) فَقَالَ : سَأَلْتُ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ : اُسْجُدْ فِي (ص) فَتَلَا عَلَيَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنَ الْأَنْعَامِ (وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ) إِلَى قَوْلِهِ (أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ) فَكَانَ دَاوُدُ، مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ .

۲۰۸۹: عوام بن حوشب کہتا ہے کہ میں نے مجاہد سے ص کے سجدہ سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سوال کیا تھا تو انہوں نے فرمایا ص میں سجدہ کرو پھر انہوں نے انعام کی یہ آیات تلاوت فرمائیں

ومن ذریتہ داؤد وسلیمان الی قولہ فبھدا ھم اقتدہ داؤد علیہ السلام ان میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان کی اقتداء کرو۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورۃ ۳۸' باب ۱۔

۲۰۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' عَنْ شُعْبَةَ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ' عَنْ مُجَاهِدٍ' قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ السَّجْدَةِ فِيْ (صٓ) فَقَالَ : (أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ). فَبِهٰذَا نَأْخُذُ' فَنَرَى السُّجُوْدَ فِيْ (صٓ) تِبَاعًا لِمَا قَدْ رُوِيَ فِيْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَلِمَا قَدْ أَوْجَبَهُ النَّظَرُ .وَنَرَى السُّجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ فِيْ (النَّجْمِ) وَ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) لِمَا قَدْ ثَبَتَ فِيْهِ الرِّوَايَةُ فِي السُّجُوْدِ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَنَرٰى أَنْ لَا سُجُوْدَ فِيْ آخِرِ (الْحَجِّ) لِمَا قَدْ نَفَاهُ مَا ذَكَرْنَاهُ مِنَ النَّظَرِ' وَوَضِعُ تَعْلِيْمٍ' لَا مَوْضِعُ خَبَرٍ' وَمَوَاضِعُ التَّعْلِيْمِ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا لِلتِّلَاوَةِ. وَقَدِ اخْتَلَفَ فِيْ ذٰلِكَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ .فَمَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ.

۲۰۹۰: مجاہد سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سجدہ صٓ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ اسی کو ہم اختیار کرتے ہوئے صٓ میں سجدۂ تلاوت ہے اوّل اس وجہ سے کہ جناب رسول اللہ سے اسی طرح مروی ہے اور اس بناء پر بھی کہ تقاضۂ نظر بھی یہی ہے اور ہمارے ہاں مفصلات میں سورۃ نجم' سورۃ انشقاق' سورۂ اقراء میں سجدۂ تلاوت ہے اور یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہمارے ہاں سورۂ الحج کے آخر میں دوسرا سجدہ نہیں ہے جیسا کہ قیاس کی روشنی میں اس کی نفی ہو چکی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ وہ موقعہ تعلیم ہے خبر کا موقعہ نہیں اور مواقع تعلیم میں سجدہ تلاوت نہیں۔ متقدمین کا اس میں اختلاف ہے۔ روایات درجہ ذیل ہیں۔

تخریج : ترمذی فی ابواب الوتر باب ۵۳' نمبر ۵۷۷' ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۹/۲۔

حاصل کلام:

یہ ہوا کہ ہم ان روایات کو سامنے رکھ کر صٓ میں سجدے کا حکم دیتے ہیں اصل یہ ہے اور نظر بھی بظاہر اس کی مصدق ہے اور بالکل اسی طرح مفصلات میں سورۃ النجم۔ انشقاق علق میں سجدہ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی روایات اس کو ثابت کرتی ہیں۔ خواہ نظر اس کے موافق نہیں اس کو ترک کرتے ہیں۔

سورۃ الحج کے سجدہ کا اختلاف:

اور سورۃ الحج کے آخر میں سجدہ لازم قرار نہیں دیتے کیونکہ وہاں ایک قسم کی روایت موجود نہیں اور بتقاضائے نظر اس کی نفی ہوتی ہے کیونکہ وہ امر کی جگہ ہے جو کہ مواقع تعلیم میں استعمال ہوتا ہے خبر کی جگہ نہیں۔

اختلاف روایت ملاحظہ ہو۔

۲۰۹۱: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُد، وَرَوْحٌ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ أَنْبَأَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أُخْتٍ لَنَا يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصُّبْحَ فِيْمَا أَعْلَمُ، قَالَ سَعْدٌ صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ، فَقَرَأَ (بِالْحَجِّ) وَسَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ.

۲۰۹۱: عبداللہ بن ثعلبہ کہتے ہیں کہ ہمیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ الحج پڑھی اور اس میں دو سجدے کئے۔

تخریج : ترمذی فی ابواب الوتر باب ٥٤، نمبر٥٧٨، ابن شیبه فی الصلاة ١١/٢۔

۲۰۹۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، أَنَّ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ سَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ.

۲۰۹۲: صفوان بن محرز کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سورۃ الحج میں دو سجدے کئے۔

تخریج : بیهقی ٤٥٠/٢۔

۲۰۹۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

۲۰۹۳: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : موطا ٧١/١، بیهقی ٤٥٠/٢۔

۲۰۹۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُد، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، وَخَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ، يُحَدِّثَانِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّهُ رَأَى أَبَا الدَّرْدَاءِ سَجَدَ فِي (الْحَجِّ) سَجْدَتَيْنِ.

۲۰۹۴: جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو حج میں دو سجدے کرتے دیکھا۔

تخریج : بیهقی ٤٥١/٢۔

۲۰۹۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي سُجُوْدِ (الْحَجِّ) الْأَوَّلُ عَزِيْمَةٌ وَالْآخَرُ تَعْلِيْمٌ فَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا نَأْخُذُ. وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي هٰذَا الْبَابِ مِمَّا جَاءَتْ بِهِ الْآثَارُ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ، وَأَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۰۹۵: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ سورہ حج کا پہلا سجدہ لازم ہے اور دوسرا تعلیم کے لئے ہے۔ پس ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ اس باب میں جو مسائل آئے جو آثار صحابہ کرام سے مؤید ہیں وہ امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۳۷۲/۱۔

حاصل روایات: ان روایات میں حضرت عمر، ابن عمر، ابوالدرداء رضی اللہ عنہم دو دو سجدے حج میں کرتے تھے البتہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اول سجدہ کو لازم قرار دیتے اور دوسرے کو تعلیم کے لئے کہتے تھے آثار صحابہ کے اس اختلاف میں ہم نے اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ترجیح دی کہ وہ نظر کے بھی موافق ہے۔

اس باب میں جو آثار وارد ہوئے اور ہم نے اس کو راجح قرار دیا وہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں خوب در خوب تفصیلات ذکر کر کے امام صاحب رحمہ اللہ کے مسلک کو راجح قرار دیا اور اپنی رائے بھی طحاوی رحمہ اللہ کی اس کے موافق تھی تو بار بار کثرت روایات کی حمایت کی وجہ سے امام صاحب کا تذکرہ فرمایا نظری دلیل کو پیش کر کے اس کا حدود اربعہ بھی بتلایا کہ روایات کے مقابل ہم نظری دلیل نہیں مانتے مگر پھر اختلاف روایات میں ترجیح کے لئے نظری دلیل کو استعمال کرتے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ رَحْلِهِ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ

گھر میں نماز پڑھ کر مسجد کی جماعت پالے تو کیا کرے؟

خلاصۃ المرام: جو آدمی گھر میں یہ سمجھ کر فرض پڑھ لے کہ مسجد میں جماعت ہو چکی تو وہ مسجد میں آیا تو لوگ نماز میں مصروف تھے اب وہ نماز میں شرکت کر سکتا ہے یا نہیں۔

نمبر ①: امام شافعی رحمہ اللہ و احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں پانچوں نمازوں میں شرکت کر سکتا ہے۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ و ابویوسف رحمہ اللہ و محمد رحمہ اللہ کے ہاں فجر و مغرب عصر میں شرکت نہیں کر سکتا ظہر و عشاء میں شرکت کر سکتا ہے فجر و عصر کے بعد تو نفل جائز نہیں اور تین رکعت نفل نہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور ان کی متدل روایات: اگر اکیلے نماز پڑھ لی جائے تو جماعت مل جانے کی صورت دوبارہ اس میں شرکت کر سکتے ہیں خواہ کوئی نماز ہو۔ یہ احناف کے علاوہ جملہ ائمہ کا مسلک ہے بس تعداد نماز میں ذرا اختلاف ہے۔ دلیل۔

۲۰۹۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنِ الدِّيْلِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَآهُ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ:

فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَقُمْ لِلصَّلَاةِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِي: أَلَسْتَ مُسْلِمًا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟ فَقُلْتُ: قَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ مَعَ أَهْلِي فَقَالَ: صَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَ أَهْلِكَ).

۲۰۹۶: بسر بن محجن دیلی نے اپنے والد محجنؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ادھر جماعت کھڑی ہوگئی اور میں اس دوران بیٹھا رہا اور جماعت میں شامل نہ ہوا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے فرمایا کیا تم مسلمان نہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا پھر تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ میں نے کہا میں گھر میں نماز پڑھ چکا تھا آپ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو خواہ گھر میں نماز پڑھ چکے ہو۔

تخریج: نسائی فی السنن الکبریٰ باب الامامه والجماعه ۹۳۰' عبدالرزاق ۴۲۰/۲۔

۲۰۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، قَالَ: ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ الدِّيْلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: (صَلَّيْتُ فِي بَيْتِي الظُّهْرَ، أَوَ الْعَصْرَ، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَحَوْلَهُ أَصْحَابُهُ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ)، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۰۹۷: بسر بن محجن دیلی نے اپنے والد محجنؓ سے نقل کیا کہ میں نے ظہر کی نماز گھر میں ادا کی یا عصر کہا پھر میں مسجد نبوی کی طرف نکلا تو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا پایا پھر جماعت کھڑی ہوگئی پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج: المعجم الکبیر ۲۹۵/۲۰۔

۲۰۹۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح.

۲۰۹۸: حسین بن نصر نے فریابی سے بیان کیا۔

تخریج: مسند احمد ۳۴/۴۔

۲۰۹۹: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ الدِّيْلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَيَّ صَلَاةٍ هِيَ.

۲۰۹۹: زید بن اسلم نے بسر بن محجن دیلی نے اپنے والد سے اور انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس میں یہ مذکور نہیں کہ یہ کون سی نماز تھی۔

تخریج: المعجم الکبیر ۲۹۳/۲۰۔

۲۱۰۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ. قَالَ: أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ

الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۱۰۰: زید بن اسلم نے بسر بن محجن دئلی سے انہوں نے اپنے والد یا چچا سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۲۱۰۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جُرَيْجٍ ح

۲۱۰۱: ابوبکرہ نے وہب بن جریج سے۔

۲۱۰۲: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ (أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ أَنْ أُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَإِنْ أَدْرَكْتَ الْإِمَامَ، وَقَدْ سَبَقَكَ، فَقَدْ أَجْزَتْكَ صَلَاتُكَ، وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ نَافِلَةٌ).

۲۱۰۲: عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں وقت پر نماز پڑھا کروں اگر امام جماعت میں سبقت کر جائے تو تیری نماز اس کے ساتھ جائز ہے ورنہ وہ تیرے لئے نفل بن جائیں گے۔

تخریج : مسلم فی المساجدنمبر ۲۴۰۔

۲۱۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : ثَنَا بُدَيْلٌ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، (عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ، قَالَ : فَضَرَبَ فَخِذِيْ فَقَالَ لِيْ : كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيْتَ فِيْ قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا ثُمَّ قَالَ لِيْ : صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اُخْرُجْ، وَإِنْ كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَلَا تَقُلْ إِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّيْ).

۲۱۰۳: عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور مرفوعاً بیان کیا کہ آپ ﷺ نے میری ران پر ہاتھ مار کر (متوجہ کیا) فرمایا اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرتے ہونگے پھر مجھے فرمایا تم وقت پر نماز ادا کر لینا پھر نکلنا اگر تم مسجد میں ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو ان کے ساتھ نماز پڑھو اور یہ مت کہو کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں پس میں نماز نہ پڑھوں گا۔ (یہ زمانہ فتنہ کی ناصحانہ تدبیر بتلائی)

تخریج : مسلم فی المساجد ۲۳۸، نسائی فی السنن الکبرٰی کتاب الامامه والجماعة ۹۳۲۔

۲۱۰۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيَّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : (صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ إِذَا رَجُلَانِ جَالِسَانِ فِيْ مُؤَخَّرِ

الْمَسْجِدِ فَأُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا' فَقَالَ : مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟ فَقَالَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا' قَالَ : فَلَا تَفْعَلَا' إِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا' ثُمَّ أَتَيْتُمَا النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ' فَصَلِّيَا مَعَهُمْ' فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ أَوْ قَالَ تَطَوُّعٌ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : ذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ' فَقَالُوْا : إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِيْ بَيْتِهِ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً' أَيَّ صَلَاةٍ كَانَتْ' ثُمَّ جَاءَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ' صَلَّاهَا مَعَهُمْ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَقَالُوْا : كُلُّ صَلَاةٍ يَجُوْزُ التَّطَوُّعُ بَعْدَهَا' فَلَا بَأْسَ أَنْ يُفْعَلَ فِيْهَا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ صَلَاتِهِ إِيَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ' عَلٰى أَنَّهَا نَافِلَةٌ لَهُ، غَيْرَ الْمَغْرِبِ' فَإِنَّهُمْ كَرِهُوْا أَنْ تُعَادَ ؛ لِأَنَّهَا إِنْ أُعِيْدَتْ' كَانَتْ تَطَوُّعًا' وَالتَّطَوُّعُ لَا يَكُوْنُ وِتْرًا' إِنَّمَا يَكُوْنُ شَفْعًا .وَكُلُّ صَلَاةٍ لَا يَجُوْزُ التَّطَوُّعُ بَعْدَهَا' فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُعِيْدَهَا مَعَ الْإِمَامِ' لِأَنَّهَا تَكُوْنُ تَطَوُّعًا فِيْ وَقْتٍ لَا يَجُوْزُ فِيْهِ التَّطَوُّعُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فِيْ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ' وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ). وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا' فَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ نَاسِخٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَقَالُوْا : إِنَّهُ لَمَّا بَيَّنَ فِيْ بَعْضِ الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ' فَقَالَ : (فَصَلُّوْهَا فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ أَوْ قَالَ : تَطَوُّعٌ) وَنَهٰى عَنِ التَّطَوُّعِ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْأُخَرِ' وَأُجْمِعَ عَلَى اسْتِعْمَالِهَا -كَانَ ذٰلِكَ دَاخِلًا فِيْهَا' نَاسِخًا لِمَا قَدْ تَقَدَّمَهُ مِمَّا قَدْ خَالَفَهُ .وَمِنْ تِلْكَ الْآثَارِ مَا لَمْ يَقُلْ فِيْهِ (فَإِنَّهَا لَكُمْ تَطَوُّعٌ) فَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ مَعْنٰى هٰذَا الَّذِيْ بَيَّنَ فِيْهِ فَقَالَ : (فَإِنَّهَا لَكُمْ تَطَوُّعٌ). وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ' كَانَ فِيْ وَقْتٍ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ الْفَرِيْضَةَ مَرَّتَيْنِ فَيَكُوْنَانِ جَمِيْعًا فَرِيْضَتَيْنِ' ثُمَّ نُهُوْا عَنْ ذٰلِكَ .فَعَلٰى أَيِّ الْأَمْرَيْنِ كَانَ' فَإِنَّهُ قَدْ نَسَخَهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا .وَمِمَّنْ قَالَ بِأَنَّهُ لَا يُعَادُ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا الظُّهْرُ' وَالْعِشَاءُ الْآخِرَةُ' أَبُوْ حَنِيْفَةَ' وَأَبُوْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٌ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ' عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ'

۲۱۰۴: جابر بن یزید بن اسود اسوائی نے اپنے والد یزید بن اسودؓ سے نقل کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف میں صبح کی نماز پڑھائی جب نماز سے فراغت ہوئی تو اچانک دو آدمیوں پر نگاہ پڑی جو مسجد کے پچھلے حصے میں بیٹھے تھے ان کو لایا گیا تو ان پر کپکپی طاری تھی آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی دونوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم نے اپنے کجاووں کے پاس نماز پڑھ لی آپ نے فرمایا ایسا مت کرو جب تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو پھر تم لوگوں میں ایسی حالت میں آؤ کہ وہ نماز میں مصروف ہوں تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لو یہ تمہاری نفل نماز بن جائے گی آپ نے نافلہ یا تطوع کا لفظ فرمایا دونوں کا معنی ایک ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض

علماء نے ان آثار کو سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ لے خواہ وہ کوئی سی نماز ہو مگر دوسرے علماء کی جماعت نے فرمایا کہ جس نماز کے بعد نوافل کی اجازت ہے۔اس میں ان آثار پر عمل میں کچھ حرج نہیں کہ امام کے ساتھ نماز ادا کرلے تاکہ وہ اس کے لیے نفل بن جائیں۔مگر مغرب میں ایسا نہ کرے کیونکہ اس کو لوٹانا مکروہ ہے اگر وہ اسے لوٹائے گا تو وہ نفل ہیں اور نفل شفعہ شفعہ ہیں طاق نہیں ہوتے اور جن نمازوں کے بعد نوافل کی اجازت نہیں ان میں امام کے ساتھ اعادہ نماز نہ کرے۔اس لیے کہ یہ ایسے وقت کے نفل ہیں جس میں نوافل کی اجازت نہیں۔انہوں نے اس سلسلہ میں تواتر کے ساتھ مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے۔جن میں آپ صبح سے لے کر طلوع آفتاب تک اور عصر سے لے کر غروب آفتاب میں نفل کی ممانعت فرمائی ہے۔یہاں تک کہ طلوع اور غروب پورے طور پر ہو جائے۔ہم اسناد سے ان روایات کو اسی کتاب میں ذکر کر چکے۔تو دوسرے قول والوں کے ہاں یہ روایات فصل اوّل میں مذکورہ روایات کی ناسخ ہیں۔وہ فرماتے ہیں کہ جب شروع باب کی بعض احادیث میں یہ موجود ہے ''فصلوها فانها لكم نافلة او قال تطوع'' کہ ان کو پڑھو بے شک وہ تمہارے لیے نافل ہیں وہاں ''لفظنا فله يا تطوع'' فرمایا (ہر دو کا معنی ایک ہے)۔ان روایاتِ متاخرہ میں نفلوں سے منع فرمایا ان روایات کے استعمال پر بھی اتفاق ہے۔تو ان کا حکم وہی ہوگا اور یہ گزشتہ روایات کی ناسخ بنیں گی جو ان کے مخالف ہیں۔بعض روایات میں یہ بات مذکور نہیں ''فانها لكم تطوع'' کہ وہ تمہارے حق میں نفل ہیں۔تو اس میں احتمال ہے کہ اس کا معنی یہی ہو جو اس میں بیان ہو کہ وہ تمہارے حق میں نفل ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اس زمانے کی بات ہو جب وہ ایک فرض دو مرتبہ ادا کرتے تھے۔پس اس صورت میں دونوں نمازیں فرض ہوں گی۔ پھر اس سے روک دیا گیا۔بہرحال ان میں جس احتمال کو بھی مانیں یہ ان کے لیے ناسخ بنیں گی۔جن علماء کے نزدیک ظہر و عشاء کے علاوہ دوبارہ اور کوئی بھی نماز درست نہیں' ان میں امام ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد رحمہم اللہ بھی ہیں۔ روایات درج ذیل ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٥٦' نمبر ٥٧٥' ترمذی فی الصلاۃ باب ٤٠' نمبر ٢١٩' نسائی فی الامامه باب ٥٤' مسند احمد ١٦٠/٤۔

حاصل روایات : جب آدمی نماز گھر میں پڑھ کر مسجد میں آئے اور لوگوں کو نماز میں مشغول پائے تو اسے جماعت میں شریک ہو جانا چاہئے ان روایات میں کسی نماز کی تعیین نہیں ہے ہر نماز میں شامل ہو سکتا ہے۔

فریق دوم کا مؤقف اور دلیل: ہر نماز جس کے بعد نوافل جائز نہیں ان کے علاوہ مغرب کو چھوڑ کر ہر نماز میں شامل ہو سکتے ہیں کیونکہ مغرب میں شامل ہوگا تو یہ نفل نہیں بن سکتے کیونکہ کوئی نفل طاق نہیں بلکہ وہ تو شفع شفع ہوتے ہیں ہر وہ نماز جس کے بعد نوافل جائز نہیں اس کو دوبارہ امام کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں کیونکہ وہ نفل بنیں گے اور نفل اس وقت ممنوع ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات ان اوقات میں نوافل کی ممانعت کی وارد ہیں جن میں سے بعض ہم پہلے باب التطوع میں نقل کر آئے ہیں اس باب کی ابتداء میں نقل کردہ بعض روایات تو فصلو ها فانها لكم نافلہ کے الفاظ وارد ہیں اور اس وقت نفل کی

ممانعت وارد ہے جس پر سب کا اتفاق ہے تو وہ روایات ان کی بھی ناسخ ہیں۔اور جن آثار میں یہ معنی مذکور نہیں ان میں دو احتمال ہیں۔

نمبر①: یا تو یہی معنی ہے تو وہ نسخ میں داخل ہوگئیں۔

نمبر②: شروع شروع میں ایک فرض دو مرتبہ پڑھنے کی اجازت تھی پھر یہ حکم منسوخ ہوا تو یہ روایات بھی منسوخ شمار ہوں گی۔

نمبر③: یہ احتمال بھی ہے کہ وہ ان نمازوں سے ہو جو لوٹائی جاتی ہیں یعنی ان کے بعد نفل درست ہیں مثلاً ظہر، عشاء۔

فقط ان نمازوں کے لوٹانے کا قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ و محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور تابعین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت سے بھی یہ بات منقول ہے۔آثار ملاحظہ ہوں۔

۲۱۰۵: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ حَبِيْبٍ، عَنْ نَاعِمِ بْنِ أُجَيْلٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ : كُنْتُ أَدْخُلُ الْمَسْجِدَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَأَرٰى رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جُلُوْسًا فِيْ آخِرِ الْمَسْجِدِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِيْهِ، قَدْ صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ .فَهٰؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوْا لَا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ، لَمَّا كَانُوْا قَدْ صَلَّوْهَا فِيْ بُيُوْتِهِمْ، وَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا .فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ -عِنْدَنَا -عَلٰى نَسْخِ مَا قَدْ كَانَ تَقَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ ذَهَبَ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا، حَتّٰى يَكُوْنُوْا عَلٰى خِلَافِهِ، وَلٰكِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِمَا قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ فِيْهِ مِنْ نَسْخِ ذٰلِكَ الْقَوْلِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهٖ مَا

۲۱۰۵: ناعم بن اجیل مولیٰ امّ سلمہ کہتے ہیں کہ میں نماز مغرب کے لئے مسجد میں داخل ہوتا تو میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کچھ آدمیوں کو دیکھتا کہ وہ مسجد میں پیچھے بیٹھے ہیں اور وہ گھر میں نماز پڑھ کر آئے ہوتے اور لوگ اس وقت نماز میں مشغول ہوتے۔تو یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو کہ مسجد میں آ کر دوسری بار مغرب کی نماز میں شامل نہ ہوتے بلکہ بیٹھ جاتے وہ گھروں میں نماز پڑھ کر آئے ہوتے تھے۔ہمارے ہاں تو یہ عمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے قول کے لیے ناسخ ہے۔کیونکہ یہ درست نہیں کہ آپ کے فرمانے کے باوجود وہ اس کے الٹ چلیں۔بلکہ ان کے نزدیک اس کا نسخ لازماً ثابت ہو چکا ہوگا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے یہ بات مروی ہے۔درج ذیل اثر ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کی نماز گھر میں پڑھ کر آتے ادھر اس وقت مسجد میں جماعت ہو رہی ہوتی تھی تو وہ مغرب کی جماعت میں شریک نہ ہوتے پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ جو پہلے حکم تھا اس کا نسخ ان کو معلوم ہو چکا تھا تبھی تو وہ جماعت میں شریک نہ ہوتے تھے۔

۲۱۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِى نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ : (إِنْ صَلَّيْتُ فِىْ أَهْلِكَ ثُمَّ أَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ، فَصَلِّهَا إِلَّا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ، فَإِنَّهُمَا لَا يُعَادَانِ فِىْ يَوْمٍ).

۲۱۰۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جب تم گھر میں نماز پڑھ چکو تو پھر نماز کو پالو تو صبح اور مغرب کے علاوہ نماز پڑھ لو کیونکہ یہ دونوں نمازیں ایک دن میں لوٹائی نہیں جاتیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۷۷/۲۔

۲۱۰۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُعَادَ الْمَغْرِبُ إِلَّا أَنْ يَخْشَى رَجُلٌ سُلْطَانًا، فَيُصَلِّيَهَا، ثُمَّ يَشْفَعَ بِرَكْعَةٍ .

۲۱۰۷: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ وہ مغرب کا لوٹانا مکروہ قرار دیتے مگر یہ کہ کسی کے دبدبے کا خطرہ ہو تو شامل ہو جائے پھر ایک رکعت ساتھ ملالے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۷۶/۲۔

نوٹ : یہ باب بھی نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے عصر و فجر کے بعد نفلی نماز کے سلسلہ میں تفصیلی کلام پہلے ہو چکا اس وجہ سے زیادہ بحث نہیں کی اور روایت بھی کوئی پیش نہیں کی صرف فریق اوّل کی دلیل کا جواب دیا البتہ آخر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل وقول کو معاون دلیل کے طور پر لائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ هَلْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْكَعَ أَمْ لَا؟

خطبہ امام کے وقت نماز کا حکم؟

خلاصۃ المرام: خطبہ کے وقت آنے والے کو دو رکعت پڑھنا کیسا ہے۔

نمبر①: امام شافعی واحمد رحمہما اللہ اس وقت نفل کو مستحب قرار دیتے اور ترک کو مکروہ کہتے ہیں۔

نمبر②: امام ابوحنیفہ و مالک رحمہما اللہ دو رکعت کو مکروہ تحریمی کہتے ہیں اور بیٹھنے کو لازم قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف و دلائل: خطبہ کے وقت آنے والے کو تحیۃ المسجد ضروری ہیں ترک مکروہ ہے دلائل کے لئے یہ روایات ہیں۔

۲۱۰۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا).

۲۱۰۸: ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سلیک غطفانی جمعہ کے دن آیا جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے سلیک دو رکعت پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے دو رکعت پڑھ لیں اس نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا اٹھو اور پڑھو۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۳۲، مسلم فی الجمعه نمبر٥٤، ابو داؤد فی الصلاة باب۲۳۱ نمبر۱۱۱۵، ترمذی فی الجمعه باب۱٥، نمبر۵۱۰، نسائی فی السنن الکبرٰی نمبر۱۷۰٤، ابن ماجه فی الاقامه باب۸۷، نمبر۱۱۱۲، مسند احمد ۲۹۷/۳۔

۲۱۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ (رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۱۰۹: ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ جمعہ کا دن تھا اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۱۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ

۲۱۱۰: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو کہتے سنا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۴۴/۳۔

۲۱۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ الْكُوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ لِيَجْلِسَ).

۲۱۱۱: ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سلیک غطفانی جمعہ کے دن آیا جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے پس وہ بیٹھ گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی جمعہ کے دن ایسے حال میں آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے ہلکی دو رکعت پڑھنی چاہئیں پھر وہ بیٹھ جائے۔

تخریج : روایت نمبر ۲۱۰۸ کی تخریج دیکھو۔ دارقطنی اج ۱۱/۲۔

۲۱۱۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ حَدِيْثَ سُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ .ثُمَّ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (قُمْ، يَا سُلَيْكُ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، تَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ اِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، يَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا).

۲۱۱۲: اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابو صالح کو سنا کہ وہ سلیک غطفانی کی حدیث بیان کرتے ہیں پھر میں نے ابو سفیان سے اس کے بعد یہ سنا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ سلیک غطفانی آیا جبکہ جمعہ کا دن تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے اس کو فرمایا اٹھو اے سلیک! اور ہلکی دو رکعت نماز ادا کرو ان میں اختصار کرو پھر فرمایا جب تم میں کا کوئی اس حال میں آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو اس کو ضرور دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھنی چاہئے اور ان میں اختصار کرے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۵۹/۱۔

۲۱۱۳: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، (عَنْ سُلَيْكِ بْنِ هُدْبَةَ الْغَطَفَانِيِّ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ : أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ : لَا، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ

فِيهِمَا).

۲۱۱۳: حسن نے سلیک بن ھدیہ غطفانی سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جمعہ کے دن پہنچا جبکہ آپ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم نے دو رکعت پڑھی ہیں؟ میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا دو رکعت اختصار سے پڑھو۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۴۴۷۔

۲۱۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ (رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَنَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا زَالَ يَقُولُ اُدْنُ حَتَّى دَنَا، فَأَمَرَهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ وَعَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَلَقٌ، ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ، فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ، ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ، فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ تَصَدَّقُوا فَأَلْقَوا الثِّيَابَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخْذِ ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَصَدَّقُوا، فَأَلْقَى الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ ثَوْبَهُ). قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا .وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ، فَقَالُوا : يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَجْلِسَ وَلَا يَرْكَعَ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ سُلَيْكًا بِمَا أَمَرَهُ بِهِ مِنْ ذَلِكَ، فَقَطَعَ بِذَلِكَ خُطْبَتَهُ إِرَادَةً مِنْهُ أَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ كَيْفَ يَفْعَلُونَ إِذَا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ، ثُمَّ اسْتَأْنَفَ الْخُطْبَةَ .وَيَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ بَنَى عَلَى خُطْبَتِهِ، وَكَانَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنْسَخَ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ نُسِخَ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ، فَنُسِخَ أَيْضًا فِي الْخُطْبَةِ .وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا أَمَرَهُ بِهِ مِنْ ذَلِكَ، كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى، وَيَكُونَ سُنَّةً مَعْمُولًا بِهَا .فَنَظَرْنَا، هَلْ رُوِيَ شَيْءٌ يُخَالِفُ ذَلِكَ؟

۲۱۱۴: عیاض بن عبداللہ بتلاتے ہیں کہ حضرت ابو سعید الخدریؓ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی مسجد میں اس حال میں داخل ہوا جبکہ آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے اس کو آواز دی اور فرماتے رہے اور قریب آ اور قریب آ۔ یہاں تک کہ وہ قریب آ گیا تو اس کو فرمایا پس اس نے دو رکعت بیٹھنے سے پہلے پڑھیں اور اس کا لباس پھٹے پرانے چیتھڑے تھے پھر اس نے اسی طرح کیا تو آپ نے اس کو اسی طرح حکم دیا پھر اس نے تیسرے جمعہ اسی طرح کیا تو

آپ نے اس کو یہی حکم فرمایا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کا حکم فرمایا لوگوں نے کپڑے ڈالے تو آپ نے اس کو دو کپڑے عنایت فرمائے پھر جب آپ نے دوبارہ صدقہ کا حکم فرمایا تو اس نے اپنا ایک کپڑا ڈال دیا آپ نے ناراضی کا اظہار فرمایا اور اسے لینے کا حکم فرمایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ جمعہ کے دن جو شخص مسجد میں ایسے حال میں آئے کہ جب امام خطبہ میں مصروف ہو تو وہ اس وقت بھی مختصر طور پر دو رکعات پڑھے۔ ان کی مندرجہ بالا روایات ہیں۔ مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اس کو مناسب یہ ہے کہ اس وقت جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو بیٹھ جائے اور نفل نہ پڑھے انہوں نے اس کی دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سلیک رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے ہوئے خطبہ روک دیا ہوتا کہ لوگوں کو مسئلہ معلوم ہو جائے کہ داخلہ مسجد کے وقت کیا کرنا چاہیے۔ پھر آپ نے نئے سرے سے خطبہ کو شروع فرمایا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ سابقہ خطبہ پر بناء کی ہو اور یہ واقعہ نماز میں کلام کے نسخ ہونے سے پہلے کا ہو۔ نماز میں کلام جب منسوخ ہوا تو خطبہ میں کلام بھی منسوخ ہو گیا اور عین ممکن ہے کہ آپ نے اس کو اس بناء پر ہی حکم دیا ہو جو قول اوّل فصل اوّل والوں نے بات کہی ہے اور عمل بھی اسی طریق پر ہو۔ چنانچہ اب ہم روایات کو دیکھتے ہیں کہ اس کے موافق یا مخالف عمل تھا۔

تخریج : ترمذی فی ابواب الجمعه باب ۱۵' نمبر ۵۱۱' نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب الجمعه نمبر ۱۷۱۹' ابن ماجه فی الاقامه باب ۸۷' نمبر ۱۱۱۳۔

حاصلِ روایات : جو آدمی جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے وقت آئے اسے دو ہلکی پھلکی رکعت پڑھ کر بیٹھنا چاہئے جیسا کہ ان روایات میں مذکور ہے معلوم ہوا کہ یہ دو رکعت تحیۃ المسجد ضروری ہیں۔

مؤقف فریق ثانی اور ان کے دلائل و جوابات: خطبہ کے دوران آنے والے کو بیٹھنا لازم ہے تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا ممنوع ہیں اولاً ان کے مؤقف کا جواب دیا جاتا ہے پھر دلیل پیش کی جائے گی۔

جواب نمبر ①: جناب رسول اللہ ﷺ نے سلیک کو جب حکم فرمایا تو خطبہ کا ارادہ منقطع فرما دیا اور لوگوں کو مسجد میں آنے کے آداب سکھانے لگے کہ جب وہ مسجد میں آئیں تو پہلے انہیں کیا کرنا چاہئے۔

نمبر ②: آپ نے اپنے سابقہ خطبہ پر بنا کی ہو اور یہ واقعہ نماز اور خطبہ میں کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہو۔

نمبر ③: اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کو دوران خطبہ آپ نے حکم دیا اور یہ اس کے لئے لازم ہو گیا۔

اب غور کرتے ہیں کیا اس کے مخالف روایات موجود ہیں۔ روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۲۱۱۵: فَإِذَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا' قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ' قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ' (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن بُسْرٍ' قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ' فَقَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ قَالَ أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ : وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْإِمَامُ) أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ هٰذَا الرَّجُلَ بِالْجُلُوْسِ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالصَّلَاةِ، فَهٰذَا يُخَالِفُ حَدِيْثَ سُلَيْكٍ، وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ، فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ حَالِ إِبَاحَةِ الْأَفْعَالِ فِي الْخُطْبَةِ قَبْلَ أَنْ يَنْهٰى عَنْهَا، أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ : (فَأَلْقَى النَّاسُ ثِيَابَهُمْ). وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ نَزْعَ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ، وَأَنَّ مَسَّهُ الْحَصٰى وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ، وَأَنَّ قَوْلَهُ لِصَاحِبِهِ (أَنْصِتْ) وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ أَيْضًا .فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ أَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُلَيْكًا، وَالرَّجُلَ الَّذِيْ أَمَرَهُ بِالصَّدَقَةِ عَلَيْهِ، كَانَ فِيْ حَالٍ الْحُكْمُ فِيْهَا فِيْ ذٰلِكَ، بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِيْمَا بَعْدُ .وَلَقَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ (مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَدْ لَغَا).

۲۱۱۵: ابوالزاہریہ حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن آپ کے پہلو میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا ہوا آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو تکلیف پہنچائی اور تو آیا (یعنی دیر سے) ابوالزاہریہ کہتے ہیں ہم امام کے نکلتے تک بات کرتے تھے۔ کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ آپ ﷺ نے تو اس کو بیٹھ جانے کا حکم فرمایا نہ کہ نماز پڑھنے کا' تو یہ روایت حضرت سلیک ؓ والی روایت کے خلاف ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری ؓ والی روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ اس زمانے کی بات ہے جب خطبہ میں عمل جائز تھا اور اس کی ممانعت نہ کی گئی تھی۔ کیا تم یہ بات نہیں دیکھ پاتے کہ وہ کہہ رہے ہیں "فالقی الناس ثیابھم" کہ لوگوں نے کپڑے ڈال دیے۔ حالانکہ اس بات پر تو سب مسلمان متفق ہیں کہ آدمی کا اپنے کپڑے ایسے حال میں اُتارنا کہ امام خطبہ دے رہا ہو' مکروہ ہے۔ بلکہ دوران خطبہ کنکروں کو چھونا مکروہ ہے اور خطبہ کے درمیان اپنے ساتھی کو یہ کہہ کر خطاب کرنا کہ خاموش ہو جاؤ یہ مکروہ ہے۔ یہ اس بات کا اہم ثبوت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سلیک ؓ کو جو حکم فرمایا اور وہ شخص جس کو اس کے لیے کپڑے دینے کا حکم فرمایا یہ اس حکم کے دوران تھا بخلاف اس حکم کے جو اس کے بعد تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ روایات یہ بات ہے کہ جو شخص انے ساتھی کو یہ کہے کہ تم خاموش ہو جاؤ تو اس سے لغو کام کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲۳۲' نمبر۱۱۱۸' ابن ماجه فی الاقامه باب۸۸' مسند احمد ۱۸۸/٤۔

حاصل روایات : اس روایت میں غور کرو کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو بیٹھنے کا حکم فرمایا اس کو نماز کا حکم نہیں فرمایا یہ روایت سلیکؓ اور ابوسعدؓ والی روایت کے خلاف ہے وہ روایات دوران خطبہ ان افعال کی اباحت کو ظاہر کر رہی ہیں اور یہ روایت ممانعت کو ثابت کر رہی ہے اس روایت میں موجود ہے فالقی الناس ثیابھم اور اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے خطبہ کے

وقت اپنا کپڑا کھینچنا ممنوع ہے اسی طرح کنکریوں کا پکڑنا بھی خطبہ میں مکروہ بلکہ زبان سے انصت کا لفظ کہنا بھی دوران خطبہ ممنوع ہے یہ قرائن اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ سلیک کو حکم دینا اور آدمی کے لئے صدقہ کا حکم یہ ممانعت سے پہلے کی بات ہے اور بعد میں منسوخ کر دی گئیں۔

دلیل: جب امام کے خطبہ کے دوران انصت کہنا بھی ممنوع ہے اور لغو حرکت ہے تو اور باتیں تو خود ممنوع ہوں گی۔

ممانعت کلام والی چند روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۱۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ).

۲۱۱۶: سعید ابن المسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنے ساتھی کو دوران خطبہ انصیت کہا تو تم نے لغو حرکت کی لغو بات کہی۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۳۶، مسلم فی الجمعه نمبر۱۲، ابو داؤد فی الصلاة باب۲۲۹، نمبر۱۱۱۲، ترمذی فی الجمعه باب۱۶، نمبر۵۱۲، نسائی فی الجمعه باب۲۲، والعیدین باب۲۱، ابن ماجه فی الاقامه باب۸۶، موطا مالك فی الجمعه نمبر۷، دارمی فی الصلاةباب۱۹۵، مسند احمد ۲/ ۲۴۴۔

۲۱۱۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

۲۱۱۷: ابن جریج نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب آدمی کا اپنے ساتھی کو یہ کہنا کہ تو نے لغو کام کیا اتنی بھی لغو ہے تو فعل و عمل لغو تو بدرجہ اولیٰ لغو ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کو وہ حکم دیا اس وقت شرعی حکم اور تھا اور جب اس کو لغو قرار دیا اس وقت حکم شرعی اور تھا۔ اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہے۔

۲۱۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ : (إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ) فَإِذَا كَانَ قَوْلُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ (أَنْصِتْ) لَغْوًا، كَانَ قَوْلُ الْإِمَامِ لِلرَّجُلِ (قُمْ فَصَلِّ) لَغْوًا أَيْضًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي كَانَ فِيهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ لِسُلَيْكٍ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ، كَانَ الْحُكْمُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ، بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِي الْوَقْتِ الَّذِي جَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَغْوًا

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِثْلِ ذٰلِكَ.

۲۱۱۸: سعید بن المسیب اور عبداللہ بن قارظ دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا امام کے خطبہ کے دوران جمعہ کے دن اگر تم نے اپنے ساتھ کو انصت کہا تو تم نے لغو بات کہی۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو نمبر ۲۱۱۶۔

حاصل روایات : جب آدمی کا اپنے ساتھی کو انصیت خاموش کہنا لغو بات اور حرکت ہے تو امام اگر کسی کو کہے اٹھو اور نماز پڑھو تو یہ بھی وہی حکم رکھتی ہے پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ سلیک والا واقعہ ایک وقت میں وہ حکم تھا پھر جب وہ منسوخ ہوا تو دوسرے کو خاموش کا لفظ بھی لغو قرار دیا گیا۔

دلیل۔ اور نسخ کی تائید ان روایات سے ہوتی ہے۔

۲۱۱۹: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ قَالَ : (جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَتَلَا آيَةً، وَإِلَى جَنْبِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أُبَيُّ، مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ؟ فَأَبٰى أَنْ يُكَلِّمَنِيْ حَتّٰى إِذَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ، قَالَ : مَا لَكَ مِنْ جُمُعَتِكَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ. ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُه فَأَخْبَرْتُه، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تَلَوْتَ آيَةً وَإِلَى جَنْبِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَسَأَلْتُه : مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ؟ فَأَبٰى أَنْ يُكَلِّمَنِيْ، حَتّٰى إِذَا نَزَلْتُ زَعَمَ أَنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ جُمُعَتِيْ إِلَّا مَا لَغَوْتُ، قَالَ : صَدَقَ، إِذَا سَمِعْتَ إِمَامَكَ يَتَكَلَّمُ، فَأَنْصِتْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ).

۲۱۱۹: صرب بن قیس حضرت ابو الدرداءؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے لئے بیٹھے اور ایک آیت تلاوت فرمائی میرے پہلو میں ابی بن کعب تشریف فرما تھے میں نے ان کو کہا اے ابی! یہ آیت کب نازل ہوئی انہوں نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا جب تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نہیں اترے پھر کہنے لگے تمہیں تمہارے جمعہ سے سوائے لغو بات کے کچھ حاصل نہیں ہوا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لے گئے تو میں آپ کی خدمت میں آیا اور میں نے اس بات کی اطلاع دی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے خطبے میں آیت کی تلاوت فرمائی میرے پہلو میں اس وقت ابی بن کعب بیٹھے تھے میں نے ان سے سوال کیا یہ آیت کب اتری؟ تو ابی نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا جب آپ منبر سے نیچے تشریف لائے تو اس نے مجھے کہا کہ تمہارے جمعہ کا تمہیں سوائے لغو بات کے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس نے سچ کہا۔ جب تم امام کو کلام کرتے سنو تو خاموش ہو جاؤ یہاں تک امام نماز سے فارغ ہو جائے

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ۸۶، مسند احمد ۱٤۳/۵۔

۲۱۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُوْرَةً .فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مَتَى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ .فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ قَالَ أُبَيٌّ لِأَبِي ذَرٍّ : مَا لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ فَدَخَلَ أَبُوْ ذَرٍّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ أُبَيٌّ). فَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِنْصَاتِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ، وَجَعَلَ حُكْمَهَا فِيْ ذٰلِكَ، كَحُكْمِ الصَّلَاةِ، وَجَعَلَ الْكَلَامَ فِيْهَا لَغْوًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْهَا مَكْرُوْهَةٌ، فَإِذَا كَانَ النَّاسُ مَنْهِيِّيْنَ عَنِ الْكَلَامِ، مَا دَامَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ، كَانَ كَذٰلِكَ، الْإِمَامُ مَنْهِيًّا عَنِ الْكَلَامِ، مَا دَامَ يَخْطُبُ بِغَيْرِ الْخُطْبَةِ .أَلَا تَرَى أَنَّ الْمَأْمُوْمِيْنَ مَمْنُوْعُوْنَ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ؟ .فَكَذٰلِكَ الْإِمَامُ، فَكَانَ مَا مُنِعَ مِنْهُ غَيْرُ الْإِمَامِ فَقَدْ مُنِعَ مِنْهُ الْإِمَامُ .فَكَذٰلِكَ لَمَّا مُنِعَ غَيْرُ الْإِمَامِ مِنَ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ، كَانَ الْإِمَامُ مُنِعَ بِذٰلِكَ أَيْضًا مِنَ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ، بِمَا هُوَ مِنْ غَيْرِهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا،

۲۱۲۰: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو آپ ایک سورۃ پڑھی اس پر حضرت ابوذر نے حضرت ابی بن کعب کو کہا یہ سورۃ کب نازل ہوئی تو ابی نے ان کی بات سے اعراض کیا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو مکمل کرلیا تو ابی نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہا تمہیں نماز سے وہی حاصل ہوا جو تم نے لغویات کی۔ اسی وقت ابوذر رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی نے سچ کہا۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت خاموشی کا حکم فرمایا اور خطبہ کو نماز کی طرح قرار دیا اور اس میں گفتگو کو لغو قرار دیا اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دوران خطبہ نماز مکروہ ہے۔ جب لوگوں کو دوران خطبہ گفتگو کرنا مکروہ ہوئی کہ خطبے کے دوران گفتگو نہیں کرسکتا تو امام بھی جب تک خطبہ دے رہا ہو اس کے دوران اور گفتگو نہیں کرسکتا۔ کیا تم اس پر توجہ نہیں کرتے کہ مقتدیوں کو دوران نماز کلام سے روکا گیا۔ تو امام کا حکم بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ پس جس بات سے غیر امام کو روکا گیا اس سے امام کو بھی منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح جب غیر امام کو دوران خطبہ گفتگو سے روکا گیا تو امام کو دوران خطبہ گفتگو سے ممانعت ہے۔ روایات درج ذیل ہیں۔

حاصل روایات: خطبہ کے دوران بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی کا حکم دیا ہے اور اس کا حکم نماز والا قرار دیا اور اس میں گفتگو کو لغو اور مردود قرار دیا اسی وجہ سے تو کلام سے پورے جمعہ کا ثواب ضائع قرار دیا۔ پس اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ اس میں نماز بھی مکروہ ہے جب لوگوں کو امام کے خطبہ میں کلام کی ممانعت ہے تو اسی طرح امام کو بھی وہ کلام ممنوع ہے جو خطبہ کے علاوہ ہو جب تک کہ وہ خطبہ دیتا رہے۔

ذرا غور تو کرو کہ مقتدیوں کو نماز میں کلام ممنوع ہے اور امام کو خطبہ میں وہ کلام ممنوع ہے جو خطبہ کے علاوہ ہو۔

دلیل مزید' امام کو علاوہ خطبہ کلام کی ممانعت والی روایات:

۲۱۲۱: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ' عَنِ الْمُغِيْرَةِ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' عَنْ عَلْقَمَةَ' عَنْ قَرْثَعٍ' عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' قَالَ : (قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ' ثُمَّ قَالَ : أَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ جُمِعَ فِيْهِ أَبُوْكَ قَالَ : لَا' وَلٰكِنْ أُخْبِرُكَ عَنِ الْجُمُعَةِ' مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَطَهَّرُ' ثُمَّ يَمْشِيْ إِلَى الْجُمُعَةِ' ثُمَّ يُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ' إِلَّا كَانَ لَهُ كَفَّارَةً مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا مَا اجْتُنِبَ الْمَقْتَلَةُ).

۲۱۲۱: قرثع نے سلمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جمعہ کیا ہے میں نے عرض کیا۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جمعہ کیا ہے میں نے تیسری یا چوتھی مرتبہ دھرانے پر میں نے کہا یہ وہی دن ہے جس میں تمہارے باپ جمع ہوئے آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن میں تمہیں جمعہ کے متعلق بتلاتا ہوں جو آدمی خوب طہارت حاصل کرلے پھر جمعہ کی طرف جائے پھر خاموش رہے یہاں تک کہ امام اپنی نماز مکمل کرلے تو یہ جمعہ کی نماز اس کے اور پہلے جمعہ کے مابین کئے جانے والے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جبکہ ہلاک کن گناہ یعنی کبیرہ سے بچتا رہے۔

تخریج: مسند احمد ۴۳۹/۵۔

۲۱۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ' عَنْ مُغِيْرَةَ' عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ . ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۱۲۲: ابوعوانہ نے مغیرہ عن ابی معشر عن ابراہیم نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی۔

۲۱۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ' وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَاسْتَنَّ، وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَرْكَعَ، وَأَنْصَتَ حَتّٰى إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا).

۲۱۲۳: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوامامہ دونوں نے حضرت ابوسعید الخدریؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی اور خوشبو لگائی اگر موجود ہوئی اور اپنے اچھے کپڑے زیب تن کئے پھر نکل کر مسجد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے نہ آیا پھر نماز پڑھی جب تک اللہ نے چاہا کہ وہ نماز پڑھے اور اس وقت تک خاموشی اختیار کرے جب تک امام مسجد سے نہ نکلا تو یہ نماز اس کے ان تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جو اس جمعہ اور اس سے پہلے جمعہ کے دوران ہوئے (بشرطیکہ کبیرہ سے بچا)

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب۱۲۷ نمبر۳۴۷۔

۲۱۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَأَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۱۲۴: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۱۲۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ مَسَّ مِنْ طِيْبِ امْرَأَتِهِ، وَلَبِسَ أَصْلَحَ ثِيَابِهِ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا).

۲۱۲۵: عمرو بن شعیب نے اپنے دادا عبداللہ عمرو سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر بیوی کی خوشبو میں سے خوشبو استعمال کی اور اچھے کپڑے پہنے اور لوگوں کی گردنوں کو پھاند کر آگے نہیں آیا اور وعظ کے وقت لغویات نہ کی تو یہ چیز اس کے اور پچھلے جمعہ کے مابین گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔

تخریج : روایت نمبر۲۱۲۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۱۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الذِّمَارِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَأَنْصَتَ، وَلَمْ يَلْغُ،

كَانَ لَهُ مَكَانَ كُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ، صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا).

۲۱۲۶: ابوالاشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوسؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے غسل کیا اور کرایا اور جلدی سویرے مسجد کی طرف گیا اور امام کے قریب بیٹھا اور خاموش رہا اور لغویات نہ کی تو اسے ہر قدم ایک سال کے روزے اور قیام کے عمل کے برابر ثواب ملے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۷، نمبر۳٤٥، ترمذی فی الجمعه باب٤، نمبر٤٩٦، مسند احمد ٢٠٩/٢۔

۲۱۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۲۱۲۷: عبداللہ بن عیسیٰ نے یحییٰ بن حارث سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی۔

۲۱۲۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيْعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَأَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ مِنْ دُهْنٍ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ رَاحَ، فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، وَصَلَّى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا، الْأَمْرُ بِالْإِنْصَاتِ، إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ مَوْضِعَ كَلَامِ الْإِمَامِ، لَيْسَ بِمَوْضِعِ صَلَاةٍ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ أَنَّ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يَخْطُبَ الْإِمَامُ، فَإِنَّ خُطْبَةَ الْإِمَامِ تَمْنَعُهُ مِنَ الصَّلَاةِ، فَيَصِيْرُ بِهَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ صَلَاةٍ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ دَاخِلًا لَهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ صَلَاةٍ، فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُصَلِّيَ .وَقَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ أَنَّ الْأَوْقَاتَ الَّتِيْ تَمْنَعُ مِنَ الصَّلَاةِ، يَسْتَوِيْ فِيْهَا مَنْ كَانَ قَبْلَهَا فِي الْمَسْجِدِ، وَمَنْ دَخَلَ فِيْهَا الْمَسْجِدَ فِيْ مَنْعِهَا إِيَّاهُمَا مِنَ الصَّلَاةِ .فَلَمَّا كَانَتِ الْخُطْبَةُ تَمْنَعُ مَنْ كَانَ قَبْلَهَا فِي الْمَسْجِدِ عَنِ الصَّلَاةِ، كَانَتْ كَذٰلِكَ أَيْضًا، تَمْنَعُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ دُخُوْلِ الْإِمَامِ فِيْهَا مِنَ الصَّلَاةِ .فَهٰذَا هُوَ وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَتْ فِيْ ذٰلِكَ آثَارٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۲۱۲۸: عبیداللہ بن ودیعہ نے سلمان الخیرؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب طہارت حاصل کرے پھر جو تیل میسر ہو لگائے یا گھریلو خوشبو لگائے پھر مسجد جائے تو دو آدمیوں

میں تفریق نہ کرے یعنی گھس کہ نہ بیٹھے اور جو فرض نماز اس پر مقرر ہے وہ ادا کرے جب امام کلام کرے خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے مابین گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ان آثار سے بھی خاموش رہنے کا حکم ثابت ہو رہا ہے۔ جبکہ امام گفتگو کر رہا ہو۔ پس اس سے اس پر کھلی دلیل مل گئی کہ امام کے کلام کا مقام وہ نماز کی جگہ نہیں آثار کے معانی کی درستی کے اعتبار سے اس باب کا یہی حکم ہے۔ نظر وفکر کے اعتبار سے ہم غور کرتے ہیں کہ اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں کہ جو شخص مسجد میں امام کے خطبہ سے پہلے آ جائے تو امام کا خطبہ اس کو نماز سے روک دیتا ہے اب وہ ایسے مقام ہو جاتا جو نماز نہ پڑھنے کا ہو۔ پس نظر وفکر یہ چاہتا ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران داخل ہونے والے شخص کا یہی حال ہو کہ اسے بھی اس وقت میں نماز پڑھنا مناسب نہ ہو۔ بلکہ ہم تو یہاں ایک اتفاقی ضابطہ پاتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں داخل ہوا اور وہ شخص جس نے مسجد میں ہوتے ہوئے ابھی نماز نہ پڑھی ہو وہ اس میں برابر ہیں' جب خطبہ پہلے سے موجود شخص کو نماز سے روکتا ہے تو امام کے افتتاح خطبہ کے بعد آنے والے شخص کو بھی نماز سے روکے گا اس دوران سے متعلق قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا مسلک بھی یہی ہے اور اس سلسلہ میں متقدمین سے بھی روایات وارد ہوئی ہیں' جو درج ذیل ہیں۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب٦' ١٩' نسائی فی الحج باب٤٢' دارمی فی الصلاة باب١٩١' موطا مالك ص١٨' مسند احمد ٤٣٨/٥۔

خلاصۃ الکلام: ان روایات میں بھی خاموشی کا حکم موجود ہے جبکہ امام کلام کر رہا ہو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام کے کلام کا موقعہ نماز کا موقعہ نہیں ہے آثار وروایات کو پیش نظر رکھ کر جو حکم تھا وہ اب تک واضح کر دیا کہ خطبہ کے وقت گفتگو کی طرح نماز بھی ممنوع ہوگی اور امام کو علاوہ خطبہ اور بات کرنا ممنوع ہوگا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اما وجه النظر سے پیش کی جاتی ہے امام کے خطبہ شروع کرنے سے پہلے جو آدمی مسجد میں موجود ہو تو جب امام خطبہ شروع کرے تو اسے نماز ممنوع ہے اور وہ خطبے کی وجہ سے نماز کی جگہ میں نہ رہا اور یہ بات بالاتفاق ہے تو اب جو آدمی اس وقت مسجد میں داخل ہو رہا ہو وہ بھی غیر موضع صلاۃ میں ہو جائے گا پس اس کو بھی نماز درست نہ ہوگی۔

ایک قاعدہ:

اور اصل قاعدہ کلیہ یہ ہے: وہ اوقات جن میں نماز ممنوع ہے اس میں پہلے سے موجود یا مسجد میں نیا آنے والا دونوں برابر ہیں دونوں کو نماز منع ہے بالکل اسی طرح خطبہ سے قبل جو مسجد میں موجود ہو جب اس کو نماز ممنوع ہے' نئے آنے والے کا بھی یہی حکم ہوگا کہ اسے نماز ممنوع ہوگی۔

نظری اعتبار سے بھی خطبہ کے وقت کلام ونماز کی ممانعت ثابت ہوگئی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے۔

تائیدی دلیل: آثار صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ علیہم کے قول و عمل سے ثبوت:

۲۱۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: أَرَأَيْتُ الْحَسَنَ حِيْنَ يَجِيْءُ، وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَيُصَلِّي، عَمَّنْ أَخَذَ هٰذَا؟ لَقَدْ رَأَيْتُ شُرَيْحًا إِذَا جَاءَ، وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ لَمْ يُصَلِّ.

۲۱۲۹: توبہ عنبری سے منقول ہے کہ شعبی کہنے لگے کیا تم نے حسن بصری کو دیکھا ہے کہ جب امام خطبہ کے لئے حجرہ سے نکل چکا ہو تو وہ آ کر نماز پڑھتے ہیں انہوں نے یہ چیز کس سے اخذ کی ہے؟ میں نے شریح کو دیکھا کہ جب وہ آتے ہیں اور امام کو حجرہ سے خطبہ کے لئے نکلا دیکھتے ہیں تو نماز نہیں پڑھتے (دو رکعت نفل)

۲۱۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، قَالَ: يَجْلِسُ، وَلَا يُسَبِّحُ، أَيْ: لَا يُصَلِّي.

۲۱۳۰: عقیل نے ابن شہاب سے بیان کیا کہ وہ آدمی جو مسجد میں خطبہ امام کے وقت داخل ہو تو وہ کیا کرے تو انہوں نے فرمایا وہ بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے۔

۲۱۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ وَلَمْ يُصَلِّ.

۲۱۳۱: خالد حذاء کا بیان ہے کہ ابو قلابہ ایک دن مسجد میں آئے جبکہ جمعہ کا دن تھا اور امام خطبہ دے رہا تھا پس یہ بیٹھ گئے اور نفل نہ پڑھے۔

۲۱۳۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَهْمِيُّ، قَالَ: أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: (الصَّلَاةُ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ مَعْصِيَةٌ).

۲۱۳۲: ابو مصعب نے عقبہ بن عامر سے نقل کیا کہ امام جب منبر پر ہو تو اس وقت نماز گناہ ہے۔

۲۱۳۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكِ الْقُرَظِيُّ، أَنَّ جُلُوْسَ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، وَكَلَامَهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ. وَقَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ حِيْنَ يَجْلِسُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ، فَإِذَا قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، لَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ حَتّٰى يَقْضِيَ خُطْبَتَيْهِ كِلْتَيْهِمَا، ثُمَّ إِذَا نَزَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَقَضٰى خُطْبَتَيْهِ، تَكَلَّمُوْا.

۲۱۳۳: ابن شہاب کہتے ہیں کہ ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے بیان کیا کہ امام کا منبر پر بیٹھنا نماز کو منقطع کر دیتا ہے اور

اس کا کلام کلام کو منقطع کر دیتا ہے ثعلبہ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے منبر پر بیٹھنے اور مؤذن کے خاموش ہونے تک بات کرتے جب منبر پر کھڑے ہو جاتے تو اس وقت کوئی بھی بات نہ کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے دونوں خطبوں سے فارغ ہو جاتے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ منبر سے اترتے اور خطبہ پورا کر لیتے تو لوگ بات کرتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۴۵۸۔

۲۱۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُد، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِسْهَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَنَعْلَانِ، وَهُوَ مُتَعَمِّمٌ بِعِمَامَةٍ، فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ قَالَ : (السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ) ثُمَّ جَلَسَ وَلَمْ يَرْكَعْ .

۲۱۳۴: ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن صفوان کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن مسجد میں آئے اس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے ازار پہنی اور چادر اوڑھ رکھی تھی اور نعل پاؤں میں تھے اور سر پر عمامہ تھا پھر رکن کا استلام کیا اور کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! پھر بیٹھ گئے اور دو رکعت نہ پڑھی۔

۲۱۳۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : قِيلَ لِعَلْقَمَةَ : أَتَتَكَلَّمُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ؟ أَوْ قَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ؟ قَالَ : لَا .فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَقْرَأُ حِزْبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ؟ قَالَ عَسَى : إِنْ يَضُرَّكَ، وَلَعَلَّكَ أَنْ لَا يَضُرَّكَ .

۲۱۳۵: منصور نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ علقمہ سے پوچھا گیا کیا جب امام خطبہ دے رہا ہو یا امام حجرے سے نکل چکا ہو تو بات کی جا سکتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں تو ان کو ایک آدمی نے کہا کیا میں خطبہ امام کے وقت اپنا وظیفہ پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا ہو سکتا ہے کہ تمہیں نقصان دے اور شاید کہ تمہیں نقصان نہ دے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۴۵۷۔

۲۱۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُد، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ، قَالَ : ثَنَا عَطَاءٌ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَكْرَهَانِ الْكَلَامَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

۲۱۳۶: عطاء کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت کلام کو ناپسند گردانتے تھے جبکہ امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو۔

۲۱۳۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ .فَقَدْ رَوَيْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ خُرُوجَ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، وَأَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ جَاءَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ وَلَمْ يَرْكَعْ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَلَا مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيْهِمْ .ثُمَّ قَدْ كَانَ شُرَيْحٌ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَرَوَاهُ الشَّعْبِيُّ، وَاحْتَجَّ عَلٰى مَنْ خَالَفَهٗ، وَشَدَّ ذٰلِكَ الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ .ثُمَّ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيْحِ، مَا قَدْ وَصَفْنَا، فَلَا يَنْبَغِيْ تَرْكُ مَا قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهٖ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ : (اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ) وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ.

۲۱۳۷: سفیان نے لیث انہوں نے مجاہد سے نقل کیا کہ امام کے خطبہ کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ہم ان آثار میں یہ بیان کر چکے کہ امام کا باہر آنا نماز کو منقطع کر دیتا ہے۔چنانچہ عبداللہ بن صفوان اس وقت آئے جب حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے' پس وہ بیٹھ گئے اور انہوں نے نماز نفل ادا نہ کی۔ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کی اس بات کا انکار نہ کیا اور نہ ہی ان کے پاس جو دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے انکار کیا اور نہ تابعین نے انکار کیا' پھر شریح اس کو کرتے تھے اور شعبی نے اس کو روایت کیا اور مخالفین پر بطور حجت پیش کیا اور اس روایت کو مرفوع قرار دیا جس کا تذکرہ ہم نے کر دیا۔پھر ہم نے قیاس کو بیان کر دیا' پس اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کی طرف رجوع درست نہیں۔پھر اگر کوئی یہ معترض کہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک وہ دو رکعات ادا نہ کرے اور پھر ان روایات مندرجہ ذیل کو ذکر کیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۴۵۶۔

حاصل آثار:

ان آثار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام کا خروج نماز کو قطع کر دیتا ہے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خطبہ امام کے وقت دو رکعت نہ پڑھنے والے پر نکیر نہ کرنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ وہ سب اس وقت میں نماز اور کلام کے انقطاع کے قائل تھے پھر شعبی شریح کے عمل کی تصدیق اور حسن بصری کے عمل پر تعجب کا اظہار کر رہے ہیں اور شریح کے عمل کی تصدیق کر رہے ہیں پھر نظر صحیح کا تقاضا بھی یہ ہے پس جو نقل و عقل دونوں سے ثابت ہوا اس کو چھوڑ کر کسی دوسری طرف جانا مناسب نہیں۔

ایک اہم اشکال:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرے اب اس میں کسی وقت کی تعیین تو نہیں کی گئی بلکہ عموم ہے۔روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۳۸: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)

۲۱۳۸: عمرو بن سلیمان نے حضرت ابوقتادہؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ٦٠، مسلم فی المسافرین نمبر٦٩۔

۲۱۳۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْعَجْلَانِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۱۳۹: ابن عجلان نے عامر بن عبداللہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔

۲۱۴۰: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۱۴۰: مالک نے عامر بن عبداللہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۱۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ -يَعْنِي إِبْرَاهِيْمَ بْنَ أَبِي زَكَرِيَّا- قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ يَنْبَغِي لِمَنْ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، أَنْ لَا يَجْلِسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ .قِيْلَ لَهُ : مَا فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ، إِنَّمَا هٰذَا عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِي حَالٍ يَحِلُّ فِيْهَا الصَّلَاةُ، لَيْسَ عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِي حَالٍ لَا يَحِلُّ فِيْهَا الصَّلَاةُ .أَلَا تَرٰى أَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، أَوْ عِنْدَ غُرُوْبِهَا، أَوْ فِي وَقْتٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْهَا، أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ، وَأَنَّهُ لَيْسَ مِمَّنْ أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ لِدُخُوْلِهِ الْمَسْجِدَ، لِأَنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ حِيْنَئِذٍ .فَكَذٰلِكَ الَّذِي دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، لَيْسَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ، وَلَيْسَ مِمَّنْ أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .وَإِنَّمَا دَخَلَ فِي أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرْتَ، كُلُّ مَنْ لَوْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَأَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ، كَانَ لَهُ ذٰلِكَ .فَأَمَّا مَنْ لَوْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ ذٰلِكَ، لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ حِيْنَئِذٍ، فَلَيْسَ بِدَاخِلٍ فِي ذٰلِكَ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ

الصَّلٰوۃِ فِیْھَا' الَّتِیْ وَصَفْنَا:

۲۱۴۱: عمرو بن سلیم الزرقی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اس میں اس بات کی دلالت پائی جاتی ہے کہ جو شخص خطبہ امام کے وقت بھی مسجد میں آئے وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرلے۔ اس کے جواب میں ہم اس طرح عرض کریں گے کہ اس روایت میں تو اس کا کچھ ثبوت نہیں یہ تو اس وقت داخل ہونے والے کا تذکرہ ہے کہ جب تک نماز درست ہو۔ ایسے وقت میں کہ جب نماز درست نہ ہو داخل ہونے والے کا یہ حکم نہیں ہے۔ کیا آپ غور نہیں فرماتے کہ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت مسجد میں آئے یا اس وقت جب آفتاب غروب ہو رہا ہو یا ان ممنوعہ اوقاتِ نماز میں سے کوئی وقت ہو تو اسے نماز پڑھنا مناسب نہیں ہے۔ ایسا شخص ان میں شامل نہیں جن کو دخولِ مسجد کے وقت نماز تحیۃ المسجد کا حکم دیا گیا ہو۔ کیونکہ آپ نے ان اوقات میں نماز سے منع فرمایا ہے۔ پس یہی حکم اس شخص کا ہے جو خطبہ امام کے وقت مسجد میں داخل ہو۔ اسے تحیۃ المسجد نہ پڑھنے چاہئیں اور وہ ان لوگوں میں شامل ہی نہیں جن کو داخلے کے وقت نماز کا حکم ہو۔ اس حکم میں وہ شخص داخل ہے جس کا آپ نے تذکرہ فرمایا۔ جو اس سے پہلے پہلے مسجد میں داخل ہوا تھا' پس اس کو زیادہ بہتر ہے کہ وہ نماز پڑھے اور یہ حکم اس کے لیے ہے۔ رہا وہ شخص جو مسجد میں اس سے پہلے موجود ہو اسے اس وقت نہ پڑھنے چاہئیں وہ اس حکم نفل کا مخاطب نہیں اور اس کو ممنوعہ اوقاتِ نماز پر قیاس کر کے بھی پڑھنا نہ چاہیے جن اوقات کا ہم تذکرہ کر چکے۔

حاصل روایات: ان روایات نے ثابت کر دیا کہ مسجد میں داخل ہونے والے کو بہرصورت دو رکعت پڑھنا ضروری ہیں خواہ امام خطبہ بھی دے رہا ہو یہ حالت بھی اس عموم میں داخل ہے۔

الحل للاشکال:

ان روایات سے تو آپ کا مطلب پورا نہیں ہوتا کیونکہ یہ تو ان لوگوں کے حق میں ہیں جو ان اوقات میں داخل ہوں جن میں نماز ممنوع نہیں یہ حکم ان پر لاگو نہیں ہوتا جو ممنوعہ اوقات میں داخل ہوں۔

ذرا غور فرمائیں جو آدمی مسجد میں طلوع شمس کے وقت داخل ہو یا غروب کے وقت یا نصف النہار کے وقت آئے یعنی ممنوعہ اوقات میں داخل ہو تو اسے ان اوقات میں نماز لازم نہیں اور وہ اس حکم میں داخل نہیں جن کو داخلہ کے وقت نماز کا حکم ہے کیوں کہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں فرض سے روک دیا تو نفل کی گنجائش کہاں رہی۔

بالکل اسی طرح امام کے خطبہ کا وقت بھی ان ممنوعہ اوقات میں شامل ہے جن میں مسجد میں داخل ہونے والے کو نماز پڑھنا ممنوع ہے بلکہ اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے تحت ہر وہ شخص بھی شامل ہے جو اوقات سے پہلے مسجد میں موجود ہو حالانکہ وہ تو نوافل میں باہر والے کی بنسبت زیادہ قابل ترجیح ہے پس جب اس کو نماز کے ان اوقات میں ممانعت ہے تو اس وقت مسجد میں داخل ہونے کو بھی اس موجود پر قیاس کر کے نماز نہ پڑھنی چاہئے جیسا کہ ممنوعہ اوقات کا حکم ہم ذکر کر چکے۔

نوٹ: اس باب میں بھی آثار روایات کے دلائل اور نظری دلائل سے مسئلہ کو واضح کرنے کے بعد صحابہ وتابعین کے عمل سے اپنے مسلک کی تائید پیش کی اور پھر آخر میں وارد ہونے والے اشکال کا دفعیہ کیا تا کہ کسی قسم کا خلجان نہ رہے فصل اول کی روایات کا مختصر جواب تو تنسیخ ہے کہ پہلے یہ حکم تھا پھر منسوخ ہوا معلوم ہوا کہ یہ حکم تدریجی طور پر اتارا گیا اور نافذ ہوا۔

بَابُ الرَّجُلُ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ أَيَرْكَعُ أَوْ لَا يَرْكَعُ

جماعت فجر کے وقت سنت کی ادائیگی کا حکم

خلاصۃ المرام:

نمبر①: فرض فجر شروع ہو جائیں سنت کی نیت باندھ چکا تو پڑھ لے نئے سرے سے نیت باندھنا درست نہیں بلکہ مکروہ تحریمی ہے اس کو امام شافعی، احمد اہل ظواہر رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

نمبر②: امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد، مالک رحمہم اللہ کے ہاں نیت باندھنا جبکہ نماز ملنے کی امید ہو تو جماعت سے عدم اختلاط والی جگہ میں سنت پڑھنا درست ہے۔

مؤقف فریق اوّل اور دلائل: سنت فجر جماعت کے کھڑے ہو جانے پر نہیں ادا کر سکتا ہے دلیل یہ روایات ہیں۔

۲۱۴۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)..

۲۱۴۲: سلیمان بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔

تخریج: بخاری فی الاذان باب۳۸، مسلم فی المسافرین نمبر۶۳، ابو داؤد فی التطوع باب۵، نمبر۱۲۶۶، ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۹۵، نمبر۴۲۱، نسائی فی الاقامہ باب۶۰، ابن ماجہ فی الاقامہ باب۱۰۳، دارمی فی الصلاۃ باب۱۴۹، مسند احمد ۱۳۳/۲۔

۲۱۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ، قَالَ أَحْمَدُ الْأَصْبَهَانِيُّ: الصَّوَابُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُجَمِّعٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَكَرِهُوْا لِلرَّجُلِ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَي الْفَجْرِ فِي الْمَسْجِدِ، وَالْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِأَنْ يَرْكَعَهُمَا غَيْرُ مُخَالِطٍ لِلصُّفُوْفِ، مَا لَمْ يَخَفْ فَوْتَ الرَّكْعَتَيْنِ مَعَ الْإِمَامِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى، أَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهِ، أَصْلُهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ .

۲۱۴۳: عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ علماء نے اس روایت پر عمل کرتے ہوئے اس کو ناپسند قرار دیا کہ جو شخص ایسے وقت سنت فجر ادا کرے جب کہ امام نماز فجر شروع کر چکا ہو۔دوسرے علماء نے فرمایا کہ اگر امام کے ساتھ دو رکعت فرض چھوٹنے کا خطرہ نہ ہو تو صفوف سے الگ ان رکعات کی ادائیگی میں چنداں حرج نہیں۔اوّل قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جس روایت کو اپنا مستدل بنایا وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں۔حفاظ حدیث نے عمرو بن دینار سے اسے موقوف نقل کیا ہے جو درج ذیل ہے۔

روایت کا اجمالی جواب:

یہ روایت صرف زکریا بن اسحاق سے مرفوع نقل کی ہے باقی حماد بن سلمہ وغیرہ حفاظ حدیث نے اس کو موقوف نقل کیا ہے پس موقوف روایت کو اختلافی مسائل میں بطور حجت پیش نہیں کیا جا سکتا یہ گویا کلام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے اور عمرو بن دینار نے اسی طرح ہی موقوف نقل کیا ہے۔

نمبر ②: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑی جماعت نے اس روایت کی مخالفت کی ہے جیسا کہ ہم عنقریب نقل کریں گے اگر مرفوع روایت ہوتی تو وہ مخالفت نہ کرتے بقیہ اجتہاد میں تو دوسرے کا اجتہاد مختلف ہو سکتا ہے۔

موقوف روایت یہ ہے۔

۲۱۴۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ، قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، فَصَارَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ خَالَفَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ، فِيْ آخِرِ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۱۴۴: عمرو بن دینار نے عطاء بن یسار عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو نقل کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو مرفوع نہیں کہا پس یہ موقوف روایت ہوئی۔پس اس روایت کی اصل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع نہ ہوئی بلکہ موقوف

صحابی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوئی اور دوسری طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے۔ان کی مرویات اس باب کے آخر میں مذکور ہوں گی۔

فریق اوّل کی دلیل ثانی:

۲۱۴۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُو صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (اِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الَّتِيْ أُقِيمَتْ لَهَا). فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ هٰذَا النَّهْيَ عَنْ أَنْ يُصَلِّيَ غَيْرَهَا فِي مَوْطِنِهَا الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ، فَيَكُونُ مُصَلِّيهَا قَدْ وَصَلَهَا بِتَطَوُّعٍ، فَيَكُونُ النَّهْيُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ، لَا مِنْ أَجْلِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي آخِرِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَتَنَحَّى الَّذِي يُصَلِّيهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ، فَيُخَالِطُ الصُّفُوفَ، وَيَدْخُلُ فِي الْفَرِيضَةِ .وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا.

۲۱۴۵: ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو وہی نماز جائز ہے جس کے لئے اقامت کہی گئی ہے یعنی فرض۔ ممکن ہے کہ اس ممانعت سے مراد یہ ہو کہ جس جگہ یہ نماز پڑھ رہا ہے کوئی دوسری نماز بھی پڑھے' پس اس صورت میں اس کا پڑھنے والا اس کو نوافل سے ملانے والا ہو گیا' تو ممانعت اس جانب سے آ گئی نہ اس بناء پر کہ وہ مسجد کی اس جگہ پڑھ کر وہاں سے ہٹ جائے اور صفوف میں مل جل جائے اور فرائض میں شامل ہو جائے۔ پہلے قول والوں نے مزید ان روایات کو بھی مستدل بنایا ہے۔

روایت ہذا کا جواب:

ممکن ہے کہ فلا صلاۃ کی نہی سے مراد یہ ہو کہ جس جگہ نماز پڑھی گئی اس جگہ اور نماز نہ پڑھی جائے تا کہ فرائض کو نوافل سے ملانا لازم نہ آئے تو ممانعت اس لحاظ سے ہے اس بناء پر نہیں کہ وہ مسجد کے آخر میں سنت پڑھے پھر وہاں سے ہٹ کر صفوں میں فرض نماز پڑھے اس کی ممانعت نہیں ہے پس اس روایت سے تو ان کا استدلال ثابت نہیں ہوتا۔

فریق اوّل کی دلیل نمبر ③:

۲۱۴۶: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ : (أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ، فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَقَامَ عَلَيْهِ وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ : أَتُصَلِّيهَا أَرْبَعًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ).

۲۱۴۶: حفص بن عاصم کہتے ہیں کہ مالک بن بحینہؓ نے بیان کیا کہ فجر کی جماعت کھڑے ہونے کے قریب تھی جناب رسول اللہ ﷺ کا ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزر ہوا جو فجر کی دو رکعت پڑھ رہا تھا پس آپ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے آپ نے فرمایا کیا یہ چار پڑھے گا؟ یہ تین مرتبہ فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۳۸' مسلم فی المسافرین نمبر ۶۵' درامی فی الصلاۃ باب ۱۴۹' مسند احمد ۳۴۵/۵۔

اللغات :لاث بہ۔ گھیر لینا۔

۲۱۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ سَعْدٍ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ' غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ : وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ

۲۱۴۷: شعبہ نے سعد سے بیان کیا انہوں نے اپنے اسناد سے اسی طرح روایت کی البتہ ولاث بہ الناس۔ کے الفاظ نہیں لائے۔

۲۱۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ). فَلِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِأَنَّهٗ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ' ثُمَّ وَصَلَهُمَا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ' مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنَ تَقَدَّمَ أَوْ تَكَلَّمَ .فَإِنْ كَانَ لِذٰلِكَ قَالَ لَهٗ مَا قَالَ' فَإِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ يَجْتَمِعُ الْفَرِيْقَانِ عَلَيْهِ جَمِيْعًا .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ' هَلْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ؟

۲۱۴۸: شعبہ نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ ثلاث مرست کا لفظ ذکر نہیں کیا۔ مقالہ دوم والوں کی طرف سے جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے اس لیے ناپسند فرمایا کہ اس شخص نے دو رکعت پڑھ کر انہیں نماز صبح کے ساتھ ملا دیا' نہ وہاں سے آگے سرکا اور نہ اس نے درمیان میں کوئی گفتگو کی۔ اگر اس بنیاد پر تنبیہ فرمائی تو اس حدیث پر ہر دو فریق کا اتفاق ہو سکتا ہے۔ ہم نے چاہا کہ یہ غور کریں کہ آیا اس دلالت کرنے والی کوئی روایت میسر ہے تو غور کرنے سے یہ روایت ذی میسر آ گئی۔

حاصل روایات :

ان روایات کا حاصل یہ ہے کہ نماز فجر کے ساتھ دو رکعت پڑھنے کو آپ نے فرائض کو دو کی بجائے چار رکعت بنانے والا قرار دے کر ڈانٹا۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ فرائض سے کسی چیز کو نہ ملانا چاہئے تکبیر سے پہلے نماز سنت درست ہوگی۔

جواب روایت:

شاید آپ نے اس شخص کی حرکت کو اس لئے ناپسند فرمایا ہو کہ اس نے بلا فاصلہ دو رکعت نماز صبح سے ملا دی اور درمیان میں نہ تو کلام سے فاصلہ کیا یا اپنی جگہ سے ادھر ادھر ہٹا اگر روایت سے یہی مراد لی جائے تو پھر ہر دو فریق کے ہاں یہ مسلمہ چیز ہے کسی کو

اس سے انکار نہیں تو اختلافی چیز کے لئے اس روایت سے استدلال باقی نہ رہا۔

اب روایات پر نظر دوڑاتے ہیں کہ وہ کس بات کی تصدیق کرتی ہیں۔

۲۱۴۹: فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ: ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَهُوَ مُنْتَصِبٌ أَيْ قَائِمٌ يُصَلِّي ثَمَّةَ بَيْنَ يَدَيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ فَقَالَ: لَا تَجْعَلُوْا هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَصَلَاةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا وَاجْعَلُوْا بَيْنَهُمَا فَصْلًا). فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ الَّذِي كَرِهَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ بُحَيْنَةَ هُوَ وَصْلُهُ إِيَّاهَا بِالْفَرِيْضَةِ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ، لَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُمَا بِشَيْءٍ وَلَيْسَ لِأَنَّهُ كَرِهَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ فَرَغَ مِنْهَا تَقَدَّمَ إِلَى الصُّفُوْفِ، فَصَلَّى الْفَرِيْضَةَ مَعَ النَّاسِ. وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۲۱۴۹: یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن عبدالرحمٰن سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر عبداللہ بن مالک ابن بحینہ کے پاس سے ہوا وہ کھڑے اس جگہ صبح کی اذان سے پہلے نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا اس نماز کو ایسا مت بناؤ جیسا کہ نماز ظہر سے پہلے کی نماز ہوتی ہے اور اس کے بعد کی ہوتی ہے بلکہ ان کے مابین فاصلہ کرو۔ پس اس روایت نے یہ بات کھول دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو حضرت بحینہ رضی اللہ عنہ کا فرض اور سنتوں کو ایک جگہ پر ملا کر ادا کرنا پسند نہ آیا کہ ان میں تفریق کرنے والا کوئی عمل پیش نہ آیا۔ آپ نے اس بات کو ناپسند نہیں فرمایا کہ وہ مسجد میں سنتیں پڑھ کر آگے صفوف کی طرف بڑھیں۔ اس ضمن میں اس روایت کے علاوہ بھی روایت آئی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳٤٥/٥۔

حاصل روایات : اس روایت نے ثابت کر دیا کہ ابن بحینہ کی جو بات آپ کو ناپسند ہوئی وہ ایک ہی جگہ میں فرائض کے ساتھ اس کا جمع کرنا تھا یہ وجہ نہ تھی کہ آپ نے ان رکعات کا مسجد میں پڑھنا ناپسند کیا تھا جب اس فارغ ہوئے تو وہ صفوف میں آگے بڑھ گئے اور فرض لوگوں کے ساتھ ادا کیے۔

جواب: اور اس روایت کے علاوہ جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۵۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ (يَسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْجُمُعَةَ

فِی الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ قُمْتُ لِأَتَطَوَّعَ فَأَخَذَ بِثَوْبِیْ فَقَالَ : لَا تَفْعَلْ حَتّٰی تَقَدَّمَ أَوْ تَكَلَّمَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ)۔

۲۱۵۰: نافع بن جبیر نے مجھے سائب بن یزید کی طرف بھیجا اور ان سے سوال کیا کہ آپ نے جمعہ کے بعد نماز کے متعلق کیا سنا ہے سائب کہنے لگے کہ میں نے معاویہ کے ساتھ مقصورہ (مسجد میں بنایا جانے والا کمرہ مخصوص کمرہ) میں پڑھی جب میں فارغ ہوا تو میں نفلی نماز پڑھنے کھڑا ہوا انہوں نے میرے کپڑے سے پکڑا اور کہا نفل نماز اس وقت تک مت پڑھو یہاں تک کہ تم آگے بڑھو یا کلام کرو پس جناب رسول اللہ ﷺ اس کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الجمعه نمبر ۷۳۔

۲۱۵۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۲۱۵۱: ابو عاصم نے ابن جریج سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے اور اسی طرح بیان فرمائی۔

۲۱۵۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ صَفْوَانَ مَوْلٰى عُمَرَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا تُكَاثِرُوا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ بِمِثْلِهَا مِنَ التَّسْبِيْحِ فِیْ مَقَامٍ وَاحِدٍ)۔ فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ أَنْ يُوْصِلَ الْمَكْتُوْبَةَ بِنَافِلَةٍ حَتّٰی يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا فَاصِلٌ مِنْ تَقَدُّمٍ إِلٰی مَكَانٍ آخَرَ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا۔

۲۱۵۲: صفوان مولیٰ عمر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض نماز کا اس کی مثل سے کثرت میں تقابل مت کرو تسبیحات میں اور مقام میں (بلکہ جگہ اور تعداد طوالت قصر میں فرق کرلیا کرو)۔ پس ان تمام روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرض ونفل کو ملانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ ان کے مابین آگے پیچھے یا اور کسی چیز سے فاصلہ کرلے۔

حاصل روایات :

پس جناب رسول اللہ ﷺ نے ان روایات میں فرض کو نوافل کے ساتھ ملانے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ تقدم وتاخر سے فاصلہ نہ کیا جائے تو اس سے ثابت یہ ہوا کہ ان روایات میں جس وصل کی ممانعت ہے ابن بحینہ کی روایت میں وہی مراد ہے۔

فریق اوّل کی دلیل نمبر ④ :

۲۱۵۳: بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ (رَجُلًا جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ) (فِیْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ (خَلْفَ النَّاسِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلَاةِ .فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، قَالَ : يَا فُلَانُ، اجْعَلْتَ صَلَاتَكَ الَّتِیْ صَلَّيْتُ مَعَنَا، أَوْ الَّتِیْ صَلَّيْت وَحْدَكَ؟).

۲۱۵۳: عاصم احول کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ نماز صبح میں مصروف تھے پس اس نے دو رکعت نماز ادا کی (حماد بن سلمہ کی روایت میں خلف الناس کا لفظ بھی ہے) پھر جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز میں داخل ہو گیا پس جب جناب نبی اکرم ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے فلاں! کیا تم نے وہ نماز جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے وہ اپنی نماز قرار دی ہے یا وہ جو اکیلے پڑھی ہے اس کو اپنی نماز قرار دیا ہے؟

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ٦٧، ابو داؤد فی التطوع باب ٥، نمبر ١٢٦٥۔

۲۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ .ح .

۲۱۵۴: ابوبکرہ نے سعید بن عامر سے انہوں نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

۲۱۵۵: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ قَالُوْا : فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلَّاهُمَا خَلْفَ النَّاسِ وَقَدْ نَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا .فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ :(كَانَ خَلْفَ النَّاسِ) أَیْ كَانَ خَلْفَ صُفُوْفِهِمْ، لَا فَصْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَكَانَ شَبِيْهُ الْمُخَالِطِ لَهُمْ، فَذٰلِكَ أَيْضًا دَاخِلٌ فِیْ مَعْنَى مَا بَانَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، وَهٰذَا مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا، وَإِنَّمَا يَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَمْشِیَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ إِلَى أَوَّلِ الْمَسْجِدِ، فَأَمَّا أَنْ يُصَلِّيَهُمَا مُخَالِطًا لِمَنْ يُصَلِّی الْفَرِيْضَةَ، فَلَا.

۲۱۵۵: حماد بن زید نے عاصم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ انہوں نے یہ دو رکعت لوگوں کے پیچھے ادا کیں حالانکہ جناب رسالت مآب ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا۔ ان کے خلاف دوسروں نے یہ جوابی دلیل دی ہے کہ عین ممکن ہے کہ آپ کا ارشاد "کان خلف الناس" اس سے مراد ان کی صفوف سے متصل کھڑا ہونا ہو کہ جن میں درمیان میں کوئی فاصلہ نہ رہا ہو۔ پس وہ ان کے ساتھ رل مل جانے والوں کی طرح بن گیا۔ پس یہ روایت بھی ابن ابن بحینہ ؓ والی روایت کے ہم معنی ہوگئی اور ہمارے ہاں یہ مکروہ ہے۔ لازم یہ ہے کہ وہ ان رکعات کو مسجد کے آخری حصہ میں ادا کرلے۔ پھر وہاں سے چل کر مسجد کے اگلے حصہ میں آئے۔ جو شخص فرض کو پڑھنے والا ہو اس کے ساتھ رلا ملا کر نہ پڑھنے والا ہو۔

حاصل روایات وطرز استدلال:

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے اس آدمی نے وہ دو رکعت لوگوں کے پیچھے پڑھیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس سے منع فرمایا یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے مسجد میں جب جماعت کھڑی ہو جائے سنت درست نہیں۔

الجواب من الفریق الثانی:

خلف الناس کا مطلب صفوں سے متصل پڑھنا ہے اور اس کو تو ہم بھی غلط گردانتے ہیں یہ مخالطت ہے اور حدیث ابن بحینہ میں جس کو الگ کا حکم ملا یہ بھی ان میں شامل ہے اور ہمارے ہاں سخت مکروہ ہے ہم بھی مسجد کے پچھلے حصہ میں پڑھنے کا کہتے ہیں پھر وہاں سے چل کر مسجد میں جماعت کے ساتھ شامل ہو۔ اگر متصل صفوف میں پڑھے تو یہ جائز نہیں۔

فاصلہ کے لئے اہتمام:

۲۱۵۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ' عَنْ أَبِيْ ذِئْبٍ' عَنْ شُعْبَةَ' قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ' أَلَا تَتَّقُوْنَ اللّٰهَ' افْصِلُوْا صَلَاتَكُمْ .قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ إِلَّا فِيْ بَيْتِهٖ' فَأَرَادَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْهُمَ الْفَصْلَ' مِنَ الْفَرِيْضَةِ وَالتَّطَوُّعِ' وَذٰلِكَ الَّذِيْ أُرِيْدَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' وَابْنِ بُحَيْنَةَ' وَابْنِ سَرْجِسَ .وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَيْضًا الْفَصْلَ بَيْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ' بِمَا أَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فِيْمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ' وَلَا نَرٰى بَأْسًا لِمَنْ لَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتّٰى جَاءَ الْمَسْجِدَ' وَقَدْ دَخَلَ الْإِمَامُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ أَنْ يَرْكَعَهُمَا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ' ثُمَّ يَمْشِيَ إِلٰى مُقَدَّمِهٖ' فَيُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ .أَلَا تَرٰى أَنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ فِيْ ظُهْرٍ' أَوْ عَصْرٍ' أَوْ عِشَاءٍ' لَمْ يَكُنْ بِهٖ بَأْسٌ' وَلَا يَكُوْنُ فَاعِلُ ذٰلِكَ وَاصِلًا بَيْنَ فَرِيْضَةٍ' وَتَطَوُّعٍ' فَكَذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِيْ صُبْحٍ فَلَا بَأْسَ بِهٖ' وَلَا يَكُوْنُ فَاعِلُهٗ وَاصِلًا بَيْنَ فَرِيْضَةٍ وَتَطَوُّعٍ' وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جُلَّةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۲۱۵۶: ابوذئب نے شعبہ سے نقل کیا کہ حضرت ابن عباس ؓ کہا کرتے تھے اے لوگو! کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ اپنے فرائض اور سنن میں فاصلہ کرو شعبہ کہتے ہیں کہ ابن عباس ؓ مغرب کے بعد کی دو رکعت ہمیشہ گھر میں پڑھتے۔ امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں ہمارے ہاں بھی فرائض و نوافل کے مابین فاصلہ مستحب ہے۔ جیسا کہ ان روایات باب میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد معلوم ہو رہا ہے۔ ہم اس میں ایسے آدمی کے لیے کچھ حرج

خیال نہیں کرتے جس نے گھر میں فجر کی دو رکعت ادا نہیں کیں اور وہ مسجد میں ایسے حال میں پہنچا کہ امام نماز میں داخل ہو چکا تھا کہ وہ دو رکعت سنت فجر مسجد کے پچھلے حصہ میں پڑھ لے پھر وہاں سے چل کر مسجد کے اگلے حصہ میں آئے اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شمولیت اختیار کر لے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر یہ شخص نماز ظہر و عصر یا عشاء میں ہوتا تو اسے کچھ حرج نہ تھا اور ایسا کرنے والا فرض و نفل کو ملانے والا نہ بنتا تھا۔ پس اسی طرح وہ جب نمازِ صبح کے وقت میں آئے تو سنت کے ادا کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ ایسا کرنے والا بھی فرض و نفل کو ملانے والا نہ بنے گا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور متقدمین کی ایک بڑی جماعت سے ایسا مروی ہے جو درج ذیل ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے طرز عمل سے فرائض و نوافل میں فرق و فاصلہ ظاہر کیا اور یہی فاصلہ روایت ابو ہریرہ ابن بحینہ ابن سرجس رضی اللہ عنہم کی روایات میں مراد ہے۔ واللہ اعلم۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل:

نماز صبح کی جماعت کھڑی ہو جائے اور جس شخص نے سنت ادا نہیں کی وہ مسجد کے ایک کنارے پر سنت ادا کر کے مسجد والوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

دلیل نمبر ①: اگر ظہر عصر یا عشاء کی نماز ہو اور کوئی آدمی سنت پڑھ کر یا دو رکعت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو تو کوئی ممانعت نہیں ہے اور ایسا کرنے والے کو کوئی فرض و نفل کا ملانے والا شمار نہیں کرتا بالکل فجر میں بھی یہی حکم ہے اور وہ بھی واصل نہ بنے بشرطیکہ فاصل ہو۔

یہی ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

دلیل نمبر ۲ صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے طرزِ عمل سے اس کی تائید:

۲۱۵۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُوْسٰى، عَنْ أَبِيهِ -حِيْنَ دَعَاهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ -دَعَا أَبَا مُوْسٰى، وَحُذَيْفَةَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ، ثُمَّ خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهِ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَجَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَى أُسْطُوَانَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ فَعَلَ هٰذَا وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ وَأَبُوْ مُوْسٰى لَا يُنْكِرَانِ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُوَافَقَتِهِمَا إِيَّاهُ.

۲۱۵۷: عبداللہ بن ابی موسیٰ نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتلایا کہ مجھے حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز سے پہلے بلایا پھر وہ ان کے ہاں سے نکلے جبکہ جماعت کھڑی ہوا چاہتی تھی

عبداللہ تو مسجد کے ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر نماز میں شامل ہو گئے۔ یہ حضرت عبداللہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جنہوں نے یہ اپنے والد ابوموسیٰ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں کیا ان دونوں نے ان کو نہ ٹوکا' پس اس سے ان دونوں کی موافقت ثابت ہوگئی۔

تخریج : عبدالرزاق ۲/ ٤٤٤۔

حاصل روایات: یہ عبداللہ نے ایسی حالت میں کیا جبکہ حذیفہ اور ابوموسیٰ ان کے ساتھ تھے انہوں نے نکیر نہیں فرمائی پس یہ چیز ان کی موافقت پر دلالت کرتی ہے اگر سنت فجر مسجد کے ایک طرف پڑھ لی جائیں تو حرج نہیں۔

۲۱۵۸: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ' قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ' عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ مُوْسٰی' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِی الصَّلَاةِ' فَصَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ.

۲۱۵۸: عبداللہ بن ابی موسیٰ نے ابن مسعودؓ کے متعلق نقل کیا کہ وہ مسجد میں ایسے وقت داخل ہوئے جب امام نماز میں تھا پس انہوں نے فجر کی دو سنت پڑھی۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے دو رکعت نماز مسجد میں ادا کی جبکہ امام نماز صبح شروع کر چکا تھا اور ان کے مولیٰ شعبہ نے ان سے نقل کیا ہے کہ وہ فرائض و نوافل کے درمیان فاصلے کا حکم فرماتے۔ جب وہ مسجد کے کسی کونے میں نماز فجر کی دو رکعت پڑھ لیتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں فاصلہ کرتے ہوئے داخل ہوتے' پس ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

۲۱۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِیُّ' قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ شَقِیْقٍ' قَالَ أَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ' قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ النَّحْوِیُّ' عَنْ أَبِیْ مِجْلَزٍ' قَالَ : دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِیْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ' وَالْإِمَامُ یُصَلِّی .فَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ فِی الصَّفِّ' وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ' ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ' فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ مَکَانَهٗ' حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ' فَقَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ مَوْلَاهُ عَنْهُ أَنَّهٗ کَانَ یَأْمُرُ النَّاسَ بِالْفَصْلِ بَیْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ وَقَدْ عَدَّ نَفْسَهٗ -إِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فِیْ بَعْضِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فِی النَّاسِ فِی الصَّلَاةِ -فَاصِلًا بَیْنَهُمَا' فَکَذٰلِكَ نَقُوْلُ .

۲۱۵۹: ابومجلز کہتے ہیں کہ میں فجر کے وقت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ اس وقت امام نماز پڑھا رہا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو صف میں داخل ہو گئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو رکعت سنت ادا کی پھر امام کے ساتھ نماز میں داخل ہوئے جب سلام پھیرا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا پھر اٹھے اور دو رکعت سنت ادا کی۔

حاصل روایات: یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مسجد میں فجر کی دو رکعت پڑھ رہے ہیں جبکہ امام مسجد میں نماز پڑھا رہا ہے۔
نیز شعبہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا کہ وہ لوگوں کو فرائض و نوافل میں فاصلے کا حکم فرماتے اور انہوں نے اپنے طور پر یہ طے فرمایا تھا کہ جب آدمی فجر کی دو رکعت مسجد کے کسی حصہ میں ادا کرے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے تو یہ شخص فاصلہ کرنے والا سمجھا جائے گا اور ہمارے ہاں بھی یہی ہے۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مزید روایت ملاحظہ ہو۔

۲۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ' قَالَ : أَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ' عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ' قَالَ : جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْاِمَامُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ' وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ' ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِكَ .

۲۱۶۰: ابوعثمان انصاری کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت تشریف لائے جبکہ امام فجر کی نماز میں تھا اور آپ نے دو رکعت سنت ادا نہ کی تھیں پس انہوں نے دو رکعت سنت امام کے پیچھے (فاصلہ پر) ادا کیں پھر ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گئے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

۲۱۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' وَفَهْدٌ' قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ' قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ' قَالَ : خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ بَيْتِهٖ' فَأُقِيْمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ' فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيْقِ' ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ .فَهٰذَا وَإِنْ كَانَ لَمْ يُصَلِّهِمَا فِي الْمَسْجِدِ' فَقَدْ صَلَّاهُمَا بَعْدَ عِلْمِهٖ بِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ' فَذٰلِكَ خِلَافُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (اِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ) إِنْ كَانَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفَهُ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى .

۲۱۶۱: محمد بن کعب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر سے نکلے ادھر فجر کی جماعت کھڑی ہو گئی پس آپ نے مسجد میں داخلے سے پہلے دو رکعت راستہ میں ادا فرمائیں پھر مسجد میں داخل ہو کر صبح کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھی۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اگرچہ انہوں نے مسجد میں نماز نہیں پڑھی مگر انہوں نے مسجد میں جماعت کے کھڑے ہو جانے کے بعد ان کو ادا کیا ہو اور یہ طرز عمل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے خلاف ہے "اذا اقیمت الصلاۃ فلا صلاۃ الا المکتوبۃ" اگر اس کا معنی وہ لیا جائے جس کی طرف پہلے قول والوں نے اشارہ کیا ہے۔

ایک اشکال:

اس روایت ابن عمر ؓ میں تو مسجد سے باہر سنت کا تذکرہ ہے پس یہ تمہاری دلیل نہ بن سکی۔

جواب: اگرچہ یہ سنت کی دو رکعت مسجد کے باہر پڑھی گئیں مگر یہ جان لینے کے بعد پڑھی گئیں کہ جماعت کھڑی ہوگئی ہے پس ابو ہریرہ ؓ کی اس روایت کے تو یہ خلاف ہے جو فریق اوّل کی دلیل ہے کہ اذا اقیمت الصلاۃ فلا صلاۃ الا المکتوبۃ پس اس روایت ابن عمر ؓ نے بتلایا دیا کہ اقامت صلاۃ کا علم ہو جانے کے باوجود مسجد کے باہر سنت ادا کر کے جماعت میں شامل ہوسکتا ہے پس اس اعتبار سے یہ ایک پہلو دلیل بن گئی۔

ہم تائید جواب میں ابن عمر ؓ کی مزید روایات پیش کرتے ہیں۔

۲۱۶۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ : أَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ.

۲۱۶۲: نافع کو میں نے کہتے سنا کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو نماز فجر کے لئے بیدار کیا اس وقت فجر کی جماعت کھڑی ہو چکی تھی پس انہوں نے اٹھ کر پہلے دو رکعت پڑھیں۔

۲۱۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ جَاءَ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَصَلَّاهُمَا فِيْ حُجْرَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، ثُمَّ إِنَّهُ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّاهُمَا فِي الْمَسْجِدِ، لِأَنَّ حُجْرَةَ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۲۱۶۳: زید بن اسلم نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ ایسے وقت آئے جبکہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا اور نماز فجر سے پہلے انہوں نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی تھیں پس آپ نے حضرت حفصہ ؓ کے حجرہ میں ادا فرمائیں۔ پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی۔ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ ان نوافل کو مسجد میں ادا کیا کیونکہ حضرت حفصہ ؓ کا حجرہ مبارکہ مسجد سے ہے۔ یہ روایت حضرت ابن عباس ؓ والی روایت کے موافق ہے۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ نے جماعت کا پتہ چل جانے کے باوجود حجرہ حفصہ ؓ میں نماز ادا کی اور پھر جماعت میں شرکت کی یہ دلیل ہے کہ جماعت شروع ہو جانے پر سنت ادا کرنے میں حرج نہیں۔

۲۱۶۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ

عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ.

۲۱۶۴: ابوعبیداللہ نے ابوالدرداءؓ کے متعلق بیان کیا کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے جبکہ لوگ نماز فجر کی صفوں میں ہوتے وہ مسجد کی ایک جانب دو رکعت پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں داخل ہوجاتے۔

۲۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۲۱۶۵: ابوعبیدہ نے عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق بیان کیا کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۲۱۶۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ : كُنَّا نَأْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَنُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي آخِرِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ.

۲۱۶۶: ابوعثمان مہدی کہتے ہیں کہ ہم عمر بن خطاب ؓ کے پاس صبح کی سنتوں سے پہلے آتے اور آپ نماز میں مصروف ہوجاتے پھر ہم دو رکعت مسجد کے آخر میں پڑھ کر پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں داخل ہوجاتے۔

۲۱۶۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ : كُنَّا نَجِيْءُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَنَرْكَعُ الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ.

۲۱۶۷: ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر ؓ کے پاس نماز صبح کی حالت میں آتے پس دو رکعت پڑھ کر پھر آپ کے ساتھ نماز میں داخل ہوجاتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۵۷/۲۔

۲۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ : كَانَ مَسْرُوْقٌ يَجِيْءُ إِلَى الْقَوْمِ، وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ.

۲۱۶۸: شعبی کہتے ہیں کہ مسروق لوگوں کے پاس اس وقت آتے جبکہ لوگ نماز میں ہوتے اور انہوں نے ابھی فجر کی دو سنت نہ پڑھی ہوتی تھی پس وہ مسجد میں دو رکعت پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں داخل ہوجاتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۵۶/۲۔

۲۱۶۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ.

۲۱۶۹: عاصم احول نے شعبی سے بیان کیا کہ مسروق اسی طرح کرتے البتہ اس روایت میں فی ناحیۃ المسجد کا لفظ ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۴۴۵/۲۔

۲۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : (إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَلَمْ تُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلِّهِمَا وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّيْ ثُمَّ اُدْخُلْ مَعَ الْإِمَامِ).

۲۱۷۰: ابراہیم کہتے ہیں کہ حسن سے روایت ہے کہ جب تم مسجد میں ایسی حالت میں آؤ کہ ابھی فجر کی دو سنت نہ پڑھی ہو تو ان کو پڑھ لو اگرچہ امام نماز میں مصروف ہو جائے پھر ان کے ساتھ نماز میں داخل ہو جاؤ۔

تخریج : عبدالرزاق ۴۴۴/۲۔

۲۱۷۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ : يُصَلِّيْهِمَا فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْقَوْمَ فِيْ صَلَاتِهِمْ.

۲۱۷۱: یونس نے حسن کو کہتے سنا کہ ان دو رکعت کو مسجد کے کونے میں پڑھ لو پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاؤ۔

۲۱۷۲: حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : ثَنَا حُصَيْنٌ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ .فَهٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا قَدْ أَبَاحُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ أَنْ يَرْكَعَهُمَا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّهُ يَدْخُلُ فِي الْفَرِيْضَةِ وَيَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُمْ قَالُوْا : تَشَاغُلُهُ بِالْفَرِيْضَةِ أَوْلٰى مِنْ تَشَاغُلِهِ بِالتَّطَوُّعِ وَأَفْضَلُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ لَوْ كَانَ فِيْ مَنْزِلِهِ فَعَلِمَ دُخُوْلَ الْإِمَامِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ أَنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَخَفْ فَوْتَ صَلَاةِ الْإِمَامِ فَإِنْ خَافَ فَوْتَ صَلَاةِ الْإِمَامِ لَمْ يُصَلِّهِمَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا أُمِرَ أَنْ يَجْعَلَهُمَا قَبْلَ الصَّلَاةِ .وَلَمْ يُجْمِعُوْا أَنَّ تَشَاغُلَهُ بِالسَّعْيِ إِلَى الْفَرِيْضَةِ أَفْضَلُ مِنْ تَشَاغُلِهِ بِهِمَا فِيْ مَنْزِلِهِ.وَقَدْ أُكِّدَتَا مَا لَمْ يُؤَكَّدْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ وَرُوِيَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ التَّطَوُّعِ أَدْوَمَ مِنْهُ عَلَيْهِمَا وَأَنَّهُ قَالَ: (لَا تَتْرُكُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ). فَلَمَّا كَانَتَا

قَدْ أُكِّدَتَا بِالتَّأْكِيْدِ، وَرَغَّبَ فِيْهِمَا هٰذَا التَّرْغِيْبَ، وَنَهٰى عَنْ تَرْكِهِمَا هٰذَا النَّهْيَ، وَكَانَتَا تُرْكَعَانِ فِي الْمَنَازِلِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ، كَانَتَا أَيْضًا -فِي النَّظَرِ- أَنْ تُرْكَعَا فِي الْمَسَاجِدِ، قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۱۷۲: ابن عون نے شعبی انہوں نے مسروق کے متعلق اسی طرح بیان کیا۔

حاصل آثار: یہ تمام اکابر تابعین رحمہم اللہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں کہ جو فجر کی دو رکعت کو جماعت کے کھڑے ہو جانے کی صورت میں بھی ادائیگی کی تاکید کرتے تھے اور خود اسی پر عمل پیرا تھے پس ثابت ہوا کہ مسجد کے پچھلی جانب ان دو رکعت کی ادائیگی میں حرج نہیں اگرچہ امام جماعت شروع کر چکا ہو آثار و روایات کے لحاظ سے ہم ثابت کر چکے اب بطریق نظر اس پر نگاہ ڈالیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

غور فرمائیں کہ جو حضرات فریضہ میں داخل ہونے کو افضل و اولیٰ قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دو رکعت کا ترک کر دینا اس سے اولیٰ ہے کہ فرض کی شمولیت میں تاخیر کی جائے۔

ہم ان سے عرض کرتے ہیں کہ اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں موجود ہو اور اسے جماعت کے کھڑے ہونے کا علم ہو گیا اور اسے معلوم ہے کہ وہ فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو سکتا ہے تو اسے فجر کی دو رکعت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونا چاہئے اور اگر جماعت کے فوت ہو جانے کا خدشہ ہو تو انہیں ادا نہ کرے کیونکہ اس کو دو فرض سے پہلے ادا کرنے کا حکم ہے۔

اور اس پر اتفاق نہیں کہ فرض کی طرف چل کر آنا اپنے گھر میں دو رکعتوں میں مشغول ہونے سے افضل ہے حالانکہ ان نوافل کی جتنی تاکید ہے کسی نفل نماز کی اس قدر تاکید نہیں ہے اور روایات میں وارد ہے کہ آپ کسی نفل نماز پر اس قدر دوام کرنے والے نہ تھے جس قدر دوام ان پر ثابت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ولا تترکوھما وان طردتکم الخیل۔**

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب ۳، نمبر ۱۲۵۸، مسند احمد ۴۰۵/۲۔

ان کو ایسی حالت میں بھی مت چھوڑو جبکہ گھوڑوں کے روندنے کا خطرہ لاحق ہو۔ تو جب اس قدر تاکید اور ترغیب ان کے متعلق دلائی گئی اور ان کے چھوڑنے کی ممانعت فرمائی اور یہ دو رکعت گھروں میں فرائض سے قبل پڑھی جاتی ہیں تو پھر فرض سے قبل مسجد میں بھی پڑھی جانی چاہئیں قیاس و نظر یہی کہتے ہیں۔

یہی امام ابوحنیفہ و ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

نوٹ: یہاں بھی امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے طرز کے مطابق اپنی رائے کے خلاف قول کو ذکر کیا تو ان کے دلائل کے جوابات نقد دیتے چلے گئے ادھار نہیں چھوڑے اور جب میدان صاف ہو گیا تو پھر اپنے دلائل پیش کر کے عمل صحابہ و تابعین سے ان کی

تائید بھی فرمائی اور آخر میں نظری دلیل لائے جس کو تنویر علی الدلیل کہنا چاہئے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز کا حکم

جب کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

نمبر ①: حضرت مجاہد ابراہیم رحمہما اللہ نے اس کو مکروہ تحریمی کہا۔

نمبر ②: ائمہ اربعہ اور حسن بصری رحمہ اللہ اس پر کچھ حرج قرار نہیں دیا بس زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی (خلاف ادب) کہا ہے۔

مؤقف اول اور دلائل: دو کپڑوں کی موجودگی میں ایک کپڑے میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔ دلائل یہ ہیں۔

۲۱۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَسَاهُ وَهُوَ غُلَامٌ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي مُتَوَشِّحًا، فَقَالَ: أَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ اسْتَعَنْتُ بِكَ وَرَاءَ الدَّارِ، أَكُنْتَ لَابِسَهُمَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَزَيَّنَ لَهُ أَمِ النَّاسُ؟ قَالَ نَافِعٌ (بَلِ اللّٰهُ) فَأَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَافِعٌ: قَدِ اسْتَيْقَنْتُ أَنَّهُ عَنْ أَحَدِهِمَا وَمَا أُرَاهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (لَا يَشْتَمِلْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ، مَنْ كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ وَلْيَرْتَدِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ ثُمَّ لِيُصَلِّ).

۲۱۷۳: نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے کپڑا پہنایا جبکہ میں بچہ تھا پس اسے توشح (دائیں اور بائیں بغل سے نیچے کپڑے کی اطراف گزار کر کندھوں پر ڈال لیں پھر دونوں طرف کے کنارے سینے پر باندھ لیں) کی حالت میں نماز پڑھتے پایا آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہ تھے اس نے ہاں میں جواب دیا تو فرمایا کیا گھر کے باہر تمہیں کام بھیجا جائے کیا تو ان دونوں کو پہنے گا اس نے کہا جی ہاں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے یا لوگوں کا؟ نافع کہتے ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ ہے پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بتلائی میرے خیال میں وہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود کی طرح اشتمال (اس طرح کپڑے میں لپٹنا کہ ہاتھ بھی نہ نکل سکیں) جس کے پاس دو کپڑے ہوں وہ ایک کو بطور ازار استعمال کرے اور دوسرے کو اوپر اوڑھ لے اور جس کے پاس دو کپڑے نہ ہوں وہ ازار کے طور پر باندھ لے پھر نماز ادا کرے۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۸۲، نمبر ۶۳۵۔

۲۱۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

۲۱۷۴: حماد بن زید نے ایوب عن نافع پھرانہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت ذکر کی ہے۔

تخریج : بیهقی فی السنن ۳۳۴/۲۔

۲۱۷۵: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ : ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ حَدَّثَ بِهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَكَّ نَافِعٌ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ كَلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۲۱۷۵: نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں اس کو مرفوع بیان کروں یا حضرت عمر ؓ کی طرف نسبت کروں یہ نافع کو شک ہے پھراسی طرح روایت بیان کی کہ یہ کلام عمر ہے یا کلام رسول اللہ ﷺ اور میرے نزدیک کلام رسول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۴۸/۲۔

۲۱۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ : ثَنَا أُبَيٌّ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا قَوْمٌ، فَكَرِهُوا الصَّلَاةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لِمَنْ كَانَ قَادِرًا عَلَى ثَوْبَيْنِ، وَكَرِهُوا الصَّلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ قَادِرًا إِلَّا عَلَى ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُشْتَمِلًا بِهِ مُلْتَحِفًا، قَالُوا : وَلٰكِنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَّزِرَ بِهِ. وَاحْتَجُّوا بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا : هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَكَّ فِيهِ. وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ

۲۱۷۶: نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر ؓ سے اسی طرح سنا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ آثار و روایات کو سامنے رکھتے ہوئے اس باب کا یہی مطلب ہے۔ اب نظر وفکر سے دیکھتے ہیں۔ بلاشبہ وہ لوگ جو اس طرف گئے ہیں کہ وہ فرائض میں شامل ہو جائے اور دو رکعات فجر کو چھوڑ دے تو ان کا کہنا یہ ہے کہ نوافل میں اس کی مشغولیت سے فرائض کی مشغولیت بہر حال اولیٰ و افضل ہے۔ ان کے بالمقابل یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ اگر یہ شخص اپنے مکان پر ہوتا اور اسے نماز فجر میں اس کو امام کا داخلہ معلوم ہو جاتا تو اسے زیادہ مناسب یہی تھا کہ وہ فجر کی سنتوں میں مشغول ہو جب تک کہ امام کی نماز کے چلے جانے کا خطرہ نہ ہو۔ اگر اسے نماز کی جماعت فوت ہونے کا خطرہ ہو تو پھر ان کو ترک کر دے کیونکہ اسے یہ حکم ہوا ہے کہ وہ ان کو فرائض سے پہلے ادا کر لے اور اس بات پر اتفاق نہیں کہ فرائض کی طرف میں مشغولیت اس کو گھر میں سنن کے پڑھنے سے افضل ہے

اور دوسری بات یہ ہے کہ عام نوافل کی بنسبت ان کی تاکید بھی زیادہ ہے۔ روایات میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان سے زیادہ کسی نفل نماز کی پابندی نہ کرتے تھے اور ان کے متعلق تو یہاں تک فرمایا کہ ان کو مت چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔ پس جب ان کی اس قدر تاکید و ترغیب ہے اور ان کو چھوڑنے کی اس انداز سے منع کیا گیا ہے اور فرائض سے پہلے یہ گھروں میں پڑھی جاتی تھیں تو تقاضا قیاس یہ ہے کہ ان کو مساجد میں بھی فرائض سے قبل پڑھا جائے۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مجمع الزوائد ۱۸٤/۲، بیهقی ۳۳۳/۲۔

حاصل روایات

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس کے پاس دو کپڑے ہوں اس کے لئے ایک کپڑے میں نماز مکروہ ہے اور جس کے پاس ایک کپڑا ہو وہ اس کو اوڑھ لپیٹ کر نماز ادا کرے البتہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس کو بطور ازار باندھے اور نماز ادا کرے اس روایت کے کلام نبوت ہونے میں کوئی شک نہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ دو کپڑوں کے ہوتے ہوئے ایک کپڑے میں نماز نہایت ناپسند ہے۔

روایت بالا کے مرفوع ہونے کا ثبوت۔

۲۱۷۷: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ ثَوْبَيْهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ مَنْ يُزَيَّنَ لَهُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْبَانِ، فَلْيَتَّزِرْ إِذَا صَلَّى، وَلَا يَشْتَمِلُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ))

۲۱۷۷: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنا کپڑا پہنے پس اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کے لئے زینت کی جائے اگر دو کپڑے میسر نہ ہوں تو ایک کپڑے کو بطور ازار استعمال کرے جبکہ وہ نماز پڑھنے لگے اور یہود کی طرح اپنے آپ کو پورے ایک کپڑے میں نہ لپیٹ دے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ علماء اس طرف گئے ہیں کہ جس شخص کو دو کپڑوں کی قدرت ہو اسے ایک کپڑے میں نماز مکروہ ہے اور جس شخص کو ایک کپڑے کی قدرت ہو اسے کپڑے کو مکمل طور پر لپیٹ کر پڑھنا مکروہ ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ وہ اسے ازار کے طور پر باندھ لے۔ انہوں نے اس روایت کو بطور دلیل پیش کیا ہے اور کہا کہ یہ جناب نبی اکرم ﷺ سے منقول ہوا ہے اور انہوں نے مندرجہ ذیل روایات ذکر کیں۔

تخریج : بیهقی ۳۲۳/۲۔

۲۱۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيٌّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :

(اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَتَّزِرْ وَلْیَرْتَدِ). قَالَ : فَھٰذَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَۃَ وَھُوَ مِنْ جُلَّۃِ اَصْحَابِ نَافِعٍ وَقُدَمَائِھِمْ، فَذَکَرَ ذٰلِکَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ یَشُکَّ وَوَافَقَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ، تَوْبَۃُ الْعَنْبَرِیُّ .قِیْلَ لَھُمْ : فَقَدْ رَوٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَیْرُ نَافِعٍ، فَذَکَرَہٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا لَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

۲۱۷۸: نافع نے حضرت ابن عمر ﷠ عن النبی ﷺ بیان کیا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ ازار باندھے اور دوسری چادر اوڑھ لے۔ موسیٰ بن عقبہ ﷫ یہ نافع کے اجلہ شاگردوں سے ہیں انہوں نے اس روایت کو مرفوعاً بیان کیا ہے اور اس میں شک نہیں کیا اور ان کی موافقت میں توبہ عنبری نے بھی روایت کو مرفوع بیان کیا ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ لو یہ موسیٰ بن عقبہ نافع خلیل المنزلت قدیم شاگردوں سے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر ﷠ کی وساطت سے جناب نبی اکرم ﷺ سے بغیر کسی شک کے الفاظ کے نقل کی ہے اور حضرت توبہ عنبری اس سلسلہ میں ان کی روایت کی موافقت کرنے والے ہیں اور ان سے ذکر کا گیا کہ یہ روایت نافع کے علاوہ لوگوں نے ابن عمر ﷠ سے موقوف نقل کی، مرفوع نبوی قرار نہیں دی۔

تخریج : بیھقی ۳۲۳/۲۔

اعتراض:

اس روایت کو نافع کے علاوہ دیگر حضرات نے قول ابن عمر ﷠ قرار دیا ہے نہ کہ مرفوع روایت۔ ثبوت میں ملاحظہ ہو۔

۲۱۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ، عَنِ ابْنِ شِھَابٍ، قَالَ : اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : رَاٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَجُلًا یُصَلِّیْ، مُلْتَحِفًا، فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ -حِیْنَ سَلَّمَ -لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ مُلْتَحِفًا، وَلَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ، فَاِنْ لَمْ یَکُنْ لِاَحَدِکُمْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ، فَلْیَتَّزِرْ بِہٖ .فَھٰذَا سَالِمٌ، وَھُوَ اَثْبَتُ مِنْ نَافِعٍ وَاَحْفَظُ، اِنَّمَا رَوٰی ذٰلِکَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَارَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، لَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .وَرَوَاہُ مَالِکٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مِنْ قَوْلِہٖ، وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَلَا عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ .

۲۱۷۹: سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ نے کہا کہ عمر ﷜ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت عمر ﷜ نے اس سے دریافت کیا جبکہ اس نے سلام پھیر لیا ایک کپڑے میں لپٹ کر ہرگز نماز مت پڑھا کرو یہود کی مشابہت مت کرو اگر تمہارے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اس کو

بطور ازار باندھ لو۔ یہ سالم ہیں جو نافع سے زیادہ حافظ ضابط ہیں۔ انہوں نے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وساطت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف نقل کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع نہیں۔ پھر یہ اثر عمر رضی اللہ عنہ ہے حدیث نبوی نہیں ہے اور امام مالکؒ نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا اور اس کو مرفوع روایت یا قول عمر رضی اللہ عنہ بھی قرار نہیں دیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۷۸/۱۔

لیجئے: یہ سالم بن عبداللہ جو کہ نافع سے زیادہ احفظ واثبت ہیں وہ اس کو عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کر رہے ہیں نہ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اس کا موقوف ہونا ثابت وظاہر ہو گیا۔

بلکہ امام مالک نے اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے اس کو جناب عمر رضی اللہ عنہ یا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی منسوب نہیں کیا (جس سے اس کا قول ابن عمر رضی اللہ عنہما ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

روایت مؤطا یہ ہے۔

۲۱۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ' قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَسَا نَافِعًا ثَوْبَيْنِ' فَقَامَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَقَالَ : (احْذَرْ ذٰلِكَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ أَنْ يُتَجَمَّلَ لَهُ). وَخَالَفَ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۲۱۸۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے نافع کو دو کپڑے پہنائے مگر وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے لگے تو میں نے ان کو کوسا اور کہا آئندہ اس سے محتاط رہو۔ اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لئے زینت اختیار کی جائے۔

تخریج : موطا و مالك۔

حاصل کلام: یہ ہوگا کہ فریق اوّل کی روایات اول تو موقوف ہیں اور جو ان میں مرفوع ہیں وہ ان کے مقصد کے لئے کافی نہیں پس ایک کپڑے میں نماز کی ممانعت یا توشح واشتمال کی ممانعت شدیدہ ہرگز ثابت نہ ہو سکے گی۔

فریق ثانی کے دلائل اوران کا مؤقف:

ایک کپڑے میں نماز درست ہے جبکہ دو کپڑے میسر نہ ہوں۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ' عَنْ عَاصِمٍ' عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' أَيُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ : أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ).

۲۱۸۱: ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ایک

کپڑے میں نماز پڑھ لیا کریں تو آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک دو کپڑے رکھتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب٤' مسلم فی الصلاۃ نمبر۲۷۵' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۷۷' نمبر۶۲۵' مسند احمد ۲۳۰/۲۔

۲۱۸۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ .ح

۲۱۸۲: ابوبکرہ کہتے ہیں ہمیں وہب نے بیان کیا۔

تخریج : الدارمی ۳۶۷/۱۔

۲۱۸۳: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ' قَالَا : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ' عَنْ مُحَمَّدٍ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۱۸۳: محمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۲۳۵/۲۔

۲۱۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ' وَمَالِكٌ' وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ حَفْصَةَ' قَالُوْا : أَنَا ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَلَعَمْرِيْ إِنِّيْ لَأَتْرُكُ ثِيَابِيْ فِي الْمِشْجَبِ وَأُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ .

۲۱۸۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری عمر کی قسم میں ضرور اپنا کپڑا کپڑا لٹکانے کی لکڑی پر چھوڑ کر ایک کپڑے میں نماز پڑھوں گا۔ (بیان جواز کے لئے)

تخریج : موطا مالک فی الجماعه نمبر ۳۱۔

۲۱۸۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۲۱۸۵: مالک نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی مگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا تذکرہ نہیں کیا۔

تخریج : مسلم ۱۹۸/۱۔

۲۱۸۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ' قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ' قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۱۸۶: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۳۹/۲۔

۲۱۸۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۱۸۷: قیس بن طلق نے اپنے والد سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۹۲/۱۔

۲۱۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ (شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ، عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا، فَلَمَّا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَارَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ثَوْبَيْهِ، فَصَلَّى فِيهِمَا).

۲۱۸۸: قیس بن طلق سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا کہ آپ سے کسی آدمی نے یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا ایک کپڑے میں آدمی نماز پڑھے آپ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا جب جماعت کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے دو کپڑوں کو ملا کر ان میں نماز پڑھی (یعنی ایک ازار باندھ کر اور دوسرے کو اوڑھ کر)

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۷۷، نمبر ۶۲۹، المعجم الکبیر ۳۳۵/۸۔

۲۱۸۹: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَقَمِيصُهُ وَرِدَاؤُهُ فِي الْمِشْجَبِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : أَمَا وَاللّٰهِ مَا صَنَعْتُ هٰذَا إِلَّا مِنْ أَجْلِكُمْ (إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ : نَعَمْ، وَمَتَى يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ؟).

۲۱۸۹: قعقاع بن حکیم کہتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی قمیص اور چادر کھونٹے پر لٹکی تھی جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا سنو! یہ کام میں نے تمہاری خاطر کیا (تاکہ تمہارے ذہنوں میں جواز ثابت ہو جائے) بیشک پیغمبر ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا نماز ہو جاتی ہے اور فرمایا کب تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوں گے؟

تخریج : بخاری ۵۳/۱۔

۲۱۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبَاحَةَ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

۲۱۹۰: سالم نے اپنے والد عبداللہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا جیسا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

لیجئے: یہی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جن کی روایت فریق اوّل کے ہاں مرکزی حیثیت رکھتی تھی یہ خود ایک کپڑے میں نماز کا جواز ثابت کر رہے ہیں۔

۲۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُد' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' قَالَ : أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ' عَنْ أَبِيْهِ' (عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ' أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ' فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا)

۲۱۹۱: عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے خود جناب رسول اللہ ﷺ کو امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب٤' نمبر١١' مسلم فی الصلاۃ فی الصلاۃ نمبر٢٧٩' ابو داؤد فی الصلاۃ باب٧٧' موطا مالك نمبر٣٤ مسند احمد ٣' ١٢٧/١٢٨۔

۲۱۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُد' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ' وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ' عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ' (عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ' قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ' مُلْتَحِفًا بِهِ).

۲۱۹۲: ابوامامہ بن سہل نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھتے دیکھا۔

تخریج : ابو داؤد ٩٢/١۔

• دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے ملاحظہ ہو۔

۲۱۹۳: حَدَّثَنَا : ابْنُ أَبِيْ دَاوُد' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ قُبَيْلَةَ' قَالَ : أَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ' عَنْ مُوْسٰى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ (سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ' قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُعَالِجُ الصَّيْدَ' أَفَأُصَلِّي فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ نَعَمْ' وَزِرَّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبٍ الْوَاحِدِ' فَذٰلِكَ يُضَادُّ مَا مَنَعَ الصَّلَاةَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ' وَيَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ لَا بَأْسَ بِهِ عَلٰى حَالِ الْوُجُوْدِ وَحَالِ الْإِعْوَازِ .وَذٰلِكَ (أَنَّ السَّائِلَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُصَلِّيْ أَحَدُنَا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ فَأَجَابَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا مُطْلَقًا فَقَالَ : أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟). أَيْ لَوْ كَانَتِ الصَّلَاةُ مَكْرُوْهَةً فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ' لَكُرِهَتْ لِمَنْ لَا يَجِدُ إِلَّا ثَوْبًا وَاحِدًا

فَفِي جَوَابِهِ ذٰلِكَ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لِمَنْ يَجِدُ الثَّوْبَيْنِ، كَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لِمَنْ لَا يَجِدُ غَيْرَهُ.

۲۱۹۳: موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ میں شکار کا سامنا کرتا ہوں کیا میں ایک قمیص میں نماز ادا کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا جی ہاں۔ البتہ اس کے دونوں کناروں کو سی لو اگرچہ کانٹے سے ہو۔ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک کپڑے میں نماز درست ہے۔ پس یہ روایات ان سے متضاد و مخالف ہیں جن میں ایک کپڑے میں نماز سے روکا گیا ہے۔ ان روایات میں اس بات کی دلالت پائی جاتی ہے کہ جب کپڑے میسر ہوں یا تنگ دستی ہو کسی حالت میں بھی حرج نہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سوال کرنے والے نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز کی ادائیگی کر سکتا ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کسی پابندی لگائے جواب دیا کہ تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اگر ایک کپڑے میں نماز ناپسند و مکروہ ہوتی تو جس کے پاس ایک کپڑا ہوتا اس کی نماز مکروہ ہوتی (نہ کہ دو والے کی)۔ آپ کا جواب اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ جس کے پاس دو کپڑے ہوں اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز کا وہی حکم ہے جو اس کے لیے حکم ہے جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہے اور اس کے علاوہ موجود نہیں۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۲، ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۷۹، نمبر ۶۳۲، نسائی فی القبلہ باب ۱۵، مسند احمد ۴۹/۴۔

حاصل روایات:

ان آثار سے ایک کپڑے میں نماز کی اباحت ثابت ہو رہی ہے یہ ان لوگوں کی بات کے خلاف ہے جو ایک کپڑے میں نماز کو درست نہیں کہتے اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ کپڑا ہونے یا نہ ہونے دونوں صورتوں میں درست ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ سائل نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کیا ہم ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ تو آپ نے جواب میں مطلق فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک دو کپڑے پاتا ہے اس مطلق جواب نے دونوں حالتوں کو داخل کر دیا اگر ایک کپڑے میں نماز مکروہ ہوتی تو جو ایک ہی کپڑا پاتا ہو اس کے لئے نماز میں کراہت قرار دی جاتی مگر آپ کے جواب نے یہ ظاہر کر دیا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے والا جبکہ اس کے پاس دو کپڑے ہوں اور وہ شخص جس کے پاس ایک ہی کپڑا ہو دوسرا نہ ہو دونوں حکم میں برابر ہیں۔

کپڑے کا طریقہ استعمال:

روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۹۴: ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ، أَيَشْتَمِلُ بِهِ أَوْ

يَتَّزِرُ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ' عَنِ الْمَقْبُرِيِّ' عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ' عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ' فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَتْ : (فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فَسَكَبَتْ لَهٗ غِسْلًا فَاغْتَسَلَ' ثُمَّ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ' مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ رَكَعَاتٍ).

۲۱۹۴: ابومرہ مولیٰ عقیلؒ نے ام ہانیؓ سے طویل روایت میں نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ کو حکم فرمایا انہوں نے آپ کے لئے غسل کا پانی ڈالا پھر آپ نے غسل کیا پھر آپ نے ایک کپڑے میں نماز ادا فرمائی جو کئی رکعات تھیں اور اس کپڑے کی اطراف کو ایک دوسری جانب کے خلاف باندھنے والے تھے۔

تخریج : مسند احمد ۳٤۱/٦' المعجم الکبیر ٤۱۷/۲٤۔

۲۱۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو' قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ' عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ فِي الصَّلَاةِ مِثْلَهٗ، وَقَالَ : ثَمَانِ رَكَعَاتٍ

۲۱۹۵: ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے ابومرہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں آٹھ رکعات کا تذکرہ بھی ہے۔

۲۱۹٦: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ مَيْسَرَةَ' وَأَبِي النَّضْرِ' مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ' أَنَّ أَبَا مُرَّةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۲۱۹٦: ابومرہ نے ام ہانیؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳٤۲/۲۔

۲۱۹۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ' قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ' أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۱۹۷: سعید بن ابی ہند نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱۵۳/۱۔

۲۱۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ' قَالَ : ثَنَا أَبِيْ' عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ' وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ' عَنْ كُرَيْبٍ' مَوْلَى ابْنِ

عَبَّاسٍ، عَنْ (ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ بُرْدٍ لَهٗ حَضْرَمِیٍّ، مُتَوَشِّحًا بِهٖ، مَا عَلَیْهِ غَیْرُهٗ).

۲۱۹۸: کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حضرمی چادر پہنے نماز پڑھتے دیکھا اس چادر کے علاوہ آپ پر اور کپڑا نہ تھا (متوشح کا معنی گزر چکا)۔

تخریج : مسند احمد ۲۶۵/۱۔

۲۱۹۹: حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا یَعْلَی بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِیُّ، قَالَ : سَمِعْتُ غَیْلَانَ بْنَ جَامِعٍ یُحَدِّثُ عَنْ إِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَکْوَعِ، عَنِ ابْنٍ لِعَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ، قَالَ : قَالَ أَبِیْ (أَمَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُتَوَشِّحًا بِهٖ).

۲۱۹۹: ایاس بن سلمہ بن اکوع نے حضرت عمار بن یاسرؓ کے کسی بیٹے سے نقل کیا کہ میرے والد نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں لپٹ کر (متوشحا) ہماری امامت کرائی۔

تخریج : مسند احمد ۲۶۵/۱۔

۲۲۰۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ، قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَیْمَانَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ (أَبُوْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَرَآهُ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُتَوَشِّحًا بِهٖ).

۲۲۰۰: ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مجھے ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو ایک کپڑے میں لپٹ (متوشحا) کر نماز پڑھتے پایا۔

تخریج : ابن ماجہ ۷۳/۱۔

۲۲۰۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ إِدْرِیْسُ بْنُ یَحْیَی، عَنْ بَکْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ (أَبَا الزُّبَیْرِ الْمَکِّیَّ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ یُصَلِّیْ مُلْتَحِفًا بِثَوْبِهٖ، وَثِیَابُهٗ قَرِیْبَةٌ مِنْهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَیْنَا فَقَالَ : إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِکَیْمَا تَرَوْا، وَإِنِّیْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِکَ).

۲۲۰۱: ابوالزبیر مکی کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے ایک کپڑا لپیٹا ہوا (ملتحفا) تھا اور ان کے کپڑے ان کے قریب پڑے تھے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ میں نے تمہاری خاطر کیا تاکہ تم دیکھ لو بے شک میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

تخریج : مسلم ۱۹۸/۱۔

۲۲۰۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَتَعَطَّفْ بِهٖ).

۲۲۰۲: ابوالزبیر سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو وہ موڑ کر دوہرا کرے (تاکہ ستر ظاہر نہ ہو)

تخریج : مسند احمد ۳۲٤/۳۔

۲۲۰۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِىُّ، عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ (جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ، وَثَوْبُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ).

۲۲۰۳: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اس کپڑے کے دو اطراف کو مخالف کندھوں پر ڈال رکھا تھا اور اس وقت آپ کے کپڑے کھونٹے پر پڑے تھے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۳، ابو داؤد فی النارك باب ٥٦، مسند احمد ۲۳۹/۲۔

۲۲۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِىْ مَرْيَمَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، عَنْ (عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، قَامَ فَصَلّٰى وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ بِإِزَارٍ، وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ، فَلَمَّا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى هٰكَذَا).

۲۲۰۴: عاصم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا جب نماز کا وقت ہوا تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اس وقت وہ ایک ازار باندھنے والے تھے حالانکہ ان کے کپڑے کھونٹے پر لٹکے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

تخریج : سابقه تخریج دیکھیں۔ بیهقی ۲۳٥/۲۔

۲۲۰۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ (عُمَرَ بْنِ أَبِىْ سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فِىْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ).

۲۲۰۵: عروہ نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے ام سلمہ کے مکان پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اس حال میں کہ اس کپڑے کے کنارے اپنے دونوں کندھوں کی اطراف پر ڈالنے

والے تھے۔

تخریج : ابو داؤد ۹۲/۱۔

۲۲۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ (عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، مُلْتَحِفًا بِهِ ، مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ).

۲۲۰۶: ابوامامہ بن سہل نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھتے پایا جبکہ کپڑے کی اطراف دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۷٦ ، نمبر ٦٢٨۔

۲۲۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ .

۲۲۰۷: سلیمان بن حرب بیان کرتے ہیں حماد بن سلمہ نے اپنی اسناد سے بیان کیا۔

۲۲۰۸: ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ، قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : (خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُتَوَشِّحٌ بِبُرْدٍ ، فَصَلَّى بِهِمْ).

۲۲۰۸: حسن نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے جبکہ آپ اسامہ پر ٹیک لگانے والے اور ایک چادر میں لپٹنے والے تھے اور آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔

تخریج : مسند احمد ۲۳۹/۳۔

۲۲۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا : أَنَا هِشَامٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ).

۲۲۰۹: عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جب تم میں سے کوئی ایک ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو وہ اس کی اطراف کو ایک دوسری سے مختلف کرے (تاکہ ستر ظاہر نہ ہو)۔

تخریج : بخاری فی الصلاة باب ۵ ، مسلم فی الزھد نمبر ٤٧ ، ابو داؤد فی الصلاة نمبر ۷۷ ، مسند احمد ۲ ، ۲۵۵/۳۱۹۔

۲۲۱۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، وَشُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ (عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ). فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ' مُتَوَشِّحًا بِهِ، فِي حَالِ وُجُوْدِ غَيْرِهِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَعْضِ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ أَنَّهُ صَلَّى وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ' فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ' مُتَوَشِّحًا بِهِ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا اتَّسَعَ مِنَ الثِّيَابِ خَاصَّةً' لَا عَلٰى مَا ضَاقَ مِنْهَا' وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى كُلِّ الثِّيَابِ' مَا ضَاقَ مِنْهَا وَمَا اتَّسَعَ .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ' فَإِذَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ' قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :

۲۲۱۰: عروہ نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اس طرح کہ آپ نے اس کپڑے کی دونوں طرفوں کو مختلف اطراف میں کر رکھا تھا (جیسا باندھتے وقت کرتے ہیں)

تخریج : سابقہ نمبر ۲۲۰۶ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات و آثار: ان آثار سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایک کپڑے میں نماز بلاکراہت درست ہے اس ایک کپڑے میں لپٹ کر خواہ دوسرا کپڑا موجود ہو ممکن ہے کہ یہ اس کپڑے میں ہو جو کہ وسیع ہو نہ کہ اس میں جو تنگ ہو اور یہ بھی ممکن ہے تنگ و وسیع کی قید نہ ہو جتنا نماز کے لئے کفایت کرنے والا ہو۔

اب ایک جانب کی تعیین کے لئے روایات پر غور کرتے ہیں۔

ان متواتر روایات میں جن کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ دوسرے کپڑے پانے کے باوجود آپ ایک کپڑے میں توشح کر کے نماز پڑھتے اور ایک روایت کے ضمن میں ایسی حالت میں آپ کا نماز پڑھنا بھی آیا ہے جبکہ آپ کے کپڑے کھونٹے پر لٹکے تھے۔ اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ نماز کھلے کپڑے میں ہو اور تنگ کپڑے میں نہ ہو اور یہ بھی درست ہے کہ ہر کپڑے میں ہو خواہ وہ تنگ ہو یا وسیع۔ پس اس سلسلہ میں غور و فکر کیا تو حضرت ابوزرعہ کی روایت مل گئی جو ذیل میں ہے۔

۲۲۱۱: ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ' قَالَ : ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ' عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعِيْدٍ' قَالَ : ثَنَا جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ : (إِذَا اتَّسَعَ الثَّوْبُ فَتَعَطَّفْ بِهِ عَلٰى عَاتِقِكَ' وَإِذَا ضَاقَ فَاتَّزِرْ بِهِ ثُمَّ صَلِّ). فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ لِاشْتِمَالَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ' وَأَنَّهُ هُوَ الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ فِي الثِّيَابِ الَّتِي يُصَلِّي فِيْهَا' وَإِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ لِضِيْقِ الثَّوْبِ' اتَّزَرَ بِهِ .وَاحْتَجْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ الثَّوْبِ الْوَاسِعِ' الَّذِي يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَتَّزِرَ بِهِ، وَيَشْتَمِلَ' هَلْ يَشْتَمِلُ بِهِ، أَوْ يَتَّزِرُ؟ وَكَيْفَ يَفْعَلُ فَإِذَا يُوْنُسُ؟

۲۲۱۱: شرحبیل بن سعید کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب کپڑا بڑا ہو تو اسے کندھے پر موڑ لو اور جب چھوٹا ہو تو اس کو بطور ازار باندھ لو پھر نماز ادا کرو۔ اس روایت سے ثابت ہوگیا کہ اصل مقصود کپڑا لپیٹنا ہے اور جن کپڑوں میں نماز ادا کر رہا ہے۔ نماز والے کپڑوں میں یہی مناسب ہے اور

جب کپڑے کی تنگی کی وجہ سے لپیٹنے کی قدرت نہ ہو تو بطور ازار کے استعمال کر لے۔اب ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم کھلے کپڑے کا حکم معلوم کریں جس کو آدمی ازار اور اشتمال دونوں طرح استعمال کر سکتا ہو۔کیا اس میں اشتمال کرے یا ازار کے طور پر استعمال کرے اور کیا کرے چنانچہ ذیل میں روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : تخریج روایت نمبر ۲۲۰۶ کو ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات : اس روایت سے ثابت ہوا کہ اصل مقصود کپڑے کو تمام جسم کو شامل ہونا ہے اور یہی کپڑا مناسب ہے جس میں نماز پڑھی جائے اور اس کی تنگی ہو تو پھر ازار بھی کفایت کر جائے گی۔

اشتمال واتزار کا امتیاز:

روایت ملاحظہ ہوں۔

۲۲۱۲: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يُصَلِّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ).

۲۲۱۲: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی آدمی ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ جس کپڑے کا کوئی حصہ دونوں کندھوں پر نہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ٥، ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٧٧، نمبر ٦٢٦، نسائی فی القبلہ باب ١٨۔

۲۲۱۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ح

۲۲۱۳: فہد نے کہا ابو نعیم نے بیان کیا۔

۲۲۱۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۲۱۴: مؤمل نے سفیان سے انہوں نے ابی الزناد سے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۲۱۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مُنْقِذٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ حَرِيزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ). فَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي حَدِيْثِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُتَّزِرًا بِهِ. وَقَدْ جَاءَ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي السَّرَاوِيْلِ وَحْدَهُ، لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ.

۲۲۱۵: ابن جریر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تم میں سے کوئی آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے اس چادر کا کچھ حصہ اپنے دونوں کندھوں پر ڈالنا چاہئے۔جناب ابو الزناد والی روایت میں

جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے کو بطور ازار باندھ کر نماز سے منع فرمایا ہے اور بات کی بھی ممانعت ہے کہ اکیلے پاجامے میں نماز پڑھے جبکہ اس پر اور کپڑا نہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب٤، ابو داؤد فی الصلاۃ باب٧٧، نسائی فی القبلہ باب١٤، ابن ماجہ فی الاقامہ باب٦٩، موطا مالك نمبر٢٩، مسند احمد ٢/٢٥٥، ٣، ١٠/١٥۔

حاصل روایات : ابی الزناد والی روایت نمبر۲۲۱۲ میں ایک کپڑے کو بطور ازار کے باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور ایک روایت میں یہ بھی وارد ہے کہ آپ ﷺ نے تنہا سراویل میں نماز سے منع فرمایا جبکہ اس پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو اور روایت نمبر۲۲۱۵ میں کندھوں پر ڈالنے کے بغیر نماز سے منع فرمایا گیا۔

۲۲۱۶: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِىْ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ أَبِى الْمُنِيْبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَهٰذَا مِثْلُ ذٰلِكَ، وَهٰذَا -عِنْدَنَا -عَلَى الْوُجُوْدِ مَعَهُ لِغَيْرِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا يَجِدُ غَيْرَهُ، فَلَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِيْهِ، كَمَا لَا بَأْسَ فِي الثَّوْبِ الصَّغِيْرِ مُتَّزِرًا بِهٖ .فَهٰذَا تَصْحِيْحُ مَعَانِى هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِىْ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ أَصْحَابِهٖ فِىْ ذٰلِكَ آثَارٌ .مِنْهَا

۲۲۱۶: ابوالمنیب نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے بریدہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی کو نقل کیا ہے۔ یہ ہمارے ہاں اس وقت ہے جبکہ دوسرا کپڑا موجود ہو اگر دوسرا کپڑا بالکل میسر نہ ہو تو پھر اس میں نماز پڑھ لینے میں چنداں حرج نہیں ہے جیسا چھوٹے کو بطور ازار استعمال کرنے میں حرج نہیں۔ یہ ان آثار کے معانی کی تصحیح کا تقاضا اس باب یہی ہے اور صحابہ کرام ﷡ کی روایات اس سلسلہ میں تائید کے طور پر درج ذیل ہیں۔

حاصل کلام: یہ اور اسی طرح کی دیگر روایات ہمارے ہاں دوسرے کپڑے کے وجود کے ساتھ ہیں اور اگر اس کے پاس اور کپڑا بالکل نہ ہو تو اس ایک کپڑے میں نماز پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ چھوٹے کپڑے کو بھی بطور ازار باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ دوسرا کپڑا موجود نہ ہو۔

آثار کو سامنے رکھ کر ان کی تصحیح وتطبیق کا یہی تقاضا ہے جو اس سلسلہ میں ذکر کر دیا۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

۲۲۱۷: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، (أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَاقِدِىْ ثِيَابِهِمْ فِىْ رِقَابِهِمْ، مَا عَلٰى أَحَدِهِمْ إِلَّا ثَوْبٌ

وَاحِدٌ).

۲۲۱۷: ابو حازم کہتے ہیں سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ کچھ مسلمان آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازوں میں حاضر ہوتے اور انہوں نے اپنے کپڑوں کو گردنوں سے باندھا ہوا ہوتا اور ان کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہوتا تھا۔

تخریج: بخاری فی الصلاة باب۳' ٦' الاذان باب۱۳٦' العمل فی الصلاة باب۱٤' مسلم فی الصلاة ۱۳۳' ابو داؤد فی الصلاة باب ۷۸۰' نمبر ٦۳۰' نسائی فی القبله باب۱٦' مسند احمد ۴۳۳/۳' ۳۳۱/۵۔

۲۲۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ' قَالَ : ثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْعَجْلَانِ' قَالَ : ثَنَا أَبُو عَامِرٍ سُلَيْمٌ الْأَنْصَارِيُّ' أَنَّهُ صَلَّى مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي خِلَافَتِهِ' سَبْعَةَ أَشْهُرٍ' فَرَأَى أَكْثَرَ مَنْ يُصَلِّي مَعَهُ مِنَ الرِّجَالِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُدْعَى بُرْدًا' لَيْسَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ.

۲۲۱۸: ابو عامر سلیم انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے ایام خلافت میں چھ ماہ نماز پڑھی ان کے ساتھ اکثر نماز پڑھنے والوں کو ایک کپڑے میں دیکھا جس کو (برد) چادر بولتے تھے ان پر اس کے علاوہ کپڑا نہ ہوتا تھا۔

تخریج: ابن ابی شیبه ۲۷۸/۱۔

۲۲۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ' عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ' قَالَ : صَلَّى بِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ' فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ' قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

۲۲۱۹: قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ہمیں خالد بن الولید نے یرموک کے دن نماز پڑھائی جبکہ وہ ایک کپڑے میں لپٹے تھے اور اس کی دونوں اطراف کو مخالف سمت میں باندھا ہوا تھا۔

تخریج: ۲۷٦/۱' ابن ابی شیبه۔

۲۲۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ' عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ' قَالَ : (أَمَّنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ' فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ' قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ' وَخَلْفَهُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.) فَفِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ' مَا يُضَادُّ مَا رَوَيْنَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ' مَا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ' فَذٰلِكَ أَوْلَى أَنْ يُؤْخَذَ بِهِ' مِمَّا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَهٰذَا الَّذِي بَيَّنَّا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ' وَأَبِي يُوسُفَ

وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

۲۲۲۰: قیس بن ابو حازم کہتے ہیں کہ ہمیں خالد بن الولید نے یوم یرموک میں نماز پڑھائی آپ نے ایک کپڑا پہن رکھا تھا اور اس کی دونوں اطراف مخالف سمت میں باندھ رکھی تھیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے اصحاب محمد ﷺ تھے۔ ان آثار میں جو کچھ ہم نے نقل کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت ہے اور پہلے آثار میں جو کچھ ہے اس کے موافق ہے۔ پس ہم اسی کو اولیٰ ہونے کی بناء پر اختیار کرتے ہیں اور یہ جو ہم نے واضح کیا ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲/۲۷٦۔

حاصل کلام: جن اصحاب النبی ﷺ کا ہم نے تذکرہ کیا کہ ایک کپڑے میں نماز درست ہے ان کے متضاد آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کو پایا جو فریق اوّل نے پیش کی پھر جناب نبی اکرم ﷺ کے گزشتہ آثار میں وہ چیز مل گئی جو ان کے قول کے موافق تھی پس اس کو اختیار کرنا اولیٰ ہے فقط اس قول کو لینے سے جو فقط عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

گویا عمر رضی اللہ عنہ کے اقوال میں سے وہ قول جو جناب رسول اللہ ﷺ کے قول و عمل کے موافق ہے اس کو لیا جائے گا دوسرا متروک ہوگا۔

یہ جو یہاں تک وضاحت کی امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں نقل آثار پر اکتفاء کیا گیا اور فریق اوّل کے جوابات ساتھ ساتھ نپٹا دیئے گئے اور مسئلہ کی ہر ہر جہت پر روایات اور آثار پیش کئے یہ باب بھی نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے موجودہ دور میں غیر مقلدین کا خاصا طبقہ بخاری کی بعض روایات کو جو مزاج کے مطابق ہیں لے کر دوسری بخاری کی روایات کو ترک کرتا ہوا پائیں گے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِیْ أَعْطَانِ الْاِبِلِ

اُونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم

خُلاصَةُ الْمَرام:

نمبر ①: اونٹوں کے باڑے میں نماز کو امام احمد اسحاق حسن بصری رحمہم اللہ مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔

نمبر ②: بقیہ ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل: اونٹوں کے باڑے میں نماز مکروہ تحریمی ہے جائز نہیں۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

۲۲۲۱: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبَكْرُ بْنُ إِدْرِیْسَ قَالُوْا : حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ .أَبُو الْعَبَّاسِ الْمِصْرِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيرَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ، وَالْمَجْزَرَةِ، وَالْمَقْبَرَةِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَالْحَمَّامِ، وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ، وَفَوْقَ بَيْتِ اللّٰهِ).

۲۲۲۱: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز سے منع فرمایا ہے نمبر ۱ کوڑی نمبر ۲ مذبح خانہ نمبر ۳ قبرستان میں نمبر ۴ راستہ کے درمیان نمبر ۵ حمام میں نمبر ۶ اونٹوں کے باڑے میں نمبر ۷ بیت اللہ کی چھت پر۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱٤۱، ابن ماجه فی المساجد باب ٤۔

۲۲۲۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، قَالَ : أَنَا الْحَجَّاجُ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ، وَكَانَ ثِقَةً، وَكَانَ الْحَكَمُ يَأْخُذُ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ).

۲۲۲۲: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اونٹوں کے باڑے میں مت پڑھو۔

۲۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا .قَالَ : لَا قَالَ : أُصَلِّي فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ؟ قَالَ : لَا قَالَ : أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا؟ قَالَ : نَعَمْ).

۲۲۲۳: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے ہاں میں جواب دیا۔ اس نے پوچھا کیا ہم ان کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ فرمایا نہیں۔ اس نے سوال کیا کیا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ اس نے سوال کیا ان کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ فرمایا جی ہاں۔

تخریج : مسلم فی الحیض نمبر۹۷، ابو داؤد فی الطهارة باب ۷۱، ترمذی فی الصلاة باب ۱٤۲، ابن ماجه فی المساجد باب ۱۲، دارمی فی الصلاة باب ۱۱۲، مسند احمد ۲/ ٤٥۱۔

۲۲۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ .ح .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَا: ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ، وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ، فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوا فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ).

۲۲۲۴: محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے کے علاوہ جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو مگر اونٹوں کے باڑے میں مت پڑھو۔

تخریج: ابن ماجه في الطهارة باب٦٧، مسند احمد ٢، ٤٥١/٤٩١۔

۲۲۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ أَبِي سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أُصَلِّي فِي مَبَاءَ اتِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَاءَ اتِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَا).

۲۲۲۵: جعفر بن ابی ثور نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ اس نے دوسرا سوال کیا کیا اونٹوں کے باڑے میں پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں۔

تخریج: مسند احمد ٥، ٩٢/١٠٠۔

۲۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۲۲۶: جعفر بن ابی ثور نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ اونٹوں کے باڑہ میں نماز مکروہ ہے اور انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے۔ یہاں تک کہ بعض نے تو اس کے حکم میں غلطی کرتے ہوئے نماز کو فاسد قرار دیا۔ مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ان مواقع میں نماز درست ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ جن روایات میں اونٹ کے باڑوں میں نماز سے منع کیا گیا ہے ان کا معنی مخدوش ہے اور ممانعت کی وجہ میں بھی اشکال ہے۔ پس ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ اونٹوں والے عموماً اونٹ کے قریب ہی پیشاب پاخانہ کرلیا کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کو پلید کردیتے ہیں۔ اس بناء پر آپ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز سے منع فرمایا نہ کہ کسی اور وجہ سے اور یہ تو

ایسی علت ہے جو ہر مقام پر نماز کے لیے مانع ہے اور بکریوں والے عادت یہ ہے کہ وہ بکریوں کے باڑے کو گندگی سے پاک رکھتے ہیں اور اس میں بول و براز سے باز رہتے ہیں۔ پس ان کے باڑے میں نماز کو درست قرار دیا گیا۔ شریک بن عبداللہ رحمہ اللہ نے اسی طرح کہا ہے اور وہ اس روایت کی یہی تاویل کرتے' اور یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ نماز کی ممانعت کا یہ سبب ہرگز نہیں ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ اونٹ اچھل کود کرتے ہیں اور اس میں ہر سامنے آنے والے کو قتل و ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ کیا تم یہ روایت میں نہیں پاتے کہ ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ جنات سے پیدا کیے گئے اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا "ان اونٹوں کے لیے وحشی پن ہے جیسا جنگل کے جانوروں میں وحشی پن ہوتا ہے" اور یہ خطرہ بکریوں سے نہیں ہے۔ اس وجہ سے اونٹوں کے باڑے میں نماز سے ان اونٹوں کی حرکت کی وجہ سے روکا گیا اس بناء پر نہیں کہ ان کے پاس نجاست ہوتی ہے اور بکریوں کے پاس نہیں ہوتی۔ بکریوں کے باڑے میں نماز کو اس وجہ سے درست قرار دیا کیونکہ ان سے وحشی پن کا خطرہ نہیں' جو اونٹوں سے ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۲۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ' وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ مَكْرُوْهَةٌ' وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ' حَتّٰى غَلِطَ بَعْضُهُمْ فِيْ حُكْمِ ذٰلِكَ' فَأَفْسَدَ الصَّلَاةَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَأَجَازُوْا الصَّلَاةَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْطِنِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِيْ نَهَتْ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ' قَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِيْ مَعْنَاهَا' وَفِي السَّبَبِ الَّذِيْ كَانَ مِنْ أَجْلِهِ النَّهْيُ .فَقَالَ قَوْمٌ : أَصْحَابُ الْإِبِلِ مِنْ عَادَتِهِمُ التَّغَوُّطُ بِقُرْبِ إِبِلِهِمْ وَالْبَوْلُ' فَيُنَجِّسُوْنَ بِذٰلِكَ أَعْطَانَ الْإِبِلِ' فَنُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِذٰلِكَ' لَا لِعِلَّةِ الْإِبِلِ' وَإِنَّمَا هُوَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ الَّتِيْ تَمْنَعُ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْ أَيِّ مَوْضِعٍ مَا كَانَتْ' وَأَصْحَابُ الْغَنَمِ مِنْ عَادَتِهِمْ تَنْظِيْفُ مَوَاضِعِ غَنَمِهِمْ' وَتَرْكُ الْبَوْلِ فِيْهِ وَالتَّغَوُّطُ' فَأُبِيْحَتِ الصَّلَاةُ فِيْ مَرَابِضِهَا لِذٰلِكَ .هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يُفَسِّرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى .وَقَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ : لَيْسَ مِنْ قِبَلِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ عِنْدِيْ جَاءَ النَّهْيُ' وَلٰكِنْ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْإِبِلَ يُخَافُ وُثُوْبُهَا فَيَعْطَبُ مَنْ يُلَاقِيْهَا حِيْنَئِذٍ' أَلَا تَرَاهُ قَالَ : فَإِنَّهَا جِنٌّ مِنْ جِنٍّ خُلِقَتْ .وَفِيْ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ). وَهٰذَا فَغَيْرُ مَخُوْفٍ مِنَ الْغَنَمِ' فَأَمَرَ بِاجْتِنَابِ الصَّلَاةِ فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ' خَوْفَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهَا' لَا لِأَنَّ لَهَا نَجَاسَةً لَيْسَتْ لِلْغَنَمِ مِثْلُهَا' وَأُبِيْحَتِ الصَّلَاةُ

فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، لِأَنَّهٗ لَا یُخَافُ مِنْهَا مَا یُخَافُ مِنَ الْإِبِلِ.

۲۲۲۷: حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرو مگر اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔

تخریج : روایت نمبر ۲۲۲۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات :

ان روایات میں اونٹوں کے باڑے میں نماز سے ممانعت واضح طور پر ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ ان کے باڑے میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

مؤقف ثانی: بکریوں کے باڑے کی طرح اونٹوں کے باڑے میں نماز سے ممانعت واضح طور پر ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ ان کے باڑے میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

مؤقف ثانی: بکریوں کے باڑے کی طرح اونٹوں کے باڑے میں نماز سے بھی نماز جائز ہے جن روایات میں ممانعت وارد ہے اس کے اسباب ہیں اگر وہ اسباب پائے جائیں تو نماز ممنوع ورنہ درست ہوگی۔

تلاش اسباب:

نمبر ①: بعض لوگوں نے کہا اونٹوں والے غیر محتاط ہوتے ہیں اور باڑے کے قرب وجوار میں پیشاب پاخانہ سے باز نہیں رہتے اس نجاست کی وجہ سے باڑے پلید ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے باڑے کے اندر نماز کی ممانعت کی گئی گویا گندگی سے عدم احتیاط ممانعت کا سبب ہے۔

نمبر ②: اور اس کے برخلاف بکری کمزور ہے بکریوں والے ان کے مقامات کو صاف ستھرا رکھتے ہیں اور ان باڑوں میں پیشاب پاخانہ خود بھی نہیں کرتے اس وجہ سے ان میں نماز کو مباح قرار دیا گیا یہ شریک بن عبداللہ کی رائے ہے وہ اس روایت کی تاویل یہی کرتے تھے۔

دوسرا سبب: یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ اس علت کی وجہ سے ممانعت نہیں جو شریک نے بیان کی بلکہ وجہ یہ ہے کہ اونٹوں سے ہلاکت کا خدشہ ہے یہ کینہ پرور جانور ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں سے اس کو جن قرار دیا اور من جن خلقت کہا گویا شیاطین کی طرح فطرت میں شرارت ہے اور ان کو رافع بن خدیج کی روایت کے مطابق وحشی جانور قرار دیا گیا فرمایا: ان لھذہ الابل او ابدکا وابد الوحش۔ گویا ان کے وحشی پن کا ہر وقت خطرہ ہے اور بکریوں سے چنداں یہ خطرہ نہیں ہے اس وجہ سے اونٹوں کے باڑے میں نماز کی ممانعت کی گئی ہے اس وجہ سے نہیں کہ وہاں نجاست ہے بس بکریوں سے خطرہ جان نہیں تو نماز کی اجازت دی اور اونٹوں سے خطرہ جان کی وجہ سے ممانعت ہے۔

تخریج : ھذاہ الابل اوابد۔ بخاری باب ۱۹۱، مسلم فی الاصاحی نمبر ۲۰، ابو داؤد باب ۱٤، ترمذی فی العید ۱۹، نسائی

فی العید باب ۱۷ ابن ماجه فی الذبائح باب ۹ دارمی فی الاضاحی باب ۱۵ مسند احمد ۴۶۳/۳۔

۲۲۲۸: حَدَّثَنِي خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ شُجَاعِ الثَّلْجِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ بِالتَّفْسِيرَيْنِ جَمِيعًا.

۲۲۲۸: ابن شجاع ثلجی عن یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ نے دونوں تفسیریں ذکر کی ہیں۔

۲۲۲۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عِيَاضًا قَالَ : إِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِأَنَّ الرَّجُلَ يَسْتَتِرُ بِهَا لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَهٰذَا التَّفْسِيرُ مُوَافِقٌ لِتَفْسِيرِ شَرِيكٍ.

۲۲۲۹: معاویہ بن صالح بیان کرتے ہیں کہ عیاض نے کہا اونٹوں کے باڑے میں نماز سے اس لئے منع کیا کیونکہ اونٹوں کے باڑے کو ستر بنا کر آدمی قضاء حاجت کرتا ہے یہ تفسیر تو شریک کے ساتھ شریک ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلیل: اونٹوں کے بارے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں البتہ گزشتہ علل میں سے کوئی پائی جائے تو ممنوع ہوگی گویا ممانعت عارضی ہوگی۔

اُونٹ کو نماز میں سترہ بنانا:

۲۲۳۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا : ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ).

۲۲۳۰: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو سامنے بیٹھا کر اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

۲۲۳۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ زِيَادٍ الْمُصْفَرِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْمِقْدَامِ الرَّهَاوِيِّ قَالَ : جَلَسَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاوِيَةَ. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى بِنَا إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ؟ فَقَالَ عُبَادَةُ : أَنَا. قَالَ : فَحَدِّثْ. قَالَ : (صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ فَأَخَذَ قُرَادَةً مِنَ الْبَعِيرِ فَقَالَ : مَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسُ وَهُوَ مَرْدُودٌ فِيكُمْ). فَفِي هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ إِلَى الْبَعِيرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلَاةَ إِلَى الْبَعِيرِ جَائِزَةٌ وَأَنَّهُ لَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ الصَّلَاةُ بِحِذَائِهَا. وَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ الْكَرَاهَةُ لِعِلَّةٍ مَا

يَكُوْنُ مِنَ الْإِبِلِ فِيْ مَعَاطِنِهَا' مِنْ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا مَرَابِضَ الْغَنَمِ' كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلٰى جَوَازِ الصَّلَاةِ فِيْهَا' وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ الرِّوَايَاتُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَكَانَ حُكْمُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْإِبِلِ فِيْ أَعْطَانِهَا مِنْ أَبْوَالِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ' حُكْمَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْغَنَمِ فِيْ مَرَابِضِهَا مِنْ أَبْوَالِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ' لَا فَرْقَ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ نَجَاسَةٍ وَلَا طَهَارَةٍ' لِأَنَّ مَنْ جَعَلَ أَبْوَالَ الْغَنَمِ طَاهِرَةً' جَعَلَ أَبْوَالَ الْإِبِلِ كَذٰلِكَ' وَمَنْ جَعَلَ أَبْوَالَ الْإِبِلِ نَجِسَةً' جَعَلَ أَبْوَالَ الْغَنَمِ كَذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ قَدْ أُبِيْحَتْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ نُهِيَ فِيْهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ' ثَبَتَ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ' لَيْسَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ مَا يَكُوْنُ مِنْهَا' إِذْ كَانَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْغَنَمِ' حُكْمُهُ مِثْلَ ذٰلِكَ .وَلٰكِنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ لَهَا كَانَ النَّهْيُ' هُوَ مَا قَالَ شَرِيْكٌ' أَوْ مَا قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ .فَإِنْ كَانَ لِمَا قَالَ شَرِيْكٌ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَكْرُوْهَةٌ حَيْثُ يَكُوْنُ الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ' كَانَ عَطَنًا أَوْ غَيْرَهُ .وَإِنْ كَانَ لِمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ' فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَكْرُوْهَةٌ حَيْثُ يُخَافُ عَلَى النُّفُوْسِ' كَانَ عَطَنًا أَوْ غَيْرَهُ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ' فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ' وَأَنَّ الصَّلَاةَ فِيْهَا جَائِزَةٌ' وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ' فَقَدْ رَأَيْنَا حُكْمَ لُحْمَانِ الْإِبِلِ' كَحُكْمِ لُحْمَانِ الْغَنَمِ فِيْ طَهَارَتِهَا' وَرَأَيْنَا حُكْمَ أَبْوَالِهَا كَحُكْمِ أَبْوَالِهَا فِيْ طَهَارَتِهَا أَوْ نَجَاسَتِهَا .فَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الصَّلَاةِ فِيْ مَوْضِعِ الْإِبِلِ كَهُوَ فِيْ مَوْضِعِ الْغَنَمِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۲۳۱: حسن نے مقدام رہاوی سے نقل کیا کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ اور ابوالدرداءؓ اور حارث بن معاویہؒ اکٹھے بیٹھے تو ابوالدرداءؓ نے پوچھا تم میں سے کسے وہ حدیث یاد ہے جس میں آپ نے مال غنیمت کے ایک اونٹ کا رخ کر کے نماز پڑھائی عبادہؓ نے کہا مجھے یاد ہے پس انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کے ایک اونٹ کی طرف رخ کر کے (سترہ بنا کر) نماز پڑھائی پھر آپ نے ہاتھ بڑھا کر اس کی ایک چیچڑی پکڑی اور فرمایا میرے لئے تمہارے اس مال غنیمت میں سے اس چیچڑی کے برابر بھی چیز سوائے خمس کے حلال نہیں ہے بقیہ چار حصے وہ تمہیں لوٹا دیئے جائیں گے۔ یہ دونوں روایات اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز کو جائز قرار دے رہی ہیں۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ اونٹ کی طرف نماز کچھ گناہ نہیں اور آپ ﷺ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز کی ممانعت نہیں فرمائی کہ ان کی محاذات میں نماز نہیں ہوتی۔ رہا یہ احتمال کہ نماز کی ممانعت ان کے باڑوں میں کوئی شئے ہونے کی بناء پر ہو جیسے پیشاب مینگنی وغیرہ۔ پس ہم نے غور کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ بکریوں کے باڑے

میں نماز پڑھنے کو بالاتفاق جائز قرار دیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات وارد ہوئی ہیں اور اونٹوں کے پیشاب وغیرہ کی وجہ سے جوان کے باڑے کا حکم ہے وہ بکریوں کے باڑے سے چنداں مختلف نہیں ہے۔ ان میں نجاست وطہارت کے متعلق بالکل فرق نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جن علماء نے بکریوں کے پیشاب کو پاک کہا تو وہ اونٹوں کے پیشاب کا بھی یہی حکم بتلاتے ہیں۔ اسی طرح جنہوں نے اونٹوں کے پیشاب کو نجس کہا' انہوں نے بکریوں کے پیشاب کا بھی یہی حکم لگایا۔ پھر جب بکریوں کے باڑے میں نماز کو اسی روایت میں مباح قرار دیا گیا جس میں اونٹوں کے بارے میں نماز کو روکا گیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس کی ممانعت ان میں نجاست کی بناء پر نہیں' اس لیے کہ نجاست وطہارت میں دونوں کا حکم یکساں ہے۔ بلکہ ان کے باڑے میں ممانعت کی وجہ وہ ہے جو شریک نے اپنی روایت میں ذکر کی یا یحییٰ بن آدم نے اپنے قول میں بیان کی۔ پس اگر اس علت کو لیں تو پھر جہاں بول و براز ہوگا اس کے قریب تو نماز مکروہ ہوگی' خواہ وہ کوئی سا باڑہ ہو اور اگر یحییٰ بن آدم والی علت کو اختیار کریں تو نماز وہاں مکروہ ہوگی جہاں جان کو خطرہ ہوگا۔ خواہ وہ کوئی باڑہ ہو۔ روایات کی تصحیح کو سامنے رکھتے ہوئے اس باب کا یہ حکم ہے۔ اب طریق نظر وفکر سے دیکھتے ہیں کہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ بکریوں کے باڑے میں نماز جائز ہے۔ اختلاف صرف اونٹوں کے باڑے میں ہے۔ ہم نے دیکھا کہ ہر دو گوشت کا حکم طہارت میں برابر ہے اور پیشاب کا حکم طہارت ونجاست میں کچھ مختلف نہیں' تو قیاس یہ چاہتا ہے کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم بھی بکریوں کے باڑے میں نماز کی طرح ہونا چاہیے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ لیث بن سعد کا تائیدی اثر ملاحظہ فرمائیں۔

اللغات: قرادۃ۔ چیچڑی۔

تخریج : ابن ماجه فی الجهاد باب ۳۴۔

حاصل روایات:

ان دونوں روایتوں سے اونٹ کی طرف اور ان کے قرب میں نماز پڑھنا درست ثابت ہوگیا اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اونٹ کے باڑے میں ممانعت کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ان کے برابر یا سامنے نماز درست نہیں۔

ایک غلط احتمال:

اونٹوں کے ارواث وابوال نجس ہونے کی وجہ سے اونٹوں کے باڑوں میں نماز کی ممانعت کی گئی۔

ازالہ:

جب ہم غور کرتے ہیں تو اس کا سبب ممانعت ہونا فاسد ٹھہرتا ہے کیونکہ بکریاں جن کے باڑوں میں بالاتفاق نماز جائز ہے ان کے اور اونٹوں کے متعلق ابوال وارواث میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جن کے ہاں ان کے ابوال نجس نہیں ان کے ہاں اونٹوں کا

حکم بھی یہی ہے اور ارواث کا حکم بھی یکساں ہے جنہوں نے ابوال غنم کو نجس قرار دیا انہوں نے ابوال ابل کو بھی نجس کہا ہے۔

جب بکریوں کے باڑے میں نماز کی اجازت دی گئی اور اونٹوں کے متعلق ممانعت کر دی گئی تو ثابت ہو گیا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز کی ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں ہے جنہوں نے اس کو علت قرار دیا ان کی بات غلط اور علت فاسد ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ نہی کی علت کیا ہے؟

تو جواب یہ ہے کہ نہی کی علت وہی ہے جو یا تو شریک نے ذکر کی یا یحییٰ بن آدم نے بیان کی پس اگر شریک والی علت کو لیں تو پھر اونٹوں کے باڑے ہوں یا دوسری کوئی جگہ جہاں پیشاب و پاخانہ ہو وہاں نماز ممنوع ہے خواہ وہ بکریوں کا باڑہ ہی کیوں نہ ہو۔

اور اگر یحییٰ بن آدم والی علت ہو تو جہاں بھی جان کا خطرہ ہو وہاں نماز ممنوع ہے وہ اونٹوں کا باڑہ ہو یا اور۔

آثار کے معانی کو درست رکھتے ہوئے تو یہی بات درست ماننا پڑے گی کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز ممنوع نہ ہوا اگر ہو تو وہ ان علل کی وجہ سے ہو گی پس تمام آثار موافق ہو گئے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

نظر و فکر سے دیکھا تو مرابض غنم بکریوں کے باڑوں کو ایسا مقام پایا جہاں بالاتفاق نماز جائز ہے اونٹوں کے باڑے میں اختلاف ہوا ادھر گوشت کی پاکیزگی میں بکری اور اونٹ یکساں ہیں اسی طرح پیشاب و پاخانہ کی طہارت و نجاست میں برابر ہیں جب ان سب باتوں میں برابر ہیں تو نظر کا تقاضہ یہ ہے کہ اونٹوں کا باڑہ بکریوں کے باڑے کی طرح نماز کے جواز اور عدم جواز میں ہونا چاہئے۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی قول ہے۔

لیث بن سعد کا ارشاد:

۲۲۳۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ هٰذِهٖ نُسْخَةُ رِسَالَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ إِلَى اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ يَذْكُرُ فِيْهَا : أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ ذٰلِكَ يُكْرَهُ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَمَنْ أَدْرَكْنَا مِنْ خِيَارِ أَهْلِ أَرْضِنَا يَعْرِضُ أَحَدُهُمْ نَاقَتَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا وَهِيَ تَبْعَرُ وَتَبُوْلُ .

۲۲۳۲: ابن ابی مریم کہتے ہیں کہ ہمیں لیث بن سعد نے بتلایا کہ عبداللہ بن نافع رحمۃ اللہ علیہ کے خط کا ایک نسخہ یہ ہے جو انہوں نے میرے نام لکھا ہے اس میں لکھا ہے کہ تم نے اونٹوں کے باڑے کا تذکرہ کیا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ مکروہ ہے لیث بن سعد کہتے ہیں حالانکہ یہ بات مطلقاً نہیں کہی جا سکتی جبکہ جناب رسول

اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے اسی طرح ابن عمر اور جن کو صحابہ و تابعین میں سے ہم نے پایا ہے وہ اونٹنی کو سترہ بناتے اور اس دوران اونٹنی مینگنیاں اور پیشاب بھی کرتیں تھیں (مگر کسی نے کراہت صلاۃ عند قربہا کا فتوی نہ دیا) اس سے معلوم ہوا کہ کراہت کا قول درست نہیں۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ اگر لوگوں سے عید کے دن شروع دن میں عید رہ گئی تو وہ اسے اگلے روز عید کے وقت میں ادا کریں۔ یہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ دوسروں نے اس کی مخالفت میں کہا کہ جب عید کے روز عید فوت ہو جائے اور زوال کا وقت ہو جائے تو عید نہ اس دن زوال کے بعد پڑھی جائے اور نہ اگلے روز۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ ہشام سے دیگر رواۃ نے "انه صلی بهم من الغد" کے لفظ نقل نہیں کیے اور یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہم یہ بھی ہشام کے شاگرد ہیں مگر ان کی روایت میں بھی یہ الفاظ موجود نہیں، یہ وہ شاگرد ہیں جنہوں نے ہشام کی تدلیس کو واضح کیا ہے۔

نوٹ: اس باب میں فریق ثانی کی طرف سے آثار سے زیادہ دلائل نہیں دیئے گئے نقل کے اعتبار سے یہاں دلائل زیادہ ہونے چاہئیں فریق اوّل کی نقل کا جواب علت کا فقدان قرار دیا گیا حالانکہ علت تو خود قیاسی چیز ہے۔ واللہ اعلم۔ البتہ نظری دلیل لاجواب ہے۔

بَابُ الْاِمَامِ يَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعِيْدِ هَلْ يُصَلِّيْهَا مِنَ الْغَدِ أَمْ لَا

عید کی نماز پہلے دن رہ جائے کیا دوسرے دن ہو سکتی ہے؟

خلاصۃ البرام: نماز عید امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں فرض اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ واجب قرار دیتے ہیں اور مالک و شافعی رحمۃ اللہ علیہما سنت موکدہ کہتے ہیں عید اگر پہلے روز نہ پڑھی جا سکے تو دوسرے دن پڑھی جائے گی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے مگر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ و مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔

مسئلہ ثانی میں فریق اوّل: عذر کی وجہ سے عید دوسرے دن پڑھی جا سکتی ہے۔ دلیل یہ ہے۔

۲۲۳۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُمُوْمَتِيْ مِنَ الْأَنْصَارِ (أَنَّ الْهِلَالَ خَفِيَ عَلَى النَّاسِ فِيْ آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحُوْا صِيَامًا فَشَهِدُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ

الْمَاضِيَةَ .فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالْفِطْرِ، فَأَفْطَرُوْا تِلْكَ السَّاعَةَ، وَخَرَجَ بِهِمْ مِنَ الْغَدِ، فَصَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْعِيْدِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا : إِذَا فَاتَ النَّاسَ صَلَاةُ الْعِيْدِ فِيْ صَدْرِ يَوْمِ الْعِيْدِ، صَلَّوْهَا مِنْ غَدِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ يُصَلُّوْنَهَا .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ، أَبُوْ يُوْسُفَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : إِذَا فَاتَتِ الصَّلَاةُ يَوْمَ الْعِيْدِ، حَتّٰى زَالَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِهِ، لَمْ يُصَلِّ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَلَا فِيْمَا بَعْدَهُ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّ الْحُفَّاظَ مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ هُشَيْمٍ، لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى بِهِمْ مِنَ الْغَدِ .فَمِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ هٰذَا، يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَهُوَ أَضْبَطُ النَّاسِ لِأَلْفَاظِ هُشَيْمٍ، وَهُوَ الَّذِيْ مَيَّزَ لِلنَّاسِ مَا كَانَ هُشَيْمٌ يُدَلِّسُ بِهِ مِنْ غَيْرِهٖ .

۲۲۴۳: ابوعمیر بن انس بن مالک کہتے ہیں کہ مجھے انصاری پھوپھی سے خبر دی کہ رمضان کی آخری رات چاند لوگوں پر مخفی ہو گیا یہ آپ ﷺ کے زمانے کی بات ہے صبح سب کے روزے تھے زوال آفتاب کے بعد آپ کے پاس گواہی دی گئی کہ گزشتہ رات کو چاند دیکھا گیا ہے پس جناب رسول اللہ ﷺ نے افطار کا حکم دیا لوگوں نے اسی وقت افطار کر دیا اگلے روز آپ ان کو لے کر نکلے اور ان کو نماز عید پڑھائی۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ اگر لوگوں سے عید کے دن شروع دن میں عید رہ گئی تو وہ اسے اگلے روز عید کے وقت میں ادا کریں۔ یہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کا قول ہے۔ دوسروں نے اس کی مخالفت میں کہا کہ جب عید کے روز عید فوت ہو جائے اور زوال کا وقت ہو جائے تو عید نہ اس دن زوال کے بعد پڑھی جائے اور نہ اگلے روز۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا قول ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ ہشام سے دیگر رواۃ نے ''انه صلی بهم من الغد'' کے لفظ نقل نہیں کیے اور یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور رحمۃ اللہ یہ بھی ہشام کے شاگرد ہیں مگر ان کی روایت میں بھی یہ الفاظ موجود نہیں، یہ وہ شاگرد ہیں جنہوں نے ہشام کی تدلیس کو واضح کیا ہے۔

امام طحاوی کہتے ہیں جیسا اس روایت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ جب لوگوں سے پہلے دن عید رہ جائے تو پھر وہ اگلے دن پڑھیں اور یہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کی رائے ہے۔

روایت کا جواب:

اس روایت کو ہشیم سے یحییٰ بن حسن اور سعید بن منصور نے بھی روایت کیا مگر انہوں نے وہ الفاظ فصلی بھم صلاۃ العید کے الفاظ نقل نہیں کئے حالانکہ ہشیم کی روایات کے یہی بڑے حافظ ہیں اور انہوں نے ہشیم کی تدلیس کو واضح کیا ہے۔
روایات سعید و یحییٰ ملاحظہ ہوں۔

۲۲۳۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ أَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُمُوْمَتِيْ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا : (أُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ .فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْطِرُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ، ثُمَّ لِيَخْرُجُوْا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ إِلَى مُصَلَّاهُمْ).

۲۲۳۴: ہشیم نے ابوعمیر بن انس سے اورانہوں نے اپنی کسی پھوپھی سے نقل کیا کہ شوال کا چاند نظر نہ آیا ہم نے روزے رکھ لئے دن کے آخری حصہ میں ایک قافلہ آیا اوراس نے اطلاع دی کہ ہم نے کل چاند دیکھا تھا پس جناب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو حکم دیا کہ وہ آج افطار کردیں پھر کل اپنی عید کے لئے عید گاہ کی طرف نکلیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الصیام باب٦۔

۲۲۳۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ، لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَأَمْرُهٗ إِيَّاهُمْ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْغَدِ لِعِيْدِهِمْ، قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ أَنْ يَجْتَمِعُوْا فِيْهِ لِيَدْعُوْا، أَوْ لِيَرٰى كَثْرَتَهُمْ، فَيَتَنَاهٰى ذٰلِكَ إِلٰى عَدُوِّهِمْ فَتَعْظُمُ أُمُوْرُهُمْ عِنْدَهٗ، لَا لِأَنْ يُصَلُّوْا كَمَا يُصَلَّى لِلْعِيْدِ وَقَدْ رَأَيْنَا الْمُصَلِّيَ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ قَدْ كَانَ أُمِرَ بِحُضُوْرِ مَنْ لَا يُصَلِّيْ.

۲۲۳۵: ہشیم نے ابی بشر سے بھی اس طرح اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔اس کی روایت کی اصل یہ ہے۔ اس طرح نہیں کہ عبداللہ بن صالح نے نقل کیا ہے کہ آپ نے اگلے دن عید کے لیے نکلنے کا حکم دیا۔اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ ان کو دعا کے لیے جمع کرنا مقصود ہو۔یا تا کہ کفار کے سامنے مسلمانوں کی کثرت کو ظاہر کیا جائے اور دشمن کے دل میں رعب بیٹھے۔اس بناء پر جمع کا حکم نہیں دیا کہ وہ نماز پڑھی جائے جیسے عید کی پڑھی جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں نمازِ عید کی دعا میں ایسے لوگوں نفساء، حیض وغیرہ کو بھی آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ذیل کی روایت دیکھیں۔

یہ اس روایت کی اصل ہے جو ہم نے نقل کر دی اس طرح نہیں جیسا عبداللہ بن صالح سے فریق اوّل نے نقل کی ہے آپ نے ان کو اگلے دن عید کے لئے نکلنے کا حکم فرمایا۔

تاویل: اس کی یہ تاویل ہوسکتی ہے۔

نمبر ①: دعا کے لئے جمع ہونا مراد ہو۔

نمبر ②: کثرت ظاہر کرنا مقصود ہوتا کہ دشمن کو ان کی کثرت معلوم ہو یہ مقصود نہیں کہ وہ عید کی نماز کے لئے نکلیں۔کیونکہ عید گاہ کی طرف ان کو بھی نکلنے کا حکم بغیر نماز لازم نہیں۔روایت ملاحظہ ہو۔

۲۲۳۶: حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ

أُمِّ عَطِيَّةَ وَهِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْحُيَّضَ وَذَوَاتَ الْخُدُوْرِ يَوْمَ الْعِيْدِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ) وَقَالَ هُشَيْمٌ : (فَقَالَتْ امْرَأَةٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَانَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ : فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا جِلْبَابَهَا) فَلَمَّا كَانَ الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ لَا لِلصَّلَاةِ، وَلٰكِنْ لِأَنْ يُصِيْبَهُنَّ دَعْوَةُ الْمُسْلِمِيْنَ، احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْخُرُوْجِ مِنْ غَدِ الْعِيْدِ لِأَنْ يَجْتَمِعُوْا فَيَدْعُوْنَ، فَيُصِيْبُهُمْ دَعْوَتُهُمْ، لَا لِلصَّلَاةِ .وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، كَمَا رَوَاهُ سَعِيْدٌ وَيَحْيَى، لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ .

۲۲۳۶: حفصہ نے ام عطیہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ حیض والی عورتوں اور نوجوان پردہ دار خواتین کو عید کے لئے نکلنے کا حکم دیتے حائضات تو نماز سے الگ رہتیں مگر دعاء مسلمین اور دیگر بھلائیوں (وعظ ونصیحت) میں شریک رہتیں۔ ہشیم نے کہا کہ ایک عورت کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ! اگر ہمارے پاس اوڑھنی ہو تب بھی نکلنا ضروری ہے فرمایا وہ سہیلی سے عاریۃً مانگ لے۔ (مگر نکلے ضرور) جب کہ حائضہ عورتوں کو دعا کے لیے نکلنے کا حکم فرمایا نہ کہ نماز کے لیے لیکن مسلمانوں کی دعاؤں میں صرف شمولیت کے لیے۔ اسی طرح احتمال ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو عید کے اگلے روز دعا کے لیے جمع ہونے کا حکم فرمایا ہو۔ تا کہ تمام دعا میں شریک ہوسکیں۔
امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابو بشیر سے سعید و یحییٰ کی طرح روایت کیا ہے اس طرح نہیں جیسے عبداللہ بن صالح رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۱۲، حیض باب ۲۳، عیدین باب ۱۵، الحج باب ۸۱، مسلم فی العیدین نمبر ۱۲؛ ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۴۲۱، ترمذی فی الجمعہ باب ۳۶، نسائی فی الحیض باب ۲۲، ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۶۵، دارمی فی الصلاۃ باب ۲۲۲، مسند احمد ۱۸۴/۶۔

حاصل کلام: جب حائضہ کو بھی مسلمانوں کی دعاؤں میں شامل کرنے کے لئے نکلنے کا حکم ہے تو یہ احتمال پختہ ہو گیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے دوسرے دن لوگوں کو عید کے لئے نکلنے کا حکم دیا تا کہ وہ جمع ہو کر دعا کر سکیں اور ان کی دعا سب کو حاصل ہو جائے نماز کے لئے نہیں۔

اس روایت کو شعبہ نے یحییٰ و سعید کی طرح روایت کیا ملاحظہ ہو۔

۲۲۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرِ بْنَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .ح

۲۲۳۷: شعبہ نے ابو بشر سے انہوں نے ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۲۲۳۸: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ

بِإِسْنَادِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : (وَأَمَرَهُمْ إِذَا أَصْبَحُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا إِلَى مُصَلَّاهُمْ). فَمَعْنَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَعْنَى مَا رَوَى يَحْيٰى وَسَعِيْدٌ عَنْ هُشَيْمٍ وَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ .وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى حُكْمِ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْغَدِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الصَّلَوَاتِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ .فَمِنْهَا مَا الدَّهْرُ كُلُّهٗ لَهَا وَقْتٌ غَيْرَ الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا الْفَرِيْضَةُ فَكَانَ مَا فَاتَ مِنْهَا فِيْ وَقْتِهٖ فَالدَّهْرُ كُلُّهٗ لَهَا وَقْتٌ يُقْضٰى فِيْهِ غَيْرَ مَا نُهِيَ عَنْ قَضَائِهَا فِيْهِ مِنَ الْأَوْقَاتِ .وَمِنْهَا مَا جُعِلَ لَهٗ وَقْتٌ خَاصٌّ وَلَمْ يُجْعَلْ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَهٗ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ .مِنْ ذٰلِكَ الْجُمُعَةُ حُكْمُهَا أَنْ يُصَلِّيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنِ تَزُوْلُ الشَّمْسُ إِلٰى أَنْ يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ فَإِذَا خَرَجَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فَاتَتْ وَلَمْ يَجُزْ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ وَلَا فِيْمَا بَعْدَهٗ .فَكَانَ مَا لَا يُقْضٰى فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ بَعْدَ فَوَاتِ وَقْتِهٖ لَا يُقْضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ .وَمَا يُقْضٰى بَعْدَ فَوَاتِ وَقْتِهٖ فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ قُضِيَ مِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ ذٰلِكَ وَكُلُّ هٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ .وَكَانَتْ صَلَاةُ الْعِيْدِ جُعِلَ لَهَا وَقْتٌ خَاصٌّ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ آخِرُهٗ زَوَالُ الشَّمْسِ وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلٰى أَنَّهَا إِذَا لَمْ تُصَلَّ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى زَالَتِ الشَّمْسُ أَنَّهَا لَا تُصَلّٰى فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهَا .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدِ لَا تُقْضٰى بَعْدَ خُرُوْجِ وَقْتِهَا فِيْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ ثَبَتَ أَنَّهَا لَا تُقْضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ غَدٍ وَلَا غَيْرِهٖ لِأَنَّا رَأَيْنَا مَا لِلَّذِيْ فَاتَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ غَدٍ يَوْمِهٖ جَائِزٌ لَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ بَقِيَّةِ الْيَوْمِ الَّذِيْ وَقْتُهٗ فِيْهِ وَمَا لَيْسَ لِلَّذِيْ فَاتَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ فَلَيْسَ لَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ غَدِهٖ .فَصَلَاةُ الْعِيْدِ كَذٰلِكَ لَمَّا ثَبَتَ أَنَّهَا لَا تُقْضٰى إِذَا فَاتَتْ فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهَا ثَبَتَ أَنَّهَا لَا تُقْضٰى فِيْ غَدِهٖ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا رَوَاهُ عَنْ بَعْضِ النَّاسِ وَلَمْ نَجِدْهُ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ يُوْسُفَ عَنْهُ، هٰكَذَا كَانَ فِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۲۳۸: شعبہ نے ابوبشر سے پھر اس نے اپنی سند سے روایت کی البتہ یہ فرق ہے یہ الفاظ زائد ہیں وامرہم اذا اصبحوا ان یخرجوا الی مصلاہم یہ اصل روایت ہے۔ یہ اس روایت کی اصل ہے اب جبکہ روایت میں کوئی ایسی بات نہیں جو اگلے دن میں عید کی نماز ادا کرنے پر دلالت کرے تو اب اس میں ہم نے غور وفکر کیا تو نماز کو دو قسموں میں تقسیم پایا۔ ان میں بعض تو وہ ہیں کہ جس کے لیے ہر زمانہ وقت ہے۔ البتہ ان اوقات میں ان کو ادا نہ کریں گے جن میں فرائض کی ممانعت ہے۔ پس ان میں سے جو اپنے وقت سے رہ جائے تو تمام زمانہ اس کے لیے وقت ہے۔ اس میں اسے ادا کیا جائے گا صرف ان اوقات میں نہ پڑھیں گے جن میں قضاء کی ممانعت ہے اور بعض وہ نمازیں ہیں کہ جن کا

خاص وقت مقرر ہے۔ ان میں کسی کو جائز نہیں ہے کہ ان کو دوسرے وقت میں ادا کرے ان میں سے ایک جمعہ ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اسے جمعہ کے دن ادا کیا جائے جبکہ سورج ڈھل جائے اور اس کا وقت عصر کے وقت تک رہتا ہے۔ پس جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے تو جمعہ فوت ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کو اس دن یا اگلے دن یا بعد میں قضاء نہیں کر سکتا اور وہ نمازیں جن کو فوت ہونے کے بعد اسی دن کے بقیہ وقت اور اگلے دن اور اس کے بعد جب چاہے قضاء کر سکتا ہے۔ یہ سب کے ہاں مسلم ہے۔ نماز عید کو دیکھیں اس کا ایک مقررہ وقت ہے اور وہ عید والا دن زوال سے پہلے تک کا وقت ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر نماز عید اس دن زوال تک ادا نہ کی تو بقیہ دن کے حصہ میں بھی ادا نہ کی جائے گی۔ پس اس سے اس قدر بات ثابت ہوگئی کہ نماز عید وقت نکل جانے کے بعد اس دن بھی قضاء نہیں کی جاسکتی۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ اگلے روز اور نہ کسی دوسرے دن قضاء ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ بات تو وہ نماز جو فوت ہونے کے بعد اگلے قضاء کی جاسکے وہ قضاء کے بعد اس دن کے بقیہ میں بھی ادا ہو سکتی ہے جس میں اس کی ادائیگی کا وقت تھا اور جو اس طرح نہیں' پس اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اگلے روز قضاء کرے تو نماز بھی یہی حکم رکھتی ہے۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ عید دن کے بقیہ حصہ میں قضاء نہیں کی جاسکتی تو اگلے دن قضاء نہ کیا جانا خود ثابت ہو گیا۔ اس باب میں نظر کا تقاضا یہی ہے۔ بعض علماء کی روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی روایات میں تو ہمیں نہیں مل سکا۔ یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اسی طرح تھا۔

اس روایت کی وہی تاویل ہے جو اوپر یحییٰ والی روایت کی ذکر کر دی اب جب کہ اس کے لئے صریح روایت موجود نہیں بلکہ مختلف فیہ ہے تو ہم قیاس و نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

عقلی جواب: غور سے دیکھتے ہیں تو نمازوں کو دو قسم پر پاتے ہیں۔

نمبر ①: جو ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے فقط ان اوقات کا استثناء ہے جن میں فرض جائز ہی نہیں پس ان میں سے جو فوت ہو جائے تو تمام زمانہ اس کا ٹائم ہے یعنی قضا کر سکتے ہیں۔

نمبر ②: جن نمازوں کا خاص وقت مقرر کیا گیا اور کسی دوسرے وقت میں وہ پڑھی نہیں جاسکتیں جب یہ وقت نکل جائے تو جمعہ کا دن باقی ہونے کے باوجود اس کو پڑھا نہیں جاسکتا اور نہ ہی کسی دوسرے وقت میں اس کی قضا ہو سکتی ہے۔

پس قاعدہ یہ ہوا کہ جو اپنے وقت سے فوت ہونے کے بعد اس دن میں بھی قضا نہ کی جاسکے تو وہ بعد میں بھی قضا نہیں کی جاسکتی اور جو وقت گزرنے کے بعد اسی دن میں قضا ہو سکے وہ اگلے روز بھی قضا ہو سکتی ہے اور بعد میں بھی یہ مسلمہ قاعدہ ہے۔

اب نماز عید اس کا ایک خاص وقت ہے اور وہ یوم عید ہے اور اس کی انتہا زوال آفتاب ہے اور اصولاً جب اپنے وقت سے رہ گئی اور بقیہ دن موجود ہوتے ہوئے پڑھی نہیں جاسکتی تو اس سے ظاہر ہوا کہ یہ اگلے روز بھی قضا نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کی

مشابہت ان نمازوں سے ہے جو وقت نکل جانے کے بعد دن موجود ہونے کے باوجود اس دن قضا نہیں کی جاسکتی تو اگلے روز تو قضا نہ کرنا بدرجہ اولیٰ ہے پس اگلے دن عید کی قضا نہیں۔

نوٹ: امام طحاوی رحمہ اللہ کا اپنا جھکاؤ دوسرے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراف:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف بعض لوگوں نے منسوب کیا وہی ہم نے لکھ دیا مگر امام ابو یوسف کی روایات میں امام صاحب کی طرف اس کی نسبت نہیں پائی جاتی اور امام احمد کی روایت میں اسی طرح ہے۔ (واقعۃً تلاش بسیار پر بھی امام صاحب کا یہ قول کتب احناف میں میسر نہیں ہوا۔ احناف کا فتویٰ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فریق دوم کے پاس نقلی دلیل موجود نہیں اور عقلی قرائن سے کام نہیں چلتا فریق اوّل کی نقل میں بہت سے عقلی قرائن ثبوت عید کو ظاہر کرتے ہیں ادھر نظری دلیل میں کمزوری ہے کہ جمعہ وعید میں فرق ہے جمعہ کا بدل ہے عید کا بدل نہیں فتدبر۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کیا بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: بیت اللہ کے اندر امام مالک واحمد رحمہما اللہ کے ہاں نماز درست نہیں۔

نمبر ②: جبکہ ائمہ احناف کے ہاں نماز درست ہے خواہ فرض ہوں یا نفل۔

موقف فریق اوّل ودلائل: بیت اللہ شریف کے اندر نماز درست نہیں دلیل ملاحظہ ہو۔

۲۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ (أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ، وَلَمْ نُؤْمَرْ بِدُخُوْلِهِ؟) يَعْنِي الْبَيْتَ .فَقَالَ : لَمْ يَكُنْ يُنْهَى عَنْ دُخُوْلِهِ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ، دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ شَيْئًا حَتّٰى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ : هٰذِهِ الْقِبْلَةُ).

۲۲۳۹: ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کو کہا کیا تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ بات سنی ہے کہ ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم ملا ہے اس کے اندر داخل کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر عطاء نے کہا داخل سے روکا بھی نہیں گیا لیکن میں نے ان کو یہ کہتے سنا ہے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو

اس کی تمام اطراف میں دعائیں کیں اور اس میں کوئی چیز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ باہر تشریف لائے اور نکل کر دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔

تخریج : مسلم فی الحج روایت نمبر ۳۹۵۔

۲۲۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَلَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ لَمَّا خَرَجَ صَلَّى عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ).

۲۲۴۰: عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس میں نماز ادا نہیں کی لیکن جب نکلے تو بیت اللہ کے دروازہ کے پاس دو رکعت نماز ادا کی۔

۲۲۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ قَالَ : أَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيْهَا سِتُّ سَوَارِيْ فَقَامَ إِلٰى كُلِّ سَارِيَةٍ كَذَا وَلَمْ يُصَلِّ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ الصَّلَاةُ فِي الْكَعْبَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ (وَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَلَّى خَارِجًا مِنَ الْكَعْبَةِ إِنَّ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ). وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالُوْا : قَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هٰذِهِ الْقِبْلَةُ) مَا ذَكَرْنَا وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ، هٰذِهِ الْقِبْلَةَ الَّتِيْ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا إِمَامُكُمْ الَّذِيْ تَأْتَمُّوْنَ بِهِ، وَعِنْدَهَا يَكُوْنُ مَقَامُهُ فَأَرَادَ بِذٰلِكَ تَعْلِيْمَهُمْ مَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) [البقرۃ : ۱۲۵] وَلَيْسَ فِيْ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِيْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ الصَّلَاةُ فِيْهَا .وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ أَنَّهُ صَلّٰى فِيْهَا .فَمِنْ ذٰلِكَ

۲۲۴۱: عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اس میں چھ ستون ہیں ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی مگر نماز نہیں پڑھی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ علماء اس طرف گئے ہیں کہ کعبہ میں نماز جائز نہیں اور انہوں نے ان آثار کو اپنا مستدل بنایا اور نیز آپ کے اس فرمان کو بھی کہ آپ نے بیت اللہ شریف سے باہر نماز ادا کر کے فرمایا ''ان هذه القبلة'' بیشک یہ قبلہ ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ بیت اللہ کے اندر نماز میں چنداں حرج نہیں اور انہوں نے کہا کہ آپ کا ارشاد ''ان

هذه القبلة'' اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے جس کا ہم تذکرہ کر آئے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ اس سے مراد یہ ہو یہی وہ قبلہ ہے کہ جس کی طرف تمہارا امام نماز پڑھاتا ہے جس کی تم اقتداء کرتے ہو اور وہ بیت اللہ کے قریب کھڑا ہوتا ہے اس سے ان کو اس بات کی تعلیم دینا مقصود تھی جس کا اس نے حکم اس فرمان میں دیا'' **واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى**'' کہ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا اس میں نماز ترک کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ اس میں نماز درست نہیں ہے جبکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے کثیر روایات میں وارد ہے کہ آپ نے بیت اللہ شریف میں نماز ادا کی۔ آثار درج ذیل ہیں۔

تخریج: مسلم فی الحج نمبر ۳۹۶۔

حاصل روایات:

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت اللہ کے اندر نماز نہیں آپ نے باہر نکل کر نماز پڑھی اور فرمایا **هذه القبلة** یہ قبلہ فرمانے سے معلوم ہوا کہ کعبہ سامنے ہو تو نماز درست ہوگی اگر اس کا کچھ حصہ پیچھے ہو تو نماز درست نہ ہوگی۔

فریق ثانی کا مؤقف و دلائل: بیت اللہ میں ہر قسم کی نماز فرض و نوافل درست ہے دلائل یہ ہیں ان کا تذکرہ کرنے سے پہلے فریق اوّل کا مختصر جواب عرض کریں گے۔

جواب: **هذه القبلة** کا جملہ جس کو آپ نے محل استدلال بنایا اس میں کئی احتمال ہیں۔

نمبر ①: وہ احتمال یہ بھی ہے کہ نماز میں تمام قبلہ سامنے ہونا چاہئے اس کا کوئی حصہ پیچھے نہ ہونا چاہئے۔

نمبر ②: یہ باجماعت نماز کے سلسلہ میں فرمان ہے کہ پورا قبلہ امام کے سامنے ہو پیچھے نہ ہو۔

نمبر ③: یہ اس بات کی خبر اور پیشین گوئی ہے کہ بیت اللہ کا کعبہ و قبلہ ہونا کبھی منسوخ نہ ہوگا اب یہی قبلہ رہے گا باقی مکمل کعبہ کا رخ نہ لازم ہے اور نہ ہو سکتا ہے جس جانب کھڑا ہوگا وہی سامنے ہوگی دوسری سامنے نہ ہوگی اور امام بھی اسی طرح ایک جانب ہی کھڑا ہوگا یہ اسی طرح ہے جیسا فرمایا **واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى (البقرہ۔۱۲۵)** آیت میں جہت مقام ابراہیم مراد ہے عین مقام ابراہیم مراد نہیں۔

جواب نمبر ②: ان روایات میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی تو اس سے نماز کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی۔

ثبوت نماز کے دلائل:

جناب رسول اللہ ﷺ سے متواتر آثار مروی ہیں جن سے آپ کا بیت اللہ میں نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ چند یہ ہیں۔

۲۲۴۲: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِمْ، وَمَكَثَ فِيْهَا .قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ : مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ : جَعَلَ عَمُوْدًا عَلٰى يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَلٰى يَمِيْنِهٖ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلّٰى، وَجَعَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ).

۲۲۴۲: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ اسامہ بن زید بلال عثمان بن طلحہ الجمی داخل ہوئے اس نے باب کعبہ کو بلند کر دیا اور اس میں کچھ دیر رکے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے بلال سے دریافت کیا جبکہ وہ باہر آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں کیا گیا؟ تو بلال رضی اللہ عنہ نے بتلایا ایک ستون بائیں طرف اور دو ستون دائیں طرف اور تین ستون پیچھے چھوڑے پھر نماز ادا کی اور آپ کے اور دیوار کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ تھا اس وقت بیت اللہ کی چھت چھ ستونوں پر قائم تھی۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۵۱۔

۲۲۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، (وَأَنَّهٗ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ) ، إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ كَيْفَ جَعَلَ الْعُمُدَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا مَالِكٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ.

۲۲۴۳: سالم بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ نے یمانی دوستونوں کے درمیان نماز ادا فرمائی البتہ اس ستون کا تذکرہ نہیں کیا جس کو مالک نے اپنی روایت میں بائیں جانب ذکر کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۵۱، مسلم فی الحج نمبر ۳۸۸۔

۲۲۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهٗ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۲۴۴: سالم نے بتلایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۲۴۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ (أَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى وَجْهِهٖ حِيْنَ دَخَلَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ).

۲۲۴۵: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ بتلایا کہ آپ جب داخل ہوئے تو دوستون آپ کے دائیں جانب تھے داخل ہو کر سامنے کی جانب نماز ادا فرمائی۔

تخریج : ۹۳/۱، دارمی۔

۲۲۴۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' عَنْ أَيُّوْبَ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ' وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ' فَأَنَاخَ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ .قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَبَقْتُ النَّاسَ وَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ فِي الْبَيْتِ' فَقُلْتُ لِبِلَالٍ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ : أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : صَلّٰى بِحِيَالِكَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ).

۲۲۴۶: نافع نے ابن عمر ﷺ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اسامہ بن زید آپ کے پیچھے سوار تھے اور آپ نے بیت اللہ کے سایہ میں اپنی اونٹنی کو بٹھایا ابن عمر ﷺ کہتے ہیں میں لوگوں میں پہلے آیا جبکہ جناب رسول اللہ ﷺ اور بلال اور اسامہ بیت اللہ میں داخل ہو چکے تھے میں نے دروازے کے پیچھے سے بلال سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز ادا کی؟ انہوں نے بتلایا تمہارے سامنے دو ستونوں کے درمیان میں نماز ادا فرمائی۔

تخریج : مسلم فی الحج نمبر ۳۹۰۔

۲۲۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ' قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ' عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ' عَنْ بِلَالٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ).

۲۲۴۷: عمرو بن دینار نے ابن عمر ﷺ سے انہوں نے حضرت بلالؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی۔

تخریج : ترمذی فی الحج باب ۴٦' نمبر ۸۷٤۔

۲۲۴۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِي (الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِيْ' فَلَقِيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ أَبِيْ' وَأَنَا أَسْمَعُ : أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ' وَبِلَالٍ' فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُمَا : أَيْنَ صَلّٰى؟ يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَا عَلٰى جِهَتِهِ).

۲۲۴۸: علاء بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں ابیؓ کے ساتھ تھا پھر ہماری ملاقات ابن عمر ﷺ سے ہوگئی۔ حضرت ابی نے ان سے پوچھا جبکہ میں سن رہا تھا جناب رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ میں داخل ہو کر کہاں نماز ادا کی؟ ابن عمر ﷺ نے جواب دیا جناب رسول اللہ ﷺ اسامہ بن زید اور بلال کے درمیان بیت اللہ میں داخل ہوئے جب

آپ باہر تشریف لائے تو میں نے ان دونوں سے سوال کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز ادا فرمائی۔ تو دونوں نے جواب دیا سامنے کی جانب۔

۲۲۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ' عَنِ الْأَعْمَشِ' عَنْ عُمَارَةَ' عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ' عَنْ (ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' قَالَ : رَأَيْتُهُ دَخَلَ الْبَيْتَ' حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ' مَضَى حَتّٰى لَزِقَ بِالْحَائِطِ' فَقَامَ يُصَلِّي' فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهٖ' فَصَلّٰى أَرْبَعًا' فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ : هَاهُنَا أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّهٗ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى). فَهٰذَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ' قَدْ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْبَيْتِ .فَقَدْ اخْتَلَفَ هُوَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْمَا رَوَيَا عَنْ أُسَامَةَ مِنْ ذٰلِكَ' وَرَوٰى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا عَنْ بِلَالٍ مِثْلَ مَا رُوِيَ عَنْ أُسَامَةَ .فَكَانَ يَنْبَغِي لَمَّا تَضَادَّتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ أُسَامَةَ' وَتَكَافَأَتْ' أَنْ تَرْتَفِعَ وَيَثْبُتَ مَا رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ' إِذْ كَانَ لَمْ يَخْتَلِفْ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مُطْلَقًا' (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ).

۲۲۴۹: ابوالشعثاء نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے آپ کو بیت اللہ میں داخل ہوتے دیکھا یہاں تک کہ جب آپ دوستونوں کے درمیان پہنچ گئے تو آپ آگے چلتے رہے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف کی دیوار سے چمٹ گئے پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی پھر میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا پس آپ نے چار رکعت نماز ادا کی میں نے کہا مجھے یہ بتلاؤ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کی کون سی جگہ نماز ادا فرمائی؟ تو کہنے لگے اس جگہ کے متعلق اسامہ نے بتلایا کہ آپ نے نماز ادا فرمائی۔ یہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کر رہے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ میں نماز ادا کرتے دیکھا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسامہ سے روایت میں اختلاف کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بلال رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے جیسی اسامہ رضی اللہ عنہ سے۔ پس جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایات متضاد اور مرتفع ہونے اور ثابت ہونے میں برابر ہو گئیں تو بلال رضی اللہ عنہ والی روایت ثابت ہو گئی کیونکہ ان سے روایت اس کے مخالف مروی نہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مطلق ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں نماز ادا فرمائی۔

تخریج : مسلم فی الحج روایت نمبر ۳۹۲' مسند احمد ۲۰۴/۵۔

حاصلِ روایات:

یہ اسامہ بن زید انہی سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نقل کیا کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں نماز پڑھتے پایا جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسامہ سے روایت کی مگر اس میں نماز کا انکار کیا گیا ہے اب اسامہؓ کی روایت میں تضاد کی وجہ سے ساقط ہو گا تو بلال رضی اللہ عنہ کی روایت تو اس موضوع پر کافی روایت ہے اس کے متضاد کوئی روایت نہیں پس نماز پڑھنا ثابت ہو جائے گا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مطلق روایات:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مطلقاً بھی روایات وارد ہیں جن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیت اللہ میں نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۲۲۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ -هُوَ ابْنُ جَرِيْرٍ -قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ، وَسَيَأْتِيْكَ مَنْ يَنْهَاكَ) فَسَمِعَ قَوْلَهُ : (يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا).

۲۲۵۰: سماک الحنفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے عنقریب تمہارے پاس وہ بھی آئے گا جو اس سے انکار کرے گا اس نے ان کی بات سن لی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

تخریج : مسند احمد ۲/ ٤٦۔

۲۲۵۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : لَا تَجْعَلْ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ خَلْفَكَ، وَأْتَمَّ بِهِ جَمِيْعًا وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلُ مَا رَوٰى ابْنُ عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ وَبِلَالٍ .فَمِنْ ذٰلِكَ.

۲۲۵۱: سماک حنفی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد نقل کیا کہ وہ فرماتے بیت اللہ کے کسی حصہ کو اپنے پیچھے مت کرو بلکہ پورے کو سامنے رکھو! (اور چونکہ بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے پورا کعبہ سامنے نہیں اس لئے اس میں نماز جائز نہیں) مگر یہ ایک قیاس واجتہاد ہے اور ادھر نص سے ثابت ہے پس جو قول اس کے مطابق ہوگا وہ لیا جائے گا) اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں سے بھی اسی طرح روایت ہے جیسا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسامہ و بلال رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہیں۔ روایات ذیل میں ہیں۔

سماک کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کو میں نے فرماتے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا کی۔

تخریج : عزاہ البدر الی الطبرانی۔

دیگر روایات صحابہ رضی اللہ عنہم سے تائید:

بہت سے صحابہ کرام نے بھی ابن عمرؓ اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہم کی روایات جیسی روایات کی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

۲۲۵۲: مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي صَفْوَانَ، أَوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ : (سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، قَدْ قَدِمَ، فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَوَجَدْتُه قَدْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ .فَقُلْتُ : أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ .فَقَالُوْا : تُجَاهَكَ أَيْ وِجَاهَكَ قُلْتُ : كَمْ صَلّٰى؟ قَالُوْا : رَكْعَتَيْنِ).

۲۲۵۲: مجاہد نے ابوصفوان یا عبداللہ بن صفوانؓ سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فتح کے دن سنا کہ آپ تشریف لے آئے ہیں پس میں نے اپنے کپڑے درست کئے اور (حرم میں پہنچا) اس وقت آپ بیت اللہ سے نکل رہے تھے میں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں کس جگہ نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا تمہارے سامنے میں نے پوچھا کتنی نماز ادا کی ہے تو انہوں نے جواب دیا دو رکعت۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ۹۲' نمبر ۲۰۲۶۔

۲۲۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ : أَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ (عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ، كَيْفَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟ فَقَالَ : صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ)

۲۲۵۳: مجاہد نے عبدالرحمٰن بن صفوان سے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تو کیا کیا؟ تو انہوں نے کہا آپ نے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۲۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُد، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ). فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ حُكِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا حَكَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أُسَامَةَ، وَبِلَالٍ، مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ.

۲۲۵۴: ابوالولید کہتے ہیں کہ جریر بن عبدالحمید نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے صرف عبداللہ بن صفوان کہا یعنی عبدالرحمٰن کی جگہ۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جن سے اس قول کے موافق قول مروی ہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

اسامہ و بلال رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز ادا کی اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے۔

حاصل کلام: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے موافق ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت بھی موافق ہے وہ بھی ملاحظہ کریں۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ:

۲۲۵۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ). وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ مِثْلُ ذٰلِكَ .

۲۲۵۵: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعت نماز ادا کی۔

روایت عثمان بن شیبہ و عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم:

۲۲۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ (عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّجَّاجِ) قَالَ : أَتَيْتُ شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ فَقُلْتُ : يَا أَبَا عُثْمَانَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَلَمْ يُصَلِّ قَالَ : بَلٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ثُمَّ أَلْزَقَ بِهِمَا ظَهْرَهُ)

۲۲۵۶: عبدالرحمن بن زجاج کہتے ہیں کہ میں شیبہ بن عثمان کی خدمت میں آیا اور کہا اے ابوعثمان! ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے مگر آپ نے نماز نہیں پڑھی انہوں نے کہا کیوں نہیں آپ نے اس میں دو رکعت نماز اگلے دو ستونوں کے درمیان پڑھی پھر ان دونوں ستونوں سے اپنی پشت کو چمٹا لیا۔

۲۲۵۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۲۵۷: عبدالرحیم بن سلیمان نے عبداللہ بن مسلم سے روایت کی اور اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کی ہے۔

۲۲۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ

فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وِجَاهَكَ، بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ تَوَاتُرِ الْآثَارِ، فَإِنَّ الْآثَارَ قَدْ تَوَاتَرَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ، مَا لَمْ تَتَوَاتَرْ بِمِثْلِهِ أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ .وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ بِأَنْ يُلْقٰى مَا يُزَادُ مِنْهَا، عَمَّنْ يُزَادُ ذٰلِكَ عَنْهُ وَيُعْمَلَ بِمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَإِنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، الَّذِيْ حَكٰى عَنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، خَرَجَ مِنْهَا وَلَمْ يُصَلِّ .فَقَدْ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَهَا، صَلّٰى فِيْهَا، فَقَدْ تَضَادَّ ذٰلِكَ عَنْهُ، فَتَنَافَيَا .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَبِلَالٍ، وَجَابِرٍ، وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ، وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أُسَامَةَ فَذٰلِكَ أَوْلٰى مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ أُسَامَةَ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ، مَا يَدُلُّ عَلٰى جَوَازِ الصَّلَاةِ فِيْهَا .

۲۲۵۸: عروہ نے عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور سامنے کی جانب دو رکعت نماز دوستونوں کے درمیان ادا کی۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر اس باب کو متواتر آثار کی تصحیح سامنے رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کثیر روایات وارد ہوئی ہیں کہ آپ نے کعبہ شریف میں نماز ادا کی اور اس کے بالمقابل بیت اللہ شریف میں نماز ادا نہ کرنے کی روایات اس قدر زیادہ نہیں اور اگر اس لحاظ سے لیا جائے کہ ان میں سے متضاد روایات کو ترک کر کے ان کے علاوہ روایات میں جو کچھ ہے اس کو اختیار کیا جائے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو اس سے نماز پڑھے بغیر باہر تشریف لائے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہی سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں داخل ہو کر نماز ادا فرمائی۔یہ بات پہلی بات سے متضاد ہے۔پس دونوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی۔پھر حضرت عمر، بلال، جابر، شیبہ بن عثمان، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم تمام کی روایات ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت سے موافقت کرنے والی ہیں جو انہوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔پس ان کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی منفرد روایت سے اولیٰ ہے۔پھر دوسری بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیت اللہ شریف میں نماز کے جواب کو ثابت کرتا ہے۔

حاصل کلام:

اگر روایات کے تواتر کو دیکھا جائے تو بیت اللہ میں داخلہ کی روایات کثرت سے ہیں اور نماز پڑھنے کو ثابت کرتی ہیں جبکہ

دوسری روایت جونماز کی نفی کرتی ہیں قلیل ہیں تو پھر متواتر روایات کو لیا جائے گا۔

اور اگر تضاد سے تساقط کرنا ہو تو پھر غور کریں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسامہ بن زید سے داخل ہونے مگر نماز نہ پڑھنے کی روایات لی ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہی اسامہ سے داخل ہو کر نماز پڑھنے کی روایات لی ہیں تو تضاد کو گرادیں۔

دوسری طرف عمر بلال، جابر، شیبہ بن عثمان، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم کی روایات اس مضمون کو ثابت کرتی ہیں جو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں موجود ہے اور ادھر ابن عباس رضی اللہ عنہما اسامہ سے نقل کرنے میں منفرد نظر آتے ہیں تب بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما والا مؤقف ثابت ہوتا ہے پھر اس سے چند قدم آگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات وارد ہیں جو بیت اللہ میں نماز کو ثابت کرتی ہیں جو اس مؤقف کو مزید تقویت ہی نہیں دیتیں بلکہ پختہ کرتی ہیں۔

ایسی روایات ملاحظہ ہوں جو نماز کا جواز ثابت کرتی ہیں۔ روایات جواز۔

۲۲۵۹: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ' عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِیَّةَ' عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ أُمِّ مَنْصُوْرٍ' قَالَتْ : أَخْبَرَتْنِی امْرَأَةٌ مِنْ بَنِی سُلَیْمٍ' وَلَّدَتْ عَامَّةَ أَهْلِ دَارِنَا' قَالَتْ : (أَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلٰی عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ : إِنِّی کُنْتُ رَأَیْتُ قَرْنَیَ الْکَبْشِ' حِیْنَ دَخَلْتُ الْبَیْتَ' فَنَسِیْتُ أَنْ آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَإِنَّهُ لَا یَنْبَغِیْ أَنْ یَکُوْنَ فِی الْبَیْتِ شَیْءٌ یَشْغَلُ مُصَلِّیًا). وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ أَیْضًا فِیْ ذٰلِكَ ـ

۲۲۵۹: صفیہ ام منصور کہتی ہیں کہ مجھے بنی سلیم کی ایک عورت نے بیان کیا جو ہمارے گھر میں پیدا ہوئی اور پلی وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا میں نے دنبے کے دو سینگ بیت اللہ کے اندر لٹکے دیکھے میں یہ بھول گیا کہ تمہیں کہوں کہ ان کو اتار دو کیونکہ بیت اللہ میں ایسی چیز مناسب نہیں جو کسی نمازی کو مشغول کرے۔ ان سے یہ روایت بھی وارد ہوئی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب۹۳' نمبر۲۰۳۰۔

مزید روایت ملاحظہ ہو۔

۲۲۶۰: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ' قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِی الزِّنَادِ' قَالَ : ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهٖ' عَنْ (عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : کُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَیْتَ' فَأُصَلِّیَ فِیْهِ' فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَأَدْخَلَنِی الْحِجْرَ وَقَالَ : إِنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوا الْکَعْبَةَ' اقْتَصَرُوْا فِیْ بِنَائِهَا فَأَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَیْتِ' فَإِذَا أَرَدْتِ أَنْ تُصَلِّیَ فِی الْبَیْتِ' فَصَلِّ فِی الْحِجْرِ' فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنْهُ). فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ

الصَّلَاةَ فِي الْحِجْرِ الَّذِي هُوَ مِنَ الْبَيْتِ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا' تَصْحِيحُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى إِجَازَةِ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْتِ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا حُكْمُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهِ إِنَّمَا نَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْبَيْتَ كُلَّهُ عِنْدَهُمْ قِبْلَةٌ' قَالُوا : فَمَنْ صَلّٰى فِيهِ فَقَدِ اسْتَدْبَرَ بَعْضَهُ' فَهُوَ كَمُسْتَدْبِرٍ بَعْضَ الْقِبْلَةِ' فَلَا تُجْزِيهِ صَلَاتُهُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ' أَنَّا رَأَيْنَا مَنِ اسْتَدْبَرَ الْقِبْلَةَ' وَوَلَّاهَا يَمِينَهُ أَوْ شِمَالَهُ أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ سَوَاءٌ' وَأَنَّ صَلَاتَهُ لَا تُجْزِيهِ .وَكَانَ مَنْ صَلّٰى مُسْتَقْبِلَ جِهَةٍ مِنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ أَجْزَأَتْهُ الصَّلَاةُ بِاتِّفَاقِهِمْ' وَلَيْسَ هُوَ فِي ذٰلِكَ مُسْتَقْبِلَ جِهَاتِ الْبَيْتِ كُلِّهَا' لِأَنَّ مَا عَنْ يَمِينِ مَا اسْتَقْبَلَ مِنَ الْبَيْتِ' وَمَا عَنْ يَسَارِهِ' لَيْسَ هُوَ مُسْتَقْبِلَهُ وَكَمَا كَانَ لَمْ يَتَعَبَّدْ بِاسْتِقْبَالِ كُلِّ جِهَاتِ الْبَيْتِ فِي صَلَاتِهِ' وَإِنَّمَا تَعَبَّدَ بِاسْتِقْبَالِ جِهَةٍ مِنْ جِهَاتِهِ' فَلَا يَضُرُّهُ تَرْكُ اسْتِقْبَالِ مَا بَقِيَ مِنْ جِهَاتِهِ بَعْدَهَا .كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ صَلّٰى فِيهِ' فَقَدِ اسْتَقْبَلَ إِحْدٰى جِهَاتِهِ' وَاسْتَدْبَرَ غَيْرَهَا .فَمَا اسْتَدْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِي حُكْمِ مَا كَانَ عَنْ يَمِينِ مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ وَعَنْ يَسَارِهِ' إِذَا كَانَ خَارِجًا مِنْهُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَيْضًا قَوْلُ الَّذِينَ أَجَازُوا الصَّلَاةَ فِي الْبَيْتِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ' وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ .

۲۲۶۰: علقمہ نے اپنی والدہ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگیں کہ مجھے بیت اللہ کے اندر نماز پسند تھی (میں نے اس کا اظہار کیا) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مقام حطیم میں داخل کر دیا اور فرمایا تمہاری برادری نے جب کعبہ بنایا تو تعمیر میں اتنے حصہ پر اکتفاء کیا اس لئے انہوں نے حطیم کو بیت اللہ سے نکال دیا جب تمہارا ارادہ بیت اللہ میں نماز کا ہو تو حطیم میں نماز پڑھ لیا کرو وہ بیت اللہ کا حصہ ہے۔ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ نے مقام حجر میں نماز کو جائز قرار دیا جو کہ بیت اللہ کا حصہ ہے۔ پس اس مذکورہ روایت سے ان لوگوں کی بات کی درست ثابت ہوگئی جنہوں نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز کو جائز قرار دیا۔ آثار کے معانی کو درست کرنے کے لحاظ سے اس باب کا یہی حکم ہے۔ رہا نظر و فکر کا معاملہ تو اس سے ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اس میں نماز سے منع کرتے ہیں تو ان کے ہاں ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام کا تمام قبلہ ہے تو جو شخص اس کے اندر نماز پڑھتا ہے تو اس نے بعض حصہ قبلہ کی طرف پشت کی تو گویا وہ قبلہ کے بعض حصہ کو پشت کرنے والا ہے۔ پس اس کی نماز نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں ان کے خلاف دلیل والے کہتے ہیں کہ ہم اس طرح پاتے ہیں کہ جس نے قبلہ کی طرف پیٹھ کی یا دائیں بائیں جانب اس کو رکھا یہ حکم میں سب برابر ہیں اس کی نماز جائز نہ ہوگی اور جو آدمی بیت اللہ شریف کی کسی

ایک جہت کا رُخ کر کے نماز ادا کرے اس کی نماز جائز ہے۔ حالانکہ وہ تو کعبہ کی ایک جہت کی طرف رُخ کرنے والا ہے نہ کہ تمام جہات کی طرف' کیونکہ جو بیت اللہ کا حصہ اس کے دائیں بائیں ہے یہ اس کی طرف منہ کرنے والا نہیں جیسا کہ اس نے نماز میں بیت اللہ کی ایک جہت کی طرف رُخ کر کے عبادت انجام دی ہے نہ کہ تمام جہات کی طرف اور نماز میں تین اطراف کی طرف چہرے کے نہ کرنے سے اس کی نماز میں چنداں فرق نہیں پڑا۔ تو اس پر نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ جس نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز ادا کی اس نے بھی ایک جہت کا رُخ کیا اور دوسری جہات کی طرف پشت کی۔ پس جن تین جہات کی طرف اس نے پشت کی وہ اس کے دائیں بائیں جانبوں کی طرح ہوئیں جبکہ وہ بیت اللہ سے باہر نماز ادا کرنے والا ہو۔ اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہوگئی جو بیت اللہ شریف میں نماز کو جائز قرار دینے والے ہیں۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے اور یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب۹۳' نمبر۲۰۳۸' ترمذی فی الحج نمبر۴۸' نمبر۸۷۶۔

حاصل روایات:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم میں جو کہ بیت اللہ کا حصہ ہے نماز پڑھنے کی اجازت دی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا ان روایات نے ثابت کر دیا کہ اجازت نماز والا قول درست وثابت ہے۔

روایات کے معانی کا لحاظ کر کے یہ حکم تو ثابت ہو چکا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جو لوگ نماز سے منع کرتے ہیں وہ یہی کہتے ہیں کہ بیت اللہ سارا سامنے نہیں رہتا جب کہ بیت اللہ پورے کا پورا قبلہ بننا چاہئے اندر نماز پڑھنے والے ایک طرف کو قبلہ بنانے والے ہوں گے اور دوسری طرف بیت اللہ کے کچھ حصے کو پشت کی طرف کرنے والے ہوں گے اسی وجہ سے اس کی نماز درست نہ ہوگی تو جواباً عرض ہے کہ بیت اللہ کی طرف پشت کرنے یا دائیں طرف یا بائیں طرف کر لیں اور قبلہ سامنے نہ رہے تو اس کا حکم یکساں ہے کہ نماز نہیں ہوتی۔ اور جو آدمی قبلہ کی چاروں اطراف میں سے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے اس کی نماز بالاتفاق درست ہے حالانکہ انصاف سے دیکھیں تو یہاں بھی وہ کعبہ کی ایک جہت کو سامنے کرنے والا ہے تمام جہات کعبہ اس کے سامنے نہیں خواہ وہ دائیں بائیں' مشرق ومغرب جس جانب ہو وہ ایک ہی جہت بنے گی جب باہر ہو کر ایک جہت کا استقبال نماز کی صحت کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے تو پھر اندر نماز پڑھنے والا بھی تو ایک جہت کا رخ کرنے والا ہے اس کی نماز کیوں کر درست نہ ہوگی رہی اس کی پشت والی جانب بھی قبلہ آ گیا تو یہ اسی طرح ہے جیسے دائیں جانب یا بائیں جانب قبلہ ہو جائے۔

پس قبلہ میں نماز پڑھنے کا مسئلہ نقل وعقل ہر دو لحاظ سے ثابت و مبرہن ہوا یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان اسی طرف ہے۔

عبداللہ بن زبیر کے عمل سے مزید تائید۔

۲۲۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ ' قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ' عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ ' قَالَ : رَأَیْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یُصَلِّیْ فِی الْحِجْرِ۔

۲۲۶۱: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو مقام حجر میں نماز پڑھتے دیکھا۔

خلاصہ: اس باب میں بھی اپنے راجح قول کی حمایت میں شاندار دلائل سے صلاۃ فی الکعبہ کو ثابت کیا اور عقلی دلیل اور آثار صحابہ سے خوب واضح کر دیا۔